

مَا أَكْبَرَ الشُّعْرَ الْفَخْرُ وَهُوَ مَا كَرَّمَ اللَّهُ رَجُلًا وَجَعَلَهُ نَبَاً وَبَارَكَاةً

وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا يَشَاءُ يَفْعَلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ

جامع ترمذی

مترجم اردو مع مختصر شرح
جلد اول

تالیف :

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم : مولانا ناسم الدین

مکتبۃ العلم
۱۸-۱۹ پلازہ اسلام آباد پاکستان

مَا أَتَى كِبَرُ الشَّرِّ بُولَ مُحَمَّدٍ وَلَا وَفَاءُ كِبَرُ عُنْتِهِمَا فَإِنَّهُمَا
اللَّهُ كَرَّمَ رُسُلَهُ وَجَوَّجَهُ نَمُودِيں، اُسكولے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف

جلد اول

تالیف: اِمَامُ ابُو عِیْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی تَرْمِذِیّ

مترجم: مولانا نازم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبۃ العلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: جامع ترمذی شریف

تالیف: امام ابوحنیفہ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ

مترجم: مولانا نسیم الدین

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان

طالع: خالد مقبول

مطبع: زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض ناشر

دور جدید میں دینی علوم و احکام سے آگاہی کے لئے امت کے لئے علماء و صلحاء نے جس قدر تحریری کاوش و محنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے مگر یہ ایک مسئلہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی اس میں تعلیمات و سنن نبوی ﷺ کی تحقیق اور اس کے لئے خوب تر انداز اُن کا طرہ امتیاز رہا۔ ”جامع ترمذی“ بھی امام الحدیث امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ”صحاح ستہ“ میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لئے اس کتاب کی افادیت دو چند ہو گئی ہے۔ ماضی قریب میں خصوصاً قیام پاکستان کے بعد حرام کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر نیکنا لوجی کے آجانے سے پبلشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف رغبت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہ نقل کر لیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہو جانے کی وجہ سے شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

”حَکْمٌ لِلَّهِ الْعَلِيمِ“ نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مولانا ناظم الدین مدنی سے گزارش کی کہ دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ جامع ترمذی شریف کا اردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔ انہوں نے ہمارے اصرار پر ترجمہ کا کام کیا اور اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعہ احادیث کے مفہوم کو فقہائے کرامؒ کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا۔ ”مکتبہ العلم“ لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے ”ترمذی شریف“ کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا اور ان امور کو بطور خاص پیش نظر رکھا:

(۱) ترجمہ کو نقل و نقل نہ (کمپوز) کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا جائے (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دور ہو جائے (۶) پروف ریڈنگ

کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن وحدیث کے کام کی طرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم راہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں داغے درے سچے شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق و رغبت فرمائے۔ آمین

دعاؤں کا طالب!

خالد مقبول

۱۔ الحمد للہ! قارئین کی طرف سے کافی حوصلہ میسر آئی اور بالخصوص فقہی شرح کو بے حد پسند کیا گیا۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں کہیں تشکیلی نظر آئی وہاں مزید شرح کر دی گئی ہے جس کے لیے ہم جناب حافظ محبوب احمد خان حفظہ اللہ کے از حد مشکور ہیں۔

عرض مترجم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ”فن حدیث“ میں جامع ترمذی شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب ”فن حدیث“ کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے جس میں تمام احادیث کو فقہی طرز پر جمع کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے لیکن اس کے باوجود جامع ترمذی کے جدید ترجمہ و مختصر شرح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ مکتبہ العلم کے مدیر جناب خالد مقبول صاحب نے اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے خالد مقبول صاحب نے مولانا عبدالرشید ارشد صاحب مدیر مکتبہ رشیدیہ لاہور کو توجہ دلائی تو مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہم نے راقم کو اس کام کی طرف متوجہ کیا لیکن میرے جیسے ہچمدان اور علم و عمل کے کورے آدمی کے لئے یہ کام خاصا مشکل تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کے پیہم اصرار پر راقم آٹم نے صحاح ستہ کی اہم کتاب جامع ترمذی شریف کا ترجمہ کرنے کی ٹھان لی۔ نیز اس خیال نے ارادے کو تقویت دی کہ اس طرح ترمذی شریف کا دوبارہ لفظ بہ لفظ مطالعہ کی سعادت حاصل ہوگی اور یہ راقم آٹم کے لئے آخری کامیابی کا سبب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل اور مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کی رہنمائی اور والد محترم مولانا محمد دین پوڑی کی دعاؤں سے جامع ترمذی کے ترجمہ کا کام مکمل ہوا۔ نیز جناب خالد مقبول صاحب نے اس کتاب میں ”خلاصۃ الباب“ کا اضافہ کروا کے اس کو اور بھی موثر بنادیا ہے۔ احقر نے جن اساتذہ سے علوم اسلامیہ کا فیض حاصل کیا ہے ان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالملک فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا عبدالرحمن ہزاروی فاضل دیوبند، مولانا منہاج الدین فاضل دیوبند، مولانا فتح محمد، مولانا حافظ محبوب الہی، مولانا قاری نور محمد فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا عبدالستار افغانی فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا قاری عبدالجبار عابد، مولانا حافظ محمد ارشد، مولانا سیف الرحمن، مولانا سید شبیر احمد، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالقیوم فاضل بنوری ناؤن کراچی، پروفیسر محمد علی غوری اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، مولانا قاری شبیر احمد فاضل جامع امدادیہ، سید عبدالعزیز شگری اور دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ نیز ابتدائی رہنمائی میں جناب استاذ مکرم غلام فرید صابر صاحب (چک ۴۴۶ ج۔ ب ضلع جھنگ) چوہدری سید محمد بن راج محمد بن فقیر محمد پوڑی، والد محترم مولانا محمد دین پوڑی، علامہ طالب حسین مجددی، چوہدری نور حسین بن راج محمد بن دارا، چوہدری حافظ محمد بشیر، چوہدری محمد شریف، حافظ محمد حنیف اسد، والدہ محترمہ اور اقرباء کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اس کتاب میں جہاں تک ظاہری

خوبیوں کا تعلق ہے وہ مکتبہ العلم کے مدیر خالد مقبول کے خلوص اور دیادلی کی مرہون ہے اور ترجمہ کی معنوی خوبیوں کا نہ مجھے دعویٰ ہے اور نہ میں اس میدان کا آدمی تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد اور خالد مقبول صاحب نے خلوص سے یہاں لاکھڑا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و دستگیری سے بات بن گئی۔ اس لئے اس عنوان سے جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے اساتذہ و والدین کی دعاؤں کا فیضان ہوگا جنہوں نے مجھے اپنی محبتوں سے سرفراز فرمایا اور جو خامیاں اور نقائص ہوں گے ان کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اہل کرم سے غفور و درگزر کی امید رکھتا ہوں۔ احادیث مبارکہ کے ترجمہ میں بہت سے تراجم، شروح، فقہ کی کتابوں اور دیگر احادیث کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ غلطی کا ہو جانا خارج از امکان نہیں۔ اس لئے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر "مکتبہ العلم اردو بازار لاہور" کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر علمی خدمت کو قبول فرما کر اپنی مرضیات کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔ آمین



مترجم ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین سے شیخ الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک سلسلہ سند

مولانا عبدالرشید ارشد کی وساطت سے ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مترجم (ناظم الدین) کو حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ لاہور نے حدیث کی اجازت عطا فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

۱: ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن اشرفی عن مولانا حسین احمد مدنی عن شیخ الہند علامہ محمود الحسن الدیوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتوی عن شیخ المحدث عبدالغنی المجددی الدہلوی عن شیخ المحدث محمد اسحاق الدہلوی عن المحدث الحاجۃ شاہ عبدالعزیز عن الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۲: ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک عن شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس الکاندہلوی عن شیخ المشائخ علامہ محمد انور شاہ کشمیری عن شیخ الہند علامہ محمود الحسن الدیوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتوی عن شیخ المحدث عبدالغنی المجددی الدہلوی عن شیخ المحدث محمد اسحاق الدہلوی عن المحدث الحاجۃ شاہ عبدالعزیز عن الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے آگے سند معروف ہے۔

دعاؤں کا طالب! ناظم الدین مدنی

متوطن: موضع لسانہ ضلع پوچھ مقبوضہ جموں کشمیر..... حال: کشمیر کالونی گجر آباد یک ۴۴۴ ج۔ ب

تحصیل و ضلع جھنگ

خطیب جامع مسجد کریسٹ ہاسٹل..... گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائینز لاہور

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۶۸ | ۳۰: انگلیوں کے خلال کرنا | ۳ | عرض ناشر |
| ۶۹ | ۳۱: ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں | ۵ | عرض مترجم |
| ۷۰ | ۳۲: وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضا کو دھونا | ۲۹ | فتح باب از عبد الرشید ارشد |
| ۷۱ | ۳۳: اعضائے وضو کو دوسرے مرتبہ دھونا | ۴۳ | حالات امام محمد بن یحییٰ ترمذی رحمہ اللہ |
| | ۳۴: وضو کے اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا | ۴۷ | ابواب طہارت |
| | ۳۵: اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا | | ۱: کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی |
| | ۳۶: وضو میں بعض اعضا دوسرے مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا | | ۲: طہارت کی فضیلت |
| ۷۲ | ۳۷: نبی ﷺ کے وضو کے متعلق کیا کہنا تھا؟ | ۴۸ | ۳: طہارت نماز کی کنجی ہے |
| ۷۳ | ۳۸: وضو کے بعد از ار پانی چھڑکنا | ۴۹ | ۴: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے؟ |
| | ۳۹: وضو مکمل کرنا | | ۵: بیت الخلاء سے نکلنے وقت کیا کہے؟ |
| ۷۴ | ۴۰: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا | | ۶: قضاءے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت |
| ۷۵ | ۴۱: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے | ۵۱ | ۷: قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت |
| ۷۶ | ۴۲: ایک مد سے وضو کرنا | ۵۲ | ۸: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت |
| | ۴۳: وضو میں اسراف مکروہ ہے | ۵۳ | ۹: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت |
| ۷۷ | ۴۴: ہر نماز کیلئے وضو کرنا | | ۱۰: قضاءے حاجت کے وقت پردہ کرنا |
| ۷۸ | ۴۵: نبی ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے | ۵۴ | ۱۱: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت |
| ۷۹ | ۴۶: مرد اور عورت کے ایک برتن میں وضو کرنا | | ۱۲: پتھروں سے استنجا کرنا |
| | ۴۷: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت | ۵۵ | ۱۳: دو پتھروں سے استنجا کرنا |
| ۸۰ | ۴۸: جنبی عورت کے نہائے ہوئے بقیہ پانی سے وضو کے جواز میں | ۵۶ | ۱۴: ان چیزوں کے بارے میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے |
| | ۴۹: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی | ۵۷ | ۱۵: پانی سے استنجا کرنا |
| ۸۱ | ۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب | | ۱۶: نبی جب قضاءے حاجت کا اور غمراہے تو دیر تشریف لے جاتے |
| | ۵۱: رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے | ۵۸ | ۱۷: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے |
| ۸۲ | ۵۲: دریا کا پانی پاک ہونا | | ۱۸: مسواک کے بارے میں |
| ۸۳ | ۵۳: پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا | ۶۰ | ۱۹: نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونا |
| | ۵۴: شیر خوار بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے | ۶۱ | ۲۰: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا |
| ۸۴ | ۵۵: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب | ۶۲ | ۲۱: گلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنا |
| ۸۵ | ۵۶: ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے | ۶۳ | ۲۲: گلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا |
| ۸۶ | ۵۷: نیند سے وضو | ۶۴ | ۲۳: داڑھی کا خلال کے بارے میں |
| ۸۷ | ۵۸: آگ سے بچی ہوئی چیز کھانے سے وضو | ۶۵ | ۲۴: سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا |
| ۸۹ | ۵۹: آگ سے بچی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا | | ۲۵: سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا |
| | ۶۰: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ہے | ۶۶ | ۲۶: سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا |
| ۹۰ | ۶۱: ڈکر کے چھونے سے وضو ہے | | ۲۷: سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا |
| ۹۱ | ۶۲: ڈکر کو چھونے سے وضو کرنا | ۶۷ | ۲۸: کان کے باہر اور اندر کا مسح |
| | ۶۳: بوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا | | ۲۹: دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۱۱۷ | ۹۸: حائضہ عورت سے مباشرت کے بارے میں | ۹۲ | ۶۴: قے اور نگیر سے وضو کا حکم |
| ۱۱۸ | ۹۹: جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کا جھونے | ۹۳ | ۶۵: نبیذ سے وضو کے بارے میں |
| ۱۱۹ | ۱۰۰: حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے | ۹۴ | ۶۶: دودھ پی کر کلی کرنا |
| ۱۲۰ | ۱۰۱: حائضہ سے صحبت کی حرمت | ۹۵ | ۶۷: بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے |
| ۱۲۱ | ۱۰۲: اس کے کفارے کے بارے میں | ۹۶ | ۶۸: کتے کے جھونے کے بارے میں |
| ۱۲۲ | ۱۰۳: کپڑے سے جنس کا خون دھونا | ۹۷ | ۶۹: بلی کے جوشے کے بارے میں |
| ۱۲۳ | ۱۰۴: عورتوں کے نفاس کی کتنی مدت ہے؟ | ۹۸ | ۷۰: موزوں پر مسح کرنا |
| ۱۲۴ | ۱۰۵: کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا | ۹۹ | ۷۱: مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا |
| ۱۲۵ | ۱۰۶: اگر آدمی دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے | ۱۰۰ | ۷۲: موزوں کے اوپر اور پیچھے مسح کرنا |
| ۱۲۶ | ۱۰۷: اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو تقاضائے حاجت ہو تو پہلے بیت اظلاء جائے | ۱۰۱ | ۷۳: موزوں کے اوپر مسح کرنا |
| ۱۲۷ | ۱۰۸: اگر دروازہ دھونا | ۱۰۲ | ۷۴: جو زمین اور نعلین پر مسح کرنا |
| ۱۲۸ | ۱۰۹: حییم کے بارے میں | ۱۰۳ | ۷۵: جو زمین اور عمامہ پر مسح کرنا |
| ۱۲۹ | ۱۱۰: اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے | ۱۰۴ | ۷۶: غسل جنابت کے بارے میں |
| ۱۳۰ | ۱۱۱: وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو | ۱۰۵ | ۷۷: کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟ |
| ۱۳۱ | ۱۱۲: نماز کے ایواب | ۱۰۶ | ۷۸: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے |
| ۱۳۲ | ۱۱۳: نماز کے اوقات | ۱۰۷ | ۷۹: غسل کے بعد وضو |
| ۱۳۳ | ۱۱۴: اسی سے متعلق | ۱۰۸ | ۸۰: جب دوشہرہ گاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے |
| ۱۳۴ | ۱۱۵: فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا | ۱۰۹ | ۸۱: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے |
| ۱۳۵ | ۱۱۶: فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا | ۱۱۰ | ۸۲: آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے |
| ۱۳۶ | ۱۱۷: ظہر میں تعمیل | ۱۱۱ | ۸۳: منی اور ندی کے بارے میں |
| ۱۳۷ | ۱۱۸: سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا | ۱۱۲ | ۸۴: ندی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے |
| ۱۳۸ | ۱۱۹: عصر کی نماز جلدی پڑھنا | ۱۱۳ | ۸۵: منی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے |
| ۱۳۹ | ۱۲۰: عصر کی نماز میں تاخیر | ۱۱۴ | ۸۶: جنبی کے بغیر غسل کئے سونا |
| ۱۴۰ | ۱۲۱: مغرب کے وقت کے بارے میں | ۱۱۵ | ۸۷: جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے |
| ۱۴۱ | ۱۲۲: عشاء کی نماز کا وقت | ۱۱۶ | ۸۸: جنبی سے مصالحہ |
| ۱۴۲ | ۱۲۳: عشاء کی نماز میں تاخیر | ۱۱۷ | ۸۹: عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے |
| ۱۴۳ | ۱۲۴: عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے | ۱۱۸ | ۹۰: مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا |
| ۱۴۴ | ۱۲۵: عشاء کے بعد جھنگو | ۱۱۹ | ۹۱: پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تنہم کرے |
| ۱۴۵ | ۱۲۶: اول وقت کی فضیلت | ۱۲۰ | ۹۲: مستحاضہ کے بارے میں |
| ۱۴۶ | ۱۲۷: عصر کی نماز بھول جانا | ۱۲۱ | ۹۳: مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے |
| ۱۴۷ | ۱۲۸: جلدی نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے | ۱۲۲ | ۹۴: مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے |
| ۱۴۸ | ۱۲۹: سو جانے کے سبب نماز چھوٹ جانا | ۱۲۳ | ۹۵: مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے |
| ۱۴۹ | ۱۳۰: اس شخص کے بارے میں جو نماز بھول جائے | ۱۲۴ | ۹۶: حائضہ عورت نمازوں کی قضاء نہ کرے |
| | | ۱۲۵ | ۹۷: جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| ۱۶۶ | ۱۶۳: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت | ۱۳۱ | ۱۳۰: جس کی اکثر نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے |
| ۱۶۷ | ۱۶۴: پہلی صف کی فضیلت کے بارے میں | ۱۳۲ | ۱۳۱: عصر کی نماز وسطی ہونا |
| ۱۶۷ | ۱۶۵: صفوں کو سیدھا کرنا | ۱۳۳ | ۱۳۲: عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے |
| ۱۶۸ | ۱۶۶: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے عظیمند میرے قریب رہا کریں | ۱۳۵ | ۱۳۳: عصر کے بعد نماز پڑھنا |
| ۱۶۷ | ۱۶۷: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے | ۱۳۶ | ۱۳۴: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا |
| ۱۶۹ | ۱۶۸: صف کے چپے اکیلے نماز پڑھنا | ۱۳۷ | ۱۳۵: اس شخص کے متعلق جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے |
| ۱۷۰ | ۱۶۹: جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو | ۱۳۸ | ۱۳۶: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا |
| ۱۷۱ | ۱۷۰: جس کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے دو آدمی ہوں | ۱۳۸ | ۱۳۷: اذان کی ابتداء کے بارے میں |
| ۱۷۲ | ۱۷۱: جو امامت کرے مردوں اور عورتوں کی | ۱۵۰ | ۱۳۸: اذان میں ترجیح کے بارے میں |
| ۱۷۳ | ۱۷۲: امامت کا کون زیادہ حق دار ہے | ۱۵۱ | ۱۳۹: تکبیر کے ایک ایک بار کہنا |
| ۱۷۳ | ۱۷۳: اگر کوئی امامت کرے تو قرأت میں تخفیف کرے | ۱۵۱ | ۱۴۰: اقامت دو دو بار کہنا |
| ۱۷۴ | ۱۷۴: نماز کی تحریم و تحلیل | ۱۵۲ | ۱۴۱: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا |
| ۱۷۵ | ۱۷۵: تکبیر کے وقت انگلیاں کھلی رکھی جائیں | ۱۵۳ | ۱۴۲: اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا |
| ۱۷۶ | ۱۷۶: تکبیر اولیٰ کی فضیلت | ۱۵۴ | ۱۴۳: فجر کی اذان میں توبیہ |
| ۱۷۶ | ۱۷۷: نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے | ۱۵۴ | ۱۴۴: جو اذان کہے وہی تکبیر کہے |
| ۱۷۷ | ۱۷۸: بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا | ۱۵۵ | ۱۴۵: بے وضو اذان دینا مکروہ ہے |
| ۱۷۸ | ۱۷۹: بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا | ۱۵۶ | ۱۴۶: امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے |
| ۱۷۸ | ۱۸۰: الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرنا | ۱۵۷ | ۱۴۷: رات کو اذان دینا |
| ۱۷۹ | ۱۸۱: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی | ۱۵۷ | ۱۴۸: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلتا مکروہ ہے |
| ۱۸۰ | ۱۸۲: آمین کہنا | ۱۵۸ | ۱۴۹: سفر میں اذان کے بارے میں |
| ۱۸۱ | ۱۸۳: آمین کی فضیلت کے بارے میں | ۱۵۹ | ۱۵۰: اذان کی فضیلت کے بارے میں |
| ۱۸۲ | ۱۸۴: نماز میں دوسرے خاموشی اختیار کرنا | ۱۶۰ | ۱۵۱: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے |
| ۱۸۲ | ۱۸۵: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے | ۱۶۱ | ۱۵۲: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے |
| ۱۸۳ | ۱۸۶: رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا | ۱۶۲ | ۱۵۳: مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے |
| ۱۸۳ | ۱۸۷: رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا | ۱۶۳ | ۱۵۴: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے |
| ۱۸۴ | ۱۸۸: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا | ۱۶۴ | ۱۵۵: اسی سے متعلق |
| ۱۸۵ | ۱۸۹: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پیٹلیوں سے دور رکھنا | ۱۶۵ | ۱۵۶: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعاؤں کی جاتی |
| ۱۸۵ | ۱۹۰: رکوع اور سجدہ میں تسبیح کے بارے میں | ۱۶۶ | ۱۵۷: اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں |
| ۱۸۶ | ۱۹۱: جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے | ۱۶۷ | ۱۵۸: پانچ نمازوں کی فضیلت کے بارے میں |
| ۱۸۷ | ۱۹۲: رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن ممنوع ہے | ۱۶۸ | ۱۵۹: جماعت کی فضیلت کے بارے میں |
| ۱۸۸ | ۱۹۳: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟ | ۱۶۹ | ۱۶۰: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے |
| ۱۸۹ | ۱۹۴: باب اسی سے متعلق | ۱۷۰ | ۱۶۱: جو آدمی اکیلا نماز پڑھے چکا ہو پھر جماعت پائے |
| ۱۹۰ | ۱۹۵: سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں | ۱۷۱ | ۱۶۲: مسجد میں دوسری جماعت کے بارے میں |
| ۱۹۰ | ۱۹۶: اسی سے متعلق | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۲۳۰ | جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے | ۱۹۷ | مسجد پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے |
| ۲۱۵ | ۲۳ مقبرے درجنام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے | ۱۹۸ | جب مسجد کی جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے |
| ۲۱۶ | ۲۳۲: مسجد بنانے کی فضیلت کے بارے میں | ۱۹۹ | مسجد سات اعشار ہوتا ہے |
| ۲۳۳ | ۲۳۳: قبر کے پاس مسجد بنانا مکروہ ہے | ۲۰۰ | مسجد میں عضو کو الگ الگ رکھنا |
| ۲۱۷ | ۲۳۳: مسجد میں سونا | ۲۰۱ | مسجد میں اعتدال کے بارے میں |
| ۲۳۵ | ۲۳۵: مسجد میں خرید و فروخت کرنا مکروہ شدہ چیزوں کے متعلق | ۲۰۲ | مسجد میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑے رکھنا |
| ۲۸ | ۲۳۶: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو | ۲۰۳ | جب رکوع یا مسجد سے اٹھے تو کبر سیدھی کرے |
| ۲۱۹ | ۲۳۷: مسجد قبلہ میں نماز پڑھنا | ۲۰۴ | رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے |
| ۲۳۸ | ۲۳۸: کوئی مسجد افضل ہے | ۲۰۵ | دونوں مسجدوں کے درمیان اقداء مکروہ ہے |
| ۲۳۹ | ۲۳۹: مسجد کی طرف چلنا | ۲۰۶ | قداء کی چارز کے بارے میں |
| ۲۲۰ | ۲۴۰: نماز کے وقت میں مسجد میں بیٹنے کی فضیلت کے متعلق | ۲۰۷ | دونوں مسجدوں کے درمیان کیا پڑھے |
| ۲۲۱ | ۲۴۱: چٹائی پر نماز پڑھنا | ۲۰۸ | مسجد سے میں سہا را لینا |
| ۲۲۲ | ۲۴۲: بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا | ۲۰۹ | مسجد سے کیسے اٹھاجائے؟ |
| ۲۲۳ | ۲۴۳: چھوٹوں پر نماز پڑھنا | ۲۱۰ | اسی سے متعلق |
| ۲۲۴ | ۲۴۴: باغوں میں نماز پڑھنا | ۲۱۱ | تشہد کے بارے میں |
| ۲۲۵ | ۲۴۵: نماز کے سترہ کے بارے میں | ۲۱۲ | اسی کے متعلق |
| ۲۲۶ | ۲۴۶: نماز کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے | ۲۱۳ | تشہد آہستہ پڑھنا |
| ۲۲۷ | ۲۴۷: نماز کی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹی | ۲۱۴ | تشہد میں کیسے بیٹھا جائے |
| ۲۲۸ | ۲۴۸: نماز کے گم ہونے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹی | ۲۱۵ | اسی سے متعلق |
| ۲۲۹ | ۲۴۹: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا | ۲۱۶ | تشہد میں شرع کے بارے میں |
| ۲۳۰ | ۲۵۰: قبلے کی ابتداء کے بارے میں | ۲۱۷ | نماز میں سلام پھیرنا |
| ۲۳۱ | ۲۵۱: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے | ۲۱۸ | اسی سے متعلق |
| ۲۳۲ | ۲۵۲: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے | ۲۱۹ | سلام کو حذف کرنا سنت ہے |
| ۲۳۳ | ۲۵۳: وہ چیز جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے | ۲۲۰ | سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے |
| ۲۳۴ | ۲۵۴: بکریوں و دونوں کے ہاڑے میں نماز پڑھنا | ۲۲۱ | نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا |
| ۲۳۵ | ۲۵۵: سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو | ۲۲۲ | پوری نماز کی ترکیب کے متعلق |
| ۲۳۶ | ۲۵۶: سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بارے میں | ۲۲۳ | نہج کی نماز میں قرأت کے بارے میں |
| ۲۳۷ | ۲۵۷: نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا یا شراب نہ کھانا | ۲۲۴ | ظہر اور عصر میں قرأت کے بارے میں |
| ۲۳۸ | ۲۵۸: اونگھتے وقت نماز پڑھنا | ۲۲۵ | مغرب میں قرأت کے بارے میں |
| ۲۳۹ | ۲۵۹: جو آدمی کسی کی بدقالت کیسے جائے وہ ان کی مامت نہ کرے | ۲۲۶ | عشاء میں قرأت کے بارے میں |
| ۲۴۰ | ۲۶۰: کام کا دیکھنے کیلئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے | ۲۲۷ | امام کے پیچھے قرآن پڑھنا |
| | | ۲۲۸ | اگر امام دروازے پر ہے تو مقتدی قرأت نہ کرے |
| | | ۲۲۹ | جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۲۵۸ | بچے کھانا کا حکم کب دیا جائے | ۲۳۳ | اس امام کے بارے میں جس کو مقتدی ناپسند کریں |
| ۲۵۹ | اگر تشہد کے بعد حدیث ہو جائے | ۲۳۴ | اگر ماہ چھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نہ پڑھو |
| ۲۶۰ | جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے | ۲۳۵ | اسی سے متعلق |
| ۲۶۱ | نہز کے بعد تہجد کے بارے میں | ۲۳۶ | دور رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا |
| ۲۶۱ | کیچڑ و بارش میں سواری پر نہ پڑھنا | ۲۳۷ | قعدہ اولیٰ کی مقدار کے بارے میں |
| ۲۶۲ | نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا | ۲۳۸ | نماز میں اشارہ کرنا |
| ۲۶۲ | قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا | ۲۳۹ | مردوں کیلئے تسبیح اور عورتوں کیلئے تصفیٰ کے متعلق |
| ۲۶۳ | جودن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کی فضیلت | ۲۴۰ | نماز میں جھکی پیدا نہ کرو |
| ۲۶۳ | فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کے متعلق | ۲۴۰ | بیٹھ کر نہ پڑھنے کا کھڑے ہو کر نہ پڑھنے سے آدھا ثواب ہے |
| ۲۶۳ | فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنے اور قرأت کے متعلق | ۲۴۱ | نفل نماز پیٹھ کر پڑھنا |
| ۲۶۵ | فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا | ۲۴۱ | نبی نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو |
| ۲۶۵ | صلوٰۃ فجر لے جو دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں | ۲۴۲ | نماز ہلکی کرتا ہوں |
| ۲۶۶ | فجر کی دو سنتوں کے بعد ایٹنا | ۲۴۲ | جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی |
| ۲۶۶ | جب نہ رکھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں | ۲۴۳ | نماز میں سدل نہ کرو |
| ۲۶۷ | جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد پڑھ لے | ۲۴۳ | نماز میں ٹنگریاں بنانا مکروہ ہے |
| ۲۶۸ | فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو صلوات آفتاب کے بعد پڑھ لے | ۲۴۴ | نماز میں پھونکنے ممانع ہے |
| ۲۶۹ | ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا | ۲۴۵ | نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے |
| ۲۶۹ | ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا | ۲۴۶ | ہال باندھ کر نہ پڑھنا مکروہ ہے |
| ۲۷۰ | اسی سے متعلق | ۲۴۷ | نماز میں خشوع کے بارے میں |
| ۲۷۰ | عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا | ۲۴۸ | نماز میں نیچے میں پیچڑ اٹا مکروہ ہے |
| ۲۷۱ | مغرب کے بعد دو رکعتوں اور قرأت کے بارے میں | ۲۴۹ | نماز میں دیر تک قیام کرنا |
| ۲۷۱ | مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا | ۲۵۰ | رکوع اور سجدہ کی کثرت کے بارے میں |
| ۲۷۲ | مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں | ۲۵۱ | سناپ اور پچھو کو نماز میں مارنا |
| ۲۷۳ | عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا | ۲۵۲ | سلام سے پہلے سجدہ ہو کرنا |
| ۲۷۳ | رات کی نماز دو رکعت ہے | ۲۵۳ | سلام اور کلام کے بعد سجدہ ہو کرنا |
| ۲۷۴ | رات کی نماز کی فضیلت کے بارے میں | ۲۵۴ | سجدہ ہو کر تشہد پڑھنا |
| ۲۷۴ | نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں | ۲۵۵ | جیسے نماز میں کی یا نہ پڑھتی کاشک ہو |
| ۲۷۵ | اسی سے متعلق | ۲۵۶ | ظہر عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا |
| ۲۷۶ | اسی سے متعلق | ۲۵۷ | جو تیاں باہر کر نماز پڑھنا |
| ۲۷۶ | اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان و دنیا پر اترتا ہے | ۲۵۸ | فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں |
| ۲۷۷ | رات کو قرآن پڑھنا | ۲۵۹ | قنوت کو ترک کرنا |
| ۲۷۷ | نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں | ۲۶۰ | نماز میں جو جھینکے اس کے متعلق |
| ۲۷۹ | وتر کے ابواب | ۲۶۱ | نماز میں کلام منسوخ ہوتا |
| | وتر کی فضیلت کے بارے میں | ۲۶۲ | توبہ کی نماز کے بارے میں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| ۳۰۶ | ۳۶۰۔ خطبہ دینے وقت اہم کی طرف منہ کرنا | ۳۲۷ | وتر فرض نہیں ہے |
| ۳۰۷ | ۳۶۱۔ دورانِ خطبہ سے والہ فحش دور رکھتے ہیں | ۳۲۸ | ۳۲۸۔ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے |
| ۳۰۷ | ۳۶۲۔ کل مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو | ۳۲۹ | ۳۲۹۔ وترت کے آؤں ورا فردوں وقتوں میں جائز ہے |
| ۳۰۸ | ۳۶۳۔ جمعہ کے دن لوگوں کو بھلا گناہ کر گئے چنا مکروہ ہے | ۳۳۰ | ۳۳۰۔ وتر کی سات رکعتوں کے بارے میں |
| ۳۰۸ | ۳۶۴۔ امام کے خطبہ کے دوران اہتمام مکروہ ہے | ۳۳۱ | ۳۳۱۔ وتر کی پانچ رکعتوں کے بارے میں |
| ۳۰۹ | ۳۶۵۔ منبر پر وہ کہیں ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے | ۳۳۲ | ۳۳۲۔ وتر میں تین رکعتیں ہیں |
| ۳۰۹ | ۳۶۶۔ جمعہ کی دن کے بارے میں | ۳۳۳ | ۳۳۳۔ وتر میں ایک رکعت پڑھنا |
| ۳۰۹ | ۳۶۷۔ مہربان سے ترے کے بعد بات کرنے متعلق | ۳۳۴ | ۳۳۴۔ وتر کی نماز میں کیا پڑھے |
| ۳۰۹ | ۳۶۸۔ جمعہ نماز میں قرأت کے بارے میں | ۳۳۵ | ۳۳۵۔ وتر میں قنوت پڑھنا |
| ۳۱۱ | ۳۶۹۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے | ۳۳۶ | ۳۳۶۔ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے |
| ۳۱۱ | ۳۷۰۔ جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے بارے میں | ۳۳۷ | ۳۳۷۔ صبح سے پہلے وتر پڑھنا |
| ۳۱۳ | ۳۷۱۔ جو جمعہ کی ایک رکعت کو پڑھے | ۳۳۸ | ۳۳۸۔ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں |
| ۳۱۴ | ۳۷۲۔ جمعہ کے دن قیومہ کے بارے میں | ۳۳۹ | ۳۳۹۔ سواری پر وتر پڑھنا |
| ۳۱۴ | ۳۷۳۔ جو اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے | ۳۴۰ | ۳۴۰۔ چاشت کی نماز کے بارے میں |
| ۳۱۵ | ۳۷۴۔ جمعہ کے دن سفر کرنا | ۳۴۱ | ۳۴۱۔ زوال کے وقت نماز پڑھنا |
| ۳۱۵ | ۳۷۵۔ جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانا | ۳۴۲ | ۳۴۲۔ نماز حجت کے بارے میں |
| ۳۱۷ | عیدین کے ابواب | ۳۴۳ | ۳۴۳۔ عیدین کی نماز کے بارے میں |
| ۳۱۷ | ۳۷۶۔ عید کی نماز کے نئے پیدل چن | ۳۴۴ | ۳۴۴۔ صلوة التیمم کے بارے میں |
| ۳۱۷ | ۳۷۷۔ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا | ۳۴۵ | ۳۴۵۔ نبی اکرم ﷺ پر کسی طرح درود بھیجا جائے |
| ۳۱۸ | ۳۷۸۔ عیدین کی نماز میں اذان و اقامت نہیں ہوتی | ۳۴۶ | ۳۴۶۔ درود کی فضیلت کے بارے میں |
| ۳۱۸ | ۳۷۹۔ عیدین کی نماز میں قراءت کے بارے میں | ۳۴۷ | جمعہ کے متعلق ابواب |
| ۳۱۹ | ۳۸۰۔ عیدین کی تکبیرات کے بارے میں | ۳۴۷ | ۳۴۷۔ جمعہ کے دن کی فضیلت |
| ۳۲۰ | ۳۸۱۔ عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں | ۳۴۸ | ۳۴۸۔ جمعہ کے وہ سرعت جس میں کسی کی قبولیت کی امید ہے |
| ۳۲۱ | ۳۸۲۔ عیدین کیلئے عورتوں کے نکلنے | ۳۴۹ | ۳۴۹۔ جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں |
| ۳۲۲ | ۳۸۳۔ نبی کریم ﷺ عیدین کی نماز کے نئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے | ۳۵۰ | ۳۵۰۔ جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۳۲۲ | ۳۸۴۔ عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے | ۳۵۱ | ۳۵۱۔ جمعہ کے دن وضو کرنے کے بارے میں |
| ۳۲۲ | سفر کے ابواب | ۳۵۲ | ۳۵۲۔ جمعہ کی نماز کے لیے جدی جانے کے بارے میں |
| ۳۲۲ | ۳۸۵۔ غریب قہر نماز پڑھنا | ۳۵۳ | ۳۵۳۔ بغیر عذر جو ترک کرنے کے بارے میں |
| ۳۲۵ | ۳۸۶۔ کتنی مدت تک نماز میں قہر کی جائے | ۳۵۴ | ۳۵۴۔ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو |
| ۳۲۷ | ۳۸۷۔ سفر میں نفل نماز پڑھنا | ۳۵۵ | ۳۵۵۔ وقت جمعہ کے بارے میں |
| ۳۲۸ | ۳۸۸۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں | ۳۵۶ | ۳۵۶۔ منبر پر خطبہ پڑھنے کے بارے میں |
| ۳۲۹ | ۳۸۹۔ نماز استسقاء کے بارے میں | ۳۵۷ | ۳۵۷۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کے بارے میں |
| ۳۳۱ | ۳۹۰۔ سورج غروب ہونے کے بارے میں | ۳۵۸ | ۳۵۸۔ خطبہ مختصر پڑھنے کے بارے میں |
| | | ۳۵۹ | ۳۵۹۔ منبر پر قرآن پڑھنا |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۳۵۲ | ۴۲۳ وضو کے لئے کتنی پانی کافی ہے | ۳۹۱ | نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے |
| | ۴۲۴ دودھ پیتے پ کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے | ۳۹۲ | خوف کے وقت نماز پڑھنا |
| | ۴۲۵ جنبی اُردو وضو کرے تو س نے کھانے کی اجازت ہے | ۳۹۳ | قرآن کے سجدوں کے بارے میں |
| | ۴۲۶ نماز کی فضیلت کے بارے میں | ۳۹۴ | عمارتوں کے مسجدوں میں جانا |
| ۳۵۳ | ۴۲۷ اسی سے متعلق | ۳۹۵ | مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بارے میں |
| ۳۵۴ | ابواب زکوٰۃ | ۳۹۶ | سورۃ الشقاق اور سورۃ معلق کے سجدوں کے بارے میں |
| | ۴۲۸ زکوٰۃ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول و معید کے متعلق | ۳۹۷ | سورۃ نجم کے سجدہ کے بارے میں |
| ۳۵۵ | ۴۲۹ زکوٰۃ کی دوا کبھی سے فرض ادا ہو گیا | ۳۹۸ | اس بارے میں جو سورۃ نجم میں سجدہ نہ کرے |
| ۳۵۷ | ۴۳۰ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے بارے میں | ۳۹۹ | سورۃ "ھن" کے سجدہ کے بارے میں |
| ۳۵۸ | ۴۳۱ اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰۰ | سورۃ "ج" کے سجدہ کے بارے میں |
| ۳۵۹ | ۴۳۲ گائے، بیل کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰ | قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟ |
| ۳۶۰ | ۴۳۳ زکوٰۃ میں عمدہ مال بیانا کر دہ ہے | ۴۰۲ | جس کا رات کا وظیفہ نہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے |
| ۳۶۱ | ۴۳۴ کبھی، کبھی درخت کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰۳ | جو شخص رکوع اور سجدہ میں امام سے پیچھے سر اٹھائے |
| ۳۶۲ | ۴۳۵ گھوڑے اور غنم پر زکوٰۃ نہیں | | اس کے متعلق و معید |
| ۳۶۳ | ۴۳۶ شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰۴ | جو فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کرے |
| | ۴۳۷ سال گزرنے سے قبل مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں | ۴۰۵ | گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدہ کی اجازت کے متعلق |
| ۳۶۴ | ۴۳۸ مسلمانوں پر جزیہ نہیں | ۴۰۶ | فجر کی نماز کے بعد طلوع قبل تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے |
| ۳۶۵ | ۴۳۹ زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰۷ | نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا |
| ۳۶۶ | ۴۴۰ سبز یوں کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰۸ | اگر کوئی شخص امام کو سجدہ میں پائے تو کیا کرے |
| ۳۶۷ | ۴۴۱ شہری زمین کی بھٹی پر زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۰۹ | نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے |
| | ۴۴۲ یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں | ۴۱۰ | دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا |
| | ۴۴۳ حیوان کے ذبح کرنے پر کوئی دیت نہیں، ورنہ شدہ | ۴۱ | مسجدوں میں خوشبو کرنا |
| ۳۶۹ | خزانے پر پانچواں حصہ ہے | ۴۱۲ | نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو رکعت ہے |
| | ۴۴۴ غنہ وغیرہ کا عداۃ کرنا | ۴۱۳ | نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے |
| ۳۷۱ | ۴۴۵ انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے عمل کے متعلق | ۴۱۴ | عمارتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بارے میں |
| | ۴۴۶ زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بارے میں | ۴۱۵ | اس عمل اور چھٹا جو نفل نماز میں چار تہ ہے |
| | ۴۴۷ زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا | ۴۱۶ | ایک رکعت میں دو سو رکعتیں پڑھنا |
| ۳۷۲ | ۴۴۸ زکوٰۃ مال داروں سے لے کر فقراء میں دی جائے | ۴۱۷ | مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کے ثواب کے بارے میں |
| ۳۷۳ | ۴۴۹ کس کو زکوٰۃ لینا چاہئے | ۴۱۸ | مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نفل) افضل ہے |
| | ۴۵۰ کس کے لیے زکوٰۃ لینا چاہئے | ۴۱۹ | جب کوئی شخص مسکن ہو تو غسل کرے |
| ۳۷۴ | ۴۵۱ مقرض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا چاہئے | ۴۲۰ | بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے |
| | ۴۵۲ رسول اللہ ﷺ اہل بیت اور آپ ﷺ کے غلاموں کے | ۴۲۱ | اس امت کی نشانی کے بارے میں جو وضو اور سجدوں کی |
| ۳۷۵ | لئے زکوٰۃ لینا چاہئے نہیں | | وجہ سے ہوگی قیامت کے دن |
| ۳۷۶ | ۴۵۳ عزیز و قارب کو زکوٰۃ دینا | ۴۲۲ | وضو نہیں کرنا مستحب ہے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۴۰۲ | ۴۸۶ حاد اور دودھ پلانے کی کھلیے افطار کی اجازت ہے | ۴۵۶ | ۴۵۶ ہر میں روتہ کے علاوہ بھی حق ہے |
| ۴۰۳ | ۴۸۷ میت کی طرف سے روزہ رکھنا | ۴۵۵ | ۴۵۵ زکوٰۃ دیکھنے کی نصیحت کے بارے میں |
| ۴۰۴ | ۴۸۸ روزوں کے کفارے کے بارے میں | ۴۵۶ | ۴۵۶ سال کے حق کے بارے میں |
| ۴۰۵ | ۴۸۹ اس حکم کے بارے میں جس کو قے چائے | ۴۵۷ | ۴۵۷ جن کا دس چیتن منظور ہوا ان کو دینا |
| ۴۰۶ | ۴۹۰ روزے میں بھول کر کھانے کرنا | ۴۵۸ | ۴۵۸ جسے زکوٰۃ میں دیا ہوا مال و رشتہ میں ہے |
| ۴۰۷ | ۴۹۱ روزے میں بھول کر کھانے چیتا | ۴۵۹ | ۴۵۹ صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹنا مکروہ ہے |
| ۴۰۸ | ۴۹۲ قصداً روزہ توڑنا | ۴۶۰ | ۴۶۰ میت کی طرف سے صدقہ دینا |
| ۴۰۹ | ۴۹۳ رمضان میں روزہ توڑنے کے کفارہ کے متعلق | ۴۶۱ | ۴۶۱ بیوی کا خاندان کے گھر سے خرچ کرنا |
| ۴۱۰ | ۴۹۴ روزے میں مسواک کرنا | ۴۶۲ | ۴۶۲ صدقہ فطر کے بارے میں |
| ۴۱۱ | ۴۹۵ روزے میں سر نہ لگانا | ۴۶۳ | ۴۶۳ صدقہ فطر نہ زکوٰۃ سے پہلے دینا |
| ۴۱۲ | ۴۹۶ روزے میں بوسہ لینا | ۴۶۴ | ۴۶۴ وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا |
| ۴۱۳ | ۴۹۷ روزہ میں بوسہ دینا | ۴۶۵ | ۴۶۵ سال منع سے |
| ۴۱۴ | ۴۹۸ روزہ میں بوسہ دینا | ۴۶۶ | ۴۶۶ روزوں کے متعلق ابواب |
| ۴۱۵ | ۴۹۹ اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے | ۴۶۷ | ۴۶۷ رمضان کی نصیحت کے بارے میں |
| ۴۱۶ | ۵۰۰ نفل روزہ توڑنا | ۴۶۸ | ۴۶۸ رمضان کے شب و روز سے روزے نہ رکھنے |
| ۴۱۷ | ۵۰۱ نفل روزے کی قضا واجب ہے | ۴۶۹ | ۴۶۹ شب کے دن اور روزہ مکروہ ہے |
| ۴۱۸ | ۵۰۲ شعبان اور رمضان کے روزے میں کر رکھنا | ۴۷۰ | ۴۷۰ رمضان میں شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے |
| ۴۱۹ | ۵۰۳ تقسیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں | ۴۷۱ | ۴۷۱ چاند کیجئے کہ روزہ رکھنے کے روزہ پندرہ کیجئے کہ رات کے |
| ۴۲۰ | ۵۰۴ روزے رکھنا مکروہ ہے | ۴۷۲ | ۴۷۲ مسین بھی انہیں دن کا بھی ہوتا ہے |
| ۴۲۱ | ۵۰۵ شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں | ۴۷۳ | ۴۷۳ چاند کی کوئی پروا نہ رکھنا |
| ۴۲۲ | ۵۰۶ محرم کے روزوں کے بارے میں | ۴۷۴ | ۴۷۴ عید کے دن میں ایک ساتھ کھائیں ہوتے |
| ۴۲۳ | ۵۰۷ جمعہ کے دن روزہ رکھنا | ۴۷۵ | ۴۷۵ شہر و دیہات کیجئے انہی کے چاند کیجئے کہ غبار ہے |
| ۴۲۴ | ۵۰۸ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے | ۴۷۶ | ۴۷۶ کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے |
| ۴۲۵ | ۵۰۹ بھٹے کے دن روزہ رکھنا | ۴۷۷ | ۴۷۷ عید الفطر اس دن سے جس دن سب افطار کریں اور عید الضحیٰ |
| ۴۲۶ | ۵۱۰ بھر اور جمعہ کو روزہ رکھنا | ۴۷۸ | ۴۷۸ اس دن جس دن سب قربانی کریں |
| ۴۲۷ | ۵۱۱ بدھ اور جمعہ کے دن روزہ رکھنا | ۴۷۹ | ۴۷۹ جب رات سے نئے وردن گزارے تو افطار کرنا چاہیے |
| ۴۲۸ | ۵۱۲ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی نصیحت کے بارے میں | ۴۸۰ | ۴۸۰ ہمدی روزہ کھانے کے بارے میں |
| ۴۲۹ | ۵۱۳ عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے | ۴۸۱ | ۴۸۱ سحری میں تاخیر سے متعلق |
| ۴۳۰ | ۵۱۴ عاشورہ کے روزہ کی ترغیب کے بارے میں | ۴۸۲ | ۴۸۲ صبح صادق کی تحقیق کے بارے میں |
| ۴۳۱ | ۵۱۵ عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے | ۴۸۳ | ۴۸۳ جو روزہ در فضیلت کرے اس کی برائی کے بیان میں |
| ۴۳۲ | ۵۱۶ عاشورہ کو نہ رکھنا | ۴۸۴ | ۴۸۴ سحری کھانے کی نصیحت کے بارے میں |
| ۴۳۳ | ۵۱۷ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا | ۴۸۵ | ۴۸۵ سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق |
| ۴۳۴ | ۵۱۸ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اہل نماز کی نصیحت | ۴۸۶ | ۴۸۶ سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق |
| ۴۳۵ | ۵۱۹ شوال کے چھ روزوں کے بارے میں | ۴۸۷ | ۴۸۷ سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق |
| ۴۳۶ | ۵۲۰ برہمنیہ میں تین روزہ رکھنا | ۴۸۸ | ۴۸۸ سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| ۴۴۸ | ۵۵۰ ترک حج کی مذمت میں | ۴۲۵ | ۵۱۹ روزہ کی فضیلت کے بارے میں |
| ۴۴۹ | ۵۵۱ زائر اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے | ۴۲۶ | ۵۲۰ ہمیشہ روزہ رکھنا |
| | ۵۵۲: کتنے حج فرض ہیں | ۴۲۷ | ۵۲۱ بے درپے روزے رکھنا |
| ۴۵۰ | ۵۵۳ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے | ۴۲۸ | ۵۲۲ عید الفطر اور عید النبی کو روزہ رکھنے کی ممانعت |
| ۴۵۱ | ۵۵۴ نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے | ۴۲۹ | ۵۲۳ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے |
| ۴۵۲ | ۵۵۵ نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا | | ۵۲۴: روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے |
| | ۵۵۶: نبی ﷺ نے کب احرام باندھا | | ۵۲۵: روزہ دار کو پچھنے لگانے کی اجازت کے متعلق |
| ۴۵۳ | ۵۵۷ حج افراد کے بیان میں | ۴۳۱ | ۵۲۶ روزوں میں وصاں کی کراہت کے متعلق |
| ۴۵۴ | ۵۵۸ حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا | ۴۳۲ | ۵۲۷: صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا |
| | ۵۵۹: جمعے کے بارے میں | ۴۳۳ | ۵۲۸: روزہ رکھتے قبول کرنا |
| ۴۵۵ | ۵۶۰: تبدیہ (لبیک کہنے) کہنا | | ۵۲۹: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے |
| ۴۵۷ | ۵۶۱: تبدیہ اور قرانی کی فضیلت کے بارے میں | | ۵۳۰: رمضان کی قضاء میں تاخیر کے بارے میں |
| ۴۵۸ | ۵۶۲: تبدیہ بلند آواز سے پڑھنا | | ۵۳۱: روزہ دار کے ثواب کے متعلق جب لوگ اس کے سامنے کھانا |
| | ۵۶۳: احرام باندھتے وقت غسل کرنا | ۴۳۴ | کھائیں |
| ۴۵۹ | ۵۶۴: آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں | ۴۳۵ | ۵۳۲: حاکم روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں |
| | ۵۶۵: محرم 'احرام والے' کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں | | ۵۳۳: روزہ دار کیسے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے |
| | ۵۶۶: اگر تہمند اور جوئے نہ ہوں تو پا جامہ اور سوزے پہننے لے | | ۵۳۴: جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) |
| ۴۶۰ | ۵۶۷: جو شخص قیص یا چہ پہنے ہوئے احرام باندھے | | روزہ نہ رکھے |
| | ۵۶۸: محرم کا کفن جانوروں کو مارتا جائز ہے | ۴۳۶ | ۵۳۵: اعتکاف کے بارے میں |
| ۴۶۲ | ۵۶۹: محرم کے پچھنے لگانا | ۴۳۷ | ۵۳۶: شب قدر کے بارے میں |
| | ۵۷۰: احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے | ۴۳۹ | ۵۳۷: سی سے متعلق |
| ۴۶۳ | ۵۷۱: محرم کو نکاح کی اجازت کے متعلق | | ۵۳۸: مردوں کے روزے کے بیان میں |
| ۴۶۴ | ۵۷۲: محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں | | ۵۳۹: ان لوگوں کا روزہ رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں |
| ۴۶۶ | ۵۷۳: محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے | ۴۴۱ | ۵۴۰: جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے |
| | ۵۷۴: محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے | | ۵۴۱: روزہ دار کے حق کے بارے میں |
| ۴۶۷ | ۵۷۵: محرم کے لئے جو کے شکار کا حکم | | ۵۴۲: عید الفطر اور عید النبی کب ہوتی ہے |
| | ۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا | ۴۴۲ | ۵۴۳: ایام اعتکاف گزر جانا |
| | ۵۷۷: نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے | ۴۴۳ | ۵۴۴: کیا مستحب اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے یا نہیں؟ |
| ۴۶۸ | اور یثربی کی طرف سے باہر نکلے | ۴۴۴ | ۵۴۵: رمضان میں رات کو نماز پڑھنا |
| | ۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے | ۴۴۵ | ۵۴۶: روزہ افطار کرانے کی فضیلت کے بارے میں |
| | ۵۷۹: بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے | | ۵۴۷: رمضان میں نہ تراویح کی ترغیب اور فضیلت |
| ۴۶۹ | ۵۸۰: عواف کی کیفیت کے بارے میں | ۴۴۷ | ابواب حج |
| | ۵۸۱: حجر اسود سے مل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا | | ۵۴۸: مکہ کے حرم ہونا |
| ۴۷۰ | ۵۸۲: حجر اسود درکن برائی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے | ۴۴۸ | ۵۴۹: حج اور عمرے کے ثواب کے بارے میں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۴۹۳ | ۶۱۷. مکیوں کی تہذیب کے بارے میں | ۴۷۰ | ۵۸۳. نبی اکرم ﷺ نے قطیف کی حالت میں طواف کیا |
| ۴۹۳ | ۶۱۸. اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے | ۴۷۱ | ۵۸۳. حجر اسود کو بوسہ دینا |
| ۴۹۴ | ۶۱۹. قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا | ۴۷۲ | ۵۸۵. سقی صفہ سے شروع کرنا چاہیے |
| ۴۹۵ | ۶۲۰. سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں | ۴۷۳ | ۵۸۶. صفہ اور مردہ کے درمیان سستی کرنا |
| ۴۹۵ | ۶۲۱. بال منڈوانے اور کتروانا | ۴۷۴ | ۵۸۷. سواری پر طواف کرنا |
| ۴۹۶ | ۶۲۲. عورتوں کے نئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے | ۴۷۵ | ۵۸۸. طواف کی فضیلت کے بارے میں |
| ۴۹۶ | ۶۲۳. جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کر لے سنگریں مارنے سے پہلے | ۴۷۶ | ۵۸۹. عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو نفل "پڑھنا" |
| ۴۹۶ | ۶۲۴. احرام کھونے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائے | ۴۷۷ | ۵۹۰. طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے |
| ۴۹۷ | ۶۲۵. حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے | ۴۷۸ | ۵۹۱. ننگے ہو کر طواف کرنا حرام ہے |
| ۴۹۸ | ۶۲۶. عمرے میں تعبیہ پڑھنا کب ترک کرے | ۴۷۹ | ۵۹۲. خانہ کعبہ میں داخل ہونا |
| ۴۹۸ | ۶۲۷. رات کو طواف زیارت کرنا | ۴۸۰ | ۵۹۳. کعبہ میں نماز پڑھنا |
| ۴۹۹ | ۶۲۸. وادی اٹح میں اترنا | ۴۸۱ | ۵۹۴. خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا |
| ۴۹۹ | ۶۲۹. باپ | ۴۸۲ | ۵۹۵. تطہیم میں نماز پڑھنا |
| ۵۰۰ | ۶۳۰. لڑکے کے حج کے بارے میں | ۴۸۳ | ۵۹۶. حجر اسود رکن یمینی اور مقام برہیم کی فضیلت |
| ۵۰۱ | ۶۳۱. بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا | ۴۸۴ | ۵۹۷. منی کی طرف جانے و رقوم کرنا |
| ۵۰۱ | ۶۳۲. اسی سے متعلق | ۴۸۵ | ۵۹۸. منی میں پہلے پچھنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے |
| ۵۰۲ | ۶۳۳. عمرہ واجب ہے یا نہیں | ۴۸۶ | ۵۹۹. منی میں قصر نماز پڑھنا |
| ۵۰۳ | ۶۳۴. اسی سے متعلق | ۴۸۷ | ۶۰۰. عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنا |
| ۵۰۳ | ۶۳۵. عمرے کی فضیلت کے بارے میں | ۴۸۸ | ۶۰۱. تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے |
| ۵۰۴ | ۶۳۶. محجم سے عمرے کے لئے جانا | ۴۸۹ | ۶۰۲. عرفات سے واپسی کے بارے میں |
| ۵۰۴ | ۶۳۷. حوران سے عمرے کے لئے جانا | ۴۹۰ | ۶۰۳. مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا |
| ۵۰۵ | ۶۳۸. رجب میں عمرہ کرنا | ۴۹۱ | ۶۰۴. موم کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا |
| ۵۰۵ | ۶۳۹. ذیقعدہ میں عمرہ کرنا | ۴۹۲ | ۶۰۵. ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جہدی روانہ کرنا |
| ۵۰۶ | ۶۴۰. رمضان میں عمرہ کرنا | ۴۹۳ | ۶۰۶. باب |
| ۵۰۶ | ۶۴۱. حج کے لئے لبیک پکارنے کے بعد زحی یا معذور ہو جائے | ۴۹۴ | ۶۰۷. مزدلفہ سے طوع آفتاب سے پہلے لگنا |
| ۵۰۷ | ۶۴۲. حج میں شرہ لگانا | ۴۹۵ | ۶۰۸. چھوٹی چھوٹی سنگریاں مارنا |
| ۵۰۷ | ۶۴۳. اسی سے متعلق | ۴۹۶ | ۶۰۹. زواہر آفتاب کے بعد سنگریاں مارنا |
| ۵۰۸ | ۶۴۴. طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آ جانا | ۴۹۷ | ۶۱۰. سوار ہو کر سنگریاں مارنا |
| ۵۰۸ | ۶۴۵. حائضہ کون کون سے فعال کر سکتی ہے | ۴۹۸ | ۶۱. سنگریوں کیسے ماری جائیں |
| ۵۰۹ | ۶۴۶. جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے | ۴۹۹ | ۶۲. رمی کے وقت لوگوں کو چٹکینے کی کراہت کے متعلق |
| ۵۱۰ | ۶۴۷. قارن صرف ایک طواف کرے | ۴۹۰ | ۶۱۳. وٹھ اور گائے میں شراکت کے بارے میں |
| ۵۱۰ | ۶۴۸. مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے | ۴۹۱ | ۶۱۴. قربانی کے وٹھ کے اشعار کے بارے میں |
| | | ۴۹۲ | ۶۱۵. باب |
| | | ۴۹۳ | ۶۱. تقیم کا ہدی کے محلے میں بارہا |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۵۳۷ | ۶۸۷: جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چن کر وہ ہے | ۵۱۱ | ۶۳۹: حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے |
| ۵۳۸ | ۶۸۸: جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہو کر جانے کی اجازت | ۶۵۰ | ۶۵۰: محرم کے بارے میں جو احرام میں مر جائے |
| ۵۳۹ | ۶۸۹: جنازہ کو جسدی سے جانا | ۶۵۱ | ۶۵۱: محرم اگر آنکھوں کی تکلیف جائے تو ایلو سے کالیپ کرے |
| ۵۴۰ | ۶۹۰: شہداء کے اعداد اور حضرت حمزہؓ کے بارے میں | ۶۵۲ | ۶۵۲: اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے |
| ۵۴۱ | ۶۹۱: باب ۶۹۱-۶۹۳ | ۶۵۳ | ۶۵۳: چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن ری کریں اور ایک دن چھوڑ دیں |
| ۵۴۲ | ۶۹۴: جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا | ۶۵۴ | ۶۵۴: باب ۵۰۰ تا ۵۶۳ |
| ۵۴۳ | ۶۹۵: مصیبت پر صبر کی فضیلت کے بارے میں | ۶۵۵ | ۶۵۵: میت (جنازے) کے ابواب |
| ۵۴۴ | ۶۹۶: تکبیرات جنازہ کے بارے میں | ۶۶۱ | ۶۶۱: پیاری کے ثواب کے بارے میں |
| ۵۴۵ | ۶۹۷: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے | ۶۶۲ | ۶۶۲: مریض کی عیادت کرنا |
| ۵۴۶ | ۶۹۸: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا | ۶۶۳ | ۶۶۳: موت کی تمنا کرنا منع ہے |
| ۵۴۷ | ۶۹۹: نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کے متعلق | ۶۶۴ | ۶۶۴: مریض کے لئے تعویذ کے بارے میں |
| ۵۴۸ | ۷۰۰: طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے | ۶۶۵ | ۶۶۵: وصیت کی ترقیب کے بارے میں |
| ۵۴۹ | ۷۰۱: بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں | ۶۶۶ | ۶۶۶: تہائی اور چوتھائی دل کی وصیت کے بارے میں |
| ۵۵۰ | ۷۰۲: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد روئے نہ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے | ۶۶۷ | ۶۶۷: حالت نزع میں مریض کو تلقین کرنے اور دعا کرنا |
| ۵۵۱ | ۷۰۳: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا | ۶۶۸ | ۶۶۸: موت کی سختی کے بارے میں |
| ۵۵۲ | ۷۰۴: مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو | ۶۶۹ | ۶۶۹: باب |
| ۵۵۳ | ۷۰۵: شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا | ۶۷۰ | ۶۷۰: باب |
| ۵۵۴ | ۷۰۶: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا | ۶۷۱ | ۶۷۱: کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے |
| ۵۵۵ | ۷۰۷: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا | ۶۷۲ | ۶۷۲: صبر وہی ہے جو صمد کے شروع میں ہو |
| ۵۵۶ | ۷۰۸: نماز جنازہ کی فضیلت کے بارے میں | ۶۷۳ | ۶۷۳: میت کو بوسہ دینا |
| ۵۵۷ | ۷۰۹: دوسرا باب | ۶۷۴ | ۶۷۴: میت کو غسل دینا |
| ۵۵۸ | ۷۱۰: جنازہ کے لئے کھڑا ہونا | ۶۷۵ | ۶۷۵: میت کو مسک لگانا |
| ۵۵۹ | ۷۱۱: جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا | ۶۷۶ | ۶۷۶: میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا |
| ۵۶۰ | ۷۱۲: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے | ۶۷۷ | ۶۷۷: کفن کس طرح دینا مستحب ہے |
| ۵۶۱ | ۷۱۳: میت کو قبر میں اتار دینے وقت کیا کہا جائے | ۶۷۸ | ۶۷۸: باب |
| ۵۶۲ | ۷۱۴: قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھنا | ۶۷۹ | ۶۷۹: نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے |
| ۵۶۳ | ۷۱۵: قبروں کو زمین کے برابر کر دینا | ۶۸۰ | ۶۸۰: اہل میت کے لئے کھانا پکانا |
| ۵۶۴ | ۷۱۶: قبر پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے | ۶۸۱ | ۶۸۱: مصیبت کے وقت چہرہ پیشنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے |
| ۵۶۵ | ۷۱۷: قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے ارد گرد اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے | ۶۸۲ | ۶۸۲: نوحہ حرام ہے |
| ۵۶۶ | ۷۱۸: قبرستان جانے کی دعا کے بارے میں | ۶۸۳ | ۶۸۳: میت پر بند آواز سے رونا منع ہے |
| ۵۶۷ | ۷۱۹: قبروں کی زیارت کی اجازت کے متعلق | ۶۸۴ | ۶۸۴: میت پر چلنے سے بغیر رونا جائز ہے |
| ۵۶۸ | ۷۲۰: عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے | ۶۸۵ | ۶۸۵: جنازہ کے آگے چن |
| | | ۶۸۶ | ۶۸۶: جنازہ کے پیچھے چلنا |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۵۸۰ | ۷۵۳ کنواری اور بیوہ کی اجازت کے متعلق | ۵۵۸ | ۷۲۱ عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا |
| ۵۸۲ | ۷۵۴ یتیم بزرگی پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں | ۷۲۲ | رات کو فحش کرنا |
| ۵۸۳ | ۷۵۵ اگر دو ولی دو مختلف جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے | ۷۲۳ | ۷۲۳ میت کو اچھے اظہار میں یہ دکرنا |
| ۵۸۴ | ۷۵۶ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا | ۷۲۴ | ۷۲۴ جس کا بیل فوت ہو جائے اس کے ثواب کے بارے میں |
| ۵۸۴ | ۷۵۷ عورتوں کے مہر کے بارے میں | ۷۲۵ | ۷۲۵ شہداء کو کون ہیں |
| ۵۸۵ | ۷۵۸ آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا | ۷۲۶ | ۷۲۶ طاعون سے بھگن منع ہے |
| ۵۸۶ | ۷۵۹ آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت کے متعلق | ۷۲۷ | ۷۲۷ جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے |
| ۵۸۶ | ۷۶۰ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں | ۷۲۸ | ۷۲۸ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ |
| ۵۸۶ | ۷۶۱ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے | ۷۲۹ | ۷۲۹ قرض دار کی نماز جنازہ کے بارے میں |
| ۵۸۷ | ۷۶۲ طلاق کرنے اور کرنے والے کے بارے میں | ۷۳۰ | ۷۳۰ عذاب قبر کے بارے میں |
| ۵۸۸ | ۷۶۳ باب نکاح شدہ کے بارے میں | ۷۳۱ | ۷۳۱ مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر کے بارے میں |
| ۵۸۹ | ۷۶۴ نکاح شدہ کی ممانعت کے متعلق | ۷۳۲ | ۷۳۲ جھوٹے دن مرنے والے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۵۹۰ | ۷۶۵ پھونگی، خال، بھٹی، بھجی، بیک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں | ۷۳۳ | ۷۳۳ جنازہ میں جلدی کرنا |
| ۵۹۱ | ۷۶۶ عقد نکاح کے وقت شرط کے بارے میں | ۷۳۴ | ۷۳۴ تعزیت کی فضیلت کے بارے میں |
| ۵۹۲ | ۷۶۷ سلام ساتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے | ۷۳۵ | ۷۳۵ نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا |
| ۵۹۳ | ۷۶۸ نو مسلم کے نکاح میں دو بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے | ۷۳۶ | ۷۳۶ مؤمن کا جی قرض کی طرف مگارت ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کر دے |
| ۵۹۴ | ۷۶۹ وہ شخص جو حاملہ لونڈی خریدے | ۷۳۷ | نکاح کے ابواب |
| ۵۹۵ | ۷۷۰ اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں | ۷۳۸ | ۷۳۸ نکاح کے باب جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں |
| ۵۹۶ | ۷۷۱ زنا کی اجرت حرام ہے | ۷۳۹ | ۷۳۹ ترک نکاح کی ممانعت کے متعلق |
| ۵۹۷ | ۷۷۲ کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے | ۷۴۰ | ۷۴۰ جس کی دیکھ رہی پسند کر داس سے نکاح کر دے |
| ۵۹۸ | ۷۷۳ عزل کے بارے میں | ۷۴۱ | ۷۴۱ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں |
| ۵۹۹ | ۷۷۴ عزل کی کراہت کے بارے میں | ۷۴۲ | ۷۴۲ جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھنا |
| ۶۰۰ | ۷۷۵ کنواری اور بیوہ کے لئے رات کی تقسیم کے بارے میں | ۷۴۳ | ۷۴۳ نکاح کا اعلان کرنا |
| ۶۰۱ | ۷۷۶ سو کنوؤں کے درمیان باری مقرر کرنا | ۷۴۴ | ۷۴۴ نکاح کرنا |
| ۶۰۲ | ۷۷۷ مشرک میاں بیوی مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے | ۷۴۵ | ۷۴۵ نکاح کرنا |
| ۶۰۳ | ۷۷۸ جو شخص نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا حکم | ۷۴۶ | ۷۴۶ نکاح کرنا |
| ۶۰۴ | ۷۷۹ رضا عت (دودھ پلانے) کے ابواب | ۷۴۷ | ۷۴۷ نکاح کرنا |
| ۶۰۵ | ۷۸۰ جو شخص نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضا عت سے بھی | ۷۴۸ | ۷۴۸ نکاح کرنا |
| | | ۷۴۹ | ۷۴۹ نکاح کرنا |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|--|-------------------------------|
| ۶۲۵ | ۸۱۲: پاگل کی طلاق کے بارے میں | ۶۰۳ | ۸۰۰: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے |
| ۶۲۶ | ۸۱۳: باب | ۸۰۱: ایک پودہ کھونٹ دودھ پینے سے رضا عت ثابت نہیں ہوتی | |
| ۶۲۸ | ۸۱۴: وہ حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد بنے | ۸۰۲: رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے | |
| ۶۲۸ | ۸۱۵: جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بارے میں | ۸۰۳: رضاعت کی حرمت صرف دوسرے کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے | |
| ۶۲۹ | ۸۱۶: جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی | ۸۰۴: دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی کے بارے میں | |
| ۶۳۰ | ۸۱۷: کفارہ ظہار کے بارے میں | ۸۰۵: شدہ بچہ کو بڑی کو آزاد کرنا | |
| ۶۳۱ | ۸۱۸: اجراء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا | ۸۰۶: لڑکا صاحب فرس کے لئے ہے | |
| ۶۳۲ | ۸۱۹: لعان کے بارے میں | ۸۰۷: مرد کی عورت کو دیکھے، ورنہ اسے پسند آ جائے | |
| ۶۳۳ | ۸۲۰: جب عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ عدت کہاں گزارے | ۸۰۸: بیوی پر شوہر کے حقوق | |
| ۶۳۴ | ۸۲۱: خرید و فروخت کے ابواب | ۸۰۹: عورت کے حقوق کے بارے میں جو اس کے خاوند پر ہیں | |
| ۶۳۵ | ۸۲۲: شہادت کو ترک کرنا | ۸۱۰: عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے | |
| ۶۳۶ | ۸۲۳: سو دکھانا | ۸۱۱: عورتوں کو بٹاؤ سنگھار کر کے لکھنا منع ہے | |
| ۶۳۷ | ۸۲۴: جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت کے متعلق | ۸۱۲: غیرت کے بارے میں | |
| ۶۳۸ | ۸۲۵: تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا "تجار" کا خطاب دینا | ۸۱۳: عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں | |
| ۶۳۹ | ۸۲۶: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا | ۸۱۴: غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے | |
| ۶۴۰ | ۸۲۷: صبح سویرے تجارت کے متعلق | ۸۱۵: باب ۷۹۵ تا ۷۹۹ | |
| ۶۴۱ | ۸۲۸: کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا ناجائز ہے | طلاق اور لعان کے باب | |
| ۶۴۲ | ۸۲۹: بیع کی شرائط لکھنا | ۷۹۸: طلاق سنت کے بارے میں | |
| ۶۴۳ | ۸۳۰: بیعت نام کے ذریعے خرید و فروخت کے بارے میں | ۷۹۹: جو شخص اپنی بیوی کو "البتہ" کے لفظ سے طلاق دے | |
| ۶۴۴ | ۸۳۱: مدبر کی بیع کے بارے میں | ۸۰۰: عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے | |
| ۶۴۵ | ۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبالیہ کی ممانعت کے بارے میں | ۸۰۱: بیوی کو طلاق کا اختیار دینا | |
| ۶۴۶ | ۸۳۳: کوئی شہر کارہے والے گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے | ۸۰۲: جس عورت کو تین حدائق دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں | |
| ۶۴۷ | ۸۳۴: حاملہ اور مرابہ کی ممانعت کے بارے میں | ۸۰۳: نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی | |
| ۶۴۸ | ۸۳۵: پھل پکے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں | ۸۰۴: کوٹری کی طلاق دو طلاقیں ہیں | |
| ۶۴۹ | ۸۳۶: حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت کے بیان میں | ۸۰۵: کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے | |
| ۶۵۰ | ۸۳۷: دھوکے کی بیع حرام ہے | ۸۰۶: ایسی اور نہ تو میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے | |
| ۶۵۱ | ۸۳۸: ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے | ۸۰۷: خلع کے بارے میں | |
| ۶۵۲ | ۸۳۹: جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے | ۸۰۸: خلع بینہ والی عورتوں کے بارے میں | |
| ۶۵۳ | ۸۴۰: حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں | ۸۰۹: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں | |
| ۶۵۴ | ۸۴۱: جائزہ کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں | ۸۱۰: اس شخص کے بارے میں جس کو باپ کہے کہ پتی بیوی کو طلاق دے دو | |
| ۶۵۵ | ۸۴۲: دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا | ۸۱۱: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے | |
| ۶۵۶ | ۸۴۳: گیسوں کے بدلے گیسوں بیچنے کا جواز در کی بیشی کا عدم جواز | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۶۷۳ | ۸۷۷: اپنے بھائی کی بیچ پر بیچ کرنا منع ہے | ۶۵۱ | ۸۳۳: بیچ صرف کے بارے میں |
| ۶۷۴ | ۸۷۸: شراب بیچنے کی ممانعت کے بارے میں | ۶۵۳ | ۸۳۵: بیوند کاری کے بعد کھجور اور ناند ار غلام کی بیچ کے بارے میں |
| ۶۷۵ | ۸۷۹: جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنے کے متعلق | ۶۵۴ | ۸۳۶: بالغ اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے |
| ۶۷۶ | ۸۸۰: جانوروں کی کھال اور ہتوں کو فروخت کرنا | ۶۵۵ | ۸۳۷: باب |
| ۶۷۷ | ۸۸۱: کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا ممنوع ہے | ۶۵۶ | ۸۳۸: جو آدمی بیچ میں دھوکہ کھا جائے |
| ۶۷۸ | ۸۸۲: بیچ عرایا اور اس کی اجازت کے متعلق | ۶۵۷ | ۸۳۹: دودھ رکے ہوئے جانور کی بیچ کے بارے میں |
| ۶۷۹ | ۸۸۳: دلائی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے | ۶۵۸ | ۸۵۰: جانور بیچنے وقت سواری کی شرط لگانا |
| ۶۸۰ | ۸۸۴: تولتے وقت جھکاؤ رکھنا | ۶۵۹ | ۸۵۱: رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا |
| ۶۸۱ | ۸۸۵: تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے اور نرمی کرنا | ۶۶۰ | ۸۵۲: ایسا بار خریدنا جس میں سونے اور پیرے ہوں |
| ۶۸۲ | ۸۸۶: مال دار کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے | ۶۶۱ | ۸۵۳: غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے دلاء کی شرط کی ممانعت |
| ۶۸۳ | ۸۸۷: بیچ منہ ذہ اور طامسہ کے بارے میں | ۶۶۲ | ۸۵۴: باب |
| ۶۸۴ | ۸۸۸: ظلم اور کھجور میں بیچ سلم کے بارے میں | ۶۶۳ | ۸۵۵: مکاتب کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہو تو کیا حکم ہے |
| ۶۸۵ | ۸۸۹: مشترکہ زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم | ۶۶۴ | ۸۵۶: کوئی شخص مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے |
| ۶۸۶ | ۸۹۰: بیچ مخارہ اور محامدہ کے بارے میں | ۶۶۵ | ۸۵۷: مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے ندے |
| ۶۸۷ | ۸۹۱: باب | ۶۶۶ | ۸۵۸: باب |
| ۶۸۸ | ۸۹۲: بیچ میں دھوکہ دینا حرام ہے | ۶۶۷ | ۸۵۹: مستعار چیز کا وہ جس کو فروخت کرنا ضروری ہے |
| ۶۸۹ | ۸۹۳: اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا | ۶۶۸ | ۸۶۰: غلطی کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں |
| ۶۹۰ | ۸۹۴: باب | ۶۶۹ | ۸۶۱: دودھ رکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا |
| ۶۹۱ | ۸۹۵: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت کے بارے میں | ۶۷۰ | ۸۶۲: جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا |
| ۶۹۲ | ۸۹۶: قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث | ۶۷۱ | ۸۶۳: اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے |
| ۶۹۳ | ۸۹۷: قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی | ۶۷۲ | ۸۶۴: ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا |
| ۶۹۴ | ۸۹۸: قاضی کیسے فیصلے کرے | ۶۷۳ | ۸۶۵: ترکہ مادہ پر چھوڑنے کی اجرت |
| ۶۹۵ | ۸۹۹: عادل امام کے بارے میں | ۶۷۴ | ۸۶۶: کتے کی قیمت کے بارے میں |
| ۶۹۶ | ۹۰۰: قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک فریقین کے بیانات نہ سن لے | ۶۷۵ | ۸۶۷: بچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں |
| ۶۹۷ | ۹۰۱: رعایا کی خبر گیری کے بارے میں | ۶۷۶ | ۸۶۸: باب بچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز میں |
| ۶۹۸ | ۹۰۲: قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے | ۶۷۷ | ۸۶۹: کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے |
| ۶۹۹ | ۹۰۳: امر او کو حق دینا | ۶۷۸ | ۸۷۰: باب |
| ۷۰۰ | ۹۰۴: مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق | ۶۷۹ | ۸۷۱: گائے والی لونڈیوں کی فروخت حرام ہے |
| ۷۰۱ | ۹۰۵: تنہ اور دعوت قبول کرنا | ۶۸۰ | ۸۷۲: مال اور اس کے بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے |
| ۷۰۲ | ۹۰۶: اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا | ۶۸۱ | ۸۷۳: غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا |
| | | ۶۸۲ | ۸۷۴: راہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت کے بارے میں |
| | | ۶۸۳ | ۸۷۵: خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت کے بارے میں |
| | | ۶۸۴ | ۸۷۶: غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| ۷۱۴ | ۹۳۷: باب | ۶۹۱ | چہ نہیں |
| | ابواب دیت | ۶۹۲ | ۹۰۷: مدی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے |
| ۷۱۶ | ۹۳۸: دیت میں کتنے اونٹ دئے جائیں | ۶۹۳ | ۹۰۸: ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا |
| ۷۱۷ | ۹۳۹: دیت کتنے درہم سے ادا کی جائے | ۶۹۴ | ۹۰۹: مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ ادا کرنا |
| | ۹۴۰: ایسے زخم کی دیت کے بارے میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے | ۶۹۵ | ۹۱۰: عمر بھر کے لئے کوئی چیز مہر کرنا |
| ۷۱۸ | ۹۴۱: انگلیوں کی دیت کے بارے میں | ۶۹۶ | ۹۱۱: رقبہ کی دیت کے بارے میں |
| | ۹۴۲: (دیت) معاف کر دینا | ۶۹۷ | ۹۱۲: لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث |
| ۷۱۹ | ۹۴۳: جس کا سر پتھر سے چل دیا گیا ہو | | ۹۱۳: ہڈی کی دیوار پر لکڑی رکھنا |
| ۷۲۰ | ۹۴۴: مومن کے قتل پر عذاب کی شدت کے بارے میں | | ۹۱۴: قسم دینے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے |
| | ۹۴۵: خون کے فیصلے کے متعلق | ۶۹۸ | ۹۱۵: اختلاف کی صورت میں راستہ کتنے پڑا دینا چاہئے |
| ۷۲۱ | ۹۴۶: کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص سزا جائے یا نہیں | | ۹۱۶: والدین کی جدائی کے وقت بیٹے کو اختیار دیا جائے |
| | ۹۴۷: مسلمان کا قتل جن باتوں کے علاوہ چہ نہیں | ۶۹۹ | ۹۱۷: باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے |
| ۷۲۳ | ۹۴۸: معاہدہ قتل کرنے کی ممانعت کے بارے میں | | ۹۱۸: کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے؟ |
| | ۹۴۹: بلا عنوان | ۷۰۰ | ۹۱۹: مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں |
| | ۹۵۰: مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے | ۷۰۱ | ۹۲۰: جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے |
| | ورنہ معاف کر دے | | ۹۲۱: دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے |
| ۷۲۴ | ۹۵۱: شلہ کی ممانعت کے بارے میں | | ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو |
| ۷۲۵ | ۹۵۲: (جنین) حمل ضائع کر دینے کی دیت کے بارے میں | | ۹۲۲: جو شخص موت کے وقت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد |
| | ۹۵۳: مسلمان کا فر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے | ۷۰۲ | کر دے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو |
| ۷۲۷ | ۹۵۴: اس شخص کے بارے میں جو اپنے غلام کو قتل کر دے | ۷۰۳ | ۹۲۳: اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آ جائے |
| | ۹۵۵: بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا | ۷۰۴ | ۹۲۴: کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا |
| | ۹۵۶: قصاص کے بارے میں | ۷۰۵ | ۹۲۵: اولاد کو پہرہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا |
| ۷۲۸ | ۹۵۷: تہمت میں قید کرنا | | ۹۲۶: شفعہ کے بارے میں |
| ۷۲۹ | ۹۵۸: اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے | | ۹۲۷: غائب کے لئے شفعہ کے بارے میں |
| | ۹۵۹: قسمت کے بارے میں | | ۹۲۸: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو |
| ۷۳۱ | ابواب حدود | ۷۰۶ | حق شفعہ نہیں |
| | ۹۶۰: جن پر حدود جب نہیں | ۷۰۷ | ۹۲۹: ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے |
| | حدود کو ساقط کرنا | ۷۰۸ | ۹۳۰: گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں |
| ۷۳۲ | ۹۶۲: مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کے بارے میں | ۷۱۰ | ۹۳۱: وقف کے بارے میں |
| ۷۳۳ | ۹۶۳: حدود میں تلقین سے متعلق | ۷۱۱ | ۹۳۲: اگر حیوان کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں |
| | ۹۶۴: معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے | ۷۱۲ | ۹۳۳: عجز زمین کو باہر کرنا |
| ۷۳۵ | ۹۶۵: حدود میں سفارش کی ممانعت کے بارے میں | ۷۱۳ | ۹۳۴: جاگیر دینا |
| | ۹۶۶: رجم کی تحقیق کے بارے میں | | ۹۳۵: درخت لگانے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۷۳۶ | ۹۶۷: رجم صرف شادی شدہ پر ہے | ۷۱۴ | ۹۳۶: باپ کھیتی باڑی کرنا |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| ۷۶۰ | ۱۰۰۰ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے | ۷۳۸ | ۹۶۸ اسی سے متعلق |
| ۷۶۱ | ۱۰۰۱ حق اور سہ میں ذبح کرنا چاہیے | ۷۳۹ | ۹۶۹ اہل کتاب کو سنگسار کرنا |
| | ۱۰۰۲ چھپکلی کو مارنا | | ۹۷۰ زانی کی جاوٹنی کے بارے میں |
| | ۱۰۰۳ سانپ کو مارنا | ۷۴۰ | ۹۷۱ حدود جن پر جاری کی جائیں ان کیلئے گن ہوں کا کفارہ ہوتی ہیں |
| ۷۶۳ | ۱۰۰۴ کتوں کو ہلاک کرنا | ۷۴۱ | ۹۷۲ لوٹ پلوٹ پر حدود قائم کرنا |
| | ۱۰۰۵ کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں | ۷۴۲ | ۹۷۳ نشو وائل کی حد کے بارے میں |
| ۷۶۴ | ۱۰۰۶ بانس وغیرہ سے ذبح کرنا | | ۹۷۴ شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے |
| ۷۶۵ | ۱۰۰۷ اس بارے میں جب اونٹ بھگ جائے | ۷۴۳ | ۹۷۵ کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے |
| ۷۶۶ | ابواب قربانی | ۷۴۵ | ۹۷۶ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا |
| | ۱۰۰۸ قربانی کی فضیلت کے بارے میں | | ۹۷۷ خائن چلنے اور ڈاکو کے بارے میں |
| | ۱۰۰۹ دو مہینہ صوم کی قربانی کے بارے میں | ۷۴۸ | ۹۷۸ پھلوں اور سمجھور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا |
| ۷۶۷ | ۱۰۰۰ قربانی جس جانور کی مستحب ہے | ۷۴۹ | ۹۷۹ جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے |
| | ۱۰۰۱ اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی درست نہیں | | ۹۸۰ جو شخص اپنی بیوی کی لٹائی سے زنا کرے |
| ۷۶۸ | ۱۰۱۲ اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی مکروہ ہے | ۷۴۷ | ۹۸۱ اس عورت کے بارے میں جس کے ساتھ زبردستی زنا باجبر کیا جائے |
| | ۱۰۰۳ چھ ماہ کی بھینز کی قربانی کے بارے میں | ۷۴۸ | ۹۸۲ جو شخص جانور سے بدکاری کرے |
| ۷۶۹ | ۱۰۱۴ قربانی میں شریک ہونا | ۷۴۹ | ۹۸۳ روطہ کی سزا کے بارے میں |
| ۷۷۰ | ۱۰۱۵ ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے | ۷۵۰ | ۹۸۴ مرتد کی سزا کے بارے میں |
| ۷۷۱ | ۱۰۱۶ باب | | ۹۸۵ جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے |
| | ۱۰۱۷ نماز عید کے بعد قربانی کرنا | ۷۵۱ | ۹۸۶ چادری کی سزا کے بارے میں |
| ۷۷۲ | ۱۰۱۸ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے | | ۹۸۷ جو شخص قیمت کا مال چرائے اس کی سزا کے متعلق |
| | ۱۰۱۹ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے | ۷۵۲ | ۹۸۸ جو شخص کسی کو بھڑا کہہ کر پکارے اس کی سزا کے متعلق |
| ۷۷۳ | ۲۰۰ فرع اور عتیرہ کے بارے میں | | ۹۸۹ باب تعزیر کے بارے میں |
| ۷۷۴ | ۱۰۲۱ حقیقہ کے بارے میں | ۷۵۳ | شکار کے متعلق باب |
| ۷۷۵ | ۲۰۲ بچے کے کان میں اذان دینا | | ۹۹۰ کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا کھانا ناجائز ہے |
| ۷۷۶ | ۱۰۲۳ باب ۱۰۲۸ تا ۱۰۲۹ | ۷۵۵ | ۹۹۱ جھوسی کے کتے سے شکار کرنا |
| ۷۷۸ | نذروں اور قسموں کے متعلق | | ۹۹۲ ہڈی کے شکار کے بارے میں |
| | ۱۰۲۹ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں | ۷۵۶ | ۹۹۳ تیر گئے ہوئے شکار کے غائب ہو جانا |
| ۷۷۹ | ۱۰۳۰ جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں | | ۹۹۴ جو شخص تیر گئے کے بعد شکار کو پانی میں پائے |
| | ۱۰۳۱ نذر غیر مہین کے کفارے کے متعلق | ۷۵۷ | ۹۹۵ معراض سے شکار کا حکم |
| | ۱۰۳۲ اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو توڑنے میں ہی بھڑی ہو تو اس کو توڑ دے | | ۹۹۶ پتھر سے ذبح کرنا |
| ۷۸۰ | ۱۰۳۳ کفارہ قسم توڑنے سے پیسہ دے | ۷۵۸ | ۹۹۷ بندھے ہوئے جانور پر تیر چا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے |
| ۷۸۱ | ۱۰۳۴ قسم میں (استثناء) اللہ واللہ کہنا | ۷۵۹ | ۹۹۸ (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے متعلق |
| ۷۸۲ | ۱۰۳۵ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے | | ۹۹۹ ذی ناب اور ذی خلب کی حرمت کے بارے میں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۸۰۰ | ۱۰۶۵: عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے | ۷۸۲ | باب ۱۰۳۶ |
| ۸۰۱ | ۱۰۶۶: مال غنیمت میں خیانت کے بارے میں | ۷۸۳ | ۱۰۳۷: جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کی باوجود چلنے کی قسم کھائے |
| ۸۰۲ | ۱۰۶۸: عورتوں کی جنگ میں شرکت کے بارے میں | ۷۸۴ | ۱۰۳۸: نذر کی کراہت کے بارے میں |
| ۸۰۳ | ۱۰۶۹: مشرکین کے خلاف قتل کرنا | ۷۸۵ | ۱۰۳۹: نذر کو پورا کرنا |
| ۸۰۴ | ۱۰۷۰: مسجد و منار کے بارے میں | ۷۸۶ | ۱۰۴۰: نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے |
| ۸۰۵ | ۱۰۷۱: عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا | ۷۸۷ | ۱۰۴۱: غلام آزاد کرنے کے ثواب کے بارے میں |
| ۸۰۶ | ۱۰۷۲: عہد شکنی کے بارے میں | ۷۸۸ | ۱۰۴۲: جو شخص اپنے غلام کو کھانا بچھ مارے |
| ۸۰۷ | ۱۰۷۳: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا | ۷۸۹ | ۱۰۴۳: باب |
| ۸۰۸ | ۱۰۷۴: کسی کے حکم پر پورا اترنا | ۷۹۰ | ۱۰۴۴: باب |
| ۸۰۹ | ۱۰۷۵: حلف (یعنی قسم) کے بارے میں | ۷۹۱ | ۱۰۴۵: میت کی طرف سے نذر پوری کرنا |
| ۸۱۰ | ۱۰۷۶: مجوسیوں سے جزیہ لینا | ۷۹۲ | ۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۱۱ | ۱۰۷۷: ذمیوں کے بارے میں سے کیا حلال ہے | ۷۹۳ | ابواب جہاد |
| ۸۱۲ | ۱۰۷۸: ہجرت کے بارے میں | ۷۹۴ | ۱۰۴۷: باب خزانے سے پہلے، مسامحہ کی دعوت دینا |
| ۸۱۳ | ۱۰۷۹: بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں | ۷۹۵ | ۱۰۴۸: باب |
| ۸۱۴ | ۱۰۸۰: بیعت توڑنا | ۷۹۶ | ۱۰۴۹: شب خون مارنے اور حملہ کرنا |
| ۸۱۵ | ۱۰۸۱: غلام کی بیعت کے بارے میں | ۷۹۷ | ۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا |
| ۸۱۶ | ۱۰۸۲: عورتوں کی بیعت کے بارے میں | ۷۹۸ | ۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں |
| ۸۱۷ | ۱۰۸۳: اصحاب بدر کی تعداد کے بارے میں | ۷۹۹ | ۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے کے بارے میں |
| ۸۱۸ | ۱۰۸۴: غنم (پانچویں حصے) کے بارے میں | ۸۰۰ | ۱۰۵۳: لشکر کے متعلق |
| ۸۱۹ | ۱۰۸۵: تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے | ۸۰۱ | ۱۰۵۴: مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے |
| ۸۲۰ | ۱۰۸۶: اہل کتاب کو سلام کرنے کے بارے میں | ۸۰۲ | ۱۰۵۵: کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا |
| ۸۲۱ | ۱۰۸۷: مشرکین میں رہنے کی کراہت کے بیان میں | ۸۰۳ | ۱۰۵۶: ذمی، مکر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں |
| ۸۲۲ | ۱۰۸۸: یہود و نصاریٰ کو جزیہ عرب سے نکال دینا | ۸۰۴ | ۱۰۵۷: شریک ہوں تو کیا انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے |
| ۸۲۳ | ۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ کے ترکہ کے بارے میں | ۸۰۵ | ۱۰۵۸: باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا |
| ۸۲۴ | ۱۰۹۰: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کراہت کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا | ۸۰۶ | ۱۰۵۹: باب نفل کے متعلق |
| ۸۲۵ | ۱۰۹۱: قتل کے مستحب اوقات کے بارے میں | ۸۰۷ | ۱۰۶۰: جو شخص کسی کا فر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے |
| ۸۲۶ | ۱۰۹۲: طیرہ کے بارے میں | ۸۰۸ | ۱۰۶۱: تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے |
| ۸۲۷ | ۱۰۹۳: جنگ کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی وصیت | ۸۰۹ | ۱۰۶۲: قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت کے بارے میں |
| ۸۲۸ | ابواب فضائل جہاد | ۸۱۰ | ۱۰۶۳: مشرکین کے کھانے کے حکم کے بارے میں |
| ۸۲۹ | ۱۰۹۴: جہاد کی فضیلت کے بارے میں | ۸۱۱ | ۱۰۶۴: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے |
| ۸۳۰ | ۱۰۹۵: مجاہد کی موت کی فضیلت کے بارے میں | ۸۱۲ | ۱۰۶۵: قیدیوں کو قتل کرنے اور ذریعہ لینے کے بارے میں |
| ۸۳۱ | ۱۰۹۶: جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۸۲۰ | ۱۱۲۹ شعر کے بارے میں | ۸۲۰ | ۹۷ جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۱ | ۱۱۳۰ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے بارے میں | ۱۰۹۸ | ۱۰۹۸ جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۱ | ۱۱۳۱ جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا | ۱۰۹۹ | ۱۰۹۹ غازی کو سامان جنگ دینا |
| ۸۲۲ | ۱۱۳۲ گھبرہٹ کے وقت باہر نکلنا | ۱۱۰۰ | ۱۱۰۰ اس کی فضیلت کے بارے میں جس |
| ۸۲۲ | ۱۱۳۳ لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا | ۱۱۰۱ | ۱۱۰۱ قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں |
| ۸۲۳ | ۱۱۳۴ تلوار اور اس کی زینت کے بارے میں | ۱۱۰۲ | ۱۱۰۲ جہاد کے غبار کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۳ | ۱۱۳۵ نزہ کے بارے میں | ۱۱۰۳ | ۱۱۰۳ جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے |
| ۸۲۴ | ۱۱۳۶ خود پہننا | ۱۱۰۴ | ۱۱۰۴ جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۴ | ۱۱۳۷ گھوڑوں کی فضیلت کے بارے میں | ۱۱۰۵ | ۱۱۰۵ اللہ کے راستے میں تیر اندازی کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۵ | ۱۱۳۸ پسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں | ۱۱۰۶ | ۱۱۰۶ جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۵ | ۱۱۳۹ ناپسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں | ۱۱۰۷ | ۱۱۰۷ شہید کے ثوب کے بارے میں |
| ۸۲۶ | ۱۱۴۰ گھڑ دوڑ کے بارے میں | ۱۱۰۸ | ۱۱۰۸ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۶ | ۱۱۴۱ گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت کے بارے میں | ۱۱۰۹ | ۱۱۰۹ سمندر کے رستے جہد کرنا |
| ۸۲۷ | ۱۱۴۲ فقر و سائین سے دعائے خیر کرنا | ۱۱۱۰ | ۱۱۱۰ اس کے بارے میں جو ریاکاری یا دنیہ کیلئے جہاد کرے |
| ۸۲۷ | ۱۱۴۳ گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کے بارے میں | ۱۱۱۱ | ۱۱۱۱ جہاد میں صبح و شام صے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۷ | ۱۱۴۴ جنگ کا امیر مقرر کرنا | ۱۱۱۲ | ۱۱۱۲ بہترین لوگ کون ہیں |
| ۸۲۸ | ۱۱۴۵ اہم کے بارے میں | ۱۱۱۳ | ۱۱۱۳ شہادت کی دعا، نکلنا |
| ۸۲۸ | ۱۱۴۶ م کی احاطت کے بارے میں | ۱۱۱۴ | ۱۱۱۴ مجاہد کا جب ویر کالج کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت |
| ۸۲۹ | ۱۱۴۷ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت جائز نہیں | ۱۱۱۵ | ۱۱۱۵ جہاد میں دشمنی ہونے کی فضیلت کے بارے میں |
| ۸۲۹ | ۱۱۴۸ جو بھروسہ کوڑا آنے اور چہرہ داغنا | ۱۱۱۶ | ۱۱۱۶ کون سا عمل افضل ہے |
| ۸۳۰ | ۱۱۴۹ بویخ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا | ۱۱۱۷ | ۱۱۱۷ اس کے بارے میں کہ کون سا آدمی افضل ہے |
| ۸۳۰ | ۱۱۵۰ شہید کے قرض کے بارے میں | ۱۱۱۸ | ۱۱۱۸ باب |
| ۸۳۱ | ۱۱۵۱ شہداء کی تدفین کے بارے میں | ۱۱۱۹ | ۱۱۱۹ جہاد کے باب |
| ۸۳۲ | ۱۱۵۲ مشورے کے بارے میں | ۱۱۲۰ | ۱۱۲۰ اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت کے متعلق |
| ۸۳۲ | ۱۱۵۳ کافر قیدی کی مالش فدیہ لے کر نہ دی جائے | ۱۲۱ | ۱۲۰ اس کے بارے میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے |
| ۸۳۲ | ۱۱۵۴ جہاد سے فرار کے بارے میں | ۱۲۲ | ۱۲۱ ایک شخص کو بطور شکر بھیجنا |
| ۸۳۳ | ۱۱۵۵ سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا | ۱۲۳ | ۱۲۲ کیلئے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں |
| ۸۳۳ | ۱۱۵۶ ماس فنی کے بارے میں | ۱۲۴ | ۱۲۳ جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت کے بارے میں |
| ۸۳۴ | ۱۱۵۷ ابواب لباس | ۱۲۵ | ۱۲۴ غزوات نبوی کی تعداد کے بارے میں |
| ۸۳۴ | ۱۱۵۸ مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے | ۱۲۶ | ۱۲۵ جنگ میں صلف بندی اور ترتیب کے بارے میں |
| ۸۳۵ | ۱۱۵۹ ریشم پہنے لڑائی میں پہننے کے بیان میں | ۱۲۷ | ۱۲۶ لڑائی کے وقت دعا کرنا |
| ۸۳۵ | ۱۱۶۰ مردوں کے لئے سرخ پٹا پہننے کی اجازت کے بارے میں | ۱۲۸ | ۱۲۷ لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بارے میں |
| | ۱۱۶۱ مردوں کیلئے کسم سے رنگے ہوئے پٹے پہننا مکروہ ہے | | ۱۲۸ بڑے جھنڈوں کے بارے میں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۸۷۶ | باب ۱۹۸ | ۸۵۶ | پستین پہننے کے بارے میں |
| ۸۷۷ | ابواب طعام | ۸۵۷ | دہانت کے بعد مردار جانور کی کھل کے بارے میں |
| | نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ رکھاتے تھے | ۸۵۸ | کپڑے انھوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں |
| | شرکوش کھانا | ۸۵۹ | عورتوں کے دامن کی لمبائی کے بارے میں |
| ۸۷۸ | گوہ کھانے کے بارے میں | ۸۶۰ | اون کا ہاس پہننے |
| | باب بیٹھ کھانا | ۸۶۱ | سیاہ عمامہ کے بارے میں |
| ۸۷۹ | گھوڑوں کا گوشت کھانا | ۸۶۲ | سونے کی انگلی پہننا منع ہے |
| | پانچ گدھوں کے گوشت کے متعلق | ۸۶۳ | چاندی کی انگلی کے بارے میں |
| ۸۸۰ | کھانے کے برتنوں میں کھانا کھانا | ۸۶۴ | چاندی کے ٹکینا |
| ۸۸۱ | گرچہ ہاتھی میں گر کر مر جائے تو اس کا حکم | ۸۶۵ | دائیں ہاتھ میں انگلی پہننے کے بارے میں |
| ۸۸۲ | بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت کے بارے میں | ۸۶۶ | انگلی پر کچھ نقش کرنا |
| | انگلیاں چٹنی | ۸۶۷ | تصویر کے بارے میں |
| | گرچہ نئے دالے تھے کے بارے میں | ۸۶۸ | تصویر بنانے والوں کے بارے میں |
| ۸۸۳ | بھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت کے متعلق | ۸۶۹ | خشب کے بارے میں |
| | ہسن در پہننے کی کراہت کے بارے میں | ۸۷۰ | لبے بال رکھنا |
| ۸۸۴ | پکا ہوا ہسن کھانے کی جازت کے متعلق | ۸۷۱ | روزہ نہ رکھنے کرنے کی ممانعت کے بارے میں |
| | سوئے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ آگ بجھ کر سونے | ۸۷۲ | سر نہ لگانا |
| ۸۸۵ | کے متعلق | ۸۷۳ | صماء اور ایک کپڑے میں احتیاء کی ممانعت کے بارے میں |
| ۸۸۶ | دودھ بھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت کے بارے میں | ۸۷۴ | مصنوعی بال جوڑنا |
| | بھجور کی فضیلت کے بارے میں | ۸۷۵ | ریشمی زین پوشی کی ممانعت کے متعلق |
| | کھانا کھانے کے بعد بتدعی کا شکر ادا کرنا | ۸۷۶ | نبی اکرم ﷺ کے ہسٹہارک کے بارے میں |
| | کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانا | ۸۷۷ | قیص کے بارے میں |
| ۸۸۷ | مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے | ۸۷۸ | نیا کپڑا پہننے وقت کیا کہے |
| | ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کیسے کافی ہوتا ہے | ۸۷۹ | جہہ پہننے |
| ۸۸۹ | نڈی کھانا | ۸۸۰ | دانتوں پر سونا چڑھانا |
| | جہانہ کے دودھ و گوشت کا حکم | ۸۸۱ | درندوں کی کھل استعمال کرنا |
| ۸۹۰ | مرغی کھانا | ۸۸۲ | نبی اکرم ﷺ کے عین مبارک کے بارے میں |
| | سرخاب کا گوشت کھانا | ۸۸۳ | ایک جوتا پہن کر چن کر دھو ہے |
| ۸۹۱ | بھنا ہوا گوشت کھانا | ۸۸۴ | ایک جوتا پہن کر چلنے کی جازت کے متعلق |
| | تکیہ گا کر کھانے کی کراہت کے متعلق | ۸۸۵ | پہلے کس پاؤں میں جوتا پہننے |
| | نبی اکرم ﷺ کا شخصی چیز و شہد کو پہنہ کرنا | ۸۸۶ | کپڑوں میں بیوند لگانا |
| | شور بازیاں کرنا | ۸۸۷ | باب ۱۹۳ تا ۱۹۵ |
| | تربیدی فضیلت کے بارے میں | ۸۸۸ | وے اور پیتل کی گھنٹی کے بارے میں |
| ۸۹۲ | گوشت نوح کر کھانا | ۸۸۹ | ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کے متعلق |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۹۱۱ | ۱۲۶۰: برتن میں سانس لینا مکروہ ہے ۱۲۶۱: منکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے ۱۲۶۲: اس کی اجازت کے بارے میں ۱۲۶۳: واسنہ ہاتھ والے پیسے پینے کے زیادہ مستحق ہیں ۱۲۶۴: پلانے والا آخر میں ہے ۱۲۶۵: مشروبات میں سے کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا ۱۲۶۶: نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب ۱۲۶۷: ہاں ہاں سے حسن سلوک کے متعلق ۱۲۶۸: بلا عنوان | ۸۹۳ | ۱۲۳۶: چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت کے متعلق ۱۲۳۷: نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا ۱۲۳۸: سرک کے بارے میں ۱۲۳۹: تربوز کو زنجبور کے ساتھ کھانا ۱۲۴۰: گلوزی کو جھور کے ساتھ ملا کر کھانا ۱۲۴۱: اونٹوں کا پیہ شاپ پینا ۱۲۴۲: کھانا کھانے سے پیسے اور بعد وضو کرنا ۱۲۴۳: کھانے سے پیسے وضو نہ کرنا ۱۲۴۴: کدو کھانا ۱۲۴۵: زیتون کا تیل کھانا ۱۲۴۶: باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا ۱۲۴۷: کھانا کھانے کی فضیلت کے بارے میں ۱۲۴۸: رات کے کھانے کی فضیلت کے متعلق ۱۲۴۹: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا ۱۲۵۰: چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے ۱۲۵۱: پیسے کی اشیاء کے ابواب ۱۲۵۲: شرب پینے والے کے بارے میں ۱۲۵۳: ہر نشہ آور چیز حرام ہے ۱۲۵۴: جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا قہور اس استعمال بھی حرام ہے ۱۲۵۵: منکوں میں غیبہ بنانا ۱۲۵۶: کدو کے خول، ہبز روغنی کھڑے اور گلوزی (جھور کی) کے برتن میں نیبہ بنانے کی ممانعت کے متعلق ۱۲۵۷: برتنوں میں نیبہ بنانے کی اجازت کے بارے میں ۱۲۵۸: منک میں غیبہ بنانا ۱۲۵۹: ان دانوں کے بارے میں جن سے شراب بنتی ہے ۱۲۶۰: ہنگی پکی جھوروں کو ملا کر نیبہ بنانا ۱۲۶۱: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کے متعلق ۱۲۶۲: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں ۱۲۶۳: کھڑے ہو کر پینے کی اجازت کے بارے میں ۱۲۶۴: برتن میں سانس لینا ۱۲۶۵: دو بار سانس لے کر پانی پینے کے بارے میں متعلق ۱۲۶۶: پینے کی چیز میں چوبیس مارنا منع ہے |
| ۹۱۲ | ۱۲۶۸: والدین کی رضامندی کی فضیلت کے متعلق ۱۲۶۹: والدین کی نافرمانی کے متعلق ۱۲۷۰: والد کے دوست کی عزت کرنا ۱۲۷۱: خالہ کے ساتھ نیکی کرنا ۱۲۷۲: والدین کی دعا کے بارے میں ۱۲۷۳: والدین کے حق کے بارے میں ۱۲۷۴: قطع رحمی کے بارے میں ۱۲۷۵: صلہ رحمی کے بارے میں ۱۲۷۶: اولاد کی محبت کے بارے میں ۱۲۷۷: اور در شفقت کرنا ۱۲۷۸: لڑکیوں پر خرچ کرنا ۱۲۷۹: یتیم پر رحم کرنا اور اس کی کفالت کرنا ۱۲۸۰: بچوں پر رحم کرنا ۱۲۸۱: لوگوں پر رحم کرنا ۱۲۸۲: نصیحت کے بارے میں ۱۲۸۳: مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے متعلق ۱۲۸۴: مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں ۱۲۸۵: مسلمان سے مصیبت دور کرنا ۱۲۸۶: ترک مذاقات کی ممانعت کے متعلق ۱۲۸۷: مسلمان بھائی کی غم خواری کے متعلق ۱۲۸۸: غیبت کے بارے میں ۱۲۸۹: حسد کے بارے میں ۱۲۹۰: آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں ۱۲۹۱: آپس میں صلح کرنا | ۸۹۴ | ۱۲۹۲: کھانا کھانے کے ساتھ کھانا کھانا ۱۲۹۳: کھانا کھانے کی فضیلت کے بارے میں ۱۲۹۴: رات کے کھانے کی فضیلت کے متعلق ۱۲۹۵: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا ۱۲۹۶: چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے ۱۲۹۷: پیسے کی اشیاء کے ابواب ۱۲۹۸: شرب پینے والے کے بارے میں ۱۲۹۹: ہر نشہ آور چیز حرام ہے ۱۳۰۰: جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا قہور اس استعمال بھی حرام ہے ۱۳۰۱: منکوں میں غیبہ بنانا ۱۳۰۲: کدو کے خول، ہبز روغنی کھڑے اور گلوزی (جھور کی) کے برتن میں نیبہ بنانے کی ممانعت کے متعلق ۱۳۰۳: برتنوں میں نیبہ بنانے کی اجازت کے بارے میں ۱۳۰۴: منک میں غیبہ بنانا ۱۳۰۵: ان دانوں کے بارے میں جن سے شراب بنتی ہے ۱۳۰۶: ہنگی پکی جھوروں کو ملا کر نیبہ بنانا ۱۳۰۷: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کے متعلق ۱۳۰۸: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں ۱۳۰۹: کھڑے ہو کر پینے کی اجازت کے بارے میں ۱۳۱۰: برتن میں سانس لینا ۱۳۱۱: دو بار سانس لے کر پانی پینے کے بارے میں متعلق ۱۳۱۲: پینے کی چیز میں چوبیس مارنا منع ہے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| ۹۴۹ | ۱۳۲۶: ایچھے اخلاق کے بارے میں | ۹۴۹ | ۱۲۹۲: خیانت اور دھوکہ کے متعلق |
| | ۱۳۲۷: احسان اور معاف کرنا | ۹۴۹ | ۱۲۹۳: پردہ کی کے حقوق کے بارے میں |
| ۹۵۰ | ۱۳۲۸: بھی بیوس سے مدد قات کے متعلق | ۹۳۰ | ۱۲۹۴: خادم سے اچھے سلوک کرنا |
| | ۱۳۲۹: حیاء کے بارے میں | ۹۳۱ | ۱۲۹۵: خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت کے بارے میں |
| ۹۵۱ | ۱۳۳۰: آہستگی اور عجلت کے بارے میں | | ۱۲۹۶: خادم کو ادب سکھانا |
| | ۱۳۳۱: نرمی کے بارے میں | ۹۳۲ | ۱۲۹۷: خادم کو معاف کر دینا |
| ۹۵۲ | ۱۳۳۲: مظلوم کی دعا کے بارے میں | | ۱۲۹۸: اولاد کو ادب سکھانا |
| | ۱۳۳۳: خلاق نبوی ﷺ کے بارے میں | ۹۳۳ | ۱۲۹۹: ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا |
| ۹۵۳ | ۱۳۳۴: حسن و فہ کے بارے میں | | ۱۳۰۰: محسن کا شکریہ ادا کرنا |
| ۹۵۴ | ۱۳۳۵: بلند اخلاق کے بارے میں | ۹۳۴ | ۱۳۰۱: نیک کاموں کے متعلق |
| | ۱۳۳۶: لعن و لعن کے بارے میں | | ۱۳۰۲: عاریت دینا |
| ۹۵۵ | ۱۳۳۷: غصہ کی زیادتی کے بارے میں | ۹۳۵ | ۱۳۰۳: راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا |
| ۹۵۶ | ۱۳۳۸: بدوں کی تعظیم کے بارے میں | | ۱۳۰۴: مجالس امانت کے ساتھ ہیں |
| | ۱۳۳۹: ملاقات ترک کرنے والوں کے متعلق | | ۱۳۰۵: سخوت کے بارے میں |
| | ۱۳۴۰: صبر کے بارے میں | ۹۳۶ | ۱۳۰۶: بخل کے بارے میں |
| ۹۵۷ | ۱۳۴۱: ہریک کے منہ پر اس کی طرف درازی کرنے والے کے متعلق | ۹۳۷ | ۱۳۰۷: اہل و عیال پر خرچ کرنا |
| | ۱۳۴۲: چٹل خوری کرنے والے کے متعلق | | ۱۳۰۸: مہمان نوازی کے بارے میں |
| | ۱۳۴۳: کم گوئی کے بارے میں | ۹۳۸ | ۱۳۰۹: قیصوں اور ہجوؤں کی خبر گیری کے بارے میں |
| | ۱۳۴۴: بعض بیان میں چار دو ہے | ۹۳۹ | ۱۳۱۰: کشادہ پیشانی اور بیش چہرے سے ملنا |
| ۹۵۸ | ۱۳۴۵: تواضع کے بارے میں | | ۱۳۱۱: بچ اور جھوٹ کے بارے میں |
| | ۱۳۴۶: ظلم کے بارے میں | ۹۴۰ | ۱۳۱۲: بے حیائی کے بارے میں |
| ۹۵۹ | ۱۳۴۷: نفعت میں عیب جوئی ترک کرنا | ۹۴۱ | ۱۳۱۳: لعنت بھیجنا |
| | ۱۳۴۸: مؤمن کی تعظیم کے بارے میں | | ۱۳۱۴: نسب کی تعظیم کے بارے میں |
| ۹۶۰ | ۱۳۴۹: تجربے کے بارے میں | ۹۴۲ | ۱۳۱۵: اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا |
| | ۱۳۵۰: جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر غر کرنا | | ۱۳۱۶: گالی دینا |
| | ۱۳۵۱: احسان کے بدلے تعریف کرنا | ۹۴۳ | ۱۳۱۷: اچھی بات کہنا |
| ۹۶۲ | ۱۳۵۲: پرہیز کرنا | | ۱۳۱۸: نیک غلام کی فضیلت کے بارے میں |
| | ۱۳۵۳: دوام و راس کی فضیلت کے متعلق | ۹۴۴ | ۱۳۱۹: لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا |
| ۹۶۳ | ۱۳۵۴: مریض کو کیا کھایا جائے | | ۱۳۲۰: بدگمانی کے بارے میں |
| | ۱۳۵۵: مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے | ۹۴۵ | ۱۳۲۱: مزاج کے بارے میں |
| ۹۶۴ | ۱۳۵۶: کلونجی کے بارے میں | | ۱۳۲۲: جھگڑے کے بارے میں |
| | ۱۳۵۷: دونوں کا پیشاب پینا | ۹۴۶ | ۱۳۲۳: حسن سلوک کے بارے میں |
| ۹۶۵ | ۱۳۵۸: اس کے بارے میں جس نے زہر کھ کر خودکشی کی | ۹۴۷ | ۱۳۲۴: محبت اور بغض میں میاندردی اختیار کرنا |
| | | | ۱۳۲۵: تکبر کے بارے میں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| ۹۸۴ | ۱۳۹ بہنوں کی میراث کے بارے میں | ۹۶۶ | ۱۳۵۹ نشہ آور چیز سے مدح کرنا منع ہے |
| | ۱۳۹۲ عصبہ کی میراث کے بارے میں | ۱۳۶۰ | ۱۳۶۰ ناک میں دوا کی ڈالنا |
| ۹۸۵ | ۱۳۹۳ وادہ کی میراث کے بارے میں | ۹۶۷ | ۱۳۶۱ داغ لگانے کی ممانعت کے متعلق |
| | ۱۳۹۴ وادی، نانی کی میراث کے متعلق | ۱۳۶۲ | ۱۳۶۲ داغ لگانے کی اجازت کے متعلق |
| | ۱۳۹۵ باپ کی موجودگی میں وادی کی میراث کے بارے میں | ۹۶۸ | ۱۳۶۳ بچے لگانا |
| ۹۸۶ | ۱۳۹۶ ماموں کی میراث کے بارے میں | ۹۶۹ | ۱۳۶۴ مہندی سے علاج کرنا |
| | ۱۳۹۷ جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث | ۱۳۶۵ | ۱۳۶۵ تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت کے بارے میں |
| ۹۸۷ | ۱۳۹۸ آزاد کردہ غلام کو میراث دینا | ۱۳۶۶ | ۱۳۶۶ تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت کے بارے میں |
| | ۱۳۹۹ مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں | ۱۳۶۷ | ۱۳۶۷ معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا |
| ۹۸۸ | ۱۴۰۰ قاتل کی میراث باطل ہے | ۱۳۶۸ | ۱۳۶۸ نظر بد سے جھاڑ پھونک کے متعلق |
| ۹۸۹ | ۱۴۰۱ شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا | ۱۳۶۹ | ۱۳۶۹ نظر بگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا |
| | ۱۴۰۲ میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے | ۱۴۷۰ | ۱۴۷۰ تعویذ پر اجرت لینا |
| ۹۹۰ | ۱۴۰۳ اس شخص کے بارے میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو | ۱۴۷۱ | ۱۴۷۱ جھاڑ پھونک اور ادویات کے متعلق |
| ۹۹۱ | ۱۴۰۴ ولاء کا کون وارث ہوگا | ۱۴۷۲ | ۱۴۷۲ کھمبے اور گھوہ (عمدہ کھجور) کے متعلق |
| ۹۹۲ | ۱۴۰۵ تہائی مال کی وصیت کے بارے میں | ۱۴۷۳ | ۱۴۷۳ کامن کی اجرت |
| | ۱۴۰۶ وصیت کی ترغیب کے بارے میں | ۱۴۷۴ | ۱۴۷۴ گلے میں تعویذ لگانا |
| | ۱۴۰۷ رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی | ۱۴۷۵ | ۱۴۷۵ بخار کو پانی سے شفا کرنا |
| ۹۹۳ | ۱۴۰۸ وارث کیلئے وصیت نہیں | ۱۴۷۶ | ۱۴۷۶ بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا |
| ۹۹۴ | ۱۴۰۹ قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے | ۱۴۷۷ | ۱۴۷۷ مسونہ کے علاج کے بارے میں |
| ۹۹۵ | ۱۴۱۰ موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا | ۱۴۷۸ | ۱۴۷۸ باپ |
| ۹۹۶ | ۱۴۱۱ باپ | ۱۴۷۹ | ۱۴۷۹ سنا کے بارے میں |
| ۹۹۷ | ۱۴۱۲ ولاء اور عصبہ کے متعلق ابواب | ۱۴۸۰ | ۱۴۸۰ شہد کے بارے میں |
| | ۱۴۱۳ ولاء کو بچنے اور عصبہ کرنے کی ممانعت کے متعلق | ۱۴۸۱ | ۱۴۸۱ باپ |
| | ۱۴۱۴ باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ | ۱۴۸۲ | ۱۴۸۲ باپ |
| ۹۹۸ | ۱۴۱۵ یا آزاد کرنے والا کہنا | ۱۴۸۳ | ۱۴۸۳ راکھ سے زخم کا علاج کرنا |
| | ۱۴۱۶ باپ کا اور اسے انکار کرنا | ۱۴۸۴ | ۱۴۸۴ باپ |
| ۹۹۹ | ۱۴۱۷ قیافہ شبہی کے بارے میں | | ابواب فرائض |
| | ۱۴۱۸ آنحضرت ﷺ کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا | ۱۳۸۵ | ۱۳۸۵ جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے |
| | ۱۴۱۹ ہدیہ یا عصبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت | ۱۳۸۶ | ۱۳۸۶ فرائض کی تعلیم کے بارے میں |
| ۱۰۰۰ | ۱۴۲۰ کے متعلق | ۱۳۸۷ | ۱۳۸۷ لڑکیوں کی میراث کے بارے میں |
| | | ۱۳۸۸ | ۱۳۸۸ بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بارے میں |
| | | ۱۳۸۹ | ۱۳۸۹ سنے بھائیوں کی میراث کے بارے میں |
| | | ۱۳۹۰ | ۱۳۹۰ بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق |

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

فتح باب

عبدالرشید ارشد

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کو اسلام، صحابہؓ اور مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی آگیا تھا لیکن اس کی صحیح خدمت و اشاعت کا دور حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور امام احمد شہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان کا دور ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مشکوٰۃ شریف (انتخاب کتب احادیث) کی دو شرحیں لکھیں۔ ایک فارسی میں جو اشعۃ اللمعات کے نام سے مشہور ہے اور متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ دوسری ”لمعات التلخیص“ کے نام سے عربی میں، جو لاہور سے شائع ہونا شروع ہوئی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حجاز چاکر حضرت شیخ ابوطاہر مدنیؒ سے حدیث پڑھی اور اجازت لی اور ہمارے برصغیر کے تمام مدارس میں یہی سند معروف و مشہور ہے اور ترمذی شریف کے شروع میں مذکور ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑھانے اور وسیع تر اشاعت اور احادیث کی کتب کی شرح لکھنے کا سہرا امام احمد شہ کے معنوی فرزند ان کا برادر العلوم کے سر پر ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ صدی میں برصغیر پاک و ہند میں حدیث شریف کے متعلق جتنا کام دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم بہار پور اور ان کے فیض یافتگان نے کیا عام اسام میں کسی اور نے نہ کیا ہوگا۔ آسام سے لے کر خیبر تک اور ہمالیہ سے لے کر اس کماری تک شاید کوئی تھانہ، ذیل ایسی ہوگی کہ جس کے دیہات میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم بہار پور اور ڈابھیل کا کوئی فیض یافتہ عالم کام نہ کر رہا ہو۔ گویا مدارس کا یہ سلسلہ برصغیر کے تمام صوبہ جات، اضلاع بلکہ تحصیلوں اور مواضع تک پہنچ گیا۔ رائے پور، تحصیل کدور میں متلیج کے کنوئیں سے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، خیر الاساتذہ حضرت خیر محمد صاحب، حضرت مولانا عبدالجبار ابو ہرئی صدر المصلحین دارالعلوم دیوبند، مجاہد شہید تہمت حضرت مولانا محمد علی چاندھریؒ نے پڑھا اور پھر دارالعلوم دیوبند سے دستار فضیلت لی۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ یہیں ذکر کرتا چلوں کہ اس مدرسہ کے بانی، امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ حضرت حافظ محمد صالحؒ اور مہتمم اول حضرت مولانا فضل احمدؒ، حضرت گنگوہی کے مرید تھے۔ اسی کے ایک طالب علم حضرت مولانا فضل محمدؒ تھے جنہوں نے فقیر والی ”چولستان“ کے صحرا میں قیام پاکستان سے قبل مدرسہ ”قاسم العلوم“ قائم کیا جو آج ملک کے نامور مدارس میں سے ہے۔

میں اپنے اس مضمون میں قارئین کے لئے ترمذی شریف کی نسبت سے پہلے حدیث شریف اور ائمہ ربیعہ کی فقہ خصوصاً فقہ حنفی کا ذکر کروں گا کہ کتاب و سنت کا کوئی حکم فقہ ائمہ ربیعہ سے باہر نہیں ہے۔ لہذا آئندہ مضمون میں پہلے دونوں باتوں پر کچھ عرض کیا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق کچھ اہم باتوں کا ذکر کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

ایک سوال ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حدیث کیوں ضروری ہوئی، تو اس کا مختصر آسان جواب یہ ہے کہ جس نبی و رسول ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید انسانوں کے لئے تاقیامت دنیوی و اخروی زندگی کے لئے باعث نجات ہے اس قرآن مجید میں یہ تو ذکر ہے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو مگر پانچ وقات کی نماز کی رکعات کتنی ہیں، زکوٰۃ کی مقدار اور مختلف چیزوں مثلاً سونے چاندی اور جانوروں میں اس کا کیا انصاب ہے، حج کی کیا تفصیلات ہیں اور کس سے کس دن تک ہے۔ اس کی جزئیات اور مسائل کیا ہیں اس کے لئے اولین شارع اور شارح حضور علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر آگے بڑھئے تو جب قرآن مجید تاقیامت انسانوں کے لئے فوز و فلاح کا پیام ہے تو جس انسان (فداہ بی و امی) پر نازل ہوا اس کی اپنی زندگی کیسی تھی۔ کیا وہ صادق الوعد الامین تھا اور کیا وہ خود قرآن مجید پر عامل تھا اور اس کے

عمل کی صورت اور کیفیت کیا تھی۔ اگر قرآن مجید دنیا کی آخری بچی کتاب ہے تو جس شخص پر یہ نازل ہوئی اس نے اس سچائی کو گے گے کس طرح پہنچایا۔ سچائی ہر دور میں کڑوی ہوتی ہے۔ لوگ سچائی کو پیش کرنے والے کی مخالفت ہی نہیں کرتے بلکہ اس سے جد و جہد کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے جدال وقت کیا گیا تو کیا وہ اس میں ثابت قدم رہے اور اس میں بھی سب سے پہلا سوال کیا کہ اس شخص کی قبل از نزول قرآن عام زندگی کیسی تھی اور لوگ اس کو کیسے دیکھتے تھے اور جب اس نے یہ اعلان کیا کہ مجھ پر کائنات کے خالق و مالک کی آخری کتاب نازل ہوئی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں "قولوا لا اله الا الله فتلحقوا" کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نجات پاؤ گے۔ تو وہی لوگ نبوت سے قبل یہ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کو امین اور راستہ باز سمجھتے ہیں اس حکم کے کہنے پر مخالف ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے سنگے چھپنے لگے۔ ریزے اٹھ کر آپ کی طرف مارے اور کہا آیا ثاؤ نے ہمیں اس لئے اکٹھا کیا تھا، لیکن انہی گمراہ اور مشرک لوگوں میں کچھ سلیم الفطرت لوگ ایسے تھے کہ جو آپ پر فخر ایمان لائے لیکن غیبت پر ہمتی گئی اور آپ کو مکہ معظمہ سے "پیرب" (جس کا نام بعد میں مدینہ منورہ معروف ہوا) ہجرت کرنا پڑی۔ شب و روز گزرتے رہے، کئی ایک لڑائیاں ہوئیں ہاراً خرکے فتح ہو اور پورے جزیرہ اشعرہ پر آپ کی زندگی میں آپ کی حکومت اور اسلام کا نظام عدل قائم ہو گیا اور ہندوں کا لندھوئی سے صحیح تعلق قائم ہو گیا کہ ان کو رضی اللہ عنہم و رضوانہ کی رہائی سن دی۔

نبی کریم ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد چھ ماہ قبل فوت ہو چکے تھے۔ چھ سال بعد وادہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں۔ پھر بظہر دانے سہارا دیا اپنے وقت پر وہ بھی چلے گئے۔ ایسے دُرِ یتیم کی جب پورے عرب میں حکومت قائم ہوئی تو کم و بیش سوا لاکھ افراد مسلمان و مؤمن تھے، جنہیں صحابہ کرام کا ہر دم لگایا جاتا ہے۔ حکومت نئی تھی، دین ظاہر نیا تھا اب اتنے لوگوں کو کتنے مسائل درپیش آئے ہوں گے۔ ان میں اکثر تو آپ کی عملی زندگی کو دیکھ کر صحت ہو جاتے تھے، لیکن کئی مسائل ایسے تھے جس کے متعلق صحابہ کرام آپ سے سوال کرتے تھے یہ سب کچھ قرآن مجید میں تو نہیں اس کے لئے ایک نیا لفظ حدیث ایجاد ہوا۔ آپ کی عملی زندگی جس سے تعمیر سیرت اور اصلاح معاشرہ ہوئی وہ سنت کہلائی۔ سب کو جمع و ترتیب کرنے والے روئی محدث کہلائے اور ان تمام چیزوں کو صحیح طور پر جمع کرنے اور ترتیب دینے کا ایک مقصد یہ بھی تھا یہ کہ جو انسان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور مجھ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے اور یہی نبوت اور کتاب قیامت تک رہے گی۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے یہ ایک اہم ضرورت تھی کہ تاریخ میں ان کی ہر بات محفوظ ہو جائے کہ نبی اور اس کے ماننے والے کون تھے۔ صدق و امانت، استقامت و استقلال اور اپنے قول فعل میں کیسے تھے؟ اگر یہ بات ہوگی تو یہ قرآن پاک کی صداقت اور اس کے منزل من اللہ ہونے کا ثبوت ہوگا ورنہ جو نبی اور اس کے ماننے والے اپنے قول و فعل میں صادق اور امین نہ ہوں ان کی بات کا کیا اعتبار..... سو اس ضرورت کے لئے نہ صرف آپ کے اقوال و افعال کو جمع و ترتیب دیا گیا بلکہ جن لوگوں نے اس کو روایت کیا اور گے پہنچایا ان کے متعلق مستقل ایک علم "اسماء الرجال" وجود میں آیا جو نہ اس سے پہلے تھا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسا عم مدقن کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ صحابہ سے نبی کریم ﷺ سے روایات نقل کرتے ہیں، ان کے صدق و کذب کے احاطہ بھی تاریخ میں محفوظ ہوں اور بغور تجزیہ و محکمہ کیا جائے تو دراصل یہ بھی قرآن پاک اور قرآن پاک کے لئے والے کی حقانیت و رصداقت کے لئے قدرتی انتظام ہوا۔ اس کی تفصیل میں اتنی بڑی بڑی کتب لکھی گئیں ہیں اور سی ایسی نقد و جرح کی گئی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔

حدیث کی ترتیب و تدوین کا کام گو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہو گیا تھا لیکن وہ وسیع پیمانے پر نہ تھا۔ جب سردم اقصائے عالم میں پھیل گیا تو پھر اس بات کی ضرورت محسوس کرنے والوں نے کی اور پوری زندگی اس میں بتا دی آج کا دور رسل و رسائل اور روابط کے اعتبار سے اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے کا دور اس کے مقابلے میں تاریک معلوم ہوتا ہے۔ آج بڑے لوگوں کی تحفلیں، مجلس اور بیانات ٹیپ ریکارڈ کر لئے جاتے ہیں تاہم یہ نہیں کہہ جاسکتا کہ فلاں شخص کی زندگی ہر اعتبار سے پبلک کے سامنے ہے

اور نہ ہی اعتماد سے کہا جاسکتا ہے کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، رسائل و اخبارات یا پڑھے لکھے لوگوں کی وساطت سے جو ہم تک پہنچتا ہے وہ واقعی مستند ہے؟ ہم میں سے کوئی آدمی ماضی کے سن و سال کے واقعات نہیں بتا سکتا جبکہ حضور ﷺ کے سن و سال کے واقعات محفوظ ہیں

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آج سے سو اچودہ صد سال پیشتر اس دنیا میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کا مستقر ایسی جگہ تھا کہ جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط شاید ایک فی ہزار بھی نہ ہو۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ان کا تعلق قائم ہو گیا اور اس تعلق کے ساتھ جب وہ خدا کے حضور جھکنے لگ گئے، تو انہیں لوگوں نے اپنے محبوب اور پوری انسانیت کے پیغمبر کی زندگی کو، س طرح محفوظ کر لیا کہ آج پوری ترقی کے باوجود اس کے برابر تو کیا قریب تر بھی کسی شخص کی زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے پورے واقعات سفر و حضر ہو یا نشست و برخاست، شکل و صورت کا معامدہ ہو یا لباس کا، زندگی کے جتنے بھی شعبے اور سیرت و کردار کے جتنے بھی گوشے ہو سکتے ہیں، ان سب کے متعلق ہمیں علم ہے کہ حضور ﷺ کا فعل و عمل اور اسوۂ حسنہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ فرمایا کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الاحزاب: ۲۱]

”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے“

تو ضروری تھا کہ اس نمونہ کی ہر حرکت اور سکون محفوظ رہے تاکہ تا قیامت ہر انسان جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید اور آخرت کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو آمادہ عمل کرے تو اس کے سامنے ایک نمونہ کی زندگی (آئیڈیل لائف) موجود ہو اور اس زندگی کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ حضور ﷺ کی سیرت ان کے قول و فعل، علم و عمل کی تمام شکلیں سامنے ہوں۔ پھر یہ کام کس پیمانے پر ہوا، اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ہزار ہا نہیں لاکھوں انسانوں نے اس کام کیسے اپنی جانیں وقف کر دیں اور تمام عمر ان کا یہی مشغلہ رہا کہ وہ حضور ﷺ کی حدیث، سنت کو محفوظ طریقے سے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

حضور اکرم ﷺ کے قول و فعل، تقریر یا سکوت کو حدیث کہا گیا اور اس پر کام کرنے والے محدث کہلائے اور ایک دوسرے تک پہنچانے والے افراد کو زواۃ کے نام سے پکارا گیا اور پھر جن لوگوں نے یہ کام کیا، ان کی زندگیاں بھی محفوظ کرنا پڑیں، تاکہ لوگوں کو یہ علم ہو کہ جن لوگوں کے ذریعے یہ مقدس ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے وہ کون تھے۔ راویوں کی کثرت و قلت اور ان کے حفظ و یتقن، فہم و ذکا و تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم ہوئی اور آج حدیث کے نام سے جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے اس پر باضابطہ نظم و ضبط کے ساتھ کس قدر کام ہو چکا ہے اس کی کچھ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حالیہ دور کتب بلکہ کتب سے بڑھ کر کمپیوٹر کا دور ہے کہ جو معلومات ہوں وہ کمپیوٹر میں ”فیڈ“ کر لی جائیں ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر چلا کر وہ تمام معلومات دیکھ لی جائیں۔ چند سال قبل تک لوگ اخبارات و جرائد کے تراشے فائل میں لگا لیتے تھے لیکن آج سے تقریباً پندرہ صد برس پہلے عرب میں پڑھنے لکھنے والے چند تھے لیکن ان لوگوں کا حافظہ غضب کا تھا ان میں بڑے بڑے قادر الکلام شعراء تھے حالانکہ عروض و قوافی پر کتب موجود نہ تھیں۔ سینکڑوں بلکہ ہزار ہا اشعار ایک ایک شخص کو یاد تھے۔ علم الانساب کے بڑے بڑے ماہران میں موجود تھے۔ یہاں تک کہ گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کے متعلق بھی ان کے حافظے کمپیوٹر تھے۔۔۔ ایسے دور میں ان میں اللہ تعالیٰ اپنا آخری نبی مبعوث فرماتا ہے اور اس پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرماتا ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ بات عجیب لگی جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور وہ خانہ خدا کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿إِنِّي أَوَّلُ بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِسَكَةِ مَبْرُكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران ۹۶)

”سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ (مکہ) میں ہے۔ بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے

نئے بدیت ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے بھی پہلے مدینہ نے اس کی (یعنی بیت اللہ کی) بنائ رکھی۔ کعبہ میں اور اس کے ارد گرد ان خالموں نے تین سو سٹھ بت رکھے ہوئے تھے، ہر دن کے نئے ہدایت تھا، ہر قبیلے کا بت جدا تھا۔ ان حالات میں نبی اکرم ﷺ کی آواز ان کو ناہوس لگی۔ لیکن قرآن مجید عربی میں تھا وہ خود عربی پر ناز کرتے تھے۔ اب جب قرآن مجید سنتے تھے تو اس کو سن کر ان پر حیرت جاری ہو جاتی تھی۔ یہ حالت طویل ہیں۔ یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو ان کی ساری توانائیاں اسلام کے نئے صرف ہونے لگیں۔ ہزاروں قرآن پاک کے حافظ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک قول و فعل اور عمل کی یہ حفاظت کی کہ آج دنیا انگشت بدندان ہے۔ ان کے حفظ جو گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کو محفوظ کرتے تھے ایمان لانے کی وجہ سے پاکیزہ درہا مقصد ہو گئے۔ اب حضور ﷺ کے اعمال و افعال کی حفاظت کرنے لگے۔

اسلام جب عرب سے نکل کر ہم میں پھیلا تو وارثی کا یہ علم تھا لیکن قرن اول کے بعد کچھ ضعیف الاعتقاد لوگ پیدا ہو گئے اور کچھ یہودیوں اور عیسائیوں کو یہ بات کھسنے لگی کہ مسلمان گویا ہی خلفشار میں مبتلا ہیں لیکن اپنے نبی کے ارشادات کے معاملے میں بڑے ذکی الحس ہیں۔ لہذا بہت سے دشمنوں نے حدیث کے نام سے ایسی احادیث عام کرنا شروع کر دیں جو مسلمانوں کو اعتقادی طور پر کمزور اور ان عملی صدیوں کو مضلل کرنے لگیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ اپنے آپ کو حدیث کی حفاظت کے لئے مخصوص کر لیں، چنانچہ نبیوں نے اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔ یہ لوگ ”محدثین“ کی اصطلاح سے معروف ہوئے۔

حدیث کی کتابت، حفظ، تدوین، ترتیب، تسوید اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں شروع ہو گیا تھا۔ کئی ایک احکام و مسائل خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانے میں خود اپنی زبان مبارک سے لکھوائے۔ صلح حدیبیہ کا پورا مضمون، مدینہ کے غیر مسلم باسیوں سے معاہدہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف صحابہؓ کے ذریعے غیر ملکی سربراہوں کو خطوط اور دعوتی مکتوب لکھوائے۔ آپ کا معجزہ ہے کہ تمام بعینہ اپنے الفاظ میں محفوظ رہے اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ”الوثائق السیاسیہ“ میں ۳۸۶ خطوط، ہدایات، معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں جن میں سے ۲۹۱ کا تحقق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۴۷ صفحات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے جو حضور ﷺ، و مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔ شمار نمبر ۱۰ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔ شمار نمبر ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔ شمار نمبر ۱۲ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی ہدایات ہیں۔ شمار نمبر ۱۳، ۲۶، ۲۹، ۳۹، ۵۳ اور ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ، ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ اکثر خطوط کے اصل محفوظ ہیں۔ یہ کتاب بڑا معجزہ ہے۔ غرضیکہ حضور اکرم ﷺ نے ان وثائق کے علاوہ ۲۰ کے قریب مختلف تحریریں رقم کر دیں۔ در مسجد نبوی علی صہبہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک چبوترہ تھا جو اصحاب صفہ کے چبوترہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جو مسجد نبوی میں آج بھی موجود ہے۔ وہ اصحاب انبی ﷺ کا پہلا مدرسہ حدیث تھا، جس پر کئی ایک صحابہؓ مستقل بیٹھے احادیث یاد کرتے اور کراتے رہتے تھے۔ پھر یہی سلسلہ بعد میں پھیلا آج اقصائے عالم میں جو دینی مدرسے ہیں وہ سب اس کی مختلف مدارج سے اس کی شاخیں ہیں۔

علامہ ذہبیؒ (۷۴۸ھ) ”تذکرۃ الحفاظ“ میں ایک سو تیس اکابر حدیث کا ذکر کرنے کے بعد دروس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”ان کے ایک ایک درس میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے“ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

ایک اور انداز سے اس کام کو اور اس کی ثقاہت کو دیکھئے، کہتے ہیں کہ آج کا دور ”البلخ“ کا دور ہے۔ ذرا انہینا لگا کر آپ پوری دنیا کے ٹی وی چینلوں کی خبریں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ صبح شام پوری دنیا میں ہزاروں اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ ہوتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ دکھایا یا سنایا جا رہا ہے وہ سب کچھ سچ ہوتا ہے۔ ہم روز نہ

بہت شد اخبارات میں وہ کچھ پڑھتے ہیں کہ جو یہ کی قطار نہیں ہوتی سرے سے یہ ہی نہیں ہوتا۔ ایسے ایسے قصے کہانیاں، اخبارات کے دفاتروں میں بیٹھ کر بنائے اور گھرے جاتے ہیں کہ شیطان کو بھی شرم آتی ہے لیکن حدیث کے بارے میں اتنی احتیاط ہوتی تھی کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد یاد تھا کہ:

«التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون
المنجسجون الامرون بالمعروف والنهي عن
المنكر والحفظون لحدود الله»
(سورہ توبہ: ۱۱۲)

((من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من النار)) . [كتاب العلم بخاری]

”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ نار (جہنم) میں بنا لے۔“

لہذا یہ لوگ کسی بات کو نبی کریم ﷺ کے متعلق غلط بیان کرنے کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت تاقیامت قرآن مجید میں ان مبارک الفاظ کے ساتھ خود بیان فرمائی ہے۔

اور عربوں کی ویسے بھی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ نذر اور دلیر تھے، یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو پھر اپنی ان صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آخری دین کے مبلغ اور نبی اکرم ﷺ کے محبت اور شیدائی و فدائی بن گئے۔ وہ معصوم نہ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کی محبت کی میاثر سے گناہوں سے محفوظ ضرور ہو گئے۔ فطرت انسانی کے تقاضے سے ہو سکتا ہے ان میں آپس میں جنگ و جدال ہو (اور یقیناً ہوا) لیکن نبی کریم ﷺ کی حدیث کے بارے میں اس حد قاطع تھی اور ایک دوسرے سے یہ سن کر کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے حدیث کو تسلیم کرتے تھے اسی لئے اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ”الضمانۃ کلہم غلّول“ تمام صحابہ عادل تھے۔ حدیث کے بارے میں ان پر کوئی جرح نہیں کی جاسکتی ان کی روایتی ثقاہت مسلمہ ہے البتہ نچلے راویوں کے متعلق جانچ پڑتال ہو سکتی ہے اور ایسی ہوئی جیسا کہ گذرا ایک مستقل علم ”اسماء الرجال“ وجود میں آیا کہ نچلے تمام راویوں کی تاریخ محفوظ کی گئی اور یہ سب کچھ ”حدیث“ کی خاطر ہوا، بلکہ یوں کہنے کہ سیرت اور قرآن کی حفاظت کے لئے ہوا۔ جب وہ دور آیا کہ مستقل احادیث کی کتب مرتب ہونے لگیں تو احادیث کو جمع کرتے وقت بڑی کڑی شرائط رکھی گئیں۔ صحاح ستہ کی چھ کتب احادیث مشہور ہیں۔ ہر ایک نے اپنا اپنا صداقت کا معیار قائم کیا۔ یہ تو تمام کے نزدیک تھا کہ اس تک آنے والے تمام راوی صادق اور امین ہوں ان کے تقویٰ و طہارت کی شہرت مسلمہ ہو، گواہی محنت کے باوجود کچھ ضعیف احادیث ان کتب میں ذرا آئیں۔ لیکن اس پر بھی اتنی کتب لکھی گئیں کہ ہر راوی کھڑ کر سامنے آ گیا آج سینکڑوں کتب ایسی ملتی ہیں کہ جو صرف راویوں کے متعلق ہیں۔

صحاح ستہ میں سب سے اہم اور مشہور کتاب امام محمد بن اسحاق کی ”صحیح بخاری“ ہے گوزمانی اعتبار سے موطا امام مالک اور مسند امام ابی حنیفہ کو اس پر فوقیت حاصل ہے لیکن تاریخ میں جو شہرت اور بقائے دوام بخاری شریف کو ملی وہ کسی کتاب کو نہ ملی۔ آپ نے لاکھوں احادیث سے منتخب کر کے ۲۷۵۵ احادیث پر مشتمل کتاب ترتیب دی جب لاکھوں احادیث کا لفظ سامنے آتا ہے تو بعض لوگ اس پر پد کتے ہیں اور بعض جان بوجھ کر گمراہ کرتے ہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ ایک ہی حدیث کے الفاظ مختلف طریقوں سے امام بخاریؒ کو پہنچتے تو، امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ روایت لی جس کے راویوں پر ان کو اعتماد و صدق حاصل ہوا اور پھر انہوں نے اس پر تراجم و ترمیم دیوں سے یہ روایت تک پہنچی ہے ان کی ملاقات آپس میں ثابت ہو۔ اب جو روایت سے مختلف طریقوں سے مروی تھی امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ طریقہ یہ، جو ان کے اوپر والے معیار پر پورا اترتا اس طرح احادیث کی لکھوں کی تعداد ہو جاتی تھی کہ ایک ہی روایت کے الفاظ مثلاً

سوطریقوں سے آئے اس سے آپ لکھوں احادیث کے اغراض کو سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا کیا مطلب ہے۔

امام بخاری جب کسی روایت کو اپنی صحیح کے لئے منتخب کر لیتے تھے تو پھر غسل کر کے درگت نخل پڑھنے کے بعد اپنی کتاب میں درج کرتے تھے۔ اس طرح صحیح بخاری مدون ہوئی۔ دوسری بڑی بات جو اس زمانے کے حدیث پر کام کرنے والوں میں پائی جاتی تھی وہ ان کا اہل درجہ کا حافظ ہونا تھا۔ اس سے اس زمانے کے لوگ احادیث کو حفظ کرنے پر زور دیتے تھے آج کل اسے حافظ کہتے ہیں جس نے قرآن پاک حفظ کیا ہو لیکن علم حدیث کی اصطلاح میں حافظ سے کہتے تھے جسے ایک لاکھ حدیث یاد ہوں۔

حجت اسے کہتے تھے جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حاکم اسے کہتے تھے جسے احادیث متون و اسناد سمیت معصوم ہوں۔

حفظ حدیث کے بارے میں کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں جن میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حدیث کے حافظ تھے۔ ہم بحث کو مختصر کرتے ہوئے امام بخاریؒ کے حفظ حدیث کے دو واقعات بیان کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ چوبیس پچیس سال کی عمر میں بغداد پہنچے ان سے پہلے ان کے ذوق و حفظ کی شہرت پہنچ چکی تھی چنانچہ مختلف شخصوں نے امام بخاریؒ کے سامنے دس دس احادیث پڑھیں آپ ہر حدیث متعلق کہتے رہے میں اسے نہیں جانتا پھر آپ نے ہر حدیث کو لے کر اس کے متعلق بتانا شروع کیا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ حدیث یوں ہے۔ پھر دوسرے شخص کی جانب متوجہ ہوئے اور اسی طرح س کو کہا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ اس طرح ہے اس طرح مختلف افراد کی جانب سے سو احادیث جو ان لوگوں نے باہمی مشورے سے امام بخاریؒ کے امتحان کی غرض سے تہہ بیل کر دی تھیں۔ حضرت امام نے سب افراد کی بیان کردہ احادیث کو لگ لگ کر صحیح کر کے سنا دیا کہ یہ اصل میں یوں ہیں۔ اس پر مرحبہ و رحمت کی صدائیں بلند ہوئیں۔

ایک بزرگ حشد بن سمیع کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ ہمارے ساتھ مشائخ بخاری کے پاس جایا کرتے۔ باقی سب شاگرد لکھتے لیکن بخاریؒ صرف سماع کرتے۔ سب شاگرد اور دوست طعن کیا کرتے کہ جب تم لکھتے نہیں تو پھر سننے سے فائدہ؟ ایک دن امام بخاریؒ نے کہا کہ تم نے اتنے دنوں میں جو کچھ لکھا ہے لاؤ میں تمہیں وہ سب کچھ زبانی سناتا ہوں۔ اس کے بعد ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب امام بخاریؒ نے وہ سب کچھ زبانی سن دیا جو ان اصحاب نے قلم کاغذ سے لکھا تھا، یہ ایک زمانہ تھا جب قدرت نے انسانوں سے تدوین و ترتیب حدیث اور حفظ و جمع کے متعلق تاریخ انسانی کا محیر معقول کام لیا تھا۔ اس طرح کے سینکڑوں ہزاروں واقعات صحیح سند کے ساتھ کتابوں میں مرقوم ہیں کہ ان کو پڑھنے کے بعد ان فی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس سے ڈیڑھ صد سال قبل اس سے بھی ایک بڑا کام سرانجام دیا جا چکا تھا اور وہ تدوین فقہ کا تھا۔ یہ کام ائمہ مجتہدین نے کیا جو محدث بھی تھے، ان کا کام یہ تھا کہ کتب و سنت سے مسائل استنباط کئے جائیں جو مسائل واضح و منصوص ہیں و ان کی شکل و صورت کے بارے میں یک ہی شکل متواتر نبی کریم ﷺ سے چلی۔ رہی ہے مثلاً نماز کی تکبیر تحریر کے بعد قیام و قرأت، رکوع، قنوت، دو رکعت پر ایک رکعت مکمل ہوگئی، پھر دوسری شروع ہوگئی اس میں دو رکعتوں کے بعد تشهد ہے، گرد و رکعت یا تین چار رکعت کی سے تو اس کی پوری ترتیب کی شکل چلی رہی تھی۔ روزے کی شکل سحر سے لے کر غروب۔ قیام تک اکل شرب و جماع سے اجتناب روزہ کو مکمل کرتا تھا۔ لیکن بعض درمیان کی جزئیات حالات و مواقع کے اعتبار سے مختلف تھیں یا بعض نئے مسائل آگئے تھے ان کا کتب و سنت سے استخراج و استنباط کرنا اور پھر ترجیح ارجح کے عمل یا حکم کے اصل منشاء کو معلوم کر کے اس کے مطابق امت کے لئے ایک راستہ متعین کرنا تھا تاکہ اس پر کوئی اپنی رائے سے اپنی سہولت کے مطابق مسائل اختیار نہ کرتا پھرے، یہ بہت ضروری تھا، اس کام کو ائمہ مجتہدین پہلے کر چکے تھے اور اس میں سب سے زیادہ محنت، منہن بن ثابت (جن کو کل امام ابو حنیفہؒ امام اعظمؒ کہا جاتا ہے) نے کی کہ خاصے جید مددگار کی ایک جماعت کے

ساتھ مل کر مسائل پر بحث و مباحثہ سے کسی ایک حل کو اختیار کرتے اور آپ کے شاگرد اس کو لکھتے ہیں۔ بعض مسائل پر گھنٹوں ہر جانب سے بحث ہوتی بلکہ بعض دفعہ یہ معاملہ ہفتوں تک پہنچ جاتا۔ امام ابو حنیفہؒ کی کثرت کی نسبت سے یہ فقہ ”حنفی“ کہہ لی۔ اس طرح فقہ مالکی، شافعی، اور حنبلی علی الترتیب امام مالک بن انسؒ، فقہ شافعی امام محمد بن اور لیس شافعی اور فقہ حنبلی امام احمد بن حنبلؒ کی نسبت سے مرتب و رواج پائی۔ فقہ حنفی اپنی تدوین ہی کے دن سے قمر و اسلامی میں نافذ رہی اور آج دنیا کے اکثر اسلامی ملکوں میں عوام کی اکثریت اس پر عمل پیرا ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے نوے فیصد مسلمان سی فقہ کے پیرو ہیں۔ ترکی و فغانستان میں اسی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں حکومت کا مذہب حنبلی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مصر میں فقہ شافعی اور حنفی دونوں اور بعض فریقی ممالک میں فقہ مالکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند فقہیں مرتب ہوئیں لیکن وہ زیادہ دیر نہ چلیں۔ ائمہ محدثین مثلاً صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ کے مرتبین بھی ائمہ مجتہدین میں سے کسی نہ کسی فقہ پر عامل تھے کہا جاتا ہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ مجتہد تھے۔ ائمہ مجتہدین اپنی جگہ محدث بھی تھے کہ انہوں نے اجتہاد کا کام محدث ہونے کی وجہ ہی سے کیا اگر مجتہد کو حدیث کے مراتب، اس کی درجہ بندی وغیرہ کا علم نہ ہوتا تو پھر فقہ کیسے مرتب کر سکتے۔ آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخاری سے فداں مسئلہ نکال کر دکھاؤ۔ اگر ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین کے بعد ہوتے تو کہا جاسکتا تھا کہ جب صحاح ستہ کی یہ کتب موجود نہ تھیں تو انہوں نے ان احادیث کے مطابق کام کیوں نہ کیا؟ تو عرض یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے سوا امام احمد بن حنبلؒ ہیں جن سے وہ اپنی کتب میں روایات بھی لاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد امام محمد بن حسن شیبانیؒ ہیں اور ان کے استاد امام ابو حنیفہؒ یا امام عظیم ہیں گویا امام عظیم، امام بخاریؒ کے پردادا استاد ہیں۔ اب پردادا کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس نے پڑ پڑنے کی کتب کو کیوں نہ پڑھا، اور اس پر عمل کیوں نہ کیا یا اس سے اپنی فقہ کیوں نہ مرتب کی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ امام عظیمؒ تو امام بخاریؒ کی ولادت سے بھی قبل فوت ہو گئے تھے۔ یہ مطالعہ عجیب و غریب ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ فقہی مسائل کو مرتب کرنے کا دعوہ بھی تقریباً ایک ہی خاص دور کے لوگوں میں پیدا ہوا، امام ابو حنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ امام مالکؒ کا ۱۷۹ھ امام شافعیؒ کا ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبلؒ کا ۲۴۱ھ ہے گویا ایک سوس کے اندر یہ سب کام مکمل ہو گیا۔

امام عظیمؒ تابعی تھے۔ یعنی انہوں نے بعض صحابہ کی زبانت کی ہے۔ احادیث کی بڑی کتب مرتب و جمع کرنے کا بھی داعیہ ایک خاص دور کے اندر پیدا ہوا مثلاً دیکھئے امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ اور امام ابن ماجہؒ کا ۲۷۳ھ ہے اور احادیث کے بڑے مجموعے بھی نہیں ہیں سچے سچے اور بھی ہیں لیکن شہرت و درجہ قبولیت انہی کو زیادہ حاصل ہوا۔ انہی صحاح ستہ میں سے ایک کتاب امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی ہے جس کی ترتیب فقہ کی کتب کے انداز پر ہے انہوں نے اس میں ایک اسلوب یا انداز اختیار کیا کہ کسی باب کی ایک (مافی الباب) حدیث کو پوری سند کے ساتھ مکمل بیان کریں گے اور اس کے بعد دوسری احادیث کا تذکرہ کریں گے کہ اس میں فلاں فلاں سے بھی حدیث مروی ہیں اور پھر بیان کریں گے کہ اس حدیث پر فلاں فلاں کا عمل ہے اور حدیث قدر درجہ کی ہے یعنی صحیح ہے۔ حسن ہے وغیرہ وغیرہ یہ حدیث کی اقسام اور ان سے متعلق علمی اصطلاحی الفاظ ہیں۔ قرآن میں جب یہ پڑھیں گے تو انہیں کچھ الجھن سی ہوگی کہ کاش اس کو وضع کر دیا جاتا تو آئیے ہم حدیث کے متعلق چند اصطلاحات کے معنی مصتب سمجھیں۔

- (۱) مرفوع جس میں حضور ﷺ کے قول و فعل کا ذکر ہو اور وہ آپ تک پہنچتی ہو۔
- (۲) موقوف: جس کا سلسلہ صحابی تک جائے حضور علیہ السلام تک نہ ہو۔
- (۳) مقطوع جس کا سلسلہ تابعی تک جائے تابعی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔
- (۴) متصل جس کا سلسلہ انتہا تک مکمل ہو کوئی راوی ساقط نہ ہو اور نہ مجہول احوال۔
- (۵) مرسل: جس کا کوئی تابعی ہو لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔

- (۶) صحیح: جس کے راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو۔
- (۷) متواتر: جس کے راوی ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں کہ جھوٹ پران کا اجتماع محال نظر آئے۔
- (۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔
- (۹) حسن: صحیح و ضعیف کے بین بین۔
- (۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔
- (۱۱) منکر: جس کا مضمون صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔
- (۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں لیکن ایسی حدیث سے نگرار ہی ہو کہ جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔
- (۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو کہ جسے صرف ماہرین کی آنکھ دیکھ سکے۔
- (۱۴) غریب: جس کے سلسلہ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔
- (۱۵) مستفیض: یا (مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔
- (۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو ادا کرائیں۔
- (۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔
- (۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔
- (۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی آیت بھی پڑھی ہو۔
- (۲۰) موقوف: کسی صحابی یا تابعی کا قول و عمل۔
- (۲۱) ناسخ: حضور ﷺ کے آخری عمر کے اقوال و افعال۔

یہ ایک آسان اور متعارف ہے اب قارئین ان شاء اللہ کسی ایسے مضمون کو پڑھتے ہوئے کوئی الجھن نہ پائیں گے کہ جس میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہوں بشرطیکہ ہم اور آپ ان کو یاد رکھ سکیں۔ یہ عام اصطلاحات ہیں ویسے بڑی کتب میں اس بارے میں کچھ اختلاف بھی ملے گا اور تفصیل بھی لیکن ہماری غرض تو یہاں یہ ہے کہ یہ پتہ چلے کہ اس بارے میں کتنا کام کیا گیا ہے۔

اس بارے میں کہ بخاری شریف میں یہ حدیث آتی ہے، مسلم شریف میں آتی ہے وغیرہ وغیرہ اول تو ذہن اور فہم و ذکی لوگوں کے لئے ہمارے اس ذکر کرنے سے کہ عمدہ مجتہدین، ائمہ محدثین سے تقریباً سوسال قبل فوت ہو چکے تھے۔ مثلاً امام بخاری کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے امام ابو حنیفہ کا سن وفات ۱۵۰ھ، گویا امام ابو حنیفہ ایک سو چھ سال قبل فوت ہو چکے تھے اس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے ساتھی، اسی طرح امام مالک اور امام شافعی اپنی اپنی فقہ مرتب و مدون کرنے کے لئے بخاری شریف کے محتاج نہ تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو مرتب کرنے سے پہلے بڑی کڑی شرائط رکھی ہیں اور سب سے بڑی یہ شرط کہ جس راوی سے امام بخاری روایت کر رہے ہیں اس کے اوپر والے راوی سے ملاقات ثابت ہو، کیا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جن احادیث سے امام ابو حنیفہ اور ان کے ساتھیوں نے مسائل استنباط کئے ہیں انہوں نے بھی اس طرح کیا اس سے بھی زیادہ کڑی شرائط رکھی ہوں اور پھر جو ضعف یا کچھ نقص روایت میں ہونے کی بناء پر امام بخاری نے اسے ترک کیا ہو وہ سو سال کے درمیان میں پڑا ہو۔ امام ابو حنیفہ کے زمانے میں کہ جو تابعی تھے اور صحابہ کے عہد کے بہت قریب تھے وہ ضعف نہ ہوا اور کوئی تو عم کا مرکز رہا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے زمانے میں دار الخلافہ میں یہاں لے آئے تھے اور حضرت علیؓ کا دروازہ تھے۔ حضور ﷺ کی حدیث ہے ”اسا مديسة العلم و علی بابها“ اور پھر حضرت علیؓ خضعے راشدین، عشرہ مبشرہ اور فقہائے صحابہؓ میں مشہور تھے۔ حضور علیہ السلام کے والد تھے، اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ کا

شمار ہم فقہائے صحابہ میں ہے، وہ بھی کوفہ میں تھے۔ لہذا کہا جاسکتا ہے کہ کوفہ ان دنوں اہل علم کی توجہ اور ان کے شاگردوں کا قلعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے تلامذہ نے برسہا برس کی محنت کے بعد جو فقہ مرتب کی وہ مدون ہوتے ہی عالم اسلام میں پھیل گئی۔ اسے قبولیت عامہ حاصل ہو گئی اور اس کی پوری امت میں مثال نہیں ملتی کہ جید مجتہد علماء و محدثین نے فقہ مرتب کی ہو۔۔۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ مسند امام ابی حنیفہ بہت مختصر اور امام صاحب سے تھوڑی احادیث مروی ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ عیسیٰ صدیق و وف حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عیسیٰ جبرأت و شجاعت حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی بھی حضور ﷺ کے گھر میں تھی۔ ان کی مروی احادیث کم اور بہت ہی کم ہیں جبکہ حضرت ابوہریرہؓ کی مرویات ۵۳۷ ہیں اور ان کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عامر کی احادیث مجھ سے زیادہ ہیں کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انسؓ کی مرویات ۱۳۳۶ ہیں اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات ۱۵۰۰ ہیں۔ تو کیا اس سے نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو احادیث سے کوئی تعلق نہ تھا، کم تھا لہذا حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر، حضرت انسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ ہر دو اصحاب سے بہت فائق و بلند تھے جبکہ پوری امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ امت میں پہلا مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کا اور دوسرا حضرت عمر فاروقؓ کا تھا۔۔۔۔۔ اور ہے۔

اوپر امام ترمذیؒ کا ذکر آیا ہے دیکھئے ۱۲ سوساں پہلے امام کے اس تذہ کا بھی کتب میں ذکر ہے، امام ترمذیؒ کے جن اساتذہ کا ذکر کتب میں مع حالات کے آیا ہے وہ ۲۲۱ ہیں اور سن کر مزید پتہ چلتا ہے کہ ان اساتذہ میں ایسے ہیں کہ جن سے صحیح ستہ کے کبھی مرتبین نے پڑھا ہے۔ یہ تحقیق و تدقیق یہاں تک ہے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان اساتذہ ترمذیؒ میں سے انیس (۱۹) ایسے ہیں کہ جن سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حدیث پڑھی ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام بخاریؒ (امام مسلمؒ نے نہیں پڑھا) نے پڑھا ہے باقی پانچ نے نہیں پڑھا ان کی تعداد ۴۷ ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام ترمذیؒ نے ایک واسطہ سے پڑھا ہے لیکن امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے برو راستہ، ان کی تعداد ۹۷ ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون میں اساتذہ کی تعداد کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء گرامی اور وفات وغیرہ کا ذکر نہیں کیا کہ مضمون بہت علمی اور طویل ہو جائے گا مگر یہ کہ ان لوگوں نے احادیث کے بارے میں کس قدر محنت اور تفصیل سے کام کیا ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے پھر بھی اگر کوئی کج رویہ کج دماغ بحث کرے تو اس کو ہم اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ کہ امام بخاریؒ نے کسی جگہ یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے تمام صحیح احادیث کو اپنی جامع بخاری میں جمع کر دیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ بخاری شریف میں جتنی احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا اور صحیح یہ ہے کہ امام بخاریؒ جس اجتہاد اور مسلک کی صحیح احادیث جمع کرنا چاہتے تھے وہ جمع کی ہیں گویا بخاری شریف کے علاوہ بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں صحیح احادیث ہیں۔ اس کی مثالی امام حاکمؒ کی مستدرک ہے کہ انہوں نے امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کی ہیں، تبھی اس کا نام مستدرک رکھا۔ گو بعض حضرات کا خیال ہے کہ مستدرک حاکم کی ساری احادیث صحیحین کی شرائط کے مطابق نہیں۔ لہذا بات بات پر یہ کہنا کہ حدیث بخاری سے دکھاؤ یہ کہاں کا انصاف ہے اور پھر طحاویؒ، اعلاء السنن کتب احادیث میں صحیح بخاری کی شرائط کی سبہ شمار احادیث ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنے ذہنی تحفظ و رفیقی مسلک کے ساتھ بخاری شریف میں احادیث کو جمع کیا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ و مقام بہت بلند ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری جیسی عمدہ کتاب مرتب کی ہے جسے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہاں یہ کہا جائے گا کہ جو کام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے سرانجام دیا وہ ان اصحاب سے زیادہ اونچی ہے کہ جنہوں نے احادیث یاد اور حفظ کیں۔ جبکہ ایسے ہی یہ حقیقت ہے کہ ائمہ اربعہ کا مقام و مرتبہ اس لحاظ سے اس امت میں بہت بلند ہے کہ انہوں نے امت کو ایک متعین راستہ دیا۔ یہ چار مختلف راستے نہ تھے بلکہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کی چار راہیں ہیں۔ جن کو اصحاب فہم ذکاء نے امت کے ہر ہر فرد کو اپنی اپنی رائے سے چنے سے بچنے کے لئے مقدور بھر سعی کی اور ان کی سعی مشکور ہوئی

صحیح ستہ اور دوسری حدیث کی بڑی بڑی کتب تو س کے کم از کم سوا صد سال بعد مدون ہوئیں اور یہ لوگ امت کی غم خواری کرتے ہوئے پہلے ہی فارغ ہو چکے تھے۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ صرف ایک مسئلہ کو ایسے لوگوں کا اس بارے میں پیش کریں کہ جن کا علم ان کو ضرور مسلمہ ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے اور اختلاف پھیلاتے ہیں۔

آپ حدیث کی کتاب ”جامع ترمذی“ کا نام پڑھ چکے ہیں۔ یہ یہ مقدمہ ترمذی شریف کے ترجمہ کا ہے۔ یہاں ہم اسی کتاب سے صرف ایک مسئلہ مثال کے طور پر احادیث سے مروی پیش کرتے ہیں اور ذکی وفہم اشخاص سے سوچ کر تے ہیں کہ کیا ایسے دیگر مسائل کو اسی طرح چھوڑ دیا جاتا کہ آج چودہ سو سال بعد ایک عام آدمی کہ اسے وضو کے فرائض کا علم نہیں۔ غسل کا شرعی طریقہ معلوم نہیں اور خبرات (خصوصاً ”جنگ“) میں عام پڑھے لکھے قارئین سواں کرتے ہیں اور ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ کے نام سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کراچی ایڈیشن میں جواب دیتے تھے۔ ان کو پڑھ کر معصوم کیا جاسکتا ہے کہ اب جبکہ فقہ بھی مدون ہے اردو میں مسائل کی خاصی کتب ہیں، اس کے باوجود پڑھے لکھے لوگ ایسے ایسے سوال کرتے ہیں کہ پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یا اللہ! دین کے معاملہ میں لوگوں میں کتنی غفلت ہے جبکہ دنیوی امور میں تقریباً ہر کوئی پی ایچ ڈی ہوتا ہے۔ کرکٹ، ہاکی اور ایسے ہی امور کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کریں تو حیرانی ہوتی ہے کہ ایک ایک چیز اور بات یاد ہے۔ کرکٹ کب سے چلا، آج تک پاکستان کے کتنے کپتان ہوئے، کس نے کتنے چمکے، بچہ کے لگائے، لیکن دین کے معاملات میں کس قدر غافل ہیں۔ یہ تو پڑھے لکھے لوگوں کا حال ہے، جن کی اوسط جو سوال وغیرہ مرتب کر کے خط لکھ سکتے ہیں، ہمارے ہاں دس فیصد ہے بالکل ان پڑھ کیسے مسئلہ دریافت کریں وہ اپنے معتمد علیہ علم دین پر اعتماد کریں گے۔ وہ جو چاہے بتائے تو جب ان مسائل میں یہ حال ہے کہ جن پر اب ہر مکتب فکر نے کتب مدون کر رکھی ہیں، یعنی اعتماد اور تقلید، تو اگر آج کے کسی مسجد کے امام پر اعتماد ہو سکتا ہے تو پھر خیر کے زمانے میں جن لوگوں نے اپنی پوری دینی بساط کے مطابق کوشش کی جبکہ وہ عہد کے پہاڑ اور تقویٰ و طہارت میں اپنے زمانے میں بے مثل تھے تو ان کی اجتہاد کی نفی کیوں اور پھر ایب ہوا کہ خود احادیث مختلف فیہ ہوں تو کسی ایک جانب کو ترجیح دینا لازم تھا کہ عام انسان اپنے نفس کی پیروی نہ کرے اب ترمذی شریف میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے بارے میں مثال کے طور پر چند باب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ باب الوضوء ما جاء في الوضوء من الرميح باب: وضو کی حالت میں ہوا خارج ہونے کے بیان میں

۲۔ باب الوضوء من النوم باب: سونے کی حالت میں وضو کا بیان

۳۔ باب الوضوء مما غيرت النار باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا (خفیر کیا) ان سے وضو ٹوٹنے کا بیان

۴۔ باب في ترك الوضوء مما غيرت النار باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا ان سے وضو نہیں چلتا

۵۔ باب الوضوء من لحوم الابل باب: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو دوبارہ کرنا چاہئے

۶۔ باب الوضوء من مس الذكر باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو کرنا چاہئے

۷۔ باب ترك الوضوء من مس الذكر باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے

۸۔ باب الوضوء من القئ والرعاف باب: قے اور نکسیر پھونکنے خون نکلنے سے وضو دوبارہ کرے

۹۔ باب الوضوء بالسبيذ باب: نمبہ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرے

مندرجہ بالا صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا یا رہے گا یہ باب اس مسئلہ کے بارے میں ہے اب امام ترمذیؒ نے پہلے باب کے متن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک ہی مضمون کی تین روایات بیان کی ہیں اور فرمایا ہے کہ ”اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، حضرت عی بن طلحہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایات مروی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ قول علماء کا ہے کہ وضو (دوبارہ) واجب نہیں

ہوتا حتیٰ کہ ہوا کی آواز سننے یا ہوا کی بو محسوس کرے اور عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ اگر وضو ٹوٹے گا شک ہو تو اس پر وضو واجب نہیں، جب تک یقین نہ ہو کہ اس پر قسم کھا سکے اور ابن مبارکؒ بھی نے کہا کہ جب عورت کی فرج سے ہوا نکلے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ قول امام شافعیؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ہوا کے خارج ہونے کے بارے میں کس قدر تفصیل ہے اور عورت کے قبل (شرمگاہ) سے ہوا نکلنے پر امام شافعیؒ نے وضو کرنے کا فتویٰ دیا ہے اس کا اب عام لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا کہ عورت کی شرمگاہ سے بھی ہوا نکلتی ہے۔ پہلا باب تو تقریباً اتفاق ہے سوائے اس کے کہ ابن مبارکؒ نے کہا کہ اتنا یقین ہونا چاہئے کہ قسم اٹھا سکے اب اس کے بعد آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اور میں ذکر کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اسی طرح فقہ اور تفسیر کے متعلق مختلف فیہ حدیث ہے۔ اونٹ کے گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کی حدیث ہے۔

اب یہاں عام آدمی کیا کرے اور کیسے فیصلہ کرے، اس میں ضرورت تھی کہ اجتہاد کر کے ایک متعین مسئلہ بتا دیا جاتا اور اس کو ترجیح دے کر دوسری احادیث کی تاویل یا ترجیح الراجح کر دی جاتی، یہی کام ائمہ مجتہدین نے کیا ہے وضو ٹوٹنے میں آگ پر پکی ہوئی چیز، مس ذکر، اونٹ کا گوشت، خون کا ٹکٹا کھانا چیزیں ہیں ایک آدمی ان میں سے کس کو اختیار کرے۔ سبھی باتیں بیک وقت آدھ گھنٹہ میں پیش آ سکتی ہیں۔ سردیوں کا موسم ہے ایک آدمی اونٹ کا گوشت کھا لیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ دوبارہ وضو کرو، وہ کہتا ہے کہ فلاں حدیث یا امام کا قول ہے کہ وضو نہیں ٹوٹا۔ پھر وہ روٹی یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ وضو دوبارہ کرو، وہ کہتا ہے کہ ایک حدیث کی رو سے یا فلاں امام کا قول ہے کہ نہیں ٹوٹا۔ پھر مس ذکر کرتا ہے اب کہہ جاتا ہے اب تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں فلاں حدیث کے مطابق نہیں ٹوٹا۔ خون نکلتا ہے تو اس پر بھی یہی صورت پیش آتی ہے حالانکہ اس وضو سب احادیث اور ائمہ اربعہ کی فقہ کی رو سے ٹوٹ گیا۔ اصل بات یہ کہ یہ شخص سردی سے ڈرتا ہوا وضو نہیں کرتا، گویا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتا اور اس آیت کا مصداق بنتا ہے۔

﴿ارایت من اتخذ الہمہ ہوا﴾ [الفرقان: ۴۳] ”کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے۔“ امام اعظمؒ نے سب احادیث کو اپنے حلامہ کے سامنے رکھا اور اس پر بحث کی تو یہ فیصلہ ہوا کہ اگر منہ بھر کر قے آئی کہ (اس میں نجاست بھی آتی ہے) یا خون اپنی جگہ سے بہہ نکلا تو وضو ٹوٹے گا باقی تمام شکلوں میں صرف ہوا کے یقیناً خارج ہونے سے وضو ٹوٹے گا اس کے علاوہ نہیں اور اس پر مجلس میں سب نے اپنے اپنے دلائل دے کر آخراً مبخاریؒ نے سب شکلوں پر وضو ٹوٹنے کی احادیث بیان نہیں کیں تو یہاں جو جواب امام کا مدارح دے گا۔ ہم امام ابو حنیفہؒ کو ان سے متقدم جان کر ان کی پیروی کریں گے اور کسی ایک مجتہد مطلق کی پیروی کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں اور دوسرے کو غیر مقلد۔ عامل بالحدیث دونوں ہی ہیں پوری امت کے علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرے یہ بات صحیح نہیں کہ کسی معاملہ میں تو امام شافعیؒ کی پیروی کرے اور کسی معاملہ میں امام مالکؒ کی اور کسی میں امام اعظمؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی۔ جتنی جس امام کی بھی تقلید کرے مکمل کرے ورنہ تو وہی بات ہوگی کہ جو بات جس امام کی اچھی لگی وہ کر لی اور اگر کوئی دوسری بات کسی دوسرے نے کی اچھی لگی تو اس کی تقلید کر لی یہ تو ”ارایت من اتخذ الہمہ ہوا“ والی بات ہوئی۔ علماء نے یہ ضرور لکھا ہے کہ ثقہ، ورید عمدہ میں سے کوئی ہوا نے نفس کے بغیر کسی مسئلہ میں اگر کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرے تو اس کے لئے جائز ہے لیکن عوام کے لئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ حنفی قیاس کرتے ہیں یہ رائے پر عمل کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اقوال قرآن پاک ہے پھر حدیث رسول اللہ ﷺ اور جہاں کہیں حدیث رسول اللہ ﷺ اور قرآن پاک میں بظہر بقرض معلوم ہوتا ہے تو وہ اس کو عمدہ دلیل اور تطبیق کے ساتھ حل کرتے ہیں۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ دراصل فاتحہ کے فرض کا ہے جو کہ امام اور مقتدی کے متعلق ہے کہ فاتحہ ایک متعین سورۃ اور چند آیات کا نام ہے جب کہ

الحمد سے لے کر وہ اس تک قرآن مجید ہے قرآن مجید کے نویں پارے میں آتا ہے کہ

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف: ۲۰۴)

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے نہایت غور سے سناؤ اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

اب قرآن پاک کی اس آیت کے ہوتے ہوئے اگر فاتحہ خلف الامام کے متعلق صرف ایک حدیث ہوتی اور دوسری احادیث نہ

ہوتیں جن سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ امام یا منفرد کے لئے ہے تو حدیث

((لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب)) ”جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی“

اس میں حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ کا مؤقف ہے کہ یہ حدیث امام اور منفرد کے متعلق ہے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ قرآن پاک کی اس

آیت نے قرآن پاک کا سننا فرض کر دیا۔ خبر واحد یعنی حدیث سے وجوب تو ثابت ہو سکتا ہے۔ فرض نہیں اور اس کے حنفیہ قائل ہیں کہ منفرد

اور امام کے لئے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے قرآن پاک میں ہی ہے ”فأقرأوا ما تيسر من القرآن“ پس قرآن مجید سے جو سیر ہو

پڑھو“ اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ امام اور منفرد کے لئے قرآن مجید کی مطلق مسلسل تین آیات، یہ کوئی چھوٹی سورت یا تین آیات سے زائد اگر

پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا، اگر فاتحہ نہ پڑھی تو واجب رہ گیا، اگر پڑھی اور کوئی سورت یا تین آیات نہ پڑھیں تو بھی فرض ادا ہو گیا لیکن اگر

دونوں میں سے کوئی چیز بھی نہ پڑھی تو پھر فرض ادا نہ ہوا، لیکن یہ بھی اوپر دیا آیت کے تحت منفرد اور امام کے لئے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ اس

آیت سے قرآن مجید کا سننا ثابت (فرض) ہوا اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جہری نمازوں میں امام کی اقتداء میں سکوت ضروری ہے

اور حنفیہ سری نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے تابع مانتے ہیں لہذا ان کے نزدیک سری نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے قرآن مجید سرا

پڑھتے ہوئے امام ہی کا اتباع کرنا چاہئے اور دوسرے ائمہ بھی یہی کہتے ہیں حتیٰ کہ امام ابن تیمیہ بھی یہی کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ

سکناات یعنی فاتحہ کی سات آیتوں کے وقفہ میں پڑھ لیں۔ امام ابن تیمیہ بڑی سختی سے اس کی تردید کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں اور

حدیث پاک کی وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر مقتدی سری نمازوں میں فاتحہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اس پر صحیح حدیث دس ہیں۔

مثلاً ایک حدیث شریف میں جو جیمین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر ہے مدظلہ فرماتے ہیں:

من كان له امام فقرأه الام له قراءة (مسند ابن منيع) ”جس شخص کا امام ہو پس امام کی قراءۃ اس کی قراءۃ ہے“

در جہری میں تو جیسا گذرا بھی کہتے ہیں کہ مقتدی کچھ نہ پڑھے ان کے سامنے منجملہ اور احادیث یہ حدیث ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انما جعل

الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکیروا واذا قراء فالصتوا

واذا قال غیر المعصوب علیہم ولا الصالین فقولوا

آمین رواہ احمد وابن ماجہ وابو داؤد والنسائی وقال

الامام المسلم هذا حدیث صحیح.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

امام تو اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر

کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءۃ کرے تو تم خاموش رہو اور

جب وہ غیر المعصوب علیہم ولا الصالین کہے تو تم آمین کہو

بخوالہ ثار اسن مترجم مطبوعہ نصرۃ العلوم کوثر انوال

اس حدیث پاک میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے جب امام قراءۃ کرے تو ارشاد ہے کہ چپ رہو یہ نہیں فرمایا کہ

جب فاتحہ پڑھے تو فاتحہ پڑھو بلکہ یہ فرمایا کہ ”واذا قراء فالصتوا واذا قال غیر المعصوب علیہم ولا الصالین فقولوا آمین“

اور جب امام غیر المعصوب علیہم ولا الصالین کہے تو تم آمین کہو۔

تاکرین کو معصوم ہونا چاہئے کہ ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی فقہ کے لئے کوئی خاص اصول کیا مقرر کیا ہے اب یہاں ایک مسئلہ یہ ہے

کہ مسائل خبیہ جزئیہ کے استخراج و تنہا میں اماموں نے کیا اصول مقرر کئے۔

(۱) امام ابو حنیفہؒ کا معاملہ اہل مدینہ کی پیروی کو اصل قرار دیتے ہیں اور بعض جگہ تو اس معاملے میں مرفوع حدیث کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

(۲) امام شافعیؒ اصح فی الباب یعنی مسئلہ کے باب کی سب سے صحیح حدیث کو لیتے ہیں باقی روایات کی تاویل کرتے یا اصح کے مقابلے میں ان کو ترک کر دیتے ہیں۔

(۳) امام اعظمؒ سرے ذخیروہ حدیث کو لے کر اس میں سے ایک قانون کلی کو تلاش کر کے دوسری روایات کی اس کے مطابق منسب توجیہ یا اجماع حاصل کرتے ہیں۔ اسی بناء پر حنفیہ کے ہاں تاویلات و ترجیحات احادیث زیادہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رواۃ پر جرح و تنقید زیادہ ہوتی ہے۔

اب ترک رفع یدین یا آمین بالجہر، یہ مسئلہ اذلیت یا فضیلت کے ہیں لڑائی یا مناظرے کے نہیں کہ سبھی باتیں احادیث سے ثابت ہوتی ہیں لیکن ہمارے ہاں اس پر پفلٹ اور پوسٹر شائع کئے جاتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دئے جاتے ہیں دونوں طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ حنفیہ نے نماز کے متعلق مرکزی چیز تلاش کی کہ کیا ہے، تو معصوم ہوا ہے کہ سکون، خشوع، اور خضوع ہے لہذا انہوں نے ترک رفع یدین اور آمین بالسر یا اخفاء کو اختیار کر کے اس کو ترجیح دے دی اور ویسے بھی معصوم ہوتا ہے کہ اول دور میں یہی تھا۔ آخر میں اس کو ترک کر دیا گیا گویا حنفیہ کے نزدیک ترک رفع یدین اور آمین بالسر کی احادیث ناسخ ہیں۔ یہاں ایک واقعہ یا لہیفہ بیان کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی مشہور اہل فہم اور بہت اونچے درجے کے محقق ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں دیوبندی تھا اور مولانا ابوالکلام آزاد دہلی آرہے تھے میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس عبقری انسان کو دیکھوں اور دیوبندی متفہم نے جو قدر تہنیت دیا اس میں میرا نام بھی شامل کر دیا تھا میں بہت خوش ہوا۔ ہم دہلی گئے اور میں نے بالقصد مولانا ابوالکلام آزادؒ کے قریب نماز پڑھی۔ مولانا نے فرائض میں رفع یدین صرف تکبیر تحریرہ کے وقت کیا پھر نہیں کیا۔ لیکن جب سنن پڑھیں تو رفع یدین کیا۔ اس پر مجھے تعجب ہوا اور میں نے مولانا سے عرض کیا کہ ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا ضرور پوچھیے تب میں نے عرض کیا کہ جناب نے فرائض میں رفع یدین نہیں کیا اور سنن میں کیا، تو مولانا نے کہا کہ ہاں میرے بھائی یہ بات پوچھنے کی تھی اور فرمایا کہ فرض بہت نازک ہیں وہ رفع یدین کے متحمل نہیں ہو سکتے لیکن سنن اور نوافل ایسے نہیں ہیں۔ حنفیہ کے ہاں ایک مسئلہ عمل کثیر کا ہے کہ جس سے نماز میں خلل آتا ہے تو میں اس پر عمل کرتا ہوں کہ فرائض میں رفع یدین نہیں کرتا اور سنن نوافل میں کر لیتا ہوں اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ وہ تطبیق ہے جو دیوبندی آپ کو آپ کے اساتذہ نے بھی نہیں بتائی ہوگی۔ میں نے اقرار کیا یہ واقعہ میں نے مولانا محمد اسحاق بھٹی سے سنا انہوں نے مولانا ظفر احسن گیلانی کے ایک مضمون میں پڑھا تھا جس کا عنوان تھا ”احمد دارالعلوم میں بیٹے چندون“۔ اور بعد میں اصل کتاب پڑھی جس کے اغاظ مختلف ہیں مفہوم یہی ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ مولانا کی بات میں اچھی تطبیق ہے کہ سنن اور نوافل سواری میں بیٹھ کر جیسے سمت ہو اور ہمت ہو ادا کئے جاسکتے ہیں لیکن فرائض میں حنفیہ کے ہاں قیام اور سمت قبلہ ضروری ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے

اب تو احادیث کے ممکن مجموعے چھپ چکے ہیں اور ایسی کتب احادیث بھی شائع ہو چکی ہیں کہ جن میں فقہ حنفی کی مستدلات احادیث مع نقد و جرح موجود ہیں۔ اس میں مقتدمہ طحاوی شریف اور گزشتہ صدی میں جمع و ترتیب پائی جانے والی اعلیٰ السنن ہے جو ۱۳ جلدوں پر مشتمل احادیث کا مستند ذخیرہ ہے ورنہ فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تمام احادیث کی تخریج بھی شائع ہو چکی ہے۔ شاید ہی کوئی مسئلہ ہو جس پر حنفیہ کے پاس اس درجہ و اسناد کی دلیل نہ ہو جو دوسروں کے پاس ہے شاید ہی کسی مسئلہ میں کم درجہ کی حدیث ہوگی۔ سب سے اہم مسئلہ فاتحہ خف امام کا ہے اس میں حنفیہ کے پاس پہلے درجہ میں جیسا کہ گذرا کہ نص قطعی یعنی قرآن پاک کی آیت ہے اس کے عدو متعدد احادیث ہیں۔ پھر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بھی جبری نماز میں مقتدی کو سماع و انصات کرنا چاہئے، البتہ سری میں وہ پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن حنفیہ

کے ہاں سری میں بھی وہ مقتدی حکماً م کے تابع ہے ہند وہ وہاں بھی سکوت کا حکم دیتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔

باب وحبوب القراءة الامام والمأموم فی الصلوة

كلها فی الحصر والسفر يحجر فيها وما يخالف. (باب) قرآن پڑھنا واجب ہے تمام نمازوں میں امام ہو یا مقتدی ہر ایک

لیکن حدیث لائے ہیں۔ ”لا صلوة لمن لم يقرأ نماز میں حضرت میں، سفر میں، جہری نماز ہو یا سری

بما تفتح الكتاب“ (اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی) اس حدیث میں امام مقتدی منفرد کا ذکر تک نہیں یعنی بات کچھ حدیث کچھ۔ اس باب میں تین حدیثیں ہیں پہلی طویل حدیث ہے جس میں امام کا ذکر ہے دوسری یہ ہے ورتیری میں ایک منفرد کا ذکر ہے جس نے مسجد نبویؐ میں تین دفعہ نماز پڑھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر پڑھ، اس نے عرض کیا مجھے سکھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے اور سنی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ پھر اطمینان سے باقی نماز کو عجمود کرتے ہوئے پوری کر..... اب اس میں قرآن پڑھنے کا ذکر ہے سورۃ فاتحہ کا کوئی ذکر نہیں اس سے کیا سمجھ جائے دو حدیثیں کچھ اور صرف ایک میں فاتحہ کا ذکر ہے اور باب میں بیان کردہ الفاظ کے مفہوم کی کوئی حدیث نہیں۔ حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ امام اور منفرد نے اگر فاتحہ نہیں پڑھی تو وجوب کا ترک کیا جس کی بناء پر نماز ”خارج“ ناقص ہوئی عجمود ہو کرے۔ جبکہ مسم شریف بیہیوں کتب سمیت سب میں مختلف احادیث ہیں ایک تو اسی مضمون میں ہے۔

تقلید کے متعلق کچھ عرض کرنا تھا لیکن مضمون طویل ہو گیا صرف ایک بیان مولانا محمد حسین بنالونی کا رسالہ ”اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۱ صفحہ ۵۳، ۵۴ مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں (اصل رسالہ میں الفاظ سخت بھی اور زیادہ بھی ہم نے وہ الفاظ نقل نہیں کئے)

”پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے عیسیٰ کے ساتھ مجتہد مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و رتد اذوق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے عیسیٰ کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھیاری سبب ہے مگر اہل حدیث میں جو بے عیسیٰ یا کم عیسیٰ ہو کر ترک تقلید مطلق کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔“

اس کے عداوہ بے شمار وارداتیں اور اکابر فقہار بعد کے بیانات ہیں مگر مولانا بنالونیؒ کی یہی تحریر کافی ہے۔

حالاتِ زندگی

الْإمامُ الْمُحَدَّثُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى تَرْمَذِي رَحِمَهُ اللهُ

نام و نسب، وطن:

امام ترمذی کا نسب مختلف کتب میں مختلف آیا ہے آپ بوخی میں پیدا ہوئے جو ترمذ کے قریب دریائے جیحول کے کنارے واقع ہے اور اس کے گرو فیصل ہے جیسے پرانے ہو اور ملتان میں یہ حفاظت شہر کے سنے ہوتی ہے

- (۱) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک (مختلف کتب)
- (۲) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد (سمعی)
- (۳) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد بن عیسیٰ (ابن کثیر)
- (۴) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک اور ایک روایت میں ابن السکن (ابن حضر)
- (۵) محمد بن عیسیٰ بن سودۃ (المختصر فی اخبار البشیر) لیکن سودۃ بامداد غلط ہے

سن ولادت، کنیت:

۳۰۹ھ بعض نے کچھ، بعض نے کچھ کہا ہے معلوم ہوتا ہے ولادت کے سن میں اختلاف ہے آپ کے والد، جد کا نام تمام روایات میں عیسیٰ ہے لہذا آپ کو کنیت ابن عیسیٰ رکھنی چاہئے تھی اس کے برعکس آپ نے ابو عیسیٰ رکھ لی اور اس پر اعتراضات ہوئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو، مدہ کے بطن سے پیدا ہوئے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ذَلِكْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (مریم: ۳۴) ﴿قَالَتْ اِنِّیْ یٰحُکُوْنُ لِّیْ وَلَدٌ وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَلَمْ اَکُ بِمُعْجِزٍ﴾ (آل عمران: ۴۷) اور یہ کنیت رکھنا صحیح نہیں لگتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے یہ کنیت رکھی تو حضرت عمرؓ نے ڈانٹا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کو اس کا عم تھا بلکہ ایک روایت ہے کہ خود آپؐ نے یہ کنیت حضرت مغیرہؓ کی رکھی درمبار کپورؓ نے ”تحفۃ الاحوذی“ میں کہا ہے کہ کوئی مرفوع متصل صریح حدیث نبی کی نہیں ہے حضرت عمرؓ کی زجہ و تعبیر اثر کا حکم رکھتی ہے۔ درویش بھی قیاس یہ کہتا ہے کہ ایسے بڑے جلیل القدر محدث کو نبی کا علم نہ ہونا بعید عن الفہم ہے کہ انہوں نے باب کی حدیث بیان کر کے قال ابو عیسیٰ ہزاروں دفعہ کہا ہے

تعلیم:

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ۲۲۰ھ اور ۲۳۵ھ کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ ۲۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ آج کل کے لوگوں کو ایسی باتیں عجیب لگتی ہیں لیکن اس زمانے میں لوگوں کو حدیث حاصل کرنے کا ترشوق

تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بچہ ان عرض کرتا ہے کہ مجھے یہ بیان کرتے ور لکھتے ہوئے پہلی جہمت سے لیکر دورہ حدیث تک کے امتداد کے گننے کا خیال ہوا تو ان کی ۳۰ کے لگ بھگ ہے وراگرن افراد یا حضرات کو بھی شمار کیا جائے جن سے کچھ نہ کچھ سیکھ تو یہ حد و چار پندرہ تک چاہی جاتی ہے

امام مسلم سے آپ کی ملاقات ہوئی لیکن ان کے حوالے سے ایک روایت اپنی کتاب میں لائے اور ایسے ہی امام ابو داؤد سے ایک روایت لائے

امام بخاری سے استفادہ اور افادہ:

سب سے زیادہ آپ نے امام المحدث حضرت محمد بن اسماعیل بخاریؒ پر علم و فہم میں ایک طویل مدت ان کے ساتھ گزار کر تعلیم حاصل کی اور استفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبد اللہ ابن عبد الرحمن داری (م ۲۵۵ھ) اور ابو زور و احمد رازی سے اس کے بعد کتاب العسل، رجال اور تاریخ میں جو استخراج کیا اس کا اکثر امام بخاریؒ اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور اس کی تحسین کی۔ امام بخاریؒ سے تو تنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کوفہ مندہ ہوا۔ امام بخاریؒ نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ سے فرمایا ”ما انتفعت بک اکثر منّا انتفعت ہی“ کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ کیسے اور کتنے عظیم لوگ تھے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے ان سے نفع حاصل کرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ تقریر کے لفظ لفظ اور نکات کو سمجھنے والے سامنے بیٹھے ہوں تو مقرر کو اتنا شرح صدر ہوتا ہے کہ نئے نئے نکات یک دم اور اچانک منجانب التذہبن میں آتے ہیں اور اگر غبی یا کندہ بن سامعین ہوں تو مقرر کو آدم نہیں ہوتی بلکہ بڑی مشکل سے آورد سے وقت پورا کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے جن حدیث کا سماع امام بخاریؒ سے کر کے اپنی جامع ترمذی میں کیا یہاں ان کا ذکر طول کا باعث ہو گا ان کی تعداد ۱۱۳ ہے

غیر معمولی حافظہ:

مذہب نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا تھا احادیث کے دو جزو آپ کے پاس سفر میں تھے ثناء سفر میں آپ کو علم ہو کہ قافلے میں وہ وہ شیخ بھی ہیں۔ جن سے وہ جزو پہنچے ہیں۔ خیال کیا کہ ان کو سنا کر ان کی توثیق کراؤں مستقر پر آئے تو دیکھا تو لکھے ہوئے دونوں جزو غائب تھے ان کی جگہ سفید کاغذ لے کر حاضر ہو گئے اور سنانے لگے شیخ کی نظر پڑ گئی کہ اوراق سادہ ہیں اور کہا کہ اما نستحی منی؟ ”کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی۔“ اس پر امام ترمذیؒ نے پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ جناب مجھے کچھ اور احادیث سنائیں میں آپ کو مجرد ایک دفعہ سننے پر سند دوں گا اس پر شیخ نے چالیس احادیث سنائیں سننے کے بعد امام ترمذیؒ نے من وعن ان احادیث کو شیخ کو سنا دیا شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے و فرمایا کہ ”مسار ایست مشمک“ میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ ایک واقعہ احقر نے اپنے استاد حضرت مشقی محمد عبد اللہ زیویؒ سے سلمان خیر المدارس ترمذیؒ پڑھتے ہوئے سنا کہ ”خرم میں آپ رقت قلبی اور خشیت الہی سے گریہ و زاری کرتے ہوئے نایابا ہو گئے۔ ایک دفعہ سفر حج کو گئے تو ایک جگہ جا کر اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سر بیچ کر یا۔ حباب کے سوس پر کہ ایب کیوں کیا تو فرمایا کہ یہاں ایک درخت تھا جس کا شہ نہ شاخیں سر کو لگتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ یہاں تو کوئی درخت نہیں اس پر فرمایا کہ رد گرد سے تحقیق کرو اگر یہاں درخت نہیں تھا تو میں سو حفظ کا شکار ہو گیا ہوں اور اب مجھے روایت حدیث کو ترک کرنا پڑے گا۔ تحقیق کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ درخت تھا لیکن ہم نے اسے مسافروں کی راحت کے لئے اکھینڈ دیا اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر دیا کی جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا اس زمانے میں

محدثین کے حافظے اور دماغ کمپیوٹر یا ریڈار یا آج کل کی زبان میں ”آٹومیٹک“ (خبردار کرنے کا آلہ) تھے کہ خطرے پر اس کی بقی از خود سرخ ہو جاتی تھی۔

جامع ترمذی کا مقام :

بلاشبہ جامع ترمذی ”صحاح ستہ“ میں شامل ہے لیکن اس پر بحث ہوتی رہی ہے کہ اس کا درجہ کس نمبر پر ہے کئی حضرات کہتے ہیں کہ صحیحین (بخاری، مسلم) سنن ابی داؤد، سنن نسائی کے بعد ہے لیکن اکثر کا خیال ہے کہ صحیحین کے بعد اس کا مقام ہے تبھی تو اس کو جامع کہتے ہیں جو بیک وقت جامع اور سنن ہے۔ جامع ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث کے تمام موضوعات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور سنن جو فقہی ترتیب پر ہو ترمذی میں دونوں باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

اگر بعض چیزوں یا اعتراضات کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو جامع ترمذی کے فوائد صحاح ستہ کی تمام کتب سے زائد ہیں۔ اسی لئے ہمارے مدارس عربیہ میں اکثر روایت یہ رہی کہ شیخ الحدیث بخاری اور ترمذی دونوں پڑھا تھا ہے۔ ایک بڑی بات جو امام ترمذی نے انتہاء سے کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کرنے کے بعد صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین کا مسلک بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث پر کن کن حضرات کا نقل رہا ہے اور حدیث کا مقام، صحیح، حسن، مشہور، غریب اور ضعیف وغیرہ بھی بیان کرتے ہیں اور ایک مسئلہ پر باب میں جو حدیث بیان کرتے ہیں اس کا متعلقہ حصہ ہی بیان کرتے ہیں ساری حدیث نہیں بیان کرتے اور مخالف و موافق دونوں طرح کی احادیث بیان کرتے ہیں اور ایک سب سے بڑا اہتمام جس کو کسی محدث نے نہیں چھیڑا وہ یہ کہ ”فی الباب“ کہہ کر اس باب میں جتنے صحابہؓ سے روایت ہے اس کا ذکر کرتے ہیں اور بعد میں آنے والوں نے اس ”فی الباب“ کی احادیث کو تلاش کر کے جمع کیا ہے

شروع ترمذی :

جامع ترمذی کی جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں اتنی شاید کسی کتاب کی نہیں۔ گزشتہ تیس چالیس سال میں تو جس بڑے جامعہ یا ادارہ علوم میں کسی شیخ نے ترمذی پڑھائی اس کی شرح اکثر و بیشتر نے لکھی اور شائع کی اسی بات سے اس کتاب کے مہتمم بالشان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وفات :

امام ترمذی کی وفات میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ولادت میں لیکن مشہور ۲۷۹ھ ہے اس کو مد نظر رکھ کر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ایک شعر میں ان کی تعریف کے ساتھ ایک منبر میں ان کی ولادت و وفات کے مشہور قول کو لیا ہے ۔

الترمذی محمد ذوزین عطر وفاة فی عین

(امام) ترمذی عمہ خصلت کے عطر تھے۔ ”عطر“ سے وفات ۲۷۹ اور ”عین“ سے عمر نکال ہے ”ع“ کے عدد ۷ ہیں۔

مؤلفہ کتب :

(۱) جامع ترمذی یہ کتاب چھ ناموں سے مشہور ہے (۲) کتب العلس (۳) الشماخ (النوی) یہ ترمذی کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اب علیحدہ اس کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ملتے ہیں (۴) اسماء الصحابہ (۵) کتب الجرح والتعديل (۶) کتب التاريخ (۷) کتب الزہد (۸) کتب الاسماء والکنی (۹) کتب التفسیر (۱۰) رباعیات فی الحدیث (۱۱) العلس الصغیر (۱۲) کتب فی آثار المعرفۃ ۔

امام ترمذی کے متعلق ان کے معاصر حضرات اور بعد میں آنے والے اکابر علماء نے جن آراء کا اظہار کیا ہے اگر اس کا خلاصہ بھی درج کیا جاتا تو مضمون بہت طویل ہو جاتا لہذا خاصے اختصار سے کام لیا ہے جن حضرات کو تفصیل سے مطالعہ کرنا ہے تو وہ ڈاکٹر علامہ حبیب اللہ مختار شہید سابق مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ناؤن کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹر یث ”الامام الترمذی“ ”تخریج کتاب الطہارت من جامعہ“ کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ۷۰ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذی اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بڑے سے بحث کی ہے انہوں نے کتاب الطہارت کے فی الباب کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ ۷۰ صفحات کی اس کتاب اور محنت کو دیکھ کر پسند آ جاتا ہے۔ راقم نے ترمذی کے حالات کے متعلق اس سے استفادہ کیا ہے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی محنت کی۔ مدارین عربیہ نے کیسے کیسے شمس و قمر پیدا کئے لوگ کہتے ہیں کہ مدارس عربیہ فضول ہیں بانجھ ہو گئے، ان سے عرض ہے کہ امام ترمذی کی نسبت سے ان پر ڈاکٹر شہید کے اس کام کا مطالعہ فرمائیں تفصیل میں نہیں جاتا۔ آج کل اس کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ہیں آج کے نوے فیصد پل ایچ ڈی حضرات کو ان کے نام کا علم نہیں ہوگا ان پر بھی فخر و ناز کیا جاسکتا ہے

آخر میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ اب احادیث کے سینکڑوں مجموعے چھپ چکے ہیں ائمہ مجتہدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین نے اگر کھیں مدونہ کی ہوتیں تو کسی مسئلہ کو کتب احادیث سے معلوم کرنا کتنا مشکل ہوتا اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ سے پہلے کرایا احادیث کے مجموعے بعد میں مرتب ہوئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الطَّهَّارَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طہارت جو مروی ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱: باب کوئی نماز بغیر طہارت کے

قبول نہیں ہوتی

۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ

صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی صدقہ مالِ خیانت سے قبول ہوتا ہے۔ ہناد نے اپنی حدیث میں بغیر طہور کی جگہ اَلَّا يَطْهُوْرَ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح اور احسن ہے اس باب میں ابی ملیحؒ سے ان کے والد کے واسطے سے اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوللیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ ان کو زید بن اسامہ بن عمیر الہذلی بھی کہا جاتا ہے

۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قَالَ هَنَادُ نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاكِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ قَالَ هَنَادُ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا يَطْهُوْرُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أَسَامَةَ أَسْمَةُ عَامِرٍ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ عَمْرِو الْهَذَلِيُّ۔

۲: طہارت کی فضیلت کا باب

۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے۔ تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (یا اس کی مثل فرمایا) اس کی تمام خطائیں دھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی تمام خطائیں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئی تھیں

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّهْوَرِ

۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ ابْنِ عِيْسَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَيْنُهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ إِحْرِ قَطْرِ الْمَاءِ أَوْ نَحْوِ هَذَا وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ

یہاں تک کہ وہ گنہگار ہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے ابویں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک سہیل سے وہ اپنے والد سے وروہ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں سہیل کے والد ابو صالح سہان کا نام ذکر کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبد شمس ہے و بعض کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاری عیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں عثمان، ثوبان، ضابطی، عمرو بن عیسیٰ، سہیل، و عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث مذکور ہیں اور ضابطی جنہوں نے وضو کی فضیلت کے متعلق نبی اکرم سے روایت کیا ہے وہ عبد اللہ بن ضابطی نہیں اور ضابطی جو ابو بکر صدیق سے روایت کرتے ہیں ان کا سماع نبی سے ثابت نہیں۔ ان کا نام عبد الرحمن بن عسیدہ و رکبیت ابو عبد اللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہ سے شرف ملاقات کیسے سفر کیا، وہ سفر میں تھے کہ حضور کی وفات ہو گئی انہوں نے نبی سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ضابطی بن عمر احمسی جو وہ صحابی ہیں ان کو بھی مذکور کیا جاتا ہے۔ ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کرنے والہ ہوں پس میرے بعد تم میں قبیل نہ کرنا۔

۳ : باب بے شک طہارت نماز کی کنجی ہے

۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سدر ہے۔ ابویں ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں صحیح اور احسن ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل سچے ہیں بعض محدثین نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابی

مِنْ يَدِهِ كُلِّ حَبِطَةٍ تَطْسَنُهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ أَحْرِ قَطْرِ مَاءٍ حَتَّى يَجْرَحَ بَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَانُ وَاسْمُهُ ذُكْوَانٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اخْتَلَفُوا فِي إِسْمِهِ فَقَالُوا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَتُوبَانَ وَالضَّابِّحِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَسَاةَ وَسَمَانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالضَّابِّحِيِّ هَذَا الَّذِي رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي فَضْلِ الطَّهْوَرِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ الضَّابِّحِيُّ وَالضَّابِّحِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِالْصَّدِيقِ لَيْسَ لَهُ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسَاةَ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَحَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثُ وَالضَّابِّحِيُّ بْنُ الْأَعْمَرِ الْأَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ يَقَالُ لَهُ الضَّابِّحِيُّ أَيْضًا وَإِنَّمَا حَدِيثُهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنِّي مُكَاتِبٌ لَكُمْ الْأَمَّةَ فَلَا تَقْتَسِنَ بَعْدِي۔

۳ : بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ

۳ حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَفَيْيَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا مَا وَكَبِعَ عَنْ سُفْيَانَ وَتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَسْفِيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُفَيْفَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَأَحْسَنُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے
حجت پکڑتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان
کو مقارب الحدیث کہا ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات
منقول ہیں۔

عَقِيلٌ هُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ
كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَقِيلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَلَهُ
الْبَابُ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ.

(ن) مقارب الحدیث سے مراد یہ ہے کہ راوی کی روایت کردہ حدیث صحت کے قریب ہو۔

۴ : باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے
۴ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب
بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ“ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شعبہ کہتے
ہیں کہ ایک اور مرتبہ فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ
وَالْخَبِیْثِ اَوِ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ۔ میں اللہ کی پناہ
مانگتا ہوں شر سے اور اہل شر سے یا فرمایا ناپاک جنوں سے اور
ناپاک جنوں کی عورتوں سے اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن
ارقمؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو عیسیٰ
فرماتے ہیں حدیث انسؓ اس باب میں اصح اور احسن ہے اور
زید بن ارقمؓ کی روایت میں اضطراب ہے۔ ہشام دستوائی اور
سعید بن ابی عروبہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید نے کہا وہ
قاسم بن عوف شیبانی سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے
ہیں ہشام نے کہا وہ قتادہ سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے روایت
کرتے ہیں اس حدیث کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اور انہوں
نے نصر بن انسؓ سے روایت کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ زید بن
ارقمؓ سے روایت ہے اور معمر کہتے ہیں کہ روایت ہے نصر بن
انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ ابو عیسیٰ کہتے
ہیں کہ میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق
تو انہوں نے کہا کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے دونوں سے اکٹھے نقل

۴ : بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهْنَادٌ قَالَا لَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرٰی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ اَوِ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ وَلَهُ
الْبَابُ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَأَبِي
مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ
شَيْءٍ فِیْ هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمَ فِیْ إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ رَوٰی هِشَامُ
الدِّسْتَوَالِیُّ وَسَعِیْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ
وَقَالَ سَعِیْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّیْبَانِیِّ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا
فَقَالَ يَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ قَتَادَةُ رَوٰی عَنْهُمَا
جَمِیْعًا.

کیا ہو یعنی قاسم اور نضر سے۔

۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا جاتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک اور بُرے کاموں سے (ابو عیسیٰ نے کہا ہے) کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۵: باب بیت الخلا سے نکلتے وقت کیا کہے؟

۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے نکلتے تو فرماتے: "غُفْرَانُكَ" اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسرائیل کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ اسرائیل یوسف بن ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث معدوم نہیں ہوتی۔

۶: باب قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ

رخ ہونے کی مخالفت کے بارے میں

۷: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم قضائے حاجت یا پیشاب کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا کرو۔ ابویوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم شام گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیت الخلا قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں لہذا ہم رخ پھیر لیتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس باب میں عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور معقل بن ابی یثم رضی اللہ عنہ جنہیں (معقل بن ابی معقل بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ

۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ الصَّيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۵- بَاب مَا یَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاصِلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ یُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانُكَ قَالَ أَبُو عِیْسَى هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِیْثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ یُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَابُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَیْسٍ الْأَشْعَرِیُّ وَلَا یُعْرَفُ مَعًا فِیْ هَذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِیْثُ عَائِشَةَ۔

۶: بَاب فِی النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ

الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُیَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ یَزِيدَ اللَّخْمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدْ مَنَّا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرًا حِیْضَ قَدْ بَسَتْ مُسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَّرَفَ عَنْهَا وَتَسْتَعْفِرُ اللَّهَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ وَیَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ أَبِي مَعْقِلٍ

عنه، ابوامامہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابویوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے اور ابویوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری ہے اور انکی کنیت ابوبکر ہے ابوالولید کی نے کہا کہ ابوعبد اللہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پیشاب یا قضاء حاجت کے وقت اور نہ پیچھے کرو، اس سے مراد جنگل ہے جبکہ اسی مقصد کیلئے بنائے گئے بیت الخلاء میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے۔ اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خواہ صحرا ہو یا بیت الخلاء قبلہ کی طرف پیچھ کرنا تو جائز ہے لیکن قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے۔

وَأَبَى أُمَامَةَ وَابْنَ هُرَيْرَةَ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَأَبُو أَيُّوبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَكُنْيَتُهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا إِنَّمَا هَذَا فِي الْغَائِطِ فَإِنَّمَا فِي الْكُفْرِ الْمُبِينَةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَإِنَّمَا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَرَفِ الصَّحْرَاءِ وَلَا فِي الْكُفْرِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ.

(ف) یہ حکم مدینہ منورہ کا ہے اس لئے کہ وہاں قبلہ جنوب کی طرف ہے۔

۷۔ بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۷۔ باب قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت

۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ منع کیا ہے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوقحادہؓ اور عمارؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ ابویسی نے فرمایا حدیث جابرؓ اس باب میں حسن و غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیئہ نے ابی زہیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابی قحادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ ہمیں اس کی خبر تھیہ نے دی وہ اسے ابن لہیئہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ جابرؓ کی حدیث ابن لہیئہ کی

۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ قَرَأْتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ بِغَائِطٍ يَسْتَقْبِلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهْيَنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ أَخْبَرَ بِأَيْدِكَ قَتِيبَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهْيَنَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ

حدیث سے اصح ہے۔ ابن لہیثۃ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہما کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاے حاجت کیلئے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ شام اور پشت قبیلہ کی طرف تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْثَةَ وَابْنُ لَهَيْثَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

۹. حَدَّثَنَا هَذَا نَا عَبْدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَفِئْتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ قَرَأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَذِيرَ الْكُفَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(ن) احناف کے نزدیک قبلہ کی طرف رخ یا پیچھ کرنا قضاے حاجت یا پیشاب کے وقت ممنوع ہے چاہے گھر میں ہو یا جنگل میں۔ اس لیے ممکن ہے کہ روایت کا مفہوم یہ ہو کہ آپ ﷺ نے بتایا اسیا کیا ہو اور قوی حدیث (امر) کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔

۸: باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اسکی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔ اس باب میں عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ ابویحییٰ کہتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ اس باب میں احسن اور اصح ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث عبدالکریم بن ابی الحارث سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ پھر میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبدالکریم بن ابی الحارث نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ابویہ سخی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اسکے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبید اللہ نافع سے اور وہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ یہ

۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاشِرِيكَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعًا وَلِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَحَدِيثُ عُمَرَ إِنَّمَا رَوَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُعَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُولُ قَائِمًا لِمَا بَلَغْتُ قَائِمًا بَعْدَ وَائِمًا رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُعَارِقِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ أَيُّوبُ السُّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيهِ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بَلَغْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ فِي هَذَا

حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے۔ بریدہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں پیشاب کرنے کی ممانعت تادیبا حرام نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

۹: باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

۱۱: حضرت ابی وائلؓ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا نبی ﷺ ایک قوم کے ڈھیر پر آئے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کیلئے وضو کا پانی لایا اور پیچھے ہٹنے لگا تو حضور ﷺ نے مجھے بلا لیا یہاں تک کہ میں ان کے پیچھے (زدیک) پہنچ گیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابویسیؓ نے کہا کہ منصور اور عبیدہ رضی اللہ عنہما نے ابی وائلؓ کی حدیث کے واسطے سے اعمش سے نقل کی ہے اسکے علاوہ حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن محمدؓ ابی وائلؓ سے وہ مغیرہ بن شعبہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابی وائلؓ کی حدیث حذیفہؓ سے اصح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں (بوقت ضرورت) رخصت دی ہے۔

۱۰: باب قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

۱۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ ابویسیؓ نے فرمایا اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے پھر کعب اور حماد نے اعمش سے روایت کیا ہے کہ اعمش نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعمش نے انس بن مالکؓ یا کسی بھی صحابیؓ سے حدیث نہیں سنی اور انہوں (اعمش)

غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّادِيْبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ مِنَ الْحَجَفَاءِ أَنْ تَبُولَ وَأَنْتَ قَائِمٌ.

۹: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ كَعْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَابِطَةَ قَوْمٍ قَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَلَمْ هَبْتُ لِأَنَّهَا تَأَخَّرَ عَنْهُ فَلَمْ غَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَنَوَضًا وَمَسَحَ عَلَى خَفِيَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَكَذَا رَوَى مَنْصُورٌ وَغُبَيْدَةُ الصَّبِيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

۱۰: بَابُ الْإِسْتِثَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذُوقُوا مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى وَكِيعٌ وَالْحِمَازِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذُوقُوا مِنَ الْأَرْضِ وَكَلاَ الْحَدِيثَيْنِ مُرْسَلٌ وَيَقَالُ لَمْ يَسْمَعْ الْأَعْمَشُ مِنْ أَنَسٍ بِنِ مَالِكٍ وَلَا مِنْ

نے اس بن ۷ لک کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور انکی نماز کی حکایت بیان کی اور اعش کا نام سلیمان بن مهران ہے اور انکی کنیت ابو محمد کاہلی ہے اور وہ بنی کاہل کے مولیٰ ہیں۔ اعش کہتے ہیں کہ میرے باپ کو بچپن میں لایا گیا تھا اپنے شہر سے اور حضرت سروق نے ان کو وارث بنایا۔

۱۱: باب داسنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت

۱۳: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آلہ تاسل کو دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور کس بن حنیف سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بوقت وہ کا نام حارث بن ربیع ہے۔ اہل عم کا اسی پر عمل ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۲: باب پتھروں سے استنجا کرنا

۱۴: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ تمہارے نبیؐ نے تمہیں ہر بات سکھائی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع کیا، داسنے ہاتھ سے استنجا کرنے، تین دھیوں سے کم کیسا تھ استنجا کرنے اور گوبرا ذہدی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور خلاد بن سائب سے بھی احادیث مروی ہیں۔ خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم اور صحابہؓ کا یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کا اثر پانی کے بغیر ختم ہو جائے تو پتھروں سے ہی استنجا کافی ہے۔ ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام

أَخَذَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ إِلَى آسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي فَاذْكُرْ عَنْهُ حِكَايَةَ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَعْمَشُ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانَ أَبِي حَمِيلًا قَوْرَةً مَسْرُوقٍ۔

۱۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُتَمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَلْمَانَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ قَتَادَةَ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِينِ۔

۱۲: بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۴- حَدَّثَنَا هَنَادًا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ أَحَدًا لَا يَدُ كُلِّ مَنْ فَلَا يَدَ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا أَنَّ الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ إِذَا انْقَى أَقْرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ

وَإِسْحَقُ.

احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳: باب دو پتھروں سے استنجا کرنا

۱۵: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کیسے نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے تین ڈھیے (پتھر) تلاش کرو۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں۔ میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لیکر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ڈھیے (پتھر) لے لئے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے حدیث اسرائیل کی طرح۔ معمر اور عی بن زریق بھی ابی اسحاق سے وہ علقمہ سے اور وہ عبدالرحمن بن اسود وہ اپنے والد اسود بن یزید اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ ابی اسحاق سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے اور وہ عبداللہ سے اسے نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں اضطراب ہے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبد الرحمن سے سوا کیا کہ ابی اسحاق کی ان روایات میں سے کوئی روایت صحیح ہے تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے انہوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا، شاید امام بخاریؒ کے نزدیک زہیر کی حدیث اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے اور اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں اس باب میں میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت زیادہ اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل ابی اسحاق کی روایت میں دوسرے راویوں کی نسبت بہت اثبت ہیں اور

۱۳: بَابُ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

۱۵: حَدَّثَنَا هَذَا وَقْتِيْبَةُ قَالَ لَا وَكَيْفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ لِي: ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ قَالَ فَاتَيْنَهُ بِحَجَرَيْنِ وَزَوْفَةٍ فَاتَّخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الزَّوْفَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رُكْسٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَكَذَا زَوَى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَعَوْ حَدِيثَ إِسْرَائِيلَ وَزَوَى مَعْمَرُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَزَوَى زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَزَوَى زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَالِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَكَانَتْ رَأْيَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَشْبَهَ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِهِ الْجَامِعِ وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا عِنْدِي حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ وَقَيْسِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ أَثْبَتٌ وَأَخْفَظُ لِحَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَتَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ

زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ قیس بن ربیع نے انکی متابعت کی ہے۔ میں (ترمذی) نے ابوموسیٰ محمد بن شعیبہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری کی ابواختی سے منقول جو احادیث چھوٹ گئیں انکی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں پورا پورا بیان کرتے تھے۔ ابویسیٰ نے کہا۔ ذہیر کی روایت ابی اسحاق سے زیادہ قوی نہیں اس لئے کہ ذہیر کا ان سے سماع آخر وقت میں ہوا۔ میں (ابویسیٰ) نے احمد بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تم زائدہ اور ذہیر کی حدیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ وہ حدیث ابواختی سے مروی ہو۔ ابواختی کا نام عمرو بن عبداللہ اسمعیلی الہمدانی ہے۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی اور (ابوعبیدہ) کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کیا تمہیں عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی ہوئی کچھ باتیں یاد ہیں تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۱۴: باب جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گو براور ہڈی سے استنجنہ کرو اس لئے کہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، سلیمانؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسمعیل بن ابراہیم وغیرہ سے بھی مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ ”لَيْلَةُ الْجَنِّ“ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے، انہوں نے پوری حدیث کو بیان کیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا قَاتَنِي الَّذِي قَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بِهِ أَمَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَزُهَيْرٌ فِي أَبِي إِسْحَقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِأَنَّ سَمَاعَهُ مِنْ بَاخِرَةَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَنْبَلِ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تَبَالِ أَنْ لَا تَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِ هُمَا إِلَّا حَدِيثَ أَبِي إِسْحَقَ وَأَبُو إِسْحَقَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّيِّعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا يَعْرِفُ اسْمَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

۱۴: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَحْفَصُ بْنُ عِيَاذٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

کہ گوہر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ اسمعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے صحیح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں، پھر اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۱۵: باب پانی سے استنجا کرنا

۱۷: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے (عورتوں سے) فرمایا کہ اپنے شوہروں کو پانی سے استنجا کرنے کا کہو کیونکہ مجھے ان سے (کہتے ہوئے) شرم آتی ہے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس باب میں جریر بن عبد اللہ الجلی، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرنا اختیار (یعنی پسند) کرتے ہیں۔ اگر چہ ان کے نزدیک پھروں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے لیکن پانی کے استعمال کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

الْحَبِیُّ الْحَدِیثُ بِطَوْلِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْحَبِیِّ وَكَانَ رَوَايَةً إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ مِنْ رَوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

۱۵: بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ تَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرُّنَ أَرْوَأَجُكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيعُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْبِبُهُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ وَأَنَسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَإِنْ كَانَ الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُهُ عِنْدَهُمْ فَإِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَأَوْهُ الْفَصْلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَآخَرُهُ وَاسْلُخْ۔

فَاتْلُوه: اگر نجاست موجودہ (روپے کے سکہ) سے زیادہ لگی ہو تو پھر پانی سے استنجا ضروری ہے۔

خلاصہ الباب: پانی سے استنجا کرنا مسنون ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے بعض لوگ پانی سے استنجا کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۱۶: باب اس بارے میں کہ نبی ﷺ کا قضائے

حاجت کے وقت تو دو ورتشریف لے جانا

۱۸: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے گئے اور بہت دور گئے۔ اس باب میں عبد الرحمن بن ابی قرادؓ، ابی قتادہؓ، جابرؓ اور یحییٰ بن عبیدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یحییٰؓ اپنے والد ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ اور

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا

أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ وَابْنِ قَتَادَةَ وَ

جَابِرٍ وَ يَحْيَىٰ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ أَبِي مُوسَى وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ بِلَالٍ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَرْتَادِلُ لَهُ مَكَانًا كَمَا يَرْتَادِلُ مَنَزِلًا وَ أَبُو سَلَمَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ۔

جال بن حارث سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کیلئے جگہ ڈھونڈتے تھے جس طرح پڑاؤ کیلئے جگہ تلاش کرتے۔ ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہے۔

حَلَالٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے جبکہ کچی جگہ ہو یا پانی کھڑا ہو جاتا ہو لیکن اگر فرش پکا ہو اور پانی نکلنے کی جگہ موجود ہو تو یہ ممانعت نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس حرکت سے دل میں وسوسا پیدا ہوتے ہیں۔ وسوسا کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اعمال و افعال میں کچھ خاصیتیں رکھی ہیں جن میں بغاہر کوئی جوڑ نظر نہیں آتا مثلاً علامہ شافعیؒ نے بہت سارے اعمال کے بارے میں فرمایا کہ وہ لیسین پیدا کرتے ہیں ان میں سے غسل خانہ میں پیشاب کرنا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ خیال کوئی تو ہم پرستی نہیں بلکہ جس طرح اور چیزوں کے کچھ خواص ہیں اور ان خواص کا اعتقاد تو حید کے منافی نہیں ہے۔

۱۷: باب غسل خانے

میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۱۹: حضرت عبداللہ بن مغفلؒ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا کہ عمو، وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک در صحابی سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اشعث بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور طریق سے اس کے مرفوع ہونے کا ہمیں علم نہیں۔ انہیں اشعث اُعلیٰ کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر وسوسا اسی سے ہوتے ہیں اور بعض اہل علم جن میں ابن سیرین بھی ہیں انکی اجازت دیتے ہیں ان سے کہا گیا کہ اکثر وسوسا اس سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ابن مبارکؒ نے کہا کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس پر پانی بہا دیا جائے۔ ابو عیسیٰؒ نے کہا ہم ت یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے بیان کی انہوں نے حبان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسِلِ

۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحِمَّةٍ وَقَالَ إِنَّ عَامَّةَ الْوُسَّاسِ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَيُقَالُ لَهُ الْأَشْعَثُ الْأَعْمَى وَقَدْ كُتِبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسِلِ وَقَالُوا عَامَّةُ الْوُسَّاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيهِ تَعَصُّ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيرِينَ وَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُقَالُ إِنَّ عَامَّةَ الْوُسَّاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبَّنَا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وَسَّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسِلِ إِذَا خَرَجَ فِيهِ الْمَاءُ قَالَ أَبُو عِيْسَى تَابَ بَدَلُكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَلِيُّ عَنْ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَالِكِ

۱۸: باب مسواک کے بارے میں

۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَرَوْى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحِيحٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَرَوْى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَأَمَّا مُحَمَّدٌ فَزَعَمَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيقَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَآلِ بْنِ عَمْرٍو وَآمَ حَبِيبَةَ وَابْنَ عَمْرٍو وَآبِي أُمَامَةَ وَآبِي أَيُّوبَ وَتَمَامَ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ حَنْظَلَةَ وَآمَ سَلَمَةَ وَوَائِلَةَ وَآبِي مُوسَى۔

۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا بو عیسیٰ نے فرمایا یہ حدیث محمد بن اسحق نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے، انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حدیث ابی سلمہ کی ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد کی منقول حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہی میرے نزدیک صحیح ہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کے خیال میں حدیث ابی سلمہ زید بن خالد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد، انس رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ابو ایوب رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہ، واہلہ اور ابو موسیٰ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۱: ابی سلمہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جھنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں رات کے تہائی حصہ تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا۔ ابوسمہ کہتے ہیں جب زید نماز کیلئے مسجد میں آتے تو مسواک انکے کان پر ایسے ہوتی جیسے کاتب کا قلم کان پر ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک مسواک نہ کر لیتے پھر

۲۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسَوَّاهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَسَنَّ

ثُمَّ رَدَّ إِلَى مَوْضِعِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اسے اسی جگہ رکھ لیتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: لفظ سواک آلہ اور فعل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ساک یسوک سوک سے نکلا ہے جس کا معنی ہے رگڑنا پھر اس لفظ کو مطلق دانت مانجنے کے لئے بولتے ہیں خواہ سواک نہ ہو۔ سواک کے فوائد بے شمار ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ سواک کے فوائد ستر (۷۰) سے زیادہ ہیں سب سے کم تر فائدہ یہ ہے کہ منہ سے میل پچھل صاف ہو جاتا ہے۔ سب سے اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت ایمان والے کو کلمہ یاد رہتا ہے۔ طہارت و نفاذت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ان سب میں سواک بھی ہے سواک کے طبی فوائد ہیں اور بہت سے امراض سے اس کی وجہ سے جو تحفظ حاصل ہوتا ہے اس سے آج کل ہر صاحب شعور کچھ نہ کچھ واقف ہے لیکن دینی نقطہ نگاہ سے اس کی اہمیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہے۔ سواک کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک سواک سنت ہے پھر جمہور میں اختلاف ہے کہ سواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی سنت ہے۔ امام شافعیؒ نماز کی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ احناف سنت وضو کہتے ہیں دلائل دونوں کے پاس ہیں لیکن احناف کے دلائل زیادہ مضبوط ہیں اور ان کے دلائل شواہد بھی ہیں۔

۱۹: باب نیند سے بیداری
پر ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن
میں نہ ڈالے جائیں

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ
مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ
حَتَّى يَغْسِلَهَا

۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو دو یا تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کیلئے پسند کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے اور اگر وہ پانی کے برتن میں ہاتھ دھونے سے پہلے ڈالے گا تو میں اس کو سمجھتا ہوں لیکن مکروہ پانی ناپاک نہیں

۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وَلَدِ بُسْرَيْنِ أَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْبَلَدِ فَلَا يَدْخُلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ أَبِي عَمْرٍو جَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَحَبُّ لِكُلِّ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ كَانَتْ أَوْغَرَهَا أَنْ لَا يَدْخُلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذَلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ

ذَلِكَ الْمَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ نَجَاسَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَقْبَطَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَأَعْجَبَ إِلَيَّ أَنْ يَهْرُقَ الْمَاءَ وَقَالَ إِسْحَقُ إِذَا اسْتَقْبَطَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا۔

ہوگا بشرطیکہ اسکے ہاتھوں کے ساتھ نجاست نہ لگی ہو اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو اور ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو میرے نزدیک اس پانی کا بہا دینا بہتر ہے۔ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب بھی بیدار ہو رات ہو یا دن ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔

خلاصۃ الباب: رات ہو کہ دن جس وقت بھی آدمی سوئے تو وہ جاگنے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے اگرچہ ہاتھوں پر گندگی نہ لگی ہو لیکن اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین ہو تو ہاتھ دھونا فرض ہے۔ ظن غالب ہو تو واجب اگر شک ہو تو سنت اگر شک بھی نہ ہو تو مستحب ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس حکم پر عمل نہ کرے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے بغیر برتن میں ڈالے تو اس کا حکم کیا ہے؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہی تفصیل ہے جو باقی میں گذری۔

۲۰: باب وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۲۰: بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۲۳: رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص وضو کی ابتدا میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، اہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں امام احمد نے فرمایا کہ میں نے اس باب میں عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں پائی۔ اسحاقؒ نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر تسبیح چھوڑ دے تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا اور اگر بھول کر یا حدیث کی تاویل کر کے چھوڑ دے تو وضو ہو جائے گا۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس باب میں رباح بن عبد الرحمن کی حدیث احسن ہے۔ ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رباح بن عبد الرحمن اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ابو ثعلب المری کا نام شامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبد الرحمن، ابو بکر بن حویطب ہیں، ان میں سے بعض راویوں نے اس حدیث کو ابو بکر بن

۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَبَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا نَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَوْمَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَوْيِطِبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثًا لَهُ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ إِسْحَقُ إِنَّ تَرِكَ التَّسْمِيَةِ عَامِدًا أَغَادَ الْوُضُوءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مَنَّا وَلَا أَجْزَاهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهَا وَأَبُوهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ وَأَبُو ثَعَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهُ ثَمَامَةُ بْنُ حَصِينٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو

بَكْرِ بْنِ حُوَيْطٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ حُوَيْطٌ سَمِعْتُ رَأْسَ الْأَمَةِ دَادَا فِي طَرَفِ مَنْسُوبٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حُوَيْطٍ فَسَبَّهَ إِلَى جَدِّهِ - کیا ہے۔

(ن) حنفی کے نزدیک تسمیہ پڑھنا فرض نہیں۔ مندرجہ بالا حدیث میں وضو کے کمال کی نفی ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ اور مجتہدین کے نزدیک جو وضو غفلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر کیا جائے وہ بہت ناقص اور بے نور ہوگا اور ناقص کو کالعدم قرار دے کر اس کی سرے سے نفی کر دینا عام محاورہ ہے اگرچہ وضو ہو جاتا ہے اس لئے کہ دوسری احادیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو اس کے صرف اعضاء وضوئی کو پاک کرتا ہے۔ آگے چل کر امام ترمذی نے بعض علماء کا مذہب بیان فرمایا کہ اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا تو وضو دوبارہ کرے لیکن یہ مذہب درست نہیں ہے۔

۲۱: باب کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۲۴: سلمہ بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرو تو طاقۃ عدد میں لو۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابویسی کہتے ہیں حدیث سلمہ بن قیس حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک اگر وضو میں ان دونوں کو چھوڑ دیا اور نماز پڑھی لی تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور انہوں نے وضو اور جنابت میں اس حکم کو یکساں قرار دیا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ، عبد اللہ بن مبارک، احمد اور اسحق بھی یہی کہتے ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔ ابویسی نے فرمایا کہ ایک گروہ نے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے وضو میں نہ کرے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کے نزدیک

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَمَاعٍ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ وَجَرِيرًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْفِثِرُوا إِذَا اسْتَجْمَرْتُمْ فَأَوْتِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَ الْوَالِلِ بْنِ حُجْرٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْإِسْتِنْشَاقَ فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ حَتَّى صَلَّى أَعَادَ وَ رَأَوْا ذَلِكَ فِي الْوُضُوءِ وَ الْجَنَابَةِ سَوَاءً وَ بِهِ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ وَ قَالَ أَحْمَدُ الْإِسْتِنْشَاقُ أَوْ كَذُ مِنْ الْمَضْمَضَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ

نہ وضو میں اعادہ کرے اور نہ غسل جنابت میں کرے اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں لہذا جوان دونوں کو وضو اور غسل جنابت میں چھوڑ دے تو اس پر اعادہ (نماز) نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۲: باب کلی کرنا اور ایک ہاتھ

سے ناک میں پانی ڈالنا

۲۵: عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے۔ یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالا اور کلی بھی کی، اسے صرف خالد بن عبد اللہ نے ذکر کیا ہے۔ خالد محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے ایک ہی چلو کافی ہے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دونوں کیلئے الگ پانی لینا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں ایک ہی چلو سے کرے تو جائز ہے اور اگر الگ الگ چلو سے کرے تو یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے۔

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِأَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَجِبُ الْإِعَادَةُ عَلَى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۲۲: بَابُ الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ

۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُوسَى نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمُضًا وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ فَقَالَ ذَلِكَ كَلَّا وَلَهُي الْبَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى وَلَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمُضًا وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمُضَةُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ يُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَفْرَقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ جَمَعَهُمَا فِي كَفِّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ فَرَقَهُمَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو: "مَضْمُضَةً" كَالْقَوِي مَعْنَى نَامٍ هِيَ پانی کو منہ میں داخل کرنے، حرکت دینے اور باہر پھینکنے کے مجموعے کا۔ استنشاق ماخوذ ہے نَشَقٌ، يَنْشَقُ، نَشَقًا سے جس کے معنی ہیں ناک میں ہوا داخل کرنا (سوجھنا)۔ "استنشاق" کے معنی ہیں ناک میں پانی داخل کرنا "انتشار" کے معنی ہیں ناک سے پانی نکالنا۔ کلی اور ناک میں پانی داخل کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مذاہب ذکر کئے ہیں: (۱) مسلک ابن ابی لیلی، امام احمد اور عبد اللہ بن

مبارک اور امام اسی حق کان کے نزدیک وضو اور غسل دونوں میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے (۲) دوسرا مسک امام مالک اور امام شافعی کا ہے۔ ان کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں سنت ہے۔ (۳) تیسرا مسک حنابل اور سفیان ثوری کا ہے ان کے نزدیک کلی وضو میں سنت اور غسل میں واجب ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ”وَان كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهَّرُوا“ ہے مبالغہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غسل کی طہارت وضو کی طہارت سے زیادہ ہونی چاہئے۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے کئی طریقے ہیں لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کلی کے لئے انگ چلو میں پانی لے اور ناک کے لئے انگ۔ یہی حنابل اور امام شافعی کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۲۳: باب داڑھی کا خدال

۲۶: حسان بن ہلال سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عمر بن یاسر کو وضو کرتے ہوئے انہوں نے داڑھی کا خدال کیا تو ان سے کہا گیا یا (حسان) نے کہا کیا آپ داڑھی کا خدال کرتے ہیں؟ حضرت عمارؓ نے کہا کون سی چیز میرے لیے مانع ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی داڑھی کا خدال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷: ابن ابی عمر سفیان سے وہ سعید بن ابی عروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسان بن ہلال سے وہ عمارؓ سے اور عمر بنیؓ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عائشہؓ، ام سلمہؓ، انسؓ، امین ابی اوفیؓ اور ابوالیوبؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعبسیؓ نے کہا میں نے اسحق بن منصورؓ سے انہوں نے احمد بن حنبلؓ سے سنا انہوں نے فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ عبدالکریم نے حسان بن ہلال سے ”حدیث تخیل“ نہیں سنی۔

۲۸: یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عامر بن شقیق سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خدال کیا کرتے تھے۔ ابوعبسیؓ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بنی رقی کہتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو مروی ہے ابو وائل کے واسطہ سے حضرت عثمانؓ سے۔

۲۳: بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتَخْلِلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلِلُ لِحْيَتَهُ.

۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِطْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ.

۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْلِلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ

الْعِلْمُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا اتَّخِلِيلَ اللَّحْمِ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنَّ سَهَاعِي التَّخِيلِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ إِسْحَقُ إِنَّ تَرَكَهُ نَاسِيًا أَوْ مُتَوَلًّا أَحْزَاهُ وَإِنْ تَرَكَهُ عَامِدًا أَعَادَ -

اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر خلال کرنا بھول جائے تو وضو جائز ہے۔ امام اٹخیؒ نے کہا کہ اگر بھول کر چھوڑ دے یا تاویں سے تو جائز ہے اور اگر جان بوجھ کر (خلال) چھوڑا تو (وضو) دوبارہ کرے۔

(ن) حنفیہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے (مترجم)

حَالُ الْبَابِ: داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں چلو بھر پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچائے پھر دائیں ہاتھ کی پشت گلے کی طرف کر کے انگلیں بالوں میں ڈال کر نیچے کی طرف سے اوپر کی طرف تین دفعہ لے جائے۔

۲۴: باب سر کا مسح آگے سے پیچھے کی

جانب کرنا

۲۹: حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں سے تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کی پھر پیچھے سے گئے اپنی گدی تک پھروں کرویں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس باب میں معاویہؓ، مقدم بن معدیکربؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث صحیح اور احسن ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور احقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵: باب سر کا مسح پچھلے حصہ سے

شروع کرنا

۳۰: ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سر کا مسح کیا ایک مرتبہ پچھلی طرف سے شروع کیا اور دوسری مرتبہ سامنے سے پھر دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔ امام ابویسیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ إِنَّهُ

يُبْدَأُ بِمُقَدِّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

۲۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ يَبْدُوهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَآذَنَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُقَدِّمِ ابْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَعَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيسَى حَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ زَيْدٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَ أَحْسَنُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ -

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ

بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرْبُورٍ الْمُفَصَّلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدِّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَاهُمَا طُهُورٌ هُمَا وَ نَظَرُ بِهِمَا قَالَتْ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے صحیح اور اجود ہے بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا مِنْ هَذَا وَأَحْمَدُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۲۶: باب سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسَحَ الرَّأْسَ مَرَّةً

۳۱: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور دونوں کپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے۔ ابو یسیٰ نے فرمایا ربیع کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے مسح ایک ہی مرتبہ کیا اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور دوسرے بعد کے علماء بھی شامل ہیں۔ جعفر بن محمد، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور احق کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے۔ ہم سے بیان کیا محمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جعفر بن محمد سے سوال کیا سر کے مسح کے بارے میں کیا کافی ہوتا ہے سر کا مسح ایک مرتبہ۔ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم کافی ہوتا ہے۔

۳۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْكُورٍ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا قَبْلَ مِنْهُ وَمَا آخِرَهُ وَصَدَّغِيهِ وَأُذُنِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدَّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ بْنِ عَمْرِو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الرَّبِيعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَابْنُ يَكْفَرُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ رَأَوْا مَسَحَ الرَّأْسَ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسَحِ الرَّأْسِ أَيُّجْزَى مَرَّةً فَقَالَ إِي وَاللَّهِ۔

۲۷: باب سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

۳۲: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اس پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے پچھا تھا۔ ابو یسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسکا ابن لہیعۃ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا مسح فرمایا اس

۳۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرٍ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهْيَعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ

یعنی سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

پانی کے حدود جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں ان سے بچنا اور
نمرو بن حارث کی جہن سے روایت صحیح ہے اس لئے کہ یہ
حدیث اس کے علاوہ کئی طرح سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور دوسرے راویوں سے نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کیے نیو پانی یا نہ اس اہل مہم کا ہی پر
عمل ہے کہ سر کے مسح کیے نیو پانی لیا جائے۔

۲۸: باب کان کے باہر اور اندر کا مسح

۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا باہر اور اندر سے
مسح فرمایا۔ اس باب میں ربیع سے بھی روایت منقول
ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے و اکثر
اہل مہم کا عمل ہی پر ہے کہ کانوں کے باہر اور اندر کا مسح
کیا جائے۔

۲۹: باب دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں

۳۴ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے
پھر سر کا مسح کیا و فرمایا کان سر میں داخل ہیں۔ ابویسی کہتے
ہیں کہ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا
کہ یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہؓ کا۔ اس باب
میں حضرت انسؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی
نے کہا اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ صحابہؓ اور تابعین
میں سے اکثر اہل مہم کا یہی قول ہے کہ کان سر میں داخل
ہیں۔ سفین ثوری، ابن مبارک، امام احمد، حنفی کا بھی یہی
قول ہے و بعض اہل مہم کے نزدیک کانوں کا سامنے کا حصہ
چہرے میں اور پیچھے کا حصہ سر میں داخل ہے۔ حنفی کہتے
ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح
چہرے کا حصہ اور پیچھے کے مسح سر کیسے تھا یہاں۔

عَنْ مَنْ فَصَّلَ يَدِيهِ وَرَوَايَةُ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
حَمَّادٍ أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَحَدَّثَنَا هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَ لِرَأْسِهِ مَاءً حَبِيدًا
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنَّ بَاحِدَ
لِرَأْسِهِ مَاءً حَبِيدًا۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

۳۳: حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْتَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِ
هِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدَّثْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدِيثَ مَسْحِ صَحِيفٍ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْأُذُنَيْنِ
ظُهُورَهُمَا وَبُطُونَهُمَا۔

۲۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ رَبِيعَةَ
عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ
سَرِيرَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ
وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ قُتَيْبَةُ
قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ نَعَدَ هُمْ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَبِهِ يَقُولُ
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبُو الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ
وَقَالَ نَعَصُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فِيمَا
الْوُجْهِ وَمَا أَذْنَرُ فِيمَا الرَّأْسِ قَالَ إِسْحَاقُ
وَأَحْمَدُ أَنَّ يَتَسَحَّحُ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ وَجْهِهِ وَمُؤَخَّرُ

هَمَّا مَعَ رَأْسِهِ۔

حَدَّثَنَا الْأَبُو بَابُ: سر کے مسح کے بارے میں پہلی بات یہ کہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسح کی ابتداء اس سے سے کرن مسنون ہے۔ ان کی دلیل پہلے باب کی حدیث ہے لیکن گریچھے سے مسح کی ابتداء کی جائے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ بیان ہے کہ گریچھے سے بھی مسح کی ابتداء کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار مسنون ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ سر کے مسح کیلئے نی پانی لینا شرط قرار دیتے ہیں لہذا ان کے نزدیک اگر ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کر لیا جائے تو وضو نہیں ہوگا جبکہ حنفیہ کے نزدیک ہو جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک نی پانی لینا صرف سنت ہے وضو کے لئے شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث پہلے باب سے سنت ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ وجوب۔

۳۰: باب انگلیوں کا خلال کرنا

۳۵: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔ اس باب میں ابن عباس، مستورد اور ابوالباب سے بھی حدیث مذکور ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے وراہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ اسحق فرماتے ہیں کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷: حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھنگلی سے خلال کرتے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم ابن ہریرہ کی سند کے علاوہ کسی اور سند

۳۰: بَابُ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ اسْحَقُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ۔

۳۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَالَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَفْبَةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّاعَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ قَالَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادِ الْفَهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ ذَلِكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ يُخَضِّرُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

سے نہیں جانتے۔

اِسِّ لِهَيْعَةً۔

حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَابٍ: وَضَوْ مِ الْكَلْبِ كَالْخَالِ كَرْنُ بَهِ سُنْتِ هِ۔ فُقَهَاءُ حَنْفِيَّةِ نِ پَاؤُنْ كِي اَنگِيوں كِ خُصَا كِ طَرِيقَةُ حَدِيثِ بَابِ سِ مُتَنَبَّطُ كِيَا هِ كِه بَا كِيں بَا تَحْ كِي چُھنگلِ سِ دَا كِيں پَاؤُنْ كِي چُھوٹِي اَنگِي سِ خُلالِ كَرْنَا شُرُوعُ كِيَا جَا ئِ اُور بَا كِيں پَاؤُنْ كِي چُھنگلِ پُر خُتمُ كِيَا جَا ئِ۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ

۳۱: باب ہلاکت ہے ان

لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں

۳۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وضو میں سوکھی رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے ہلاکت ہے دوزخ سے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ، عائشہؓ، جابر بن عبد اللہؓ، عبد اللہ بن حارثؓ، معقیبؓ، خالد بن ولیدؓ، شریحیل بن حسہؓ، عمرو بن عاصؓ اور یزید بن ابوسفیانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کی دوزخ سے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ پیروں پر موزے اور جرابیں نہ ہوں تو مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَقِّبٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبَطْنُ الْأَفْدَامِ مِنَ النَّارِ وَفَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ أَوْ جُورَبَانِ۔

حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَابٍ: وَيْلٌ كَا غَوِي مَعْنَى هَلَاكَةٍ اُور عَذَابِ هِ۔ وِيلِ اِسْ شَخْصِ كِ لُئِ بُوَا جَا تَا هِ جُو عَذَابِ كَا مُسْتَحَقِّ اُور هَلَاكَتِ مِ پُر چکا ہو۔ اَعْقَابِ عَقَبِ كِي جَمْعِ هِ جَسْ كِ مَعْنَى ہِں اِیڑی۔ اِسْ بَابِ مِں بَيَانُ كِيَا گِیا هِ كِه پَاؤُنْ كُو وَضُو مِں دھونا فرضِ ہِ یہِ مَسْكُ جَمُور اہلِ سُنْتِ كَا ہِ گِر پَاؤُنْ پُر مَسْحُ كَرْنَا جَا زِز ہوتا تو حُضُورِ نَبِيِّہِ دُوزَخِ كِي آگِ كِي وَعِيدِ نہ اِرْشَادِ فَرَمَاتِے اِسْ پُر مَزِيدِہِ كِه حَضْرَتِ عَلِيؓ اُور حَضْرَتِ بِنِ عَبَّاسؓ كَا عَمَلُ بَھِي پَاؤُنْ دھونے كَا ہِ۔

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۳۲: باب وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا

۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار وضو کیا (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو دھویا)۔ اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بریدہؓ، ابی رافع رضی اللہ عنہ اور ابن غنمؓ سے بھی احادیث منقول

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہیں۔ ابویسی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کی صحیح اور احسن حدیث ہے۔ اس حدیث کو رشیدین بن سعد و غیرہ نے ضحاک بن شریحیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح روایت ابن عجلان، ہشام بن سعد سے سفیان ثوری اور عبد العزیز نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

وَسَمِعَ تَوْصِيَةً مَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحَابِرٍ وَثَوْبَانَ وَابْنِ رَافِعٍ وَابْنِ الْفَرَكَهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَرَوَى رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شَرِيحِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى ابْنُ عَجَلَانَ وَهَشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳: باب اعضائے وضو کو دو مرتبہ دھونا

۴۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو میں اعضا کو دھویا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس کو ابن ثوبان کے عدوہ کسی سند سے نہیں جانتے اور ابن ثوبان نے اسے عبد اللہ بن فضل سے نقل کیا ہے۔ یہ سند حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کے اعضا کو دھویا۔

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَضُّعِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَارِذُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

۳۴: باب وضو کے اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا

۴۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، ربیعؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابی امامہؓ، ابورافعؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، معاویہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہم اور ابو ذرؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔ ابویسی کہتے ہیں اس باب میں علیؓ کی حدیث احسن اور اصح ہے اور عموماً اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَضُّعِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ أُمَامَةَ وَابْنِ رَافِعٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ دُرٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ

عضدے وضو کا ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، دو در مرتبہ بہتہ
ور تین مرتبہ زیادہ افضل ہے اس سے زائد نہیں یہاں تک
کہ ابن مبارک کہتے ہیں ڈر ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ
دھونے سے گنہگار ہو جائے۔ امام احمد اور سحقی کہتے ہیں کہ
تین مرتبہ سے زیادہ وہی دھوئے گا جو وہم (شک) میں مبتلا
ہو۔

۳۵: باب اعضاء وضو کو ایک دو اور

تین مرتبہ دھون

۴۲: حضرت ثابت بن ابی صفیہؓ سے روایت ہے انہوں نے
فرمایا کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا کیا ج بر نے آپ سے یہ
حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک دو اور تین
تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا تو انہوں نے کہا ہاں ابو عیسیٰ
کہتے ہیں یہ حدیث کعب نے بھی ثابت بن ابی صفیہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے ابو جعفر سے پوچھا کیا آپ سے ج بر نے
یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ
اعضائے وضو کو دھویا۔ تو انہوں نے کہا ”ہاں“ ہم سے یہ
حدیث تھیمہ اور ہناد نے بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے
وکیع نے ثابت کے حوالہ سے بیان کی ہے اور یہ شریک کی
حدیث سے اصح ہے اس لئے کہ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور
ثابت کی حدیث بھی وکیع کی روایت کے مثل ہے شریک کثیر
الغلط ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

۳۶: باب وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین

مرتبہ دھون

۴۳: حضرت عبد اللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے پنے چہرے کو تین مرتبہ اور
پنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں
دھویا۔ ابو عیسیٰ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ

أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوءَ يُحْرِي مَرَّةً
مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ وَأَفْضَلُهُ ثَلَاثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ
شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا أَمْرَ إِذَا رَأَى فِي
الْوُضُوءِ عَلَى الثَّلَاثِ أَنْ يَأْتَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ وَ
إِسْحَاقُ لَا يَزِيدُ عَلَى الثَّلَاثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ

مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

۴۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ
نَاشِرُكَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي
جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ
نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي
جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ
هَذَا وَكِيعٌ قَالَ نَدَّ وَكِيعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهَذَا
أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى
مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رَوَايَةٍ وَكِيعٌ
وَشَرِيكَ كَثِيرُ الْغَطِّ وَثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةٍ
هُوَ أَبُو حَمَزَةَ الثَّمَالِيُّ۔

۳۶: بَابُ فِيمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضُ وَضُوءِهِ

مَرَّتَيْنِ وَبَعْضُهُ ثَلَاثًا

۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِطِيَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ
وَبْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا
وَعَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَسَلَ
رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عیہ وسلم کا بعض اعضاء کو دو مرتبہ دھونا اور بعض اعضاء کو تین مرتبہ دھونا کئی احادیث میں مذکور ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو تین مرتبہ اور بعض کو دو مرتبہ اور بعض کو ایک مرتبہ دھوئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنِ حَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وَضُوئِهِ مَرَّةً وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا وَقَدْ رَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ نَعَصَ وَضُوئِهِ ثَلَاثًا وَبَعْضَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ مَرَّةً.

حَدَّثَنَا الْأَصْبَغِيُّ: اہم ترمذی نے پانچ ابواب مسلسل قائم کئے ہیں جن کا مقصد اعضاء مفصولہ کے دھونے کی تعداد کو بیان کرنا ہے کہ ایک مرتبہ دھونا فرض دو مرتبہ دھونا مستحب جبکہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کا معمول ہر رک تین مرتبہ دھونے کا تھا۔

۳۷: باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو

۴۴: ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عثمان عبداللہ بن زید، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۷: بَابُ فِي وَضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ ۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ حَتَّى أَنْفَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاغِيهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ لَدَمِيهِ إِلَى الْكَفَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُفْمَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَالرَّبِيعِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ.

۴۵: ہم سے قتیبہ اور ہناد نے روایت بیان کی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عبدخیر سے حضرت علی کے حوالے سے ابوجہ کی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے لیکن عبدخیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ (علی نے) وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چو میں لے کر پیا۔ ابویسی کہتے ہیں حضرت علی کی حدیث ابواسحق ہمدانی نے ابوجہ کے واسطے سے اور عبدخیر اور حارث سے اور انہوں نے علی سے روایت کی ہے۔ زائدہ بن قدامہ اور دوسرے کئی راویوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبدخیر سے اور انہوں نے حضرت

۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَنِيْفَةَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَهُورِهِ أَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ بِكَفَيْهِ فَشَرِبَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَمِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ وَعَبِيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بِطَوِيلٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَأَحْطًا فِي اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ۔

یعنی اسے وضو کی طویل حدیث بیان کی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کرتے ہوئے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کرتے ہوئے (خالد بن علقمہ کی بجائے) مالک بن عرفطہ کہا۔ ابو عوانہ سے بھی روایت منقول ہے وہ خالد بن علقمہ سے دو عبد خیر سے اور وہ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں اور ابو عوانہ سے یہ اور طریق سے بھی مالک بن عرفطہ سے شعبہ کی روایت کی مثل روایت کی گئی ہے اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

خَلَاصُكَ الْبَابُ: آنحضرت ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اس حدیث کو محدثین کی تصحیح میں (جامع) کہا جاتا ہے۔

۳۸۔ بَابُ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۸۔ باب وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکانا

۴۶: حَدَّثَنَا صُرْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَآحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ السُّلَمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا لَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَمِعَ مِنْ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ نِيَّ جَبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضِضْ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُكَرَّرُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَالْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاصْطَرَبُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۴۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم وضو کرو تو پانی چھڑک یا کرو۔ ابو یونس ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں (ترمذی) نے محمد بن اسماعیل بن زری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی مکرر حدیث ہے اور اس باب میں حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان کہا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔

(نک) یہ وضو کے بعد پیشاب گاہ کے اوپر پڑے پر پانی چھڑکانے کا وہم نہ ہو کہ قطرہ پیشاب سے پڑا یا نہ ہوا ہے۔

خَلَاصُكَ الْبَابُ: وضو کرنے کے بعد زیر جامہ پر چھینٹ مارنے کا حکم اس کی صحت میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سے قطرہ کے نکلنے کا وہم نہیں آتا۔

۳۹۔ بَابُ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَقْقَرٍ

۴۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

علیہ وسلم سے منقول کوئی حدیث بھی صحیح نہیں اور ابو موسیٰ ذکوان سیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ صحابہ و تابعین میں سے بعض اہل علم نے وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو خشک کرنے کی اجازت دی ہے اور جو اس کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وضو کا پانی تو مایہ جاتا ہے اور یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام زہری سے مروی ہے۔ محمد بن حمید ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے علی بن محمد نے مجھ ہی سے سن کر بیان کیا اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثقبہ سے انہوں نے زہری سے کہ زہری نے کہا کہ میں وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو پونچھنا مکروہ سمجھتا ہوں اس لئے کہ وضو کا وزن کیا جاتا ہے۔

بخاری باب: وضو کے بعد رومال یا تولیہ کا استعمال جائز ہے یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور سعید بن مسیب اور زہری کے نزدیک مکروہ ہے۔

۴۱: بَابُ مَا يَقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۴۱: باب وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

۵۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“ (ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویہی کہتے ہیں عمرؓ کی حدیث میں زید بن حبابؓ کی اس حدیث سے

يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُو مُعَاذٍ يَقُولُونَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَمَنْ كَرِهَهُ إِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قَبْلِ أَنَّهُ قِيلَ إِنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّي وَهُوَ عِنْدِي ثِقَّةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا كَرِهَهُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ لِأَنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ۔

۵۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِمْرَانَ الْقُشَيْرِيُّ نَارِيذُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُفْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فَتُحْتَلَّ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ الْحَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَلْيَهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ قَدْ حُوِّلَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِي هَذَا

الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ اللَّهُ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي
عُثْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُمَرَ وَهَذَا
حَدِيثٌ فِي إِسَادِهِ اضْطِرَابٌ لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ شَيْءٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ أَبُو إِدْرِيسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا

حَدَّثَنَا الْبَابُ: وضو کے بعد کی قسم کے اذکار احادیث سے ثابت ہیں۔

۳۲: بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَدِّ

۳۲: باب ایک مد سے وضو کرنے کے بارے میں

۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا
إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَ
يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَفِينَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَبِيعَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ
وَهَكَذَا رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ بِالْمَدِّ وَالْغُسْلَ
بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَيْسَ مَعْنَى
هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى التَّوْقُفِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَكْثَرُ مِنْهُ
وَلَا أَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدَرٌ مَا يَكْفِي

۵۲: حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے
ایک مد (پانی) سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع (پانی) سے۔ اس باب میں عائشہ، جابر، اور انس بن مالک
سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں سفینہ کی
روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوریسی نہ کا نام عبداللہ بن
مطر ہے۔ بعض اہل علم نے ایسا ہی کہا کہ وضو کرے ایک مد سے
اور غسل کرے ایک صاع سے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق نے
فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس
سے زیادہ یا کم جائز نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر
کفایت کرتا ہے۔

حَدَّثَنَا الْبَابُ: اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر
نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنی پانی کافی ہو اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا عام
معمول ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن منہ کی
مقدار اور اس کا وزن کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

۳۳: باب وضو میں اسراف مکروہ ہے

۳۳: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَارِجَةُ بْنُ
۵۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

۱. ایک اصل پانچ سہرام کے برابر ہے اور دوسرے کے برابر ایک مد کا وزن ایک ہزار سہرام ہو۔

۲. ایک صاع چار مد کے برابر ہوتا ہے اور چار مد کا وزن چار گلوں کے برابر ہوتا ہے۔

وسم نے فرمایا وضو کے لئے ایک شیطان ہے اس کو وہاں سے ہٹا دیا جاتا ہے پس تم پانی کے وسوسے سے بچو (یعنی پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بچو)۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے۔ ابویسی فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب کی حدیث غریب ہے اس کی سناد محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس لئے کہ ہم خارجہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے اسے سند کے ساتھ نقل کیا ہو۔ یہ حدیث حسن بصری سے بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث نہیں اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔ انہیں ابن مہرک ضعیف کہتے ہیں۔

۴۴: باب ہر نماز کیلئے وضو کرنا

۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیلئے وضو کرتے تھے خواہ با وضو ہوں یا بے وضو۔ حمید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور محدثین کے نزدیک۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے جو انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔ بعض علماء ہر نماز کیلئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے۔

۵۵: حضرت عمرو بن عامر انصاری سے روایت ہے کہ میں نے سنان بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں ہر نماز کے لئے پس میں نے کہا کہ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے (انس نے) فرمایا ہم کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے جب تک کہ ہم بے وضو نہ ہو جائیں۔ ابویسی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح

مُصْعَبُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيٍّ بْنِ صَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلاَ يَسْتَدِلُّهُ بِالْقَوِي عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلُهُ وَلاَ يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَخَارِجَةٌ لَيْسَ بِالْقَوِي عَنْ أَصْحَابِنَا وَضَعَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ -

۴۴: بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَوةٍ

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاسِئَةً عَنْ الْقُضَيْبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْعَوْنَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وَضُوءً وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْمَشْهُورُ عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَوةٍ اسْتِحْبَابًا لِأَعْلَى الْوُجُوبِ -

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ قُلْتُ فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْعَوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُنْهًا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ

نَحْدِثُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

ہے۔

۵۲: وَقَدْ رَوَى فِي حَدِيثِ عِي ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَفْرِيقِيُّ عَنْ أَبِي عَطِيْفٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بَدِيعُ الْحُسَيْنِ ابْنُ حُرَيْثٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَزِيدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْأَفْرِيقِيِّ وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ قَالٍ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْفُطَّانُ ذَكَرَ لِإِسْنَادِ بْنِ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هَذَا إِسْنَادٌ مُشْرِقٌ -

۵۲: حضرت بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے با وضو ہوتے ہوئے وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو افریقی نے ابو عطفہ سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ - ہم سے اس حدیث کو حسین بن حریش مروزی نے انہوں نے محمد بن یزید و سطی سے اور انہوں نے افریقی سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ علی فرماتے ہیں کہ یحیی بن سعید قطان نے کہا کہ ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ مشرقی اسناد ہے (یعنی اہل مدینہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہل کوفہ و بصرہ نے اسے روایت کیا ہے)۔

۴۵: باب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک

وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ

بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

۵۷: سليمان بن بريدة ابنه من والده من رواية تروى عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔ ابویسی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابن قادم نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوری نے بھی یہ حدیث محمد بن دثار سے انہوں نے سیمان بن بريدة سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سے وضو کرتے تھے ورنہ سے وکیع سفیان سے وہ محمد بن دثار سے وہ سیمان بن بريدة سے اور وہ اپنے والد سے بھی نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ سفیان سے وہ محمد بن دثار سے وہ سیمان بن بريدة سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اہل علم کا

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَنِي حُقَيْفٌ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ لَثْرَبِيِّ وَرَأَاهُ فِيهِ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ ابْنًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرَأَاهُ وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ

عمل اتی پر ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں جب تک وضو نہ ہوئے۔ بعض اہل علم (مستحب اور فضیلت کے ارادے سے) ہر نماز کیسے وضو کیا کرتے تھے۔ افریقی سے روایت کیا جاتا ہے وہ ابو غصیف سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے با وضو ہونے کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں کھد دیتے ہیں۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر و عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَصَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ اسْتِحْبَابًا وَارَادَةَ الْفَصْلِ وَيُرْوَى عَنْ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَصَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

خلاصہ: اب: حضور اقدس ﷺ کے عمل مبارک سے امت کے لئے بھی آسانی ہوگئی کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

۴۶: باب مرد اور عورت کا ایک برتن

میں وضو کرنا

۵۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی عام فقہاء کا قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، انسؓ، ام ہانیؓ، ام صبیہؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات ہیں اور ابو نعیمؒ کا نام جابر بن زید ہے۔

۴۷: باب عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے

استعمال کی کراہت کے بارے میں

۵۹: قبیہ بنی غفار کے ایک شخص سے روایت ہے کہ معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو یوسفیؒ فرماتے ہیں عورت کے بچے ہوئے پانی کے

۴۶: بَابُ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ

وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَائِفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ لِبَاسَ مَنْ يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأُمِّ هَانِيٍّ وَأُمِّ صَبِيَّةٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ حَابِرُ بْنُ زَيْدٍ۔

۴۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ

طَهْوَرِ الْمَرْأَةِ

۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَعْلٍ مِنْ فَعْلٍ عَنْ فَضْلِ طَهْوَرِ الْمَرْأَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

استمن کو بعض فقہائے مکروہ کہا ہے۔ ان میں احمد اور احنق بھی شامل ہیں ان دونوں کے نزدیک جو پانی عورت کی صہرت سے پی ہو اس سے وضو مکروہ ہے اس کے جو ٹھکے میں کوئی حرج نہیں۔ ۶۰: حضرت حکم بن عمر وغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جو ٹھکے سے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوجب کا نام ابو عامر ہے۔ محمد بن بشار اسی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ اور اس میں محمد بن بشار شک نہیں کرتے۔

۴۸: باب جنسی عورت کے نہائے ہوئے پانی

کے بقیہ سے وضو کا جواز

۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات میں سے کسی نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حالت جنابت سے تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جلی نہیں ہوتا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفین ثوری، امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

سَرَحِيسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَكَرِهَ نَعَضُ الْمُفْهَاءِ الْوُضُوءَ بِفَضْلِ طَهُورِ السُّوْفَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ كَرِهَا فَضْلُ طَهُورِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُورِهَا نَاسًا۔ ۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا مَا ثَوَّدَاؤُذَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَرَ وَالْعَمَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُورِهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَاجِبٍ نَاسُهُ سَوَادَةُ ابْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَسْكُ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

۴۸: بَابُ الرُّخْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجِبُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

خلاصہ الباب: جمہور فقہاء کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد اور مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضو اور غسل رستی ہے صرف امام احمد اور اسحاق مرد کے سے مکروہ کہتے ہیں۔

۴۹: باب پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہضہ کنویں سے وضو کریں۔ یہ وہ

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ

۶۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَالْحَسَنُ عَلِيُّ ابْنِ الْحَلَّالِ وَعَبْدُ وَاحِدٍ قَالَا نَا أَبُو أَسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ

بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھی طرح روایت کیا ہے۔ ابوسعید کی بیڑ بضاعہ کی حدیث کسی نے بھی ابواسامہ سے بہتر روایت نہیں کی یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب

۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میدانوں اور جنگلوں کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر درندے اور چوپائے بار بار آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد بن اسحقؒ کہتے ہیں کہ قلعہ مکہ کو کہتے ہیں اور قلعہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔ ابویسٰی کہتے ہیں یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحقؒ کا انہوں نے کہا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو وہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو اور انہوں نے کہا کہ قلعین پانچ قلوں کے برابر ہوتا ہے۔

(ت) حنفیہ کے نزدیک دس ہاتھ مربع (دہ درہ حوض) پانی اور چلتا ہوا پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کے رنگ، مزہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدلے۔

۵۱: باب رکے ہوئے

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے۔ ابویسٰی

بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأُ مِنْ بَيْرٍ بِضَاعَةٌ وَهِيَ بَيْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْخِيَصُ وَلِخَوْمِ الْكِلَابِ وَالتَّنُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمْ يَرَوْا أَحَدًا حَدَّثَ أَبِي سَعِيدٍ فِي بَيْرٍ بِضَاعَةٌ أَحْسَنَ مِمَّا رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ.

۵۰: بَابُ مِنْهُ الْخَوْرُ

۶۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعْبِدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يُنْبِتُهُ مِنَ السِّبَاغِ وَاللَّذَّابِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْسَبِ الْخَبَثُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْقُلَّةُ هِيَ الْجَرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِي يُسْتَقَى فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسَى فَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ قَالُوا إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَنْجَسْهُ شَيْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوا يَكُونُ نَحْوًا مِنْ خُمْسِ قَرَبٍ.

۵۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي

الْمَاءِ الرَّائِكِدِ

۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعْبِدُ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُولُّ أَحَدُكُمْ فِي

الْمَاءِ الدَّائِمُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا فَرَمَاتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت حدیث حسن صحیح وَفِي الْبَابِ عَنْ حَابِرٍ جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حَلَّالٌ صَدَقَ الْبَابُ: شروع کے تین ابواب میں پانی کی طہارت (پاک) اور ناپاکی کا بیان ہے۔ شوافع احناف اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نجاست گرنے سے تھوڑا پانی ناپاک جبکہ کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا فرق صرف اتنا ہے کہ احناف کے نزدیک زیادہ یا کم کی کوئی مقدار معین نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک کثیر پانی کی مقدار قلعین ہے جس کا معنی دو منکے پانی کثیر ہے لیکن کئی وجوہات کی بنا پر قلعین کی احادیث کمزور اور ضعیف ہیں ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

۵۲: باب دریا کا پانی پاک ہونا

۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ غَطَّيْنَا أَفْتَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطُّهُورُ مَاءُهُ الْجَلُّ مِثْنَتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَابِرٍ وَالْفَرَّاسِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بِأَسْمَاءَ الْبَحْرِ وَقَدْ ذَكَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هُوَ نَارٌ.

۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ غَطَّيْنَا أَفْتَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطُّهُورُ مَاءُهُ الْجَلُّ مِثْنَتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَابِرٍ وَالْفَرَّاسِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بِأَسْمَاءَ الْبَحْرِ وَقَدْ ذَكَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هُوَ نَارٌ.

حَلَّالٌ صَدَقَ الْبَابُ: حضور ﷺ نے صحابہ کرام کے شبہ کو دور فرمادیا کہ بے شک سمندر میں بے شمار جانور رہتے ہیں اور ہزاروں جانور ہر روز مرتے ہیں لیکن سمندری پانی پاک ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ سمندر کے مردار بھی حلال ہیں تاکہ فتنہ سوال ہی ختم ہو جائے۔ پھر علماء میں اختلاف ہے کہ کون کون سے سمندری اور دریائی جانور حرام ہیں اور کون سے حرام ہیں۔ احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں۔ امام شافعی سے چار اقوال منقول ہیں امام مالک کے نزدیک سمندری خنزیر کے علاوہ تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ دلائل کتابوں میں موجود ہیں۔

۵۳: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَفُتَيْسَةُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيهِ كَبِيرٌ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَزَوَى مَنْصُورٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ طَاوُسٍ وَرَوَاةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُجَاهِدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ.

۵۳: باب پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا

۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ کوئی بڑا جرم نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا جب کہ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، ابوبکرؓ، ابوبریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور عبدالرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منصور نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے لیکن اس میں طووس کا ذکر نہیں کیا جبکہ اعمش کی روایت اصح ہے اور میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم کی اسناد میں اعمش منصور سے احفظ ہیں۔ (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

خلاصہ: پیشاب کی چٹنیں اور چغل خوری کرنا عذاب قبر کا سبب ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ

قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

۶۷: حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَنَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَقَالَ عَلَيْهِ فِدَا بَمَاءٍ فَرَشُهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ غُلَيْبٍ وَغَابِشَةَ وَزَيْنَبَ وَلَبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ أُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي السَّمُوحِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبِي لَيْسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

۵۴: باب شیر خوار بچہ جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۶۷: ام قیس بنت مخصن کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا تو اس نے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پیشاب کر دیا پس آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، زینبؓ، لبابہ بنت حارثؓ (فضل بن عباس کی والدہ) ابوسمٰحؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابولیلیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں کہ کئی صحابہؓ تابعینؓ اور ان کے بعد کے فقہاء جن میں امام احمدؒ اور اسحقؒ بھی ہیں ان کا قول ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور یہ اس صورت میں

قَالُوا يَنْصَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُعَسِّلُ بَوْلُ الْحَارِيَةِ هے کہ دونوں ابھی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھانے لگیں تو وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غَسَلَا جَمِيعًا۔ دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

حُضِّلَا عَنْهُ لَا لِبَابٍ: شیر خوار بچہ کے پیشاب کے بارے میں یہ باب قائم کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک لڑکے اور لڑکی جو شیر خوار ہیں ان کا پیشاب پلید ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بچی کا پیشاب مبالغہ کے طور پر دھویا جائے گا اور بچے کا پیشاب جس کپڑے پر لگ جائے اسے ہلکا سا دھونا بھی کافی ہے۔

۵۵: باب جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے

۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ

ان کا پیشاب

مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دوہ اور پیشاب پیو۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے۔ جب انہیں پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے اور آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیرنے کا حکم دیا اور ان کو ریستان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب مر گئے اور کبھی حاد نے کہا اس روایت میں يَكْدُ الْأَرْضَ کی بجائے يَكْدُمُ الْأَرْضَ اور ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے

۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرِيُّ نَا عَفَانَ بْنَ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَحْمَدِيُّ وَقَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَيْبَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَغَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنَ الْبَائِيهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَقْتَلُوا زَاعِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأَتَى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكْدُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادُ يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ۔

منقول ہے اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

۶۹: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَيْعٍ نَا سَلِيمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۶۹: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں

تھیں۔ ابو یسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریج سے روایت کی ہو اور یہ آنکھوں میں سلاخیں پھر واپس قرآنی حکم ”وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ“ کے مطابق تھا۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْنَيْهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ غَيْرَ هَذَا الشَّيْخُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الْخُذُودُ.

حَالِ الصَّبَةِ لَا لِأَبْوَابٍ: یہاں ایک اختلافی مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک۔ امام مالک، امام محمد، ایک روایت کے مطابق امام احمد کا مسلک بھی یہ ہے کہ وہ پاک ہے جبکہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام ابو یوسف اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ نجس ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”استنزهو من البول فان عامة عذاب القبر منه“ یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ”پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔“

۵۶: باب ہوا کے خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا
۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو نہیں جب تک آواز نہ ہو یا رتج نہ نکلے۔ امام ابو یسیٰ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اسے اپنے سرینوں میں سے ہوا کا شہہ ہو تو جب تک آواز نہ سنے یا بوند آئے مسجد سے باہر نہ نکلے (یعنی وضو نہ کرے)۔

۷۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو حدث (نقص وضو) ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وضو نہ کرے۔ ابو یسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن زید، علی بن طلحہ، عائشہ، ابن عباس، ابو سعید سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو یسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ
۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَذَا نَاوِي كُنِيَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ ضَوْبٍ أَوْ رِيحٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عُبَيْدُ الْعَزْزِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلٍ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يَسْمَعَ ضَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا

ہوتا جب تک حدیث نہ ہو اور وہ ساز نہ بنے یا یونہی ہے۔ ان مبارک کہتے ہیں اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حدیث یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے اور کہا ہے کہ جب عورت کے ”قُبُل“ سے ریح نکلے تو بھی اس پر وضو واجب ہے یہی قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل حق رحمۃ اللہ علیہ کا۔

حَلَالٌ لِّلرِّبَا: اس باب کے اندر یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک وضو برقرار رہتا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے خاص حصہ سے ہوا خرچ ہو جائے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ وضو ٹوٹ جائے گا نہ کی دلیل حدیث باب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک مطلقاً نہیں ٹوٹے گا۔

٥٤: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۵۷: باب نیند کے بعد وضو

۷۳: حضرت بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خراٹے پینے لگے یا فرمایا لمبے لمبے سانس لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ لیٹ جانے سے جو رُڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں کہ ابو خالد کانام یزید بن عبد الرحمن ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ کو نیند آجایا کرتی تھی پھر انھ کو نرم ز پڑھ دیتے اور وضو نہ کرتے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
صالح بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تکلیف لگا کر سوتا ہے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے حدیث روایت کی ہے اس میں ابو علیہؓ کا ذکر نہیں اور نہ ہی اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیند سے وضو کے واجب ہونے

يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا أَوْ
يَحْذَرُ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا شَكَّ فِي
الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَسْتَبَيِّنَ
إِسْتَيْقَاضًا يَقْدِرُ أَنْ يَخْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ
قُبْلِ الْمَرَأَةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ وَهُوَ قَوْلُ
الشَّافِعِيِّ وَاسْحَقْ

٤٣: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَهَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عُيَيْنٍ الْمَحَارِبِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَاعِبُ السَّلَامِ بْنُ
حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَائِيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَضَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ
يُصَلِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ إِنْ
الرُّؤُوءُ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُصْطَجِعًا فَإِنَّهُ
إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَحَثَ مَفَاصِلَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى
وَأَبُو خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

٤٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُونَ ثُمَّ
يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ مَنْ نَامَ قَاعِدًا
مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وَضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوَى
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عمر ابن عباسؓ قولہ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ اَنَا الْعَالِيَةَ وَلَمْ يُوَفِّقْهُ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَأَى أَكْثَرُ هُمْ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا نَامَ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا حَتَّى يَنَامَ مُصْطَجِعًا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَأَنَّ الْمَسَارِكَ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتَّى غَلَبَ عَلَى عَقْلِهِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَأَى رُؤْيَا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لَوْ سَنَّ النَّوْمَ فَلَعَلَّهِ الْوُضُوءُ.

کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء جن میں ابن مبرک سفیان ثوریؒ و امام احمد شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ بیٹ کر سوئے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے۔ ائحقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔

حَلَالٌ لَكَ الْبَابُ: حَتَّى غَضَّ كَعْنِي فِي خَرَأْتِ لِيْنَا وَنَفَخَ كَعْنِي فِي لَبِ لَبِ سَأَسْ يِنَا۔ نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں اختلاف ہے اور تین مذاہب ہیں۔ مذہب اول یہ ہے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا یہ مسلک حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور بعض حضرات کا ہے۔ مذہب ثانی: نیند مطلقاً وضو توڑ دیتی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ۔ یہ قول حضرت حسن بصریؒ، امام زہریؒ اور امام اوزاعیؒ کا ہے۔ تیسرا مذہب ائمہ اربعہ اور جمہور کا ہے کہ غالب نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا غیر نما سے نہیں ٹوٹے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی نیند جس سے انسان بے خبر ہو جائے اور جوڑ بند ڈھیلے ہو جائیں تو وضو ٹوٹ جائے گا پھر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سرین کا زمین سے اٹھ جانا جوڑوں کے ڈھیلے ہو جانے کی نشانی ہے لہذا وضو ٹوٹ جائے گا۔ حنفیہ کا پسندیدہ مسلک یہ ہے کہ نیند اگر نماز کی ہیئت پر ہو تو جوڑ ڈھیلے نہیں ہوتے لہذا وضو باقی رہے گا۔ لیکن اگر نیند نماز کی ہیئت پر نہ ہو تو پھر اگر سرین زمین پر لگے ہوئے ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین اگر زمین سے اٹھ جائیں مثلاً کروٹ کے بل لیٹنے سے یا چٹ لینے سے یا کوئی شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہو تو اگر نیند اس قدر غالب ہو کہ ٹیک نکال دینے سے آدمی گر جائے تو یہ نیند بھی وضو کو توڑ دے گی۔ بہر حال جس نیند سے مفاسل (جوڑ) ڈھیلے ہو جائیں خواہ جس حالت پر ہو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۵۸: باب آگ سے پکی چیز کھانے سے وضو

۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ لَوْ مِنْ ثَوْرٍ أَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اتَّوَضَأُ مِنَ الدَّهْنِ اتَّوَضَأُ مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ

۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو واجب ہو جاتا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے چاہے وہ پیڑ کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ہم تیل اور گرم پانی کے استعمال کے بعد بھی وضو کیا کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث سنو تو اس کے لیے

مثالیں نہ دو۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ، زید بن ثابتؓ، ابی طلحہؓ، ابویوبؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسیؓ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء صحابہؓ، تابعینؓ اور تبع تابعینؓ کے نزدیک آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۵۹: باب آگ سے پکی

ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا۔ پھر وہ مجھوروں کا ایک قہل لے آئی آپ ﷺ نے اس سے بھی مجھوریں کھائیں۔ پھر وضو کیا ظہر کیلئے اور نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ ﷺ نے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں اس لئے کہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابو بکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباسؓ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ حفاظ حدیث نے کسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطار، علی بن عبد اللہ بن عباسؓ اور کئی حضرات ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابو بکرؓ کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابو رافعؓ، ام کلثمؓ، عمرو بن امیہؓ، ام عامرؓ،

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عَيْسَى وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

۵۹: بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطْبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَتْهُ بِعَلَّالَةٍ مِنْ غَلَّالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الصَّدِيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ حَسَّامُ بْنُ مِصْبَكٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاطُ وَرَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرَمَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الصَّدِيقِ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعُمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانَ وَأُمِّ

سوید بن نعمان اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں صحابہؓ تابعینؓ اور تبع تابعینؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جیسا کہ سفیان، ابن مبارک، شافعی اور اسحاقؒ ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا یہی ﷺ کا آخری عمل ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

سَلَمَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ زَاوَا تَرَكَ الْوُضُوءَ بِمَا مَسَّتِ النَّارُ وَهَذَا آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ نَاسِخًا لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ حَدِيثِ الْوُضُوءِ بِمَا مَسَّتِ النَّارُ.

خلاصہ: باب: آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو ثواب جاتا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹا اس لئے کہ حضور ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا اور بعد میں بلا وضو نماز پڑھی۔ معلوم ہو کہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔

۶۰: باب أَوْنَتُكَ كَاغُوشَتُكَ كَهَانِ بِرُوضِ

۷۷: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کیا کرو پھر بکری کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کی ضرورت نہیں۔ اس باب میں جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیرؓ سے بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حجاج بن ارطاة نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابولیلی سے انہوں نے اسید بن حضیر سے نقل کی ہے۔ عبد الرحمن بن ابولیلی کی براء بن عازب سے نقل کردہ حدیث صحیح ہے۔ یہی احمد اور اسحاقؒ کا قول ہے۔ عبیدہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے وہ عبد الرحمن بن ابولیلی سے وہ ذوالغفرہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حماد بن مسلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاة کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابولیلی سے وہ اپنے والد سے اور وہ اسید بن حضیر سے نقل کرتے ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ

۶۰: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَسَمِعْتُ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَوَى عُثَيْدَةُ الصَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ دِي الْعُرَّةِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ فَاحْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ عَارِبًا قَالَ اسْحَقْ اصْحَقْ مَا فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

مَحَلَّاتُ الْبَابِ: اونٹ کا گوشت کھانے سے جمہورائے کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ حدیث میں وضو کرنے کا جو حکم ہے اس کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت بنی اسرائیل پر حرام تھا لیکن سنتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جائز کر دیا گیا ہے ہندو شکرانہ کے طور پر وضو کو مستحب کر دیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چربی اور بوزیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کے بعد وضو کرنا مستحب قرار دیا گیا۔ (وہد اعلم بالصواب)

۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ۶۱: باب ذکر کے چھونے سے وضو ہے

۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَائِبُ خِيٍّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ مَسْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وَفِي السَّابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَزْوَءِ ابْنَةِ أَنَسِ بْنِ عَمَّاشَةَ وَخَابِرِ بْنِ وَزِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ حَالِدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا زَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلُ هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرَةَ زَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ يَهْدِي وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوَافِ

اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ صحابہ تابعین میں سے اکثر کا یہی قول ہے اور تابعین میں سے کثر کا قول ہے جن میں اوزاعی، شافعی، حماد اور اسحاق بھی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح حدیث، بسرۃ کی ہے اور ابو زرہ کا قول یہ ہے کہ اس باب کی صحیح حدیث، ام حبیبہ کی حدیث ہے۔ وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے لیکن امام بخاری نے فرمایا کہ مکحول کو عنہ بن ابی سفیان سے سماع نہیں اور مکحول نے روایت کی ہے کسی شخص کے واسطے سے عنہ سے اس حدیث کے علاوہ، گویا کہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

۶۲: باب ذکر کوچھونے سے وضو نہ کرنا

۷۹: قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک ککڑا ہے (یعنی ذکر) اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ ”مُضَغَّةٌ“ فرمایا ”بُضْعَةٌ“ جبکہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس باب میں بواہمہ سے بھی روایت ہے۔ یوئسی کہتے ہیں کئی صحابہ اور بعض تابعین سے روایت ہے کہ وہ عضو خاص کو چھونے سے وضو کو واجب قرار نہیں دیتے تھے یہ قول اہل کوفہ (امام ابو حنیفہ) اور ابن مبارک کا ہے اور یہ حدیث اس باب کی حدیث میں سب سے زیادہ اچھی ہے، اسے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر بھی قیس بن طلق سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ پر اعتراض کرتے ہیں ورماد بن عمرو کی عبد اللہ بن بدر سے منقول حدیث صحیح اور احسن ہے۔

حالات لا یجوز اب۔ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں ہاتھ لگانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے وہ یا تو منسوخ ہیں یا مرجوح ہیں جن احادیث میں ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا وہ راجح ہیں۔ (اللہ اعلم بالصواب)

وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ بُسْرَةَ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ أَصَحُّ وَهُوَ حَدِيثُ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ وَرَوَى مَكْحُولٌ عَنْ زُحَلٍّ عَنْ عُبَيْسَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ لَمْ يَرِ هَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحًا.

۶۲. بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۷۹. حَدَّثَنَا هَذَا نَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عُبَيْهِ الْحَنْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضَغَّةٌ مِنْهُ أَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَعْضُ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا الْحَدِيثُ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَأَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيثُ مَلَاذِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ أَصَحُّ وَأَحْسَنُ

۶۳: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهْنَادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا لَا وَكَيْفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ بَسَائِمِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتَ فَصَحَّحْتُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى نَحْنُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَإِنَّمَا تَرَكَ أَصْحَابُنَا حَدِيثَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ الْإِسْنَادِ قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ هُوَ شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهَذَا لَا يَصِحُّ أَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا النَّبَأِ شَيْءٌ.

۶۴: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو غُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُضَوَّرٍ قَالَ أَبُو غُبَيْدَةَ ثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنَا عِنْدَ الصَّمَدِ

۶۳: بَابُ بَوَسِّهِ مِنْ وَضُوئِهِ لَوْثًا

۸۰: حضرت عروہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نیک نماز کے لئے اور وضو نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں میں نے کہا (عائشہؓ) سے وہ آپؐ کے علاوہ کون ہو سکتی ہیں تو آپؐ ہنسنے لگیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں اس طرح کی روایت کئی صحابہؓ اور تابعینؓ سے منقول ہیں اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہؒ بھی کہتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؓ کا۔ ہمارے اصحاب نے اس سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ سند میں ضعیف ہونے کی وجہ سے ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو بھی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابراہیم تمیمی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ ابراہیم تمیمی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت نہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔

۶۴: بَابُ قَيْءٍ أَوْ رُكْبَةٍ مِنْ وَضُوءٍ كَحَلَمٍ

۸۱: حضرت بودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر جب

میری ملاقات ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا سچ کہا ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لئے کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیلئے پانی ڈالا تھا اور اسحاق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر صحابہ و تابعین سے مروی ہے وضو کرنا تے اور تکبیر سے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے کہا جن میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہیں کہ تے اور تکبیر سے وضو نہیں ٹوقاً۔ حسن بن معلم نے اس حدیث کو بہت اچھا کہا ہے اور حسین کی روایت کردہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور عمر نے یہ حدیث روایت کی یحییٰ بن کثیر سے اور اس میں غلطی کی ہے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن ولید سے وہ خالد بن معدان سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس سند میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ خالد بن معدان سے روایت ہے جبکہ معدان بن ابی طلحہ صحیح ہے۔

بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيَشَ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُخَزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فِتْرَةً فَلَبِثْتُ ثَوْبَانِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَلَمْ أَكُتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَّيْتُ لَهُ وَضُوءَهُ وَقَالَ اسْطَقِ بِنُ مَنُصُورٍ مُعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَأَى غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ الْوُضُوءَ مِنَ الْقِيَاءِ وَالرُّغَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَاسْطَقِ وَقَالَ بَقُطُّ بْنُ أَبِي الْعَلَمِ لَيْسَ فِي الْقِيَاءِ وَالرُّغَافِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ حُسَيْنِ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيَشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ إِلَّا وَزَاعِيَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُعْدَانَ وَإِنَّمَا هُوَ مُعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ.

فصل فی باب: تکبیر اورتے سے وضو ٹوقا جاتا ہے احناف کے نزدیک کوئی بھی نجاست جسم کے کسی بھی حصہ سے خارج ہو تو وہ ناقص (تورنے والی) وضو ہے خواہ نجاست کا ٹکنا عادت ہو خواہ بیماری کی وجہ سے ہو۔ یہی مسلک امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق کا ہے۔

۶۵. بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ

۶۵: باب نبیذ سے وضو

۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے سوال کیا کہ مہارے توشہ دان میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آپ

۸۲. حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي فَرَاةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ

ﷺ نے اسی سے وضو کیا۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث مروی ہے ابو یزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابو یزید محدثین کے نزدیک مجہول ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کسی روایت کا ہمیں علم نہیں بعض اہل علم (سفیان وغیرہ) کے نزدیک نبی سے وضو کرنا جائز ہے جبکہ بعض اہل علم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جیسے امام شافعیؒ اور احناف کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نبی سے وضو کر کے پھر تیمم کرے ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی سے وضو جائز ہے۔ ان کا قول قرآن سے بہت مطابقت ہے اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً“ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَاسْمَارُوى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ زَيْدٍ رَحُلٌ مَجْهُولٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لَهُ رِوَايَةً غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّوَضُّعَ بِالنَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ إِسْحَاقُ إِنَّ ابْنَةَ رَجُلٍ بِهَذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيِّ وَتَيَمَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ بِالنَّبِيِّ أَقْرَبُ إِلَى الْكِتَابِ وَأَشْبَهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا.

حُذِرَ الْبَابُ: نبی سے وضو کرنا یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم متعین ہے۔ یہی مسلک چاروں اماموں کا ہے۔

۶۶: باب دودھ پی کر کھلی کرنا

۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور کھلی کی اور فرمایا اس میں (یعنی دودھ میں) چکنائی ہوتی ہے۔ اس باب میں سہل بن سعدؒ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو عیسیٰ نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کھلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک دودھ پی کر کھلی کرنا ضروری نہیں۔

۶۷: باب بغیر وضو

سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہیں دیا۔ ابو عیسیٰ

۶۶: بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ ذِمًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمُضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهَذَا عِنْدَنَا عَلَى الْأَسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرْتَضِئْهُمْ الْمَضْمُضَةُ مِنَ اللَّبَنِ.

۶۷: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ

غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

۸۴: حَدَّثَنَا بَصْرُبْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: نَوَاحِشِدُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ دَعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا اس وقت مکروہ ہے جب وہ قضائے حاجت کیسے بیٹھ ہوا ہو۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کے یہی معنی لئے ہیں۔ اس باب میں یہ احسن حدیث ہے اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ، عبد اللہ بن حنظلہ، علقمہ بن شفا، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوءُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يَكْرَهُ هَذَا عِنْدَنَا إِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ نَعَصُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَلِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفِذٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْقَعْوَاءِ وَجَابِرٍ وَابِرَاءِ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ: قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور جواب دینا مکروہ ہیں البتہ بے وضو ہونے کی حالت میں سلام کرنا مکروہ نہیں ہے۔ پہلے کراہت تھی بعد میں اس کی اجازت ہو گئی۔

۶۸: باب کتے کا جوٹھا

۸۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مل کر اور اگر بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی، احمد اور اسحق اور یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہ سے اسی طرح منقول ہے وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں بھی بلی کے جوٹھے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر نہیں اور اس باب میں عبد اللہ بن مغفل سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورِ الْكَلْبِ

۸۵: حَدَّثَنَا سَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ أَوَّاحِرَاهُنَّ بِالترَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهَرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهَرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ: کتا جس برتن میں منہ ڈال دے اس کا دھونا ضروری ہے۔

۶۹: باب بلی کا جوٹھا

۸۶: ابو قتادہ کے بیٹے کی منکوحہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے میں نے ان کے لئے وضو کا پانی بھرا۔ پس آئی ایک بلی اور پانی پینے لگی ابو قتادہ نے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے خوب پانی پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں دیکھا مجھے ابو قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا اے بیٹی کی تمہیں اس پر تعجب ہے؟ میں

۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورِ الْهَرَّةِ

۸۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُمَيْدٍ رِفَاعَةَ عَنْ كُنَشَةَ أُمِّهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ ابْنًا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَّتُ لَهَا وَصُوءَ أَقَالَتْ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى

نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تو تہرے گرد پھرنے والی ہے ”طَوَافِینَ“ فرمایا یا ”طَوَافَاتِ“ راوی کو اس میں شک ہے۔ اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قوس اکثر علماء کا ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ سے اور شافعیؒ، احمدؒ اور احنقؒ کا ان سب کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اس باب کی احسن حدیث ہے۔ امام مالکؒ نے احنق بن عبد اللہ بن ابوطلمحہ سے منقول اسی حدیث کو بہت اچھا نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو مکمل روایت نہیں کیا۔

سَرَبْتُ قَالَتْ كُنْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْطَرُ إِلَيْهِ فَقَالَ
أَتَفْعِلِينَ يَا أُنْتِ اجْعَلِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ
الطَوَافِینَ عَلَیْكُمْ أَوِ الطَوَافَاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُّسْتَجِبٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ
الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ لَمْ يَرَوْا بِسُورِ الْهَرَّةِ
بَابًا وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ خَوَّدَ
مَالِكٌ هَذِهِ الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ وَلَمْ يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِّنْ مَّالِكٍ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: بَلِي كَاجْمُوْنُ كَے بارے میں علماء احناف نے مختلف احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے مکروہ کیا ہے۔
(ث) قارئین نے وضو کے بارے میں مختلف احادیث کا مطالعہ کیا کہ کسی جگہ ایک چیز کے کرنے یا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوسری جگہ اس سے نہیں ٹوٹتا، امام ترمذیؒ کی کمال دیدہ نبی ہے کہ انہوں نے سب احادیث کو مفصل بیان کیا اور مختلف مذاہب بیان کئے۔ جامع ترمذی کا صحاح کی کتب میں بہت اہم درجہ ہے۔ اس سے ہمارا فقہ کے متعلق گمان بہت واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ کی ضرورت ہمیں اس سے پڑی کہ احادیث متذکرہ میں تلیق، ترجیح یا تاحیح و منسوخ اور یہ پھر سب کو سامنے رکھ کر قیاس سے مسئلہ نکال جائے اور اس کام کی اہمیت کو سب سے پہلے حضرت نعمان بن ثابتؒ ملقب بمعروف، امام اعظم ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰) نے محسوس کر کے اپنے ممتاز تلامذہ حضرات کی جو سب کے سب محدث تھے صحاح ستہ کے مدون ہونے سے بہت پہلے یہ فریضہ انجام دیدیا اور آپ کے تلامذہ کی یہ سعی مشکور ہوئی اور سی اہمیت کو امام محمد بن احمد بن شافعیؒ، امام مالک بن انسؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے اپنے علاقے اور دور میں محسوس کیا اور ایک ہی مسئلہ میں مختلف احادیث سے کون سی حدیث کو معمول بنایا جائے اس میں ائمہ اربعہ کا اپنا اخلاص اور دینی ذوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھر دے۔ اس ایک مسئلہ وضو کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین تمام مختلف مسائل کو دیکھیں عوام کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ قانون کی از خود تشریح کرتے پھر اس کیلئے عدالتوں کا نظام ہے کہا جاسکتا ہے کہئمہ رجبہ کی فقہ اسام کی سپریم کورٹس ہیں جب ایک عدالت یا کورٹ کا حکم مان لیا تو پھر سی کی تشریحات یا فقہ کو مانا جائے یہ نہ کہا جائے کہ جب جی چاہا جس فقہ پر مرضی عمل کرے اس کو شرعی و فقہی اصطلاح میں تلفیق کہتے ہیں جو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ ہاں کسی مجتہد عالم کیلئے کسی دوسری فقہ کے مسئلہ پر عمل جائز رکھا گیا ہے کہ وہ یہ کر سکتا ہے لیکن ایسے مجتہد ہر صدی میں شاید ایک آدھ ہوں اور وہ بھی دو تین صدیاں قبل۔

۷۰: باب موزوں پر مسح کرنا

۷۰: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۸۷ حَدَّثَنَا هَازِنٌ وَكَيْفٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ۸۷ ہمام بن حارثہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

جریر بن عبداللہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اُن سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جریر کی حدیث کو اس لئے پسند کرتے تھے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ اس باب میں عمر بن علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابویوب، سلیمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یحییٰ بن مرہ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر رضی اللہ عنہم اور اسامہ بن زید سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویحییٰ فرماتے ہیں حدیث جریر حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے کہا اس بارے میں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے کہا کیا (سورہ) مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یہ نازل ہونے کے بعد۔ انہوں نے جواب دیا میں نے مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا۔ ہم سے اسے قتیبہ نے انہوں نے خالد بن زیاد ترمذی سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے جبکہ باقی حضرات نے اسے ابراہیم بن اوہم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے قرآن کی اس لئے کہ بعض لوگوں نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے اور تاویل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا سورہ مائدہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے نزول مائدہ کے بعد دیکھا۔

إِبْرَاهِيمُ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَالْمُغِيرَةَ وَبِلَالٍ وَسَعْدٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعُمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأَنَسَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنُ مَرْثَةَ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكَ وَأَبِي أُفَامَةَ وَأَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ جَرِيرٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقْبَلَ الْمَائِدَةَ أَوْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا أَسَلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْبَرَمِذِيِّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ وَقَالَ زَوَى بَقِيَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدَهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ وَهَذَا حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ لِأَنَّ بَعْضَ مَنْ أَتَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَيْنِ تَأَوَّلَ أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

(نک) جس وضاحت سے وضو کے متعلق قرآن پاک میں حکم بیان ہوا ہے کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں۔ اسی لئے امام عظیم نعمان بن ثابت موزوں پر مسح کے متعلق متفق نہیں ہوئے جب تک کہ روز روشن کی طرح ان پر روایت کوئی فعلی جواز مسح پر واضح

نہیں ہوئیں کہ بظاہر یہ قرآن پر زید دتی ہے اور اصل حکم کا سرچشمہ کتاب ہے اگر وضاحت سے اس میں کوئی مسئلہ آگیا تو تمام روایات کو اس کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ مقتدی کا امام کے قرن کی سماعت کرنا درخاموش رہنا بھی اس میں داخل ہے جس کا آئندہ ذکر آئے گا۔ یہاں اس بات کا ذکر مگر سب ہوگا کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز نہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ موزوں پر مسح کے قائل بھی امام عظیم اس وقت ہوئے جب روز روشن کی طرح ان کے سامنے ”مسح علی الخفین“ کی روایات آئیں۔ یہی حال دوسرے ائمہ کا ہوگا تبھی ائمہ اربعہ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح نہیں۔

۷۱: باب مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا

۸۸: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کیلئے تین دن اور رات جبکہ مقیم کیلئے ایک دن رات کی مدت ہے۔ ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ابویسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، ابو بکرؓ، ابو ہریرہؓ، صفوان بن عسالؓ، عوف بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جریرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایات منقول ہیں۔

۸۹: صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت (یعنی جنبی ہونے) کے سبب سے اور نہ اتاریں (موزے) ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کے سبب سے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی حکم بن حنیہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے یہ صحیح نہیں ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابو عبد اللہ جدلی سے نہیں سنی۔ زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم ابراہیم نخعی کے حجرے میں تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے ابراہیم نخعی نے ہم سے موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث بیان کی وہ عمر بن

۷۱: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ .

۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ حُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَبَّلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ وَعُوفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيرٍ .

۸۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرَّابِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نُنْزِعَ خُفًّا فَمَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَا لَيْلَتَيْنِ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ لِي عَنْ حُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَا يَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينَةِ قَالَ يَحْنِي قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَصُورٍ كُنَّا فِي حُجْرَةِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ وَمَعَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ

میںوں سے وہ ابو عبد اللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے۔ ابویسی فرماتے ہیں یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعین کا۔ اور جو بعد اس کے تھے۔ فقہاء کا جن میں سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کہتے ہیں مقیم ایک دن ایک رات جبکہ مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کر سکتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مسح کیسے کوئی مدت متعین نہیں۔ یہ قول مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا ہے لیکن مدت کا تعین صحیح ہے۔

۷۲: باب موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

۹۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابویسی فرماتے ہیں یہ کئی صحابہؓ، اور تابعین کا قول ہے اور یہی کہتے ہیں مالک، شافعی اور اسحق اور یہ حدیث معول ہے اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور پوچھا میں نے اس حدیث کے متعلق ابو زرہ اور ابو محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان دونوں نے جواب دیا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ابن مبارک روایت کرتے ہیں ثور سے اور وہ روایت کرتے ہیں رجاء سے کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیونکہ نبیوں نے مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳: باب موزوں کے اوپر مسح کرنا

۹۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابویسی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے اسے عبد الرحمن بن ابی زناد، اپنے والد سے وہ ۸۰

لَی عَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلُ سُحْبَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا يَمْسَحُ الْمُخَيَّرُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمَسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَ لِيَهُنَّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ لَمْ يُؤَقِّتُوا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالتَّوْقِيتُ أَصَحُّ.

۷۲: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ.

۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءَ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ وَهَذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ لَمْ يُسَيِّدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ غَيْرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوَى هَذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُغِيرَةُ.

۷۳: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ ظَاهِرَهُمَا

۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرِّسَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو

سے اور وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوائے عبدالرحمن کے اور یہی قول کئی اہل علم اور سفیان ثوری اور احمد کا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ مالک، عبدالرحمن بن ابوزید کو ضیضہ سمجھتے تھے۔

۷۴: باب جور بین اور نعلین پر مسح

کرنے کے بارے میں

۹۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جور بین اور نعلین پر مسح کیا۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اہل علم کا قول ہے اور اسی طرح کہا ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جور بین پر مسح کرنا جائز ہے اگرچہ نعلین پر چڑھا ہوا نہ ہو بشرطیکہ وہ نعلین ہوں (یعنی جور بین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں)۔ اس باب میں ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۷۵: باب جور بین اور عمامہ پر مسح

کرنے کے بارے میں

۹۳: ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے والد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔ بکر نے کہا میں نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر۔ یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض اس میں پیشانی اور عمامے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض پیشانی کا ذکر نہیں کرتے۔ احمد بن حسن کہتے

الْمُعِيرَةُ حَدِيثُ حَسَنٍ وَهُوَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُعِيرَةِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُعِيرَةِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا غَيْرُهُ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

۷۴: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجُورِ

بَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

۹۲. حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا وَكُنِيَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هَذَا بِلِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنِ الْمُعِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُورَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا يَمَسَحُ عَلَى الْجُورَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا لِيَحْيَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى

الْجُورَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَرِّيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمُعِيرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فِي مَوَاضِعَ الْخَرَاءِ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى نَاصِيَةِ وَغِمَامَتِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسے شخص نہیں دیکھا اور اس باب میں عمرو بن امیہ، سمیع بن ثوبان، ابو امامہ سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں صحابہؓ (ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، نس رضی اللہ عنہ) بھی شامل ہیں۔ یہی اوزاعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا بھی قول ہے ان سب کے نزدیک عامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ میں نے جابر بن معاویہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے وکیع بن جراح سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے عامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

۹۳: روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مغفل نے ان سے عبدالرحمن بن اسحاق نے ان سے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے یہ سنت ہے پھر میں نے عامہ پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بالوں کو چھونا ضروری ہے۔ اکثر اہل علم جن میں صحابہؓ و تابعین شامل ہیں کے نزدیک عامہ پر مسح کے ساتھ سر کا بھی مسح کیا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، ورشقی کا۔

۹۵: حضرت بدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عامہ پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ نَعُصُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ نَعُصُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَیْسَى مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عَیْسَى حَدَّثْتُ الْمُعْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ حَدَّثْتُ حَسَنَ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآتِسُ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْأَثَرِ۔

۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بَشْرُ بْنُ الْمُغْفَلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ أَمْسَسَ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ إِلَّا أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

خلاصہ: (۱) پہرے کے موزوں پر مسح یا تعلق جائز ہے لیکن باریک اور پتی جربوں پر مسح یا تعلق جائز ہے ہاں رخصت یعنی شفاف نہ ہوں (۲) بغیر باندھے پنڈلی پر پھر جائیں (۳) ان میں لگا تا رچن ممکن ہو تو جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک جائز ہے۔

۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۷۶: باب غسل جنابت کے بارے میں

۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ماہ حضرت میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کیلئے پانی رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا اور برتن کو ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ پانی میں ڈالا اور سر پر پانی بہا یا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر مٹا پھر گل کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور تین بار سر پر پانی بہا یا پھر سارے جسم پر پانی بہا یا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں اس سے جابر، ابو سعید، جابر بن مطعم اور ابو ہریرہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھولیتے پھر استنجا کرتے اور وضو کرتے جس طرح نماز کیسے وضو کیا جاتا ہے پھر سر کے بالوں پر پانی ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ غسل جنابت میں پہلے وضو کرے جس طرح نماز کیسے وضو کیا جاتا ہے پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہائے پھر پورے بدن پر پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہا یا تو غسل ہو گیا یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحقؒ کا۔

۷۷: باب اس بارے میں کہ کیا عورت غسل

کے وقت چوٹی کھولے گی؟

۹۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے

۹۶: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ ذَلِكَ بِيَدِهِ الْخَائِطُ أَوْ الْأَرْضُ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَدِرَاعَيْهِ فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى لِفُغْسِلِ رَحْنِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ

۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرَ نَاسُفِيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغُسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَشْرِبُ شَعْرَةَ الْمَاءِ ثُمَّ يَحْتَبِئُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَيَاتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقْبِضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنْ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَجْزَأُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقٍ

۷۷: بَابُ هَلْ تَنْهَضُ الْمَرْأَةُ

شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمرَ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

عرض کیا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں اپنے سر کی چوٹی۔ کیا میں غسل جنابت کیلئے اسے کھوا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین مرتبہ سر پر پانی وال بین تیرے لیے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر تم پاک ہو جاؤ گی یہ فرمایا اب تم پاک ہو گئی۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہا دینا کافی ہے اور بالوں کو کھول ضروری نہیں۔

۷۸: باب ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہذا بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؒ نے فرمایا حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور حارث قوی نہیں۔ ان سے کئی امہ روایت کرتے ہیں اور انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے ان کو حارث بن وجیہ اور بھی ابن وجیہ بھی کہتے ہیں۔

۷۹: باب غسل کے بعد وضو کے بارے میں

۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کرے۔

حلالہ لکھنا: غسل جنابت میں ہتھام بہت ضروری ہے لیکن اگر عورت کے بال بٹے ہوئے ہوں تو کھول ضروری نہیں ہے۔

مُوسَىٰ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اشْدُّ صَفْرَ رَأْسِي أَهَاقُضُهُ لَغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا أَمَّا بِحِمِيكَ أَنْ تَحْبِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَفِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ الْمَاءَ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا آتَيْتَ قَدْ تَطَهَّرْتَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُصْ شَعْرَهَا إِنَّ ذَلِكَ يُجْزِلُهَا بَعْدَ أَنْ تُفِيضَ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا.

۷۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۹۹. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ نَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَأَغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثْبَةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ وَيُقَالُ بْنُ وَجِيهِ.

۷۹: بَابُ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۰۰. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ غَاثِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

حلالہ لکھنا: غسل جنابت میں ہتھام بہت ضروری ہے لیکن اگر عورت کے بال بٹے ہوئے ہوں تو کھول ضروری نہیں ہے۔

۸۰. بَابُ مَا جَاءَ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ

وَجَبَ الْغُسْلُ

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَسَلْنَا وَلَهُ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَزَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَكَثْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرٍ وَجِبَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۸۱. بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ

مِنَ الْمَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا يَزِيدُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُحْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ بُهِى عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

۸۰. باب جب دو شرمگاہیں

آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے

۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں نے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فعل (ہم بستری) کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے غسل کیا اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور زافع بن خدیجؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔

۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختنے کی جگہ تھوڑا سا جگہ ختنے کی جگہ سے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابویحییٰ کہتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تھوڑا سا جگہ مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرامؓ جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں کا یہی قول ہے۔ اور فقہاء تابعینؓ اور ان کے بعد کے علماء سفیان ثوریؓ، احمد اور اسحاقؓ کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۸۱. باب اس بارے میں کہ منی نکلنے

سے غسل فرض ہوتا ہے

۱۰۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے یہ رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا (یعنی یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔ احمد بن منیع، ابن مبارک سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے

اسناد سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔ ابویسی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل کے واجب ہونے کیلئے انزال کا ہونا ضروری تھا ابتدائے اسلام میں پھر منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح کئی صحابہؓ نے روایت کیا جن میں ابی بن کعبؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی شامل ہیں۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے تو دونوں (میاں بیوی) پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ احتلام میں منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جاوود سے نہوں نے سنا کعب سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ حدیث شریک کے علاوہ کسی کے پاس نہیں پائی۔ اس باب میں عثمان بن عفانؓ، علی بن ابی طالبؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، ابویوبؓ اور ابوسعیدؓ بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابوعوفؓ ہے۔ سفیان ثوریؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحجاف نے خبر دی اور وہ پسندیدہ آدمی تھے۔

۸۲: باب آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ

اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو تو ۱۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑے گیلے پائے لیکن سے احتلام نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا غسل کرے پوچھا گیا اس آدمی کے متعلق جسے احتلام تو یاد ہو لیکن اس نے اپنے کپڑوں میں تری نہیں پائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت یہ دیکھے تو کیا وہ بھی غسل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ ابویسی

نا ابن المبارک نامعمر عن الزهری بهذا الإسناد مثله قال أبو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وإنما كان الماء من الماء فی أول الإسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غیر واحد من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم أبی بن کعب ورافع بن خدیج والعمل علی هذا عند اکثر أهل العلم علی أنه إذا جامع الرجل امرأته فی الفرج وجب علیهما الغسل وإن لم ينزلا.

۱۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ نَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عِنْدَ شَرِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَأَبُو الْحَجَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَرَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْحَجَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا.

۸۲: بَابُ فِيمَنْ يَسْتَقِظُ وَيَرَى

بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا

۱۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَبَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدْ اِحْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى امْرَأَةٍ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبد بن عبد بن عمرؓ نے عید اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ کی حدیث) کہ جب ایک آدمی کپڑوں میں تری پائے اور احتلام یا دنہ ہو اور یحییٰ بن سعید نے عبد اللہ کو حفظہ حدیث کے سلسلہ میں ضیحت قرار دیا ہے اور یہ صحیحہ اور تابعین میں سے اکثر علماء کا قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور کپڑوں میں تری پائے تو غسل کرے۔ یہی قول ہے احمدؒ اور سفیانؒ ثوریؒ کا۔ تابعین میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب تری مٹی کی ہو اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور احناف کا۔ اگر احتلام تو یہ ہے لیکن کپڑوں پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

۸۳: باب منیٰ اور ندی کے بارے میں

۱۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ندی کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ندی سے وضو اور منیٰ سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ندی سے وضو اور منیٰ سے غسل کا واجب ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے ورنہ صحیحہ و تابعین میں سے کثیر اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ و امام احناف کا بھی یہی

ابو عیسیٰ انما روى هذا الحديث عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر حديث عائشة في الرجل يجد البلل ولم يذكر احتلاماً وعبد الله ضعفه يحيى بن سعيد من قبل حفظه في الحديث وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين اذا استيقظ الرجل فراه ببله انه يغتسل وهو قول سفيان واحمد وقال بعض اهل العلم من التابعين انما يجب عليه الغسل اذا كانت البللة ببله نطفة وهو قول الشافعي واسحق واذا راي اختلاماً ولم يرببله فلا غسل عليه عند عامة اهل العلم.

۸۳: باب ماجاء في المنى والمذى

۱۰۶: حدثنا محمد بن عمر السواق البخعي نا هشيم عن يزيد بن ابی زيادح ونا محمود بن غيلان نا حسين الجعفي عن زائدة عن يزيد بن ابی زياد عن عبد الرحمن بن ابی ليلى عن علي قال سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذى فقال من المذى الوضوء ومن المنى الغسل وفي الباب عن المقداد بن الاسود وابي بن كعب قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه من المذى الوضوء ومن المنى الغسل وهو قول عامة اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

حاشیہ: اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ وجوب غسل کے لئے مرد و عورت کا خاص طریقہ سے منہ کافی ہے انزال ضروری نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر خواب یا دہو یکن کپڑوں پر کوئی تری وغیرہ نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل و تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اس مسئلہ کی کل چودہ (۱۴) صورتیں ہیں ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے (۱) ندی ہونے کا یقین ہو و خواب یا دہو (۲) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یا دہو (۳) ندی ہونے کا یقین ہو اور خواب یا دہو اور (۴) تا شک کی چار صورتیں جبکہ خواب یا دہو۔

قوں ہے۔

۸۴: باب مذی جب کپڑے پر لگ جائے

۷۰: سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ مجھے مذی سے سختی اور تکلیف پہنچتی تھی اس لئے میں بار بار غسل کرتا تھا پس میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس کا حکم پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرنا ہی کافی ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ (مذی) کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی کا ایک چلو لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں پر وہ (یعنی مذی) لگی ہو۔ ابو یحییٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحق کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی حدیث کسی نے روایت کی ہو اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کو (یعنی مذی کو) دھونا ضروری ہے یہی قوں، ام شافعی اور اسحاق کا ہے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینے یا دینا ہی کافی ہے۔ اور امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔

۸۵: باب مذی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۸: امام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپ نے اسے زرد چادر دینے کا حکم دیا پھر وہ سویا اور اسے احتلام ہو گیا۔ اس نے شرم محسوس کی کہ چادر کو ان کے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) پاس بھیجے کہ اس میں منی ملی ہو اس نے چادر کو پانی میں ڈبو دیا اور پھر بھیج دیا پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے ہماری چادر کیوں خراب کر دی اس کیلئے کافی تھا کہ اپنی انگلیوں سے اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیتے میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کے پیڑوں سے اپنی انگلیوں سے منی کھرچی ہے۔ ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی فقہاء جن میں سفیان ثوری، احمد اور اسحاق شامل ہیں کا قوں ہے کہ جب

وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ

۸۴: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثُّوبَ

۱۰۷: حَدَّثَنَا هَذَا مَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ الْغُسْلَ لَقَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِنَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْصَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَلَا نَعْرِفُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هَذَا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثُّوبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِي إِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْحَقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِيهِ النَّضْحُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرْجُوا أَنْ يُجْزِيَهُ النَّضْحُ بِالمَاءِ.

۸۵: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثُّوبَ

۱۰۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو نَعْمَانٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةُ ضَيْفَ فَاثَرْتُ لَهُ بِمِنْخَفَةٍ صَفَرَاءَ فَنَامَ فِيهَا فَاخْتَلَمَ فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسَلَ إِلَيْهَا وَبِهَا أَثَرُ الْإِخْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَمْ أَفْسِدْ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُسَهُ بِأَصَابِعِهِ وَرُبَّمَا فَرَسَتْهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلَ سُفْيَانَ وَاحْمَدُ

وَأَسْحَقُ فَأُلَوَّاهِي الْمَسِيَّ يُصِيبُ التَّوْبُ يُجَرِّئُهُ
الْفَرْكَ وَإِنْ لَمْ يَعْسَلْهُ وَهَكَذَا زَوْي عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ رَوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى أَبُو
مُعْشَرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
سُودَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ.

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مُمُؤَنَّ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُبَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا عَسَلَتْ مَبِئًا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّهَا عَسَلَتْ
مَبِئًا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
بِمُخَالِفٍ لِحَدِيثِ الْفَرْكَ وَإِنْ كَانَ الْفَرْكَ يُجْزِئُ
فَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلرُّجُلِ أَنْ لَا يُرَى عَلَى ثَوْبِهِ آثَرُهُ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَبِئَةُ الْمَخَاطُ الْمَخَاطُ فَامْطُ
عَنْكَ وَلَوْ بِأَذْوَجَةٍ.

۱۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔
ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کی روایت کردہ یہ حدیث کہ انہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوئی اس حدیث کے مخالف
نہیں ہے جس میں کھرپنے کا ذکر ہے۔ اگرچہ کھرچنا بھی کافی
ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر منی کا اثر نہ ہو۔ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں منی ناک کی ریش کی طرح
ہے اسے اپنے (کپڑے) سے دور کر دے اگرچہ اذخر گھاس
سے ہو۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: پیشاب کے علاوہ تین چیزیں عدۃ لکھتی ہیں (۱) منی (۲) مذی (۳) ودی: یہ چیزیں
کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔ اس کو دھونا ضروری ہے۔

۸۶: باب جنبی کا بغیر غسل کئے سونا

۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سوجیا کرتے تھے حالت جب میں اور پانی کو
ہاتھ بھی نہ لگاتے تھے۔

۱۱۱: ہناد نے روایت کی ہم سے انہوں نے وکیع سے انہوں
نے سفین سے انہوں نے ابی اسحاق سے وپر کی روایت کی
مثلاً۔ بوہسی فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے
اور اکثر لوگوں سے مروی ہے وہ سود کے واسطے سے حضرت
عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے وضو
کیا کرتے تھے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے بواسحاق کی حدیث

۸۶: بَابُ فِي الْجَنْبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يُغْتَسِلَ
۱۱۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جَنْبٌ وَلَا يَمْسُ مَاءً .
۱۱۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ بَخْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَهَذَا قَوْلُ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ

سے جو انہوں نے اسود سے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابواحق سے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی حضرات نے روایت کی ہے ان کے نزدیک ابواحق کی حدیث سے روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيَزُونَ أَنَّ هَذَا غَلَطَ مِنْ أَبِي إِسْحَقَ.

۸۷: باب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے

۱۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہوتے ہوئے سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت عمار، عائشہ، جابر، ابوسعید اور ام سلمہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابویسیٰ فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر کی حدیث اصح اور احسن ہے اور اکثر صحابہ، تابعین، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی آدمی جب سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کر لے۔

۸۷: بَابُ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۱۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَيُّنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ قَالُوا إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

خلاصہ الباب: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جنبی کیسے سونے سے قبل غسل واجب نہیں البتہ وضو کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک جنبی کے لئے سونے سے پہلے وضو مستحب ہے۔

۸۸: باب جنبی سے مصافحہ

۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی اور وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنکھ بچ کر نکل گیا پھر غسل کیا اور آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہاں تھا یا فرمایا تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور کئی اہل علم جنبی سے مصافحہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے پینے میں بھی کوئی

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

۱۱۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا حُمَيْدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَأَنْخَسَتْ فَأَعْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوَّائِينَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ

ردوا عنہ عن الحب والخاص ناسا

ترج نہیں۔

۸۹: بَابُ مَا حَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي

۸۹: باب عورت جو خواب میں مرد

کی طرح دیکھے

الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

۱۱۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ملیح بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وہ منی کو دیکھے تو غسل کرے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے کہا اے ام سیمہ تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ ابو یوسفی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کثر فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر عورت خواب میں اسی طرح دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے اور منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ماہر شافعی۔ اس باب میں ام سیمہ، خورہ، عائشہ اور انس سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرِ بْنِ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَيْثِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ بِنْتُ مَدْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْبِي مِنَ الْحَقِّ فَبُلَّ عَلَى الْمَرْأَةِ تَغْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتْ الْمَاءَ فَتُغْتَسِلُ قَالَتْ أَمْ سَلَمَةُ قُلْتُ لَهَا فَضَحَّتِ السَّاءُ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَانْزَلَتْ أَنْ عَلَيْهَا الْغُسْلُ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ وَخَوْلَةَ وَعَائِشَةَ وَانْسٍ

۹۰: باب مرد کا غسل کے بعد

۹۰: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِيءُ

عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثر غسل جنابت کے بعد میرے پاس تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرتے تو میں ان کو اپنے ساتھ چم لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ ام ابو یوسفی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی کہی صحیحہ اور تابعین کا قول ہے کہ مرد جب غسل کرے تو بیوی کے بدن سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اسکی بیوی نے غسل نہ کیا ہو۔ ام شافعی رحمہ اللہ، سفیان

۱۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ وَكَيْعٍ عَنْ خُرَيْبِ بْنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَصَمَمْتُهُ إِلَيْهِ وَلَمْ اغْتَسِلْ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ نَاسٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ نَ لِرِجَالٍ إِذَا اغْتَسَلَ فَلَا نَاسَ بَارٍ بِسْتَدْفِئِهِ بَامْرَأَةٍ وَبِمَا مَعَهَا قُلْتُ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهِ

ثوری رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ
وَأَسْحَقُ.

۹۱: بَابُ التَّيْمُمِ لِلْجُنُبِ إِذَا

لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

۹۱: باب پانی نہ ملنے

کی صورت میں جنبی تیمم کرے

۱۱۶: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا طہور ہے (یعنی پاک کر دینا ہے) اگرچہ نہ ملے پانی دس سال تک پھر اگر پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم سے گائے (یعنی اس سے طہارت حاصل کرے) کیونکہ یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ محمود نے اپنی روایت میں ”إِنَّ الصُّعَيْدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ“ کے الفاظ بیان کئے ہیں (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے خالد حذاءؓ انہوں نے ابو قتادہؓ انہوں نے عمرو بن بحدانؓ اور انہوں نے ابو ذرؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ حدیث ایوبؓ نے ابو قتادہؓ انہوں نے بنی عامر کے ایک شخص اور انہوں نے ابو ذرؓ سے نقل کی ہے اور اس شخص کا نام نہیں لیا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر جنبی او رحائضہ کو پانی نہ ملے تو تیمم کر لیں اور نماز پڑھیں۔ ابن مسعودؓ جنبی کے لئے تیمم کو جائز نہیں سمجھتے اگرچہ پانی نہ ملتا ہو۔ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا۔

۹۲: بَابُ مُسْتَحَاضَةٍ

۱۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیشؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ جب

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصُّعَيْدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسُهُ بِشَرَّتِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصُّعَيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَيَا وَيُرَوِّى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّكَ لَا يَرَى التَّيْمُمَ لِلْجُنُبِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرَوِّى عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ تَيَمَّمْ إِذَا يَجِدُ الْمَاءَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَا لَكَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ.

۹۲: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۱۱۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاوَكِيْعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ امَةُ ابْنِ حَبِيشَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

استحاضہ تا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ رگ ہوتی ہے حیض نہیں ہوتا۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب دن پورے ہو جائیں تو خون دھو (یعنی غسل کر لو) اور نماز پڑھو۔ ابو موسیٰ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کیلئے وضو کرو یہاں تک کہ وہی وقت آجائے (یعنی حیض کا وقت)۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابویحییٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ اور سفیانؒ ثورثیؒ، لک، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا کہ جب استحاضہ کے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کر لے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

۹۳: باب مستحاضہ ہر نماز

کیسے وضو کرے

۱۱۸: عدی بن ثابتؓ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز کر چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

۱۱۹: علی بن حجر بواسطہ شریک اسکے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ابویحییٰ ترمذیؒ نے فرمایا اس حدیث میں شریک، ابو یقظان سے حدیث بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق اور میں نے کہا کہ عدی بن ثابتؓ اپنے والد سے۔ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عدی کے دادا کا کیا نام ہے اور نہیں جانتے تھے۔ م بخاریؒ اس کا نام۔ پھر میں نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ ان کا نام دینار تھا تو امام بخاریؒ نے اس کو قابلِ اعتماد نہیں سمجھا۔ اور کہا ہے احمدؒ ورائقؒ نے استحاضہ کے

وسلمہ فقالت یا رسول الله انى امرأة استحاضت فلا اظهر اودع الصلوة قال لا انما ذلك عرق وليست بالحیضة فاذا اقبلت الحيضة هذی الصلوة واذا اذبرت فاعسلى عنك الدم وصلی قال ابو معوية فی حدیثه وقال توصی لكلی صلوۃ حتی یجئ الوقت وفي الباب عن ام سلمة قال ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول سفیان الثورثی وما لک وابن المبارک والشافعی ان المستحاضة اذا جاوزت ایام اقرانها اعتسلت وتوضأت لكلی صلوۃ.

۹۳: باب ما جاء ان المستحاضة

توضأ لكلی صلوۃ

۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الْمَضْرُوءَةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا الْبَيِّنِ كَأَنَّهُ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُبْرٍ أَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَسْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَدِيِّ مَا اسْمُهُ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدُ بْنُ اسْمِهِ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ اسْمَهُ دِينَارٌ فَلَمْ يَغَابِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ هِيَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِنْ اعْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ هُوَ أَحْوْطُ لَهَا وَإِنْ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ

بارے میں کہ اگر ہر نماز کیلئے غسل کر لے تو یہ احتیاط بہت اچھا ہے اور اگر صرف وضو کر لے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

۹۴: باب مستحاضہ ایک

غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے

۱۲۰: ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا۔ میں نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کیلئے اور خبر دینے کیلئے آئی۔ آپ ﷺ کو میں نے اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ بہت شدت کے ساتھ آتا ہے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ پس تحقیق اس نے (استحاضہ نے) مجھے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (گدڑی یا روٹی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے وہ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ (استحاضہ) اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو بہت زیادہ خون بہاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر چلن کافی ہے اور اگر دونوں کو کر سکو تو تم بہتر جانتی ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر (یعنی لات مارنا) ہے۔ پس چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو علم الہی میں (یعنی جو دن استحاضہ سے پہلے حیض کیلئے مخصوص تھے) اور پھر غسل کر لو پھر جب دیکھو کہ پاک ہو گئی ہو تو تیس یا چوبیس دن، رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ پھر اسی طرح کرتی رہو

صلوة أجزاءها وإن جمعت بين الصلوتين بغسل أجزاءها.

۹۴: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ

بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِغَسْلٍ وَاحِدٍ

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْقَعْدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عُمَرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ قَالَ أَلَعَتِ لَكَ الْكُرْسُفُ فَإِنَّهُ يُذْهَبُ الدَّمُ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلْجَمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَنِجُ نَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامُرَكَبُ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا صَنَعْتَ أَجْزَأُ عَنْكَ فَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَيُ عِلْمُ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسَلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتَ وَاسْتَقَاتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعَشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَةً وَعَشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ لِمَيِّقَاتِ حَيْضَتِهِنَّ وَطَهَرْنَ هُنَّ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُوَحَّرِي

الظُّهْرَ وَتُعْتَلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ حَتَّى
تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ حَبِيبَا ثُمَّ
تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعْتَلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ
تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فَافْعَلِي
وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّي وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي
وَصُومِي إِنَّ قَوْنِي عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ قَالَ
أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيكَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عُمَرَانَ عَنْ أُمِّهِ
حُمَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ
وَالصَّحِيحُ عُمَرَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَأَلْتُ
مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي
الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاقْبَالِ
الدَّمِّ وَإِدْبَارِهِ بِاقْبَالِهِ أَنْ يَكُونَ اسْوَدَّ وَإِدْبَارُهُ
أَنْ يَتَغَيَّرَ إِلَى الصُّفْرِ فَالْحُكْمُ فِيهَا عَلَى حَدِيثِ
فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي جُبَيْشٍ وَإِنْ كَانَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ
لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ قَبْلَ أَنْ تُسْتَحَاضَ فَإِنَّهَا تَدْعُ
الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ
صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَإِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُّ وَلَمْ يَكُنْ
لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاقْبَالِ الدَّمِّ
وَإِدْبَارِهِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ حُمَةَ بِنْتِ
حَنْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا اسْتَمَرَّ
بِهَا الدَّمُّ فِي أَوَّلِ مَارَاتٍ فَدَامَتْ عَلَى ذَلِكَ
فَإِنَّهَا تَدْعُ الصَّلَاةَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ حُمَةِ عَشْرِ يَوْمًا

اگر خون پندرہ دن سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے۔ ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ یہ قول سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی ہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی اسی پر عمل ہے جبکہ ان سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔ بعض اہل علم جن میں عطاء بن رباح بھی ہیں کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت حیض ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے یہی قول ہے امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ، اور ابی اور ابو عبیدہ کا۔

فَإِذَا طَهَّرْتَ فِي خُمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ حَيْضٌ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ خُمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ نَدَّعِ الصَّوْمَةَ بَعْدَ ذَلِكَ أَقَلَّ مَا يَحْيِضُ النِّسَاءَ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ وَكَثَرَهُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَكَثَرَهُ عَشْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَتَّخِذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَوَرَوَى عَنْهُ جِلَافٌ هَذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَكَثَرَهُ خُمْسَةُ عَشَرَ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَا لِكُ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ.

حُلاَّتُ الْإِبْرَةِ: مستحاضہ عورت کے متعلق تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا، اور دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کی احادیث منسوخ ہیں۔ تیسری قسم کی احادیث یعنی ہر نماز کے لئے وضو کرنا قابل عمل ہیں۔

۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادْعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَإِنِ اسْتَحَاضْتَ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَتْ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَاءَ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بَنَتْ جَحْشٍ

۱۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے حیض آتا ہے اور پھر میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم غسل کرو اور نماز پڑھو پھر وہ (ام حبیبہ) ہر نماز کیلئے نہایا کرتی تھیں۔ قتیبہؒ کہتے ہیں کہ لیث نے کہا ابن شہاب نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا بلکہ یہ ان کی اپنی طرف سے تھا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث زہری نے عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کر لیا کرے وراوائی نے بھی یہ

۹۵: باب مستحاضہ

ہر نماز کیلئے غسل کرے

حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے اور عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورٍ وَعُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶: باب حائضہ عورت

نمازوں کی قضا نہ کرے

۱۲۲: حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا ہم ایم حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم حرور یہ (یعنی خارجیہ) ہو؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے قضا کا حکم نہیں ہوتا تھا۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ حائضہ نماز کی قضا نہ کرے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے نمازوں کی قضا نہیں۔

۹۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ

أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ لَا إِجْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ.

۹۷: باب جنبی اور

حائضہ قرآن نہ پڑھے

۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم ابن عمرؓ کی حدیث کو اسامہ عجل بن عباس، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں اور یہی قول ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ اور بعد کے فقہاء سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اتحقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے نہ پڑھیں مگر ایک بیت کا ٹکڑا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی جنبی اور حائضہ کو سبحان اللہ اور

۹۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الْجَنْبِ

وَالْحَائِضِ إِنَّهُمَا لَا يَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ

۱۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا إِبْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجَنْبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْرَأُ الْجَنْبُ وَلَا الْحَائِضُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

لا الہ الا اللہ پڑھنے کی۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اسمعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر احادیث روایت کرتا ہے گو کیا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسمعیل بن عیاش کی ان روایات کو جو انہوں نے اکیسے اہل عراق اور اہل حجاز سے روایت کی ہیں ضعیف قرار دیا ہے اور امام بخاری نے کہا کہ اسمعیل بن عیاش کی وہی روایات صحیح ہیں جو انہوں نے اہل شام سے روایت کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسمعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہے۔ بقیہ (راوی کا نام ہے) ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی نے فرمایا کہ احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

۹۸: باب حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند (چادر) باندھنے کا حکم دیتے اور پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ و تابعین کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، امام احمدؒ و امام احنفؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۹۹: باب جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا

اور ان کے جھوٹا

۱۲۵: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھانا کھایا کرو۔ اس باب میں

وابن المبارک والشافعی وأحمد وأسحق قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئاً إلا طرف الآية والحرف ونحو ذلك ورخصوا للجنب والحائض في التسبيح والتهليل قال وسمعت محمد بن اسمعيل يقول إن اسمعيل بن عياش يروى عن أهل الحجاز وأهل العراق أحاديث منكبر كأنه ضعف روايته عنهم فيما ينفرد به وقال إنما حديث اسمعيل بن عياش عن أهل الشام وقال أحمد بن حنبل اسمعيل بن عياش أصلح من بقیة وبقية أحاديث منكبر عن الثقات قال أبو عيسى حدثني بذلك أحمد بن الحسن قال سمعت أحمد بن حنبل بذلك.

۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۱۲۳: حَدَّثَنَا بُنْدُازُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضَّتْ بِأَمْرِي أَنْ أَتَرْتُمُ يَبَاسِرُنِي وَبِهِ الْبَابُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ.

۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوََاكَلَةِ الْجَنْبِ

وَالْحَائِضِ وَسُورِهِمَا

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْقَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حِرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن سعد حسن غریب ہے اور یہ ترمذی کا قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کی اجازت ہے اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

۱۰۰: باب حائضہ

کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے

۱۲۶: قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے بوریا (چٹائی) لانے کا حکم دیا (حضرت عائشہ) کہتی ہیں میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں۔ اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا ہمیں اس میں اختلاف کا علم نہیں کہ حائضہ کے مسجد میں سے کوئی چیز لینے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاجِلْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ أَهْلُ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا مُوََاكَلَةَ الْحَائِضِ بَأْسًا وَاجْتَلَفُوا فِي فَضْلِ وَضُوءِهَا فَرُخِصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهْوَرِهَا.

۱۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ

الشَّيْءُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوليني الخُمرة من المسجد قالت قلت إني خائض قال إن خيضتك ليست في يدك وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة قال أبو عيسى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ أَهْلُ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ بَأْسٌ وَلَا بَأْسٌ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(نک) ابوداؤد میں حضرت عائشہ کی روایت مذکور ہے نبی ﷺ نے فرمایا (فان لا احل المسجد لحائض ولا جنب) میں حائضہ ورجلی کیسے مسجد کو حال نہیں کرتا۔ اوپر باب میں مذکور حدیث کے بارے میں قاضی عیاض نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کو بوریا (چٹائی) لانے کا حکم اس وقت دیا جب آپ ﷺ مسجد میں اور اعتکاف کی حالت میں تھے۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری اور جمہور کے نزدیک جنبی اور حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا، ٹھہرنا اور مسجد سے گزرنا جائز نہیں ان کی دلیل نبی ﷺ کا قول (فان لا احل المسجد لحائض ولا جنب) ہے۔ (مترجم)

۱۰۱: باب حائضہ سے صحبت کی حرمت

۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا عورت کے

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّبَانِ الْحَائِضِ

۱۲۷: حَدَّثَنَا سَدْرُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ وَبِهِ نُسْنُ اسْبَدَ قَالُوا مَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

پچھے سے آیا۔ یا کسی کا منہ کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثر م کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابو تیمہ النخعی سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کا ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو حائضہ کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ ﷺ کفارے کا حکم نہ دیتے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابوتیمہ المہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

۱۰۲: باب حائضہ سے صحبت کا کفارہ

۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے ایام حیض میں جماع کر لے فرمایا کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع و موقوف دونوں طرح مروی ہے اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور امام احمد اور امام اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ استغفار کرے اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعین جیسے سعید بن جبیرؒ اور ابراہیمؒ سے بھی ابن مبارکؒ کے قول کی طرح منقول ہے۔

حَكِيمُ الْأَثَرِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْمُهَجِّمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبْرَهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَبِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ الْأَثَرِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْمُهَجِّمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا مَعْنَى هَذَا عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيطِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَلَوْ كَانَ إِيَّانَ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ الْمُهَجِّمِيُّ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَاهِدٍ.

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

۱۲۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَزِيفٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الشُّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ قَدْ يَنَارُ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَيُصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْكَفَّارَةِ فِي إِيَّانِ الْحَائِضِ قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَمَرْفُوعًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَابْرَاهِيمُ.

حَلَالٌ لَكُمْ الْإِسْتِزَابُ: امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے ذر تیج و تحلیل وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے ابستہ تلاوت قرآن ائمہ ثلاثہ جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ناجائز ہے پھر اس میں بھی کلام ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے کتنی مقدار میں تلاوت ناجائز ہے ایک آیت یا اس سے زیادہ کے ممنوع ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ کمر بند سے اوپر نفع حاصل کرنا ناجائز ہے۔ حائضہ اور جنبی کے ساتھ کھانا ناجائز البتہ ان کے جوٹھے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حائضہ حیض میں جماع کرنا حرام بلکہ شوافع کے نزدیک حلال سمجھ کر کرنے والا کافر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے تکفیر میں احتیاط کی ہے لیکن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ لہذا توبہ اور استغفار کرے نیز صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳: باب کپڑے سے حیض کا خون

دھونے کے بارے میں

۱۳۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اس کپڑے کے بارے میں جسے میں حیض کا خون لگ گیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ صبی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہا دو اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ام قیس رضی اللہ عنہا بنت حصن سے بھی روایت ہے۔ امام ابو نعیم ترمذیؒ فرماتے ہیں خون سے دھونے کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت حسن صحیح ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کپڑے میں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھے تو بعض تابعین میں سے اہل علم کے نزدیک اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا تو نماز لوٹانی پڑے گی (یعنی دوبارہ نماز پڑھے) اور یہ قول ہے سفین ثورنیؒ اور ابن مہارکؒ کا جبکہ تابعین میں سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز لوٹانا ضروری نہیں یہ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کپڑے کو دھونا واجب ہے اگرچہ اس پر خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہی ہو۔

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ

دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ بَصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ ثُمَّ افْرِصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَامِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْضَنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ أَسْمَاءَ فِي غُسْلِ الدَّمِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُونُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّي فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهِمِ فَلَمْ يَغْسِلَهُ وَصَلَّى فِيهِ آعَادَ الصَّلَاةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الدَّمُ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ آعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يَوْجِبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرُهُمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةُ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَإِنْ كَانَ أَقَلُّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ وَشَدَّدَ فِي ذَلِكَ.

تَمَكُّثُ النَّفْسَاءِ

کے نفاس کی مدت

۱۳۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نَفْسَاءُ (وہ عورتیں جن کو نفاس کا خون آتا ہو) چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر چھائیوں کی وجہ سے بنتا۔ امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم ابو ہریرہؓ کی روایت کے علاوہ کسی اور کی روایت سے نہیں جانتے وہ روایت کرتے ہیں مسند انا زویہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں ابو ہریرہؓ کا نام کثیر بن زیاد ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے کہا علی بن عبد اللہ اعلیٰ اور ابو ہریرہؓ ثقہ ہیں وہ بھی اس روایت کو ابو ہریرہؓ کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے تمام اہل علم کا صحابہؓ و تابعینؓ اور تبع تابعینؓ میں سے اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں اگر اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیں اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں اکثر فقہاء کا یہی قول ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، مشفقؒ، احمدؒ اور احقؒ کا بھی یہی قول ہے اور حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اگر خون بند نہ ہو تو پچاس دن تک نماز نہ پڑھے۔ عطاء بن رباحؒ اور شعبہؒ کے نزدیک اگر خون بند نہ ہو تو ساٹھ دن تک نماز نہ پڑھے۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاشِجَانُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَدِّ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ تَجْلِسُنَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلُقُ وَجُوهَنَا بِالْوَرَسِ مِنَ الْكَلْبِ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَدِّ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسْمُ أَبِي سَهْلٍ كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ وَأَبُو سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَهْلٍ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى أَنَّ النَّفْسَاءَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهَرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا تَدْعُ الصَّلَاةَ خَمْسِينَ يَوْمًا إِذَا لَمْ تَطْهُرْ وَيُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَالتَّشَنُّبِيِّ سِتِّينَ يَوْمًا.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی کم از کم مدت مقرر نہیں حتیٰ کہ نفاس نہ آتا بھی ممکن ہے اگر بچہ کی پیدائش کے بعد خون نہیں نکلا تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ البتہ اکثر مدت نفاس میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مدت پچاس (۴۰) دن ہے اس کی دلیل حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے۔

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ

۱۰۵: باب کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں

عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

ایک ہی غسل کرنا

۱۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

سب بیویوں سے صحبت کرتے اور آخر میں ایک غسل کریتے اس باب میں ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو یسیٰ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور یہ کئی بل عم کا قول ہے جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں کہ اگر وضو کئے بغیر دوبارہ صحبت کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف بھی اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابو عروہ سے روایت ہے انہوں نے ابو خطاب سے انہوں نے انسؓ سے ابو عروہ کا نام معمر بن راشد اور ابو خطاب کا نام قتادہ بن دعام ہے۔

۱۰۶: باب اگر دوبارہ

صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

۱۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطابؓ کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول کئی اہل علم کا ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کرے ابوالحسن کل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدریؓ کا نام سعد بن ملک بن سنان ہے۔

۱۰۷: باب اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور کسی کو

تقاضہ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے

۱۳۴: ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے کہا کہ تکبیر ہوئی نماز کی تو عبد اللہ بن ارقم نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جبکہ عبداللہ (خود) قوم کے امام تھے اور کہا عبداللہؓ نے کہ میں نے

مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ أَنَّ لَبَاسَ أَنْ يَعُودَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ هَذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَابُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.

۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ

يَعُودَ تَوَضُّأً

۱۳۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرُودِ بْنِ أَبِي عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ أَنْ يَعُودَ وَأَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَابُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَلِكٍ بَنِي سَنَانٍ.

۱۰۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

وَوَجَدَ أَحَدَكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامُ قَوْمِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی قیامت ہو اور کسی کو قضائے حاجت ہو تو پیسے بیت الخلاء جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ثوبانؓ اور ابو امامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن ارقم حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؓ کا۔ احمد و اسحاقؓ کا بھی یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز کیسے کھڑا نہ ہو اور ان دونوں (احمد و اسحاق) نے کہا کہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد قضائے حاجت ہو تو نماز نہ توڑے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جب تک نماز میں خلل نہ ہو پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰: باب گرد و راہ دھونے کے بارے میں

۱۳۵: عبد الرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے روایت ہے کہ میں نے ام سلمہؓ سے عرض کیا میں ایسی عورت ہوں کہ پناہ امن لمبا رکھتی اور ناپاک جگہوں سے گزرتی ہوں پس فرمایا ام سلمہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پاک کر دیتا ہے اس کو سبکے بعد کا راستہ۔ اس حدیث کو روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؓ سے انہوں نے ہود بن عبد الرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہؓ سے اور وہ ایک وہم ہے۔ کیونکہ روایت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہؓ سے اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے درگندے رستوں میں سے گزرنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ کئی اہل

ووجدوا حدیثکم الخلاء فلیندأ بالخلاء وفي الباب عن عائشة وأبي هريرة وثوبان وأبي أمامة قال أبو عيسى حديث عبد الله بن الأرقم حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن أنس ويحيى بن سعيد القطان وغير واحد من الحفاظ عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن الأرقم وروى وهيب وغيره عن هشام بن عروة عن أبيه عن رجل عن عبد الله بن الأرقم وهو قول غير واحد من أصحاب النبي ﷺ والتابعين وبه يقول أحمد وإسحق قال لا يقوم إلى الصلوة وهو يجد شيئاً من الغائط والبول وقال إن دخل في الصلوة فوجد شيئاً من ذلك فلا ينصرف ما لم يشغله وقال بعض أهل العلم لا بأس أن يصلي وبه غايط أبو بول ما لم يشغله ذلك عن الصلوة.

۱۰۸: باب ما جاء في الوضوء من الموطأ

۱۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ لَأُمِّ سَلَمَةَ أُمِّي امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَلِيلِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ لَهُودِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ هُوْدٍ وَأَمَّا هُو عَنْ أُمِّ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ هَذَا صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوَاطِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ

عم کا قول ہے، وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک جگہ سے گزرے تو اس سینے پاؤں کا دھونا ضروری نہیں لیکن اگر نجاست تر (گیلی) ہو تو نجاست کی جگہ دھوے۔

۱۰۹: باب تیمم کے بارے میں

۱۳۶ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں عمار کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے یہ حدیث کی سندوں سے مروی ہے یہ قول کی اہل علم صحابہ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور ان کی تابعین جیسے شعبی رحمہ اللہ عطاء ورمکھول رحمہ اللہ۔ ان حضرات کا قول ہے کہ تیمم ایک مرتبہ (زمین پر) ہاتھ مارنا ہے چہرے اور ہتھیلیوں کیسے اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ بعض اہل علم کے نزدیک تیمم دو ضربیں ہیں (یعنی دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا) ایک چہرے کیسے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کیسے۔ ان علماء میں، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابراہیم اور حسن شامل ہیں۔ یہی قول ہے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی۔ تیمم کے بارے میں یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے۔ یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے بغوں اور شبنوں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا۔ بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ شبنوں اور

عیر و احد من اهل العلم قالوا اذا وطئ الرجل على المكان القذر انه لا يحب عليه غسل القدم الا ان يكون رطبا فيغسل ما اصابه

۱۰۹: باب ماجاء في التيمم

۱۳۶ حدثنا ابو حفص عمر بن الخطاب بن خالد بن زريع ناسبيد عن قتادة عن عروة عن سبيد بن عبد الرحمن بن ابي عن ابيه عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم امره بالتيمم للوجه والكفين وفي الباب عن عائشة وابن عباس قال ابو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح وقد روى عن عمار بن غير وجه وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي وعمار وابن عباس وغير واحد من التابعين منهم الشعبي وعطاء ومكحول قالوا التيمم ضربة للوجه والكفين وبه يقول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم منهم ابن عمر وجابر و ابراهيم والحسن قالوا التيمم ضربة للوجه وضربة لبيدين الى المرفقين وبه يقول سفیان الثوري ومالك وابن المبارك والشافعي وقد روى هذا الحديث عن عمار في التيمم انه قال الوجه والكفين من غير وجه وقد روى عن عمار انه قال تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والاساط فصعف بعض اهل العلم حديث عمار عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم للوجه والكفين لما روى عنه حديث المناكب والاساط قال اسحق بن ابراهيم حديث عمار في التيمم للوجه والكفين هو حديث صحيح وحديث عمار تيمم مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والاساط ليس مخالفا

بغلوں تک کی روایت بھی انہی سے منقول ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ عمر کی منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم والی حدیث صحیح ہے اور ان کی دوسری حدیث کہ ہم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک تیمم کیا کچھ مخفی نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے۔

۱۳۷: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے تیمم کے بارے میں پوچھ گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (فَاغْسِلُوا وُجُوْهُكُمْ وَآيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمم کے بارے میں فرمایا (فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَآيْدِيكُمْ) پس تم مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو۔ ہاتھوں کے کانٹے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے لہذا تیمم بھی چہرے اور ہاتھوں کا ہے (گنوں تک) امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لِحَدِيثِ الْوُجْهِ وَالْكَفَيْنِ لِأَنَّ عُمَارًا لَمْ يَذْكُرَا النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ وَإِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِالْوُجْهِ وَالْكَفَيْنِ وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ مَا أَفْتَى بِهِ عُمَارُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّيْمُمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُجْهِ وَالْكَفَيْنِ لَفِي هَذَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

۱۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرْبَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيْمُمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ فَاغْسِلُوا وَجُوهَكُمْ وَآيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَالَ فِي التَّيْمُمِ فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَآيْدِيكُمْ مِنْهُ وَقَالَ وَالسَّارِقِ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوُجْهُ وَالْكَفَانِ يَعْنِي التَّيْمُمُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي: تیمم کے طریقے میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں (۱) تیمم میں کتنی ضربیں (۲) ہاتھوں کا کہاں تک ہوگا۔ پہلے مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لئے دو ضربیں ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ امام احمدؒ وغیرہ کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگا دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے۔ جمہور عمر کے نزدیک کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک رشتین (گنوں) تک ہے۔

۱۱۰: باب اگر کوئی شخص جنبی نہ

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا

۱۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ حالت جنابت میں ہوں۔ امام بو یوسف ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے اور یہی صحابہ و تابعین میں سے کئی اہل علم کا قول ہے ان حضرات نے

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغُفَّهَ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْأَعْمَشُ وَأُسَيْبُ بْنُ لَيْلَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ

کہا ہے کہ بے وضو شخص کیسے (زبانی) قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔ یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ، امام حنفیان ثوری رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا۔

۱۱۱: باب وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو

۱۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا نبی ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا اے اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر۔ پس آپ ﷺ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے تنگ کر دیا ہے بڑی وسیع چیز کو (یعنی اللہ کی رحمت کو) تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا اور لوگ (صحابہ کرامؓ) اس کی طرف دوڑے آپ ﷺ نے فرمایا اس (یعنی پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہ دو اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے ”سجلا“ فرمایا ”دلو“ یا (معنی دونوں کے ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں آسانی کیسے بھیج گیا ہے تنگی اور سختی کیسے نہیں۔ سعید بن عبد الرحمن نے کہا کہ سفیان اور یحییٰ بن سعید بھی انس بن مالکؓ سے اس کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

عَلَيْ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَالُوا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَنِ غَيْرِ وَضُوءٍ وَلَا يَقْرَأُ الْمُصْحَفَ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَهَذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَغْرَابِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرَحَّمْ مِنَّا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسْعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَيْقُوا عَلَيْهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُكُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ قَالَ سَعِيدُ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هَذَا وَفِي النَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حُضْرَةُ الْبَاب: حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین صرف پانی بہانے سے پاک ہوتی ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ پانی کے علاوہ خشک ہو جانے ورمٹی کھودنے سے بھی زمین پاک ہو جاتی ہے۔ دلیل بوداؤ شریف (ج، ص ۵۵) میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے۔

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کے ابواب جو مروی ہیں

رسول اللہ ﷺ سے

۱۱۲: باب نماز کے اوقات

جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو مرتبہ امامت کی جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس پہلی مرتبہ ظہر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تھا، پھر عصر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں جب کہ سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا۔ پھر عشاء کی نماز میں جب شفق غائب ہو گئی اور فجر کی نماز اس وقت جب صبح صادق ظاہر ہوئی اور جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے جس وقت کل عصر پڑھی تھی پھر عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے پر پھر مغرب پہلے دن کے وقت پر اور پھر عشاء تہائی رات گزر جانے پر پھر صبح کی نماز اس وقت جب زمین روشن ہو گئی پھر جبرائیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور ان دونوں کے درمیان وقت ہے (یعنی نماز کا وقت) اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابو سعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن حزم، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات

۱۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بَالْعَمِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَجْرُ بِمِثْلِ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرْءُ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لَوْ قُبْتُ الْعَصْرَ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لَوْ قُبْتُ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ اسْفَرَّتِ الْأَرْضُ ثُمَّ انْفَتَحَتِ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا نَيْنِ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

وحررو عمرو بن حزم والراء والنس

مروی ہیں۔

۱۴۱: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی جبرائیل نے چہ ذکر کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل ورس میں ذکر نہیں کیا وقت عصر کا دوسرے دن۔ حدیث جابر بن عبد اللہ کے ابواب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور عمرو بن دینار وراہ الزبیر سے انہوں نے روایت کیا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہب بن کیسان کی طرح جو مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن ہے ورحمہ بن اسماعیل بخاری نے فرمایا اوقات نماز کے بارے میں احادیث میں سے صحیح حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

۱۱۳: باب اسی سے متعلق

۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کا ایک وقت قر ہے اور ایک وقت آخر، صبح کی نماز کا اول وقت سورج کا ڈھنسا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے اور عصر کا اول وقت جب یہ وقت (عصر کا) شروع ہو جائے ورسخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت غروب آفتاب اور سخری وقت شفق کا غائب ہونا اور عشاء کا اول وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا قر وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ورسخری وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہیں کہ عمش کا مجاہد سے نقل کی گئی موافقت کی

۱۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمَسَارِكِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَمِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَبِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ جَبْرِائِيلَ فَذَكَرَ بَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لَوْ قُتِلَ الْعَصْرُ بِالْأَمْسِ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِفِ قَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَبِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْمَوَاقِفِ حَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۳: بَابُ مِنْهُ

۱۴۲: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصِيرُ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْآفُقُ وَنَاحِيَةُ الصَّحْرِ حِينَ يَنْصَلِفُ النَّبِيُّ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعَ الصَّحَرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ

حدیث محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث سے اصح ہے اور محمد بن فضیل کی حدیث میں محمد بن فضیل سے خطا ہوئی ہے

۱۴۳: ہم سے روایت کی ہناد نے کہ ان سے کہا ابواسامہ نے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے اول وقت اور آخر وقت ہے اور پھر محمد بن فضیل کی اعمش سے مروی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں یعنی اسی کے ہم معنی۔

۱۴۴: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ رہو اگر اللہ چاہے پھر آپ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اقامت کہی صبح صادق کے شروع ہونے پر پھر آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو تو انہوں نے تکبیر کہی زوال آفتاب کے وقت اور ظہر کی نماز پڑھی آپ نے۔ پھر انہیں حکم دیا انہوں نے (حضرت بلالؓ نے) تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی، اس وقت سورج بلندی پر چمکتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جب سورج غروب ہو گیا تو مغرب کا حکم دیا پھر آپ نے عشاء کا حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی جب شفق غائب ہو گیا۔ پھر دوسرے دن آپ نے حکم دیا اور فجر خوب روشنی میں پڑھی پھر حکم دیا ظہر کا تو وہ بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم دیا عصر کا تو انہوں نے اقامت کہی جب سورج کا وقت پہلے دن سے مؤخر تھا۔ پھر مغرب کا حکم دیا تو اسے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھا۔ پھر عشاء کا حکم دیا تو اس کی اقامت کہی جب تہائی رات گزری۔ پھر آپ نے فرمایا کہاں ہے نمازوں کے اوقات پوچھنے والا اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا آپ نے نمازوں کے اوقات ان دنوں (دوتوں) کے درمیان ہیں۔ ابویسی نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور

عن مجاہد فی المواقیت اصح من حدیث محمد بن فضیل عن الاعمش حدیث محمد بن فضیل خطا اخطا فیہ محمد بن الفضیل

۱۴۳: حَدَّثَنَا هَنَادُنا أَبُو اسامة عَنْ أَبِي اسحق الفزاري عَنِ الاعمش عَنْ مجاهد قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الاعمش نَحْوَ بَمَعْنَاهُ.

۱۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مُرْوَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَلِمَ مَعَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِأَلَّا فَأَقَامَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضاء مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعَدِ فَتَوَزَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَابْتَرَدَ وَأَنعَمَ أَنْ يُبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَأَقَامَ وَالشَّمْسُ آخِرَ وَقَبْهَا لَوْ قَ مَا كَانَتْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ إِلَى قَبِيلٍ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ النَّيْلِ ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا فَقَالَ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ كَمَا بَيَّنَّ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مُرْوَدٍ

ایضاً۔ اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرشد سے بھی روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا الْإِسْبَاطِيُّ: یہ حدیث "حدیث امامت جبرائیل کہلاتی ہے"۔ وراوقت نماز میں اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو یہ بھی ممکن تھا کہ اوقات نماز کی تعلیم زبانی طور سے دیدی جاتی لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ عملی تعلیم کو اختیار کیا گیا کیونکہ اس طرح ذہن میں بہت اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے۔

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيسِ

۱۱۴: باب فجر کی نماز اندھیرے میں

بِالْفَجْرِ

پڑھنے کے بارے میں

۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں (انصاریؒ نے کہا) عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ تنبیہ نے کہا ہے "مُتَلَفِّعَاتٌ" کی جگہ "مُتَلَفِّعَاتٌ" (معنی دونوں کا ایک ہی ہے) اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور قبیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویحییٰؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اس کو کئی صحابہؓ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور تابعینؒ میں سے اہل علم شامل ہیں اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تاریکی میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُو طِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَقَبِيلَةَ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَسْتَحِبُّونَ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ.

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْفَارِ بِالْفَجْرِ

۱۱۵: باب فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا

۱۳۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ اس باب میں ابوبرزہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحاق سے اور محمد بن عجلان نے بھی اس حدیث کو عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابویحییٰؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں رافع بن

۱۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعْبِدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُمَرٍ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَجَابِرٍ وَبَلَالٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَيضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُمَرٍ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ الْإِسْفَارُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ مَعْنَى الْإِسْفَارِ أَنْ يَصْحَ الْفَجْرَ فَلَا يُشَكُّ فِيهِ وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ مَعْنَى الْإِسْفَارِ تَأْخِيرُ الصَّلَاةِ.

خَدِجَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ هُـ اِكْثَرُ اِهْلِ عِلْمٍ صَحِيحٌ وَتَابِعِينَ مِیْن سَے كَہتے ہيں كہ فِجْرِ كِي نَمَاز رُوشَنِي مِیْن پڑھي جَاے اور يہي قَوْل ہيے سُفْيَانُ ثَوْرِيؒ كَا۔ اِمَام شَافِعِيؒ اور اِمَام اَحْمَدؒ فرمَاتے ہيں كہ اِسْفَار كَا مَعْنٰی يہ ہيے كہ فِجْر وَاضِح ہو جَاے اور اِس مِیْن شَك نہ رہے اِس مِیْن اِسْفَار كے مَعْنٰی يہ نہيں ہيں كہ دُور سَے نَمَاز پڑھي جَاے۔

حَالِ الصَّلَاةِ ابْنُ أَبِي بَالٍ: تَلَفُّفٌ لِقَائِهِ سَے نِکَلَا ہيے اور تَلَفُّفٌ لِقَائِهِ سَے دُونوں كے مَعْنٰی چادر كے ہيں۔ بِمُزْوُ جُطْنٍ يہ مِرط كِي جَمْع ہيے اِس كے مَعْنٰی بھي چادر كے ہيں۔ اِن اَبْوَاب مِیْن نَمَاز كے اَوَاقَاتِ مَسْتَحَبَّہ كَا بَيَان شُرُوع ہوتا ہيے۔ اِمَام شَافِعِيؒ كَا مَسْلُك يہ ہيے كہ ہر نَمَاز مِیْن جلدي كَرْنَا اَفْضَل ہيے سَوَائے عِشَاء كے اور حَفِيہ كے زَوْدِيك ہر نَمَاز مِیْن تَاخِير اَفْضَل ہيے سَوَائے مَغْرِب كے۔ اِمَام شَافِعِيؒ كِي دُليْل حَضْرَت عَائِشَہؓ كِي حَدِيث ہيے۔ حَفِيہ كِي دُليْل حَضْرَت رَافِعِ بْنِ خَدِجؓ كِي حَدِيث ہيے جو بَاب ۱۱۵ مِیْن ہيے۔ حَفِيہ كے دَلَال قَوْلِي بھي ہيں اور فَعْلِي بھي ہيں اِس كے بَرْعَس اِمَام شَافِعِيؒ كے دَلَال كُفْرِي فَعْلِي ہيں جِكِد قَوْلِي حَدِيث رَافِعِ ہوتِي ہيے۔ حَضْرَت شَاہِ دُولِي اللّٰہ قُرْمَاتے ہيں كہ اَصْل حَكْم تُوہي ہيے كہ اِسْفَار (رُوشَن) كَر كے نَمَاز پڑھنا اَفْضَل ہيے لِيكِن عَمَلِ اَبِي اَبِي بَالٍؒ نَے غُلَس (اِنْدھيرے) مِیْن بھي يَكْمَرَت نَمَاز پڑھي ہيے اِس لَے اِغْرَاس كِي صُورَت مِیْن نَمَازِيُون كِي تَعْدَاد زِيَادہ ہوتِي ہو تُو اِس وَقْت اِحْتِاف بھي تَغْلِيَس (اِنْدھيرے) كے اَفْضَل ہونے كے قَائِل ہيں۔

۱۱۶: بَابُ ظَهْرِ مِیْن تَعْجِيلِ كے بَارے مِیْن

۱۴۷: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخَبَّابٍ وَأَبِي بَرزَةَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ (جس نے لوگوں سے سوال کیا، اور اس كے پاس اتنا تھكہ كہ اِس كے لَے كافي ہو آخِر حَدِيث تِك۔ يَكِي كَہتے ہيں كہ اِن سَے سُفْيَان اور زَائِدہ رَوَايَت كرتے ہيں اور

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

۱۴۷: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخَبَّابٍ وَأَبِي بَرزَةَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ قَالَ يَحْيَى

یجی کے نزدیک ن کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے ۵۰ روایت کرتے ہیں سعد بن جبیر سے انہوں نے عاشر سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے ظہر کی تعمیل میں۔

۲۸: ہم سے حسن بن علی صوفی نے روایت کی کہ خبر دی ن کو عبدالرزاق نے انہیں معمر نے در انہیں زہری نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی انس بن مالک نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷: باب سخت گرمی میں ظہر کی نماز

دیر سے پڑھنا

۱۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ اس باب میں ابوسعید، ابو ذر، بن عمر، مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے۔ قسم پئے و مد سے روایت کرتے ہیں اور ابوموسیٰ، ابن عباس اور انس سے بھی روایت مذکور ہیں۔ اس باب میں حضرت عمر سے بھی روایت ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ اب ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شدید گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کو اختیار کیا ہے یہی قول ہے ابن مبارک احمد اور اسحاق کا۔ امام شافعی کے نزدیک ظہر میں تاخیر اس وقت کی جائے گی جب لوگ دور سے آتے ہوں لیکن اکیلا نمازی اور وہ شخص جو اپنی قوم میں نماز پڑھتا ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز میں تاخیر نہ کرے۔ اب ابویسی ترمذی فرماتے ہیں جن لوگوں نے شدید گرمی میں تاخیر ظہر کا مذہب اختیار کیا ہے وہ اتباع کے لئے بہتر ہے۔ اور ابی مشرفی کا یہ قول کہ اس کی اجازت اس کے لئے ہے جو دور سے آتا تاکہ لوگوں پر مشقت نہ ہو حضرت ابو ذر کی حدیث سے۔

وروی لہ سفيان و رائدة و لم ير يحيى بحديثه ما قال محمد و قد روى عن حكيم بن حبيب عن سعيد بن جبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في تعجيل الظهر

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَنَوِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرَ دُؤَاغِنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَالْمَغِيرَةِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَانْسٍ وَرُؤَيْ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا وَلَا يَصِحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا الْإِزَادُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا كَانَ مَسْجِدًا يَنْتَابُ أَهْلُهُ مِنَ الْبُعْدِ فَأَمَّا الْمُتَصَلِّى وَخِذَّةً وَالَّذِي يُصَلِّى فِي مَسْجِدٍ قَوْمَهُ قَالَ ذِي أَحَبُّ لَهُ أَنْ لَا يُؤَخَّرَ الصَّلَاةُ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَمَعْنَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ هُوَ أَوْلَى وَأَشْبَهُ بِالْإِتِّبَاعِ وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ أَنَّ الرُّخْصَةَ لِمَنْ يَنْتَابُ مِنْ

خلاف درست کرتی ہے حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ بلالؓ نے اذان دی ظہر کی نماز کے ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے ٹھنڈا ہونے دیا۔ اگر امام شافعی کے قول کے مطابق بات ہوتی تو ایسے وقت میں ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب کیونکہ سفر میں سب اکٹھے تھے دور سے آنے کی حاجت نہیں تھی۔

۱۵۰: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہمارے ساتھ تھے حضرت بلالؓ بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہوتے دو۔ پھر ارادہ کیا کہ اقامت کہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز کے لئے ٹھنڈا ہونے دو۔ کہا (ابو ذرؓ) نے یہاں تک کہ ہم نے سایہ دیکھا نیلوں کا پھر اقامت کہی اور نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے پس تم ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۸: باب عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج ان کے آگن میں تھا۔ اور سایہ ان کے آگن کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیجؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی روایت بھی نقل کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ صحیحہ میں سے بعض اہل علم جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ اور کئی تابعین

الْبُعْدُ وَلِلْمُسَقَّةِ عَلَى النَّاسِ فَإِنْ فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ مَا يَذُكُّ عَلَى حَلَاثِ مَا قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُتِّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بِلَالُ أَبْرِدْ لَمْ أَبْرِدْ فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ لَمْ يَكُنْ لِلَا بُرَادِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مَعْنَى لاجتماعهم في السفر فكانوا لا يختاجون أن يتأبوا من البعد.

۱۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ أَتَيْنَا شُعْبَةَ مِنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِي التَّلْوْلِ ثُمَّ أَقَامَ فَبُصِّلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرٍ بَهَائِمٍ يَظْهَرُ فِيهَا مِنْ حُجْرٍ بَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي أَرْوَى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَيُرْوَى عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي عَرَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصُحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةُ وَانْسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ

نے عصر کی نماز میں تعجیل کو اختیار کیا ہے اور تاخیر کو کمرہ سمجھا ہے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا۔

۱۵۲: علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالک کے پاس ان کے گھر گئے جبکہ وہ نماز ظہر پڑھ چکے تھے اور ان کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ علاء بن عبد الرحمن کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز ادا کی جب ہم فارغ ہوئے تو انسؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو پیشادیکھتا رہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان ہو جائے تو وہ اٹھے اور چار چوٹیں مارے اور اللہ کا ذکر بہت کم کرے ابویہیؓ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹: باب عصر کی نماز میں تاخیر کے بارے میں

۱۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے جلدی کرتے ظہر میں اور تم عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی کرتے ہو۔ ابویہیؓ ترمذی نے فرمایا تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن جریج نے وہ ابن ملیک سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حاشیہ الباب: ظہر کی نماز کے بارے میں حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ سردی کے موسم میں ظہر جلدی جبکہ گرمی کے موسم میں تاخیر مزید یہ کہ تاخیر کا حکم بھی فرمایا۔ وقت عصر کے بارے میں آپ ﷺ کا معمول اور ہدایت یہ ہے کہ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جائے کہ سورج خوب بلند اپنی حرارت اور روشنی کے لحاظ سے بالکل زندہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرنا کہ آفتاب میں زردی آجائے وراس سخی اور تنگ وقت میں مرغ کی ٹھونگوں کی طرح جلدی جلدی چار رکعتیں پڑھنا جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مقدار بہت کم اور برائے نام ہوا ایک منفقہ نہ عمل ہے مومن کو چاہئے کہ ہر نماز خاص کر عصر کی نماز اپنے صحیح وقت پر اور طرہ نیت اور تعدیل کے ساتھ پڑھے۔

۱۲۰: باب مغرب کے وقت کے بارے میں

۱۵۴: حضرت سمہ ابن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

التَّابِعِينَ تَعْجِلُ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَكَرِهُوا تَأْخِيرَهَا وَبِهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ.

۱۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظَّهْرِ وَدَارُهُ بِحُجْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَوْمُوا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلُّنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَلَكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْيَتَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظَّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهُ.

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرتے جب سورج ڈوب کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، ابویوب رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عباس بن عبدالمطلب سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عباسؓ کی حدیث موقوفاً بھی روایت کی گئی ہے اور وہ اصح ہے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ حدیث سمہ ابن الاکوع حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؓ میں سے اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مغرب کی نماز میں تعجل (یعنی جلدی) کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مغرب کے لئے ایک ہی وقت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث جبرائیل ہے (کہ جبرائیلؑ نے ایک ہی وقت میں اس نماز کی امامت کی تھی) ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۱: باب عشاء کی نماز کا وقت

۱۵۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سب سے بہتر جانتا ہوں اس نماز کے وقت متعلق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (یعنی عشاء کی نماز) پڑھتے تھے تیسری تاریخ کے چاند کے غروب ہونے کے وقت۔

۱۵۶: ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کی مثل روایت کی۔ ابو عیسیٰ نے فرمایا اس حدیث کو روایت کیا ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سلم سے وہ روایت کرتے ہیں نعمان بن بشیر سے اور اس روایت میں ہشیم نے ذکر نہیں کیا بشیر بن ثابت کا اور ابوعوانہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس سے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے ابوعوانہ کی روایت کی مثل۔

أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَحَدِيثِ الْعَبَّاسِ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَوْفُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِينَ اخْتَارُوا تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَتَخِيرَهَا تَأْخِيرَهَا حَتَّى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا وَقْتُ وَاحِدٍ وَذَهَبُوا إِلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلَّى بِهِ جِبْرِائِيلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۲۱: بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لثَلَاثَةِ.

۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ رَوَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ.

۱۲۲: باب عشاء کی نماز میں تاخیر

۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی آنت پر گرا کر گزرنے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا تھا کہ رات یا آدھی رات تک عشاء میں تاخیر کرنے کا۔ اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابویسی ترمذی نے کہا حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ ذابین میں سے اکثر اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔

۱۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۷: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ نَا عَبْدُهُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَرزَةَ وَأَبِي عُبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ زَاوَا تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ: مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ عموماً ازل وقت ہی پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث باب سے معلوم ہوا۔ بلا کسی عذر اور مجبوری کے اس میں اتنی تاخیر کرنا کہ ستاروں کا جال آسمان پر پھیل جائے ناپسندیدہ اور مکروہ ہے اگرچہ اس کا وقت شفق غائب ہو جانے تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا معمول اور فرمان تاخیر کرنے کا ہے تجربہ اور حسب سے معلوم ہے کہ تیسری رات کو چاند اکثر و بیشتر غروب آفتاب سے دواڑھائی گھٹنے بعد غروب ہوتا ہے لیکن اس وقت نماز پڑھنے میں عام نمازیوں کے لئے زحمت اور مشقت ہے۔ روزانہ اتنی دیر تک جاگ کر نماز کا انتظار کرنے میں بڑا سخت مجاہدہ ہے اس لئے حضور ﷺ مقتدیوں کی سہولت کے خیال سے عموماً اس سے پہلے ہی نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۳: باب عشاء سے پہلے

سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے

۱۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسی ترمذی نے کہا حدیث ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ بعض اہل علم نے

۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ

قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

۱۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ أَنَا عَوْفٌ قَالَ أَحْمَدُ نَاعْبَادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمُهَلْبِيُّ وَاسْمَعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ جَمِيعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَسْبَقَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ بَرزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اس کی اجازت دی ہے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ اکثر احادیث سے کراہت ثابت ہے اور بعض علماء نے رمضان میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔

۱۲۴: باب عشاء کے

بعد گفتگو

۱۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ کے ساتھ باتیں کرتے تھے مسلمانوں کے امور کے بارے میں اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ اور اوس بن حذیفہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعبسیؓ کہتے ہیں حدیث عمرؓ حسن ہے۔ یہ حدیث حسن بن عبید اللہ نے بھی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابو جعفرؓ سے ایک آدمی سے جسے قیس یا ابن قیس کہا جاتا ہے انہوں نے عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے یہ حدیث ایک طویل قصے میں ہے۔ عشاء کے بعد باتیں کرنے کے بارے میں صحابہؓ و تابعینؓ اور تبع تابعینؓ میں سے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے جب کہ بعض اہل علم نے رخصت دی ہے اس شرط کے ساتھ کہ باتیں کرنا عم یا ضروری حاجتوں کے متعلق ہوں اور اکثر احادیث میں اس کی رخصت ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا نماز کے بعد منتظر یا مسافر کے علاوہ کسی کو بھی عشاء کے بعد باتیں نہیں کرنی چاہیے۔

بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے عشاء کے نماز سے پہلے سونے کو مکروہ ہے لیکن مسلک حق یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو تو مکروہ نہیں ہے بصورت دیگر ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے سونا منقول ہے اور کراہت بھی۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد قصے کہانیاں اور باتیں کرنے سے اس حدیث میں منع کیا گیا ہے اور اگلے باب میں حضرت عمرؓ کی روایت سحر (باتیں) کرنا جواز معوم ہوتا ہے دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔

وَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَرَحَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَكْثَرُ الْأَحَادِيثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَحَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي رَمَضَانَ.

۱۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۱۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُمَا وَفِي النَّبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَوْسِ بْنِ حَذَّافَةَ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يَقَالُ لَهُ قَيْسٌ أَوْ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ فِي قِصَّةِ طَوِيلَةٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَحَّصَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ فِي مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا يَدُّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَائِجِ وَأَكْثَرُ الْحَدِيثِ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمَرٌ إِلَّا بِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ.

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ

الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا الْعُمَرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ فُرُوزَةَ كَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَا وَلِيَّ وَفِيهَا.

۱۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَمْرٍَا وَعَاشِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍَا بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْحَنَازِلَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوءًا قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أُمِّ فُرُوزَةَ لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا الْعُمَرِيِّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَاضْطَرَبُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ الْوَلِيدِ الْعِزَّارِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِفِهَا وَمَا ذَا يَأْرُسُ اللَّهُ قَالَ وَبِالْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُودِيُّ

۱۲۵: بَابُ أَوَّلِ وَقْتِ كِي

فَضْلِيَّتِ

۱۶۰: قَاسِمُ بْنُ غَنَامٍ ابْنِ جُحَى ام فروہ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت میں پڑھنا۔

۱۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول وقت میں نماز پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور آخر وقت میں اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا کہ ام فروہ کی حدیث عبد اللہ بن عمر العمری کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محدثین اس حدیث کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

۱۶۳: ابو عمر شیبانی نے کہا کہ ایک آدمی نے ابن مسعود سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے فرمایا (عبد اللہ بن مسعود نے) میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو پڑھنا مستحب اوقات میں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کے علاوہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے کہا اور کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کے راستے میں۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مسعودی، شعبہ،

شُعْبَةُ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ الْعُزْزَارِ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَرِيذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً لَوْ قُبِحَ لِأَخِي مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى فَضْلِ أَوَّلِ الْوَقْتِ عَلَى آخِرِهِ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَكُونُوا يَخْتَارُونَ إِلَّا مَا هُوَ أَفْضَلُ وَلَمْ يَكُونُوا يَدْعُونَ الْفَضْلَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ.

شیبان اور کی لوگوں نے وسید بن عیزار سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آخر وقت میں نماز نہیں پڑھی مگر دو دفعہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ امام ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نماز کے لئے اول وقت افضل ہے جو چیزیں اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کیونکہ وہ لوگ افضل چیز کو اختیار کرتے تھے اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے اور وہ ہمیشہ اول وقت میں نماز پڑھتے تھے یہ حدیث ابو الولید مکی نے بواسطہ امام شافعی رحمہ اللہ میں بیان کی ہے۔

حُلاَصَةُ الْبَابِ: امام ترمذی نے یہ باب جہد نماز پڑھنے کے مستحب ہونے پر قائم کیا ہے۔ کہ یہاں اول وقت سے مراد وقت مستحب ہے اس تاویل کی دلیل صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز گرمیوں کے زمانہ میں تاخیر کر کے پڑھنے کی احادیث ہیں۔ خفائے راشدین بھی صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔ یہی تاویل امام شافعی نے عشاء کے وقت میں کی ہے۔

۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ

عَنْ وَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۱۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفْوُتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنُوفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۶: بَابُ عَصْرِ كِي نماز بھول

جانا

۱۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کی عصر کی نماز فوت (یعنی قضا) ہوگی تو گویا اس کا گھر اور مال۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور نوفل بن معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے بھی سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ

باب جلدی

اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَادِرَ أَمْرَاءَ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ لَوْ قُتِلَتْ لَوْ قُتِلَتْ كَانَتْ لَكَ نَافَعَةٌ وَلَا تُكُنْتُ قَدْ أَخَّرْتَ صَلَاتَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ لِمُقَاتِلَتِهَا إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ وَالصَّلَاةُ الْأُولَى هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَابْنُ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ حَبِيبٍ.

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ

۱۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ النَّبَاطِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَقْرِيظٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَوْتَهُ أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ مُرَيْمٍ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَبْرِ بْنَ مُطْعَمٍ وَابْنِ حُحَيْفَةَ وَعَسْرَةَ بْنِ أُمِيَّةَ الضُّمَرِيِّ وَذِي مَخْبَرٍ وَهُوَ ابْنُ أَحْمَرَ السَّحَّاسِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اُخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسَاهَا فَيُسْتَقِظُ أَوْ يَذْكُرُ وَهُوَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَوْتُهُ عِنْدَ خُلُوعِ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ مَعْصُومٌ بَصْلِيحٌ إِذَا اسْتَقِظَ

نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے

۱۶۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر! میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو نمازوں کو فوت کریں گے پس تو اپنی نماز مستحب وقت میں پڑھ لے اگر تو نے وقت پر نماز پڑھ لی تو امام کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی ورنہ تو نے اپنی نماز کو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہیں امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز پڑھ لے مستحب وقت پر جب امام تاخیر کرے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھ لے اکثر اہل علم کے نزدیک پہلی نماز ہی فرض ہو جائے گی۔ ابو عمر بن الجونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔

۱۶۸: باب سونے کے سبب نماز چھوٹ جانا

۱۶۷: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت سو جانے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا سونے والے پر تصور نہیں بلکہ قصور ہو جائے (نماز نہ پڑھنے پر ہے) جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے تو نماز پڑھے جب سن کو یاد آجائے۔ اس باب میں ابن مسعود، بومریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعم، ابو حنیفہ، عمر بن امیہ الضمری اور ابو مخبر جو (نباشی کا بھتیجا ہے) سے روایت منقول ہیں۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن ہے وراہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جو آدمی نماز کے وقت سویا رہ جائے یا بھول جائے نماز تو جب سے یاد آئے یا جاگے تو وہ وقت اوقات مکروہ جیسے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب میں سے جو بعض اہل علم کے نزدیک اگرچہ مکروہ اوقات ہی ہوں جب بھی آدمی اٹھے

یا اسے یاد آئے تو اسی وقت نماز پڑھ لے اور یہ توں ہے امام احمد، اسحاق، شافعی اور امام مالک کا اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز نہ پڑھے جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

۱۲۹: باب وہ شخص جو نماز بھول جائے

۱۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ادا کرنا بھول جائے تو پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔ اس باب میں حضرت سرہ اور ابوقحافةؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور روایت کیا گیا حضرت علیؓ سے انہوں نے اس شخص کے بارے میں کہا جو نماز بھول جائے کہ وہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاقؓ کا۔ ابوبکرہ سے مروی ہے کہ وہ عصر کے وقت سو گئے پھر سورج ڈوبنے کے وقت جاگے تو اس وقت تک نماز نہ پڑھی جب تک سورج غروب نہ ہو گیا۔ بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے لیکن ہمارے اصحاب نے حضرت علیؓ کے قول کو اختیار کیا ہے کہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو۔

۱۳۰: باب وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں فوت

ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے

۱۶۹: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہؓ نے فرمایا کہ مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو روک دیا چار نمازوں سے یہاں تک کہ رات نزرانی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپؐ نے حکم دیا ہلال کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کی حدیث کی سند میں کوئی مضرت نہیں

وذكر وان كان عند طلوع الشمس او عند غروبها وهو قول احمد واسحق والشافعي ومالك وقال بعضهم لا يصلي حتى تطلع الشمس او تغرب.

۱۲۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ

۱۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا أَبُو غَوَاةٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ يُصَلِّيَهَا مَتَى ذَكَرَهَا فِي وَقْتٍ أَوْ فِي غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَذَقُوا إِلَى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

۱۳۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفَوُّتُهُ

الصَّلَوَاتِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

۱۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا هُثَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ حُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمَشْرُكِينَ شَعَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَاَمَرَ بِلَا لَا هَازِنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى

لیکن ابو عبیدہ نے عبد اللہ سے نہیں سنا اور بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کے لئے ہر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے اور اگر ہر نماز کے لئے تکبیر نہ بھی کہے تب بھی جائز ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن کفار کو گالیاں دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز عصر ادا نہیں کر سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی راوی نے کہا پھر ہم بھٹان لیں اترے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اس وقت سورج ڈوب چکا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَوَائِمِ أَنْ يُقِيمَ الرَّحْلَ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَضَاهَا وَإِنْ لَمْ يَقُمْ أَجْزَأُهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَصْلَى الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَتَرَكْنَا بَطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ ایک آدمی نماز کے وقت میں جاگنے کا پورا اہتمام و انتظام کر کے سوئے اور اس کے باوجود اس کی آنکھ نہ کھل سکے تو گناہ نہیں۔ اب جاگنے یا یاد آنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو قضا نماز داکر ہے کیونکہ اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور ”سیلة التقریس“ کے واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے بعد غزوہ خندق کا واقعہ نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ قضا نمازیں جس ترتیب سے فوت ہوئی ہیں اسی ترتیب سے قضا پڑھنے ضروری ہے یہی مذہب جمہور ائمہ اور احناف کا ہے پھر یہ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے زیادہ ہونے یا وقت کی تنگی اور بھولنے کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۳۱: باب عصر کی نماز وسطی ہونا

۱۷۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطی کے بارے میں فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

۱۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى أَنَّهَا الْعَصْرُ . ۱۷۱: حَدَّثَنَا هُنَادُ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ .

۱۷۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطی عصر کی نماز ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيلَانَ نَا أَبُو ذَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، اکثر رضی اللہ عنہا، حصہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا کہ علی بن عبد اللہ نے کہا حسن کی سرور رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن ہے اور انہوں نے ان سے سنا ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں حدیث سرور رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہ صحابہ کرامؓ میں سے اکثر علماء کا قول ہے۔ اور زید بن ثابتؓ اور عائشہؓ نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز ظہر ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔

۱۷۳: حبیب بن شہید سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے کہا کہ حسن سے عقیقہ کی حدیث کے متعلق پوچھو کہ انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے اس کو سمرہ بن جندبؓ سے سنا ہے۔ ابو یوسفی فرماتے ہیں خبر دی مجھے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کے متعلق انہوں نے روایت کی علی بن عبد اللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں علی نے کہا کہ حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے اور اس حدیث کو وہ بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

سَعُوْدٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الْوُسْطَى صَلَوةُ الْغَصْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي هَاشِمٍ بْنُ عُثْبَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ عَنْهُ وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ فِي صَلَوةِ الْوُسْطَى حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ عَائِشَةُ صَلَوةُ الْوُسْطَى صَلَوةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَمْرٍو صَلَوةُ الْوُسْطَى صَلَوةُ الصُّبْحِ. ۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَافَرِيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ وَ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَ اخْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

خلاصہ: قرآن حکیم میں صلوٰۃ وسطیٰ پر محافظت کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے لیکن اس کی تعین میں فقہاء اور محدثین کا زبردست اختلاف ہے یہاں تک کہ کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں صلوٰۃ وسطیٰ ہونے کا کوئی قول موجود نہ ہو لیکن امام ابو حنیفہؒ اور اکثر علماء کے نزدیک صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق ہے۔

۱۳۲: باب عصر اور فجر

۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ

کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے

بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیوں سے سنا جن میں عمر

۱۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَافَرِيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ عَلِيُّ وَ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَ اخْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

ابن خطاب رضی اللہ عنہ بھی میں جو میرے لئے ن سب میں محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ اور صابغی رضی اللہ عنہ (انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا، کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حسن صحیح ہے۔ اور اکثر فقہاء صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء کا یہی قول ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جہاں تک فوت شدہ (یعنی قضاء) نمازوں کا تعلق ہے ان کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں (فجر اور عصر کے بعد) اور کہا علی بن مدینی نے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین چیزیں سنی ہیں حدیث عمرؓ کہ نبی ﷺ نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حدیث ابن عباسؓ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میرے بارے میں کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

ابن عباس قال سمعت غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم عمر بن الخطاب وکان من احبهم الی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوة بعد الفجر حتی تطلع الشمس وعن الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وفي الباب عن علي وابی مسعود وابی سعید وعقبہ بن عامر وابی ہریرة وابی عمر وسمرة بن جندب وسلمة بن الاکوع وزید ابن ثابت و عبد اللہ بن عمر و معاذ بن عفراء والصنابحي ولم یسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعائشة وکعب بن مرة وابی امامة وعمرو بن عبسة وعلی بن أمیة ومعاویة قال أبو یحیی حدیث ابن عباس عن عمر حدیث حسن صحیح وهو قول اکثر الفقهاء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم انہم کبرہوا الصلوة بعد صلوة الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس واما السنوات الفوائت فلا بأس ان تقضى بعد العصر وبعد الصبح قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبہ لم یسمع قتادة من ابي العالیة الا ثلثة اشياء حدیث عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس و حدیث ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسعی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی حدیث علی بن القضاة ثلثة .

خلاصہ باب: فجر اور عصر کے بعد حکم تو یہی ہے کہ نماز پڑھنا ناجائز ہے البتہ اس حکم سے قضاء نمازیں مستثنیٰ ہیں اس استثناء پر مدونوئی نے جماع نقل کیا ہے۔

۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّيْتُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ
أَتَاهُ مَاءٌ فَشَعَلَهُ عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا
بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ
وَأُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ
وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّيْتُ بَعْدَ
الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ وَهَذَا اخْتِلَافٌ مَا رَوَى عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى عَنِ
الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيثُ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رَوَى
عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى
عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ رَوَايَاتٌ رَوَى عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ
إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ وَرَوَى عَنْهَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ
بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى
تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ
عَلَى كِبَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ
الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا مَا
اسْتَشْنَى مِنْ ذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ
حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً فِي ذَلِكَ وَقَدْ قَالَ بِهِ قَوْمٌ مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ
كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۳: بَابُ عَصْرِ كَيْفَ يَنْصَلُّ فِيهِ

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں عصر کے بعد اس نے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال آگیا تھا جس میں مشغولیت کی بنا پر آپ ﷺ کی دو رکعتیں ادا نہ کر سکے۔ پس ان (دو رکعتوں کو) عصر کے بعد پڑھا پھر آپ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھی) اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، مایمونہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے کئی حضرات نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے اور حدیث ابن عباسؓ اصح ہے اس لئے کہ انہوں نے فرمایا کہ پھر دوبارہ نہیں پڑھیں اور زید بن ثابتؓ سے بھی ابن عباسؓ کی روایت کی مثل منقول ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے پاس اس طرح کبھی داخل نہیں ہوئے کہ آپ ﷺ نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں اور ان سے ام سلمہؓ کے واسطے سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے لیکن ان دونوں اوقات میں مکہ میں طواف کے بعد نماز پڑھنا نماز نہ پڑھنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ نبی ﷺ سے اس بارے میں (یعنی طواف کے فوائد کے بارے میں) رخصت نقل کی گئی ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت جن میں صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء شامل ہیں کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اتحقؒ کا بھی یہی قول ہے (یعنی رخصت کا) جب کہ صحابہؓ و ر ن کے بعد کے اہل علم کی

عليه وسلم ومن بعد لهم الصلوة سمكة أيضا بعد الغصير وتعد الصبح وبه يقول سفيان الثوري سمجها ہے اور سفیان ثوری، مالک بن انس ورجس اہل کوفہ و مالک ابن انس و بعض اہل الکوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہیں۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد حضرت ﷺ سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں تو امت کے حق میں عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی یہ حیثیت ہے۔ اس میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ امام شافعی جائز کہتے ہیں ان کی دلیل حضرت عائشہ کی احادیث ہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ امت کے حق میں ممنوع ہیں اس لئے کہ جن روایات میں حضور ﷺ سے ہمیشہ پڑھنا ثابت ہے اسے امام ابو حنیفہ حضور ﷺ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں۔

۱۳۴: **باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ** ۱۷۶: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ إِنَّ صَلَاتَهُمَا فَحَسَنٌ فَهَذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ.

۱۳۴: **باب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا** ۱۷۶: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر دو آذانوں (یعنی امت اور اذان) کے درمیان نماز ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے صحابہ کرامؓ نے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں بعض صحابہؓ کے نزدیک مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان نماز پڑھنا جائز نہیں اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام احمدؒ اور حقؒ کے نزدیک اگر پڑھ لے تو بہتر ہے اور یہ ان دونوں (احمدؒ اور حقؒ) کے نزدیک مستحب ہے۔

(شأنہ) "قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان عند كل آذانين ركعتين ما خلا صلوة المغرب" "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو آذانوں (یعنی اقامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔" یہ روایت سنن دارقطنی و بیہقی اور مسند بزار میں مذکور ہے اس روایت کو حیان بصری نے روایت کیا ہے اور وہ صدوق ہیں۔ اس روایت اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے لیکن دو رکعتیں مغرب سے پہلے نہ پڑھنا زیادہ افضل ہے اس لئے کہ احادیث میں مغرب کی نماز میں تعمیل کی تاکید ہے اور صحابہ کرامؓ کی اکثریت کا معمول یہ تھا کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے اور صحابہؓ کا عمل ہمارے لئے باعث تقلید ہے اور صحابہؓ کے عمل ہی سے حدیث کا صحیح مفہوم معلوم ہوتا ہے۔ مالکیہ اور حنیفہ کے نزدیک مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مکروہ ہے ان کے دلائل وہی ہیں جو ابویسی نقل کئے گئے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً

۱۳۵: باب اس شخص کے بارے میں جو غروب

مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَهُمْ لَصَاحِبِ الْعُدْرِ مِثْلَ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَقِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا.

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پالی صبح (یعنی فجر) کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پالی (یعنی پڑھ لی) سورج غروب ہونے سے پہلے اس نے نماز عصر کو پالی۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہمارے اصحاب شافعی، احمدؒ اور اسحقؒ کا ہے اور ان کے نزدیک اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ حکم صاحب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور اس وقت بیدار ہو یا اسے یاد آیا (کہ اس نے نماز فجر یا عصر بھی ادا کر لی ہے) جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا تھا۔

حَدَّثَنَا هَذَا الْبَابُ: ۱۳۵ اس باب کی حدیث کے دو مجز و ہیں: دوسرا جزو متفق علیہ ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن پہلے جزو میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ فجر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہو جائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔ احناف فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی۔

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ

۱۳۶: باب دو نمازوں کو ایک وقت میں

بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

جمع کرنا

۱۷۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي لَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ بِذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرَجَ أُمَّتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ

۱۷۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھا مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے۔ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا آپؐ نے چاہا کہ امت پر تکلیف نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ کئی سندوں سے ان سے مروی ہے اسے

روایت کیا ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر، عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور ابن عباسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمع کیا دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے ابواب کبار میں سے ایک باب میں داخل ہوا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حنش، ابو علی رجب بن قیس ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا صرف سفر یا عرفات میں جائز ہے۔ بعض اہل علم تابعین میں سے مریض کے لئے جمع بین الصلوٰتین کی جازت دیتے ہیں اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا مریض کے لئے بھی جائز نہیں۔

(ف) جمع بین الصلوٰتین کا ایک مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ایک نماز اپنے آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھ لے اور یہ مسافر مریض یا دینی امور میں خصوصی انہماک کے وقت ہو سکتا ہے۔ قضا نماز تو دوسری نماز کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے لیکن جس نماز کا ابھی وقت ہی نہیں آیا وہ قبل از وقت کیسے پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے کہ عرفات میں عصر، ظہر کے ساتھ پڑھ لی جائے اور مغرب مزدلفہ میں جا کر عشاء کے ساتھ پڑھے چاہے آدھی رات کو یا اس کے بعد پہنچے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ بغیر کسی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوٰتین (دو نمازیں اکٹھی کرنا) جائز ہے۔ مثلاً بارش یا سفر کا عذر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے حقیقی جمع عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ جمع صوری جائز ہے۔ حقیقتاً جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳۷: باب اذان کی ابتداء

۱۸۰: محمد بن عبد اللہ بن زید اپنے باپ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر ہم نے ان کو اس خواب کی خبر دی۔ فرمایا یہ خواب سچ ہے اور تم

رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيُّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هَذَا.

۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَا الْمُغَنِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكِبَائِرِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَنْشٌ هَذَا هُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ وَهُوَ حَنْشُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ إِلَّا فِي السَّفَرِ أَوْ بِعَرَفَةَ وَرَخَصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ تَابِعِيْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ لِلْمَرِيضِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي الْمَطَرِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ يَرِ الشَّافِعِيُّ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ.

۱۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

۱۸۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نِ الْأَمْوِيُّ نَا أَبِي نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں ورنہ اس کو سکھاؤ جو تمہیں کہا گیا ہے اور وہ اس کو بلند آواز سے کہیں۔ راوی کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت بلالؓ کی اذان سن لی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہتے تھے اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح بلالؓ نے کہا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یہی بات زیادہ مضبوط ہوگئی۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسٰیؓ فرماتے ہیں عبد اللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی روایت کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے طویل اور مکمل حدیث، اس حدیث میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ذکر کرتے ہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ، عبد اللہ بن زیدؓ ابن عبد ربہؓ ہیں ان کو ابن عبد ربہؓ بھی کہا جاتا ہے ہمیں ان کی رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں اذان کی اس روایت کے علاوہ کسی روایت کے صحیح ہونے کا علم نہیں اور عبد اللہ بن زیدؓ بن عاصم مازنی نے بھی نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور عبد اللہ بن عاصم مازنی، عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

۱۸۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سہمان جب مدینہ سے تھے تو وہ اکٹھے ہوتے اور اوقات نماز کا اندازہ کرتے تھے ان میں سے کوئی بھی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعض نے کہا ایک ناقوس بنایا جائے نصاریٰ کے ناقوس کی طرح، بعض نے کہا ایک قرن بناؤ یہودیوں کے قرن کی طرح۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں بھیجتے تم ایک آدمی کو کہ وہ پکارے نماز کے لئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے پکارو (منادی کرو)۔ امام ابویسٰیؓ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن

لَمَّا اضْحَبْنَا آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ لَرُّؤْيَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أُنْدَى وَأَمْدُ صَوْتَا مِنْكَ فَأَلْقَى عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلَيُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدْعُو بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجْرُ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ قَدْ لَكَ أَثَرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةَ الْأَذَانِ مَثْنً وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصُحُّ إِلَّا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ فِي الْأَذَانِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ بَنِي عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهُ أَحَادِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عُمُ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْبَصْرِ نَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يَنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَا قَوْسًا مِثْلَ نَا قَوْسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا قُرْنَا مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يَنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَتَادِ بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ

حسنٌ صحیحٌ غریبٌ من حدیثِ ابنِ عمر۔

عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْإِذَاانِ

۱۸۲: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَنِي جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَعَهُ وَالْقِيَ عَلَيْهِ الْإِذَاانَ حُرُفًا حَرَفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ مِثْلَ إِذَاانَا قَالَ بَشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَعَدَّ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْإِذَاانَ بِالتَّرْجِيعِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي مَحْذُورَةَ فِي الْإِذَاانِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَغَنِيهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۱۳۸: بَابُ إِذَاانِ فِي تَرْجِيعِ

۱۸۲: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم نے کہا کہ ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے ان سے کہا دو بارہ کہیے (اذان) تو انہوں نے بیان کی اذان ترجیع کے ساتھ۔ ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اذان کے بارے میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور یہ ان سے کئی سندوں سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعِفًا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِذَاانَ بِسَبْعِ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ بِسَبْعِ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَحْذُورَةَ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِغِيرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا فِي الْإِذَاانِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ كَانَ يُفْرِدُ الْإِقَامَةَ.

۱۸۳: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان میں انیس اور تکبیر میں سترہ کلمات سکھائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے اور بعض اہل علم کا اذان کے بارے میں یہی مذہب ہے اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے تکبیر کا ایک ایک مرتبہ کہنا بھی مروی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

۱۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَنِ الثَّقَفِيُّ وَيزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْإِذَاانَ وَيُوتَرَ الْإِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ

۱۳۹: بَابُ تَكْبِيرِ اِيك اِيك بار كہنا

۱۸۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ کہے اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے

۱۔ اذان میں شہ و تہن کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دو مرتبہ اونچی آواز سے کہنے کو ترجیح کہتے ہیں۔

۲۔ ابو محذورہؓ نے سچ تھے ان کو اذان سکھائی گئی وہ شہ و تہن کو پست آواز سے ادا کرتے تھے کہ یہ کلمات ان کے لئے اجنبی تھے لہذا دو بارہ بلند آواز سے کہوائے گئے اور چونکہ یہ سعادت انہیں نبی اکرم ﷺ سے حاصل ہوئی تھی لہذا پھر اسی کو مختلف انداز سے جب روایت کیا گیا تو ایسا ہو گیا کہ گویا ترجیع سنت نبویؐ ہے۔ بلکہ جیسا گذرا اس کی توجیہ دی ہے۔

ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ صحابہ و تابعین میں سے بعض اہل علم کا قول ہے اور امام مالک، شافعی، احمد اور احقر کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۰: باب اقامت دو دو بار کہے

۱۸۵: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو روایت کیا ہے کعب نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مروہ سے اور انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا۔ شعبہ، عمرو بن مروہ سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کو خوب میں دیکھا۔ یہ اصح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو عبد اللہ بن زید سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اذان اور اقامت دونوں دو دو مرتبہ ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۱: باب اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا

۱۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اذان کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم نہ کھڑے نہ کھڑے ہو کر وجب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ

۱۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنِي مَثْنِي

۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا غُبَةَ بْنِ حَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَ كَبِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْأَذَانَ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةَ مَثْنِي مَثْنِي وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَهْلُ الْكُوفَةِ.

۱۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْسُلِ فِي الْأَذَانِ

۱۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ نَا عَبْدَ الْمُنْعِمِ وَهُوَ صَاحِبُ السِّقَايَةِ نَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَلَالٍ يَا بَلَالُ إِذَا أَدْنْتَ فَتَرْسُلْ فِي أَذَانِكَ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْبَسْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَاقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنَ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرْبِهِ وَ الْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْوُمُوا حَتَّى تَرَوْنِي

۱: نبی اکرم ﷺ کا حجرو مبارک مسجد کے متصل تھا لہذا آپ ﷺ نے اس وقت تشریف لائے جب "تقدیمت الصلوة" کہا جاتا۔ آج کل امام مصلی پر حجاب میں بیٹھ ہوتا ہے اور امام و مقتدی سب پیٹھے رجب میں در جب "تقدیمت الصلوة" کہا جائے تب سب کھڑے ہوتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ آج بھی اگر ۵۰

۱۸۷: ہم سے عبد بن حمید نے روایت کیا کہ یونس بن محمد نے واران سے عبد منعم نے اسی کی مثل روایت کیا۔ یونس کہتے ہیں ہم چار کی اس حدیث کو عبد منعم کی سند کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ سند مجہول ہے۔

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ نُوَيْسٍ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعَمِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنَ الْوُجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعَمِ وَهُوَ اسَازٌ مَجْهُولٌ

۱۴۲: باب اذان دیتے ہوئے کان میں

۱۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي ادْخَالِ الْاُذُنِ

انگلی ڈالنا

الْاُذُنَ عِنْدَ الْاُذَانِ

۱۸۸: یحییٰ بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے اور وہ اپنا منہ پھیرتے تھے ادھر ادھر اور ان کی دو انگلیاں ان کے دونوں کانوں میں تھیں جب کہ رسول اللہؐ نے سرخ خیمے میں تھے۔ راوی نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ (خیمہ) چمڑے کا تھا پھر بدلتا عصا لیکر نکلے اور اسے میدان (بجی) میں گاڑ دیا پھر رسول اللہؐ نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ آپؐ کے ارد گرد کتے اور گدھے چل پھر رہے تھے (یعنی خیمہ کے گے)۔ آپؐ کے جسم پر سرخہ تھی گویا کہ میں آپؐ کی پندلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ (خیمہ) یعنی چادر کا ہوگا۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں ابوحنفہ کی حدیث حسن صحیح ہے ورس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ مؤذن کے لئے اذان کے دوران انگلیوں کو کانوں میں ڈالنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت کہتے ہوئے بھی انگلیاں کانوں میں ڈالے اور یہ اوزاعی کا قول ہے۔ ابوحنفہ کا نام وہب سوتی ہے۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالَ يُؤَذِّنُ وَيَذْوُرُ وَيَتْبَعُ فَاهُ هَهُنَا وَاصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ حُمْرَاءُ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اِذِمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعِزَّةِ فَرَكَّزَهَا بِالْطَّحَاءِ صَنَى اِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَ عَلَيْهِ حُمْرَاءُ كَانَتِيْ اَنْظُرُ اِلَى بَرِيْقٍ سَاقِيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نَرَاهُ حَبْرَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي جَحِيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَدْخُلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعِيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فِي الْاُذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْاِقَامَةِ اَيْضًا يَدْخُلُ اِصْبَعِيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيْ وَابُو جَحِيْفَةَ اسْمُهُ وَهْبُ السَّوَالِيْ

خلاصۃ الباب: یہ واقعہ حجت الوداع سے واپسی کا ہے جب آپ ﷺ نے مصعب میں قیام کیا تھا یہاں حضرت بلالؓ نے قبة میں اذان دی تھی اس سے گھومنا پڑا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گرمنا رہ وغیرہ میں اذان دی جائے تو گھومنا چاہئے اور اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا بھی مستحب ہے اس کی وجہ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے۔

۱۸۹: امام رحمہ فرماتے ہیں کہ اگر تو یہ کہہ دیتا ہے یعنی نیت باندھ دیتا ہے اور مقتدی منتشر کھڑے ہوتے ہیں اور مصعب درست کرنے تک امام سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے ورنہ تکبیر تیسرے کے وقت امام کے ساتھ منے سے مقتدی محروم ہو جاتے ہیں۔ امام رحمہ سے نکلے ورمقتدی قد قامت الصلوة کھڑے ہوں تو پھر ایسا ہوتا ہے کہ صف بندی پہلے ہو چکی ہو یا پھر امامنا شروع کرنے سے پہلے صف بندی کرائے اور پھر تکبیر تیسرے کے بعد یہ صف کو کہتے ہیں جس کے نیچے لو ہاگا ہو۔ (مترجم) ۲۰ ختم اگرچہ درجہ بندی صریح کا ہوتا ہے ختم کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ

۱۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ
نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقْوَبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلَاةِ
الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْرَائِيلَ
الْمَلَايِي وَأَبُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ
الْحَكَمِ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
عُمَارَةَ عَنْ الْحَكَمِ ابْنِ عُثَيْبَةَ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ اسْمُهُ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَلَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ
التَّثْوِيبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِيبُ أَنْ يَقُولَ فِي أَذَانِ
الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ
وَأَحْمَدَ وَقَالَ إِسْحَاقُ فِي التَّثْوِيبِ غَيْرَ هَذَا قَالَ هُوَ
شَيْءٌ أَخَذَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَأَ الْقَوْمُ قَالَ بَيْنَ الْأَذَانِ
وَالْإِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ وَهَذَا
الَّذِي قَالَ إِسْحَاقُ هُوَ التَّثْوِيبُ الَّذِي تَرَاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ
وَالَّذِي أَخَذُوهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ وَأَحْمَدُ التَّثْوِيبُ
أَنْ يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ
النَّوْمِ فَهُوَ قَوْلٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ لَهُ التَّثْوِيبُ أَيْضًا وَهُوَ
الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَأَوْهُ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ
خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَرَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ أَذَّنَ فِيهِ وَنَحْنُ
نُرِيدُ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ فَتَوَبَّ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ

۱۴۳: باب فجر کی اذان میں تھویب کے بارے میں
۱۸۹: حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت بلالؓ کے حوالے
سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تم
تھویب کرو نمازوں میں مگر فجر کی نماز میں۔ اس باب میں
ابو محذورہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث
بلال کو ہم ابواسرائیل ملائی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے
اور ابواسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیہ سے نہیں سنی۔ امام
ترمذیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حسن بن عمارہ سے اور انہوں
نے حکم بن عتیہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابواسرائیل کا نام
اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں
اور اختلاف کیا اہل علم نے تھویب کی تفسیر میں بعض اہل علم
کے نزدیک تھویب یہ ہے کہ فجر کی اذان میں الصلوة خیر من
النوم کہے یہ ابن مبارکؒ اور احمد کا قول ہے اور اسحاقؒ نے اس
کے علاوہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے بعد
یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہ اگر لوگ اذان دینے کے بعد تاخیر
کریں تو مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان "قَدْ قَامَتِ
الصَّلَاةُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ" کے الفاظ کہے (امام ترمذیؒ
فرماتے ہیں) یہ تھویب جس کو اسحاقؒ نے بیان کیا ہے اہل علم
کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ وہ کام ہے جسے رسول اللہ ﷺ
کے بعد لوگوں نے نکالا ہے (یعنی بدعت ہے)۔ تھویب کے
متعلق ابن مبارکؒ اور احمدؒ کی تفسیر کہ یہ فجر کی اذان میں
"الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے الفاظ کہنا ہے۔ یہی قول صحیح
ہے اور اسے تھویب بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کو اہل علم نے اختیار
کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے فجر کی
اذان میں "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" اور مجاہدؒ سے مروی
ہے کہ میں داخل ہوا مسجد میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ اس میں
اذان ہو چکی تھی اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم نماز ادا کریں پس
مؤذن نے تھویب کہی تو عبد اللہ بن عمرؓ مسجد سے نکل آئے

نَسُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْحِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هَذَا الْمُتَمَتِّعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ إِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِيبَ الَّذِي أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ بَعْدَ شُرُوعِ كَيْفِيَّةِ۔

حَلَالٌ صَدَقَ الْبَابُ: تَحْوِيبُ كَے معانی ترجمہ سے واضح ہیں۔ اذان کے بعد تحویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہہ خصوصاً جب اس کو سنت کی حیثیت سے اختیار کر لیا گیا ہو لیکن ضرورت کے موقع پر اس کو سنت و عبادت سمجھے بغیر کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۴: اذان کہنے والا ہی تکبیر کہے

۱۹۰: حضرت زید بن حارثہ صدیقیؓ سے روایت ہے کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اذان دوں فجر کی میں نے اذان دی پھر جب حضرت بلالؓ نے اقامت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی صدیقیؓ نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حدیث زیاد کو افریقی کی روایت کے عداوہ نہیں جانتے اور محدثین کے نزدیک افریقی ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ میں افریقی کی روایت نہیں لکھتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو وہ افریقی کو قوی کہا کرتے تھے اور وہ کہتے کہ ان کی حدیث صحت کے قریب ہے ورا اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

۱۴۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

۱۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ النُّعْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ الْخَضِرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدِيقِ قَالَ قَامَ رَبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صَدَاءِ قَدْ أَذَّنَ فَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدٍ إِنَّمَا نَعَرُفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَفْرِيقِيِّ وَالْأَفْرِيقِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ أَحْمَدُ لَا أَكْتُبُ حَدِيثَ الْأَفْرِيقِيِّ قَالَ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُقَوِّي أَمْرَهُ وَيَقُولُ هُوَ مَقَارِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ۔

حَلَالٌ صَدَقَ الْبَابُ: امام شافعیؒ کے نزدیک یہ عمل واجب ہے جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں یہ مستحب ہے لہذا مؤذن سے اجازت کے کرا اقامت کوئی دوسرہ کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس سے مؤذن کو تکلیف

اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے مستحب ہونے کی دلیل دارقطنی وغیرہ کی روایات ہیں۔

۱۴۵: بَابُ غَيْرِ بَعْضِ وَضُوءِ اذَانَ دِينَا مَكْرُوهٌ هُوَ

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اذان دے مگر با وضو آدمی (یعنی جس آدمی کا وضو ہو)۔

۱۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وَضُوءٍ

۱۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ الرَّهْرَبِيِّ عَنْ أَسَى هُرَيْرَةَ عَنْ لَسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ

۱۹۲: یحییٰ بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب سے وہ یونس سے اور وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جس آدمی کا وضو نہ ہو وہ اذان نہ دے۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہیں کہا وہب بن منہ نے اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے صحیح ہے اور زہری نے نہیں سنی کوئی حدیث ابو ہریرہؓ سے اور اختلاف ہے اہل علم کا بے وضو اذان دینے کے بارے میں۔ بعض اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی یہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے۔

۱۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا غُنْدَلَةَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُسَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّهْرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ فَكُفِرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاسْعَاقٌ وَرَخَصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ.

خلاصہ: (الباب): احناف، وراہ شافعی کے نزدیک اذان کے لئے وضو شرط ہے۔

۱۴۶: باب امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

۱۹۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تاخیر کرتے قامت میں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نکلے ہوئے) دیکھ نہ پتے جب انہیں دیکھتے تو نماز کے لئے اقامت کہتے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور حدیث سمک کو اس روایت کے علاوہ ہم نہیں جانتے بعض اہل علم نے اس طرح کہا ہے کہ مؤذن کو اذان کا اور امام کو اقامت کا زیادہ اختیار ہے۔

۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

۱۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَهِّلُ فَلَا يَقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ سِمَاكٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَكَذَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ الْمُؤَذِّنَ أَمْلَكَ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامَ أَمْلَكَ بِالْإِقَامَةِ.

خلاصہ: (الباب): اقامت جس وقت امام چاہے اس وقت ہونی چاہیے۔ اسی حدیث سے فقہاء نے

استدلال کر کے کہا ہے کہ اقامت امام کے خروج (نکلنے) کے بعد ہونی چاہیے۔ خروج کا مطلب یہ ہے کہ امام صفوں سے باہر ہو تو صفوں میں آجائے اگر صفوں میں بیٹھ ہو تو مصیٰ کی طرف چلنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

۱۴۷: باب رات کو اذان دینا

۱۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

۱۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۱: اس میں تطبیق یہ ہے کہ اگر جمعہ کا وقت قریب ہو اور بھی اذان نہ ہوئی ہو، کوئی اذان کہنے والا نہ ہو ایک آدمی۔ جو اذان کہہ سکتا ہے لیکن اس کا دست نہیں ہے تو وہ اذان کہہ دے پھر وضو کرے تاکہ وقت پر نماز ہو جائے اور نمازیوں میں خلل اور تشویش نہ ہو۔

باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ تورات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم لوگ کھایا پیا کرو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، یوزرؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے رات کو اذان دینے کے بارے میں بعض اہل علم کے نزدیک اگر مؤذن نے رات کو اذان دے دی تو کافی ہے اور اس کا لوٹنا ضروری نہیں ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر رات کو اذان دے تو دوبارہ اذان دینا ضروری ہے اور یہ قول سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حماد بن سمہ نے ایوب سے وہ نافع سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے رات کو اذان دی تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ بداء لگائیں کہ بندہ (بلال) وقت اذان سے غافل ہو گیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ تورات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہذا تم لوگ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہو اور عبدالعزیز بن رواد نے روایت کیا نافع سے کہ حضرت عمرؓ کے مؤذن نے اذان دی رات کو تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ اذان دے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نافع کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا اور صحیح روایت عبد اللہ بن عمرؓ کی ہے اور اکثر راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور زہریؒ سے انہوں نے سلمہ سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ اگر حمد کی روایت صحیح ہوتی تو اس روایت کے کوئی معنی نہ ہوتے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلالؓ اذان رات کو ہی دے دیتے ہیں آپؐ نے اس حدیث میں انہیں آئندہ کے لئے حکم دیا ہے اور اگر آپؐ نے

سالم عن ابنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالاً یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمنوا تأذین ابن ام مکتوم قال ابو عیسیٰ وفي الباب عن ابن مسعود وعائشہ والنیسہ وابی ذر وسمرہ قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی الاذان باللیل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن باللیل اجرآه ولا یعید وهو قول مالک وابن المبارک والشافعی وأحمد وإسحق وقال بعض اهل العلم اذا اذن بلیل أعاد وبه یقول سفیان الثوری وروی حماد بن سلمة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان بلالاً اذن بلیل فأمرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینادی ان العید نام قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غیر محفوظ والصحیح ما روی عنید اللہ بن عمر وغیرہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالاً یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم وروی عبد العزیز ابن ابی رواد عن نافع ان مؤذنا لعمر اذن بلیل فأمرة عمر ان یعید الاذان وهذا لا یصح لانه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة اراد هذا الحدیث والصحیح رواية عبد اللہ بن عمر وغیر واحد عن نافع عن ابن عمر والزہری عن سالم عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالاً یؤذن بلیل قال ابو عیسیٰ ولو کان حدیث حماد صحیحاً لم یکن لهذا الحدیث معنی اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالاً یؤذن بلیل فاما امرهم فیما

يُسْتَقْبَلُ فَقَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ أَنَّهُ أَمَرَهُ
بِاعَادَةِ الْأَذَانِ حِينَ آذَنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ
يَقُلْ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ
حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ
غَيْرُ مَحْفُوظٍ أَوْ أَخْطَاءٌ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.
نہیں طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو آپ یہ
نہ فرماتے کہ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں اور کہا علی بن
مدینی نے ایوب سے مروی حدیث سے کہ حدیث جسے روایت کیا
ہے ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور انہوں نے نبی
ﷺ سے وہ غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے خطا کی
ہے۔

حَلَالٌ لِلْبَابِ: محدثین اور فقہاء کے درمیان یہ بات چلی ہے کہ فجر کی اذان صبح صادق سے
پہلے دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ امام یوسف اور عبد اللہ بن مبارک کے نزدیک دی جاسکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام محمد سفیان
ثوریٰ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے نہیں دی جاسکتی اگر دیدی جائے تو لوٹانا واجب ہے کیونکہ حضرت بلالؓ
نماز فجر کے لئے اذان نہیں کہتے تھے بلکہ کسی اور مقصد کے لئے کہتے تھے۔ دلیل احادیث میں موجود ہیں۔

۱۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ

۱۴۸: باب اذان کے

بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے

مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

۱۹۵: حضرت ابو شعناء سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے
باہر نکلا عصر کی اذان کے بعد تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔
ابو عیسیٰ کہتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے
اور صحیحہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے
کوئی شخص بغیر عذر کے نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام
ہو۔ اور روایت کیا گیا ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ
مسجد سے نکلنا جائز ہے جب تک اقامت شروع نہ ہو۔ امام
ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ اس
کے لئے ہے جو باہر نکلنے کے لئے کوئی عذر رکھتا ہو اور ابو شعناء
کا نام سیم بن اسود ہے اور وہ واد ہیں اشعث بن ابو شعناء
کے اور یہ حدیث بھی اشعث بن ابی شعناء نے اپنے واد سے
روایت کی ہے۔

۱۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ
الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا
هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو عَيْسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ جُثْمَانَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ
بَعْدَهُمْ أَنْ لَا يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا
مِنْ عَذَرٍ أَنْ يَكُونُ عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ أَوْ أَمْرٍ لَا يَذْمُهُ
وَيُرَوَّى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَأْخُذْ
الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَهَذَا عِنْدَنَا لِمَنْ
لَهُ عَذَرٌ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ وَأَبُو الشَّعْنَاءِ اسْمُهُ سَلِيمٌ
بْنُ الْأَسْوَدِ وَهُوَ الْبُذْ أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْنَاءِ وَقَدْ
رَوَى أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْنَاءِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ

حَلَالٌ لِلْبَابِ: بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان سے بعد مسجد سے

نکلتا مکر وہ ہے لیکن اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پیچھے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آگیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو نکلنے جائز ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ جانے دار شخص بغیر کسی عذر کے جا رہا ہے اس لئے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم علیہ السلام کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۹: باب سفر میں اذان

۱۹۶: حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو اذان کہو اور اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امامت کرے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ سفر میں اذان دی جائے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت ہی کافی ہے اذان تو اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے اور پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسحق بھی یہی کہتے ہیں۔

۱۴۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَاظٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْتُمَا فَادْنَا وَاقْبِمَا وَلْيَوْمُكُمَا أَكْبَرُ كَمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْأَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجَرُّؤُ الْإِقَامَةِ إِنَّمَا الْأَذَانُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

خلاصہ: سفر میں جہاں دوسرے آدمیوں کے جماعت میں شامل ہونے کی توقع نہ ہو وہاں بھی اذان و اقامت دونوں مسنون ہیں۔

۱۵۰: باب اذان کی فضیلت

۱۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان دی سات برس تک ثواب کی نیت سے اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دی گئی۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ثوبان رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عباس کی حدیث غریب ہے۔ ابوتیمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح اور ابوہریرہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے۔ جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ان سے روایات لینا ترک کر دیا ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں میں نے سنا جارود سے وہ کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا

۱۵۰: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّائِزِيُّ لَنَا أَبُو تَمِيمَةَ نَا حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدَّنَ سَمْعَ سَمِيعٍ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثُوبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَأَبُو حَمْرَةَ السَّكْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ ابْنِ يَزِيدَ الْجَعْفِيُّ ضَعْفُوهُ تَرَكْنَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْحَارِثَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرُ

الْجُعْفَى لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بَعِيْرَ حَدِيْثٍ وَلَوْلَا أَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُ الْكُوفَةِ بَعِيْرَ فَهِيْهِ.
انہوں نے کہا اگرچہ برحق نہیں ہوتے تو بل کو نہ حدیث کے بغیر رہ جاتے اور اگرچہ نہ ہوتے توفیقہ کے بغیر رہ جاتے۔

حَدِيْثُ الْبَابِ: اذان کی فضیلت میں متعدد احادیث صحیحہ موجود ہیں جیسا کہ امام ترمذی وفی ابواب سے ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلہ میں دراز گردن (سر بلند) ہونگے۔

۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنًا

۱۵۱: باب امام ضامن ہے

وَالْمُوْذَنُّ مُؤْتَمَنٌ

اور مؤذن امانت دار ہے

۹۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے القدامہ کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں اس باب میں عائشہؓ، انس بن سعدؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث سفیان ثوریؒ، حفص بن غمیثؒ اور کئی حضرات نے اعمشؒ سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کی ابو صالحؒ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور روایت کی سہاب بن محمدؒ نے اعمشؒ سے انہوں نے کہا کہ یہ حدیث مجھے ابی صالحؒ سے نہیں ابو ہریرہؓ سے ورنہ میں نبی ﷺ سے پہنچی ہے اور نافع بن سلیمان نے روایت کیا ہے اس روایت کو محمد بن ابی صالحؒ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرہؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابو صالحؒ کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث اصح ہے ابو صالحؒ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے۔ ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابو صالحؒ کی عائشہؓ سے مروی حدیث اصح ہے۔ علی بن مدینیؒ سے مذکور ہے کہ ابو صالحؒ کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ثابت نہیں ہے۔ ابو صالحؒ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔

۱۹۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُوْذَنُّ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْأَيْمَةَ وَاعْفِرْ لِلْمُوْذَنِّينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيْثُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ حَدِيْثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيْثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ أَنَّهُ لَمْ يَنْبُتْ حَدِيْثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيْثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا.

حَلَالٌ رَحِمَهُ اللّٰہُ: حدیث کا یہ جملہ جامع الکلم میں سے ہے متعدد مختلف فیہ مسائل میں احناف کا مسلک معتد ہے۔ (۱) امر کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے۔ (۲) امام کی نذر نوث جائے تو مقتدی کی بھی ناسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۲: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۹۹ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَافِعُ مَالِكٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا بِمِثْلِ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَيْغَةَ وَعَائِشَةَ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ.

۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

۲۰۰ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ إِنَّ مِنْ أَجْرِ مَا عَاهَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّخِذَ الْمُؤَذِّنُ لَا يَأْخُذَ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا وَاسْتَحَبُّوا لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَحْتَسِبَ فِي أَذَانِهِ

۱۵۲: باب جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے ۱۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو اذان تو اسی طرح کہو جس طرح کہتا ہے مؤذن۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابویحییٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابوسعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے معمر اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل زہری سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے۔

۱۵۳: باب مؤذن کا اذان پر اجرت لینا

مکروہ ہے

۲۰۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ میں ایسے مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ابویحییٰ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ مؤذن کے لئے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے اور مستحب ہے مؤذن کے لئے کہ وہ اذان دے سخرت کے ثواب کے لئے۔

۱۵۴: باب جب مؤذن

۱۵۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَدَّنَ

یہ بہتر ہے کہ مؤذن اجرت سخرت کے لئے اذان دے لیکن متاخرین نے کہا ہے کہ مستقل مؤذن کے لئے تنخواہ ضروری ہے ہاں اگر کوئی صاحب استطاعت اس کا دھنڈا کرے کہ میں اذان ہمیشہ کہوں گا تو یہ بڑی بات ہے یہ کوئی شخص کوئی ورکام کرے اور اذان دیتا رہے۔ (مترجم)

۲۰۱: الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ ..

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّبِ عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ غَابِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَكَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَفَرُ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْكَثِّبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ..

۱۵۵: بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَبِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ السَّامِيَةِ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْتَغَى مُحَمَّدٌ مِنَ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْتَعَى مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا رَجَبْتُ لَهُ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثٌ جَابِرٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَبِّرِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ..

۱۵۶: بَابٌ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا

يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ أَنَا سَفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ مِعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

إِذَا نِ دَعَا تَوَسَّعَ وَلَا يُكَادَعُ بِرُبِّهِ ..

۲۰۴: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَكَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَفَرُ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْكَثِّبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ..

۱۵۵: بَابٌ أَيْضًا

۲۰۵: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ السَّامِيَةِ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْتَغَى مُحَمَّدٌ مِنَ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْتَعَى مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا رَجَبْتُ لَهُ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثٌ جَابِرٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَبِّرِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ..

۱۵۶: بَابٌ إِذَا نِ دَعَا تَوَسَّعَ وَلَا يُكَادَعُ بِرُبِّهِ ..

۲۰۶: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَكَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَفَرُ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْكَثِّبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ..

رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کی مثل اسحاق ہمدانی نے برید بن مریم کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هَذَا.

۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ كُمْ فَرَضَ اللَّهُ

عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ

۱۵۷: باب اللہ نے اپنے

بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں

۳۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کی گئی ان میں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں عبادہ بن صامتؓ، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، ابوقادہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، مالک بن صفحہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَا تَعَمَّرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَرَضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ ثُمَّ يُقَصِّتُ حَتَّى جُعِلَتْ عَشْرًا ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ لَدُنِّي وَإِنَّ لَكَ بِهِذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ صَفْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸: بَابُ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْقَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْفَرْ الْكِبَايِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَحُظَلَّةِ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۸: باب پانچ نمازوں کی فضیلت

۳۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے (صغیرہ گناہوں کا) جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور حظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۳۰۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۹: باب جماعت کی فضیلت

۳۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیے

نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا نافع نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اکثر راویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس درجے کا قول نقل کیا ہے سوائے ابن عمرؓ کے کہ انہوں نے ستائیس درجے کہا ہے۔

۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز اس کے اکیس پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام ابویسیؒ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰: باب جو شخص اذان سنے اور

اس کا جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے نہ پہنچے)

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو کھڑیوں کا ڈھیر جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر میں آگ لگا دوں ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو ذرؓ، ابن عباسؓ، معاذ بن انسؓ، جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ابویسیؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نماز کے لئے حاضر نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ یہ تاکید سختی اور تنبیہ کے معنی میں ہے اور کسی شخص کے لئے جماعت

وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسِتِّ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسِتِّ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَغَامَةٌ مَن رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالُوا خُمْسٌ وَعِشْرِينَ إِلَّا ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَالَ بِسِتِّ وَعِشْرِينَ.

۲۰۷: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخُمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَمِعَ

النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

۲۰۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فَيُنْفَى أَنْ يَجْمَعُوا أَحْزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أُحْرَقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ أَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مَن سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

کو ترک کرنے کی اجازت نہیں الا یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو۔ مجاہد نے کہا کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے ایسے شخص کے متعلق جو دن میں روزے رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو لیکن نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جماعت میں۔ فرمایا (ابن عباسؓ نے) وہ جتنی ہے۔ ہم سے روایت کیا اسے حماد نے انہوں نے عی ربی سے اور وہ حدیث سے اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جمعہ اور جماعت میں نہ حاضر ہوتا ہو قصداً یا تکبر کی وجہ سے یا جماعت کو حقیر سمجھ کر (وہ جہنمی ہے)۔

هَذَا عَلَى التَّغْلِيظِ وَالتَّشْدِيدِ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِلَّا مِنْ عَذْرِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسَبَّلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادُ نَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً غَنَاهَا وَاسْتِحْقَاقًا بِحَقِّهَا وَتَهَا وَنَاهَا.

خُلَاصَةُ الْأَبْوَابِ: (۱) اذان کا جواب دینا چاہئے (۲) پچاس نمازوں کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا وروہاں کے خلاف سے حج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں اس کی تائید حدیث باب کے اگلے جملہ سے ہوتی ہے۔ (۳) بعض مسنون طریقے سے اذان کا جواب دینے اور اس کے بعد دعا وسیلہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرما دیں گے۔ (۴) ام۔ حم۔ کا مسلک اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض عین ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے بہر حال جماعت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ (۵) تھوڑی سی محنت پر اتنا بڑا ثواب کہ ایک نماز پر ستائیس گن آجرو دینے کا وعدہ ہے۔

۱۶۱: باب وہ شخص جو اکیلا

نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے

۲۰۹: جابر بن یزید بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے کہ میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں۔ پس میں نے نماز پڑھی آپ ﷺ کے ساتھ صبح کو مسجد خیف میں جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دیکھا دو آدمیوں کو کہ انہوں نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ پس انہیں لایا گیا اس حالت میں کہ ان کی رگیں خوف سے پھڑک رہی تھیں آپ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ کس چیز نے نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنی منزلوں میں نماز ادا کر لی تھی آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزلوں میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل

۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

وَحْدَهُ ثُمَّ يَذُرُكَ الْجَمَاعَةَ

۲۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْخَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يَصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِئِي بِهِمَا تَرُغِدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تَصَلِّيَا مَعًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَا فَلَئِنْ وَفَى الْبَابُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ

ہوگی۔ اس باب میں مجھن اور یزید بن عامر سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں یزید بن ابی اسود کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول بھی ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پاسلے تو تمام نمازیں جماعت میں لوٹا سکتا ہے اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت مل گئی تو یہ حضرت سبت کہتے ہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اس میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت کر دے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی ہوگی وہی فرض ہوگی (یعنی جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھی وہ نفل شمار ہوگی اور جو پہلے تھا پڑھی تھی وہی فرض شمار ہوں گے۔

۱۶۲: باب اس مسجد میں دوسری جماعت

جس میں نایک مرتبہ جماعت ہو چکی ہو

۲۱۰: حضرت ابو حنیفہؒ نے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھ لینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کون تجارت کرے گا اس آدمی کے ساتھ۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی لی۔ اس باب میں ابو امامہؒ، ابو موسیٰؒ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ نے کہا کہ ابو سعید کی حدیث حسن ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا یہ قول ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی کہتے ہیں احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اور بعض اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھیں اکیلے اکیلے (یعنی پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگ اپنی اپنی انفرادی نماز پڑھیں دوبارہ جماعت نہ کریں) یہ قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ (بعد میں آنے والے جماعت نہ کریں) وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔

أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ أَذْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَذْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوا فَإِنَّهُ يُصَلِّيُهَا مَعَهُمْ وَيُسْفَعُ بِرُكْعَةٍ وَالَّتِي صَلَّى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ .

۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي

مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّيَ فِيهِ مَرَّةً

۲۱۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَا عُبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَتَجَرَّعُ عَلَيَّ هَذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُوسَى وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبِي سَعِيدٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّيَ فِيهِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّونَ فَرَادَى وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُونَ الصَّلَاةَ فَرَادَى

یختارون الصلوة فرادی

(فأولئك) یہی مسلک حنفیہ کا ہے اور جو اس کی یہ ہے کہ اگر دوبارہ جماعت کی عام اجازت دے دی جائے تو پھر پہلی

اور اصل جماعت کا اتنا اہتمام نہ رہے گا۔

۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

۱۶۳: باب عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے

کی فضیلت

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا بِشْرِ بْنِ السَّرِيِّ نَاسِقِيَانِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامٌ بِصَفِّ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجَرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ زُوَيْدٍ وَجُنْدُبٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَأَبِي مُوسَى وَبُرَيْدَةَ .

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی نماز کے لئے اس کے لئے نصف رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا اجر ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمارہ بن ابورویہ رضی اللہ عنہ، جندب رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بُریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہیں۔

۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْفُورًا وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَوْفُورًا .

۲۱۲: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی پناہ میں ہے پس تم اللہ کی پناہ نہ توڑو۔ امام ابویسیٰ ترمذی نے کہا حدیث عثمان حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور کئی سندوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْكَحَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ الْخَزَاعِمِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَسْأَلِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۲۱۳: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۱۶۴: باب پہلی صف کی فضیلت

۲۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا

۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی اور سب سے بری آخری صف ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے۔ اس

باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۲۱۵۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ استغفار کرتے تھے فرمایا نبی ﷺ نے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں (شامل ہو کر) نماز پڑھنے کا کتنا اجر ہے پھر وہ اسے (یعنی پہلی صف کو) قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور وہ قرعہ اندازی کریں۔ یہ حدیث ہم سے روایت کی اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے کسی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۵: باب صفوں کو سیدھا کرنا

۲۱۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو درست فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ لکھے تو آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو (برابر کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے دلوں میں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن مسرہؓ، براءؓ، جابر بن عبد اللہؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰ فرماتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی مروی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ ایک آدمی کو صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر کرتے تھے اور اس وقت تک تکبیر (اولیٰ) نہ کہتے جب تک انہیں بتانہ دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ مروی ہے حضرت علیؓ اور

أُولَہَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي وَعَائِشَةَ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۵: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا لِي بِالْبَدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَن يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَهْمُوا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَأْمَقٌ نَأْمَالِكُ ح وَثَّقَ قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۲۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَيَخْرُجُ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوَّى صُفُوفُكُمْ أَوْلَيْتُهَا لِفَنِّ اللَّهِ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبُرَاءِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةُ الصَّفِّ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رَجُلًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَلَا يُكَبِّرُ حَتَّى يُخْبَرَ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدْ اسْتَوَتْ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَغُفَّانٍ أَنَّهُمَا كَانَا

عثمانؓ سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور فرمایا کرتے ”برابر ہو جاؤ“ اور حضرت علیؓ فرمایا کرتے ”اے فلاں آگے ہو جا“ اے فلاں پیچھے ہو جا۔

۱۶۶: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے

عقل مند اور ہوشیار میرے قریب رہا کریں

۳۱۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میرے قریب تم میں سے عقل مند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں اور نہ تم اختلاف کرو آپس میں تاکہ تمہارے دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور باز رہو بازاروں کے شور و غل سے۔ اس باب میں ابی بن کعب، ابن مسعود، ابوسعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کا اپنے قریب رہنا پسند تھا تاکہ وہ آپؐ سے (مسائل کو) محفوظ رکھیں اور خالد الحذاء خالد بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو النزیل ہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسطلیل بخاریؒ سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جو تا نہیں بنایا وہ ایک جوتے بنانے والے کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی نسبت سے مشہور ہو گئے اور ابو معشر کا نام زیادہ بن کلیب ہے۔

۱۶۷: باب ستونوں

کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

۳۱۸: عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے امراء میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی پس ہمیں مجبور کیا لوگوں نے تو ہم نے نماز پڑھی دوستوں کے درمیان اور جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس بن بانکؓ نے ہم اس سے پرہیز کرتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے) رسول اللہ ﷺ کے

يَتَعَاهِدَانِ ذَلِكَ يَقُولَانِ اسْتَوْوَا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ
تَقْدُمُ يَا فُلَانُ تَأْخِرُ يَا فُلَانُ :

۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ

أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ

۲۱۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَحْأَلِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ وَخَالِدُ الْحَدَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنَى أَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَنَّ خَالِدًا الْحَدَّاءَ مَا حَدَّثَنَا نَعْلًا قَطُّ إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ إِلَى حَدَّاءٍ فَتَسِبُّ إِلَيْهِ وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ كَلَيْبٍ.

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

۲۱۸: حَدَّثَنَا هَنَادُنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ هَانِئٍ مَنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ صَلَّيْنَا حَلْفَ أَيْسَرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَاضْطَرَّ النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِ بَيْنَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

زمانے میں۔ اس باب میں قرہ بن ابیاس مرنی سے بھی روایت ہے۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث اس حسن صحیح ہے اور مکروہ سمجھتے ہیں بعض اہل علم ستونوں کے درمیان صف بنانے کو اور یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی (یعنی ستونوں کے درمیان صف کی) اجازت دی ہے۔

۱۶۸: باب صف کے پیچھے اکیلے

نماز پڑھنا

۲۱۹: ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا رکھ کے مقام پر اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا مجھ سے زیاد نے کہا مجھے روایت بیان کی اس شیخ نے کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور اس بات کو شیخ سن رہے تھے۔ اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور مکروہ کہا اہل علم کی ایک جماعت نے کہ کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور یہ قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس کی نماز ہو جائیگی اور یہ قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعیؒ کا، اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ بن معبد کی روایت پر عمل کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے ان میں حماد بن ابی سیمان، ابن ابی لیلیٰ اور کعب شام ہیں اور روایت کی ہے حدیث حمین کئی لوگوں نے ہلال بن ابیسیاف سے ابوالخضر کی روایت کی طرح۔ روایت ہے زیاد بن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حمین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے۔ محدثین اس بارے میں اختلاف کرتے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّةِ بْنِ اِبَاسِ الْمُرْنِیِّ قَالَ اَبُو عِیْسَى حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثُ حَسَنٍ صَحِیْحٌ وَقَدْ شَکَّرَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُصَفَّ بَیْنَ السَّوَارِیِّ وَبِهِ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی ذٰلِکَ .

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاةِ

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

۲۱۹: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحَنُ بِالرُّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلَى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هَذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِیْسَى حَدِیْثُ وَابِصَةَ حَدِیْثُ حَسَنٍ وَقَدْ شَکَّرَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُصَلِّی الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوا یُعِيدُ اِذَا صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَبِهِ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یُجْزِئُهُ اِذَا صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْکُوفَةِ اِلَیْ حَدِیْثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ اِیضًا قَالُوا مَنْ صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ یُعِيدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِی سَلِیْمَانَ وَابْنُ اَبِی لَیْلَى وَوَكَّعٌ وَرَوَى حَدِیْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ یَسَافٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَایَةِ اَبِی الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ وَفِی حَدِیْثِ حُصَيْنٍ مَا یَذُلُّ عَلٰی اَنْ هَلَالَ قَدْ

ہیں بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ ابویسیٰ ترمذی کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ ہلال بن یساف سے اسی سند سے کئی احادیث مروی ہیں کہ وہ زیاد بن جعد سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار سے روایت ہے وہ محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ بن معبد نے کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی تو اس کو نبی ﷺ نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں میں نے چاروں سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا کعب سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۶۹: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز

پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو

۲۲۰! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر داہنی طرف سے پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر دیا۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر علم ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو اسے امام کے ساتھ

أَذْرَكَ وَابْصَةَ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْحَدِيثِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابْصَةَ أَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابْصَةَ ابْنِ مُعَبَّدٍ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابْصَةَ ابْنِ مُعَبَّدٍ ابْنِ مُعَبَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابْصَةَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابْصَةَ ابْنِ مُعَبَّدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَخَذَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفَمَا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَخَذَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَإِنَّهُ يُعِيدُ .

۱۶۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

۲۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَغْذُهُمْ

قَالُوا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْإِمَامِ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ.

دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

۱۷۰: باب وہ شخص جس کے

يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

ساتھ نماز پڑھنے کے لئے دو آدمی ہوں

۲۲۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَقْعُدَ مَنَّا أَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَأَقَامَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِغَضِّ النَّاسِ فِي إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ جَفِيطِهِ.

۲۲۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھے (یعنی امامت کرے) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسی کہتے ہیں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور مردی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ کی امامت کی تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا اور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حافظے پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

خلاصۃ الابیاب: (۱) جو شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو تو، سوائے مغرب، فجر اور عصر کے بعد میں اسے کوئی جماعت مل جائے تو نفل کی نیت سے شامل ہو جائے اس حدیث کی بناء پر مسنون ہے۔ (۲) جمہور ائمہ خلاصہ کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلہ نماز پڑھ چکے ہوں وہیں دوسری جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر اہل محلہ نے چپکے سے اذان کہہ کر پڑھ لی جس کی اطلاع دوسرے اہل محلہ کو نہ ہو سکی یا غیر اہل محلہ نے آکر جماعت کر لی تو اس صورت میں اہل محلہ کو جماعت کرانے کا حق ہے (۳) اس بات پر اتفاق ہے کہ صفیں درست کرنا سنن صلوٰۃ میں سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ بعض حضرات نے اس کو واجب قرار دیا ہے (۴) مراد دانشمند اور اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہئے اس کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ (۵) مساجد میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا اور شور و غلب سے بچنا بھی ضروری ہے۔ (۶) مسجد نبوی کے ستون متوازی نہیں تھے اس لئے فرمایا کہ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے اگر ستون سیدھے ہوں تو مکروہ نہیں ہے (۷) ائمہ خلاصہ اور جمہور کے نزدیک پچھلی صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے بتایا کرنا مکروہ ہے اگر پہلی صف مکمل ہو گئی تو کسی اور شخص کا انتظار کرے اگر کوئی نہ آئے تو اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ لے۔ (۸) امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب دو یا اس سے زیادہ ہوں تو امام کو آگے ہو جانا چاہئے۔

۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

۱۷۱: باب وہ شخص جو

وَمَعَهُ رَجُلَانِ وَنِسَاءٌ

مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

۲۲۲: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ

۲۲۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ان کی دادی

میکہ نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے پکائے ہوئے کھانے سے دعوت کی آپ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ اس نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنی چٹائی اٹھ کی جو زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی جبکہ بڑھیا (داوی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ آپ نے نماز پڑھائی دو رکعت پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ ابوعبسیٰ فرماتے ہیں حدیث انس صحیح ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی اور عورت ہو تو آدمی امام کی دائیں جانب اور عورت پیچھے کھڑی ہو جائے۔ بعض علماء اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیس نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بچے کی نماز ہی نہیں لہذا انس نے تنہا کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں یتیم کے ساتھ کھڑا کیا تھا اگر آپ یتیم (ایک صحابی ہیں ان کا نام ضمیرہ بن ضمیرہ ہے) کی نماز کو صحیح نہ سمجھتے تو انہیں انس کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ انس کو اپنے دائیں طرف کھڑا کرتے اور روایت کی ہے موسیٰ بن انس نے حضرت انس سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے ان کو دائیں جانب کھڑا کیا اور اس حدیث میں س بات پر بھی دراست ہے کہ یہ نفل نماز تھی آپ نے برکت کے ارادے سے ایسا کیا (یعنی دو رکعت نماز پڑھی)۔

۱۷۲: باب امامت کا کون زیادہ حق دار ہے

۲۲۳: اوس بن صمیع کہتے ہیں میں نے ابو مسعود انصاری سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو م کی امامت ان میں بہترین قرآن پڑھنے والا کرے۔ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سنت کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو زیادہ عمر

عَنْ اسْحَقْ عَنِ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّهٖ مَلِيكَةَ ذَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعْتُهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلَى حَصْبٍ لَّنَا قِدْ اَسْوَدٌ مِنْ طُولِ مَالِيسٍ فَنُصَحْنَهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَانَا فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ ابُو عِيْسَى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَاةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْءَةُ خَلْفَهَا وَقَدْ اُحْتَجَّ بِغَضِّ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيْثِ فِي اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَذُّهُ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَلٰوةٌ وَكَانَ اَنَسٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقَامَهُ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهُ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلٰوةً لَّمَّا اَقَامَ الْيَتِيْمُ مَعَهُ وَلَا قَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَدْ رَوٰى عَنْ مُوسٰى اِبْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَفِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّهُ اِنَّمَا صَلَّى تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ .

۱۷۲: باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۲۲۳: حَدَّثَنَا هَاشِدُ بْنُ اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْاَعْمَشِ ح وَتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ ثُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ صَمْعَعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا مَسْعُوْدُ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ

رسیدہ ہو وہ امامت کرے اور کسی کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کوئی شخص گھروالے کی اجازت کے بغیر اس کی مسند (یعنی باعزت جگہ) پر نہ بیٹھے۔ محمود نے اپنی حدیث میں "اَكْبَرُ هُمْ سِنًا" کی جگہ "اَقْدَمُهُمْ سِنًا" کے الفاظ کہے ہیں اور اس باب میں ابوسعید، انس بن مالک، مالک بن حویرث اور عمرو بن ابی سلمہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابوسعود حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو قراءت میں افضل اور سنت سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ان حضرات کے نزدیک گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر اس نے کسی اور کو امامت کی اجازت دے دی تو اس کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے اسے مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ گھروالے کا نماز پڑھنا سنت ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا قول کہ کوئی شخص اپنے غلبہ کی جگہ پر امام موم (یعنی مقتدی) نہ بنایا جائے اور نہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے لیکن اگر کوئی اس کی اجازت دے تو مجھے امید ہے کہ یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور ان کے (امام احمد بن حنبل) کے نزدیک صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۷۳: باب اس اگر کوئی امامت

کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو (قرأت میں) تخفیف کرے کیونکہ ان میں (یعنی مقتدیوں میں) چھوٹے، ضعیف اور مریض بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔ اس باب میں عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبد اللہ،

الْقَوْمُ أَقْرَأُ هُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُ هُمْ سِنًا وَلَا يَوْمُ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ أَقْدَمُهُمْ سِنًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا أَحَقُّ النَّاسِ بِالإِمَامَةِ أَقْرَأُ هُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَدْنِ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِبَيْتِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَكْرَهُهُ بَعْضُهُمْ وَقَالُوا السُّنَّةُ أَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمُ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِذَا أَدْنِ قَارِءُ جَوْاءَ أَنْ الْأَذْنَ فِي الْكَلْبِ وَلَمْ يَرَبِهِ بَأْسًا إِذَا أَدْنِ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ أَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ .

۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ

النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۲۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنِيرِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنْ فِيهِمْ الضَّعِيفُ وَالضَّعِيفُ وَالْمَرِيضُ فَإِذَا صَلَّى وَخَذَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَانْسِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي

ابو واقد، عثمان بن ابوالحاص، ابو مسعود، جابر بن عبد اللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو یسیٰ کہتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ م کو چاہیے کہ نماز کو طویل نہ کرے کمزور، بوڑھے مریض کی تکلیف کے خوف سے۔ ابو زناد کا نام ذکوان ہے اور اعرج، عبد الرحمن بن ہرمز المدینی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

۲۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴: باب نماز کی تحریم و تحلیل

۲۲۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز کی کئی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے اور اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورہ نہ پڑھی فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ (یعنی نوافل وغیرہ) اس باب میں حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث سے بہت بہتر و واضح ہے ہم نے یہ حدیث (ابوسعیدؓ) کتاب اوضاء میں بیان کی ہے، وراسی پر صبیہؓ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور سفیان ثوریؓ، ابن مبارکؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن ابان سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عبد الرحمن بن مہدی سے وہ کہتے تھے اگر کوئی آدمی اللہ کے نوحے ناموں کو ذکر کر کے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو میں حکم کرتا ہوں

واقید و عثمان بن ابی العاص و ابی مسعود و جابر ابی عبد اللہ و ابن عباس قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح و هو قول اکثر اہل العلم احتاروا ان لا یطیل الامام الصلوۃ مخافۃ المشقة علی الضعیف و الکبیر و المریض و ابو الزناد اسمہ عبد اللہ ابن ذکوان و الاعرج هو عبد الرحمن بن ہرمز المدینی یکنی ابا داؤد۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخْفِ النَّاسِ صَلَوةً فِي تَمَامٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴: أَبْوَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا

۲۲۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفُ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَحْوَذُ إِسْنَادًا وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوءِ وَالْعَمَلِ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ أَنْ تَحْرِمَ الصَّلَاةَ التَّكْبِيرُ وَلَا يَكُونُ الرَّحُلُ ذَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّ لَوْافِتِحَ الرَّجُلِ الصَّلَاةَ بِسَبْعِينَ اسْمًا بَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَجْزِهِ وَإِنْ

کہ وضو کرے پھر واپس آئے اپنی جگہ پر اور سلام پھیرے اور اس کی نماز اپنے حال پر ہے اور ابو نصرہ کا نام منذر بن مالک بن قُطْعہ ہے۔

۱۷۵: باب تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے نماز کے لئے تو اپنی انگلیاں سیدھی رکھتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اوپر لے جاتے سیدھا کر کے۔ یہ روایت صحیح ہے، یحییٰ بن یمان کی روایت سے اور اس حدیث میں ابن یمان نے خطا کی ہے۔

۲۲۸: حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ابویسی کہتے ہیں کہ عبد اللہ، یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اس حدیث کو اصح سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

خلاصۃ الاولیاء: (۱) دینی اعتبار سے افضل آدمی کو امام بنانا چاہئے۔ (۲) امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۳) رکوع میں انگلیاں پھیلاتا اور سجدہ میں ملانا مسنون ہے۔

۱۷۶: باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں

۲۲۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لئے باجماعت نماز پڑھی اس کی دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ جہنم سے نجات اور نفاق

أَخَذْتُ قَلْبَ أَنْ يُسَلِّمَ أَمْرُهُ أَنْ يَتَوَضَّاءَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مَكَانِهِ وَيُسَلِّمَ إِنَّمَا الْأَمْرُ عَلَى وَجْهِهِ وَأَبُو نَصْرَةَ اسْمُهُ مُنِيرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطْعَةٍ

۱۷۵: بَابُ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

۲۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَذَا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ وَأَخْطَأَ ابْنُ يَمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ .

۲۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا غَيْثُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَفْصِيُّ نَا ابْنُ ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَذَا قَالَ أَبُو عِيْسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ خَطَأٌ .

۱۷۶: بَابُ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ

۲۲۹: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرِو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ

سے نجات۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے مرفوعہ بھی مروی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو سہم بن قتیبہ، طعمہ بن عمرو کے علاوہ کسی اور نے بھی مرفوع کیا ہو، سہم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حبیب بن بکلی سے وہ انس بن مالکؓ سے انہیں کا قول روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ہند نے کج سے انہوں نے خالد طیمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بکلی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انس بن مالک کا قول یہ سن کیا اور اس کو مرفوع نہیں کیا اور اس حدیث کو روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے عمرہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مثل اور یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے کیونکہ عمرہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

۱۷۷: باب نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے

۲۳۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے رات کو تو تکبیر کہتے پھر فرماتے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ..." (تک پڑھتے) (ترجمہ) اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان ہندو برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ اکبر کبیرا (اللہ بہت بڑا ہے) پھر فرماتے "أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ" (یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود کے تکبر و سو سے اور سحر سے) اس باب میں حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید اس باب کی مشہور ترین حدیث ہے اور علماء کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے۔ جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک

يُذْرِكُ التَّكْبِيرَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْبَقَاقِ قَالَ أَبُو عَيْسَى قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْفُوفًا وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى سَلَمُ بْنُ قَتِيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَأَمَّا يُرَوَى هَذَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا مَا وَكَيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبٍ، ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ قَوْلُهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَوْهَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعُمَارَةُ بْنُ غَرْبَةَ لَمْ يُذْرِكْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

۱۷۷: باب مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِالسَّلِيلِ كَبَّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَشْهُرُ حَدِيثٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ أَخَذَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا يُرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

نبی ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ اور اسی طرح مروی ہے عمر بن خطابؓ اور
ابن مسعودؓ سے۔ اور اکثر تابعینؓ اور ان کے علاوہ اہل علم کا یہی
عمل ہے۔ ابوسعیدؓ کی حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے اور یحییٰ
بن سعید اور یحییٰ بن علی نے بھی ابوسعیدؓ کی حدیث پر کلام کیا ہے
اور امام حماد کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے:
”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ امام ابویحییٰ ترمذی
”کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے
اور حدیث کا حافظ قوی نہیں تھا اور ابورجار کا نام محمد بن
عبدالرحمن ہے۔“

۱۷۸: باب بِسْمِ اللَّهِ كَوْرُورِ

سے نہ پڑھنا

۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میرے
والد نے مجھے نماز میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“
پڑھتے ہوئے سنا تو کہا اے بیٹے یہ تو نئی چیز ہے (بدعت) نئی
چیزوں سے بچو۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہؓ
میں سے کسی کو بھی بدعت پیدا کرنے کا اپنے وسوسہ سے زیادہ
دشمن نہیں دیکھا اور کہا ان کے وسوسے میں نے نماز پڑھی ہے
نبی ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ میں نے ان میں سے کسی ایک
کو بھی ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ بلند آواز سے
پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ پس تم (بلند آواز سے بھی) بسم اللہ نہ کہو
اور جب تم نماز پڑھو تو ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ سے
(قرأت) شروع کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن
مغفل کی حدیث حسن ہے اور اس پر اکثر اہل عمل جن میں ابوبکرؓ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ تَابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ
تَكْرِمُ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ يَتَكْرِمُ فِي عَلِيِّ بْنِ عَمِيٍّ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا
يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ

۲۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خَارِثَةَ ابْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا
إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ خَارِثَةُ قَدْ تَكْرِمُ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَأَبُو الرَّجَالِ
اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
نَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَبَّادَةَ عَنْ ابْنِ عُبَيْدِ
اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أُمِّي بَنِي مُحَدَّثٍ
إِيَّاكَ وَالْحَدَّثُ قَالَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ
الْحَدَّثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَعَ عُثْمَانَ
فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلُهَا إِذَا أَنْتَ
صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ
عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

عمر، عثمان، عیسیٰ وغیرہ اور تابعین کا عمل ہے اور یہی قول ہے سفین ثوری، ابن مبارک احمد اور اسحاق کا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو اونچی آواز سے نہ پڑھے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ آہستہ پڑھے۔

۱۷۹: باب بسم اللہ کو بلند آواز

سے پڑھنا

۲۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سے شروع فرماتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کا صحابہ میں سے اسی پر عمل ہے جن میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور صحابہ کے بعد تابعین میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ بلند آواز سے پڑھے اور امام شافعی، سلیح بن حماد بن سیدہ بن اور ابو خاندہ لوہی کوفی ان کا نام ہرمز ہے ان کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۰: باب ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِیْنَ“ سے قرأت شروع کی جائے

۲۳۴: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر اور عثمان قرأت شروع کرتے تھے ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ سے۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ، تابعین اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل تھا وہ قرأت کو ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ سے شروع کرتے تھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ، ابو بکر، عمر و عثمان قرأت ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ سے شروع کرتے تھے در دوسری سورت سے سورۃ فاتحہ کو پہلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَعَبْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَبِهِ يَقُولُ سَفِیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارِکِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا یُرَوْنَ أَنَّ یَجْهَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالُوا وَیَقُولُهَا فِی نَفْسِهِ.

۱۷۹: بَاب مَنْ رَأَى الْجَهَرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلَوَتَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ أَبُو عِیْسَى وَلَیْسَ اِسَآذَةً بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهَذَا عِدَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَیْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ رَأَوْا الْجَهَرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِیُّ وَاسْمَاعِیلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ اَبِی سُلَیْمَانَ وَابْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ خَالِدٍ الْوَالِیُّ وَاسْمُهُ هُرْمُزٌ وَهُوَ كُوفِیٌّ.

۱۸۰: بَابُ فِی اِفْتِتَاحِ الْقِرَآةِ

بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۲۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ یَفْتَتِحُونَ الْقِرَآةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ أَبُو عِیْسَى هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هَذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوا یَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَآةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا مَعْنٰی هَذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

وَعُثْمَانُ كَانُوا يَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْذُرُونَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَقْرَءُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرَى أَنَّ يَبْذُرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَنْ يُجْهَرَ بِهَا إِذَا جُهِرَ بِالْقِرَاءَةِ.

پڑھتے تھے یہ مطلب نہیں کہ وہ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ بالکل نہیں پڑھتے تھے۔ امام شافعیؒ کا مسک یہ ہے کہ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ جہراً پڑھی جائے اور سری نمازوں میں آہستہ پڑھی جائے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱) تَلْبِيزُ اور فاتحہ کے درمیان کوئی نہ کوئی ذکر مسنون ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ابْنِ أَبِي وَجْهٍ لِلْبَدِيِّ اَلْحَسَنُ سنت ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ثناء افضل ہے۔ (۲) امام ابو حنیفہؒ، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک بسم اللہ آہستہ جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جہری نمازوں میں اونچی آواز میں مسنون ہے۔ یہ اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے۔ (۳) امام ترمذیؒ نے ایک اختلافی مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ بسم اللہ قرآن حکیم کا جزو ہے یا نہیں۔ سورہ نمل میں جو بسم اللہ ہے وہ تو بایا جماع قرآن حکیم کا جزو ہے البتہ جو بسم اللہ سورتوں کے شروع میں پڑھی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں یہ قرآن کا جزو نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جزو فاتحہ ہے اور باقی سورتوں کا جزو ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے۔ حنفیہ کے دلائل وہ روایات ہیں جن میں اونچی آواز سے بسم اللہ نہ پڑھنے کی تصریح ہے۔

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ

إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۸۱: بَابُ سُورَةِ فَاتِحَةِ

كَالْبَغِيرِ نَمَازُ نَحْمِيسَ هَوْتِ

۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ غَبَاةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ غَبَاةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُ هُمْ قَالُوا لَا تُجْزَى صَلَاةٌ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۲۳۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، ابوقرظہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ کوئی نماز صحیح نہیں سورہ فاتحہ کے بغیر اور ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ و راجحؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱) مطلب یہ کہ جو شخص مطلق قرأت نہ فاتحہ پڑھے اور نہ سورۃ ملائے تو اس کی نماز نہیں ہوتی گویا ”لا“ ذات کی نفی کے لئے ہے یہ توجیہ اس لئے کی جاتی ہے کہ بعض روایات میں اس حدیث کے ساتھ ”فصاعد“ کی زیادتی

مستند روایات سے ثابت ہے جس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ لہذا اب اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جب قرأت بالکل نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّائِمِينَ

۱۸۲: باب تائمين کہنا

۲۳۶ حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مِهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ وَقَالَ امِينَ وَمَذْبَهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّائِبِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّائِمِينَ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ الْعَنَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ امِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هَذَا أَوْ أَخْطَأَ شُعْبَةَ فِي مَوَاضِعٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرِ ابْنِ الْعَنَسِ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنَسِ وَيُكْنَى أَبَا الشَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَقَالَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَإِنَّمَا هُوَ مَذْبَهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هَذَا أَصَحُّ قَالَ زَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ نَحْوُ رَوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ

۲۳۶ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا اور آواز کو کھینچ کر مین کہنا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام یوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث وائل بن حجر حسن ہے اور کئی صحابہؓ و تابعینؓ اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ آمین ”بند آواز سے کہی جائے آہستہ نہ کہی جائے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر بن عئیس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا کر آمین آہستہ کہی ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے سفین کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ نے کئی جگہ خطا کی ہے، حجر بن عئیس کہا جبکہ وہ حجر بن عئیس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن ہے۔ شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عئیس نے وائل بن حجر سے روایت کیا۔ تیسری خطا یہ کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہ اس بند آواز سے آمین کہنے کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرہؒ سے اس حدیث کے بارے میں سو سنا کیا تو انہوں نے کہا کہ سفین کی حدیث اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ علاء بن صالحؒ صدی نے مسم بن کہیل سے سفین کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالحؒ اسدی، انہوں نے مسم بن

کھیل سے انہوں نے حجر بن عنیس سے انہوں نے وائل بن حجر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ نے سفیان کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی ہے جو سفیان، سلمہ بن کھیل سے بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳: باب آمین کی فضیلت

۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے برابر ہو جائے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

امام ابویحییٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حسن ہے۔

۱۸۴: باب نماز میں دوسرے خاموشی

اختیار کرنا

۲۳۸: حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد کئے ہیں اس پر عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ نہیں تو ایک ہی سکتہ یاد ہے پھر ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپؓ نے فرمایا جب نماز شروع کرتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ”وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھتے راوی کہتے ہیں انہیں یہ قرأت سے فارغ ہونے کے بعد والا سکتہ بہت پسند آیا تھا یہاں تک کہ سانس ٹھہر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویحییٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سمرہ حسن ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہنا اور قرأت سے فارغ ہونے

مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَاعِبُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثٍ

۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّامِينَ

۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَامِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي

السُّكُوتَيْنِ

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَشْيِ نَاعِبُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكُوتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ حَفِظْنَا سَكُوتَهُ فَكُنَّا إِلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَبُو أَنْ حَفِظَ سَمُرَةَ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السُّكُوتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفْسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا

يَفْتَحُ الصَّلَاةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهِ كَعْدُ تَهْوِزِي دِير سَكُوتِ كَرْنِ مُسْتَحَبِّ هِيَ - يَهْدِي أَحْمَدُ، أَحَقُّ أَوْ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَأَصْحَابُنَا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱) تَابِعِينَ كَامِعِي هِيَ آمِينَ كَهْنًا، وَرَأَيْنَا مَعْنَى "اَسْتَجِبْ دُعَاءُ نَا" هَرِي دَعَا قَبُولُ فَرَمَا - اَكْثَرُ عَمَاءُ كَعْدُ زَيْدِ كَامِعِي اَمَامُ اَوْ مَقْتَدِي دُونُ كَعْدُ لَمَّا آمِينَ كَهْنُ مَسْنُونُ هِيَ اَوْ رِيكُ وَقْتُ آمِينَ كَهْنُ تَا كَعْدُ دُونُ كَعْدُ آمِينَ اِيكُ سَرْتَهْدُ وَاقِعُ هُوَ - اِسْ پَرَاتَقُ هِيَ كَعْدُ آمِينَ آهَسْتَهْ وَرَاوْجِي دُونُ طَرِيقُ سَهْ جَا زَبِي كَيْنُ اَفْضَلِيَّتُ مِثْلُ اَخْتِلَافُ هِيَ - اَمَامُ شَاغِعِي اَوْ اَمَامُ أَحْمَدُ كَعْدُ زَيْدِ كَامِعِي (وَجِي) اَفْضَلُ هِيَ - اَمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ، اَمَامُ مَالِكُ اَوْ سَفْيَانُ ثَوْرِي كَعْدُ زَيْدِ كَامِعِي آهَسْتَهْ اَفْضَلُ هِيَ دَلَالُ دُونُ طَرَفُ هِيَ - (۲) فَاتِحَةُ كَرَاءَتُ سَهْ پَهِي اِيكُ سَكْتَهْ مُتَشَقِّقُ عَلَيْهِ هِيَ جِسْ مِثْلُ ثَاءُ پَرْجِي جَاتِي هِيَ - دُوسَرَا سَكْتَهْ فَاتِحَةُ كَعْدُ هِيَ جِسْ مِثْلُ آمِينَ بَرَكِي جَانِغِي -

۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ

۱۸۵: باب نماز میں دایں

عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِيَامًا أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَتَهْلِي بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ هُلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْمَجْلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ هُمْ يَرَوْنَ أَنَّ يَضَعُ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَضَعُهَا فَوْقَ الشُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَضَعُهَا تَحْتَ الشُّرَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِي

۲۳۹: قُبَيْصَةُ بْنُ بَلْبِ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور پناہ بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ اس باب میں وائل بن حجر، عطیف بن حارث، ابن عباس، ابن مسعود اور سہل بن سہل سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ سہل کی مروی حدیث حسن ہے۔ اسی پر عمل ہے صحابہؓ و تابعینؓ اور ان کے بعد کے اہل علم کا کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہاتھ کوناف کے اوپر باندھے اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے باندھے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافة طائی ہے۔

۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ

۱۸۶: باب رکوع اور سجود کرتے ہوئے

عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

تکبیر کہیں

۲۴۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ حَفْضٍ وَرُفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ

۲۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب بھی جھکتے، ٹھٹھتے، کھڑے ہوتے یا بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، بوالک اشعری رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، عمر بن حصین رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن مسعود حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرام کا ان میں سے ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ بھی ہیں یہی قول ہے تابعین، عام فقہاء اور علماء کا۔

۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جھکتے وقت (یعنی رکوع و سجدے میں جھکتے وقت) امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور بعد کے اہل علم کا کہ آدمی رکوع اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے۔

۱۸۷: باب رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا
۲۴۲: حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ گنہ شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں ”وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ“ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے (ترجمہ: آپ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں فضل بن صبح بغدادی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے اسی سند سے ابن عمرؓ کی روایت کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، واکس بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو حمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن سلمہؓ، ابو قتادہؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ، جابرؓ اور عمیر لیثیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور صحابہ

وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي عُمَرَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مُوسَى وَعُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَلِيهِ عَامَةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ.

۲۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ قَالَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِي لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۱۸۷: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ
۲۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ مِنْكِبِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَزَادَ بَنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى تَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ تَنَا الزُّهْرِيُّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

میں سے اہل علم جن میں ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ اور تابعینؓ میں سے حسن بصریؓ، عطاءؓ، طاووسؓ، مجاہدؓ، نافعؓ، سالم بن عبد اللہؓ، سعید بن جبیرؓ اور ائمہ کرامؓ میں سے عبد اللہ بن مبارکؓ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام احنفؒ، ان سب کا یہی قول ہے (یعنی رفع یدین کا) اور عبد اللہ بن مبارکؓ کا کہنا ہے کہ جو شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اس کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا اور ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی صرف تکبیر اولی کے وقت ہاتھ اٹھائے)

۲۴۳: ہم سے بیان کیا اسی مثل احمد بن عبدہ آبی نے ہم سے بیان کیا وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبد الملک نے اور ان سے عبد اللہ بن مبارک نے

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریرہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کہا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہؓ و تابعینؓ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۸: باب رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں

پر رکھنا

۲۴۵: حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لئے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے لہذا تم گھٹنوں کو پکڑو (رکوع میں)۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، انسؓ، ابو حمیدؓ، ہوا سیدؓ،

من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابن عمرؓ و جابر بن عبد اللہؓ و ابو ہریرہؓ و انسؓ و ابن عباسؓ و عبد اللہ بن الزبیرؓ و غیرہم و من التابعین الحسن البصریؓ و عطاءؓ و طاووسؓ و مجاہدؓ و نافعؓ و سالم بن عبد اللہؓ و سعید بن جبیرؓ و غیرہم و یہ یقول عبد اللہ بن المبارکؓ و الشافعیؒ و احمدؒ و اسحقؒ و قال عبد اللہ بن المبارکؓ قد ثبت حدیث من یرفع یدیه و ذکر حدیث الزہری عن سالم عن ابیہ و لم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرۃ۔

۲۴۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

۲۴۴: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ غَاصِمِ ابْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْأَصْلِيُّ بَكُمُ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْ فَنَمْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاهْلِ الْكُوفَةِ .

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى

الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۲۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّنَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الرُّكْبَتَيْنِ لَكُمْ فَخُذُوا الرُّكْبَتَيْنِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَانْسٍ وَابْنِ

سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ اور ابو مسعود سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے اور اس کی پر صحت، تابعین اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود اور ان کے بعض اصحاب کے متعلق ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان چھپا لیتے) تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے روک دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھنٹوں پر رکھیں۔

۲۳۶: ہم سے روایت کی تھیہ نے وہ ابو عوانہ سے وہ ابو یوسف سے وہ مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹: باب رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں

سے دور رکھنا

۲۳۷: حضرت عباس بن اہل فرماتے ہیں کہ ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کیا۔ ابو حمید نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھنٹوں پر رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑ ہوا ہے اور انہیں کمان کی تانت کی طرح کس کر رکھتے اور پسلیوں سے عیحدہ رکھتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام بو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث انس صحیح ہے، وراہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی رکوع و سجود میں اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔

۱۹۰: باب رکوع اور سجود میں

تسبیح

۲۳۸: حضرت مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

حُمَيْدٌ وَأَبَى أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَأَبَى مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ إِلَّا مَا رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَعْضُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُطَبِّقُونَ وَالتَّطْبِيقُ مَنْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ فَتَنَاهَا عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكْفَافَ عَلَى الرُّكُوبِ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَافِعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ بِهِذَا.

۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّهُ يُجَاوِزُ يَدَيْهِ

عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

۲۳۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فَنِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَاعْبَاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَلَذَكَّرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعٌ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَرَّيْدُ يَدَيْهِ فَتَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ يُجَاوِزُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُبْرٍ أَنَّ عِيْسَى بْنَ يُونُسَ عَنْ

جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہے۔ اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔ اس باب میں حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون بن عبد اللہ بن عتبہؓ کی حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور ابن مبرکؒ سے مروی ہے کہ امام کے لئے کم از کم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے تاکہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اور اسی طرح کہا ہے ابی بن ابراہیمؒ نے بھی۔

۲۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجود میں سبحان ربی اعلیٰ کہتے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے (رحمت) مانگتے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچتے تو وقف کرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے مثل حدیث محمد بن بشرؒ نے عبد الرحمن بن مہدیؒ سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

حَلَالُ رَحْمَتِكَ الْإِلَهِي (۱): (۱) جمہور علماء کے نزدیک قیام کے وقت ہاتھ باندھنا مسنون ہے (۲) خفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے کیونکہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ”ان من السنة وضع الكف على الكف في الصلوة تحت السرة“ مصنف ابن ابی شیبہ۔ ج: ۱۔ ص: ۳۹۰، ۳۹۱

(۳) تکبیر تحریر کے نزدیک رفع یدین متفق علیہ ہے کہ وہ شروع ہے اسی طرح اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ رسول ﷺ نے تکبیر تحریر کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین کیا ہے اسی طرح اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ ﷺ نماز اسی طرح بھی پڑھتے تھے کہ صرف تکبیر تحریر کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد پوری نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے جیسا

ابن أبي ذئب عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ركع اخذكم فقال في ركوعه سبحان ربّي العظيم ثلث مراتب فقد تم ركوعه ذلك اذناه واذا سجد فقال في سجوده سبحان ربّي الاعلى ثلث مراتب فقد تم سجوده وذلك اذناه قال وفي الباب عن حذيفة وعقبة بن عامر قال ابو عيسى حديث ابن مسعود ليس اسنادُه بمُتَّصِلٌ عَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلِقْ ابْنَ مَسْعُودٍ وَالْمَقْلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ وَزُرِيَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ لِكُلِّ يَذْرُكُ مِنْ حَلْفَةٍ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.

۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

کہ عبد اللہ بن مسعود اور حضرت براء بن عازب وغیرہ نے روایت کیا ہے اسی طرح صحابہ کرام اور تابعین میں بھی دونوں طرح عمل کرنے والوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے اس لئے مجتہدین کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف صرف ترجیح اور افضلیت کا ہے (۴) امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک قراءت کے دوران نوافل میں کسی قسم کی دعا کرنا چاہئے۔ (۵) نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے مقام پر ٹھہر جائیں اس لئے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہے بلکہ دوسرے ائمہ کے نزدیک تو بغیر تعدیل ارکان کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ (۶) حدیث کے مطابق جمہور کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ جس حدیث میں ہاتھ پہلے رکھنا آتا ہے وہ امام ترمذیؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ (۷) اکثر ائمہ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں کا سجدہ میں رکھنا ضروری ہے اگر صرف ناک رکھی جائے تو سجدہ نہیں ہوگا۔ (۸) نماز بہت سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہئے بغیر مجبوری کے نذر کے اندر ہاتھوں سے حرکت کرنا کپڑے سینہ منع ہے۔

۱۹۱: باب رکوع اور سجدے

میں تلاوت قرآن ممنوع ہے

۲۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی (مرد کے لئے) پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین میں سے اہل علم کا یہی قول ہے کہ وہ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۹۲: باب وہ شخص جو جو رکوع

اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے

۲۵۱: حضرت ابو مسعود انصاریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھا نہیں کرتا۔

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن شیبان رضی اللہ عنہ، مس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہ زرقی

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۵۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى مَا بَلَكَ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَبَسِيِّ وَالْمُعْصَفَرِ وَعَنْ تَخْشُمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْزِي صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا يَعْزِي صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَفِي السُّجُودِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اس پر صحیح یہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کمر کو سیدھا رکھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اہل حق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو آدمی رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی بنا پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور ابومعمر کا نام عبد اللہ بن خبیرہ ہے اور ابوسعود انصاری ہمدانی رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۳: باب جب رکوع

سے سراٹھائے تو کیا پڑھے؟

۲۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سراٹھاتے تو فرماتے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ سے..... مِنْ شَيْءٍ بِغَدِّ تَيْكٍ“ (ترجمہ۔ اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ اس زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد جس قدر تو چاہے تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوسعید ترمذی رحمہ اللہ نے کہا حدیث علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ فرض اور نفل دونوں میں اس دعا کو پڑھے جبکہ اہل کوفہ (احناف) کے نزدیک یہ کلمات نفل نماز میں پڑھے فرضوں میں نہ پڑھے۔

عَلِيّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَرَفَاعَةُ الزُّرْقَانِي قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي مُسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَقِيمَ الرَّجُلُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ مَنْ لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَأَبُو مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۹۳: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ

رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوعِ

۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَبْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ نَا عَمِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَائِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمِثْلًا مَا بَيْنَهُمَا وَمِثْلًا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي جَحِيفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ نَعُصِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُولُ هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالْتَطَوُّعِ وَقَالَ نَعُصِ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهُ فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

۱۹۴: بَابُ مِنْهُ آخَرُ

۱۹۴: باب اسی سے متعلق

۲۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہم "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دئے گئے۔ امام ابوحنیفہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحیحہ و تابعین میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو مقتدی "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہیں اور اہم احمد کا بھی یہی قول ہے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" اور امام شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ سَمِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَقُولَ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ.

(ف) آمین کے بارے میں یہی ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے مطابق ہو گیا وہاں سے بعض لوگ آمین بالجبر کا استدلال کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی الفاظ ہیں لیکن اس کا شاید کوئی ہی قائل ہو کہ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" مقتدی جہراً کہیں یا امام بھی (مترجم)

۱۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ

۱۹۵: باب سجدے میں گھٹنے

ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

۲۵۴: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (سجدہ) سے اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کعب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے اس کو شریک کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کی اور اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے

۲۵۴: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ وَأَحْمَدُ وَإِسْرَاهِيمُ الدُّوزِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَسَاوِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَلَمْ يَرَوْا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا زَوَاهُ غَيْرُ شَرِيكَ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ

الْعَلَمُ يَرُونَ أَنْ يَصْعَ الرُّحْلُ رُكْنَيْهِ قَلَّ يَدْيُهُ وَادَا
نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْنَيْهِ وَزَوَى هَمَامَ عَنْ عَاصِمٍ
هَذَا مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ
اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

(ت) اس غریب حسن اور مرسل روایت پر سب کا عمل ہے اس کی جگہ مرفوع و صحیح حسن لائی جائے۔

۱۹۶: بَابُ آخِرُ مِنْهُ

۱۹۶: باب اسی سے متعلق

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْمِدُ
أَخَذَكُمْ فَيُفْرِكُ فِي صَلَواتِهِ بَرَكَاتِ الْجَمَلِ قَالَ
أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ
مَنْ حَدَّثَنَا أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ ضَعُفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

۲۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے کوئی نماز میں اونٹ کی
طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے؟ (یعنی ہاتھ گھٹنوں سے پہلے
رکھنے کو اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مشابہت دی ہے) امام ابو
عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ غریب ہے ہم اسے
ابوزناد کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس حدیث کو عبد اللہ
بن سعید مقبری نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ عبد اللہ بن
سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔

۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ

۱۹۷: باب سجدہ پیشانی

اور ناک پر کیا جاتا ہے

۲۵۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَا أَبُو غَامِرٍ نَافِلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
سَجَدَ أَمَّكَنَ أَنْفَهُ وَجْهَهُ الْأَرْضَ وَنَحَا يَدَيْهِ عَنْ
جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ تَفْخِيفَهُ حَذْرًا مِنْ كَيْبِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَسِ بْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلَ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ
أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى
حَنَظِهِ وَاتَّقَى أَنْ يَسْجُدَ عَلَى حَنَظِهِ ذُوْنُ أَنْفِهِ فَقَالَ
قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُخَرَّنُهُ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُخَرَّنُهُ

۲۵۶: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو
زمین پر جھکا کر رکھتے ہاؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور
بتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔ اس باب میں
حضرت ابن عباسؓ، وائل بن حجرؓ و ابو سعیدؓ سے بھی روایت
ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح
ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ سجدہ ناک اور پیشانی پر کیا
جائے۔ اگر کوئی صرف پیشانی پر کرے یعنی ناک کو زمین پر نہ
رکھے تو بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز اور بعض دوسرے
اہل علم کا قول ہے کہ ناک زمین پر رکھن ضروری ہے صرف

حَتَّى يَسْجُدَ عَلَى الْجَنْبَةِ وَالْأُفِّ.

پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں۔

۱۹۸: بَابُ مَا جَاءَ ابْنُ يَصْعُ

۱۹۸: باب جب

الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ الْخِجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ابْنِ كَثَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ يَدَا قَرِينَا مِنْ أَدْنَاهُ.

۲۵۷: حضرت ابو اسحق کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ سجدہ میں چہرہ کہاں رکھتے تھے انہوں نے فرمایا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ اور ابو حمیدؓ سے بھی روایت ہے۔ براء بن عازبؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب رہیں۔

(قَالَ ابْنُ) تکبیر تحریر کے وقت بھی احناف سی کے قائل ہیں کہ ہاتھ کانوں کے برابر ٹھہرائے جائیں۔

۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

۱۹۹: باب سجدہ سات اعضا پر ہوتا ہے

۲۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ مِصْرَةَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ آرَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْعَبَّاسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۵۸: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضا بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ ابو ہریرہؓ جابرؓ اور ابوسعیدؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عباسؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۲۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ ذِي نَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكْفُ شَعْرَةٌ وَلَا ثِيَابَةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور آپؐ کو (سجدے میں) ہاں اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ن) حرم مکہ اور حرم نبوی ﷺ میں جاؤ تو جامعات کے طلبہ دونوں کندھوں پر پڑے رو مال کو بار بار درست کرتے ہیں حالانکہ سدل سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا یہی بات یہاں بیان کی جا رہی ہے۔

۲۰۰: باب سجدے میں اعضا کو

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي

فِي السُّجُودِ

الْكَلْبُ رَكْعَتَا

۲۶۰: عبيد اللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نماز کے مقام پر قیام میں تھا کہ کچھ سوار گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو میں ان کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن تحسین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، میمونہ رضی اللہ عنہا، ابو حمید رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابو مسعود رضی اللہ عنہ، اہل بن سعد رضی اللہ عنہ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں عبيد اللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ ہم اسے داؤد بن قیس کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے اور نہ ہی ہم عبد اللہ بن اقرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے علاوہ کوئی روایت جانتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ احمر بن جزء صحابی ہیں اور ان سے ایک حدیث منقول ہے اور عبد اللہ بن خزاعی اسی حدیث کو نبی سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱: باب سجدے میں اعتدال

۲۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ کرے اور بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو حمید رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدے میں اعتدال کرے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو یہ حضرات مکروہ جانتے ہیں۔ ۲۶۲: حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس سے سنا کہ رسول

۲۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالسَّقَاعِ مِنْ سَمَرَةَ فَمَرَّتْ رَكْبَةٌ فَأَذَارَسُونِ اللَّهَ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّي فَصَلَّى قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتِي إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَرَأَى بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُخَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَأَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَالْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَلَا يَعْرِفُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ حَدِيثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَقْرَمَ الزُّهْرِيُّ كَاتِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَقْرَمَ الْخَزَاعِيُّ إِنَّمَا يَعْرِفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۲۶۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيُعْتِدِلْ وَلَا يُفْتَرِشْ ذِرَاعِيهِ أَفْتَرِاشَ الْكَلْبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شَبَلٍ وَالْبَرَاءِ وَانْسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يُخْتَارُ وَنُ الْإِعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ وَيَكْرَهُونَ الْإِفْتَرِاشَ كَأَفْتَرِاشِ السَّعِ. ۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ شُعْبَةُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو۔ تم میں سے کوئی بھی نماز میں اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: باب سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا

اور پاؤں کھڑے رکھنا

۲۶۳: حضرت عمر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔ عبد اللہ نے کہا کہ معلیٰ نے محمد بن سعدہ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اور انہوں نے عامر بن سعد سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں انہوں نے عامر بن سعد کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حضرات محمد بن عجلان سے وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور وہیب کی حدیث سے اصح ہے اسی پر اہل علم کا اجماع ہے اور اہل علم نے اس کو پسند کیا ہے۔

۲۰۳: باب جب رکوع یا

سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے

۲۶۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے یا سجدہ سے سر اٹھاتے تو (یہ تمام افعال رکوع، سجدہ، قومہ اور جسہ) تقریباً ایک دوسرے کے برابر ہوتے۔ اس باب میں حضرت

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَبِذُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَنْسُطَنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ فِي الصَّلَاةِ بِسَطِّ الْكَلْبِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ

وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ نَا وَهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ الْمُعَلَّى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوهُ.

۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا

رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

السُّجُودِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَبِي
ثَمَامَةَ بْنِ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ
الْحَكَمِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ

الْإِمَامُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۶۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
نَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ لَمْ يَعْني رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْجُدَ قَالَ
وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مُسْعَدَةَ
صَاحِبِ الْجِيُوشِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو
عِيسَى حَدِيثُ بَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنَّ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ
إِنَّمَا يَتَّبِعُونَ الْإِمَامَ فِيمَا يَنْصَحُ لَا يُؤْكِفُونَ إِلَّا
بَعْدَ رُكُوعِهِ وَلَا يُرْفَعُونَ إِلَّا بَعْدَ رَفْعِهِ وَلَا تَعْلَمُ
بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا.

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا غُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَلِيُّ أَحَبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي وَآثَرُهُ لَكَ مَا

نَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْكَ رَوَايَتُ هِيَ - مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْكَ رَوَايَتُ هِيَ - اِبْنُ أَبِي عِيسَى تَرْمِذِيٌّ فَرَمَاتُ
حَدِيثُ كِي مَثَلُ رَوَايَتُ كَرْتَتُ هِي - اِبْنُ أَبِي عِيسَى تَرْمِذِيٌّ فَرَمَاتُ
هِي كِي حَدِيثُ بَرَاءِ بِنِ عَزَبِ حَسَنٌ صَحِيحٌ هِيَ -

۲۰۴: بَابُ رُكُوعٍ وَتَسْجُودٍ

اِمَامٌ سَبْكَ كَرْنِ مَكْرُوهٌ هِيَ

۲۶۵: عَبْدُ اللَّهِ بِنِ يَزِيدَ سَبْكَ رَوَايَتُ هِيَ كِي اِبْنُ سَبْكَ رَوَايَتُ كِي
بَرَاءُ نَا (اور وِ جھوٹے نہیں ہیں) فَرَمَاتُ اِبْنِ اِبْرَاهِيمَ نَا كِي جب اِبْنِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كے پیچھے نماز پڑھتے جب آپ رُكُوعِ سَبْكَ
سَرُجھتے تو اِبْنِ سَبْكَ سَبْكَ اس وقت تک كمر كونه جھكاتا
جب تك رسولِ اللَّهِ ﷺ سجدے ميں نہ چھ جاتے پھر اِبْنِ
سجدہ كرتے - اس باب ميں حضرت انس، معاوية، ابن مسعود
صاحب الجيوش و ابن هريرة سَبْكَ رَوَايَتُ هِيَ - اِبْنِ أَبِي عِيسَى
ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر
عمل ہے کہ مقتدی امام کی ہر فعل میں تا بعد ری کریں اور اس
وقت تک رکوع میں نہ جائیں جب تک امام نہ چلے جائے و
اس وقت تک رکوع سے سر نہ اٹھائیں جب تک امام کھڑا نہ
ہو جائے اور ہمیں اس مسک میں علماء کے درمیان اختلاف کا
علم نہیں۔ (یعنی اس مسئلہ میں تمام اہل علم متفق ہیں)

۲۰۵: بَابُ سَجْدَتَيْنِ

كِي درميان اِقْعَاءِ مَكْرُوهٌ هِيَ

۲۶۶: حضرت علي سَبْكَ رَوَايَتُ هِيَ كِي رسولِ اللَّهِ ﷺ نے مجھ
سے فرمایا اے علیؓ میں تمہارے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے
لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس چیز کو برا سمجھتا ہوں جس
چیز کو اپنے لئے برا سمجھتا ہوں۔ تم اِقْعَاءِ نہ کرو دونوں سجدوں کے

۱۔ سرین اور ہاتھ زمین پر رکھ کر پندہیں کھڑی رہنا (یعنی کتے کی طرح بیٹھنا) اس کو بھی اِقْعَاءِ کہتے ہیں وریہ صورت ہر تہق مکر وہ ہے۔ دونوں پاؤں
پچوں کے بل کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا اس کو بھی اِقْعَاءِ کہا جاتا ہے اور اس بارے میں اختلاف ہے۔ حسیہ مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک یہ صورت بھی تہق
مکر وہ ہے۔ (مترجم)

درمیان۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہمیں ابو اسحق کے علاوہ کسی اور کے حضرت علیؑ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ ابواسحاق حارث سے اور وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اہل علم نے حارث اعمور کو ضعیف کہا ہے اور اکثر اہل علم اقواء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۶: باب اقواء کی اجازت

۲۰۶: ابن جریجؒ، ابو یوسفؒ سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے دونوں پاؤں پر اقواء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا ہم اسے آدمی پر ظلم سمجھتے ہیں تو (ابن عباسؓ) نے فرمایا بلکہ یہ تمہارے نبیؐ کی سنت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحیحہ میں سے اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقواء میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے بعض علماء و فقہاء کا قول ہے اور اکثر اہل علم سجدوں کے درمیان اقواء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

۲۰۷: باب اس بارے میں کہ دونوں

سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“ (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۰۸: حسن بن علیؒ، یزید بن ہارون سے انہوں نے زید بن حبیب سے اور انہوں نے کامل ابو العلاء سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (ابن عباسؓ) غریب ہے اور یہ اسی طرح مروی ہے حضرت علیؑ

اُكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ إِلَّا قُعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۰۶: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

۲۰۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاعِبُ الدَّرَاقِ نَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْتُ لَنَا ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ إِلَّا قُعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۲۰۷: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ

السَّجْدَتَيْنِ

۲۰۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

۲۰۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا زَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ

سے بھی اور امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے کہ یہ دعا فرائض و نوافل تمام نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور بعض راوی حضرات نے یہ حدیث ابوالفضل کا ل سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۰۸: باب سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں سجدے کی حالت میں اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ رکھ لیا کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو ابوصالح کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اور ابوصالح ابو ہریرہؓ سے، وروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن لیث اسے اسی سند سے ابوالعجلان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور کئی حضرات مسکی سے وہ نعمان بن ابوعیاش سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت لیث کی روایت سے اصح ہے۔

۲۰۹: باب سجدے سے کیسے اٹھا جائے

۲۷۱: حضرت مالک بن حویرث پیشی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز کے دوران طاق (پہلی اور تیسری) رکعت میں اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے رفقاء بھی اس کے قائل ہیں۔

۲۱۰: باب اسی سے متعلق

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زور

وَاسْحَقُّ يَزُونَ هَذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالنَّطَوُّعِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

۲۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِلَاحَةِ فِي السُّجُودِ

۲۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكْبِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَيْثِ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَكَانَ رِوَايَةً هُوَ لَأَيُّ أَصَحِّ مِنْ رِوَايَةِ الْوَيْثِ.

۲۰۹: بَابُ كَيْفَ النَّهْضُ مِنَ السُّجُودِ

۲۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ لَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا.

۲۱۰: بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ الْيَاسِرِ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى

دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر یہی اہل علم کا عمل ہے کہ پاؤں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑا ہو جائے (یعنی بیٹھے نہیں) اور وہ اسی کو پسند کرتے تھے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور انہیں خالد بن ایاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ توامۃ سے مراد صالح بن ابوصالح ہے اور ابوصالح کا نام مہمان مدنی ہے۔

التَّوَامِيَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَخَالِدُ بْنُ إِيَّاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيَقَالُ خَالِدُ بْنُ إِيَّاسٍ أَيْضًا وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوَامِيَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَهَانٌ مَدَنِيٌّ.

(ث) احناف کا اسی حدیث پر عمل ہے ان کا کہن ہے کہ گدھے حدیث مبارک آپ ﷺ کے آخری اعمال پاک سے ہے جب آپ ﷺ کا جسم کچھ وزنی ہو گیا تھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) سجدہ کرتے ہوئے بازو زمین سے اونچے رکھنا چاہئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ (۲) رکوع میں سر کو پشت کے ساتھ برابر رکھے بلا عذر سر اونچا نہ اٹھائے۔ (۳) ان کی تحقیق یہی ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ ذکر مسنون ہے۔ (۴) جب سجدہ طویل کرنے کی صورت میں تھک جاؤ تو کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملا کر استراحت کر لو (۵) امام ابو حنیفہ، امام، مک، امام اوزاعی کے نزدیک اور امام احمد کے اصح قول میں جلسہ استراحت مسنون نہیں ہے اس کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے۔ ان حضرات کی دلیل ترمذی ہی کی حدیث ہے جس کی تائید دوسری احادیث سے ہوتی ہے امام شافعی کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون ہے۔

۲۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

۲۱۱: باب تشہد کے بارے میں

۲۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ

۲۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ

۲۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ

ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے (یعنی ابن مسعودؓ سے) کئی اسناد سے مروی ہے۔ یہ حدیث نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں مروی تمام احادیث سے صحیح ہے اور اسی پر اکثر علماء صحابہ و تابعین کا اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اعلیٰ بھی یہی کہتے ہیں۔

۲۱۲۔ باب اسی کے متعلق

۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن سکھاتے اور فرماتے التحیات الہ رکات۔ سے آخر حدیث تک (ترجمہ) تمام بابرکت تعریفات اور تمام مالی و بدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح غریب ہے۔ عبد الرحمن بن حمید روای نے بھی یہ حدیث ابو زبیر سے لیث بن سعد کی روایت کی مثل بیان کی ہے اور ابن بن نابل کی نے بھی یہ حدیث ابو زبیر سے روایت کی ہے لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام شافعی تشہد میں اس حدیث کی طرف گئے ہیں (یعنی اس حدیث میں مذکور دعا تشہد میں پڑھتے ہیں)

۲۱۳۔ باب تشہد آہستہ پڑھنا

۲۷۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے وراس پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۱۴۔ باب تشہد میں کیسے بیٹھ جائے

قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلِ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدٍ وَاسْحَقٍ.

۲۱۲۔ بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يَعْلَمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ الصَّلَوَاتِ الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيثِ النَّيْتِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُّدِ

۲۱۳۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

۲۱۴۔ بَابُ كَيْفِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

۲۷۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنا بایں پاؤں بچھایا اور بایں ہاتھ بائیں ران پر رکھ اور داہنا پاؤں کھڑا کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کثیر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۵: باب اسی سے متعلق

۲۷۷: حضرت عباس بن سہل سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو حمید، ابواسید، اہل بن سعد اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ پس ابو حمید نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو بایں پاؤں بچھایا اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ پھر سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور احمدی کا بھی یہی قول ہے کہ آخری تشہد میں سرین پر بیٹھے ابو حمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا کہ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑے رکھے۔

۲۱۶: باب تشہد میں اشارہ

۲۷۸: حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور دعا کرتے۔ آپ

۲۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عاصمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُنْتُ لَانْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِتَشْهَدَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَعْنِي عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۲۱۵: بَاب مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۷: حَدَّثَنَا بُدَّارُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَافِلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيِّ نَافِلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حَمِيدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِي لِتَشْهَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قَبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشْهَدِ الْآخِرِ عَلَى وَرِكَهَ وَاجْتَنَبُوا بِحَدِيثِ أَبِي حَمِيدٍ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى.

۲۱۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشْهَدِ

۲۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَبُخَيْرِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَا نَاعِدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا اور اس کی انگلیں پھیلی ہوئی ہوتیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، نمیرہ خزاعی رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو جمہر رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں حدیث بن عمر رضی اللہ عنہما حسن غریب ہے کہ ہم اس حدیث کو عبید بن جریج سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں اور ہرے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۷: باب نماز میں سلام پھیرنا

۲۷۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور فرماتے ”اسلام علیکم ورحمۃ اللہ“ یعنی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور حقیق کا بھی ہے۔

۲۱۸: باب اسی سے متعلق

۲۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے۔ اس باب میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ امام محمد بن

إذا حُتِسَ فِي الصَّلَاةِ وَصَحَّ يَدُهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أَصْبُعَهُ الَّتِي تَلَى الْإِنْهَامَ يَدْعُوبُهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِاسْطِهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي النَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرُّبَيْرِ وَنُمَيْرِ الْخُرَاعِيِّ وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُثَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ يَخْتَارُونَ الْإِشَارَةَ فِي التَّشْهِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا.

۲۱۷: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

۲۷۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَفِي النَّابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَعُمَارِ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيٍّ بْنِ عَمِيرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَوْلُ سَفِيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۲۱۸: بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَاعَمَرُ وَهُوَ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي النَّابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا

اسمعیل بخاری فرماتے ہیں کہ اہل شام زبیر بن محمد سے منکر حدیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایت اس سے بہتر ہیں۔ امام بخاری اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ زبیر بن محمد جو شام گئے شاید وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔ شاہد وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تہریل کر دیا گیا ہے۔ بعض اہل علم نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جبکہ دوسرا سلام پھیرنے کی روایت اصح ہیں اور اسی پر اہل علم کی کثرت کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور بعد کے علماء شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام پھیرنے کی قائل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگرچہ ہے تو ایک سلام پھیر لے اور دوسرا پھیرنا چاہے تو دوسرا پھیرے۔

۲۱۹: باب اس سلام کو حذف کرنا سنت ہے

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔ علی بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک فرماتے تھے اس میں مد نہ کیا کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تکبیر اور سلام دونوں میں وقف کیا جائے۔ اور عقل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امام ابو زریعی رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب تھے۔

۲۲۰: باب سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

۲۸۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے ”اللھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخِرُکَ“ (ترجمہ اے اللہ تو ہی سلام

اَلَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُونَ عَنْهُ مَنَافِي وَرَوَايَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ أَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرَوَّى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ أَحْرَقُوا اسْمَهُ وَقَدْ قَالَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَأَى قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ.

۲۱۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ وَهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي أَنَّ لَا يُمَدُّ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيرُ حَزْمٌ وَالسَّلَامُ حَزْمٌ وَهَقْلٌ يَقُولُ كَانَ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ.

۲۲۰: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

۲۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ

۱۔ سلام کو حذف کرنے سے مراد یہ ہے کہ درجہ اللہ کی ”د“ پر وقف کر دیا جائے جس کے بعد اسے حرف کوڑا نہ کہنی چاہیے۔ یہ دونوں تفسیریں صحیح ہیں اور دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔ (مترجم)

لَا يَنْقُذُ إِلَّا مَقْدَارُ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۲۸۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ غَاصِمِ الْأَخْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَالْمُعِيزَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى عَنِ النَّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ إِلَّا يَدُكَ وَرَوَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ہے اور سہمتی تھی ہی سے ہے تو بڑی برکت والہ عزت والا اور بزرگ والا ہے۔

۲۸۳: ہند، مروان بن معاویہ، ابو معاویہ سے اور وہ عاصم اخوں سے اسی سند سے ہی کی مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں "تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" اس باب میں ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، یوسف، ابو ہریرہ ورمغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ پھیرنے کے بعد فرماتے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ" (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعزفیں اسی کے لئے ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے بندہ جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو نہ دینا چاہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا کسی کوشش کرنیوالے کی کوشش کا نہیں آتی) اور یہ بھی پڑھتے۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ (ترجمہ) آپ کا رب بڑی عظمت والہ اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سہم ہو پیغمبروں پر اور تمام خوبیوں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

۲۸۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر کہتے "اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوہریرہ کا نام شدہ ابن عبد اللہ ہے۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ نَالُ الْأَوْزَاعِيِّ نَاشِدًا إِذَا أَبُو عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَمَاءَ الرَّحْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَابْنُ عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّاذٌ عِنْدَ اللَّهِ

حَدَّثَنَا الْأَبِيُّ (۱) تشہد کے الفاظ چومیں (۲۳) صحابہ کرام سے منقول ہیں ورنہ سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ حنفی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے۔ (۲) قعدہ کی دو ہفتتیں اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہیں ایک "افتراش" یعنی بایں پاؤں بچھ کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر

لینا دوسرے "تورک" یعنی بائیں کولھے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک انفراش افضل ہے۔ (۳) جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مسنون ہے اس کی ہیئت پر بکثرت روایات شاہد ہیں۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ (۴) حدیث کی بناء پر تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ امام و مقتدی اور مفرد پر دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب (۵) ورحمۃ اللہ کہتے وقت "وہ" پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچ جائے۔

۲۲۱: باب نماز کے بعد (امام کے) دونوں

جانب گھومنا

۲۸۵: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے اور پھر دونوں جانب گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ ہلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے اور چاہے تو بائیں جانب سے یہ دونوں ہی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ اگر آپ ﷺ کو دائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔

۲۲۲: باب پوری نماز کی ترکیب

۲۸۶: حضرت رافعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رافعہ کہتے ہیں ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور بلکی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا پس نبی ﷺ نے فرمایا جو اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس ہوا اور دوبارہ نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اور نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ ہر مرتبہ وہ آتا اور سلام کرتا اور آپ

۲۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ هَلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَنْصَرِفُ عَلَى آتِي جَانِبَيْهِ شَاءَ إِنْ شَاءَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ شَاءَ عَنْ يَسَارِهِ وَقَدْ صَحَّ الْأَمْرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَمِينِهِ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَسَارِهِ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهِ۔

۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ

۲۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ بَحْصِيِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدْوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَ صَلَاتَهُ ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ

ﷺ اسے یہی کہتے تھے کہ جو اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اس پر لوگ گھبرا گئے اور ان پر یہ بات شق و نری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی ہو یا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے آخر میں عرض کیا مجھے سکھائیے میں تو انسان ہوں صحیح بھی کرتا ہوں، اور مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرح وضو کرو پھر اذان دو اور اقامت کہو پھر اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرو اور لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو در طمینن کے ساتھ کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر طمینن کے ساتھ سجدہ کرو پھر طمینن کے ساتھ بیٹھو پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔ ورنہ اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو وہ تمہاری نماز میں کمی ہوگی رفیعہ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہم لوگوں کے لئے پہلی چیز سے آسان تھی کہ جو کمی رہ گئی وہ تمہاری نماز میں کمی ہوئی اور پوری کی پوری نماز بیکار نہیں ہوئی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عمر بن یاسرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت رفیعہؓ کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث انہی (حضرت رفیعہؓ) سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اور بھی داخل ہوا۔ اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا ورفرما یا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے نماز پڑھی تھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سہم کیا آپ نے سہم کا جواب دیا اور اس سے فرمایا جاؤ ورنہ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اس شخص

فصلیٰ ثم جاء فسلم عليه فقال وعليك فارجع فصلي فانك لم تصل مرتبتي اوتلا ثاكُل ذلك باتي لبي صلى الله عليه وسلم فسلم علي النبي صلى الله عليه وسلم فيقول النبي صلى الله عليه وسلم وعليك فارجع فصلي فانك لم تصل فخاف الناس وكبر عليهم ان يكون من اخف صلواته لم يصل فقال الرجل في اخر ذلك فاربني وعلمني فانما انا بشر اُصيب واخطي فقال اجل اذا قُمت الى الصلوة فتوضأ كما امرك الله به ثم تشهد فاقم ايصافان كان معك قرآن فافرا والا فاحمد الله وكبره وهبلله ثم ارفع فاطمن زكعا ثم اعتدل قائما ثم سجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمن جالسا ثم قم فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلواتك وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلواتك قال وكان هذا اهنون عليهم من الاولى انه من انتقص من ذلك شيئا انتقص من صلواته ولم تذهب كلها قال وفي الباب عن ابي هريرة وعمر بن ياسر قال ابو عيسى حديث رفاع بن رافع حديث حسن وقد روى عن رفاع هذا الحديث من غير وجه.

۲۸۷: حدثنا محمد بن بشر نا يحيى بن سعيد القطان نا عبيد الله بن عمر قال اخبرني سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد

نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو پی دین دیکر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے سکھائیے چن چہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو (تکبیر تحریمہ) اور قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعید مقبری کے والد کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کی روایت عبد اللہ بن عمرؓ سے اصح ہے۔ سعید مقبری نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور وہ اپنے والد سے بحوالہ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں اور ابو سعید مقبری کا نام کیسے ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعید ہے۔

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ حَتَّى تَفْعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّحْلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ غَيْرَ هَذَا فَعَلِمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَصَحُّ وَسَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ اسْمُهُ كَيْسَانُ وَسَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنَى أَبَا سَعِيدٍ.

(ف) گذشتہ اور اس روایت میں قرآن پاک مطلق پڑھنے کا ذکر ہے فتح اور اس کے بعد کوئی سورۃ یا آیات کا ذکر نہیں۔ اسی لئے احناف کے نزدیک ہر رکعت میں مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض اور فاتحہ بعض قرآن کا یعنی دونوں کا پڑھنا واجب ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ هُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَ مَسْأَلَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَ نَالَهُ إِنِّيْنَا قَالَ بَلَى قَالُوا فَاغْزُضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اغْتَذَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ

۲۸۸: مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ هُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَ مَسْأَلَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَ نَالَهُ إِنِّيْنَا قَالَ بَلَى قَالُوا فَاغْزُضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اغْتَذَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ

اکبر کہ کر رکوع کرتے اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی اونچی کرتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر ”سمع اللہ من حمدہ“ کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور معتدل کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدے کے لئے زمین کی طرف جھکتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے اور بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ رخ کر دیتے پھر پائیاں پاؤں موڑ کر اس پر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی۔ پھر سجدے کے لئے سر جھکاتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے پھر کھڑے ہو جاتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے جیسے کہ نماز کے شروع میں کیا تھا پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ ان کی نماز کی آخری رکعت آ جاتی۔ چنانچہ بائیں پاؤں کو ہٹاتے (یعنی اپنی طرف نکال دیتے) اور سرین پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”اذا قُم سجدتین“ سے مراد یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔

۲۸۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں عاصم نے عبد الحمید بن جعفر کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا (صدقت) تم نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی۔

۲۲۳: باب فجر کی نماز میں قرأت

۲۹۰: زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک سے نقل کرتے

رفع یدینہ حتیٰ یُحَادِیٰ بَہِمَا مَنَکِبَہِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُوبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَضَعْ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَصَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ نَسِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ نَسِيَ رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا أَقَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ كَثُرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَحَادِیٰ بَہِمَا مَنَکِبَہِ کَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتْ الرُّكْعَةُ الْآخِرَى تَنْقَضِي فِيهَا صَلَاتُهُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَنِ شِقْبِهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَغْنَى إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُنَوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو عَاصِمٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ هَذَا الْحَرْفَ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

۲۹۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مَسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ

ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں والنَّشْ بِسُتَّةٍ پڑھتے ہوئے سنا (یعنی سورۃ ق)۔

اس باب میں عمرو بن حریش، جابر بن سمرہ، عبد اللہ بن مسائب، ابو ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث قطعہ بن مالک حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے فجر کی نماز میں سورہ "واقعہ" کا پڑھنا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ فجر میں ساتھ سے لے کر سو تک آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے "اذا شمس کورت" (سورہ تکویر) پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ کو لکھا کہ فجر میں طویل منسل پڑھ کر۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

۲۲۲: باب ظہر اور عصر میں قرأت

۲۹۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورہ بروج اور السجاء والطارق اور اسی طرح کی سورتیں پڑھ کرتے تھے اس باب میں خواب رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سورہ السجاء پڑھی اور یک اور جگہ مروی ہے کہ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر پڑھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

رِیَادِ اِنَّ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّحْلَ بِاسْقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَائِبِ وَأَبِي نُرْزَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّينَ آيَةً إِلَى مِائَةٍ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ يقرأ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمُفْصَلِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَلَى هَذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ قَالَ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهَهُمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خُبَّابٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالرَّأْيِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قُذْرَ تَسْرِيلِ السَّجْدَةِ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ قُذْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قُذْرَ خَمْسِ عَشْرَةَ آيَةً وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ

مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عصر کی قرأت مغرب کی قرأت کی طرح ہے۔ اس میں قصر مفصل پڑھے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز قرأت میں مغرب کی نماز کے برابر رکھی جائے اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ظہر میں عصر سے چار گن زیادہ قرأت کی جائے۔

۲۲۵: باب مغرب میں قرأت

۲۹۲: حضرت ابن عباسؓ اپنی والدہ ام فضلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں ہماری طرف تشریف لائے آپ ﷺ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھی اور اس کے بعد وہ تک یہ سورت نہ پڑھی (یعنی مغرب میں) اس باب میں جبیر بن مطعمؓ، ابن عمرؓ ابو ایوبؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام فضل حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں ”سورہ اعراف پڑھی اور یہ بھی مروی ہے کہ مغرب میں ”سورہ طور“ پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصر مفصل پڑھا کرو اور حضرت ابو بکرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مغرب میں قصر مفصل پڑھی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ اس پر اہل علم کا عمل ہے اور ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول بھی یہی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں، لک کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مغرب میں یہی سورتوں کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے کہ ”سورہ طور“ اور ”مرسلات“۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میں مستحب سمجھتا ہوں کہ یہ سورتیں مغرب کی نماز میں پڑھی جائیں۔

کتاب الی ابی موسیٰ ان اقرأ فی الظہر باوساط المفضل وراى بعض اهل العلم ان قراءة صلوة العصر كصلوة القراءة في صلوة المغرب يقرأ بقصر المفضل وروى عن ابراهيم النخعي انه قال تعدل صلوة العصر بصلوة المغرب في القراءة وقال ابراهيم تضاعف صلوة الظہر على صلوة العصر في القراءة أربع مرار.

۲۲۵: باب في القراءة في المغرب

۲۹۲: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعْبُدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ غَزْوً وَجَلَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدِيثُ أُمِّ الْفَضْلِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ كَلَّتِيهِمَا وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ أَبِي مُوسَى أَنْ يقرأ في الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْضِلِ وَرَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْضِلِ قَالَ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عَبْدُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَخْنَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذِكْرُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ فِي صَلَوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّورِ الطُّوَالِ نَحْوِ الطُّورِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ بَلْ اسْتَحَبَّ أَنْ يُقْرَأَ بِهَذِهِ السُّورِ فِي صَلَوةِ الْمَغْرِبِ

۲۲۶: باب عشاء میں قرأت

۲۹۳: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ”سورۃ الشمس“ اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں براء بن عازبؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء میں ”والتین والزیتون“ پڑھی۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے جیسے سورہ منافقون“ اور اسی طرح کی سورتیں۔ صحابہؓ اور تابعینؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس سے کم اور زیادہ دونوں طرح پڑھا ہے ان کے نزدیک اس باب میں وسعت ہے۔ اور اس میں آپ سے مروی احادیث میں سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”والشمس واضحا“ اور ”والتین والزیتون“ پڑھی۔

۲۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں ”والتین والزیتون“ پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُزَافَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِسُورَةِ الْتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ وَرَوَى عَنْ عُفْمَانَ بْنِ عُمَانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِسُورِ مِنْ أَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ وَأَشْبَاهِهَا وَرَوَى عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا وَأَقَلِّ لَكَ أَنَّ الْأَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هَذَا وَأَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذَلِكَ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خلاصہ الالفاظ: امام ترمذی نے افعال صلوٰۃ کو الگ الگ بیان کرنے کے بعد اب ان کو اکٹھے بیان کرنا مقصود ہے اس مقصد کے لئے تین حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی دو حدیثیں اس آدمی کے بارے میں ہیں جس نے نماز بُری طرح پڑھی تھی بعد ایل ارکان نہیں کئے تھے ان کو پہلی مرتبہ تعلیم نہیں دی بلکہ بار بار نماز پڑھوائی تاکہ ان کو اپنی غلطی سمجھ میں آجائے۔ س باب کی حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا مسنون ہے۔ (۳) تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طویل مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اس میں حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ حضور ﷺ کا عام معمول بھی مجموعہ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے مثلاً کبھی مغرب کی نماز سورہ طور و مرسلات وغیرہ کا پڑھنا بیان جواز پر محمول ہے تاکہ لوگ کسی خاص سورہ کو پڑھنا واجب نہ سمجھیں۔

۲۲۷: باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

۲۹۵: حضرت عبادہ صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۲۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ ﷺ کے قرأت میں مشکل پیش آئی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ حضرت عبادہ کہتے ہیں ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم (ہم قرأت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھا کر دیکھو کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابوقرظہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسفی ترمذی فرماتے ہیں عبادہ کی حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا قرأت خف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنے) کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ اور مالک بن انسؓ، ابن مبارکؓ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ اور سنی بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنا) جائز ہے۔

۲۲۸: باب اگر امام بآواز بلند

پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے

۲۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن اکیرہ پیشی کا نام ممدوح ہے اور انہیں عمرو بن اکیرہ بھی کہا جاتا

استحقاق عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادة بن الصامت قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح فتلفت عليه القراءة فلما انصرف قال ابى ارحمهم تقرؤن وراة امامكم قال قلنا يا رسول الله ابى والله قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها قال وفي الباب عن ابى هريرة وعائشة وانس وابى قتادة وعبد الله بن عمر وقال ابو عيسى حديث عبادة حديث حسن وروى هذا الحديث الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة ابن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وهذا اصح والعمل على هذا الحديث في القراءة خلف الامام عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول مالك بن انس وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق يزون القراءة خلف الامام.

۲۲۸: باب ما جاء في ترك القراءة

خلف الامام اذا جهر بالقراءة

۲۹۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَيْضًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِيَّيْ أَقُولُ مَا لِي إِنْ أَرَأَيْتُ الْقُرْآنَ قَالَ فَأَنْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

ہے۔ زہری کے بعض اصحاب نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ زہری نے کہا اس کے بعد لوگ آپ کو قرأت کرتے ہوئے سنتے تو قرأت کرنے سے باز رہتے۔ امام ابو نعیم ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اس حدیث کو بھی حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے اور نامکمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے والے راوی نے کہا کہ میں کبھی کبھی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا دل میں پڑھ لیا کرو (یعنی سورۃ فاتحہ کو)۔ ابو عثمان نہدی نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ محدثین نے یہ مسک احتیاء کیا ہے کہ اگر امام زور سے قرأت کرے تو پھر امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے اور انہوں نے کہا کہ سکتوں کے درمیان پڑھ لے (یعنی امام کے سکتوں کے درمیان فاتحہ پڑھ لے) اہل علم کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؓ اور بعد کے اہل علم کے نزدیک امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اہل حق کا بھی یہی قول ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے سوائے اہل کوفہ کے لیکن جو شخص امام کے پیچھے قرأت نہ کرے میں اس کی نماز کو بھی جائز سمجھتا ہوں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے کے مسئلہ میں شدت سے کام لیا اور کہا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے

وَعُمَرَانِ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَكِيْمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عُمَرُو بْنُ أَكِيْمَةَ وَزَوَى نَعَضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لِأَنَّ أَبَاهُ رِزْقَةَ هُوَ الَّذِي زَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَزَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ لَهَا خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيثِ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فَيُفِي نَفْسِكَ وَزَوَى أَبُو عُثْمَانَ السُّهَيْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَدْبِئَ أَنْ لَأَصُولَةَ الْأَبْقَرَاءِ فَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاخْتَارَ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَقْرَأَ الرَّجُلُ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَقَالُوا يَتَّبِعُ سَكَنَاتِ الْإِمَامِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَزَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَأُونَ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْكُوفِيِّينَ وَارَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ صَلَوَتَهُ جَائِزَةٌ وَشَدَّدَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالُوا لَا تَجْزِي صَلَاةً إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَذَهُ كَانَ أَوْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَدَهَبُوا إِلَى مَا زَوَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ

ہو انہوں نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے اور عبادہ بن صامتؓ نے نبی ﷺ کے وصال کے بعد امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی اور نبی ﷺ کے اس قول پر عمل کیا کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی۔ امام شافعیؒ اور احناف وغیرہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا یہ قول کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اکیلے نماز پڑھنے والے پر محمول ہے ان کا استدلال حضرت جابرؓ کی حدیث سے ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں حضرت جابرؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں ”لَا صَلَوةَ ...“ جو فتح نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس سے مراد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو لیکن اس کے باوجود امام احمد بن حنبلؒ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَقَالَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصَلُّوا إِلَّا بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَهَذَا يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَغَيْرُهُمَا وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصَلُّوا لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاجْتِنَابُ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ أَحْمَدُ فَهَذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصَلُّوا لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَنْ هَذَا إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاجْتِنَابُ أَحْمَدَ مَعَ هَذَا الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَأَنْ لَا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ.

۲۹۷: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنًا مَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۹۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(نہ) قراءت خلف امام کے بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ نماز جہری (بلند آواز سے قراءت والی) ہو یا سری (آہستہ آواز سے قراءت والی نماز) ہو۔ احناف دلیل کے طور پر قرآن کریم کی سورہ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ“ (ترجمہ) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ امام بیہقیؒ حضرت مجاہدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے پڑھتے تھے س پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ مذکورہ بالا آیت میں قراءت کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سورہ فاتحہ بھی قرآن ہی میں سے ہے۔ لہذا اس سے بھی قراءت خلف امام کی ممانعت ہوتی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی وہ طویل روایت ہے جس کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے کہ فسقاً لاداً ضلیئاً

فَاقْبِمُوا صَفْوَ فِكْمِ نَم لِيْنُو مَكْم اَحَدَكُم فَاذْكُرْ فَاذْكُرْ اَفَاذْكُرْ (ترجمہ) جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ سنن نسائی میں مذکور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے بھی یہی الفاظ ہیں کہ فَاذْكُرْ اَفَاذْكُرْ اَفَاذْكُرْ۔ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں مطلقاً خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت دونوں کیلئے عام ہے اور گرفتہ ورسورت کی قراءت میں کوئی فرق ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور واضح کرتے چونکہ آپ ﷺ نے یہاں قرآن کا صریح حفظ استعمال کیا ہے اس پر قرآن کا تقاضا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو لہذا یہ کہنا کہ یہ حکم صرف جہری نمازوں کیلئے ہے سری نمازوں کیلئے نہیں، صحیح نہیں ہے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ جب بھی امام پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو۔ تیسری دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث ہے جو امام ترمذی نے ترمذی میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی سوچنے لگا کہ قرآن پڑھنے میں مجھے کش مکش کیوں ہو رہی ہے راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے جہری نمازوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا (ترمذی باب ۲۲۸) اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس واقعہ کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت ترک کر دی تھی اور اس حدیث میں یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ سورت پڑھنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ فاتحہ سے کیونکہ اس میں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کی علت بیان کی گئی ہے جس طرح یہ علت سورہ پڑھنے میں پائی جاتی ہے بالکل اسی طرح فاتحہ پڑھنے میں بھی پائی جاتی ہے لہذا (دونوں کا) سورت اور فاتحہ کا حکم ایک ہی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں فرمایا ”اَقْرَأْ اَبْهَاسِيْ نَفْسُكَ“ تم اسے دل میں پڑھو۔ یہ قول حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنا اجتہاد ہے کیونکہ یہ بات حضرت ابو ہریرہؓ نے کسی سائل کے جواب میں فرمائی اور صحابہؓ کا اجتہاد موضوع احادیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہوتا پھر بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ نبی نفسہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم اکیسے ہو تو فاتحہ پڑھا کرو

چوتھی دلیل احناف کی حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اس کیلئے امام کی قراءت کافی ہے ”اِنْ شَا جُعِلَ اِلَا مَامٌ لِّیُوْتَمَّ بِهِ“ یہ حدیث صحیح بھی ہے اور صریح بھی کیونکہ اس میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ مقتدی کیلئے امام کی قراءت ہی کافی ہے اور اس میں سورت اور فاتحہ میں تفریق نہیں کی گئی۔ امام شافعیؒ اور امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی سب سے قبل عطاء و دلیل حضرت عبدہ بن صامت کی روایت ہے (کتاب ترمذی باب ۲۲۷) یہ حدیث صحیح نہیں۔

امام احمد، حافظ ابن عبد البر اور بعض دوسرے محدثین نے اس حدیث کو معقول کہا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث تین طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔ کسی راوی نے وہم و غلطی سے پہلی دو روایتوں کو غلط منقط کر کے یہ تیسری روایت بنادی ہے جو امام ترمذی نے ذکر کی ہے اور ابن عم و محدثین نے اس کی ذمہ داری منقول پر ڈال دی ہے اور اس وہم کی پوری تفصیل فتاویٰ ابن تیمیہ میں امام ابن تیمیہؒ نے بیان کی ہے۔

حناف کے مسلک کی تائید میں قرآن و حدیث کے بعد صحابہ کرامؓ کا مسلک اور معمول بھی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ حدیث کا معنی و مفہوم ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے چنانچہ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں صحابہ کرامؓ کا امام کی اقتداء میں قراءت نہ کرنے کا مسلک نقل کیا ہے جن میں حضرت بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ شامل ہیں۔

(تفصیل کیلئے مدظلہ ہو، مصنف عبد الرزق و مصنف بن یثیہ اور مصلیٰ وی)

۲۲۹: بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ

دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَأَلْتُهُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ قَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ فَاطِمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَثِيْقٌ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ تُذَرِّكُ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى إِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُرًا.

۲۲۹: باب اس بارے میں کہ جب

مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے

۲۹۸: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی داوی فاطمہ کبریٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ“ ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے (اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف پڑھتے اور فرماتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي ...“ (ترجمہ) اے اللہ میری بخشش فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے) علی بن حجر نے کہا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي ...“ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي ...“ اس باب میں ابوجمید، ابواسید، ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث فاطمہ حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین، فاطمہ کبریٰ کونہ پاکیں اس لئے کہ حضرت فاطمہؑ نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند ماہ تک زندہ رہیں۔

۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ

الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ جب تم میں سے کوئی

مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے

۲۹۹: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابوامرہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ

۲۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي

عنه سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کنی راویوں نے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور وہ عمرو بن سیم وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح حدیث ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے یہ اس کے لئے مستحب ہے بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو علی بن مدینی نے کہا کہ ہل بن ابی صالح کی حدیث غلط ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے دی ہے۔

هَرِيرَةُ وَأَبِي ذَرٍّ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِ نَحْوُ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرَوَى سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عُذْرٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ خَطَأٌ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ.

حَدَّثَنَا أَبُو لَاحِظٍ (۱) : (۱) مسجد میں دایاں پاؤں رکھنے کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون ہے مسلمان کو تعظیم دی گئی ہے کہ ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رحمت و فضل کی دعا کرے۔ پھر مسجد میں بیٹھنے سے قبل تحیۃ المسجد پڑھنا، بعض لوگ پہلے جا کر بیٹھ جاتے ہیں پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا

مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ

حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے

۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ

۳۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث عبد الحزیز بن محمد سے دو طریق سے مروی ہے۔ بعض نے اس

حُرَيْثٌ قَالَ لَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هَرِيرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَحَذِيفَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي أُسَامَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالُوا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَظَهَرُوا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ قَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَوَاتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

میں ابوسعید کا ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ وہ اپنے والد وہ ابوسعید سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن اسحاق اسے عمرو بن یحییٰ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہیں لیکن انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ گویا کہ سفیان ثوری کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ ن کے والد سے اور ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

۲۳۲: باب مسجد بنانے کی فضیلت

۳۰۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اسی کی مثل گھر بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمر، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر عمرو بن عبسہ، واہلہ بن اسحق، ابو ہریرہ اور چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے جس نے اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

۳۰۲: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ بن سعد نے نبیوں نے نوح بن قیس وہ عبدالرحمن مولیٰ قیس سے وہ زید نمیری وہ انس سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ محمود بن لبید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے آپ کی زیارت کی ہے یہ مدینہ کے دو چھوٹے بچے تھے۔

۲۳۳: باب قبر کے

وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَ غَامَةً رَوَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَانَ رِوَايَةُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتٌ وَأَصَحُّ.

۲۳۲: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

۳۰۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنْسٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ وَوَالِدَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۲: حَدَّثَنَا بِدَلِيكُ بْنُ قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ نَائِلُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى قَيْسٍ عَنْ زِيَادِ السَّمِيرِيِّ عَنْ أَنْسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَمُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيرَانِ مَدَنِيَّانِ.

۲۳۳: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

يَتَّخِذُ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

۳۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحَادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالشُّرُجَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَافِعُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَتَّخِذُهُ مَبِيتًا وَمَقِيلًا وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

وِإِنْشَادِ الصَّلَاةِ وَالشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ غِلَّانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَخَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَآبِي قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعُمَرُ وَبْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ قَالَ

پاس مسجد بنانا مکروہ ہے

۳۰۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلائے والوں پر۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔

۲۳۴: باب مسجد میں سونا

۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سوچا کرتے تھے اور ہم جوان تھے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسجد کو سونے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بناؤ بعض اہل علم کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔

۲۳۵: باب مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیزوں

پوچھ گچھ اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

۳۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں شعر پڑھنے، خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حقہ بنا کر بیٹھنے سے۔ اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے احمدؒ اور اسحاقؒ کو اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے سنا اور شعیب بن

محمد کو عبد اللہ بن عمرو سے سماع ہے۔ امام ابو یسی ترمذی کہتے ہیں کہ جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ احادیث اپنے دادا سے نہیں سنیں۔ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ عطاء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعین اس کی اجازت دیتے ہیں اور خود نبی ﷺ سے مروی کئی احادیث سے مسجد میں (اچھے) شعر کہنے کی اجازت ثابت ہے۔

مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عَيْسَى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيثِ عُمَرُ وَبْنِ شُعَيْبٍ إِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ ضَعِيفَةٍ جَدِّهِ كَمَا أَنَّهُمْ رَأَوْا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ مِنْ جَدِّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ حَدِيثُ عُمَرُ وَبْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ رُخْصَةً فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ رُخْصَةً فِي إِنْشَادِ الشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

خلاصۃً (الابی اب): احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ عورتوں سے اگر قبروں پر جزع و فزع (رونا پیننا) اور خلاف شریعت کام کرنے کا اندیشہ ہو یا بے پردگی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور یہی حکم قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ہے۔ (۱) قبروں پر چراغ جلانا ناجائز ہے (۲) مسجد میں سونا جمہور فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے (۳) مسجد میں حمد و ثناء اور دفاع اسلام کی خاطر اشعار پڑھنا تو جائز ہیں بصورت دیگر مکروہ ہے (۴) گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا اور خرید و فروخت مساجد میں مکروہ و ناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۲۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

الَّذِي أُبْسَسَ عَلَى التَّقْوَى

۲۳۶: باب وہ مسجد جس

کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو

۳۰۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدریؓ نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا وہ مسجد قباء ہے پھر وہ دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے (یعنی مسجد نبوی ﷺ) اور اس میں بہت سی مسجد نیاں ہیں۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر، علی بن

۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحِيْمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عُمَرُ وَبْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُبْسَسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ هُوَ هَذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا

عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ان میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۲۳۷: باب مسجد قباء میں نماز پڑھنا

۳۰۷: ابوبرد مولیٰ بنی خلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسید بن ظہیر نصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔ اس باب میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویحییٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث اسید رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اور ہمیں علم نہیں کہ اسید بن ظہیر کی اس کے علاوہ بھی کوئی حدیث صحیح ہو۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوالارد کا نام زید مدینی ہے۔

۲۳۸: باب کوئی مسجد افضل ہے

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (یعنی بیت اللہ کے)۔ امام ابویحییٰ ترمذی فرماتے ہیں تنبیہ نے اپنی حدیث میں عبد اللہ کی بجائے زید بن رہاح کا ذکر کیا ہے اور وہ ابو عبد اللہ انحر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ انحر کا نام سلمان ہے۔ یہ حدیث نبی کریم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کئی سند سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت عیسیٰ ميمونة، ابوسعید رضی اللہ عنہ، جبیر بن مطعم، عبد اللہ بن زبیر، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَأَخُوهُ أَنِيسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الثَّبْتُ مِنْهُ.

۲۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَشَفِيَّانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ إِنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظَهِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَغُفْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُسَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأُسَيْدِ بْنِ ظَهِيرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو الْأَبْرَدِ اسْمُهُ زَيْدٌ مَدِينِيٌّ.

۲۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

۳۰۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ سَلْمَانٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمِيمُونَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ.

۳۰۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے عروہ کی اور مسجد کے لئے (کثرت ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام (بیت اللہ) میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔ ام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۹: باب مسجد کی طرف جانا

۳۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (مسجد کی طرف) دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال چلتے ہوئے) سکون کے ساتھ آؤ۔ پس (جماعت میں) جوں جوں پڑھ لو جو رہ جائے اسے پورا کرو۔ اس باب میں ابوقدہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ۷۰ م ابویسی ترمذی فرماتے ہیں مسجد کی طرف جانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو جلدی چلے بلکہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک تیز چلنا مکروہ ہے ان کے نزدیک بہتہ و روقار کے ساتھ جانا بہتر ہے یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ احنیٰ کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱: حسن بن علی خذل، عبد الرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے بوسلمہؓ کی حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں سی طرح عبد الرزاق سعید بن مسیب سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

۳۱۲: بن عمر سفیان سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیب سے

۳۰۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ ۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَازِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَافِعُ بْنُ الرَّهْوِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلَكِنْ أَنْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَالْأَسِ قَالَ أَبُو عِيْسَى اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى الْأَسْرَاعَ إِذَا خَافَ فَوْتَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى حَتَّى ذُكِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ يُهْرَوِلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَبِرَ الْأَسْرَاعَ وَاخْتَارَ أَنْ يَمْشِيَ عَلَى تَوَدَّةٍ وَوَقَّارٍ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ أَنَّ خَافَ فَوْتَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فَلَا بَأْسَ أَنْ يُسْرِعَ فِي الْمَشْيِ.

۳۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَافِعُ بْنُ الرَّهْوِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ هَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدِ بْنِ زُرَيْعٍ.

۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ الرَّهْوِيِّ

وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۰: باب نماز کے انتظار میں مسجد میں

بیٹھنے کی فضیلت

۳۱۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب تک کسی نماز کا انتظار کرتا ہے گویا کہ وہ اس وقت تک نماز ہی میں (مشغول) ہے اور اس کے لئے فرشتے ہمیشہ دعائے رحمت مانگتے ہیں جب تک وہ مسجد میں بیٹھا رہے اور جب تک سے حدیث نہ ہو۔ (وہ کہتے ہیں) "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ..." (اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما) پس حضرموت کے ایک آدمی نے عرض کیا اے ابو ہریرہؓ حدیث کیا ہے آپؓ نے فرمایا ہوا کا خارج ہونا خواہ آواز سے ہو یا بغیر آواز سے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابو سعید، انس، عبد اللہ بن مسعود اور زہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱: باب چٹائی پر نماز پڑھنے

کے بارے میں

۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چٹائی پر۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ام سلمہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا، میمونہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ بن مسعود سے بھی روایت ہے اور بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کا نبی ﷺ سے سماع نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ امام ابو عیسیٰ

عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ

لِإِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ مِنَ الْفَضْلِ

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَخَذُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُعْدِثْ فَقَالَ زُجَلٌ مِنْ حَضَرٍ مَوْتُ وَمَا الْحَدَّثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَسَاءَ أَوْصِرَاطُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ

عَلَى الْخُمْرَةِ

۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلِيمٍ وَعَائِشَةَ وَ مَيْمُونَةَ وَأُمِّ كَلْثُومٍ بَنَتْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَدْ ثَبَتَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ قَالَ

۱۔ خمرہ اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا بھجور کا ہوا اور جس پر چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانادوس بھجور کے ہوں بعض حضرات کے نزدیک خمرہ چھوٹی چٹائی

سے دیرمیر بڑی چٹائی کو کہتے ہیں۔ ۲۔ بظاہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے۔ (مترجم)

أَبُو عَيْسَى وَالْحُمْرَةُ هُوَ حَصِيرٌ صَغِيرٌ

ترمذی فرماتے ہیں ”خمرہ“ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

۲۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

۲۴۲: باب بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَخَدِثْتُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثَ حَسَنٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْأَرْضِ اسْتِحْبَابًا.

۳۱۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بڑی چٹائی پر۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث حضرت ابوسعید حسن رضی اللہ عنہ ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے۔

۲۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ

۲۴۳: باب بچھوٹوں پر نماز پڑھنا

۳۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاوَيْكِعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتَّى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ الْغَيْرُ قَالَ وَنُصِخَ بِسَاطٍ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ يَرَوْا بِاَلصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْاطِ وَالطَّنْفَسَةِ بَأْسًا وَيَبْ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَاسْمُ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۳۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر کیا بغیر نے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہمارا بچھونا دھویا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ بچھونے یا قالین وغیرہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِيطَانِ

۲۴۴: باب باغوں میں نماز پڑھنا

۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تَجِبُ الصَّلَاةُ فِي الْحِيطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي السَّائِئِينَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

۳۱۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھتا پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں حیطان یعنی باغ میں۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور ہم اسے حسن بن ابوجعفر کی روایت کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے اور حسن بن ابوجعفر کو

۱۔ معاذ بن جعفر کے بچے ہیں چڑیا کی طرح چھوٹا سا پندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (مترجم)

یہی بن سعید قطن وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابو بکر کا نام محمد بن مسلم بن مدرس ہے۔ اور ابو طفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

وَالْحَسَنُ ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ تَدْرِسٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ اسْمُهُ غَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ .

۲۲۵: باب نمازی کا سترہ

۳۱۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کچاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے اس کی جو اس کے آگے سے گزر جائے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، اہل بن ابوجحہ، ابن عمر، ہریرہ بن معبد، ابو حنیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ امام کا سترہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

۲۲۶: باب نمازی کے

آگے سے گزرنا مکروہ ہے

۳۱۹: ہر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابو جہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نمازی کے آگے گزرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا ہے۔ ابو جہیم نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابو اسیر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں ابو سعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو جہیم حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم

۲۲۵: بَاب مَا جَاءَ فِي سِتْرَةِ الْمُصَلِّيِّ

۳۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَأْبُوآلَا خُوَصٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوَخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيَصِلْ وَلَا يُسَالِي مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ طَلْحَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا سِتْرَةُ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ .

۲۲۶: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ

بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ

۳۱۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَاعَمَنَّ نَاعَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الثَّغَرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ بْنِ الْجُهَيْنِيِّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُحَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ فَقَالَ أَبُو جُحَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي جُحَيْمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرتا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹی۔

۲۲۷: باب اس بارے میں کہ نماز کسی

چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹی

۳۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں فضل کے ساتھ گدھی پر سوار تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ہم اترے اور صف میں مل گئے گدھی ان کے (نمازیوں کے) آگے پھرنے لگی اور اس سے ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اور صحابہؓ و تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نماز کسی (گزرنے والی چیز سے نہیں ٹوٹی سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۲۸: باب نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے

کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹی

۳۲۱: حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے میں نے ابوذرؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے کجاوے کی پھیلی لکڑی کے برابر یا فرمایا درمیانی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کالے کتے، گدھے یا عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ عبداللہ بن صامتؓ کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا کالے اور سفید یا سرخ کی کیا قید ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے تو نے مجھ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقِفُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ ذَلِكَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ .

۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ

الصَّلَاةَ شَيْءٌ

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلَى أَتَانِ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِمِنَى قَالَ فَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ .

۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

۳۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْبٌ نَا يُونُسُ وَمَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاحِرَةُ الرَّحْلِ أَوْ كَوَاسِطَةُ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلَاتُهُ كَلْبُ الْأَسْوَدِ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقُتِلَ لِأَبِي ذَرٍّ مَا لِيَ الْأَسْوَدُ مِنَ الْأَحْمَرِ وَمِنْ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ

ایسی ہی سوال کیا ہے جس طرح میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کال کتا شیطان ہے۔ اس باب میں ابوسعید، حکم غفاری، ابو ہریرہ، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ذر حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی خیال ہے کہ گدھے عورت یا کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے۔ امام اسحق فرماتے ہیں کہ سوائے کالے کتے کے کسی چیز سے نماز نہیں ٹوٹی۔

۲۳۹: باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۲۲: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمرو بن ابی اسید رضی اللہ عنہ، ام ہانی رضی اللہ عنہا، عمربن یاسر رضی اللہ عنہ، طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ اور عبدہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمرو بن ابوسعید حسن صحیح ہے اور صحابہ و تابعین اور ان کے بعد کے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

(ن) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یہاں جواز کیلئے ہے کہ غربت میں ایسا بھی ہو سکتا ہے اور صحت پر کے اوپر تو ایک ایسا دور بھی گذرا ہے کہ شوہر اور بیوی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ایک نماز پڑھتا تو دوسرا کونے میں بیٹھ جاتا پھر دوسرا پڑھتا تو پہلا ایسا کرتا۔

۲۵۰: باب قبلے کی ابتداء

۳۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے تک بیت

اِحْمٰی سَأَلْتَنِيْ كَمَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَانْسٍ قَالَ ابُو عِيْسَى حَدِيْثُ اَبِي ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ نَعَضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَيْهِ قَالُوْا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْجِمَارُ وَالْمَرْءُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِي لَا اَشْكُ فِيْهِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِيْ نَفْسِيْ مِنَ الْجِمَارِ وَالْمَرْءِ شَيْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اِلَّا الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ .

۲۳۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثُّوْبِ الْوَاحِدِ

۳۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ رَاىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتٍ اَوْ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَانْسٍ وَعُمَرَ وَابْنِ اَبِي اَسِيْدٍ وَابْنِ سَعِيْدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَامَّ هَانِيَةَ وَعَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ ابُو عِيْسَى حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هَذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ السَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ نَعَضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الْوَجُلُ فِيْ ثَوْبَيْنِ .

۲۵۰: بَاب مَا جَاءَ فِيْ اِبْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

۳۲۳: حَدَّثَنَا هُنَادٌ وَكَعْبَةُ عَنْ اِسْرَاقِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْمَزَّاءِ ابْنِ غَارِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ

المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور آپ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا پسند کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ... الخ“ لہذا آپ نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ جسے آپ پسند کرتے تھے۔ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصاری ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو رکوع میں تھے ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اسی صحابی نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان لوگوں نے رکوع ہی میں اپنے رخ کعبہ کی طرف پھیر لئے۔ اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے اسے سفیان ثوری نے بھی ابواحق سے روایت کیا ہے۔ ہند، کعب سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ بن دینار سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱: باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے
۳۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔

۳۲۵: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابویسی ترمذی نے فرمایا حدیث ابو ہریرہ حضرت ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور بعض علماء نے ابو معشر کے حفاظ میں کلام کیا ہے ان کا تاجمعیع موسیٰ بن ہاشم ہے۔ امام بخاری نے کہا میں ان سے روایت نہیں کرتا جبکہ کچھ حضرات ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا عبداللہ بن جعفر مخزومی نے عثمان بن محمد احنسی سے جو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةِ صَلَّى نَحْوَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجهَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرُ لَمْ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرِفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَعُمَرُ بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَوَاصِيحٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۵۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ
۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ نَاصِيحٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ
۳۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاصِيحٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ مَثْنَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي مَعْشَرٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْنَسِيِّ عَنْ

روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے وہ روایت ابو معشر کی حدیث سے قوی تر اور اصح ہے۔

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ عہد اللہ بن جعفر کو مخزومی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر مغرب تمہارے دائیں ہاتھ اور مشرق بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو اگر تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو درمیان میں قبلہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ کا حکم اہل مشرق کے لئے ہے ان کے نزدیک اہل مرو (ایک شہر کا نام ہے) کو بائیں طرف جھکنا چاہیے۔

(ن) یہ حکم کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے اہل مدینہ کیلئے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔ نیز یہ ہے کہ دور سے نماز پڑھنے والوں کیسے سمت قبلہ ہی ضروری ہے لیکن مسجد حرام میں عین قبلہ ضروری ہے۔ پاک و ہند میں ایسا دور بھی گزرا ہے کہ ایک دانش ور نے حساب لگا کر کہا کہ ہندوستان کی سب مسجد کا رخ غلط ہے لوگوں کی نماز ہی نہیں ہوتی ان کی تریہ مندرجہ بالا حدیث سے ہوتی ہے۔ (مترجم)

۲۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاوَكِيْعُ نَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدِ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مَتَا عَلَى حَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

۳۲۷: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے اور قبلہ کا رخ نہیں جانتے تھے پس ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو ہم نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَ اللَّهِ“ تم جس

طرف بھی منکر و اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اس حدیث کو صرف اشعث سان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو اربع سان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے پھر نماز پڑھ بیٹے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳: باب اس چیز کے متعلق جس کی طرف

یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ بیت الخلاء، مذبح خانے میں، قبر پر، راستے میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

۳۲۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبد العزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مثل اور ہم معنی۔ اس باب میں ابو مرثد، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی سند قوی نہیں۔ زید بن جبیرہؓ کے حفظ میں کلام ہے۔ لیث بن سعد بھی اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرؓ عری سے روایت کرتے ہیں وہ نافعؓ سے وہ ابن عمرؓ سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے اشہد اور صحیح ہے۔ محدثین عبد اللہ بن عمرؓ عری کو حافظے کی بنا پر ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان بھی شامل ہیں۔

فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُولُوا فَسَمَّ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّمَّانِ وَأَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا إِذَا صَلَّى فِي الْغَيْمِ لَغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَنَّ صَلَاةَ صَلَاةٍ لَغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَإِنَّ صَلَاتَهُ جَائِزَةٌ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۲۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

مَا يُصَلِّي إِلَيْهِ وَفِيهِ

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَائِيحِيُّ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِغَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ.

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسُو يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَبَنُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَانْسِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي زَيْدِ بْنِ جَبْرِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ ضَعْفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

۲۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِحِي بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ .

۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِحِي بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ أَوْ بِخَوِوهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَغَلِيظُ الْعَمَلِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَحَدِيثُ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَإِسْمُ أَبِي حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ .

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الصُّبَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ .

۲۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَائِحِيٌّ وَبَيْحِيُّ بْنُ أَدَمَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي

۲۵۴: باب بکریوں اور اونٹوں کے بارے

میں نماز پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز پڑھو بکریوں کے بارے میں اور تم نماز نہ پڑھو اونٹوں کے ہاندھنے کی جگہ میں۔

۳۳۱: روایت کی ہم سے ابو کریم نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں جابر بن سمرہ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبد اللہ بن مغفل ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابوصحیح کی ابوصاح سے بواسطہ ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث غریب ہے اور اسے اسرائیل نے ابوصحیح سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے موقوف روایت کیا ہے نہ کہ مرفوع اور ابوصحیح کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۳۳۲: روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے ابوالتیاح صبعیؒ سے انہوں نے انسؒ سے کہ نبی اکرم ﷺ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۵۵: باب سواری پر نماز پڑھنا

خواہ اس کا رخ جدھر بھی ہو

۳۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ اپنی

سواری پر مشرق کی جانب نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے اسی پر سب اہل علم کا عمل ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں اختلاف کا علم نہیں۔ یہی قول ہے علماء کا کہ نفل نماز سواری پر پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں خواہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

۲۵۶: باب سواری کی طرف نماز

پڑھنا

۳۳۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا فرمایا اپنی سواری کی طرف اور آپؐ اپنی سواری پر بھی نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی قول ہے کہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الکافی (۱) امام احمدؒ اور بعض اہل ظاہر اس حدیث کے ظاہر میں عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جمہور کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹی۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلیق منقطع ہو جاتا ہے یعنی خضوع ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) جب کسی شخص کو قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو تو اس کو کھڑی (سوچنا) کرنی چاہئے اگر نماز کے دوران صحیح سمت معلوم ہو جائے تو فوراً گھوم جائے اگر نماز کے بعد پتہ چلے تو اکثر فقہاء کے نزدیک نماز لوٹانا واجب نہیں ہے۔ (۳) فقہاء کرام نے یہ مسئلہ مستبط کیا ہے کہ نفی نماز جانور اور سواری پر مطلقاً ناجز ہے اس میں استقبال قبلہ بھی شرط نہیں ہے اور رکوع وسجود کی بھی ضرورت نہیں بلکہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کافی ہے یہی حکم پیہلوں والی سواری کا ہے البتہ فرائض میں تفصیل یہ ہے کہ اگر سواری ایسی ہے کہ جس میں استقبال قبلہ رکوع وسجود قیام ہو سکتے ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔

۲۵۷: باب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے

اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے

۳۳۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو نبی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجَنَّتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَحْفَظُ مِنَ الرُّكُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَغَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةٍ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَهَا.

۲۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ

إِلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۳: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلَاةِ إِلَى الْبَعِيرِ بَأْسًا أَنْ يَسْتَبْرَأَ بِهِ.

۲۵۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ

وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأَ وَابَا الْعِشَاءِ

۳۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الزُّهْرِيِّ

ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ، مسلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث السنن حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ کرامؓ میں سے جیسے ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عمرؓ ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے نزدیک کھانا پہلے کھالے اگرچہ جماعت نکل جائے۔ جارود کہتے ہیں میں نے کعب سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔

۳۳۶: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپؐ امام کی قرأت سن رہے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے عہدہ سے انہوں نے نافعؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۲۵۸: باب اوگھٹتے وقت نماز پڑھنا

۳۳۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اوگھٹنے لگے تو چاہیے کہ وہ (تھوڑی دیر) سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اوگھٹتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنے کی نیت کرے اور اپنے آپ کو

عَنْ أَنَسٍ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَضَرَ الْعِشَاءُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَقُولَانِ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ وَإِنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ إِذَا كَانَ الطَّعَامُ يُخَافُ فُسَادَهُ وَالَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ أَشْبَهَ بِالْإِتِّبَاعِ وَإِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَلْبُهُ مَشْغُولٌ بِسَبَبٍ شَيْءٍ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا نَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي أَنْفُسِنَا شَيْءٌ.

۳۳۶: وَرَوَى عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ قَالَ وَتَعَشَى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ نَاعِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۲۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّعَاسِ

۳۳۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعِبُهُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْكَلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ

يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبَ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ
گالیاں دینے لگے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابو ہریرہؓ
سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ
حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خَلَا هَذِهِ الْأَبْوَابَ: حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر
کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ احناف کے نزدیک کھانا پہلے کھانے کی علت یہ ہے کہ کھانا چھوڑ کر نماز میں
مشغول ہو جانے سے دل و دماغ کھانے کی طرف لگا رہے گا اور نماز میں خشوع پیدا نہ ہو سکے گا۔

۲۵۹: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا
۲۵۹: باب جو آدمی کسی کی ملاقات کے لئے جائے
وہ ان کی امامت نہ کرے

۳۳۸: حَدَّثَنَا هَذَا وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ نَاوِي كَيْفَ
عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ
الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ
بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مَضَلَّنَا يَتَحَدَّثُ وَخَصَرَتِ
الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقْدَمُ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمَ بَعْضُكُمْ
حَتَّى أَحَدِنَاكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَوْمُهُمْ
وَلْيَوْمُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ
مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أُذِنَ لَهُ فَلَا
بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ قَالَ إِسْحَاقُ بِحَدِيثِ مَالِكِ بْنِ
الْحُوَيْرِثِ وَهَذَا فِي أَنْ لَا يُصَلِّيَ أَحَدٌ بِصَاحِبِ
الْمَنْزِلِ وَإِنْ أُذِنَ لَهُ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ
وَكَذَلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّيَ بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ
إِذَا زَارَهُمْ يَقُولُ يُصَلِّيَ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

۳۳۸: بدیل بن میسرہ عقیلی، ابو عطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ
انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر
ہم رہے پاس آیا کرتے اور ہمیں اسی حدیث سناتے چنانچہ ایک
اور نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے ان سے کہا آپ نماز پڑھائیں
انہوں نے کہا تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تاکہ میں تمہیں
بتاؤں کہ میں کیوں امامت نہیں کر رہا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ
سے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے تو وہ ان کی
امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے۔
امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ
کرامؓ میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے یہ حضرات
کہتے ہیں کہ صاحب منزل امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض
اہل علم کے نزدیک اگر صاحب منزل اجازت دے دے تو
امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احناف کا بھی اسی حدیث
پر عمل ہے انہوں نے اس بارے میں سختی سے کام لیا وہ فرماتے
ہیں کہ صاحب منزل کی اجازت سے بھی نماز نہ پڑھائے اور اسی
طرح اگر ان کی مسجد میں ان کی ملاقات کے لئے جائے تو بھی
نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

۲۶۰: بَابُ مَا كَادَاكَ لَعَلَّ

۲۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

يُخَصُّ الْأَمَامُ نَفْسَهُ بِالِدْعَاءِ

اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے

۳۳۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکے اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی شخص کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور نماز میں قضاے حاجت (پاخانہ، پیشاب) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ اور یہ حدیث معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یزید بن شریح کی حدیث ابوی مؤذن کی ثوبان سے مروی حدیث سے سند کے اعتبار سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

۲۶۱: باب وہ امام جس کو مقتدی ناپسند کریں

۳۴۰: حضرت حسن، انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ اور وہ شخص جو "حی علی الفلاح" سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔ اس باب میں ابن عباس، طلحہ، عبد بن عمرو اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث انس صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث حسن نے رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام احمد نے محمد بن قاسم کے متعلق کلام کیا ہے

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمِعَ بَنِي عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ الْجَنْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِي أَنْ يَنْظُرَ فِي جُوفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمُ قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَقَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ نُسِيرٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيثُ يَزِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِي هَذَا أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَأَشْهَرُ .

۲۶۱: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ ذَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةً بَاتَتْ وَرَوْحَهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ لَا يَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى هَذَا عَنْ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

اور وہ انہیں ضعیف کہتے ہیں اور یہ حافظ نہیں ہیں۔ بل علم کے ایک گروہ کے نزدیک مقتدیوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی امامت کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر امام ظالم نہ ہو تو گنہ اسی پر ہوگا جو اس کی امامت کو ناپسند کرے گا۔ امام احمد اور احقر اسی مسئلے میں کہتے ہیں کہ اگر ایک یا دو یا تین آدمی نہ چاہتے ہوں تو امامت کرنے میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ اکثریت اس کو ناپسند کرے۔

۳۴۱: روایت کی ہم سے ہند نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے حلال بن یسف سے انہوں نے زید بن ابوجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے۔ عمرو نے کہا کہ کہہ جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں کے لئے ہے۔ اس عورت کے لئے جو شوہر کی نافرمانی کرے اور وہ امام جو مقتدیوں کے ناراض ہونے کے باوجود امامت کرے۔ جریر منصور کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے امام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد ظالم امام ہے پس اگر وہ سنت پر قائم ہو تو مقتدی گنہ گار ہوں گے یعنی جو اس سے بیزار ہوں گے۔

۳۴۲: حضرت ابو غائب، ابو امامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھگاہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جس کے مقتدی اس کو ناپسند کرتے ہوں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابو غائب کا نام بخود ہے۔

۲۶۲: باب اگر امام بیٹھ کر

نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو

۳۴۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گرے اور آپ ﷺ کو چوٹ آگئی تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر

تَكُنْ فِيهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَضَعْفَةُ وَلَيْسَ بِالْحَافِظِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُؤْمَ الرَّجُلُ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ فَإِذَا كَانَ الْإِمَامُ غَيْرَ ظَالِمٍ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ فِي هَذَا إِذَا كَرِهَ وَاحِدٌ أَوْ ثَنَانٌ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ حَتَّى يَكْرِهَهُ أَكْثَرُ الْقَوْمِ.

۲۴۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ كَانَ يَقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَإِمَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ مَنْصُورٌ فَسَأَلْنَا عَنْ أَمْرِ الْإِمَامِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّمَا عَنِ بَهَذَا الْإِثْمَةِ الظَّلْمَةِ فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ السُّنَّةَ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ.

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَوَتُهُمْ إِذَا أَنَّهُمُ الْعَبْدُ الْأَبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَإِمَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ خَزَوْزَ.

۲۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ

قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا

۳۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَمُحِشَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ

آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لیے ہے یا فرمایا بے شک امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے ان میں سے جابر بن عبد اللہ، اسید بن خضیر اور ابو ہریرہؓ بھی ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر امام بیٹھ کر (نماز) پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر (نماز) پڑھیں، اگلی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۶۳: باب اسی سے متعلق

۳۴۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے آپؐ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے

أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى فَأَعِزُّوا فَفَعَلُوا فَقَوْلُوا أَجْمَعُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجَعَلَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَسِيدُ بْنُ خُضَيْرٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُّ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا قِيَامًا فَإِنْ صَلَّى فَقَوْلًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ .

۲۶۳: بَابٌ مِنْهُ

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبْلَانَ نَاسِبًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَأَعَادَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَرَوَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَصَلَّى إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَأْتُمُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَأَعَادَ وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ

پچھے نماز پڑھی بیٹھ کر۔

٣٣٥: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا
شِبَابَةَ بْنَ سَوَّارٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ حَلَفَ أَبِي بَكْرٍ
قَاعِدًا فِي الثُّوبِ مُتَوَشِّحًا بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ
عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ أَصَحُّ .

۳۴۵: ہم سے روایت کی یہ حدیث عبد اللہ بن ابوزید نے ان سے
 شباب بن سوار نے ان سے محمد بن طحی نے ان سے حمید نے ان سے
 ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض
 وفات میں ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر ایک ہی کپڑے میں لپیٹے ہوئے
 نماز پڑھی۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں
 نے انسؓ سے اور روایت کیا اس حدیث کو کئی لوگوں نے حمید سے
 انہوں نے انسؓ سے اور اس حدیث میں ثابت کا ذکر نہیں کیا۔ اور
 جس راوی نے سند میں ثابت کا ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصہ الاولیاء اب: (۱) اس حدیث کے مفہوم کا تفسیر کے لئے علماء نے بہت سی توجیہات کی ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ امام کو چاہئے کہ ان مقامات پر دعائے نہ کریں جہاں مقتدی دعائیں کرتے مثلاً رکوع سجدہ میں قوم، جلسہ کہ ان مواقع پر عوام دعائیں کی جاتی اگر امام دعائے کرے گا تو دعائیں تنہا ہوگا۔ (۲) امام، لکھ حدیث باب کے واقعہ کو منسوخ مانتے ہیں کیونکہ ایک مرسل روایت میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی آدمی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کے نزدیک امام بیٹھ ہو اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز درست ہے۔

٢٦٢ : بَابُ مَا جَاءَ فِيهِ الْإِمَامُ يَنْهَضُ

۲۶۴: باب دور کعتوں کے بعد امام کا بھول

فِي الرُّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

کرکھڑے ہو جانا

٣٣٦: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ بْنُ أَبِي
 لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنُ شُعْبَةَ
 فَتَهَضَّ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمَ وَسَبَّحَ بِهِمْ
 فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ الشَّهْرِ
 وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ بِثَلَاثَةِ لَيْلٍ وَفِي
 الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 بُحَيَّةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ
 قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ
 تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ قَبْلِ
 حَفِظِهِ قَالَ أَحْمَدُ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۳۴۶: شعی سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک مرتبہ ہمدانی امامت کی اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے چنانچہ لوگوں نے ان سے تسبیح کہی اور انہوں نے تسبیح کہی لوگوں سے۔ جب نماز پوری ہوئی تو سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، سعدؓ اور عبداللہ بن عسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ کی ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث انہی سے کئی طریق سے مروی ہے اور بعض لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ امام احمدؒ ان کی حدیث کو حجت نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں لیکن میں ان سے روایت اس

لئے نہیں کرتا کہ وہ صحیح اور ضعیف میں پہچان نہیں رکھتے۔ ان کے علاوہ بھی جو اس طرح کاراوی ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا یہ حدیث کئی طرق سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ بن شہیل سے انہوں نے قیس بن ابوحازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر بن عبد اللہ بن سہید کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے (تشہد سے پہلے) تو نماز پوری کرے اور جہدہ سہو کرے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد جہدہ سہو کرے۔ جو حضرات سلام پھیرنے سے پہلے جہدہ سہو کرنے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے اس حدیث کو زہری نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبد الرحمن اعرجی سے اور انہوں نے عبد اللہ بن محسین سے روایت کیا ہے۔

۳۳۷: روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا کہ ہمیں نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہ نے جب وہ دو رکعت پڑھ چکے تو بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو جہدے کئے سہو کے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مغیرہ بن شعبہ ہی سے کئی طرق سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے۔

۲۶۵: باب قعدہ اولیٰ

کی مقدار

۳۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ صَدُوقٌ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ لَأَنَّهُ لَا يُذَرِّي صَحِيحَ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ وَكُلُّ مَنْ تَكَانَ مِثْلَ هَذَا فَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شَهِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ الْحَكْفِيِّ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَّهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مَضَى فِي صَلَاتِهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُمَا مَنْ رَأَى قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ رَأَى قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَحَدِيثُهُ أَصَحُّ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ .

۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَخَّ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا قَرَأَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ الشُّهُوَ وَسَلَّمْ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ

فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ

إِشَارَةً وَكَلَامًا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّ قِصَّةَ حَدِيثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيثِ بِلَالٍ وَإِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوَى عَنْهُمَا فَاحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلال دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمر ان دونوں سے روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے ابن عمر نے ان دونوں سے سنا ہو۔

خَلَاَصَاتُ الْبَابِ: اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا جائز نہیں البتہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا امام شافعی کے نزدیک مستحب ہے۔ امام مالک، امام احمد بن حنبل کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن کراہت کے ساتھ۔ اس لئے کہ عبداللہ بن مسعود کا واقعہ اس ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۶۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

۲۶۷: باب مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تصفیق

۳۵۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي سَبَّحَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ۔

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو اسے مطلع کرنے کے لیے)۔ اس باب میں حضرت علی، سہیل بن سعد، جابر، ابوسعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ ”سبحان اللہ“ کہتے۔ امام ابویسی ترمذی نے فرمایا کہ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّغَاوُبِ فِي الصَّلَاةِ

۲۶۸: باب نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّغَاوُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جمائی لینا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے پس اگر تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند کر کے روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں ابوسعید خدری اور عدی بن ثابت کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک

۱۔ تسبیح کا مطلب ہے سبحان اللہ کہنا (ترجم) ۲۔ تصفیق کا مطلب ہے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ کی پشت پر راجا کرے۔

جماعت نے نماز میں جمائی سینے کو مڑوہ رہا ہے۔ برہمہ کہتے ہیں میں کنگھار کے ذریعے جمائی کو مڑ دیتے ہوں۔

۲۶۹: باب بیٹھ کر نماز پڑھنے کا

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے ۳۵۳: حضرت عمر بن حصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمروؓ، انسؓ و سائبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام بوہسی ترمذی فرماتے ہیں کہ عمر بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۴: اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی سند کے ساتھ لیکن وہ اس میں کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے فرمایا میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں۔ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر نہ پڑھے سب سے تو بیٹھ کر۔ اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھے تو لیٹ کر۔ اس حدیث کو ہناد، وکیع سے وہ ابراہیم بن طہمان سے درودہ معمر سے سی اسناد سے نقل کرتے ہیں۔ امام بوہسی ترمذی فرماتے ہیں ہم کسی در کو نہیں جانتے کہ اس نے حسین بن معمر سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مثل روایت کی ہو۔ بواسطہ اور کئی روای حسین بن معمر سے عیسیٰ بن یونس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نمازوں کے بارے میں ہے۔

۳۵۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشر نے انہوں نے بوہسی سے انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسن سے کہ حسن نے کہا توں نے زچہ پٹھڑے ہو کر پڑھے چاہے

صحیح وقد كره قوم من أهل العلم التناوب في الصلوة قال إبراهيم بن أبي لارذ التناوب بالتصحح .

۲۶۹: باب ما جاء أن صلوة القاعد على

النصف من صلوة القائم

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ الْفَضْلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَهُوَ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا نَائِمًا فَهُوَ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَسَبِ السَّانِبِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۵۴: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهِذَا الْأَسَادِ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ فَقَالَ مَنْ قَامًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فِقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا قَالَ نَوَكَيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ بِهِذَا الْأَسَادِ قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ سِوَا رِوَايَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ سِوَا رِوَايَةِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ الطَّوْعِ

۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدْرٍ عَنْ أَبِي عَدَى عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ صَلَّى صَلَاةَ الطَّوْعِ قَائِمًا وَحَالًا

بیٹھ کر یا چپے بیٹھ کر۔ اور مریض کی جو بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر وہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ کر پاؤں قبہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے۔ اس حدیث کے متعلق سفیان ثوری کہتے ہیں کہ جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے یہ تندرست شخص کے لئے ہے اور جو معذور ہو یا مریض ہو تو اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ملے گا اور بعض احادیث کا مضمون سفیان ثوری کے اس قول کے مطابق ہے۔

۲۷۰: باب نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۳۵۶ حضرت حفصہ (م المؤمنین) فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے اور اس میں جب کوئی سورت پڑھتے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ طویل سے طویل ہوتی جاتی۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے پھر رکوع کرتے اور دوسری رعت میں بھی سی طرح کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام احمد اور اسحق فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان

وَمُضْطَجِعًا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّيُ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيُ مُسْتَلْقًا عَلَى قَعْدِهِ وَرَحَلَاهُ إِلَى الْقَعْدَةِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ صَلَّى جَالِسًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هَذَا لِلصَّحِيحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهُ عَذْرٌ فَإِنَّمَا مَنْ كَانَ لَهُ عَذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى حَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۲۷۰: بَابُ فِي مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۲۵۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ الشَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُجُودِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ فِي سُجُودِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرْتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَالنَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا انْقَضَى مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَتْهُ رَكْعَةً ثُمَّ صَعَّ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ هُوَ قَامَتْ رَكْعَةٌ وَسَجَدَ هُوَ قَامَتْ وَإِذَا قَرَأَ هُوَ قَاعِدَ رَكْعَةٍ وَسَجَدَ هُوَ قَاعِدَ قَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كَلَا الْحَدِيثَيْنِ كَأَنَّهُمَا رَأْيَا كَلَا الْحَدِيثَيْنِ

پر عمل ہے۔

صَحِيحًا مَعْمُولًا بِهِمَا

۳۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے پس قرأت بھی بیٹھ کر کرتے اور جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع و سجود کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعٌ نَامَا لَكَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَةٍ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۵۸: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا آپؐ کافی رات کھڑے ہو کر اور کافی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اگر کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ أَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۷۱: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

۳۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جب نماز کے دوران میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خوف سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت قتادہؓ، ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۲۷۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَا سَمْعُ بُكَاءِ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ

۳۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاصِرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا سَمْعُ بُكَاءِ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ وَلِي الْبَابُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۷۲: باب جوان عورت کی

۲۷۲: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ

نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

۳۶۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاقِصَةُ عَنْ حَمَامِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

عنه سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ سے روایت ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے نماز جائز نہیں ہوگی یہ امام شافعیؒ کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کھلے رہ جائیں تو اس صورت میں نماز ہو جائیگی۔

۲۷۳: باب نماز میں

سدل مکروہ ہے

۳۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابو حنیفہؒ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم عطاء کی ابو ہریرہؓ سے مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ غسل بن سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا نماز میں سدل کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے اور بعض علماء سدل کو اس صورت میں مکروہ کہتے ہیں کہ جسم پر ایک ہی کپڑا ہو لیکن اگر کرتے یا قمیض پر سدل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام احمدؒ کا قول ہے ابن مبارکؒ کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

۲۷۴: باب نماز میں

کنکریاں پٹانا مکروہ ہے

۳۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے

تَقْبُلُ صَلَاةَ الْحَائِضِ الْإِبْحَمَارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَذْرَكَتْ فَصَلَّتْ وَشَيْءٌ مِنْ شَعْرِهَا مَكْشُوفٌ لَا تَجُوزُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ وَشَيْءٌ مِنْ جَسَدِهَا مَكْشُوفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ قِيلَ إِنْ كَانَ ظَهَرُ قَدَمَيْهَا مَكْشُوفًا فَصَلَّاتُهَا جَائِزَةٌ.

۲۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ سَفْيَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ سَفْيَانَ وَقَدْ اُخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالُوا هَكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاجِدَ فَاثِمًا إِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ.

۲۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ

الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

۳۶۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سَفْيَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي

لئے کھڑے ہو تو کنگریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳: حضرت معقیب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنگریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالو۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی بن ابوطالب، حذیفہ، جابر بن عبد اللہ اور معقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی فرماتے ہیں حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنگریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کنگریاں ہٹانے کی اجازت دی ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۷۵: باب نماز میں

پھونکیں مارنا مکروہ ہے

۳۶۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑے کو جسے ہم قلاح کہتے تھے دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے قلاح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دے۔ احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ عبد نماز میں پھونکنے کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں کہ ہم اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو یوسفی ترمذی کہتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو ابو حمزہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ وہ لڑکا ہمارا مولیٰ تھا اس کو رباح کہتے تھے۔

۳۶۵: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبیؒ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابو حمزہ سے اسی اسناد سے اسی کی مثل روایت و کہ یہ لڑکا ہمارا غلام تھا اے

ذر عس النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الى الصلوة فلا یمسح الخصى فان الرحمة نواحيہ

۲۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ نَسْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعْقِبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْخَصْيِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بَدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَذِيفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَمُعْقِبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بَدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً كَأَنَّهُ رَوَى عَنْهُ رُحَصَةً فِي الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعْبَادُ بْنُ الْقَزَامِ نَا مَيْمُونُ أَبُو حَمْزَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرَبُّ وَجْهَكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ كَرِهَ عَبَّادُ بْنُ السَّفْعِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَبِهِ نَاخِدُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ مَوْلَى لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ.

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ

ربح کہا جاتا تھا۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ کی سند قوی نہیں بعض علماء میمون ابو ہریرہؓ کو ضعیف کہتے ہیں۔ نماز میں پھونکیں مارنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک اگر کوئی نماز میں پھونک دے تو وہ پارہ نماز پڑھے یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز سد نہیں ہوتی یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

۲۷۶: باب نماز میں

کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں احتضار مکروہ ہے اور احتضار کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھے۔ بعض علماء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔ روایت کیا گیا ہے کہ امیس (شیطان) جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۲۷۷: باب بال باندھ

کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۶۷: سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ابورافع سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس سے گزرے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور (بالوں کا) جوڑا گدی پر باندھا ہوا تھا۔ ابورافع نے اسے کھول دیا اس پر حسنؓ نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس باب میں ام سلمہؓ اور عبد اللہ بن

ام سلمہؓ اسنادہ لیس بذاک ومیمون ابو حمزہ قد ضعفت بعض اہل العلم واختلف اہل العلم فی النفع فی الصلوة فقال بعضهم ان نفع فی الصلوة استقبل الصلوة وهو قول سفیان الثوری وأهل الكوفة وقال بعضهم یکرہ النفع فی الصلوة وان نفع فی صلواتہ لم تفسد صلواتہ وهو قول أحمد وإسحق.

۲۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ

الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِي الصَّلَاةِ وَالْاِخْتِصَارُ هُوَ أَنْ يُضَعَّ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَيُرْوَى أَنَّ إِبْلِيسَ إِذَا مَشَى يَمْشِي مُخْتَصِرًا.

۲۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاعِبُ الدُّرَاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ غَقَصَ صَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُعْضَبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَقْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

عباس سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث بورافع رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ نماز میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔ عمران بن موسیٰ قریشی مکی ہیں اور ابوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۲۷۸: باب نماز میں خشوع

۳۶۸: حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ خشوع، عاجزی، سکون اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے راوی کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اپنے رب کی طرف کہ ان کا اندرونی حصہ اپنے منہ کی طرف رہے اور پھر کہنا اے رب اے رب۔ اور جس نے یہ نہ کیا وہ ایسا ہے یہاں ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابن مبارک کے علاوہ دوسرے راوی اس حدیث میں یہ کہتے ہیں ”مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ خَدَّاجٌ“ جو اس طرح نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا ہے کہ شعبہ نے یہ حدیث عبید بن جریج سے روایت کرتے ہوئے کئی جگہ غلطی کی ہے اور کہا روایت ہے انس بن ابی انس سے اور وہ عمران بن ابی انس ہیں دوسرا کہا روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے اور وہ دراصل عبد اللہ بن نافع بن العقیاء ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔ تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن حارث سے وہ مطب سے وہ نبی ﷺ سے اور دراصل روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبد المطب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ حدیث لیث بن سعد، شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۹: باب نماز میں

پہنچے میں پیچہ ڈالنا مکروہ ہے

۳۶۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّحْلُ وَهُوَ مَقْفُوضٌ شَعْرَةُ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى هُوَ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ وَهُوَ أَخُو أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى

۲۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۸: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِدُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَائِكُ بْنُ سَعْدٍ نَاعِدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ بْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَتْنِي مَتْنِي تَشَهُدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكُنُ وَتَقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفَّعَهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَطْوِيَهُمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَدَّاجٌ كَذَّاءٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْمُبَارَكِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ خَدَّاجٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ فَأَخْطَأَ فِي مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ بْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ

بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ کعب بن عجرہؓ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان سے سیٹ کی حدیث کی مثل نقل کیا ہے اور شریک، محمد بن عجلان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۸۰: باب نماز میں دیر تک قیام کرنا

۳۷۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کبھی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا بے قیام والی نماز (جس نماز میں قیام لمبا ہو) اس باب میں عبداللہ بن حبشیؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے۔

۲۸۱: باب رکوع اور سجدہ کی کثرت

۳۷۱: معدان بن طلحہ یحمریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے بخشے اور جنت میں داخل فرمائے۔ حضرت ثوبانؓ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”سجدہ لازم پکڑو“ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ”جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹ دیتا ہے۔ معدانؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابو داؤد سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبانؓ سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ”سجدہ لازم پکڑو“ اور پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی ارشاد سنایا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ غَامِذَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَوةٍ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَوَى شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ شَرِيكَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

۲۸۰: بَاب مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طَوَّلُ الْقُنُوتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۲۸۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَدَّانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي اللَّهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ غَيًّا مَبِائِثُ الثَّمَتِ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ مُعَدَّانُ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

جو حضرت ثوبانؓ نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابی فاطمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبانؓ اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کثرت تھو کے بارے میں حسن صحیح ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع و سجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبلؓ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع و سجود افضل ہیں سوائے اس کے کہ کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (احق) کے نزدیک اس میں رکوع و سجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع و سجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام احقؒ نے یہ بات اس لئے کہی کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اسی طرح بین کی گئی کہ آپؐ رات کو لمبا قیام فرماتے لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپؐ سے کچھ منقول نہیں۔

۲۸۲: باب سانپ اور بچھو کو نماز

میں مارنا

۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور احقؒ کا بھی یہی قول ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ ہے۔ ابراہیمؒ نے فرمایا نماز

صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عندی بسحذ اللہ سخذة الا رفعہ اللہ بها درحۃ و حطۃ عنہا حطیۃ و فی الباب عن ابی ہریرۃ و ابی فاطمۃ قال ابو عیسیٰ حدیث تواس و ابی الذر داء فی کثرۃ الرکوع و السجود حدیث حسن صحیح و قد اختلف اهل العلم فی هذا فقال بعضهم طول القيام فی الصلوة افضل من کثرة الرکوع و السجود و قال بعضهم کثرة الرکوع و السجود افضل من طول القيام و قال احمد بن حنبل قدر وی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی هذا حدیثان و لم یفص فیہ بشیء و قال اسحق اما بالنهار فکثرة الرکوع و السجود و اما باللیل فطول القيام الا ان یکون رجلا جزء باللیل یأتی علیہ فکثرة الرکوع و السجود فی هذا احق الی لانه یأتی علی جزئه و قد ربح کثرة الرکوع و السجود قال ابو عیسیٰ انما قال اسحق هذا لانه کذا و وصف صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل و وصف طول القيام و اما بالنهار فلم یوصف من صلواته من طول القيام ما وصف باللیل.

۲۸۲: باب ما جاء فی قتل الاسودین

فی الصلوة

۳۷۲: حدثنا علی بن حجرنا اسمعیل بن علی عن علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن ضمضم بن حوس عن ابی ہریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الاسودین فی الصلوة الحیۃ و العقر و فی الباب عن ابن عباس و ابی رافع قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح و العمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرہم و بہ یقول احمد و اسحق و کثرۃ

میں شغل ہے (یعنی ایسی مشغولیت ہے کہ کوئی اور کام کرنا منع ہے) لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۳: باب سلام سے پہلے سجدہ

سہو کرنا

۳۷۳: حضرت عبداللہ بن تحسینہ (سدی) (حلیف بنی عبدالمطلب)) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں تشہد اول کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کئے اور یہ سجدے قعدہ اولی کے بدلے میں تھے جسے آپ ﷺ بھول گئے تھے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن عوف سے بھی روایت ہیں۔

۳۷۴: محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور سائب القاری سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں ابن بحینہ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم دوسری احادیث کے لئے ناسخ کا درجہ رکھتا ہے۔ اور مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا آخری فعل یہی تھا۔ امام احمد اور اسحاق کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کے تشہد پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا یعنی ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق اور عبداللہ بن بحینہ و عبداللہ بن مالک بن بحینہ ہیں۔ مالک ان کے والد اور تحسینہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں مجھے اسحاق بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائے یہ سلام سے پہلے۔ بعض کہ علم کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوری اور ابن کوفی

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَتَلَ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشَغْلًا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

۲۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي

السَّهْوُ قَبْلَ السَّلَامِ

۳۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا آتَمَّ صُنُوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ دَاوُدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرَى سُجُودَ السَّهْوِ كَمَلَّةٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُولُ هَذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَيَذْكُرُونَ أَجْرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى هَذَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكُ أَبِيهِ وَبُحَيْنَةُ أُمُّ هَكَذَا أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ مَتَى يَسْجُدُ هُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَرَأَى

کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سجدہ سہو سہم پھرنے سے پہلے ہے اور یہ کثر فقہائے حنفیہ کا قول ہے جیسے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سہم کے بعد اور کمی ہو تو سہم سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے یہ مالک بن انس کا قول ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں جس صورت میں جس طرح نبی ﷺ سے سجدہ سہو مروی ہے اسی صورت سے کیا جائے۔ ان کے نزدیک اگر دو رکعتوں کے بعد تشهد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو ابن ماجہ کی حدیث کے مطابق سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے اور اگر ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیا ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے (یعنی نماز پوری کر کے) پس جو جس طرح نبی ﷺ سے مروی ہے اسی پر عمل کیا جائے ورنہ اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے جس میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں تو ہمیشہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے۔ حق بھی امام احمد کے قول ہی کے قائل ہیں لہذا آپ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

۲۸۴: باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ

سہو کرنا

۳۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم

بعضہم ان یسجدہما بعد السلام وهو قول سفیان الثوری وأهل الکوفة وقال بعضہم یسجدہما قبل السلام وهو قول اکثر الفقہاء من أهل المَدینة مثل یحییٰ بن سعید و ربیعہ وغیرہما وبہ یقول الشافعی وقال بعضہم إذا كانت زیادة فی الصلوة بعد السلام وإذا كان نقصاناً فقبل السلام وهو قول مالک بن انس وقال أحمد ما روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدة الشہو فیستعمل کل علی جہتہ یری إذا قام فی الركعتین علی حدیث ابن ماجہ فإنه یسجدہما قبل السلام وإذا صلی الظہر خمساً فإنه یسجدہما بعد السلام وإذا سلم فی الركعتین من الظہر والعصر فإنه یسجدہما بعد السلام وكل یتستعمل علی جہتہ وكل شہو لیس فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فإن سجدة الشہو فیہ قبل السلام وقال إسحق نحو قول أحمد فی هذا کلمہ إلا أنه قال کل شہو لیس فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فإن كانت زیادة فی الصلوة یسجدہما بعد السلام وإن كان نقصاناً یسجدہما قبل السلام.

۲۸۴: باب ما جاء فی سجدة الشہو

بعد السلام والكلام

۳۷۵: حدثنا إسحق بن منصور نا عبد الرحمن بن مہدی نا شعبة عن الحکم عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ اس مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر خمساً فقیل لہ ارید فی الصلوة ام سبب فسجد سجدتین بعد ما سلم قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح

۳۷۶: حدثنا ہناد ومحمود بن عیلا قال ما انا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کے دو سجدے کئے۔ اس باب میں معاویہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دونوں سجدے کئے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو ایوب اور کئی راویوں نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز چار ہے بشرطیکہ سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ میں اور چوتھی رکعت میں تشہد (التحیات) کی مقدار میں بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی، سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۵: باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا

۳۷۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں بھول گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن سیرین، ابو مہلب سے (جو ابوقلد بہ کے چچا ہیں) دوسری حدیث روایت کرتے ہیں۔ محمد نے یہ حدیث خالد ہذا سے انہوں نے ابوقلد بہ سے اور انہوں نے ابو مہلب سے روایت کی ہے ابو مہلب کا نام عبد الرحمن بن عمروؓ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام معاویہ بن عمروؓ ہے۔ عبد الوہاب ثقفی، ہشیم اور کئی راوی خالد ہذا سے اور وہ ابوقلد بہ سے یہ حدیث طویل روایت کرتے ہیں۔

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ خُسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ هُمَا بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو بَرٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَسَجْدَتَا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مَقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۲۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهُّدْتُمْ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ أَبِي قِلَابَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ وَيُقَالُ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَرَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

یہ حدیث عمر بن حصین کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیریا تو ایک شخص جسے حریق کہتے ہیں کھڑا ہوا۔ آخر تک۔ اہل حرم کا سجدہ سہو کے تشہد میں اختلاف ہے بعض اہل حرم کے نزدیک تشہد پڑھے ورسلام پھیرے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں (یعنی سجدہ سہو میں) تشہد ورسلام نہیں ہے اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے تو تشہد نہ پڑھے یہ امام احمد وراحتی کا قول ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

وَهُشِيْمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِطَوِيلِهِ وَهُوَ حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُرْبَاقُ وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشْهِيدِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيهِمَا تَشَهُدٌ وَتَسْلِيمٌ وَإِذَا سَجَدَ هُمَا قَبْلَ التَّسْلِيمِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَا إِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ.

خلاصہ لایق اب: نبی کریم ﷺ سے سلام سے پہلے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ثابت ہے۔ امام ابو حنیفہ نے سلام کے بعد والی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا افضل ہے۔ سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے یہی جمہور کا مذہب ہے

۲۸۶: باب جسے نماز

میں کمی یا زیادتی کا شک ہو

۳۷۹: یحییٰ بن ابی کثیر، عیاض بن حلال سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے نے ابوسعیدؓ سے کہا کہ ہم میں کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو کیا کرے؟ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اسی نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوسعید حسن ہے۔ اور یہ حدیث ابوسعیدؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی ایک اور دو (رکعت) میں شک میں پڑ جائے تو انہیں ایک سمجھے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو سمجھے اور اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے اصحاب اسی پر عمل

۲۸۶: بَابُ فِيمَنْ يَشْكُ فِي

الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ نَاهِشَامَ بْنَ الدُّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حَلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدُنَا يُصَلِّيُ فَلَا يَذَرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثَّانِيَةِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الْآثِنِينَ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدْ فِي ذَلِكَ

کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تو دوبارہ نماز پڑھے۔

سَجَدْتَنِي قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا شَكَّ فِي صَلَوَتِهِ فَلَمْ يَدْرِكْ صَلَّى فَلْيَعِدْ

۳۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ (نماز) نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ایسی صورت پائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِقِ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيُلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۸۱: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک تو وہ ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین (رکعتوں) میں شک ہو تو دو شمار کرے پھر اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین شمار کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبد الرحمن بن عوفؓ ہی سے اس کے علاوہ بھی کئی اسناد سے مروی ہے اسے زہریؓ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَفْمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا نَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَنْ عَلَى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَنْ عَلَى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَنْ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۸۷: باب ظہر وعصر میں

دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے آپ ﷺ سے عرض کیا نماز کم ہوگئی یا آپ ﷺ بھول گئے یا رسول اللہ ﷺ؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟ لوگوں (صحابہ)

۲۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي

الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۳۸۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَامَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ السُّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ

نے عرض کیا جی ہاں۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سجدہ پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے جیسے کہ وہ سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے طویل بھی تکبیر کہی اور اٹھے اور اس کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا کرتے تھے یا اس سے طویل کیا۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، بن عمرؓ اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اگر کلام کر لیا بھول کر یا جہالت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے تو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی ان کا کہنا ہے کہ حدیث باب نماز میں کلام کی ممانعت سے پہلے کی ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اس حدیث سے اصح ہے جس میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر روزہ دار کچھ بھول کر کھالی سے تو قضا نہ کرے کیونکہ یہ تو اللہ کا اس کو عطا کردہ رزق ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات روزہ دار کے عہد اور بھول کر کھانے میں تفریق کرتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے امام احمدؒ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث باب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اس گمان کے ساتھ بات کی کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں ہوئی تو نماز کو مکمل کرے اور جو مقتدی یہ جانتے ہوئے بات کرے کہ اس کی نماز نامکمل ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ان کا استدلال اس سے ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ پس ذوالیدین کا بات کرنا اس لئے تھا کہ ان کے خیال میں نماز نامکمل ہو چکی تھی لیکن اس موقع پر ایسا نہیں تھا۔ کسی کے لئے اب جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی صورت میں بات کرے کیونکہ فرائض میں کمی بیشی کا سول ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امام احمدؒ کا کلام بھی اسی کے مشابہ ہے۔ تحقیق کا قول بھی امام احمدؒ کی طرح ہے۔

أَفْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى التَّيْنِ أَحْرَبَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا تَكَلَّمْتَ فِي الصَّلَاةِ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَوْ مَا كَانَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَاعْتَلَّوْا بِأَنَّ هَذَا الْحَدِيثُ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَأَى هَذَا حَدِيثًا صَحِيحًا فَقَالَ بِهِ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ نَاسِيًا فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي وَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوا هَؤُلَاءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِي أَكْلِ الصَّائِمِ لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَكَلَّمَ الْإِمَامُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ اكْتَمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يُكْمِلْهَا يَتِمُّ صَلَاتُهُ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلَاةِ فَلَعَلَّهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتِجَّ بِأَنَّ الْفَرَاتِضَ كَانَتْ تَزَادُ وَتُنْقُصُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ وَهُوَ عَنِ يَقِينٍ مِنْ صَلَاتِهِ أَنَّهُ تَامَتْ وَلَيْسَ هَكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى مَعْنَى مَا تَكَلَّمُ ذُو الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقُصُ قَالَ أَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْكَلَامِ وَقَالَ اسْحَقُ نَحْوُ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا الْبَابِ .

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ: رَكَعَتَيْنِ كَيْ تَعْدُ فِي شَكٍّ هَوْنَةً صَوْرَتِ فِيهِ هَامُ أَبُو حَنِيفَةَ كَيْ تَزِيدُ تَفْصِيلَ

ہے کہ اگر نمازی کو پہلی بار شک ہوا ہے تو اعادہ صلوٰۃ (لوٹنا) واجب ہے اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو غور و فکر کرے۔ اہل ف غالب گمان ہو جائے اس پر عمل کرے اگر کسی جانب غالب گمان نہ ہو تو بناء علی الاقل کرے اور آخر میں سجدہ سھو کرے۔ امام ابو حنیفہؒ نے تمام احادیث پر عمل کیا ہے (۱) اس پر اجماع ہے کہ نماز کے دوران کلام اگر جان بوجھ کر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر بھولے سے ہو تب بھی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذوالیدین صحابی کے کلام کا واقعہ منسوخ ہے قرآنی آیت سے اور کئی احادیث مہار کہ سے۔

۲۸۸: باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا

۳۸۳: حضرت سعید بن یزید ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ، عبد اللہ بن ابی حنیفہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، عمرو بن حریثؓ، شداد بن اوسؓ، اوس ثقفیؓ، ابو ہریرہؓ اور عطاء (بنو شیبہ کے ایک شخص) سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَأَوْسِ الثَّقَفِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَطَاءِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

(ن) کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین ایسی ہے کہ اس میں روڑے وغیرہ ہوتے ہیں اگر ایک جگہ کچھ چیز لگ گئی تو دوسری جگہ وہ رگڑ یا چلنے سے صاف ہو جاتی ہے افغانستان وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے بخلاف برصغیر کے اکثر حصے کے کہ یہاں ایسا نہیں ہے۔

۲۸۹: باب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

۳۸۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور خفاف بن ایماء بن رخصہ غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ و تابعینؓ فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد اور اسحقؒ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے۔

۲۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنْسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخَفَّافِ بْنِ أَيْمَاءَ بْنِ رَحْصَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ هُمْ الْقُنُوتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

وقال احمد واسحق لا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا عِنْدَ سَارَةِ تَرَى بِالْمُسْلِمِينَ فَاذَا نَزَلَتْ نَارُ لَيْلٍ فَلَيْلًا مِمَّا انْ يَدْعُو لَخِيْزِ الْمُسْلِمِينَ .

البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے۔ (اس صورت میں دعا قنوت پڑھے اور دعا کرے)

۲۹۰: بَابُ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

۲۹۰: باب قنوت کو ترک کرنا

۳۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ مَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي يَابُتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ هَهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْنُ مِنْ خُمْسِ سِينٍ كَالْوَا يَفْتَنُونَ قَالَ اَيُّ بَنِي مُحَمَّدٍ .

۳۸۵: ابومالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر فاروق، عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال تک آپ نماز پڑھتے رہے۔ کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہی چیز نگلی ہے (بدعت ہے)

۳۸۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْنُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ قُنْتُ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَاِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ أَنْ لَا يَقْنُتْ وَلَمْ يَرَأِ ابْنَ الْمُبَارَكِ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى أَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ بْنُ أَشِيمٍ .

۳۸۶: ہم سے روایت کی صالح بن عبد اللہ نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے (اسی سند کے ساتھ) اس کے ہم معنی حدیث۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور اگر صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے تب بھی اچھا ہے البتہ انہوں نے قنوت نہ پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک فجر میں قنوت نہیں ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

خُلاصَةُ الْأَشْيَاءِ:

امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت مسنون نہیں ہے البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگی تو اس زمانہ میں قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے۔

۲۹۱: بَابُ جَوْحِشِكُمْ نَمَازٍ مِیں

۳۸۷: حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز کے دوران چھینک آگئی تو میں نے کہا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ...“ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت پاکیزہ تعریف اور بابرکت تعریف اس کے اندر اور اوپر جیسے ہمارے رب چاہتا ہے اور پسند

۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطُسُ فِي الصَّلَاةِ ۳۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعَةَ عَنْ اَبِي يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ الرَّزْقِيِّ عَنْ عَمِّ اَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيرًا ضِيَا مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا

کرتا ہے پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ نے دوبارہ پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی؟ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا؟ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا نماز میں کس نے بات کی تھی؟ تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ (رفاعہ کہتے ہیں) میں نے کہا ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ.....“ پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انسؓ، وائل بن حجرؓ اور عامر بن ربیعہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ کئی تابعینؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے تو اپنے دل میں الحمد للہ کہے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۹۲: باب نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۸۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوتے تو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ساتھ بات کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِعِينَ“ (ترجمہ۔ اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے تو اسے نماز دوبارہ

يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ بْنُ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضَعَّةٍ وَفَلَّاتُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَضَعُهَا فِي النَّبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ رِفَاعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ فِي التَّطَوُّعِ لِأَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِنَّمَا يَحْمَدُ اللَّهُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُسَمِعُوا بِكَثَرٍ مِنْ ذَلِكَ .

۲۹۲: بَابُ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مَنَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِعِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي النَّبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ غَايِمًا فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَا سِيًا أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا تَكَلَّمَ غَايِمًا فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ

پڑھتی ہوں۔

۲۹۳: باب تو پہن نماز

۳۸۹: حضرت اسماء بن حکم فرمائی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتی تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا۔ اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا کروں تو قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ مجھ سے ابو بکر نے بیان کیا ور کچ کہا ابو بکر نے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کوئی شخص یہ نہیں کہہ گا کہ ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر استغفار کرے اور اس پر بدعتوں سے معاف نہ کرے (یعنی اس سے عے معافی یقینی ہے) پھر آپ نے یہ بیت پڑھی "وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا" (ترجمہ اور وہ لوگ جن سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں تو بدعتوں سے معاف ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، بودراء، اسد، ابو موسیٰ، معاذ، واہبہ اور بویسر (جن کا نام کعب بن عمر ہے) سے بھی روایت ہے۔ امام بوہکس ترمذی فرماتے ہیں حضرت علی کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علی کی اس حدیث کو ہم عثمان بن مغیرہ کے مدوہ کی سند سے نہیں جانتے ن سے شعبہ اور کئی راوی نقل کرتے ہوئے ابو عوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع کرتے ہیں۔ سفیان ثوری اور مسعر نے بھی اسے موقوف نقل کیا ہے اور اس کو نبی ﷺ کی طرف مرفوع نہیں کیا اور یہ حدیث مصر سے مرفوع بھی مروی ہے۔

۲۹۴: باب بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

۳۹۰: حضرت سیدہ جہنم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچے سات سال کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز سکھاؤ اور وہ ان کو نماز کے سے جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی

وان كان ناسيا او حاهلا اخره وانه يقول الشافعي

۲۹۳: باب ماجاء في الصلوة عند التوبة

۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَاةٍ عَنْ غُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِي قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَحَلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَأَنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدُوبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَنْتَهِي ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ آيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُسْعَرٍ وَابْنِ الدَّرَدَاءِ وَابْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمُعَاذٍ وَابْنِ أَبِي الْيَسْرِ وَأَسْمَةَ كَعْبِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا مَنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ غُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَرَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَاةٍ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمُسْعَرٌ فَأَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُسْعَرٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَرْفُوعًا أَيْضًا.

۲۹۴: باب ماجاء متى يؤمر الصبي بالصلوة

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ نَسْنَسْرَةَ الْجُهْمِيِّ عَنْ عَمِّهِ عِنْدَ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ نَسْنَسْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ

اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ بچہ دس سال کی عمر کے بعد جہنی نمازیں چھوڑے تو ان کی قضا کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سبرہ، معبد جہنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور ان کو بن عوجہ بھی کہا جاتا ہے۔

ابن سبع سبیس واضرئوہ علیہا ابن عثرة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وقال ابو عيسى حديث سبرة بن معبد الجهنّي حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقال مات ترك الغلام بعد عشر من الصلوة فانه يعيد قال ابو عيسى وسبرة هو ابن معبد الجهنّي ويقال وهو ابن عوسجة .

۲۹۵: باب اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے

۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے حدث (یعنی بے وضو ہو جائے) لاحق ہو جائے تو اس کی نماز جائز ہوگئی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں اضطراب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ چکا ہو اور سلام سے پہلے حدث (وضو ٹوٹ جائے) ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے حدث ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھے یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا تو نماز ہوگئی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز کی تکمیل اس کا سلام ہے اور تشہد سلام سے کم اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ دو رکعتوں سے فراغت پر کھڑے ہو گئے تھے اور آپؐ نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں اگر تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں تشہد سکھا یا تو فرمایا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنا عمل (فریضہ) پورا کر لیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں عبدالرحمن بن زید فریقی ہیں بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان

۲۹۵: باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحَدِّثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بَنِي أَنْعَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذْتُ يَعْنِي الرَّجُلُ وَقَدْ جَلَسَ فِي أَحَرِّ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَقَدْ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا إِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَأَخَذْتُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَخَذْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهُّدَ أَوْ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِذَا لَمْ يَتَشَهُّدْ وَسَلَّمْ أَجْزَأَهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْبِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَالتَّشَهُّدُ أَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَلَمْ يَتَشَهُّدْ قَالَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا تَشَهُّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ أَجْزَأَهُ وَاجْتِجَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ جَيْسَ عِلْمُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدُ فَقَالَ إِذَا فَرَعْتَ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ إِلَّا فَرِيقًا وَقَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْهُمْ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ . اور احمد بن حنبلؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(قائد) احناف کے نزدیک قعدہ آخری یا جس میں نماز سلام سے ختم کی جاتی ہے فعل مصلی سے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ اور اس طرح کی احادیث میں جو لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حدیث و امر رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک۔

۲۹۶: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ

فَالصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ

۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُودِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْمَطْلُوعِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثَنَا وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَمْ أَرِ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَابْنُ الشَّاذْكَوْنِيِّ وَعُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أَسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أَسَامَةَ بْنُ عُمَيْرٍ الْهَذَلِيُّ .

۲۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَإِدْبَارِ الصَّلَاةِ

۳۹۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنُ الشَّهِيدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا عَتَابُ بْنُ نَسِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتَقُونَ

۲۹۶: باب جب بارش ہو رہی ہو

تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے

۳۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے قیام کی جگہ میں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، سمرہؓ، ابو الملیحؓ (اپنے والد سے) اور عبد الرحمن بن سمرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے بارش اور یکپڑ میں جمعہ اور جماعت کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے ابو زرہؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عفا بن مسلم نے عمرو بن علیؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابو زرہؓ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں علی بن مدینیؓ، ابن شاذکونیؓ اور عمرو بن علیؓ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابویحییٰ بن اسامہؓ کا نام عامر ہے اور انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہندلیؓ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۷: باب نماز کے بعد تسبیح

۳۹۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور ان کے پاس مال ہے جس سے وہ غلام آزاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو

سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد تینتیس (۳۳) مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس (۳۴) مرتبہ اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھا کرو۔ ان کلمات کے پڑھنے سے تم ان لوگوں کے درجات کو پہنچ جاؤ گے جو تم سے پہلے چلے گئے اور تمہارے بعد کوئی تم سے سمجھ نہیں لے سکے گا۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، زید بن ثابتؓ، ابوذرؓ، ابن عمرؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دو شخصتیں یہ ہیں کہ جو مسلمان انہیں اختیار کر لیتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ (۳۳) مرتبہ الحمد تہ (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہتا اور سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہتا۔

۲۹۸: باب کچھڑ اور بارش میں سواری پر نماز

پڑھنے کے بارے میں

۳۹۴: عمرو بن عثمان بن لیلیٰ بن مرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک جنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا، وراپر سے بارش برسنے لگی اور نیچے کچھڑ ہو گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی پھر اپنی سواری کو آگے کیا وراشارے سے نماز پڑھتے ہوئے ان کی امامت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ صرف عمرو بن رماح بخاری نے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے یہ اور کسی کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور ان سے کئی اہل علم روایت کرتے ہیں اور یہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارش اور کچھڑ میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھی۔ اہل علم کا یہی پر عمل ہے اور امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

وَيَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَمَانِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تَدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَصَلَتَانِ لَا يَخْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ يُسَبِّحُ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِهِ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا.

۲۹۸: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

الدَّابَّةِ فِي الطَّيْنِ وَالْمَطَرِ

۳۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاصِبًا بَنُ سَوَّادٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَتْهُمُ إِلَى مَصِيقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَمَطَرُوا السَّمَاءَ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يَوْمَئِذٍ ائِمَاءَ يُجْعَلُ السُّجُودُ أَحْمَضَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نَعَرَدِيهِ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلَّى فِي مَاءٍ وَطِينٍ عَلَى ذَاتَيْهِ وَالْعَمَلُ عَنِ هَذَا عِدَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۲۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ

۳۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ الْمُعْبِرَةِ نَسْ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَحَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اتَّكَلْفْ هَذَا وَقَدْ غَفَرْتُكَ مَا تَقْدِمُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغَالِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۰: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ

بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الصَّلَاةَ

۳۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْصَمِيُّ نَاسَهُلُ بْنُ حَمَّادٍ نَاسَهُمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي حَلِيصًا صَالِحًا قَالَ فَجَدَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرَزِّقَنِي حَبِيصًا صَالِحًا فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَوْتُهُ فَإِنْ صَلَحَ فَقَدْ أَفْلَحَ وَوَجَّحَ وَإِنْ فَسَدَ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَةِ شَيْءٍ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْظِرْ وَاهِلُ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكْمَلُ بِهِمَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ

۲۹۹: باب نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا

۳۹۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھول گئے چنانچہ آپ ﷺ سے کہا یا کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پیچھے گناہ معاف کر دیئے گئے آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: باب قیامت کے دن

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

۳۹۶: حضرت حرث بن قبیصہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دعا مانگی "اے اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما"۔ فرماتے ہیں پھر میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا لہذا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیے جو آپ نے سنی ہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہو گیا ورنہ جت پالی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھٹے میں رہا۔ اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کی کوپرا کر دو پھر اس کا عمل اسی طرح ہوگا۔ اس باب میں تمیم داری سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ حضرت حسن کے دوست حسن سے

اور وہ قبیصہ بن حریش سے اس حدیث کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں اور مشہور قبیصہ بن حریش ہی ہے۔ انس بن حکیم اسی کے ہم معنی ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱: باب جو شخص دنا و ررات میں بارہ رکعتیں

پڑھنے کی فضیلت

۳۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ (۱۲) رکعت سنت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک مکان بنائے گا۔ چار (ستتین) ظہر سے پہلے (دور رکعت ظہر کے بعد، دور رکعتیں مغرب کے بعد دور رکعتیں عشاء کے بعد اور دور رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور مغیرہ بن زید کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔

(ث) آج کل بعض لوگ ان سنتوں کو ترک کرتے ہیں اس حدیث سے اس کا مسنون ہونا ثابت ہے احناف کے نزدیک یہ سنن مؤکدہ ہیں۔ یہ روایت اس سند سے غریب ہے لیکن اگلی روایت حسن صحیح ہے۔

۳۹۸: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دور رکعتیں مغرب کے بعد اور دور رکعتیں عشاء کے بعد اور دور رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے جو نماز ہے اول روز کی۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عنہ کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی سندوں سے عنہ ہی سے مروی ہے۔

روى بعض اصحاب الحسن عن الحسن عن قبيصة بن حریش غير هذا الحديث والمشهور هو قبيصة بن حریش وزوى عن انس بن حكيم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا.

۳۰۱: باب ما جاء في من صلى في يوم وليلة

ثنتي عشرة ركعة من السنة ماله من الفضل
۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ غَطَّاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

(ث) ۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا مَوْمِلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَوةُ الْعِدَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ عُبَيْسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُبَيْسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۳۰۲: باب مَا جَاءَ فِي رُكْعَتَيْ

۳۰۲: باب فجر کی دو سنتوں کی

الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

فضیلت

۳۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو غَوَاةٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ غَابِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيثُ غَابِشَةَ .

۳۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۰۳: باب مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رُكْعَتَيْ

۳۰۳: باب فجر کی سنتوں میں

الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

تخفیف کرنا

۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَاسَفِيَّانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْأَسَدِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَغَابِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْأَمِينِ حَدِيثُ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُدَارًا يَقُولُ مَرَّاتٍ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِيِّ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ

۴۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں یک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہا۔ آپ ﷺ فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلص پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، ابو اسحق سے صرف ابواحمد کی روایت سے جانتے ہیں اور لوگوں کے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسرائیل ابواحق سے روایت کرتے ہیں۔ ابواحمد سے بھی یہ حدیث بواسطہ اسرائیل روایت کی گئی ہے اور ابواحمد زبیری ثقہ و حافظ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ہندار سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہمد زبیری سے بہتر حافظ نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبد اللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۴: باب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۳۰۴: باب فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا

۴۰۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاعُودُ اللَّهِ نَا إِدْرِيسُ

۴۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو بات کر لیتے ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ نے طلوع فجر کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تک ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ گفتگو کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى حَاجَةٍ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أَوْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْلُطِقْ -

(نک) یہ روایت کتنی واضح اور قطعی ہے لیکن بعض لوگ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد ضرور پڑھتے ہیں۔

۳۰۵: باب اس بارے میں کہ طلوع فجر کے

بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۳۰۵: بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ

طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ

۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حصہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہیں۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قدامہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ان سے کئی حضرات روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا اجماع ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو النَّضِيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عُلَيْمَةَ عَنْ يَسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى وَرَوَى عَنْهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ -

۳۰۶: باب فجر کی دو سنتوں کے بعد

لینے کے بارے میں

۴۰۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھ لے تو دائیں کروٹ پر بیٹ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی

۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِصْطِحَاجِ بَعْدَ

رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ

۴۰۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ

روایت ہے۔ امام بیہقی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ سے طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر بیٹ جاتے۔ بعض اس علم کہتے ہیں کہ مستحب جانتے ہوئے ایسا کرنا چاہئے۔

رَكَعَتِي الْفَخْرُ فَبُصْطَحَ عَلَيَّ يَمِينُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَسُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَخْرِ فِي بَيْتِهِ اضْطَحَّ هَذَا اسْتِحْبَابًا.

بَابُ صَلَاةِ الْبَابِ: فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا، حضرت عائشہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور جمہور کے نزدیک یہ بیٹنا حضور ﷺ کی سنت عادیہ میں سے ہے نہ کہ سنت تشریعیہ میں سے یعنی تہجد کی نماز سے تھک جانے کی وجہ سے آپ ﷺ پچھرا دیر آرام فرماتے تھے۔

۳۰۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

۳۰۷: بَابُ جَبِ نَمَازِ كَهْرِي

ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۳۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں ابن بحنیہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، بن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام بیہقی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ایوب، رقاء بن عمر، زیاد بن عبد اسماعیل بن مسلم، محمد بن حجاج بن عمرو بن دینار سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ یہ حضرات اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک مرفوع حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ عیث بن عباس قتبانی مصری نے ابوسمہ رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس حدیث میں صحیحہ گرامر وغیرہ کا مکمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو کوئی شخص فرض نماز کے

۳۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا رَكْرَبُ بْنُ اسْحَقَ نَاعْمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بَحْنَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى أَيُّوبُ وَرِزْقَاءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ وَلَهُ بِرَفْعِهِ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ اصْحَحُّ عِنْدَنَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوُجْهِ رَوَاهُ عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ الْفَسَّاسِيُّ الْمَصْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِوَضًا عَنْهُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ التَّوَرِيُّ علاوہ کوئی نماز نہ پڑھے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک شافعی، وابن المبارک والثَّافِعِيُّ وَآخِمْدُ وَاسْحَقُ احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

(ن) ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کے کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے فقہاء صحابہ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی ادا کرتے تھے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ "شرح معانی الآثار ج ۱۱ باب الرجل يدخل المسجد" (مترجم)

خلاصہ الباب: ظہر، عصر، مغرب، عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ فجر کی سنتیں مالکیہ اور احناف کے نزدیک حدیث باب مستثنیٰ ہیں کہ مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

باب ۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں

چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد انہیں پڑھ لے

۳۰۵: حضرت محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو نماز کی اقامت ہو گئی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب گئے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ ﷺ نے فرمایا اے قیس ظہر جاؤ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھو گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم محمد بن ابراہیم کی اس طرح کی روایت سعد بن سعید کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سن لی اور یہ حدیث مرسلہ مروی ہے۔ اہل مکہ کی ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ سعد بن سعید، یحییٰ بن عید انصاری

۳۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَفَوَّتَهُ الرُّكْعَتَانِ

قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقِيُّ نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أَصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَّاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رُكْعَتُ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذْنُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا الْأَمْرِ حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رِبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَأَسْمَا يُرَوِّى هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَهْدُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۳۱۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَابُؤُ غَامِرٍ نَاسَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ أَبُو عِيْنَسِي حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْغَطَارِقُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَسْخَرُونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَشْنِي مَفْنِي يَرُونَ الْفَضْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

(ف) احناف ظہر کی چار سنتیں ایک سلام (کے ساتھ) پڑھنے کے عمل وقائل ہیں۔

۳۱۱: بَاب ظَهْرُكَ بَعْدَ دَوْرِ رَكْعَتَيْنِ

۴۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲: بَابُ اسِي سَے مُتَعَلِّق

۴۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھتے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہمارے ابن مبارک

۳۱۱: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ أَبُو عِيْنَسِي حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْغَطَارِقُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَسْخَرُونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَشْنِي مَفْنِي يَرُونَ الْفَضْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

۳۱۲: بَابُ مِنْهُ آخَرُ

۴۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَرِثِ غُبَيْدُ اللَّهِ الْعَتَكِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ

کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے خالد بن جندب سے سنی کی مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو شعبہ سے قیس کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ عبد الرحمن بن ابی ملیک بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۰۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دو رخ کوثر مقرر کرے گا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

ہذا قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب اما بعرفہ من حدیث ابن المارک من هذا الوجه ورواه قیس بن الربیع عن شعبۃ عن خالد بن جندب عن حوہد ولا یعلم احدا رواه عن شعبۃ غیر قیس بن الربیع وقد روی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذا.

۳۱۰۔ حدثنا علی بن حجاج نا یزید بن ہارون عن محمد بن عبد اللہ الشعمی عن ابیہ عن عبسۃ بن ابی سفیان عن أم حبیبة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل الظهر اربعاً وغدھا اربعاً حرّمہ اللہ تعالیٰ علی النار قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب وقد روی من غیر هذا الوجه.

(ک) احناف کے نزدیک دو رکعت مؤکدہ و دو غیر مؤکدہ یعنی نفل ہیں۔

۳۱۱۔ حضرت عتبہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس پر دو رخ کی آگ کوثر مقرر کرے گا۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قاسم عبد الرحمن کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں اور بواہمہ کے دوست ہیں۔

۴۔ حدثنا یونکر محمد بن اسحاق البغدادی حدثنا عندنا عن یوسف التیمی الشامی حدثنا الہیثم بن خمید قال أخبرنی العلاء بن الحرث عن القاسم بن عبد الرحمن عن عبسۃ بن ابی سفیان قال سمعت اخی أم حبیبة روج النبی ﷺ تقول سمعت رسول اللہ ﷺ من حافظ عنی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدھا حرّمہ اللہ علی النار قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه والقاسم هو ابن عبد الرحمن یگی انا عند الرحمن وهو مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ وهو ثقة سامی وهو صاحب ابی امامۃ.

۳۱۳۔ باب عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

۳۱۳۔ باب ما جاء فی الأربع قبل العصر

۳۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد

۲۱۲۔ حدثنا نزار محمد بن سہارما الوعاصی ساسمان عن ابی اسحق عن عاصم بن صمرہ عن

مقرب فرشتوں اور مسدوئوں و مؤمنوں میں سے ان کے تبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے تھے) اس باب میں ابن عمر و اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث میں حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے یہ اختیار کیا ہے کہ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام نہ پھیرے انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان تشہد سے فصل کرتے تھے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور وہ دن میں فصل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

۳۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۷۱) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سے اسی معنی میں آ رہی ہے۔

۳۱۴: باب مغرب کے بعد دو رکعت

اور قرأت

۳۱۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو عبد الملک بن معدان کی تصحیح سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۱۵: باب مغرب کی سنتیں

علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملائکۃ المقربین ومن تبعہم من المسلمین والمومنین وفي الباب عن ابن عبد اللہ بن عمرو قال ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن واختار اسحق بن ابراہیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بهذا الحدیث فقال معنی قوله انه یفصل بینہن بالتسلیم یعنی التثہد ورأى الشافعی وأحمد صلاة اللیل والنہار مثنی مثنی یختاران الفصل۔

۳۱۳: حَدَّثَنَا یحییٰ بن موسى وأحمد بن ابراہیم ومنصور بن عیلام وعمر واحد قالوا انا ابو داؤد الطیالسی نا محمد بن مسلم بن مہران سمع جده عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل العصر اربعاً قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب۔

۳۱۴: باب ما جاء فی الرکعتین بعد

المغرب والقراءة فیہما

۳۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّد بن المثنی نابدل بن المحجر نا عبد الملک بن معدان عن عاصم بن بھدلة عن ابی وائل عن عبد اللہ بن مسعود انه قال ما اخصی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وهی الرکعتین قل صلوة الفجر بقل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ احدو فی الباب عن ابن عمر قال ابو عیسی حدیث مسعود حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد الملک بن معدان عن عاصم

۳۱۵: باب ما جاء انه یصلیہما

فِي الْبَيْتِ

گھر پر پڑھنا

۴۱۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں گھر پر پڑھیں۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ اور کعب بن جحرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں جو آپ ﷺ دن اور رات میں پڑھا کرتے تھے۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور حضرت حفصہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۷: ہم سے روایت کی حسن بن علی نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: باب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل

کے ثواب کے بارے میں

۴۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نوافل پڑھے اعلان کے درمیان بری بات نہ کرے تو اسے بارہ سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں (نوافل) پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

۴۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكَعَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ

بِسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ يَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خُثَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَنْكَلَمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثَلَاثِي عَشْرَةِ سَنَةٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو زید بن حباب کی عمر بن ابی نعیم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا کہ عمر بن عبد اللہ بن ابی نعیم منکر حدیث ہیں و امام بخاری نہیں بہت ضعیف کہتے ہیں۔

۳۱۷: باب عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا
۳۱۹: حضرت عبد اللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھ کرتے تھے۔ اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن شقیقؓ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸: باب رات

کی نماز دو دو رکعت ہے

۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعت ہے اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھو اور آخری نماز کو ترسجھو۔ اس باب میں عمرو بن عسہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا قول بھی یہی ہے۔

۳۱۹: باب رات کی نماز کی فضیلت

۳۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور

ابو عیسیٰ حدیث ابو ہریرہ حدیث عربی لا نعرفہ
الْأَمِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي
خَتْمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَتْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَضَعْفُهُ جَدًّا.

۳۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَابِشُرُ بْنُ
الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ
وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثِينَ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ
رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثَلَاثِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ
وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ
عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ

اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي

۳۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْلِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
السَّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي
مَثْنِي فَإِذَا خَفَتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ آخِرَ
صَلَاتِكَ وَتَرَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسَةَ قَالَ
أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ
مَثْنِي مَثْنِي وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ
وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَاقُ.

۳۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

۳۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ حَمِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔
اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، بلاس رضی اللہ عنہ اور ابو مامہ رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں کہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابو بشر کا نام
جعفر بن ایس ہے اور وہ جعفر بن ابو وحیہ ہیں۔

۳۲۰: باب نبی اکرم ﷺ کی رات کی

نماز کی کیفیت

۴۲۲: حضرت ابوسمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی
رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں
نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (۱۱) گیارہ
رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں اس طرح پڑھتے
تھے کہ ان کے حسن اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر
اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن اور ان کی طوالت کے
متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت
عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ
وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے
عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ امام
ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ن: اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سی معنی میں آ رہی ہے۔

۴۲۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے
ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں
پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیہ نے مالک سے اور انہوں نے
ابن شہاب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ امام ابو یسی
ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱: باب اسی سے متعلق

۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ وَافْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ
الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ جَابِرٍ وَبَلَالٍ
وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَأَبُو بَشِيرٍ اسْمُهُ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ
أَبِي وَحِيَّةٍ .

۳۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلَاةِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

۴۲۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ
نَامَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ فِي
رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي
أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْبِيَّهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا
فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْبِيَّهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا
فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۲۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ بْنُ
عِيْسَى نَامَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى
عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ
عَلَى شِقْبِهِ الْأَيْمَنِ ثَلَاثِيَّةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۲۱: بَابُ مِنْهُ

۴۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَوَ كَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲: باب اسی سے متعلق

۳۲۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو (۹) نور رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور فضل بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ سفیان ثوریؒ نے اسے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۲۶: ہم سے روایت کی اسی کی مثل محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ اکثر روایات میں نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ (دتروں کو ملا کر) (۱۳) تیرہ رکعتیں ہیں اور کم از کم نو (۹) رکعتیں منقول ہیں۔

۳۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند یا آکھ لگ جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸: روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبدالحکیم بن عمری کے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عتاب بن ثنی نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زہرا بن ادنیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور قبیلہ بنو قشیر کی امامت کرتے تھے ایک دن فجر کی نماز میں انہوں نے پڑھا ”فَاِذَا تَقَرَّفُی“ (ترجمہ جب پھونکا جائے گا صورت وہ دن بہت سخت ہوگا) تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور فوت ہو گئے جن لوگوں نے انہیں ان کے گھر پہنچایا ان میں سے بھی شامل تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام وہ عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور

جُمُورۃ عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۲۲: بَابُ مِنْهُ

۳۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْاُخُوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ لَحْوَ هَذَا .

۳۲۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَاکْثَرُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوُتْرِ وَاَقْلُ مَا وَصَفَ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ .

۳۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اَبُو عَوَالَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْغُبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُنْثَنِ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَّارَةُ بْنُ اَوْفَى قَاضِي الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ اِذَا نَقَرَ فِي النَّاقُورِ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ غَسِيرٌ خَرَمَتَا وَكُنْتُ فِي مِنْ اِخْتَمَلَهُ اِلَى دَارِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ غَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ

بشام بن عامر صحابی ہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خلاصہ: یہاں ما ترمذی نے آنحضرت ﷺ کی صلوٰۃ الیل۔ سسے میں متعدد ابواب قائم کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے تہجد کی تعداد میں مختلف روایات مروی ہیں اور حضور ﷺ اپنے حالات اور نشط کے مطابق کبھی کم کبھی زیادہ چنانچہ اس سب روایتوں پر عمل جائز ہے۔

۳۲۳: باب اللہ تعالیٰ ہر

رات آسمان دینی پر اترتا ہے

۳۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے تہائی حصے کے گزرنے پر آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون مجھ سے دعا مانگتے ہیں کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔ اس باب میں علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابو درداء اور عثمان بن ابوالاعص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ صحیح ہے اور یہ حدیث بہت سی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اترتا ہے۔ اور یہ روایت صحیح ہے۔

۳۲۴: باب رات کو قرآن پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا میں رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا آپ نے فرمایا آواز تھوڑی سی بلند کرو پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا میں تمہارے پاس سے گزرا تم بھی پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں

۳۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ

۳۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضَيَّ الْفَجْرُ وَبِهِ الْبَابُ عَنْ عُبَيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَنْقُي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَهَذَا أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ .

۳۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافٍ يَابَحِيُّ بْنُ اسْحَقَ نَاحِمًا دُنْ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَحْفَظُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ إِنِّي أَسْمَعُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ أَرْفَعُ قَلِيلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ

سوںے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں آپ نے فرمایا
ذرا آہستہ پڑھا کرو۔ اس باب میں عائشہؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، سلمہؓ اور ابن
عمرؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

(نک) ایک ہی حدیث میں آپ ﷺ نے شیخین کو کتنے عمدہ اعتدال کی بات فرمائی۔

۴۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کو قرأت کیسی
تھی۔ انہوں نے فرمایا آپ ہر طرح قرأت کرتے کبھی دھیمی اور
کبھی بلند آواز سے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ”الْحَمْدُ
لِلَّهِ.....“ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے دین کے کام میں
وسعت رکھی۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب
ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث البوقعادہ غریب ہے اسے
یحییٰ بن اسحق نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات
نے اس حدیث کو ثابت سے اور انہوں نے عبداللہ بن رباح سے
مرسل روایت کیا ہے۔

۴۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو صرف ایک آیت کے
ساتھ ہی قیام فرمایا (یعنی قیام میں قرآن کی ایک ہی آیت پڑھ
پڑھ کر رات گزار دی) امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ
حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۴۳۵: باب نفل گھر میں پڑھنے کی

فضیلت

۴۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ تمہاری
افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن عبداللہ رضی اللہ
عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ
عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اور زید

وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ إِنِّي أَوْقُظُ الْوَسْطَانَ
وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ وَامِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَامِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ -

۴۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْكَدَمِ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ
قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ
ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَقَعُ رُبَّمَا أَسْرَءَ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ
فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمُورِ سَعَةً قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. قَالَ
أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا
أَسْنَدُهُ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ
وَكَثُرَ النَّاسُ إِنَّمَا رَوَوْا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاعٍ مُرْسَلًا -

۴۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ
الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَدَنِيِّ
عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۴۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ

التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّصْرِ
عَنْ يُسْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا
الْمَكْتُوبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے مرفوعاً جبکہ بعض حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔ مالک نے ابونضر سے موقوفاً روایت کی ہے۔ اور مرفوع حدیث اصح ہے۔

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ قَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ مَرْفُوعًا وَأَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِمٌ اللَّهُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا ضَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

أَبْوَابُ الْوُتْرِ

وتر کے ابواب

۳۲۶: باب وتر کی فضیلت

۴۳۵: خارجه بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف لٹکے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) "وتر" اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیانی وقت میں مقرر فرمایا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو، بریدہ اور بصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ خارجه بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یزید بن ابی حبیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض محدثین کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے۔ اور انہوں نے عبد اللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم (غلطی) ہے۔

۳۲۷: باب وتر فرض نہیں ہے

۴۳۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طاق (تہ) ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ اس باب میں ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور روایت کی سفین ثوری وغیرہ نے ابواسحاق سے انہوں نے عاصم بن خمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اسے سنت بتایا۔

۳۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوُتْرِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حَذَافَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوُتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حَذَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهَمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّوْفِيُّ وَهُوَ وَهْمٌ.

۳۲۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

۴۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ نَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوُتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۷: روایت کی ہم سے بندہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی انہوں نے سفیان سے ور یہ حدیث ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے۔ منصور بن معمر بھی ابواسحاق سے ابو بکر بن عیاش کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۳۸: باب وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھا کروں۔ عیسیٰ بن ابوعزہ کہتے ہیں کہ شععی شروع رات وتر پڑھتے پھر سوتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو ثور ازودی کا نام حبیب بن یوملیکہ ہے۔ اور صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کی ایک جماعت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوتے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جسے یہ ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو شروع میں ہی وتر پڑھ لے جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۳۳۹: روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے، عمش نے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۳۳۹: باب وتر رات کے اول

اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے

۳۴۰: حضرت مسروقؓ سے حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ ﷺ پوری رات میں جب

۳۳۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ بُدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَى مُنْصَوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ .

۳۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوُتْرِ

۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ بَارَكْرِيًّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْرٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنْامَ قَالَ عِيْسَى بْنُ أَبِي عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَوْرٍ الْأَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ حَتَّى يُوتِرَ وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَيُوتِرَ مِنْ أَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَيُوتِرَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَهِيَ أَفْضَلُ .

۳۳۹: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ وَقَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

۳۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ نَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَقَّابٍ عَنْ مُسْرُوقٍ أَنَّهُ

چاہتے وتر پڑھتے، کبھی رات کے شروع، کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں یہاں تک کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ رات کے آخری حصے (سحر کے وقت) میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں ابو حصین کا نام عثمان بن عامر اسدی ہے۔ اس باب میں حضرت عی، جابر، ابو سعید انصاری اور ابو قتادہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم نے وتر کو رات کے آخری حصے میں پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

۳۳۰: باب وتر کی سات رکعات

۴۴۱: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ وتر میں تیرہ، گیارہ، نو، سات، تین اور ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اسحق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ وتر میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے چنانچہ رات کی نماز بھی وتر کی طرف منسوب ہو گئی۔ اس میں حضرت عائشہ سے بھی حدیث مروی ہے ان کا استدلال نبی اکرم ﷺ سے مروی اس حدیث سے ہے کہ ”اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو“ اس کا مقصد (قیام لیل) تہجد کی نماز ہے۔ یعنی تہجد کو مجازاً وتر کہتے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو (قیام لیل) تہجد کا حکم دیا۔

۳۳۱: باب وتر کی پانچ رکعات

۴۴۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں پر مشتمل تھی اس میں سے پانچ

سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ فَمَا وَتَرُ أَوَّلُهُ وَأَوْسَطُهُ وَآخِرُهُ فَأَنْتَهَى وَتَرُهُ حِينَ مَاتَ فِي وَجْهِ السَّحَرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى أَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَمَامٍ الْأَسَدِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُتْرُ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ .

۳۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعٍ

۴۴۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةٍ فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعَفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَآخِلَى عَشْرَةٍ وَبِسَبْعٍ وَبِحَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مَعْنَى مَا رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةٍ قَالَ إِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ رَكْعَةً مَعَ الْوُتْرِ فَتُسَبِّحُ صَلَاةُ اللَّيْلِ إِلَى الْوُتْرِ وَرَوَى فِي ذَلِكَ حَدِيثَانِ عَنْ عَائِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ قَالَ إِنَّمَا مَعْنَى بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُولُ إِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلَى أَصْحَابِ الْقُرْآنِ .

۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِخَمْسٍ

۴۴۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَتْ

رکعتیں وتر پڑھتے تھے اور ان کے دوران نہیں بیٹھتے تھے آخری رکعت میں بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے جو بہت لمبی ہوتیں اس باب میں حضرت ابوالیوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ نے یہی مسک اختیار کیا ہے کہ وتر کی پانچ رکعتیں ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے دوران نہ بیٹھے بلکہ صرف آخری رکعت میں بیٹھے۔

۳۳۲: باب وتر میں تین رکعتیں ہیں

۴۴۳: حضرت عیٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورہ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوالیوبؓ اور عبدالرحمن بن ابزیؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمن بن ابزیؓ، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرحمن بن ابزیؓ نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی طرح نقل کرتے ہوئے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کرتے جبکہ بعض حضرات عبدالرحمن بن ابزیؓ سے اور وہ ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ اگرچہ ہے تو پانچ رکعتیں پڑھے چاہے تو تین وتر پڑھے اور چاہے تو ایک رکعت پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ (اختلاف) کا بھی یہی قول ہے۔

ہم سے روایت کی سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پانچ، تین اور ایک رکعت

صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل ثلاث عشرة رکعة یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء منهن الا فی اخرهن فاذا اذن المؤذن قام فصلی رکعتین خفیفتین وفی الباب عن ابی ایوب قال ابو عینی وحديث عائشة حديث حسن صحيح وقد راي بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الوتر بخمس وقالوا لا یجلس فی شیء منهن الا فی اخرهن۔

۳۳۲: باب ما جاء فی الوتر بثلاث

۴۴۳: حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ غَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِسْمِ سُوْرٍ مِنَ الْمُفْصَلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثٍ سُوْرٍ أُخْرَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَيُزَوِّي أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزٍ عَنْ أَبِي قَالَ أَبُو عَيْنِي وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنَّ يُوتِرُ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سَفْيَانُ إِنَّ شَيْئًا أَوْتَرْتُ بِرَكْعَةٍ قَالَ سَفْيَانُ وَاللَّيْئِ اسْتَحَبُّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّلِيقَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يُوتِرُونَ بِخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَرَكْعَةٍ وَيَزُونُ كُلُّ

ذلک حسناً

وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا چھا سمجھتے تھے۔

(نک) احناف کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعت ہیں یعنی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اٹھ کھڑے ہو اور تیسری میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔

۳۳۳. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِرُكْعَةٍ

۳۳۳. باب وتر میں ایک رکعت پڑھنا

۴۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أَطِيلُ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مِثْلِي مِثْلِي وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ وَالْأَذَانَ فِي أَذِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ رَأَوْا أَنْ يَفْصَلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۳۳۴. بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ

۳۳۴. باب وتر کی نماز میں کیا پڑھے

۴۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُبْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي رُكْعَةٍ رُكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَغَبْدَةَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْوُتْرِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّلَاثَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۴۴۴: حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قراءت لمبی کروں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے۔ وتر فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ، فضل بن عباسؓ، ابوالیوبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہؓ اور تابعینؓ کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے (سلام پھیرے) اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور سحنؒ کا یہی قول ہے۔

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے تھے (یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت) اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ اور عبدالرحمن بن ابزئیؓ بھی ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) بھی پڑھیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کی اکثریت نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص تینوں میں سے ہر رکعت میں ایک

سورت پڑھے۔ (یعنی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، اور دوسری رکعت میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے)

۴۳۶: حضرت عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سواں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اور دوسری رکعت میں ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور تیسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ اور معوذۃ تین پڑھتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالعزیز، ابن جریج کے والد اور عطاء کے ساتھی ہیں۔ ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

۴۳۵: باب وتر میں قنوت پڑھنا

۴۳۷: ابو حوراء کہتے ہیں کہ حسن بن علیؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تاکہ میں انہیں وتر میں پڑھا کر دوں ”اللَّهُمَّ اهْدِنِي.....“ (اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیس نہیں کر سکتا اے پروردگار تو با برکت ہے اور تیری ہی ذات بند و برتر ہے) اس باب میں حضرت علیؑ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی ابو حوراء سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شبان ہے۔ قنوت کے بارے میں نبی ﷺ

الاعلى وقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَقْرَأُ كُلُّ رَكْعَةٍ مِنْ ذَلِكَ بِسُورَةٍ.

۴۳۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّابِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَأَى شَيْءٍ كَانَ يُؤْتِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذُ ثَلَاثِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ هَذَا هُوَ وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبُ عَطَاءٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

۴۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا فِي الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَذِهِ وَعَافِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْخَوَرَاءِ السَّعْدِيِّ وَاسْتَسْأَلَهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا وَاحْتَفَظَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ فَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْقُنُوتَ فِي

الوتر فی المسنة كتبها واختار القنوت قبل الركوع وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول سفیان الثوري وابن المبارك واسحق واهل الكوفة وقدروى عن علي بن ابي طالب انه كان لا يقنئ الا في النصف الاخر من رمضان وكان يقنئ بعد الركوع وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وبه يقول الشافعي واحمد.

سے مروی روایت میں سے اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا قنوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اور ان کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے یہ بعض علماء کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحق اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دنوں میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ امام شافعی اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۶: باب جو شخص وتر

۳۳: باب ما جاء في الرجل ينام

پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے

عَنِ الْوُتْرِ وَيَنْسَى

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

۳۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اسے یاد آجائے تو پڑھے۔

۱: مندرج بالا احادیث وتر کے متعلق آپ کی نظر سے گذریں ان سے وتر کی اہمیت ثابت ہوئی لیکن اس میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنتہ موکدہ؟ اور فرض کے علاوہ اور کوئی درجہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک ان کے درمیان یعنی فرض اور سنت موکدہ کے درمیان ایک درجہ واجب کا ہے یہ وہ فعل ہے کہ جس کو آپ ﷺ نے کبھی ترک نہیں کیا ورتک کر نیوالے کو یا بھول جانے والے کو یاد آنے یا جاگنے پر پڑھنے کا حکم دیا مختصر اول کل احناف یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث جو گذری (۲) حضرت خازنہ بن حذافہ کی روایت کے الفاظ کہ ان الله امدكم ... الخ اس میں آپ ﷺ نے امداد کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائی۔ (۳) حضرت علیؓ کی حدیث جس میں فرمایا گیا کہ فساوتروا یا اهل قسوان یا اہل حدیث نہیں فرمایا اشارۃ النص یہ قرآنی حکم محسوس ہوتا ہے جو وحی خفی کے ذریعے دیا گیا۔ (۴) آپ نے کبھی وتر ترک نہیں فرمائے حتیٰ کہ سنن تہجد کی تعداد کم کر دی لیکن وتر ضرور پڑھے لیکن یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر بحث کی عمرت کھڑی کی جائے ائمہ ثلاثہ بھی وتر کو باقی تمام سنت نمازوں پر اس کو ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں اس باب کی گذشتہ اور آئندہ احادیث احناف کے مسلک کی بنیاد ہیں۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

۳۳۹: حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح ہونے پر پڑھے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں

نے ابو داؤد سجری یعنی سلیمان بن اشعث سے سن انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ان کے بھائی عبد اللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور میں نے امام بخاری کو بھی بن عبد اللہ کے حوالے سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔ بعض اہل کوفہ کا کسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یاد آ جائے تو وتر پڑھے اگرچہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد یاد آئے سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۷: باب صبح سے پہلے وتر پڑھنا

۴۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔ امام ابویسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔

۴۵۲: حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فجر طلوع ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہذا فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں سلیمان بن موسیٰ اس خط کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں یہ کئی اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق بھی یہی کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں ہیں۔

۳۳۸: باب ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

۴۵۳: قیس بن طلق بن علیؓ نے والد سے نقل کرتے ہیں

الاول وقال ابو عيسى سمعت ابا داود السجري يعني سليمان بن اشعث سمعت يقول سالت احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم فقال اخوه عند الله لا بأس به وسمعت محمدا يذكرو عن علي بن عبد الله انه ضعف عبد الرحمن بن زيد بن اسلم وقال عبد الله بن زيد بن اسلم ثقفة وقد ذهب بعض أهل الكوفة إلى هذا الحديث وقالوا يؤثر الرجل إذا ذكر وإن كان بعد ما طلعت الشمس وبه يقول سفیان الثوري .

۳۳۷: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر

۴۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِحِي بْنُ زَكْرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ نَا غَبِيْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تَصْبَحُوا .

۴۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَوةِ النَّبْلِ وَالْوُتْرِ فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَدْ تَعَرَّدَ بِهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا وَتْرَ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ لِأَيُّوْنَ الْوُتْرَ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ .

۳۳۸: باب ما جاء لا وتران في ليلة

۴۵۳: حَدَّثَنَا هَاشِدُ بْنُ مَلَارٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، یہ اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو رات کے شروع میں دو پڑھے اور پھر آخری حصے میں دوبارہ پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر توڑ دے اور ان کے ساتھ ایک رکعت ملا کر جو چاہے پڑھے پھر نماز کے آخر میں دو پڑھے اس لئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ یہ صحیح ہے اور ان کے بعد کے اہل علم اور امام اہل حق کا قیاس ہے۔ بعض علماء صحیحہ کا کہنا ہے کہ اگر رات کے شروع میں دو پڑھے کر سونگیا پھر آخری حصے میں اٹھ تو جتنی چاہے نماز پڑھے وتر کو نہ توڑے انہیں (یعنی وتر کو) کسی طرح چھوڑ دے۔ سفین ثورنی، مالک بن انس، احمد اور ابن مبارک کا یہی قول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد نماز پڑھی۔

۳۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ورنہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۳۳۹: باب سواری پر وتر پڑھنا

۳۵۵: حضرت سعید بن مسافر سے روایت ہے کہ میں حضرت بن عمر کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر میں نمونہ نہیں؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے

عبداللہ بن مسعود عن قیس بن طلحہ بن علی عن ابنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن عربی و اختلف اهل العلم فی الدی یوتر من اول اللیل ثم یقوم من اخرہ فرای بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم نقض الوتر وقالوا یصیف الیہا رکعة ویصلی ما بعد اللہ ثم یوتر فی اخر صلواتہ لانه لا وتران فی لیلۃ وهو الذی ذهب الیہ اسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم اذا وتر من اول اللیل ثم نام ثم قام من اخرہ انه یصلی ما بعد اللہ ولا ینقص وترہ ویدع وترہ علی ما کان وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس واحمد وابن المبارک وهذا اصح لانه قد روى من غیر وجہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی بعد الوتر .

۳۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ إِحْمَادُ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَّائِي عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رَوَى نَحْنُ هَذَا عَنْ أَبِي أَفَامَةَ وَعَالِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۳۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَسْرِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَحَلَمْتُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ فَقُتْتُ أَوْ تَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَفِي النَّاسِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبِيرُهُمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنَّ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحَتِهِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الْوَاحِدَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ لَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحیحہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ سواری پر وتر پڑھ لے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سواری پر وتر نہ پڑھے پس اگر وتر پڑھنا چاہے تو اترے اور زمین پر وتر پڑھے۔ بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

مسئلہ الاصلی باب: نماز وتر کے بارے میں یہ اختلاف معروف ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب نہیں محض سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اس کو واجب قرار دیتے ہیں۔ امام صاحب کے دلائل (۱) ابو داؤد و شریف کی معروف روایت کہ حضورؐ نے فرمایا: ”الوتر حق لمن تو لم یوتو فلیس منا“ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ترجمہ یہ ہے کہ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲) سنن دارقطنی میں ہے کہ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا سو جائے جب یاد آئے تو ان کو پڑھے (۳) حدیث باب میں لفظ ”امد“ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف یہ وجوب وتر پر دلالت کرتا ہے۔ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ کہ یہ دو سواموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ حنفیہ کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ۱: حضرت عائشہؓ کی روایت ترمذی میں موجود ہے اس میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ کو وتر کی تین رکعتیں تہجد سے امگ پڑھا کرتے تھے (بخاری ج۔ ۱ ص۔ ۱۵۴ کتاب التہجد)

دلیل نمبر ۲: حضرت عائشہؓ کی حدیث ”کان رسول اللہ ﷺ یوتو بصلوات کہ حضور ﷺ کو وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن قیسؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کو وتر کی کتنی رکعات پڑھتے تھے۔ ام المومنینؓ نے فرمایا کہ چار اور تین ۳، چھ اور تین ۳، آٹھ اور تین ۳، دس اور تین ۱۰ اور تین ۱۳ اور سات ۷ رکعات سے کم اور تیرہ ۱۳، رکعات سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی تعداد تو بدیہی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی یہ تمام احادیث وتر کی رکعات پر صریح ہیں۔ حضور ﷺ کے فعل مبارک سے تین رکعات کا ہی ذکر ملتا ہے، البتہ بعض روایات سے اشتباہ ضرور ہوتا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا تیرہ رکعات کے ساتھ، گیارہ رکعات کے ساتھ، نو رکعات کے ساتھ وتر، سات رکعات کے ساتھ وتر، پانچ رکعات کے ساتھ وتر، ایک رکعت کے ساتھ وتر کیا کرو۔ ایک رکعت ساتھ وتر کی تاویل کی گئی ہے یعنی ایک رکعت کو جب دو کے ساتھ ملایا جائے۔ علماء فرماتے ہیں کہ وتر تین قسم کے ہیں

(۱) وتر حقیقی: یعنی واقع اور نفس المر میں ایک صرف

(۲) حقیقی شرعی: یعنی شریعت میں وتر تین رکعات ہیں۔

(۳) مجزی شرعی: یعنی تمام تہجد اور صلوٰۃ، بل بمع وتر کے سب پر وتر کا اطلاق کیا جاتا ہے مجزی طور پر۔

ایک اور مسئلہ میں اختلاف ہے کہ وتر سواری پر جائز ہیں یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ جائز کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے ہذا سواری پر دانہیں بکے جا سکتے۔ حدیث باب میں وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) ہے چنانچہ قبل میں ذکر ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ اللیل پر وتر ہو جاتا ہے۔

۳۴۰: باب چاشت (صحنی) کی نماز

۳۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی نماز بارہ (۱۲) رکعت پڑھے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ اس باب میں ام ہانی رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابواءہ رضی اللہ عنہا، عتبہ بن عبداسلمی رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۵۷: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے ام ہانیؓ کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں آئے آپ ﷺ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اتنی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اختصار کے باوجود آپ ﷺ رکوع اور سجود پوری طرح کر رہے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانیؓ کی روایت اصح ہے۔ نعیم کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نعیم بن حمار اور بعض نے ابن ہمار کہا ہے۔ انیس ابن ہمار اور ابن ہمار بھی کہا جاتا ہے جبکہ صحیح ابن ہمار ہی ہے۔ ابونعیم کو اس میں وہم ہو گیا ہے وہ ابن حمار کہتے ہیں انہوں نے اس میں خطا کی ہے۔ اور پھر نعیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ چھوڑ دیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابونعیم اس کی خبر دی ہے۔

۳۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الصُّحَى

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَلَاءِ نَا يُونسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فَلَانٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَابِشَةَ وَأَبِي أَمَامَةَ وَغُبَيْةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ وَأَبِي أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَأَبِي عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا لَوْجِهِ.

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدًا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِيٍّ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَأَغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانٍ وَكَعَبَاتٍ مَا زَايَتْهُ صَلَاةُ قَطٍّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُعِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ أَحْمَدُ رَأَى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ أُمِّ هَانِيٍّ وَاخْتَلَفُوا فِي نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ حَمَارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ حَمَارٍ وَيُقَالُ ابْنُ حَمَارٍ وَيَقُولُ ابْنُ هَمَامٍ وَالصَّحِيحُ ابْنُ حَمَارٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَهَمَّ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ حَمَارٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ.

۳۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بنی آدم! تو میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے دن بھر کے کاموں کو پورا کروں گا۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع بن جریج اور کئی ائمہ حدیث نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم نہاس کو اس حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتیں ہمیشہ پڑھیں اس کے گنہ بخش دئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھگ کی طرح ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے تو ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں پڑھیں گے۔

حاشیہ: چاشت کی نماز احناف کے نزدیک مستحب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس کو ہمیشہ نہیں پڑھا۔ تہجد کی طرح ان کی بھی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

۳۶۱: باب زوال کے وقت نماز پڑھنا

۳۶۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت عیٰی اور ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن سائبؓ کی حدیث حسن

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا أَبُو مُسَهَّرٍ نَا إسماعيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَدِمَّ ارْتِكَاعُ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَيْكَ إِحْرَاءً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزَوْي وَكَيْعُ وَالتَّضَرُّبُ شَمَلٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ .

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى الْبَصْرِيِّ نَا يَرْبُذُ بْنُ زُوَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الصُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

۳۶۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رِبْعَةَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى حَتَّى يَقُولَ لَا يَدْعُ وَيَدْعُهَا حَتَّى يَقُولَ لَا يُصَلِّي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۳۶۱: باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو ذَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ أَبِي الرَّضَا حُو أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدَّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحَزْرِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَحَدٌ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ

غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعت نماز ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۳۴۲: باب نماز حاجت

۴۶۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.....“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گنہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ بخشے بغیر میرے کسی غم کو دور رکھے بغیر میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پورا کرے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے) امام بیہقی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس اسناد میں کلام ہے اور فائدہ بن عبد الرحمن ضعیف ہیں اور وہ فائدہ ابو الورقاء ہیں۔

۳۴۳: باب استخارے کی نماز

۴۶۳: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔ فرماتے اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ پڑھے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَاجَتِي كَمَا تَأْتِيكَ الْأُمُورُ“ اور اپنی حاجت کا نام لے یعنی لفظ ”هَذَا الْأَمْرُ“ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے (اے اللہ میں تیرے علم کے وسیع سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کے وسیع سے تجھ سے قدرت

أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَدَّثَنَا عَنْ غَرِيبٍ وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يَسْلَمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

۳۴۲: بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْحَاجَةِ

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَاعَبُذُ اللَّهِ بْنِ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ وَنَاعَبُذُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ فَايِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ فَايِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَايِدُ هُوَ أَبُو الْوَرَقَاءِ.

۳۴۳: بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْإِسْتِخَارَةِ

۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبُذُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَبِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنْ لِقُرْآنٍ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ

گناہوں۔ اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قہر نہیں۔ تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ اے اللہ اگر یہ مقصد میرے لئے میرے دین، میری دنیا، آخرت، زندگی یا فرمایا اس جہان میں اور آخرت کے دن (جہان) میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اگر تو اسے میرے دین، میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہان یا اس جہان کیلئے برا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس سے مجھے راضی کر دے) اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے عبد الرحمن بن ابی الموالی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبد الرحمن سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۶۴: باب صلوة التسبیح

۳۶۴: حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ چچا کیا میں آپؐ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپؐ کو عصیہ نہ دوں؟ کیا میں آپؐ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا اے چچا چار رکعت پڑھئے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ ”اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ“ پڑھئے پھر رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی پڑھئے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ اور پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات پڑھئے یہ ہر رکعت میں (۷۵) مرتبہ ہوا اور چاروں رکعتوں میں (۳۰۰) تین سو مرتبہ ہوا۔ اگر آپؐ کے گناہ

مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ الْعَلَامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ وَلِي الْبَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُمْ شَيْخٌ مَدَنِي ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سَفْيَانٌ حَدِيثًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

۳۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ التَّسْبِيحِ

۳۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازِدُ بْنُ حَبَابٍ الْعُكْلِيُّ نَامُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمُّ لَا أَصْلُكَ إِلَّا أَحْبُوكَ إِلَّا أَتَفْعُكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا عَمُّ صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي

(صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے ہر روز کون پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو جمعہ کے دن اگر جمعہ کو بھی نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو پھر آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافعؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۳۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے ایسے کلمات سکھائے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور جو چاہو مانگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں، ہاں (یعنی عطا فرماتا ہے)۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن ان میں اکثر صحیح نہیں ہیں۔ ابن مبارکؒ اور کئی علماء بھی صلوٰۃ التسخیر اور اس کی فضیلت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

۳۶۶: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے ان سے بیان کیا ابو وہب نے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا عبد اللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق تو انہوں نے فرمایا ”اللہ اکبر“ کہے اور پھر یہ پڑھے ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ اس کے بعد ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ پندرہ مرتبہ پڑھے پھر ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ مِثْلِ عَلَاجٍ لَغَفَّرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُولَهَا فِي يَوْمٍ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ لَهُ حَتَّى قَالَ فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ.

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَاعِبُهُ اللَّهُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَاعِظُهُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ عَدَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا فِي صَلَاتِي فَقَالَ كَبِّرِ اللَّهَ عَشْرًا وَسَبِّحِ اللَّهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتَ يَقُولُ نَعَمْ نَعَمْ وَلَهُ الْبَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيثٍ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيرُ شَيْءٍ وَقَدْ رَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةَ التَّسْبِيحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيهِ.

۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ نَابِئُهُ وَهَبٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبِّحُ فِيهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ بِقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللَّهِ

دس مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی پڑھے اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعت میں (۷۵) تسبیحات ہوئیں پھر ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اور اگر رات کی نماز پڑھ رہا ہو تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے مجھے پسند ہے۔ اگر دن کو پڑھتے ہو تو چارے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابوہب کہتے ہیں مجھے عبدالحزیز (یہ ابن ابی زمرہ ہیں) نے عبد اللہ کے متعلق کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ وہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔ احمد بن عہدہ وہب بن زمرہ سے اور وہ عبدالحزیز (ابن ابی زمرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا کہ اگر اس نماز میں بھول جائے تو کیا سجدہ سہو کر کے دونوں سجدوں میں بھی دس، دس مرتبہ تسبیحات پڑھے۔ کہا کہ نہیں یہ تین سو (۳۰۰) تسبیحات ہی ہیں۔

۳۴۵: باب نبی اکرم ﷺ

پر درود کس طرح بھیجا جائے

۴۶۷: حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ پر سلام بھیجا تو جان لیا۔ آپ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ.....“ (اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو بزرگ و برتر ہے اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بزرگ و برتر ہے) محمود نے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشْرًا يُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَبِذَلِكَ حُمْسٌ وَسُغُورٌ تَسْبِيحَةٌ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ يُبْدِئُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخُمْسٍ عَشْرَةٍ تَسْبِيحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْبِيحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلَّى ثَلَاثًا فَاحْبَبْ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ أَبُو وَهَبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يُبْدِئُ فِي الرُّكُوعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْبِيحُ التَّسْبِيحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ نَاوُهْبُ بْنُ رَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنْ سَهَا فِيهَا يَسْبِيحُ فِي سَجْدَتِي السُّهُوَ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثٌ مِائَةً تَسْبِيحَةً.

۳۴۵: بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ لِكَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ قَالَ

کہا کہ ابواسامہ کہتے ہیں کہ زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ غمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمن نے کہ ہم درود میں کہتے تھے ”وَعَلَيْسَامَعَهُمْ“ یعنی ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت اور برکت نازل فرما۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابو حمیدؓ، ابوسعودؓ، طلحہؓ، ابوسعیدؓ، بریدہؓ، زید بن حارجؓ، (انہیں ابن حارج بھی کہا جاتا ہے) اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کعب بن عجرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابویسی ہے اور ابولیلی کا نام یہاں ہے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَ زَادَنِي زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ وَنَحْنُ نَقُولُ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ أَبِي حُمَيْدٍ وَ أَبِي مَسْعُودٍ وَ طَلْحَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَ بُرَيْدَةَ وَ زَيْدِ بْنِ حَارِجَةَ وَ يُقَالُ ابْنُ حَارِجَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثْتُ حَسَنَ صَاحِبَ وَ عِدُّ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى كُنِّيَتْهُ أَبُو عِيْسَى وَ أَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ -

خلاصہ الباب: نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کی کیا حیثیت ہے؟ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ امام شافعیؒ اس کی فرضیت کے قائل ہیں پھر عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا بالاتفاق فرض ہے اور اسم گرامی کے سننے کے بعد واجب ہے اگر ایک مجلس میں اسم گرامی بار بار آئے تو امام طحطاوی کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے جبکہ بعض دوسرے حضرات کے نزدیک ایک مرتبہ واجب ہے۔ بعض مساجد میں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نمازوں کے بعد بالخصوص نماز جمعہ کے التزام کے ساتھ جماعت بنا کر اور کھڑے ہو کر با آواز بلند درود وسد م پڑھتے ہیں جو لوگ ان کے اس عمل میں شریک نہیں ہوتے ان کو طرح طرح سے بدنام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں عموماً مسجدوں میں نزاع و جھگڑے پیدا ہوتے ہیں خاص طور سے ہمارے اس بد فتن دور میں واضح رہے کہ یہ عمل کھلی ہوئی بدعت اور گمراہی ہے

۳۴۶: باب درود کی فضیلت

کے بارے میں

۳۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے اور اس کے حصے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

۴۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَفَمَةَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَ رَوَى عَنِ النَّسَائِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ ﷺ بِهَا عَشْرًا وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ -

۴۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن

۴۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَ سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِي عَلَى

عوف، عامر بن ربیعہ، عمار، ابوطحہ، انس، ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اور کئی علماء سے مروی ہے کہ اگر صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت ہے اور اگر (صلوٰۃ) درود کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد طلب مغفرت ہے۔

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علاء بن عبد الرحمن یعقوب کے بیٹے اور حرثہ کے مولیٰ ہیں اور علاء تابعین میں سے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے احادیث سنی ہیں جبکہ عبد الرحمن یعقوب یعنی علاء کے والد بھی تابعی ہیں انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور یعقوب کبار تابعین میں سے ہیں اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

۴۷۱: ہم سے روایت کی عباس بن عبد العظیم عنہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی انہوں نے مالک بن انس انہوں نے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب، وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے جب تک وہ دین میں خوب سمجھ بوجھ حاصل نہ کر لے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

صَلَاةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَمَّارٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا صَلَاةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةِ وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا سَتَفَارُ .

۴۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ الْمُصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تَصْلَى عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ هُوَ مَوْلَى الْحَرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوبَ هُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ قَدْ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْهُ .

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَالْعَبْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِيعُ لِي سَوْقُنَا إِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے متعلق ابواب

۳۴۷: باب جمعہ کے دن کی فضیلت

۳۴۷: بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن آپ جنت میں داخل کئے گئے۔ اسی دن آپ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہؓ، سلیمانؓ، ابوذرؓ، سعید بن عبادہؓ اور اوس بن اوسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنِيرَةِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۴۸: جمعہ کے دن کی وہ ساعت

۳۴۸: بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى

جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے

فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن ابی حمید ضعیف ہیں انہیں بعض علماء نے حافظے میں ضعیف کہا ہے انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابواب اہم انصاریؒ یہی ہیں جو منکر الحدیث ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ وہ گھڑی عصر سے غروب آفتاب تک ہے (یعنی قبولیت کی) امام احمد رحمہ اللہ اور امام حنن

۴۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ نَاعِمُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ نَاعِمُ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّبِعُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ الَّتِي غِيُوبَةُ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ بَعْضُ ضَعْفٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَيُقَالُ هُوَ إِبْرَاهِيمُ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثر
احادیث میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی
امید ہے وہ عصر کی نماز کے بعد ہے اور یہ بھی امید ہے کہ وہ
زوال آفتاب کے بعد ہو۔

۴۷۴: روایت کی ہم سے زیادہ بن ابیوب بغدادی نے انہوں نے
ابوعامر عقدی انہوں نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف حزن
انہوں نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا اور انہوں نے نبی اکرم
ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ بندہ
جب اللہ سے اس وقت میں سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور
عطی کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسا وقت
ہے۔ فرمایا نماز (جمعہ) کے سنے کھڑے ہونے سے فارغ ہونے
تک۔ اس باب میں ابو موسیٰ، ابو ذر، سلمان، عبد اللہ بن سلام،
ابولہبہؓ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی
فرماتے ہیں کہ حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

۴۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا تم دنوں میں بہترین دن کہ اس میں سورج نکلتا ہے جمعہ
کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن
جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن (جنت) سے نکالے گئے۔
اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں مسلمان بندہ نماز
پڑھتا ہو پھر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے
وہ چیز ضرور عطی کر دیتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے
عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو ان سے اس حدیث کا تذکرہ
کیا۔ انہوں نے فرمایا میں وہ گھڑی جانتا ہوں۔ میں نے کہا پھر
مجھے بتائیے اور بخل سے کام نہ لیجئے۔ انہوں نے کہا عصر سے
غروب آفتاب تک۔ میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ آپ
ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور عصر
کے بعد تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص کہیں نماز کے انتظار

بعد العصر الی ان تغرب الشمس وبہ یقول احمدا
واسحق وقال احمدا کثر الحدیث فی الساعۃ الّٰہی
ترجی فیہا اجابۃ الدعۃ انہا تعد صلوة العصر
وترجی بعد زوال الشمس۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ مَا أَبُو عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ. كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَبْنُ عَوْفٍ
الْمَزْنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدَ
فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّةُ
سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى انْصِرَافِ
مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي ذَرٍّ
وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَبِي لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ
عَبَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۷۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَافِعُ
نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ
مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ
طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلَقَ آدَمَ وَفِيهِ
أُذِلَّ الْجَنَّةُ وَفِيهِ أَهْطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا
عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيُ فَيَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ
هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِتَنَكُّ السَّاعَةِ فَقُلْتُ
أَخْبَرْنِي بِهَا وَلَا تَصْنُ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ
إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُوَافِقُهَا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَهُوَ يُصَلِّيُ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا
يُصَلِّيُ فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ

میں بیٹھے گویا کہ وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں یہ تو فرمایا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہ بھی اسی طرح ہے اور اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ امام ابویسعی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ”اخبرنی بہا وَلَا تَضُنْ بِہَا عَلٰی“ کے معنی یہ ہیں کہ اس میں میرے ساتھ بخل نہ کرو۔ ”الظنن“ بخل کو اور ”الظنن“ اسے کہتے ہیں کہ جس پر تہمت لگائی جائے۔

۳۴۹: باب جمعہ کے دن غسل کرنا

۴۷۶: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔ اس باب میں ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث زہری سے بھی مروی ہے۔ وہ عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۷۷: ہم سے روایت کی حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد انہوں نے ابن شہاب انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام محمد بن اسلم بخاری کہتے ہیں زہری کی سالم سے مروی حدیث جس میں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی ان کے والد سے روایت دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ زہری کے بعض دوست زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر کی اولاد میں سے کسی نے ابن عمر کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابی داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کون سا وقت ہے (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) انہوں نے کہا میں نے اذان سن لی اور صرف وضو کیا زیادہ دیر تو نہیں لگائی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی کہ غسل کی جگہ وضو کیا (یعنی دیر بھی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَضُنْ بِهَا عَلٰی لَا تَبْخُلْ بِهَا عَلٰی وَالظَّنُّ الْبَخْلُ وَالظَّنُّ الْمَتَهُمُ.

۳۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَابْرَاءَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا.

۴۷۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيَةُ سَاعَةِ هَذِهِ فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ الْبَدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَمْرًا بِالْغُسْلِ. کی اور غسل بھی نہیں کیا) جبکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کا حکم دیا ہے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَفَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ سُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعَا عُمَرَ يُخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُ عِيسَى سَأَلَ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ الصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَفَدَرَوِي عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ.

۴۷۸: ہم سے بیان کی یہ حدیث محمد بن ابان نے عبد الرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر اور وہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بھی عبد اللہ بن صالح انہوں نے لیث انہوں نے یونس اور انہوں نے زہری یہ حدیث روایت کی ہے اور مالک اس حدیث کو زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہ عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور حدیث ذکر کی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے روایت صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مالک سے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰: باب جمعہ کے دن غسل کرنے کی

فضیلت کے بارے میں

۴۷۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کروایا اور مسجد جلدی گیا، اس کا ابتدائی خطبہ پایا اور امام کے نزدیک ہوا، خطبے کو سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس کو ہر قدم پر ایک سال تک روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے۔ محمود نے اس حدیث میں کہا کہ وکیع نے کہا کہ اس نے غسل کیا اور اپنی بیوی کو غسل کروایا۔ ابن مبارک سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جس نے اپنے سر کو دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابو زر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوالیوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابوالاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

۳۵۰: باب فی فضل الغسل

یوم الجمعة

۴۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَوَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَأَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَتَغَرَّ وَذَنَّاوِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَلَ امْرَأَتَهُ وَوَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَسَلَ وَاعْتَسَلَ يَغْنَى غَسْلَ رَأْسِهِ وَاعْتَسَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيُّ اسْمُهُ شَرَاهِيلُ بْنُ آدَةَ

۳۵۱: بَابُ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاسِعِيذُ بْنُ سَفِيَّانَ الْحَضْرِيُّ نَاشِغَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَبَعَثَ وَمِنْ اغْتَسَلَ بِالْمُغْسَلِ الْفَضْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْبَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعَثَ هُمْ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنَّ جُزْئَ الْوُضُوءِ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنْ يُجْزَى الْوُضُوءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا سَدَّ عَلَى أَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ عَلَى الْإِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيثٌ سَمَرٌ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمْنَا أَنَّ أَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الْخِيَارِ لَمْ يَشْرُكَ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتَّى يَزِدَّهُ وَيَقُولَ لَهُ رَاغَتِيسِلْ وَلَمَّا خَفِيَ عَلَى عُثْمَانَ ذَلِكَ مَعَ عِلْمِهِ بِذَلِكَ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ غَيْرٌ وَجُوبٌ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ كَذَلِكَ.

۳۸۱: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَنِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ اتَى الْجُمُعَةَ قَدْ نَاوَا اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَعَنَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۱: باب جمعہ کے دن وضو کرنا

۳۸۰: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں سمرہ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت قتادہ کے بعض ساتھی اسے قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے اسے قتادہ سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت عمرؓ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا ہے کہ وضو بھی کافی ہے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم دیا اور اگر یہ دونوں حضرات جانتے ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل کا حکم وجوب کے لئے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ جاؤ اور غسل کرو۔ پھر یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا ہوا نہ ہوتا کیوں کہ وہ ہر حکم جانتے تھے لیکن اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں ہے۔

۳۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا اور امام سے نزدیک ہو کر بیٹھا پھر خطبہ سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے اس کے گنہ بخش دیے جائیں گے اور مزید تین دن کے گنہ بھی بخش دیے جائیں گے۔ درجو کنکریوں سے کھیت رہا اس نے انبو کا مہیا (اس

کے لیے اس کا اجر نہیں ہے)۔

۳۵۲: باب جمعة کی نماز کے لیے جہدی جانا

۴۸۲. حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا جس طرح جنابت سے (اچھی طرح) غسل کیا جاتا ہے اور اول وقت مسجد گیا۔ گویا اس نے اونٹ کی قربانی پیش کی۔ پھر جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی پیش کی۔ چوتھری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینک والے دنبے کی قربانی پیش کی پھر جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کی ورنہ پانچویں گھڑی میں گیا وہ اس طرح ہے جیسے اس نے تدک راہ میں ایک اندا خرچ کیا اور جب امام خطبہ پڑھنے کیسے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ اور سرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳: باب بغیر عذر جمعہ ترک کرنا

۴۸۳. حضرت عبیدہ بن سفیان روایت کرتے ہیں ابو الجعدؓ سے (یعنی ضمیری جو محمد بن عمر کے قول کے مطابق صحابی بھی نہیں) ابو الجعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے نہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ و سرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابو جعد کی حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے ابو جعد ضمیری کا نام پوچھا تو نہیں ان کا نام معلوم نہیں تھا نہوں کہا میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی روایت جانتا ہوں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو محمد بن عمروؓ کی روایت کے مدد و نہیں جانتے۔

۳۵۲: باب ما جاء في التكبير الى الجمعة

۴۸۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ مِمَّنْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ سِدْنَةً وَمِنْ رَاحٍ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمِنْ رَاحٍ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَنْشًا أَقْرَنَ وَمِنْ رَاحٍ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الدِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسُمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۳: باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر

۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُسْرَمٍ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوَنَّا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ وَفِي النَّبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي الْجَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ اسْمِ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَمَنْ يَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَالَ اعْرِفْ لَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ

۳۵۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ كَمِ يُؤْتِي إِلَى الْجُمُعَةِ
 ۳۸۴: حَدَّثَنَا عَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ قَالَا
 ثنا الفضل بن دُكَيْنٍ بِإِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ رَجُلٍ
 مِنْ أَهْلِ قَبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ شَهِدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قَبَاءَ قَالَ أَبُو عِيْسَى
 هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ
 فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ
 وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَا وَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ
 وَهَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ إِنَّمَا يَرَوِي مِنْ
 حَدِيثِ مُعَارِكِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ وَضَعَفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الْمُقْبَرِيِّ فِي الْحَدِيثِ
 وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ
 فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى
 مَنْزِلِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ إِلَّا عَلَى مَنْ
 سَمِعَ السَّدَّاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ
 سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ
 حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا عَلَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكَرْ
 أَحْمَدُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
 قَالَ أَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لَا حُمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ فِيهِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ
 نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحِجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ نَامِعَارِ كُ بْنُ عَادٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ
 عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ فَقَضَبَ عَلِيُّ أَحْمَدُ

۳۵۴: باب کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو
 ۳۸۴: ثور اہل قباء میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں
 اور وہ اپنے والد (جو صحابی ہیں) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں
 نے کہہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں علم دیا کہ ہم قباء سے جمعہ میں
 حاضر ہوں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو
 اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ
 سے مروی احادیث میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔ حضرت
 ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ اس پر
 واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے (یعنی جمعہ
 پڑھنے کے بعد) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ یہ معارک بن
 عباد کی عبد اللہ بن سعید مقبری سے روایت ہے اور یحییٰ بن سعید
 قطان، عبد اللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔ اہل علم کا اس
 میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے۔ بعض اہل علم کے
 نزدیک جمعہ اس کے لئے ضروری ہے جو رات کو گھر واپس
 سکے۔ بعض علماء کہتے ہیں جو اذان سے اس پر واجب
 ہے۔ امام شافعی، احمد اور سحاق کا یہی قول ہے۔ (امام ترمذی
 فرماتے ہیں) میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ ہم احمد بن
 حنبل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر
 واجب ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس کے متعلق کوئی حدیث
 بیان نہیں کی۔ احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل
 سے کہا کہ اس مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ کے واسطے سے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔ امام احمد نے پوچھا
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ میں نے کہا ہاں ہم سے بیان
 کیا حجاج بن نصیر نے انہوں نے مہارک بن عباد انہوں نے
 عبد اللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد اور وہ ابو ہریرہؓ
 سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ
 اس پر واجب ہے جو رات ہوئے سے پہلے اپنے گھر پہنچ
 جائے۔ احمد بن حسن کہتے ہیں، امام احمد بن حنبل یہ سن کر غصے

میں آگئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کرو، امام احمد نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ اسے حدیث نہیں سمجھتے تھے کیوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَإِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يُعْذِ هَذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا وَضَعْفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ.

۳۵۵: باب وقت جمعہ کے بارے میں

۴۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

۳۵۵: بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۴۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

۴۸۶: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں ابو داؤد و طیالسی سے انہوں نے سلیم بن سلمان سے انہوں نے عثمان بن عبد الرحمن التیمی سے انہوں نے انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں سلمہ بن اکوع، جابر اور زبیر بن عوام سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسا کہ ظہر کی نماز کا وقت۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے تو اسے نماز کا لوٹانا (یعنی دوبارہ پڑھنا) ضروری نہیں۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

۳۵۶: باب منبر پر خطبہ پڑھنا

۴۸۷: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو کھجور کا تنارونے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے چمٹا لیا۔ پس وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت انس، جابر، سہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن غریب صحیح ہے اور معاذ بن عطاء بصرہ کے رہنے والے ہیں جو ابوعمر و بن سلاء

۳۵۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۴۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَلَّاسُ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْطَبُ إِلَى جَذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَنْ الْجَذْعِ حَتَّى آتَاهُ فَأَلْتَزَمَهُ فَسَكَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي ابْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالِ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمُعَاذُ بْنُ

کے بھائی ہیں۔

الْعَلَاءُ هُوَ بَصْرِيُّ الْخَوَابِي عُمَرُ وَبْنُ الْعَلَاءِ.

۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

۳۵۷: باب دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنا

۴۸۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَاخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَاعْبِيدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي رَأَاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ يَفْصِلُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ.

۴۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے اور بیٹھ جاتے پھر لوگ کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عمر سرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور علماء کے نزدیک یہی ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فرق کر دے۔

۳۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

۳۵۸: باب خطبہ مختصر پڑھنا

۴۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۸۹: حضرت جابر بن عمر سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ زیادہ حویل اور نہ زیادہ مختصر) اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ جابر بن عمر سرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۵۹: باب منبر پر قرآن پڑھنا

۴۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَا دَوَايَا مَالِكٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ يَعْنِي نَسِي أُمَيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ اخْتَارَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْرَأُوا إِلَّا مَا فِي الْخُطْبَةِ أَيَّامِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِذَا خُطِبَ إِلَّا مَا قُلِمَ يَقْرَأُ فِي خُطْبَتِهِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

۴۹۰: صفوان بن یعلیٰ ابن امیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ”وَنَا دَوَايَا مَالِكٌ“ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عمر سرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یعلیٰ بن امیہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت اسی پر عمل پیرا ہے کہ خطبہ میں قرآن کی آیات پڑھی جائیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر امام خطبہ دیتے ہوئے قرآن کی کوئی آیت نہ پڑھے تو خطبہ

أَعَادَ الْخُطْبَةَ

دوبارہ پڑھے۔

۳۶۰: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ
 ۳۹۱: حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
 الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَنَا بِوُجُوهِنَا
 وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
 مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
 الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةٍ ضَعِيفٌ ذَا هَبِّ الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِ
 بَنِي وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَجِبُونَ اسْتِقْبَالَ
 الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ
 وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا
 الْبَابِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

۳۶۱: بَابُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ

الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۳۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعَادٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَ بَنِي
 دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ
 فَأَرْكَعْ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
 ۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِطِيَانُ بْنُ
 عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ أَبِي سَرْجٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ وَمَرَّ أَنْ يَخْطُبَ فَقَامَ يُصَلِّي فَجَاءَ الْحَرَسُ
 لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ اتَّيَاهُ فَقُلْنَا
 رَحِمَكَ اللَّهُ كَاذُوا لَيَقْعُوبُكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لَا تُرْ

۳۶۰: باب خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا
 ۳۹۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے منبر پر
 تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر دیتے
 تھے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے
 اور منصور کی حدیث کو ہم محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت کے
 علاوہ نہیں جانتے محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں۔ ہمارے
 اصحاب کے نزدیک یہ حدیثوں کو بھلا دینے والے ہیں۔
 صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ امام کی طرف چہرہ
 کرنا مستحب ہے۔ یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا
 قول ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث ثابت نہیں
 ہے۔

۳۶۱: باب امام کے خطبہ دیتے

ہوئے آنے والا شخص دو رکعت پڑھے

۳۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی
 اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔
 آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے
 کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور پڑھو۔ امام عیسیٰ ترمذی
 فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۳: حضرت عیاض بن عبد اللہ بن ابوسرح فرماتے ہیں کہ
 حضرت ابوسعید خدریؓ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو
 مروان خطبہ دے رہا تھا۔ انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔
 اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آئے لیکن آپ نہ مانے
 یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے
 فارغ ہو گئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم

کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں انہیں (دور کعتوں کو) رسول اللہ ﷺ سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا پھر واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میں نے کہیں صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا (دور کعتیں پڑھنے کا)۔ اس نے دور کعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ خطبہ دیتے رہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبہ کے دوران آتے تو دور کعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ابو عبد الرحمن مقرئ انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ محمد بن عجلان ثقہ اور مامون فی الحدیث ہیں۔ اس باب میں جابرؓ ابو ہریرہؓ اور اسلم بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید خدریؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو

كُهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةِ نَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْمُرُ بِهِ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْرِيُّ يَرَاهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَا مَوَّنَا فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا دَخَلَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۴: قتیبہ علاء بن خالد قرطبیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن بصریؒ کو دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ پڑھ رہا تھا انہوں نے دور کعتیں پڑھیں اور پھر بیٹھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا۔ وروہ خود حضرت جابرؓ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۳۶۲: باب جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو

کلام مکروہ ہے

۳۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو اس دوران اگر کسی نے کہا کہ چپ رہو تو اس نے لغو بات کی۔ اس باب میں ابن ابی اوفیؒ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلَاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلَاءِ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَسَسَ إِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اتِّبَاعًا لِلْحَدِيثِ وَهُوَ رَوَى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْكَلَامِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

۳۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلَاءِ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ هَرَّ غَقِيلَ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ

عند سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران بات کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی اشارے سے منع کرے۔ لیکن سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم دونوں کی اجازت دیتے ہیں جن میں امام احمد ورسحاق بھی شامل ہیں جبکہ بعض علماء تابعین وغیرہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں

کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

۴۹۶: سہل بن معاذ بن انس بھی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے اسے جہنم پر جانے کے لئے پل بنایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں سہل بن معاذ بن انس جہنی کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو رشدین بن سعد کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء نے شدت اختیار کی ہے۔ بعض علماء رشدین بن سعد کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۳۶۴: باب امام کے

خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے

۴۹۷: سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حیوۃ سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمَّا عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ كَرَهُوا لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَالُوا إِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهُ قَالَ لَا يُبْكَرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاجْتَنَبُوا فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۳۶۳: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطُّي

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زُبَّانِ بْنِ قَابِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدُّدُوا فِي ذَلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَضَعْفُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۳۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الِاخْتِبَاءِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا مَا أَمَّا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ

۱۔ حیوۃ احتباء کو کہتے ہیں اور احتباء دونوں کھنٹوں کو بیٹ کے ساتھ مد کر اوپر کی طرف کرنا اور کولہوں پر بیٹھ کر اور ٹانگوں کو کسی چیز سے باندھ دینے یا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ ورنہ اس طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر تو اسے قیام کہتے ہیں۔

ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت جمعہ کے خطبے کے دوران حبوہ کو مکروہ سمجھتی ہے۔ جبکہ بعض حضرات جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی شامل ہیں نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ خطبے کے دوران اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۶۵: باب منبر پر دعا کے

لئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۳۹۸: احمد بن منیع، ہشیم سے اور وہ حصین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمارہ بن رویہ سے بشر بن دوان کے خطبہ دیتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر یہ سن کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے اور نیکے ہاتھوں کو خراب کرے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہشیم نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابو یوسفی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶: باب جمعہ کی اذان

۴۹۹: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان امام کے نکلنے پر ہوا کرتی تھی پھر نماز کی اقامت ہوتی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زیادہ ہوئی تیسری اذان زیادہ ہوئی (یعنی بشمول تکبیر کے) زور سے۔

۳۶۷: باب امام کا منبر سے اترنے کے

بعد بات کرنا

۵۰۰: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم

بُنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ لَا يَرِيَانُ بِالْحَبْوَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بَأْسًا.

۳۶۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ

الْيَدَيْنِ عَلَى الْمَنْبَرِ

۴۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْتَةَ وَبِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَابَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۶: بَاب مَا جَاءَ فِي آذَانِ الْجُمُعَةِ

۴۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَطَّاطُ عَنْ أَبِي ذُلَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الْآذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَأَى الْبَدَأَ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ

نُزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمَنْبَرِ

۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ

ﷺ منبر سے اترتے تو بوقت ضرورت بات کر لیتے تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم جریر بن حازم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے میں نے امام بخاری سے سنا کہ جریر بن حازم کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے اور صحیح ثابت کی حضرت انسؓ سے مروی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک مرتبہ) اقامت کہی جانے کے بعد ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ اوگھنے لگے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث تو یہ ہے جبکہ جریر بن حازم کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں اگرچہ وہ صدوق ہیں۔ امام بخاری ہی کہتے ہیں کہ جریر بن حازم کو ثابت کی انسؓ سے مروی اس حدیث میں بھی وہم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حماد بن زید سے مروی ہے کہ وہ ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج صوف نے یحییٰ بن ابو کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن قادہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے سنے اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو، اس پر جریر وہم میں مبتلا ہو گئے انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۰۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور وہ قبلے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے بعض حضرات کو نبی اکرم ﷺ کے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے اوگھتے ہوئے دیکھا۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَهُمْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ حَتَّى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ رَبَّمَا يَهُمُّ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُمْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يُرَوَى عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجُ الصَّوْفِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي فَوَهُمَ جَرِيرُ فَظَنُّ أَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تَقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ

کے بارے میں

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحِثٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَادْرَكَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكَوْفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالتَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

۵۰۲: حضرت عبداللہ بن ابی رافع (رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ) سے روایت کہ مروان حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر کے مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ”سورۃ الجمعہ“ اور دوسری رکعت میں ”سورۃ المنافقون“ پڑھی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ آپؓ نے یہ دونوں سورتیں اس لئے پڑھیں کہ حضرت علیؓ کو فہم میں یہی پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، نعمان بن بشیرؓ اور ابو عتبہؓ خود ان سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں ”سورۃ الاعلیٰ“ اور ”سورۃ الغاشیہ“ پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ فِي

۳۶۹: باب جمعہ کے

صَلَوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَيَّ الْإِنْسَانُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ

۵۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدہ (ام تنزیل) اور سورۃ الدھر (وہل ائی علی الإنسان) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسے سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے بخول سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰: بَابُ فِي الصَّلَوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۳۷۰: باب جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۵۰۴: سالم اپنے والد اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے

تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۵: نافع، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷: روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت تر سمجھتے تھے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوریؓ اور ابن مبارکؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اسحاقؓ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر پر پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ. ۵۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْلَيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمِيٍّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سَهْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبَاتًا فِي الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَسْحَقُ إِنَّ صَلَاتِي فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا وَإِنْ صَلَّيْتُ فِي بَيْتِهِ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَاجْتَنَحْتُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَابْنُ عُمَرَ نَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى

تھے در پھر ابن عمرؓ نے نبی ﷺ کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں دو رکعت اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔

۵۰۸: ہم سے یہ بات بیان کی ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھیں۔ سعید بن عبد الرحمن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی دوست کون سے زیادہ حقیر جاننے والا دیکھا ورنہ ان کے نزدیک درامم اونٹ کی ٹیگنی کے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ امام ابو یوسفؒ کی ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے بحوالہ سفیان بن عیینہ سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ أَرْبَعًا.

۵۰۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا انْصَرَفَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا الدَّرَاهِمَ أَهْوَنَ عِنْدَهُ مِنْهُ إِنْ كَانَتْ الدَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبُعْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ أَسَنَ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

فقائلون: قد رآيناه جمعہ کے بعد کی سنتوں کی رکعتوں کے متعلق پڑھ ترمذی شریف کے علاوہ اور کتب احادیث کو ملا کر معصوم ہوتا ہے کہ وہ چار اور چھ رکعت ثابت ہیں احناف نے چھ رکعت پڑھنے کا مسک اختیار کیا ہے۔

۳۷۱: بَابُ فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً ۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے تمام نماز کو پائی۔ امام ابو یوسفؒ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ورا کثر عطاء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک رکعت ملی تو دوسری کو اس کے ساتھ ملا لے اور اگر امام قعدہ کی حالت میں پہنچے تو چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شفعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ، وراحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ عَنِ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ أَدْرَكَهُمْ جَلَسُوا صَلَّى أَرْبَعًا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

فقائلون: احناف کا مختلف احادیث کو دیکھنے کے بعد یہ مسک ہے کہ جو آدمی جمعہ کی نماز میں تشہد میں مل گیا اسے جمعہ مل گیا۔ لیکن ایسا کرنا یا معمولاً تاخیر سے جانا گناہ ہے اول وقت مسجد میں جانا چاہئے ورنہ امام کا عربی خطبہ پورا سنانا چاہئے اور برصغیر

میں عربی خطبہ سے پہلے اردو میں تقریر ہوتی ہے گو اب علماء اس کو اختلافی مسئلہ کی نذر کر دیتے ہیں یہ غلط ہے۔ اصلاح معاشرہ، تعمیر سیرت اور اتباع سنت نبوی ﷺ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر وعظ ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں چونکہ لوگ نماز روزے زکوٰۃ کے متعلق کم جانتے ہیں اور جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو غلط پڑھتے ہیں پہلے اس کی اصلاح ہونی چاہیے اور اس کے سب سے اول وقت جا کر وعظ سنا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں عشاء ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں ہندو مگھر سے خطبے کے وقت چلتے ہیں۔ عشاء اور سامعین دونوں کا وطیرہ غلط ہے۔ خطبے کو مثبت سوچ و فکر کو پروان چڑھانے کے لئے ہونا چاہئے۔

۳۷۲: باب جمعہ کے دن قیلولہ

۵۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانا بھی جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ بھی جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

۳۷۳: باب جو اونگھے جمعہ میں تو وہ اپنی جگہ سے

اُٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے

۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۴: باب جمعہ کے دن سفر کرنا

۵۱۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عبداللہ بن رواحہؓ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور اتفاق سے وہ دن جمعہ کا تھا۔ ان کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے عبداللہ نے کہا میں پیچھے رہ جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ سکوں پھر ان سے جا ملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں دیکھ تو پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے منع

۳۷۲: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْدُو فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۳: بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْخُجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَاءَهُ فَقَالَ اتَّخَلَّفْ فَأَصْلُبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْخُفَّهْمُ فَلَمَّا صَلَّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ مَا

مَنْعَكَ أَنْ تَغْدُوَ وَمَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَصْلِيَ مِنْكَ ثُمَّ أَخَذَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَذْرَكْتُ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَحْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحَمْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ الْحَكَمَ مِنْ مَقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَحَادِيثٍ وَعِنْدَهَا شُعْبَةُ وَلَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمَ مِنْ مَقْسَمٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرَوْا بَعْضُهُمْ بِأَسَا بَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَخْضِرِ الصَّلَاةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ.

کیا؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھر ان سے جا ملوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو کچھ زمین میں ہے اتنا مال صدقہ بھی کر دو تو ان کے سویرے چنے کی فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ہم نہیں جانتے۔ یحییٰ بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے انہیں گنا۔ یہ حدیث ان پانچ میں نہیں گویا کہ یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی۔ جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر صبح ہو جائے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر سفر کے لئے روانہ ہو۔

۳۷۵: باب جمعہ کے دن مسواک کرنا

اور خوشبو لگانا

۵۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک گھر کی خوشبو لگائے (یعنی گھر پر موجود خوشبو لگائے) اور اگر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شیخ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۱۴: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زید نے اوپر کی حدیث کی مثل۔ ۷۷۱: ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں براء کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسما عیسیٰ بن ابراہیم تمیمی سے بہتر ہے۔ اسما عیسیٰ بن برہم تمیمی حدیث میں ضعیف ہیں۔

۳۷۵: بَابُ فِي السَّوَاكِ وَالطِّيبِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمْسَسَ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبٍ أَوْ لَبَنٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءَ لَهُ طِيبٌ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ.

۵۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَايَةُ هُشَيْمٍ أَحْسَنُ مِنْ رَوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُصَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

حَلَّالٌ صَدَقَ: [الباب: جمع میم کی بیش یا سکون دونوں کے ساتھ درست ہے زمانہ جاہلیت میں یوم العروہ (رحمت) کا دن کہتے تھے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عرفہ کا دن افضل ہے جمہور علماء جمعہ کے دن کو افضل مانتے ہیں اس اختلاف کا ثمرہ نتیجہ اس وقت ظاہر ہوگا جب ایک شخص نے نذر مانی کہ سال میں افضل دن روزہ رکھوں گا تو جمہور کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نذر پوری ہو جائے گی (۲) قبولیت کی ساعت میں عشاء کا اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ زمانہ نبوی ﷺ کیلئے مخصوص ہے البتہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر اس کی تعیین کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ امام ترمذی نے دو قول ذکر کئے ہیں اس نئے عصر سے مغرب تک تو دعا و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہئے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دے ہو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (۳) جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے (۴) یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جو شخص شہر سے اتنا دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لئے آکر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر جمعہ واجب ہے مسئلہ دیہات میں جمعہ کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر (یا قریہ کبیرہ) شرط ہے اور دیہات میں جمعہ جائز نہیں ان کی دلیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی معروف روایت ہے کہ لوگ اپنے اپنے مقامات اور بستیوں سے باریاں مقرر کر کے جمعہ میں شریک ہونے کے لئے مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہو تو ان کو جمعہ کے لئے باریاں مقرر کر کے مدینہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ ”عوالیٰ“ ہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے۔ (۵) یعنی نماز کو طویل کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کی فقاہت (دینی سمجھ) کی علامت ہے (۶) شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک خطبہ کے دوران آنے والا تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے اس لئے کہ علامہ نووی شافعیؒ کے اعتراف کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ خطیب کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (۷) احتیاء عام حالات میں بالاتفاق جائز ہے لیکن خطبہ جمعہ کے وقت مذکورہ حدیث ۴۹۷ باب سے س.س کی کراہت معصوم ہوتی ہے مگر ابوداؤد ج.۱: ص ۵۵۰ باب الاحتیاء وغیرہ کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت احتیاء جمعہ کے دن بھی مکروہ نہیں سمجھتی تھی۔ امام طحاویؒ نے دونوں حدیثوں میں تطبیق کی ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد انسان احتیاء کرے اگر پہلے سے احتیاء کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ جن صحابہؓ سے احتیاء منقول ہے وہ خطبہ سے پہلے ہی احتیاء کرتے تھے۔ (۸) ابو حنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام و کلام جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ضعیف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا راوی کو وہم ہو گیا اور اسے نماز جمعہ کا واقعہ قرار دے دیا۔

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے ابواب

۳۷۶: باب عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

۵۱۵: حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا سنت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلتا مستحب ہے اور بغیر عذر کے کسی (سواری) پر سوار نہ ہو۔

۳۷۷: باب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا

۵۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے اور پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحیحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینے والے پہلے شخص مروان بن حکم تھا۔

۳۷۶: بَابُ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدِ

۵۱۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَجِبُونَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ لَا يَرْكَبَ إِلَّا مِنْ عَذْرِ.

۳۷۷: بَابُ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ.

۳۷۸: بَابُ أَنْ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۳۷۸: باب عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی

۵۱۷: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کی مرتبہ بغیر ذات اور تکبیر کے پڑھی۔ اس باب میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عیدین یا کسی نفل نماز کے لئے اذان نہ دی جائے۔

۳۷۹: باب عیدین کی نماز میں قراءت

۵۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ اور ”وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ“ پڑھتے تھے اور کبھی عید جمعہ کے دن ہوتی تو بھی یہی دونوں سورتیں (جمعہ اور عید) دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ اس باب میں ابو واقد، سرہ بن جندب اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح سفیان ثوری اور معمر بن ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابو عوانہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر روایت کرتا ہے وہ اپنے والد وہ حبیب بن سالم وہ اپنے والد اور وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ حبیب بن سالم کی ان کے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ یہ نعمان بن بشیر کے مولیٰ ہیں اور ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بن عیینہ سے مروی کہ وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ان حضرات کی روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورۃ ”ق“ اور ”اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ“ پڑھتے تھے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

حَرْبٌ عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَعِيرِ ادَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَا يُؤَذَّنَ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَلَا لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ.

۳۷۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرَبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُنتَشِرِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرَّوَايَةِ فَيُرَوَّى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا نَعْرِفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رَوَايَةً عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرَوَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُنتَشِرِ نَحْوَ رَوَايَةِ هَؤُلَاءِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَهَذَا يَقُولُ الشَّافِعِيُّ

۵۱۹۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ابو واقد لیشی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے۔ ابو واقد نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ“ اور ”اَفْتَرَبَتِ السَّاعَةُ“ پڑھتے تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے زمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث کی مش۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو قتدہ لیشی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۸۰: باب عیدین کی تکبیرات

۵۲۱: کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد اور وہ انکے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث میں احسن ہے۔ کثیر کے دادا کا نام عمرو بن عوف مزینی ہے۔ اسی پر بعض اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ اسی حدیث کی مانند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مدینہ میں اسی طرح امت کی۔ یہی قول اہل مدینہ، شافعی، مالک، احمد اور الحنفی کا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عید کی نماز میں نو (۹) تکبیریں کہیں۔ پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کی تکبیر کے ساتھ۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے یہ

٥١٩ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ
عِيسَى نَا مَالِكٌ عَنْ صَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَذَنِي عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ
أَبَاوَاقِدَ اللَّيْثِي مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ
وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

٥٢٠: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ غِيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ
بِهَذَا الْأَسْبَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ
اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

٣٨٠: بَابُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

٥٢١: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عُمَرَ وَالْحَدَّثُ
الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى مَقَابِلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ
خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ
عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَ جَدُّ
كَثِيرٍ حَدِيثَ حَسَنٍ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي هَذَا
الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْمُهُ عُمَرُ
وَبْنُ عَوْفٍ الْمُرِّيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وغيرهم وَهَكَذَا رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى
بِالْمَدِينَةِ نَحْوَهُذِهِ الصَّلَاةُ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِهِ
يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ
وَرَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرَاتِ قَبْلَ
الْقِرَاءَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ
أَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا

وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔ اہل کوفہ اور سفیان ثوری کا قول ہے۔

فائدہ: اس باب میں کثیر بن عبداللہ نہایت ضعیف ہیں۔ اس باب کا مدار کثیر بن عبداللہ ہی ہیں۔ امام ترمذی کی اس حدیث کی تحسین پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا ہے۔ احنف کے نزدیک عیدین میں صرف چھڑکے تکبیرات ہیں۔ تین تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ ان کا استدلال سنن ابوداؤد میں کھول کی روایت سے ہے کہ سعید بن عاص نے ابو موسیٰ اشعرئ اور حذیفہ بن یرم سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کس طرح تکبیرات کہتے تھے (یعنی کتنی)؟ ابو موسیٰ نے فرمایا چار تکبیریں جیسے کہ جنازہ میں اس پر حذیفہ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریر اور تین زائد تکبیریں ہیں۔ (مترجم)

۳۸۱: بَابُ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا ۳۸۱: باب عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں

۵۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ۵۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنی عید کی نماز) نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ امام شافعی و راجح کا بھی یہی قول ہے جبکہ صحیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اہل علم ایک جماعت عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ نَابُو كَيْسٍ عَنْ ۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ عید کے لئے گھر سے نکلے اور عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰: یہ احادیث س بارے میں بہت واضح ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ جب کیا وہی کرنا سنت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کے بعد سورج نکلنے پر نفل پڑھتے لیکن عیدین میں کبھی نفل نہیں پڑھے اسی کو بدعت کہتے ہیں کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کر لینا اور اس کو لازم قرار دے لینا اور پھر کہنا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ حرج یہی ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے۔

عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے
سے جانا اور دوسرے سے آنا

۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اسے ابو تمیلہ اور یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان سے وہ سعید بن حارث سے اور وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے عید کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ گویا کہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۴: باب عید الفطر میں نماز عید سے

پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۲۷: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے لئے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ نہ کھاتے جیسے کہ عید الاضحیٰ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھتے۔ اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں بریدہ بن حصیب اسلمی کی حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں میں ثواب بن عتبہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے۔ عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ

اللہ علیہ وسلم الی العید فی طریق
ورجوعہ من طریق اخر

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ قَالَ مَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو تَمِيلَةَ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ إِذَا خَرَجَ فِي طَرِيقٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي غَيْرِهِ اتِّبَاعًا هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيثُ جَابِرٍ كَأَنَّهُ أَصَحُّ.

۳۸۴: بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ

قَبْلَ الْخُرُوجِ

۵۲۷: حَدَّثَنَا الْخَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّازُ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حَصِيبٍ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لثَوَابِ بْنِ عُثْبَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ شَيْئًا وَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُفِطَرَ عَلَى التَّمْرِ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ

الاضحیٰ حتی یرجع.

کھانا مستحب ہے۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمْرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۲۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

۳۸۵: بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

۳۸۵: باب سفر میں قصر نماز پڑھنا

۵۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھتے۔ عیدانہ قربات ہیں۔ اگر میں ان سے پہلے یا بعد میں بھی کچھ پڑھتا تو فرض ہی کو محسوس کرتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے۔ امام ابو حنیفہ ترمذی فرماتے ہیں بن عمرؓ کی حدیث حسن و غریب ہے۔ ہم سے یحییٰ بن سیمینؓ کی روایت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے وہ اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی مروی ہے وہ اس سرائقہ کے ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ عطیہ عوفیؓ، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور بعد نفل نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بھی اپنے دور خلافت کے اوائل میں قصر ہی پڑھتے۔ اکثر علماء اور صحابہؓ وغیرہ کا یہی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی تھیں لیکن آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی حدیث پر ہی عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ و ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے مگر امام شافعیؒ قصر کو سفر میں اجازت پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اگر وہ نماز پوری پڑھے تو بھی جائز ہے۔

۵۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَائِيحِي بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا لَمْ تَمُتْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُمَرَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَأَبِي عَمْرٍاءِ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلُ هَذَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ سُرَّاقَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا وَقَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَمَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلَى مَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَمْدٍ وَاسْتِحْقَاقِ الْآلِ أَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ التَّقْصِيرُ رُخْصَةٌ لَهَا فِي السَّفَرِ فَإِنَّ أَتَمَّ الصَّلَاةِ اخْرَاجَ عَنْهُ

۵۳۰ حضرت ابو نضرہ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے بوکر کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپ کے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپ نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت کی پھر زواحفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۲ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کو ربیع الثانی کے طواف کی کا خوف نہ تھا اور راستے میں آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۶ باب کہ کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے ۵۳۳ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔ راوی نے انسؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کتنے دن مکہ میں قیام کیا انہوں نے فرمایا دن دن۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے بعض سفار میں نیس (۹) دن تک قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے چنانچہ اگر ہمارے قیام نیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی

۵۳۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيْمٌ مَّا عَلِيُّ بْنُ رَيْدٍ بْنِ خُذَعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَضِرِ عَنْ صَلَوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَنَنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَّجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتِّ سَنِينَ مِنْ حِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانَ سَبْعِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ وَابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبَدَى الْخَلِيفَةُ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ مِصْوَرٍ بْنِ رِادَانَ عَنْ ابْنِ سُرَيْسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَحَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۸۶ : بَابُ مَا حَاءَ فِي كَمِ تَقْصُرُ الصَّلَاةُ ۵۳۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيْمٌ مَّا عَلِيُّ بْنُ رَيْدٍ بْنِ خُذَعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَضِرِ عَنْ صَلَوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَنَنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَّجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتِّ سَنِينَ مِنْ حِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانَ سَبْعِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفَرَدَوِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِقَامَ فِي بَعْضِ سَفَارِهِ سَبْعَ عَشْرَةَ نَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے۔ حضرت عیسیٰ سے مروی ہے کہ جو دن قیام کرے وہ پوری نماز پڑھے، ابن عمرؓ پندرہ دن در دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ دود بن ابی ہند ان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے سفین ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) پندرہ دن تک قصر کا مساب اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے۔ امام اوزاعیؒ بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ سب باب میں قوی ترین مذہب ابن عباسؓ کی حدیث کا ہے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے پھر اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھنی چاہیے اگر سال گزار جائیں (یعنی اس کا ارادہ اور نیت نہ ہو کہ اتنے دن قیام کرے گا)۔

۵۳۴: حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما اسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور انیس دن تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم بھی اگر انیس دن سے کم قیام کریں تو قصر نماز پڑھتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار رکعتیں (یعنی پوری نماز) پڑھیں گے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

فَسَحْنُ إِذَا أَقَامَا مَابِنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ رَدْنَا عَلَى ذَلِكَ أَتَمَّمَا الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْ غُبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ خُمُسَةَ عَشْرِ يَوْمًا أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْهُ ثَنِي عَشْرَةَ وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَقَامَ أَرْبَعًا صَلَّيْ أَرْبَعًا وَرَوَى ذَلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ وَرَوَى عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ خِلَافَ هَذَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ فَقَدْ هَبُوا إِلَى تَوَقُّفِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوا إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ أَرْبَعٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَأَمَّا اسْحَاقُ فَرَأَى أَقْوَى الْمَذَاهِبِ فَبَدَّ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا نَهَى رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَقْصُرَ مَا لَمْ يُجْمَعْ إِقَامَةٌ وَإِنْ أَتَى عَلَيْهِ يَتَوَلَّى

۵۳۴: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشْرِ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَحْنُ لُصَلَّى فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَامَا انْخَفَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

حاشیہ (الباب): جمہورِ محدث کے نزدیک سولہ (۶) فرسخ کی مقدار سفر سے قصر واجب ہوتی ہے اور سولہ فرسخ کے متالیس (۲۸) میل بنتے ہیں۔ مدت قصر امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چاروں سے زائد قمت

کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۳۸۷: باب سفر میں نفل نماز پڑھنا

۵۳۵: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کئے۔ میں نے آپ ﷺ کو زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براءؓ غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے لیث بن سعد کی روایت کے علاوہ اسے نہیں پہچانا انہیں ابوبسرہ غفاری کا نام معلوم نہیں لیکن انہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے یا بعد نوافل نہیں پڑھتے تھے۔ انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ سفر میں نوافل پڑھنے کے قائل ہیں امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں چنانچہ جو لوگ ممانعت کرتے ہیں وہ حضرات رخصت پر عمل پیرا ہیں اور جو پڑھ لے اس کے لئے بہت بڑی فضیلت ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ سفر میں نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

۵۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اس سے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں

۳۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسَيْرَةَ الْغَفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَ أَبِي بُسَيْرَةَ الْغَفَارِيِّ وَرَأَاهُ حَسَنًا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوُّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرَوَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوُّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَطَوُّعُ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ يَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنَى مَنْ لَمْ يَتَطَوُّعْ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوُّعَ فَلَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رُكْعَتَيْنِ وَنَعَدَ هَارُكَعَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضر میں ظہر کی چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے۔ جبکہ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ صلی علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

عَمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وَتُرَاهَا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدِيثًا أَغْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هَذَا.

ثالثاً: اس حدیث میں مغرب کو دن کے وتر کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ مغرب کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہوتی ہیں اس حدیث کو امام محمد بن اسماعیل بخاری نے بقول امام ترمذی، ابن ابی لیلیٰ کی (میرے نزدیک) سب سے زیادہ پسندیدہ روایت کہا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ پھر وتر بھی تین رکعت یک سلام کے ساتھ والی روایت زیادہ قوی ہے جو احناف کا مستدل ہے۔

۳۸۸: باب دو نمازوں کو جمع کرنا

۵۳۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر گر سورج ڈھنسنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے اور پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے اور اگر زوال کے بعد کوچ کرتے تو عصر میں جمع کر کے پڑھتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر روندہ ہوتے پھر مغرب سے پہلے کوچ کرنے کی صورت میں مغرب کو عشاء تک مؤخر کرتے اور مغرب کے بعد کوچ کرنے کی صورت میں عشاء میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ اس باب میں عیسیٰ، ابن عمر، انس، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث علی بن مدینی سے بھی مروی ہے وہ احمد بن حنبل سے اور وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ معاذ کی حدیث غریب ہے کیونکہ اس کی

۳۸۸. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

۵۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَلِيلَ رَيْحِ الشَّمْسِ آخَرَ الظُّهْرِ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَتَلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ عُبَيْ بْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَيْرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَحَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ تَقَرَّبَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ

روایت میں تہیہ منفرد ہیں ہمیں علم نہیں کہ لیث سے ان کے ملاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ لیث کی یزید بن ابی حبیب سے مروی حدیث غریب ہے چوہ ابو طفیل سے اور وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔ اس حدیث کو قرہ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور کئی حضرات نے ابو ہریرہ کی سے روایت کیا ہے۔ مام شافعی بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور احمد اور اسحق کہتے ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

أَخَذَ زَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرِهِ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ حَدِيثٍ عَرِيبٍ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَزَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَقُولَانِ لَا بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِي وَلَيْتَ إِحْدَاهُمَا.

(۳) اسکے متعلق مختصر بحث گزر چکی ہے۔

۵۳۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض اہل و اقارب کی طرف سے ان سے مدد مانگی گئی جس پر انہیں جدی جانا پڑا۔ انہوں نے مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کیا اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَعِثَّ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَذَبَهُ السَّيْرُ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَذَبَهُ السَّيْرُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حَدَّثَنَا الْأَلْبَانِيُّ: عام نوافل مثلاً اشرق، چاشت، اوقائین اور تہجد وغیرہ مسافر کے لئے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے۔ سنن مؤکدہ جس کو روایات بھی کہتے ہیں ان کے پڑھنے کے بارے میں احناف اور دوسرے ائمہ مستحب ہونے کے قائل ہیں بشرطیکہ گنجائش ہو اور چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سنن مؤکدہ کی تاکید ختم ہو جاتی ہے البتہ سنت فجر کی تاکید باقی رہتی ہے۔

۳۸۹: باب نماز استسقاء

۵۴۰: عباد بن حمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ بارش کی طلب کے لئے تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھا میں جن میں بلند آواز قرأت کی پھر اپنی چادر کو پٹ کر اوڑھا، دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بارش کے لئے دعا مانگی درآں حالیکہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور یحییٰ بن

۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاعِدُ الرُّزَاقِ نَاعِدُ مَعْمَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ حَهْرًا بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوْلَ رِدَائِهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَهِيَ الْبَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي

روایت ہے۔ ۵۰۰ ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے جن میں شافعی، احمد اور اسحق بھی شامل ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۴۱۔ ابوہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت کے قریب بارش کے لئے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بند کئے ہوئے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں قتیہ نے بھی ابوہم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا ہے ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ اس کے مولیٰ عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیث روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی ہیں۔

۵۴۲۔ قتیہ حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحق سے (جو ابن عبداللہ بن کنانہ ہیں) اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ جب مدینہ کے امیر تھے تو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عید گاہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے تمہارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ لیکن دعا، عاجزی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳۔ ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے سفیان سے ہشام بن اسحق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں ”متحشعاً“ یعنی ڈرتے ہوئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی

اللحم قال ابو عیسیٰ حدیث عبداللہ بن زید حدیث حسن صحیح وعلیٰ هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول الشافعی وأحمد وإسحق واسم عمه عباد بن تمیم هو عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَاسِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الرِّبْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُفْنِعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو قَالَ أَبُو عِيسَى كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي اللَّهِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّهِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ وَلَهُ صُحْبَةٌ۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأْتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُبْدِلًا مَتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى آتَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يُخَطِّبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَوَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ مُتَحَشِّعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ يُكَبِّرُ فِي

الرُّكْعَةُ الْأُولَى سُبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ حُمْسًا وَاحْتَجَّ
بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يُكْبَرُ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ كَمَا
يُكْبَرُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مشافعیؒ کا یہی قول
ہے کہ نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح پڑھے پہلی رکعت میں
سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے۔ یہ ابن عباسؓ کی
حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ کہتے ہیں

کہ مالک بن انس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نماز استسقاء میں عید کی نماز کی طرح تکبیریں نہ کہے۔

۳۹۰: بَابُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۵۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي
كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ
عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ
وَالْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ
وَسُمْرَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَأَبِي
عُمَرَ وَقَبِيصَةَ الْهَلَالِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي
مُوسَى وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سُمْرَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَ
أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ
سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ
وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسَبَّرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ
وَرَوَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يُجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا نَحْوُ صَلَاةِ
الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ
وَإِسْحَاقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْهَرُ
فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَا
الرَّوَاتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ

۳۹۰: بَابُ سَوْرَجِ رَهْنِ كِي نَمَازِ

۵۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اس میں قراءت کی
پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجود کئے اور
دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں علی رضی اللہ
عنه، عکرمہ رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نعمان بن
بشیر رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، ابو مسعود رضی اللہ
عنه، ابو بکر رضی اللہ عنہ، سرہ رضی اللہ عنہ، بن مسعود رضی اللہ عنہ
اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما، قبیصہ ہدلی،
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن
سرہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث
حسن صحیح ہے۔ حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (سورج گرہن کی
نماز) میں دو رکعتوں میں چار رکوع کئے یہ امام شافعیؒ و احمدؒ اور
احقؒ کا قول ہے۔ نماز کسوف میں قراءت کے متعلق علماء کا
اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قراءت
کرے جبکہ بعض اہل علم بلند آواز سے قراءت کے قائل ہیں
جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ امام مالکؒ،
احمدؒ وراحقؒ اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن
امام شافعیؒ بغیر آواز سے پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں
حدیثیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک حدیث یہ کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اہل علم کے نزدیک یہ کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہے لیکن اگر سورج گرہن لہا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع اور چار سجدے کرے اور قرأت بھی لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز باجماعت پڑھی جائے۔

۵۴۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور قرأت لمبی کی پھر لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قرأت کی لیکن پہلی رکعت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر کھڑے ہوئے اس کے بعد سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق بھی اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کرے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر دن میں نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر سورہ بقرہ کے برابر بغیر آواز قرأت کرے پھر لمبا رکوع کرے جیسے کہ اس نے قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ آل عمران کے برابر تلاوت کرے۔ اس کے بعد اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے پھر اچھی طرح دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں رکوع کے برابر رکے پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قرأت کرے اور اسی طرح رکوع میں بھی ٹھہرے پھر اتنا کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ مائدہ کے برابر قرأت کرے پھر اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہہ کر سر اٹھائے

سجدت وصح عنه انه صلى سب ركعات في اربع سجداً وهذا اهل العلم جائز على قدر الكسوف ان تطاول الكسوف فصلى سب ركعات في اربع سجداً فهو جائز وإن صلى اربع ركعات في اربع سجداً واطال القراءة فهو جائز ويري أصحابنا ان يصلى صلوة الكسوف في جماعة في كسوف الشمس والقمر.

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ سَائِرُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَالِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خُفِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَرَوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا إِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ أَيْضًا بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوًا مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَتَيْنِ وَيُقْبِهِ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِمَّا أَقَامَ فِي رُكُوعِهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَنَاءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ بِتَكْمِيمٍ وَتَلَّتْ قَائِمًا ثُمَّ قَرَأَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ

اور سجدہ کرے ورنہ اس کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۹۱: باب نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے

۵۴۶: حضرت سرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسوف کی نماز پڑھائی جس میں ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی (قراءت میں) اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ سرہ بن جندبؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم نے قراءت سریہ (یعنی ہستہ آواز میں قراءت) ہی کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواحق فزاری بھی سفیان بن حصین سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور ابواحق رحمہ اللہ بھی سی حدیث کے قائل ہیں۔

۵۴۸: استثناء کا معنی بارش کا طلب کرنا، نماز استثناء کی شریعت پر اجماع ہے۔ چادر کو پلٹا تقاول کے لئے تھا جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفایہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہہ جاتا ہے نماز کسوف جمہور علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۹۲: باب خوف کے وقت نماز پڑھنا

۵۴۸: سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں لڑتا رہ پھر یہ لوگ اپنی جگہ چلے گئے اور انہوں نے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ صلی

رکوعاً طویلاً نحواً من قراءتہ ثم رفع فقال سمع اللہ لمن حمدہ ثم سجد سجدة ثم تشهد وسلم

۳۹۱: بَابُ كَيْفِ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

۵۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ نَا سَفِيَّانُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَجَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۳۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوَةِ الْخَوْفِ

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ مَا يَرْيَدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَوَةَ الْخَوْفِ بِأَخَذِ الطَّائِفَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَنَامُوا فِي مَقَامِ

اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ نے کھڑے ہو کر اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی۔ اس باب میں جاہل برضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔ امام ابو یسفیٰ ترمذی فرماتے ہیں امام مالک نے زخوف میں سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام شافعی کا قول ہے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ نماز زخوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے اور میں اس باب میں سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں۔ اسحق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ زخوف میں کئی روایات ثابت ہیں ان سب پر عمل کرنا جائز ہے یعنی یہ بقدر زخوف ہے۔ اسحق کہتے ہیں کہ ہم سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۹: سہل بن ابی حمزہ نماز زخوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کئے رہے۔ پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آجائیں اور وہ جماعت آکر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور سجدے کرے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی۔ پھر یہ

أُولَئِكَ وَحَآءُ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَصُّوا رُكْعَتَهُمْ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَصُّوا رُكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ وَأَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ وَأَسْمَةَ زَيْدِ بْنِ صَامِتٍ وَأَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ إِلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ أَحْمَدُ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخَوْفِ عَلَى أَوْجِهِ وَمَا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيثًا صَحِيحًا وَاخْتَارَ حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَبَتَ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ وَرَأَى أَنَّ كُلَّ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهَذَا عَلَى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ إِسْحَاقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قُلِّ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرُكْعُونَ رُكْعَةً وَيَرُكْعُونَ لَأَنفُسِهِمْ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لَأَنفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَحْيِي

وگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدہ کریں۔
 محمد بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث
 کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ
 شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ
 صالح بن خوات سے وہ کل بن ابی حمزہ سے اور وہ نبی
 ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کے مثل بیان کرتے
 ہیں پھر یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے
 ساتھ لکھ دو۔ مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحییٰ بن
 سعید انصاری کی حدیث ہی کی مثل ہے۔ امام ابویسی ترمذی
 کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید انصاری
 نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید
 انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جبکہ
 شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم بن محمد کے ۱۷۰ لے سے اسے مرفوع
 روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، یزید بن رومان سے وہ
 صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے اسی کے مثل
 روایت کرتے ہیں جو نماز خوف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا
 تھا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 امام مالک، شافعی، احمد اور بخاری کا بھی یہی قول ہے اور یہ کئی
 راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں
 کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ جو آپ ﷺ کے لئے دو
 اور ان دونوں کے لئے ایک ایک رکعت تھی۔

أَوَّلُكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ هُمْ سَجْدَتَيْنِ
 فَهِيَ لَهُ تَنْتَانٍ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً
 وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ
 يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَعَدَّثَنِي عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
 إِلَّا نَصَارِيَّ وَقَالَ لِي أَكْتُبُهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَخْفِظُ
 الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا
 نَصَارِيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
 لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِيٌّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا
 نَصَارِيَّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ
 بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ
 نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
 بِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ وَ رَوَى
 عَنْ غَيْرٍ وَ أَحَدٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ: صَلَاةُ الْخَوْفِ جَمْعُ عُلَمَاءَ كَ تَزِيدُ سَبْعَ سَبْعٍ مِنْ غَرَضِهِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فِيهَا يَزِيدُ
 ج ۴ میں ہوا۔ صَلَاةُ الْخَوْفِ کے تینوں طریقے جائز ہیں البتہ حنفیہ نے ان میں سے تیسرے طریقے کو افضل قرار دیا ہے یہ
 طریقہ امام محمد کی کتاب آثار میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۹۳: باب قرآن کے سجدے

۳۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۵۵۰: حضرت ابوودراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ سجدہ کئے جن میں

۵۵۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا غَدَا اللَّهُ اَنْ وَهَبَ
 عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ

”سورۃ نجم“ ۱۰۔ سجدہ بھی شامل ہے۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سعید بن ابی ہلال کی عمر دمشقی سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۵۱۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیرہ (۱) سجدے کئے ان میں ایک ”سورۃ نجم“ کا سجدہ ہے۔ یہ روایت سفین بن کعب کی عبد اللہ بن وہب سے مروی حدیث سے صحیح ہے۔

۳۹۴: باب عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۵۵۲۔ مجاہد سے روایت ہے کہ ہم ابن عمرؓ کے پاس تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔ اس پر انکے بیٹے نے کہا اللہ کی قسم ہم انکو اس بات کی اجازت نہیں دینگے کیونکہ یہ سے فسق و کفر کا حید بنائیں گی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تیرے ساتھ ایسا کرے اور ویسا کرے (یعنی بددعا دی) میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ہم جازت نہیں دیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ و زینبؓ جو عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ہیں سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں بن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۵: باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت

۵۵۳۔ حضرت طارق بن عبد بن ربیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم

عمر التمشقی عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى عشرة سجدة منها التي هي التجم وفي الباب عن علي وابن عباس وأبي هريرة وابن مسعود وزيد بن ثابت وعمر بن العاص قال أبو عيسى حديث أبي الدرداء حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث سعيد بن أبي هلال عن عمر التمشقي.

۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ نَالِثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ التَّمَشَقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخَبَّرًا يُخْبِرُنِي عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي التَّجْمِ وَهَذَا أَصْحُ مِنْ حَدِيثِ سَفْيَانَ بْنِ وَكَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ

۳۹۴: بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۵۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذُنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَ دَعْلًا فَقَالَ فَعَلِ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَأْذُنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ اسْ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۹۵: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْبِرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَارٍ نَائِجِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مِصْوَرٍ عَنْ رَجَعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَرِيقِ بْنِ

نماز میں ہو تو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں طارق کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ (امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں) اور میں نے جارد سے وکیع کے حوالے سے سنا کہ ربیع حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عہد رحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معمر اہل کوفہ میں اٹھتے ہیں۔

۵۵۴: حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو فتن کرنا ہے (یعنی تھوک کو دبا دینا ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۶: باب سورۃ انشقاق اور سورۃ العلق

کے سجدے

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ“ اور ”إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ“ میں سجدہ کیا۔

۵۵۶: ہم سے بیان کیا قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور انہوں نے نبی سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس حدیث میں چار تاجی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر کثر اہل علم کا عمل ہے کہ ”إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ“ اور ”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ“ دونوں سورتوں میں سجدہ ہے۔

عَبْدَ اللَّهِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ طَارِقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاسْمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ يَكْذِبْ رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبُهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَثَبَتْ أَهْلُ الْكُوفَةِ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ.

۵۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۹۶: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِي إِذَا السَّمَاءُ

انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

۵۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ.

۵۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۳۹۷: باب سورہ نجم کا سجدہ

۵۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ”نجم“ میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ”سورہ نجم“ میں سجدہ کیا جائے جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ”مفصل“ میں کوئی سجدہ نہیں یہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور وہ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، حماد اور اسحق کا بھی قول ہے۔

۳۹۸: باب سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے

۵۵۸: زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ نجم پڑھی لیکن آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لئے سجدہ نہیں کیا کہ زید نے جب پڑھا تو انہوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سجدہ کی آیت سنے اس پر سجدہ دو، جب ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر اس حالت میں سنا کہ وضو سے نہیں تھا تو جب وضو کرے اس وقت سجدہ کرے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سجدہ اس کے لئے ہے جو کرتا چاہے اور ثواب و فضیلت کی خواہش رکھتا ہو لہذا اس کا ترک کرنا بھی جائز ہے انکی دلیل حضرت زیدؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورہ نجم پڑھی

۳۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۵۵۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَافِئُ عَنْ أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَعْني النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي سُورَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هُمْ لَيْسَ فِي الْمَفْصَلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۳۹۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

۵۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَافِئُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ غَطَّاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَتَأَوَّلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ لِأَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِينَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخَّصُوا فِي تَرْكِهَا وَقَالُوا إِنْ سَمِعَ الرَّحُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ فَإِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ وَاهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ ارَادَ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَالتَّمَسُّ فَصَلَّاهَا وَرَخَّصُوا فِي تَرْكِهَا قَالُوا

اور آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ پس اگر سجدہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اور آنحضرت ﷺ خود سجدہ نہ کر لیتے۔ انکی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے انہوں نے منبر پر سجدے کی آیت پڑھی اور اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو دوبارہ وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدے کے لئے مستعد ہو گئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ سجدہ ہم پر فرض نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں چنانچہ نہ تو حضرت عمرؓ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ واجب نہیں اور ہم شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۳۹۹: باب سورہ "ص" کا سجدہ

۵۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ "ص" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ واجب سجدوں میں سے نہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں عماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور حنفیؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ نبی کی توبہ ہے لہذا یہاں سجدہ واجب نہیں۔

۴۰۰: باب سورہ "حج" کا سجدہ

۵۶۰ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ سورہ حج کو دوسری سورتوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو سجدہ نہ کرنا چاہے وہ اسے نہ پڑھے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس

إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ وَاحْتَضَرُوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَالُوا لَوْ كَانَتْ السُّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتَّى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَضَرُوا بِحَدِيثِ عُمَرَاءَ قَرَأَ سَجْدَةَ عَلِيٍّ الْمُبَرَّكَ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلْسُّجُودِ فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تَكُتَبْ عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوا فَلَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

۳۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ص

۵۵۹. حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي ص قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي هَذَا فَأَرَى بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يَسْجُدُ فِيهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهَا تَوْبَةٌ نَبَوِيَّةٌ وَلَمْ يَرَوْا السُّجُودَ فِيهَا.

۴۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

۵۶۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَارٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَّلْتَ سُورَةَ الْحَجِّ بَأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسَادُهُ بِالْقَوِي وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرَوَى عَنْ عُمرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمرَ أَنَّهُمَا قَالَا فَضَّلْتَ سُورَةَ الْحَجِّ بَأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَنَهَ يَقُولُ

میں دو سجدے ہیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور احق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے اور یہ سفیان ثوری، مالک اور ابی کوفہ کا قول ہے۔

۴۰۱: باب قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟

۵۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا پھر میں نے اس سے کہتے ہوئے سنا کہا ”اللَّهُمَّ اكْتُبْ لَهُ“ (اے اللہ میرے لئے اس سجدہ کے ثواب لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گنہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ آخرت بن اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسے کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ حسن کہتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھے بتایا کہ تمہارے دادا نے مجھے ابن عباسؓ کے حوالے سے کہا کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بھی سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم سے انکی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا (سجد و جہی لبیدی خلقه و شق سمعه و بصره بخوله و قوته) پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن المبارک والشافعی والحمد واسحق وزای بعضہم فیہا سجدۃ وھو قول سفیان الثوری و مالک و اھل الکوفۃ

۴۰۱: باب ما جاء ما يقول في سجود القرآن

۵۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُثَيْبٍ مَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي عَنِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي زَيْتَنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَتَبَنِي أُصْبِي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعَتْهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعُ عَنِّي بِهَا وَرْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا تَقْبَلُهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَةً وَجَهِي لِبَدِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِخَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ (پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَاسْرِ: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسنون ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل ترمذی میں حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ لیکن حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ فوراً سجدہ نہیں کیا اور ہمارے نزدیک بھی فی الفور سجدہ واجب نہیں۔ احناف کا استدلال ان تمام آیات سجدہ سے ہے جن میں مریضہ وارد ہے۔ شیخ بن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور مرکی تمیل واجب ہے کفار کی مخالفت بھی انبیاء کی اقتداء بھی۔ پھر حنفیہ شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت چودہ (۱۴) ہیں

۴۰۲: باب جس کارات کا وظیفہ

۴۰۲: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي مَنْ قَاتَهُ حِرْزُهُ

رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

۵۶۳: عبدالرحمن بن عبدالقاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سو گیا اور اس نے رات کا وظیفہ نہ پڑھا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا ہو تو وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لے۔ وہ اس کے لئے اسی طرح لکھا جائے گا جیسے کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبد اللہ بن سعید کی ہے۔ ان سے حمیدی اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِرْزِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوَى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكَبَارُ النَّاسِ.

۴۰۳: باب جو شخص رکوع اور سجدے میں امام

۴۰۳: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي

سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید

الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

۵۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اسے اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بند دے۔ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے ”أَمْسَا يَخْشَى“ کا لفظ کہا ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کتیت ابو حارث ہے۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ هُوَ أَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثَقَّةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جَمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَمَا قَالَ أَمَا يَخْشَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ بَصْرِيُّ ثَقَّةٌ يُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ.

۴۰۴: باب فرض نماز پڑھنے

۴۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي

الْفَرِيضَةُ ثُمَّ يَوْمُ النَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ

۵۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حِمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ حَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَوْمُهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكُتُوبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَاةً قَبْلَ ذَلِكَ أَنْ صَلَّوهُ مِنَ النَّتْمِ بِهِ جَائِزَةٌ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهَا صَلَاةُ الظُّهْرِ فَأَتَمَّ بِهِ قَالَ صَلَوَتُهُ جَائِزَةٌ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا أَتَمَّ قَوْمٌ بِإِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهَا فَصَّلَى بِهِمْ وَاتَّقِدُوا بِهِ فَإِنَّ صَوْتَهُ الْمُقْتَدِي قَاسِدَةٌ إِذَا اخْتَلَفَ بَيْنَهُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ.

۴۰۵: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي

السُّجُودِ عَلَى الثُّرْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

۵۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَبِّي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِالظُّهْرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكَيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کے بعد لوگوں کی امامت

۵۶۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کی امامت کرتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر ہمارے اصحاب شافعی، احمد، اور اسحق کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی امامت کرے باوجودیکہ وہ فرض نماز پڑھ چکا ہو تو مقتدیوں کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث جس میں حضرت معاذؓ کا واقعہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے۔ ابو دردائؓ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو مسجد میں داخل ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہو لیکن وہ ظہر کی نماز سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہو جائے؟ فرمایا کہ اس کی نماز ہوگی لیکن اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اگر امام عصر پڑھ رہا ہو اور مقتدی اسے ظہر سمجھ کر اسکی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھ لیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے۔

۴۰۵: باب گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر

سجدے کی اجازت کے متعلق

۵۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ وکیع نے بھی یہ حدیث خد بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : امام شافعی نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ نفل میں فرض پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام مالکؒ اور جمہور فقہاء کے نزدیک فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے اقتداء کرنا درست نہیں۔ امام احمد بن حنبل سے دو روایتیں ہیں ایک احناف کے مطابق اور ایک امام شافعی کے جمہور کے دلیل حدیث ترمذی ہے دوسری دلیل بخاری شریف کی حدیث ہے امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اگر امام اور مقتدی کی نیت مختلف ہو تو اس کو اقتداء کرنا نہیں کہتے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت معاذ نہایت نفل امامت کرتے تھے لیکن حضور ﷺ نے ان کی تائید نہیں فرمائی بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے فرمایا کہ اے معاذ فتنہ میں ڈالنے والے نہ بنو یا تو میرے ساتھ نماز پڑھو یا قوم کو نماز پڑھاؤ۔ ۲۔ سخت گرمی یا سخت سردی کی وجہ سے نماز کی ایسے کپڑے پر جو کہ نماز کے لئے پہن رکھا ہے یا اوڑھ رکھا ہو نماز پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا درست ہے۔

۴۰۶: بَابُ مَاذَكَرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۵۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي أَلَا حَوْصٍ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مَضَلَّةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الْغَزِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَنَسَأْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ظَلَالٍ فَقَالَ هُوَ مَقَارِبُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهُ هِلَالٌ.

۴۰۷: بَابُ مَاذَكَرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَاظٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ

۵۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي أَلَا حَوْصٍ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مَضَلَّةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الْغَزِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَنَسَأْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ظَلَالٍ فَقَالَ هُوَ مَقَارِبُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهُ هِلَالٌ.

بِمِائًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى فِي رِوَايَتِهِ.

اور وکیع نے اپنی روایت میں فضل بن موسیٰ سے اختلاف کیا ہے۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَطُّ فِي الصَّلَاةِ فَيَذْكُرُ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ.

۵۷۰: بعض اصحاب عکرمہ نے روایت کی کہ نبی اکرم نماز میں ادھر ادھر دیکھ لیتے تھے (یعنی بغیر گردن موڑے صرف آنکھوں سے) اور پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ أَبُو حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَنِي إِيَّاکَ وَالْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَنَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَبِی السَّطْوَعِ لَا فِی فَرِیضَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ ہلاکت ہے۔ اگر دیکھ ضروری ہی ہو تو نفل نماز میں دیکھ لو فرض نماز میں نہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَبِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا اچک لیتا ہے۔ شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۸: باب اگر کوئی شخص امام کو

سجدے میں پائے تو کیا کرے

۵۷۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ الْحِجَّاحِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُمَرَ وَنِ مَرَّةَ عَنْ أَنَسٍ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى خَالٍ فَلْيُصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا اسْتَدَّهُ إِلَّا مَا رَوَى مِنْ

۵۷۳: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہہ علی رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کسی بھی حال میں ہو تو تم اسی طرح کرو جس طرح امام کر رہا ہو۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اسے اس روایت کے علاوہ کسی ور کے متصل کرنے کا ہمیں علم نہیں اور اسی پر اہل

۴۰۸: باب مَا ذَكَرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ

الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

۵۷۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ الْحِجَّاحِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُمَرَ وَنِ مَرَّةَ عَنْ أَنَسٍ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى خَالٍ فَلْيُصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا اسْتَدَّهُ إِلَّا مَا رَوَى مِنْ

علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص امام کے سجدے میں ہونے کی حالت میں آئے تو وہ بھی سجدہ کرے لیکن اگر اس کا رکوع چھوٹ جائے تو اس کے لئے سجدہ میں متارکعت کے لئے کافی نہیں۔ عبداللہ بن مبارک بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ بعض اہل علم کا کہن ہے کہ شاید وہ شخص سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی بخش دیا جائے۔

۴۰۹: باب نماز کے وقت لوگوں

کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

۵۷۴: حضرت عبد اللہ بن ابوقادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے لگتے ہوئے نہ دیکھ لو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ان کی روایت غیر محفوظ ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں ابوقادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت لوگوں کے کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہو تو اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کہے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

هَذَا الْوَجْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهُ بِلَاكِ الرَّكْعَةِ إِذَا قَامَتِ الرُّكُوعُ مَعَ الْإِمَامِ وَاحْتَارَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْ يُسْجُدَ مَعَ الْإِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ بِلَاكِ السَّجْدَةِ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ.

۴۰۹: بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ

وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۵۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا سَمِعَ الْإِمَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَنَمَّا يَقُومُونَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ: يَهْدِيهِ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جماعت کے وقت اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک وہ مسجد میں داخل نہ ہو مقتدین کیلئے کھڑا ہونا مکروہ ہے پھر جب امام مسجد میں داخل ہو تو مقتدیوں کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر امام محراب کے کسی دروازہ سے یا اگلی صف کے سامنے سے آئے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اسی وقت کھڑے ہوں اور اگر امام پیسے سے مسجد میں ہو تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے؟ تو اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳۱ میں حنفیہ کے مذہب کی تفصیل لکھتے ہیں جی سی اغداح پر کھڑے ہونے کی ملت یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ جی سی اغداح کھڑے ہونے کا امر ہے اس لئے کھڑے ہونے کی طرف مسرعت کرنی چاہیے ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد بیٹھ رہنا خلاف ادب ہے نہ یہ کہ اس سے پہلے کھڑا ہونا خلاف ادب ہے۔

۴۱۰: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

۵۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَائِبُ يَحْيَى بْنِ آدَمَ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَى سَلْ تُعْطَى وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَبُو جَسْنٍ حَدَّثَ عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ الْحَدِيثَ مُخْتَصَرًا.

۴۱۱: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الْبُرَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

۵۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ نَاعْبِدَةُ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَعْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَعْوَةَ وَقَالَ سُفْيَانُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

۴۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ صَلَاةَ

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى

۵۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعْبِدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ

۴۱۰: بَابُ دُعَايِهِ سَبْطَةَ اللَّهِ كِي

حَمْدُ شَاءِ أَوْ رُبِّي ﷺ بِرُودٍ وَبِهِجَا

۵۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ تھے۔ جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر نبی اکرمؐ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی تو آپؐ نے فرمایا یا مگو جو، مگو گے عطا کیا جائے گا۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویعلیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے احمد بن حنبلؒ نے یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصر بیان کی ہے۔

۴۱۱: بَابُ مَسْجِدِوْنَ فِيْ خُشْبُو كَرْنَا

۵۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو (چھڑکنے) کا حکم دیا۔

۵۷۷: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا پھر حدیث ذکر کی اوپر کی حدیث کی مثل۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

۵۷۸: روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور کہا سفیان نے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا دور میں مسجدیں بنانے کا یعنی قبیلوں میں۔

۴۱۲: بَابُ نَمَازِ رَاَتِ اَوْرِدْنَ

کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے

۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفل نماز) دو، دو

رکعت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں شعبہ کے ساتھیوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اسے موقوف اور بعض مرفوع روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ عمری، نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ کئی ثقہ راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کرتے۔ عبید اللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو، دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے یہ شافعی اور احمد کا قول ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اگر دن میں نوافل پڑھے جائیں تو چار چار پڑھے جائیں گے جیسے کہ ظہر وغیرہ سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور احق کا بھی یہی قول ہے۔

۴۱۳: باب نبی اکرم ﷺ دن

میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے

۵۸۰: عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے علیؑ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم میں اتنی سکت نہیں۔ ہم نے کہا اگر کسی میں اتنی طاقت ہو تو؟ اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (مغرب کی طرف) ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جہاں ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا تو چار رکعتیں پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے۔ پھر عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَبُو عِيسَى اخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَزَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَالصَّحِيحُ مَا زَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَزَوَى الثَّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلَاةَ النَّهَارِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَرَأَوْا صَلَاةَ النَّطُوعِ بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا مِثْلَ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرَهَا مِنْ صَلَاةِ النَّطُوعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَاقَ.

۴۱۳: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

۵۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَاشِئَةً عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيقُونَ ذَلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاعَ ذَلِكَ مَنَاقِلًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ

اور دو رکعتوں کے درمیان ملکہ مقربین، انبیاء و رسل اور انکے پیروکار مؤمنین، مسبین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے (یعنی دو رکعت کر کے پڑھتے)۔

۵۸۱: روایت کی ہم سے محمد بن غنی نے ان سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اخطب سے انہوں نے عامر بن ضمرہ سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ دن میں نوافل کے متعلق مروی احادیث میں یہ سب سے بہتر حدیث ہے۔ ابن مبارک اس حدیث کی تضعیف کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت آپ ﷺ سے صرف اسی طریق (یعنی عامر بن ضمرہ) سے مروی ہیں۔ واللہ اعلم۔ یعنی عامر بن ضمرہ بحوالہ علی بیان کرتے ہیں۔ عامر بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ہم عامر بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث کے مقابلے میں افضل سمجھتے ہیں۔۔

۴۱۴: باب عورتوں کی چادر میں نماز

پڑھنے کی کراہت

۵۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ عید کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اجازت بھی مروی ہے۔

۴۱۵: باب نفل نماز میں چننا جائز ہے

۵۸۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ گھر آئی

العصر اربعاً يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة المقربين والنبیین والمرسلين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين.

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَامُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عِيسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هَذَا وَرَوَى غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ لَا يَرَوِي مِثْلَ هَذَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عِيسَى وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُدَيِّنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَفِيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ.

۴۱۴: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ

فِي لُحْفِ النِّسَاءِ

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْمَى نَاحَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي لُحْفٍ يَسَانَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ رُحْصَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۱۵: بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ حَلَفٍ نَابَشْرُ بْنُ

تو آپ ﷺ گھر کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے چل کر میرے سے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دروازہ قبلہ کی طرف ہی تھا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

الْمُفْضَلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سَارٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ غُرُوهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشَى حَتَّى فَتَحَ لِي ثُمَّ رَوَّعَ إِلَى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقُبْلَةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

خلاصہ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ زیادہ چنا اگر متواتر ہو تو مفید صلوٰۃ ہے اور ایک ایک قدم غیر متواتر طریقہ سے چنا مفید نہیں تا وقتیکہ ان مسجد سے نہ نکل جائے اگر کھلی جگہ ہو صفوں سے باہر نہ آجائے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ عمل کثیر مفید صلوٰۃ ہے اور عمل قلیل مفید نہیں ہے۔

۴۱۶: باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا
۵۸۴: حضرت عبداللہ سے اس حرف "عِيسَى" کے متعلق پوچھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ بن مسعودؓ نے فرمایا: کچھ لوگ قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کوئی ردی کھجوروں کو نکھیرتا ہے اور قرآن ان کے حق سے بچنے نہیں اترتا۔ مجھے ایسی تشبیہ سورتوں کا علم ہے جنہیں آپ ﷺ آپس میں ملا کر پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عقلمند سے کہا تو انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا اس پر انہوں نے فرمایا وہ مفصل کی ہیں سورتیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ
۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِلَالٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذَا الْحَرْفِ عِيسَى أَوْ يَاسِينَ قَالَ كُلُّ الْقُرْآنِ قِرَاءَةٌ غَيْرُ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنْ قَوْمًا يَقْرَأُوهُ وَنَهَ يَنْشُرُوهُ نَشْرَ الدَّقْلِ لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ إِنِّي لَا أَعْرِفُ السُّورَ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَ كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ الباب: ایک ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا بالاتفاق اور بلا کراہت جائز ہے البتہ ایک رکعت میں دو سورتوں کو اس طرح جمع کرنا کہ ان دونوں کے درمیان ایک یا کئی سورتیں بچھے سے بخوبی ہوئی ہوں مکروہ ہے۔

۴۱۷: باب مسجد کی طرف چمنے کی فضیلت اور

قدموں کا ثواب

۵۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر

۴۱۷: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ
۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ سَمِعَ دَعْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

کے نماز کے لئے نکلتے ہیں بشرطیکہ سے نماز کے عہد وہ کسی اور چیز نے نہ نکالا ہو، یا فرمایا نہ ٹھہرایا ہو تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: باب مغرب کے بعد گھر

میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے

۵۸۶: حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا شہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پس کچھ لوگ نقل پڑھتے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو چاہئے کہ یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے علاوہ اسے نہیں جانتے۔ در صحیح وہ ہے جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نماز پڑھنے میں مشغول رہے پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد مسجد میں بھی نماز پڑھی۔

۴۱۹: باب جب کوئی

شخص مسلمان ہو تو غسل کرے

۵۸۷: حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے نہانے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص سلام قبول کرے تو اس کے لئے غسل

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَخْسَنَ التَّوَضُّوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يَخْرُجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَهْرُهُ إِلَّا أَيَا هَالِمٍ يَحْطُ حُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّ عَنْهُ بِهَا حُطِيَّةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۸: بَابُ مَاذَا كَرَفَى الصَّلَاةَ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا بَرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبِ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَ قَدْ رَوَى عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَمَا زَالَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَّا خَرَّةً فَبَيَّ هَذَا الْحَدِيثُ دَلَالَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ.

۴۱۹: بَابُ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ

مَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ

۵۸۷: حَدَّثَنَا بُشَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّ عَنْ الْأَعْرَنِ الصَّبَّاحِ عَنْ حَلِيفَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسَدْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ

لِلرَّجُلِ إِذَا اسْلَمَ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

کرنا اور کپڑے دھونا مستحب ہے۔

۴۲۰: بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ

۴۲۰: باب بیت الخلاء

فِي دُخُولِ الْخَلَاءِ

جاتے وقت بسم اللہ پڑھے

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمَ بْنَ بَشِيرٍ بْنِ سَمَانَ نَا خَلَادَةَ الصَّفَّارَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ النَّضْرِ عَنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سِتْرُ مَا بَيْنَ آغْيُنِ الْجَنِّ وَغُورَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ فِي هَذَا.

۵۸۸: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جائے تو ”بسم اللہ“ پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس باب میں کچھ مروی ہے۔

۴۲۱: بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَا هَذِهِ الْأَمَةِ

۴۲۱: باب قیامت کے دن اس امت کی نشانی

مِنْ أَثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی

۵۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ مَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمْنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرْمٌ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوُجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ.

۵۸۹: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے چہرے سجدوں کی وجہ سے اور ہاتھ پیر وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۴۲۲: بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنْ

۴۲۲: باب وضو دائیں

التَّيْمَنِ فِي الطُّهُورِ

طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

۵۹۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سَلِيمٌ نَا اسْوَدَ الْمُحَارَبِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۵۹۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صہارت (وضو وغیرہ) میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے سی طرح کنگھی کرتے وقت اور جوتی پہنتے وقت بھی دائیں طرف سے ہی شروع کرنا پسند کرتے تھے۔ ابوعیسیٰ ترمذی کا نام سلیم بن اسود محارب بنی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۳: باب وضو کے لئے کتنی پانی کافی ہے

۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے لئے دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے یہ الفاظ شریک کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ شعبہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر سے اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

۴۲۴: باب دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے

۵۹۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ قتادہ کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے جب تک کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھاتے ہوں تو پھر دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے مرفوع اور سعید بن ابی عمرو نے قتادہ ہی کی روایت سے موقوف روایت کیا ہے۔

۴۲۵: باب جنبی اگر وضو کر لے تو

اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے

۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو اس طرح وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۶: باب نماز کی فضیلت

۵۹۴: حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۲۳: مَا ذَكَرَ قَدْرَ مَا يُجْزَى مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

۵۹۱: حَدَّثَنَا هَذَا وَكَتَبَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزَى فِي الْوُضُوءِ رِطْلَانٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكْرُوبِ وَيَفْصِلُ بِخُمُسَةِ مَكَاكِي.

۴۲۴: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا بُسْدَارٌ نَا مَعَادُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي خَرَبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يَنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غَسِلَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رَفَعَ هِشَامٌ الدُّسْتَوَائِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَّفَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۴۲۵: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ

فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۹۳: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ غَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عُمَارِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ لِلْجُنُبِ إِذَا ارْتَدَأَ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ أَوْ يَسَامُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۲۶: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

۵۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رِيَادٍ نَا غَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ

ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے عتب بن عجرہ میں تجھے ان مرد، سے
الہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جو شخص ان کے
دروازوں پر آکر ان کے جھوٹ کو سچ اور ان کے ظلم میں ان کی
اعانت کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ
حوض (کوثر) پر نہ آ سکے گا۔ اور جو ان کے دروازوں کے قریب
آئے یا نہ آئے لیکن نہ تو اس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی ورنہ
یہ ظلم پر نکامہ کار ہوا وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں۔ یہ
شخص میرے حوض (کوثر) پر آ سکے گا۔ اے کعب بن عجرہ نماز و رخص
و حجت اور روزہ مضبوط ڈھال ہے (گن ہوں سے) اور صدقہ
گن ہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو۔ اے
کعب بن عجرہ کوئی گوشت ایس نہیں جو حرام مال سے پرورش پاتا ہو
اور آگ کا حقدار نہ ہو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن غریب ہے ہم سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور
میں نے محمد بن اسلم بخاری سے اس کے متعلق پوچھا وہ بھی اسے
عبید اللہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسے بہت
غریب کہتے ہیں امام بخاری نے کہا ہے کہ ہم سے اس حدیث کی
روایت نمیرنے کی ہے اور وہ عبید اللہ بن موسیٰ سے غائب کے
حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷: باب اسی سے متعلق

۵۹۵: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو
جیمہ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے
فرمایا اپنے پروردگار اللہ رب اعزت سے ڈرو، پانچ نمازیں
پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو،
اپنے مرء کا حکم مانو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔
راوی کہتے ہیں میں نے ابوامامہؓ سے پوچھا! آپ ﷺ نے یہ
حدیث کب سنیں؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا
جب میں نے یہ حدیث سنی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

مُوسَى نَاعَلَتْ أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدٍ الطَّائِي
عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ كَعْبِ
بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَعْبِدُكَ بِاللَّهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَنْ أَمْرَاءُ
يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشَى أَبُوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي
كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ
وَلَا يَرُدُّ عَلَيَّ الْحَوْضُ وَمَنْ غَشَى أَبُوَابَهُمْ أَوْلَمُ يَغْشَ
وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يَعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ
فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرُدُّ عَلَيَّ الْحَوْضُ يَا كَعْبُ بْنُ
عُجْرَةَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ خَصِيَّةٌ
وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ
يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرِي بُوا لَحْمٍ نَبَتْ مِنْ سُحْبٍ
إِلَّا كَانَتْ النَّارُ أُولَى بِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ
مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَاسْتَعْرَبَنِي جَدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ
ثَنَا ابْنُ لُثَمِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ غَالِبٍ
بِهَذَا.

۴۲۷: بَابُ مِنْهُ

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا
زِيدُ بْنُ الْحَبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خُمُسَكُمْ
وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا
أَمْرِكُمْ تَذْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لَا بِي أُمَامَةَ مِنْذُ
كُنْتُ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ سَمِعْتُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ
سَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

أَبْوَابُ الزَّكَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب زکوٰۃ جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۴۲۸: بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ مِنَ التَّشْدِيدِ

منقول وعید

۵۹۶: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ

قَالَ فَرَأَيْتُ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ

الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا بَى لَعَلَّهُ أَنْزَلَ فِي

شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِذَاكَ أَبِي وَآمِي فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا

مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَتَّى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا

يَسُوتُ رَجُلٌ قَبْلَهُ إِلَّا أَوْ بَعْدَهُ لَمْ يُوَدَّ زَكَاةَهَا إِلَّا

جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ

بِاخْتِفَائِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا

عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَفِي

الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

قَالَ لَبِنُ مَانِعِ الصَّدَقَةِ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُبَلٍ عَنْ

أَبِيهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَسْمُ أَبِي ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّكَنِ وَيُقَالُ ابْنُ جُنَادَةَ.

۵۹۶: حضرت ابو زرؓ بے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے

ہوئے تھے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھ تو فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ

قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں۔ ابو ذرؓ فرماتے ہیں!

میں نے سوچا کیا ہو گیا۔ شاید میرے متعلق کوئی آیت نازل

ہوئی ہے۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ کُدا ہوں یا رسول

اللہ ﷺ وہ کون ہیں۔ فرمایا! وہ مالدار لوگ ہیں مگر جس نے

ایسے ایسے اور ایسے دیا پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے

سپ بنا کر دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کی پھر فرمایا

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

ہے جو شخص مرتے وقت اونٹ لگائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ

جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور

موٹا ہو کر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینگ

مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ گزر جائے گا تو پچھلنا

جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں

تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں۔ اس باب

میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی کی مثل روایت مروی ہے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت بھیجی

گئی ہے۔ قبیصہ بن ہلب اپنے والدہ جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں

حدیث ابو ذرؓ حسن صحیح ہے۔ ابو زرؓ کا نام جندب بن سکین ہے نہیں ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَصْحَابُ عَشْرَةِ الْأَف. ۵۹۷: ہم سے روایت کی عبد اللہ بن نمیر نے انہوں نے عبد الرحمن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن الدیلم عن الضحاک بن مزاحم سے۔ انہوں نے کہا کہ ”اکثر وں“ یعنی مالدار سے مراد دس ہزار والے ہیں (یعنی سکہ رائج الوقت جیسے روپیہ، ریال، درہم)

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي: لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی ”طہارت و پاکیزگی“ کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے زکوٰۃ کی فرضیت تو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ ہی میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصب مقرر نہیں تھا نیز اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی مدینہ طیبہ میں نصب وغیرہ کی تحدید حافظ ابن حجر کی تحقیق کے مطابق ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے ہوئی واللہ اعلم۔ اس حدیث شریف میں زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود جو شخص ادا نہ کرے اس کو وعید سنائی ہے اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کی انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید لقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائیں وہ انتہائی زہریلہ سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اُس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل) کے گلے کا طوق بنا دیا جائیگا (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) پھر اُس کی دونوں باجھیں پکڑے گا (اور کانٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سورۃ آل عمران رکوع ۱۹ کی آیت تلاوت فرمائی۔

۴۲۹: باب زکوٰۃ کی

ادائیگی سے کا فرض ادا ہونا

۴۲۹: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَدَّيْتُ الزُّكُوَّةَ

فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

۵۹۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ نَا عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ ابْنِ حُجْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَدَّيْتُ زَكُوَّةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عَرِينَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الزُّكُوَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَطَوَّعَ وَابْنُ حُجْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُجْرَةَ الْبَصْرِيُّ. ۵۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زکوٰۃ کا تذکرہ فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تم خوشی سے صدقہ دینا چاہو۔ ابن حجر ہمدانی کا نام عبد الرحمن بن حجر ہمدانی ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ۵۹۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی

اس سند سے حسن ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا کہ بعض محدثین اس حدیث سے یہ حکم مستنبط کرتے ہیں کہ استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا سماع ہی کی طرح جائز ہے۔ ان کی دلیل اعرابی کی یہ حدیث ہے کہ اس نے آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا جس پر آپ ﷺ نے اقرار کیا۔

۴۳۰: باب سونے اور چاندی پر زکوٰۃ

۶۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ پھر مجھے ایک سونوے (۱۹۰) درہم میں سے زکوٰۃ نہیں چاہیے۔ ہاں اگر دو سو (درہم) ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔ اس باب میں ابو بکر صدیقؓ اور عمرو بن حزمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث عثمٰش اور ابوعوانہ وغیرہ، ابوالحق سے وہ حارث سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی راوی بھی ابوالحق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے نزدیک دونوں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابوالحق دونوں سے روایت کرتے ہوں۔

الْوَحْه عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضُ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاجْتِزَاءُ الْأَعْرَابِيِّ عَرْضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ

۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي سَبْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمْسَةٌ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ وَابْنُ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ بَكَلا هُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونُ عَنْهُمَا جَمِيعًا.

حاشیہ: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند کے نزدیک دو

سو درہم ساڑھے باون تولہ چاندی مساوی ہیں اور ایک درہم تین ماشہ ایک رتی اور ایک پانچ رتی (یک رتی کا پانچواں حصہ) کے مساوی ہے الحاصل دو سو درہم سے کم ہاں پر زکوٰۃ نہیں بہتہ جب دو سو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم واجب ہو گئے پھر دو سو سے زائد پر انہم بوضیفہ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ جب دو سو درہم چالیس درہم سے زیادہ ہو جائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا یعنی دو سو اتالیس پر بھی پانچ درہم واجب ہو گئے اس کے برعکس امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ کے نزدیک دو سو درہم سے زائد میں بھی اسی کے حساب سے زکوٰۃ جب ہوئی فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

۴۳۱: باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

۶۰۱: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک۔ اس میں یہ تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سال کا بچہ، پینتیس (۳۵) سے پینتالیس (۴۵) تک دو سال کی اونٹنی۔ پینتالیس سے ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی۔ ساٹھ سے پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو نوے تک دو سال کی دو اونٹنیاں، اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس (۱۲۰) اونٹوں تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں۔ اور اگر ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہوں۔ تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ جب کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں پھر ایک سو بیس سے دو سو بکریوں تک دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور ہر سو (۱۰۰) بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں تو سو (۱۰۰) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ پھر متفرق اشخاص کی بکریاں یا اونٹ جمع نہ کئے جائیں۔ اور اسی طرح کسی ایک شخص کی متفرق نہ کی جائیں تاکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنی پڑے۔ اور اگر ان میں دو شریک ہوں تو آپس میں برابر تقسیم کر لیں اور زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ لیا جائے۔ زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ لینے والا (عامل) آئے تو بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ میں) تقسیم کرے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے زکوٰۃ وصول کرے۔ زہری نے گائے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

۴۳۱: بَاب مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالنَّعَمِ
۶۰۱: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ بِكِتَابِ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَا لِهِ حَتَّى قُبِضَ لَقَرْنُهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمَلُ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ وَكَانَ لَيْسَ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَ فِي عَشْرِ شَاتَانِ وَ فِي خُمْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثَ شِيَاهِ وَ فِي عَشْرِينَ أَرْبَعَ شِيَاهِ وَ فِي خُمْسٍ وَ عَشْرِينَ بَنَتْ مَحَاضٍ إِلَى خُمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا بَنَتْ ثَبُونٌ إِلَى خُمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَ سَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا ابْنَتَا ثَبُونٍ إِلَى سَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ فَفِي كُلِّ خُمْسِينَ حَقَّةٌ وَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ ثَبُونٍ وَ فِي الشَّاءِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةٌ إِلَى عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ ثَمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَجَّعَانِ بِالسُّوْيَةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ أَثَلَاثًا ثَلَاثَ خِيَارٍ ثَلَاثَ أَوْسَاطٍ وَ ثَلَاثَ شَرِّ أَوْ أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ وَ فِي النَّبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ

وَبَهْرُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ -

اس باب میں ابو بکر صدیقؓ، بہر بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابو ذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن ہے اور عام فقہاء کا اس پر عمل ہے۔ یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے زہری سے بحوالہ سالم موقوفاً روایت کیا ہے اور سفیان بن حسین نے مرفوع روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب کی دلیل ہے یعنی کہ اس عدد میں جتنی اربعینات (چالیس) ہوں اتنی بنت لبون (دو سالہ) اور جتنی حمینات (پچاس) ہوں اتنے حقے واجب ہو گئے مثلاً ایک سو بیس تک باتفاق دو حقے تھے اب ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہو جائیں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربعینات ہیں (تین چالیس) پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک جفہ واجب ہوگا کیونکہ یہ عدد دو اربعینات اور ایک حمینات پر مشتمل ہے اور ایک سو پچاس پر تین جفہ واجب ہو گئے علیٰ هذا القیاس ہر دس پر فریضہ تبدیل ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک اگلے برخلاف یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے اس کے استیفاء یا فریضہ ناقص ہو یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین جفہ واجب ہو گئے اس کے بعد استیفاء کامل ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو ستر پر تین حقے اور چار بکریاں واجب ہوں گی۔ حنفیہ کا استدلال حضرت عمرو بن حزمؒ کے صحیفہ سے ہے۔ طحاویؒ اور مصنف ابن ابی شیبہؒ وغیرہ میں حضرت علیؑ کے آثار اور حضرت ابن مسعودؓ کے آثار مروی ہیں پھر خاص طور سے حضرت علیؑ کا اثر اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ صحیحین کی روایت کے مطابق ان کے پاس احادیث نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ایک صحیفہ موجود تھا جو ان کی تلوار کی قراب (نیام) میں رہتا تھا اس میں آنحضرت ﷺ نے ان کو دوسرے امور کے علاوہ اونٹوں کی عمروں کے احکام بھی لکھوائے تھے لہذا ظاہر یہی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیل اسی صحیفہ کے مطابق ہوگی جہاں تک حدیث کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزمؒ کی روایت مفصل ہے لہذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف ائمہ ثلاثہ اور حنفیہ کے درمیان یہ ہے کہ اگر کوئی مال دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو زکوٰۃ ہر شخص کے الگ الگ حصے پر نہیں بلکہ مجموعے پر واجب ہوتی ہے مثلاً اگر اسی بکریاں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہیں تو ایک بکری دونوں پر واجب ہوگی بشرطیکہ دونوں شخص مال کی ملکیت میں شریک اور مال دونوں میں مشترک ہو اس کا نام خلطۃ الشیوعی ہے۔ دوسری صورت یہ کہ دونوں اشخاص مال کی ملکیتوں میں تو باہم شریک نہ ہوں بلکہ دونوں کی ملکیت جدا جدا ہوں لیکن دونوں کا بازا ایک ہو چرواہا، چراگاہ، دودھ دہنے وال، بیاہنے والا نہر ایک ہو۔ اس کا نام خلطۃ الجوار ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر الگ الگ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی اسی بکریوں میں ہر شخص پر ایک ایک بکری ہوگی، تفصیل کیلئے علماء سے رجوع کیا جائے۔

۴۳۲: باب گائے، بیل کی زکوٰۃ

۴۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْبَقَرِ

۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُخَارِبِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ ۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا میں گائے (یا بیل) پر ایک سال کا بچھڑایا بچھا ہے اور ہر چار سال گائے (یا بیل) پر دو سال کی گائے ہے۔

اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ عبد السلام بن حرب نے بھی حنفی سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبد السلام ثقہ اور حافظ ہیں۔ شریک اس حدیث کو حنفی سے وہ ابو عبیدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۶۰۳: حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ تم گائے پر ایک سال کی گائے یا بیل اور چالیس پر دو سال کی گائے زکوٰۃ لوں اور پھر ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر پکڑے (جزیہ کے طور پر) لوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے اور وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ کو یمن بھیجی تو انہیں حکم دیا زکوٰۃ لینے کا..... الخ۔ یہ حدیث اصح ہے۔

۶۰۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر انہوں نے شعبہ انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابو عبیدہ سے پوچھا کہ آپ کو عبد اللہ کی کچھ باتیں یاد ہیں فرمایا نہیں۔

۴۳۳: باب زکوٰۃ میں

عمدہ مال لینا مکروہ ہے

۶۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کو یمن بھیجی اور فرمایا! تم اہل کتاب کی ایک قوم پر سے زکوٰۃ لے لو گے لہذا تم انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ سے قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان

الاشح قال لا نا عبد السلام بن حرب عن خضیف عن ابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في ثلثين من البقر تبعة او تبعة وفي كل اربعين مسنة وفي الباب عن معاذ بن جبل قال ابو عيسى هكذا روى عبد السلام بن حرب عن خضيف وعبد السلام ثقة حافظ وروى شريك هذا الحديث عن خضيف عن ابي عبيدة عن ابيه عن عبد الله و ابو عبيدة بن عبد الله لم يسمع من ابيه. ۶۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مَسْنَةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مُعَافَرَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ وَ هَذَا أَصَحُّ.

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ لَا.

۴۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اخْذِ

خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ نَا زُكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَذْهِبْهُمْ إِلَى شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ

پردن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی قبول کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے اموال پر بھی رکوة فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جاتی ہے اگر وہ لوگ اسے بھی قبول کر لیں تو تم ان کے بہترین مال میں سے زکوٰۃ لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ اس باب میں صابغی سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو معبد، ابن عباسؓ کے مولیٰ ہیں ان کا نام نافذ ہے۔

۴۳۴: باب کھیتی پھلوں اور غلے کی

زکوٰۃ

۶۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اس طرح پانچ اوقیہ (ساڑھے ہاون تولہ چاندی) چاندی سے کم پر اور پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم غنہ پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہیں۔

۶۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشر نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مک بن انسؓ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے عبد العزیزؓ کی عمرو بن یحییٰ سے مروی حدیث کے مش۔ اور یہ انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پانچ اوسق سے کم غلہ وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ اوسق تین سو صاع ہوئے۔ نبی

رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ أَمْوَالِهِمْ تَوْخَذَ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتَرَدَّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَإِنَّكَ وَكِرَانِمِ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِذٌ.

۴۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ

وَالزَّرْعِ وَالشَّمْرِ وَالْحَبُوبِ

۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ دُونِ صَدَقَةٍ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْأَوْسُقُ سِتُونَ صَاعًا وَخُمْسَةُ

۱۔ پانچ اوقیہ چاندی تقریباً ساڑھے ہاون تولہ چاندی کے برابر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

۲۔ اوسق وسق کی جمع ہے اس بیان کی مقدار ساٹھ صاع ہوتی ہے اور پانچ وسق تقریباً (۲۵) پچیس من کا ہوتا ہے۔ (مترجم)۔

أَوْ سَبْعِينَ مِائَةً صَاعٍ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةٌ
 أَوْ طَالٍ وَلَيْسَ فِيهَا دُونُ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ
 وَالْأَوْاقِيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَخُمْسُ أَوْاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ
 وَلَيْسَ فِيهَا دُونُ خُمْسٍ دُونَ يَغْنَى لَيْسَ فِيهَا دُونُ
 خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ
 مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا أَلْفَةُ مَخَاضٍ وَفِيهَا دُونُ خُمْسٍ
 وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ.
 اکرم ﷺ کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے (یعنی
 3 ÷ 1 × 5) اور اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے در پانچ اوقیہ
 سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے
 اور پانچ اوقیہ دوسو درہم ہوئے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ
 نہیں ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ایک سال کی
 اونٹنی اور اگر اس سے کم ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ادا
 کرنا ہوگی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 وَكَثِيرٌ مَقْدَارٍ بِعَشْرٍ وَاجِبٌ هُوَ دَلِيلٌ أَوْ لَا قَرَأَنِي آيَتُهُ هِيَ (وَأَتَوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَضَادِهِ) (سورة انعام آیت ۱۴۱) اس
 زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل و کثیر کی کوئی تفریق نہیں۔ دوسری دلیل بخاری کی حدیث ہے
 جہاں تک حدیث کا تعلق ہے اس حدیث میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہ اس زرعی پیداوار کا بیان ہے جو تجارت کے لئے
 حاصل کی گئی ہو اس کی پیداوار جب دوسو درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اس زمانہ میں چونکہ پانچ دینار دوسو درہم کے مساوی ہوتے
 تھے اس لئے پانچ دینار کو نصاب مقرر کیا گیا۔

۴۳۵: باب گھوڑے

اور غلام پر زکوٰۃ نہیں

۴۳۵: بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ

وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ

۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ
 عِيَّانٍ قَالَا نَا وَكُنِيَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 دَسَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاقٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
 سَيِّدِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى
 سَمْسَلٍ فِي قَرَبِهِ وَلَا فِي غَنِيهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي
 هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ
 الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيقِ
 إِذَا كَانُوا لِلْخِدْمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا لِلتَّجَارَةِ فَإِذَا كَانُوا
 لِلتَّجَارَةِ فَفِي أَثْمَانِهِمُ الزُّكُوفَةُ إِذَا خَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ.
 ۶۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر
 اس کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکوٰۃ نہیں۔ اس باب
 میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی
 روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی
 پر اہل علم کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے
 لئے رکھے ہوئے غلاموں پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر تجارت
 کے لئے ہوں تو ان پر سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمتوں
 پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 وَكَثِيرٌ مَقْدَارٍ بِعَشْرٍ وَاجِبٌ هُوَ دَلِيلٌ أَوْ لَا قَرَأَنِي آيَتُهُ هِيَ (وَأَتَوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَضَادِهِ) (سورة انعام آیت ۱۴۱) اس
 زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل و کثیر کی کوئی تفریق نہیں۔ دوسری دلیل بخاری کی حدیث ہے
 جہاں تک حدیث کا تعلق ہے اس حدیث میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہ اس زرعی پیداوار کا بیان ہے جو تجارت کے لئے
 حاصل کی گئی ہو اس کی پیداوار جب دوسو درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اس زمانہ میں چونکہ پانچ دینار دوسو درہم کے مساوی ہوتے
 تھے اس لئے پانچ دینار کو نصاب مقرر کیا گیا۔

امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہے۔

۴۳۶: باب شہد کی زکوٰۃ

۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سیارہ صحیح رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

۴۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ

۶۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّيْسَابُورِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التَّمِيمِيُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَرْزُقٍ زَكَاةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَمِيمِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ كَبِيرُ شَيْءٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ شَيْءٌ.

خلاصہ الباب: اس حدیث کی وجہ سے احناف امام احمد اور امام اسحاق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے۔ جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر نہیں۔

۴۳۷: باب مال مستفاد میں

زکوٰۃ نہیں جب اس پر سال نہ گزر جائے

۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں سراء بنت نبھان سے بھی روایت ہے۔

۴۳۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ

الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

۶۱۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بَنِي أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ.

۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اللہ کے نزدیک ایک سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ یہ حدیث عبدالرحمن بن زید بن اسم کی حدیث سے اصح ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں اسے ایوب، عبید اللہ اور کئی حضرات بھی نفع سے اور وہ ابن عمر رضی

۶۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْقَفْقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَسْلَمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْفُوفًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

اللہ عنہما سے موقوف روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ انیس احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور کئی دوسرے صحابہ نے ضعیف کہا ہے اور یہ بیش الغلط ہیں۔ متعدد صحابہ پر مرضی مدحینہم سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر اس گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل وراحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر اس کے پاس یہ مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے حدود کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر اس زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کیساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی پڑے گی۔ سفین ثوری اور اہل نوفا کا یہی قول ہے۔

سُ رَيْدُ بْنُ أَنَسٍ سَمِعَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ صَعْفَةُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَعَبْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَهُوَ كَثِيرُ الْعَطْوِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُبَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَزَكُوةً فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا تَكَرَّرَ عِنْدَهُ مَالٌ تَحَبُّ فِيهِ الزَّكُوةُ فَمَعِدَ الزَّكُوةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَحَبُّ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكُوةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنْ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يَرْكَبُ الْمَالِ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الْآدَى وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكُوةُ وَبِهِ يَقُولُ سَفِينُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ۔

بَابُ الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ فِي شَرِيعَةِ الْمَالِ مَوْكِبَتِ هِيَ جَوْعَابُ زَكُوةٍ كَمَلِ بُوَجَانِ كَيْ بَعْدِ دَرَمِيْنِ سَالٍ مِیْلِ حَاصِلِ بُوَاوَسِ كَنِیْ صَوْرَتِیْ هِیْ۔ ا۔ پہلے سون چاندی بقدر نصب تھا ورسال کے دوران اس کے پاس پانچ ویت آگئے اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ یہ حاصل ہونے والے مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ دونوں کا سال ایک گشتاریا جائے گا کیونکہ ان دونوں مانوں کی جنس یک نہیں ہے اگر دونوں مال ایک جنس میں سے ہوں اور حاصل ہونے والے مال پہلے مال کی برصورتی ہے مثلاً پہلے مال تجارت تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا تو اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال کو دیا جائے گا اور دونوں کا سال ایک شمار کیا جائے گا اور پہلے مال پر سال گزرنے پر دونوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۴۳۸: بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَرْبِيَّةٌ

۶۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جہاد و قبیلوں کا رہنا نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

۶۱۳ حدیث ترمذی کُتِبَ مَا حَرَبُوا عَنْ قَانُوسٍ يَهْدِي لَا سِدَّ لِحَوَّةٍ وَفِي لَدَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَدَّثَ حَرْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَقِيهِ قَالَ تَوَعَّسِي حَدِيثُ أَبِي عَدَسٍ قَدْ رَوَى عَنْ قَانُوسٍ بْنِ أَبِي طَلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

عباسؑ کی حدیث قیوس بن ابوظہیر سے اور وہ اپنے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے تو اس سے جز یہ معاف ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ مسلمانوں پر جز یہ عشاء نہیں ”اس سے مراد جز یہ ہی ہے“ اس حدیث سے اس کی تفسیر ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا عشاء یہود و نصاری کیلئے ہی مسلمانوں کے لئے نہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّصْرَانِي إِذَا أَسْلَمَ وَضَعَتْ عَنْهُ حِزْيَةُ رَقَبَتِهِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِزْيَةُ عَشِيرَةٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ حِزْيَةُ الرُّقْبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُفَسِّرُ هَذَا حَيْثُ قَالَ إِنَّمَا الْعَشِيرُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشِيرَةٌ.

باب ۱۰۰: حِلِّي

یہ حکم جزیرہ عرب کے ساتھ مختص ہے لہذا ایسے تمام افراد جن کا قبلہ مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے ان کو جزیرہ عرب میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دیا تھا تفصیل کیلئے بخاری ج ۱ ص ۱۲۲۶ اور معارف السنن لعمریہ البوری۔

۴۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْحَلِيِّ

۴۳۹: باب زیور کی زکوة

۶۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے عورتو! صدق کرو اگر چہ اپنے زیورات ہی سے دو۔ اس لئے کہ قیمت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۴: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ خُلْيُكُنَّ فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۶۱۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے أعمش سے کہ ابوداؤد عمرو بن حارث جو عبداللہ کی بیوی زینب کے بھتیجے ہیں زینب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے اصح ہے۔ ابومعاویہ کو حدیث میں وہم ہو گیا ہے پس وہ کہتے ہیں ”عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبِ“ جب کتب صحیحہ ہے ”عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبِ“ اور عمرو بن شعیب سے بھی مروی ہے وہ اپنے والد اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیور میں زکوة تجویز کی۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ بل علم کا اس مسئلہ میں ختلف ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کہتے ہیں کہ زیور میں زکوة ہے جو سونے

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُمْ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْحَلِيِّ زَكَاةً فِي إِسَادِهِ مَقَالًا وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ فِي الْحَلِيِّ زَكَاةً

اور چاندی کا ہو۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی مروی ہے اور مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۱۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ لن کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ثنی بن صباح نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ ثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

بخاری ص ۱۲۱: یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے استعمالی زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے بعض دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نہیں۔

۴۴۰: باب سبزیوں کی زکوٰۃ

۶۱۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ سبزیوں یعنی ترکاریوں وغیرہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کچھ نہیں۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور یہ روایت موسیٰ بن طلحہ سے مرسل مروی ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سبزیوں (ترکاری)

ماکان منه ذهب و فضة و به يقول سفیان الثوری و عبد الله بن المبارك و قال بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر و عائشة و جابر بن عبد الله و انس بن مالك ليس في الحلي زكاة و هكذا روى عن بعض فقهاء التابعين و به يقول مالك بن انس و الشافعي و احمد و اسحق.

۶۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَمْرَأَتَيْنِ اتَّارَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اتَّوَدَيَانِ زَكَوَتُهُ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّحَبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَ كَمَا اللَّهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَادَيَا زَكَوَتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ زَوَّاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هَذَا وَالثُّمَنِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهْيَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

بخاری ص ۱۲۱: باب ما جاء في زکوٰۃ الخضر اواب

۴۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَوَةِ الْخَضِرَاءِ وَابٍ ۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضِرَاءِ وَهِيَ الْبَقُولُ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَاتَّامَا يُرْوَى هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ سن وہ ابن عمارہ ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبد اللہ بن مبارک نے ان سے روایت لینا چھوڑ دیا۔

مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاءِ وَآيَاتِ صَدَقَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عَمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَتَرَكَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.

۴۴۱: باب نہری زمین کی کھیتی پر

زکوٰۃ

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیتی بارش کے پانی یا چشموں (نہروں) کے پانی سے سیراب کی جائے اس کا دسواں حصہ اور جسے جانوروں (یا رہٹ اور ٹیوب ویل وغیرہ) سے پانی دیا جائے اس کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبد اللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کا عمل ہے۔

۶۱۹: سالم اپنے والد اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری ستر میں دسواں حصہ مقرر فرمایا، اور جس زمین کو ڈوس وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ مقرر فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۲: باب یتیم کے مال کی زکوٰۃ

۶۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل

۴۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا

يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهِ

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ عَصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُئْلَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ وَالْعَيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ.

۶۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ وَالْعَيُونُ أَوْ كَانَ عُشْرًا الْعُشْرَ وَفِيمَا سَقَى بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

عشر زمین سے مراد وہ اشجار یا بھدیں ہیں جو پانی کے کنارے ہوتے ہیں انہیں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی جڑوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا جو کسی مالدار یتیم کا والی ہو تو اسے چاہئے کہ اس مال سے تجارت کرتا رہے ورنہ وہ مال ہی نہ چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ ثنی بن صباح ضعیف ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا..... نخ اور پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ کئی صحابہ کرامؓ کے نزدیک یتیم کے مال پر زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ شامل ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور عبد اللہ بن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاصی ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے احادیث سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہے اور فرمایا وہ ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) جس نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اکثر علماء محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہیں جن میں احمدؒ اور اسحقؒ بھی شامل ہیں۔

مُوسَىٰ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عُمَرَ وَنَسْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ وَلَا يَصْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَانَّمَا رَوَى هَذَا الْخَدِثُ مِنْ هَذَا الْوَحْخِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى ابْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْخَدِثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْخَدِثُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ كَرِهَ هَذَا الْخَدِثَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْبَابِ فَرَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةً مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعُمَرُ وَبْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ خَدَّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَقَدْ تَكَلَّمَ بِحَيِّ بْنِ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهُ فَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيفَةِ خَدَّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَيَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَيُسْتَوْتُهُ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَغَيْرُهُمَا.

خلاصہ: (۱) اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور صاحبین یہ کہتے ہیں کہ ترکاری وغیرہ پر عشر واجب نہیں ان کے نزدیک عشر صرف ان چیزوں پر ہے جو سڑنے والی نہ ہو۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عشر واجب ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ مال کی جانب سے مطابہ نہیں ہوگا۔ (۲)۔ حدیث باب کی بنا پر ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہیں کہ یتیم نابالغ کے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ان کا استدلال سنن نسائیؒ اور ابوداؤد وغیرہ کی مرفوع روایت سے ہے جس طرح نابالغ پر نماز وغیرہ دوسرے عبادات واجب نہیں ہیں اس طرح زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

۴۳۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجَمَاءَ جُرْحُهَا

جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبُرْ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعْبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعُمَرَ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَجَاهِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۳: باب حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں

اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے

۶۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیوان کے کسی کو زخمی کرنے پر اور کسی کے کنویں یا کان میں گر کر زخمی یا ہلاک ہونے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔

اس باب میں انس بن مالکؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، عبادہ بن صامتؓ، عمرو بن عوفؓ مرنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَالِ الْبَابِ: ”عجماء“ کے معنی حیوان اور ”جبار“ کے معنی مدو (معاف) ہیں (۱) مطلب یہ ہے کہ

اگر کوئی حیوان کسی کو زخمی کر دے تو یہ زخم معاف ہے اور اس کی دیت کسی پر واجب نہ ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جبکہ حیوان کے ساتھ کوئی ہاتھ لگنے والا نہ ہو اور اگر کوئی اس کو چلانے والا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ زخمی کرنے میں اس کی غلطی اور غفلت کو دخل ہے تو محان و دیت اس چلانے والے پر ہوگی اور موجودہ دور میں موٹروں وغیرہ کا حکم یہی ہے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی کان میں گر کر ہلاک ہو جائے یا اس کو کوئی زخم آجائے تو اس کا خون بدر (معاف ہے) (۳) رکاز لغت میں مرکز کے معنی میں ہے اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین میں دفن کی گئی ہو چنانچہ اگر کسی شخص کو کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آجائے تو بالاتفاق اس کا خمس ۱/۵ بیت المال کو دینا واجب ہے۔

فَالْأَمْرُ: اسلام نے مقادیر زکوٰۃ کی تعیین میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جس مال کے حصول میں جتنی دشواری ہو اس پر زکوٰۃ اتنی ہی کم واجب ہو چنانچہ سب سے زیادہ آسانی سے مال مدفون حاصل ہوتا ہے لہذا اس پر سب سے زیادہ شرح عائد کی گئی ہے پھر اس سے کچھ زیادہ مشقت اس زرعی پیداوار کے حصول میں ہوتی ہے چنانچہ اس پر اس سے کم شرح یعنی عشر لگایا گیا۔

۴۳۴: باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا

۴۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ

۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ بْنَ نِيَارٍ يَقُولُ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخَذُوا وَذَعُوا فَلْتُ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا فَلْتُ فَذَعُوا الرَّبْعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ

۶۲۲: حبیب بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن مسعود بن نیار سے نقل کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حنظلہ رضی اللہ عنہ ہری مجلس میں تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی چیز کا اندازہ لگاؤ تو اسے لے لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو۔ اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا وعتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ

اکثر اہل سم کا عمل سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ خالص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیجتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس سے کتنی مقدار میں پھل وغیرہ اترے گا۔ اس اندازہ لگانے والے کو ”خارص“ کہتے ہیں۔ خارص اندازہ لگانے کے بعد انہیں اس کا عشر بتا دیتا ہے کہ پھلوں کے اترنے پر اتنی زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر وزن کرنے کے بعد مالک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں پھر جب پھل پک جائے تو ان سے اس کا عشر (یعنی دسواں حصہ) لے لے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۶۲۳: حضرت عتاب بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خارص کو لوگوں کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے بھیج کرتے تھے اور ایسی اسناد سے یہ بھی مروی ہے نبی ﷺ نے انگوروں کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔ امام ابو موسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن جریر نے اسے ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن جریر کی حدیث غیر محفوظ ہے اور سعید بن مسیب کی عتاب بن اسید سے روایت اصح ہے۔

بْنِ أَبِي سَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْخَرْصِ وَبِحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَآخَمَدُ وَالْخَرْصُ إِذَا أَدْرَكْتَ الثَّمَارَ مِنَ الرُّطْبِ وَالْعَسْبِ مِمَّا فِيهِ الزَّكَاةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ أَنْ يَنْظُرَ مَنْ يَنْصُرُ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَخْرُجُ مِنْ هَذَا مِنَ الرَّيْبِ كَذَا وَمِنْ الْقَمَرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصَى عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُسْرِ مِنْ ذَلِكَ فَيُنْبِثُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَخْلِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثَّمَارِ فَيَصْنَعُونَ مَا أَحَبُّوا وَإِذَا أَدْرَكْتَ الثَّمَارَ أَخَذَ مِنْهُمْ الْعُسْرَ هَكَذَا فَسَرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَآخَمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو وَمُسْلِمٌ بْنُ عُمَرَ وَالْعَبْدَاءُ الْمَدَنِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ الثَّمَارِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْتَصِفُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرُصُ كَمَا يُخْرُصُ النَّخْلُ ثُمَّ لَوْ ذَى زَكَاةُ رَبِّبَا كَمَا تُؤَذَى زَكَاةُ النَّخْلِ ثُمَّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَصَحُّ

حَلَالٌ صَدَقَ الْبَابُ: امام شافعیؒ وراحنافؒ یہ کہتے ہیں کہ محض اندازے سے عشر نہیں وصول کیا جاسکتا بلکہ

پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

۴۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ

عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ زَائِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَاذِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ زَائِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَنَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَصَحُّ.

۴۴۶: بَابُ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

۶۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا يَعْهَدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهَكَذَا يَقُولُ الْوَيْلِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَالصَّحْبِيُّ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعَهَا يَقُولُ عَلَى الْمُعْتَدِي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ إِذَا مَنَعَ.

۴۴۵: بَابُ انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے

والاعمال

۶۲۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے عازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین (رحمہم اللہ) کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ محمد بن اسحق رحمہ اللہ کی روایت اصح ہے۔

۴۴۶: بَابُ زَكَاةٍ لِيْنِ فِي زِيَادَتِي كَرْنَا

۶۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس لیے کہ احمد بن حنبلؓ نے سعد بن سنان کے متعلق کلام کیا ہے۔ لیث بن سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ صحیح نام سنان بن سعد ہے۔ اور آپ ﷺ کا فرمان کہ "زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اتنی ہی گناہ ہے جتنا گناہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہے۔

۴۴۷: بَابُ زَكَاةٍ لِيْنِ وَالْكَوْرَاضِي كَرْنَا

۶۲۶: حضرت جریر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

۴۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى الْمُصَدِّقِ

۶۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُخَالِدٍ

فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ کا عامل آئے تو اسے اس وقت تک جدا نہ کرو جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔
۶۲۷: روایت کی ہم سے ابو یوسف نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی انہوں نے داؤد انہوں نے جریر انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذی فرماتے ہیں داؤد کی شعبی سے مروی حدیث مجلد کی حدیث سے اصح ہے اور مجلد کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والے ہیں۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَأْتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَفَارِقْكُمْ إِلَّا عَنْ رِضَى ۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ.

حَدِيثُ الْأَبِيِّ أَبِي: (۱) صدقہ مالک اور عامل کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ سے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں اب اگر عامل حق سے زائد طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گنہگار ہوگا۔ (۲) اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلے میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ جس عامل کو ظم و زیادتیاں سے روکنے اور حق و انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب موال کو اس کی تعمین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع اقلی کا مظاہرہ کریں اور مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) عامل کو بہر صورت راضی رکھیں۔

۴۴۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُوْخَذُ

۴۴۸: بَابُ زَكَاةِ مَالِ دَارِوْ

مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

سے لے کر فقرائے میں دی جائے

۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَانَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي جَحِيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۲۸: عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کا عامل زکوٰۃ آیا اور اس نے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دی۔ ایک میں یتیم بچہ تھا پس مجھے بھی اس میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن جحیفہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۴۴۹: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

۴۴۹: بَابُ كَسْ كَوْزُكُوَّةٍ لِيْنَا جَا تَزْبِ

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكَ وَقَالَ عَلِيُّ أَنَا شَرِيْكَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيمٍ بَنِي جَنْبِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۶۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے سخی کر دے وہ قیامت کے دن اس

يَزِيدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُعْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئَلُهُ فِي وَجْهِهِ حُمُوشٌ أَوْ حُدُوشٌ أَوْ كُدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُعْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ شُعْبَةَ فِي حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَابِعِي بْنُ أَدَمَ نَاسِطِيَانُ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ جَبْرِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرُ حَكِيمِ حَدَّثَ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَالِ حَكِيمِ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ رَبِيعًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَوَسَّوْا هِيَ هَذَا وَقَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ.

۴۵۰: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعِي دَاوُدُ الطَّيَالِسِيُّ نَاسِطِيَانُ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَابِعِي الرَّزَاقِيُّ نَاسِطِيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّاهِمِيِّ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِعَيْنِي وَلَا لِدَيْ مِرَّةٍ سِوَيَّ وَفِي

طرح آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ”خמוש“ فرمایا یا ”حدوش“ یا ”کدوش“ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے۔ شعبہ نے حکیم بن جبیر پر اس حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

۶۳۰: محمود بن غیلان تبی بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ حکیم بن جبیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس پر شعبہ کے ساتھی عبد اللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کاش کہ شعبہ کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی۔ سفیان نے کہا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سفیان نے کہا میں نے زہید کو بھی محمد بن عبد الرحمن بن یزید کے حوالے سے یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ہمارے بعض علماء کا عمل ہے اور یہی ثوریؒ عبد اللہ بن مبارک، احمد اور اسحق کا قول ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ محتاج ہو اور یہ امام شافعیؒ اور دوسرے علماء و فقہاء کا قول ہے۔

۴۵۰: باب کس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور قیسہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی

ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سعد بن ابی ریم کے حوالے سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرا تندرست آدمی کے لئے نیک چارہ نہیں لیکن اگر کوئی شخص تندرست ہونے کے باوجود محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ اہل علم کے نزدیک ادا ہو جائے گی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کو سوا کرنا جائز نہیں۔

۶۳۲: حبشی بن جندہ سہلول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور س نے آپ کی چادر کا کونہ پکڑ لیا پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو وہ چلا گیا اور اسی وقت سوال کرنا حرام ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”امیر اور تندرست آدمی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں“۔ ہاں اگر کوئی فقیر یا سخت حاجت مند ہو تو اس کے لئے جائز ہے اور جو آدمی مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوا کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں سے بھرا ہوا گوشت کھاتا ہے جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ کھائے۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے اور وہ عبدالرحیم بن سیمان سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابویحییٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۴۵۱: باب مقروض وغیرہ

کا زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

۶۳۳: حضرت بوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدا۔ اسے ن میں اتنا نقصان ہوا کہ وہ مقروض ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دوئیں لوگوں کے صدقہ

الصاب عن ابی ہریرۃ وحبشی بن حنادة وقیصة بن المخارق قال انو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن وقد روى شعبۃ عن سعد بن ابراهیم هذا الحدیث بهذا الا ساد ولم یرفعه وقد روى فی غیر هذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلل المسئلة لغنی ولا لذی مرة سوی اذا کان الرجل قویاً محتاجاً ولم یکن عنده شیء فتصدق علیه اجراً عن المتصدق عند اهل العلم ووجه هذا الحدیث عند بعض اهل العلم علی المسئلة.

۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدَ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَابِرٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السُّلَوَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاَقْفٌ بِعَرَفَةَ اَنَّهُ اَعْرَابِيٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ اَيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذَلِكَ حَرَمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غَرَمٍ مُقْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُشْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقِلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۵۱: بَابٌ مَنْ تَحَلَّلَ لَهُ الصَّدَقَةُ

مِنَ الْغَارِ مِینَ وَغَيْرِهِمْ

۶۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَتْ رَحْلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ

دینے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا جو تمہیں مل جائے لے لو اس علاوہ تمہارے سے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۳۵۲: باب رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور

آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو پوچھتے: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھ لیتے۔ اس باب میں سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ابو عمیرہ معرف بن واصل کے دادا رشید بن مالک رضی اللہ عنہ، میمون رضی اللہ عنہ، مہران رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ، اور عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ بھی عبدالرحمن بن ابوعقیس سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

۶۳۵: حضرت ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیسے بھیجا انہوں نے ابو رافعؓ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تمہیں بھی حصہ دوں۔ ابو رافعؓ نے کہا میں آپ ﷺ سے پوچھنے بغیر نہیں جاؤں گا۔ پس وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ ہمارے لئے حلال نہیں اور

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقِ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْمَانِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ

لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

۶۳۴: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي مَكِيٍّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّبَّعِيُّ قَالَا نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ أَصْدَقَهُ هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَكَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَانْسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي عَمِيرَةَ جَدِّ مَعْرِفِ بْنِ وَاصِلِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهُ رَشِيدُ بْنُ مَالِكٍ وَمَيْمُونُ أَوْ مَهْرَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيُّضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُ بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ بِهِزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَمَا تَصِيفُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ وَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کسی قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہوتے ہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو رافعؓ نبی کرم ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا نام سم ہے اور ابن ابی رافع، عبید اللہ بن ابی رافع ہیں۔ یہی ابن ابی حاسب کے کاتب ہیں۔

اللہ علیہ وسلم فسأله فقال إن الصدقة لا تحل لنا وإن موالي القوم من أنفسهم قال وهذا حديث حسن صحيح وأبو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم اسمه أسلم وأبى رافع هو غيبه الله عن أبي رافع كاتب علي بن أبي طالب.

۴۵۳: باب عزیز واقارب کو زکوٰۃ

۴۵۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ

دینا

عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

۶۳۶: سہمن بن عامر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی روزہ فطر کرے تو کھجور سے فطر کرے کیونکہ یہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے فطر کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے پھر فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو مرتبہ صدقہ کا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ اس باب میں چار نہب (زوجہ عبد اللہ بن مسعود) اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہمن بن عامر حسن ہے۔ رباب راءح کی والدہ اور صبیح کی بیٹی ہیں۔ اسی طرح سفیان ثوری بھی عامر سے وہ حفصہ بنت سیرین، وہ رباب، وہ اپنے چچا سہمن بن عامر، اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ شعبہ عامر سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ سہمن بن سیرین سے روایت کرتی ہیں اور وہ رباب کا ذکر نہیں کرتیں۔ سفیان اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ اسی طرح ابن عون اور ہشام بن حسن بھی حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سہمن بن عامر سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبَانَ ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلِأَمَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّابِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبِي عَيْنَةَ أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى بُوُ غُرَابٌ وَهَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱) حدیث کا خبر اس پر دلالت کر دیا ہے کہ جس شہر ورجس علاقہ سے زکوٰۃ لیجائے اسی شہر اور اسی علاقہ کے فقراء پر خرچ کی جائے کسی دوسرے شہر اور دوسری بستی میں نہ بھیجی جائے امام ابو حنیفہ کے نزدیک بھی بہتر یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک بھی۔ (۲) جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب ہو لیکن وہ مومن ہو تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے اور ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں البتہ جس شخص کے پاس مال غیر نامی بھی بقدر نصاب نہ ہو اس کے لئے

کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ اس باب میں عائشہؓ، عدی بن حاتمؓ، انسؓ، عبداللہ بن ابی اوفیؓ، حارث بن وہبؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ رمضان شریف کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا رمضان میں صدقہ دینا۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ محمد شین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا، اور بری موت کو دور کرتا ہے (یعنی بری حالت میں مرنا)۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور داہنے ہاتھ میں لیکر اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم سے کوئی گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھتے بڑھتے احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: ”وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ“، جنی وہی ہے جو بچے بندوں کی توبہ قبول کرتا، صدقات لیتا، سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل منقول ہے۔ کئی اہل علم اس اور اس جیسی کئی احادیث جن میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے جیسے کہ اللہ کا ہر رات کو دنیا کے آسمان پر اترنا وغیرہ، کہتے ہیں کہ ان کے متعلق روایات ثابت ہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور وہم

كَفَّ الرَّحْمَنُ حَتَّى تَكُونَ أَكْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَخَذَكُمْ فَلَوْهٗ أَوْفَصِيلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِي بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَحَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعِيلَ نا مُوسَى بْنُ إسماعِيلَ نا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَيَّ الصَّوْمِ أَفْضَلَ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانَ لِعَظِيمٍ رَمَضَانَ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلَ قَالَ الصَّدَقَةُ فِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ عَنْدهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ.

۶۴۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۶۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نا وَكِيعٌ نا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ نا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِمِيزَانٍ فَيُرِيهَا لِأَخِيذِكُمْ كَمَا يُرِي بَنِي أَخِيذِكُمْ مَهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللَّفْظَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أَحَدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الصَّدَقَاتِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشَبِّهُ هَذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنَزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلِّ لَيْلَةٍ

میں مبتلا نہیں ہوتے پس یہ نہیں کہا جاتا کہ کیسے؟ اس کی کیفیت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح، لک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان احادیث پر صفت کی کیفیت جانے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی قول ہے لیکن جمیع ان روایات کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ اپنے ہاتھ و سماعت اور بصیرت کا ذکر کیا ہے۔ جمیع ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ایسی تفسیر کرتے ہیں جو علماء نے نہیں کی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ پس ان کے نزدیک ہاتھ کے معنی قوت کے ہیں۔ اسحق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ تشبیہ تو اس صورت میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ کسی ہاتھ جیسا یا کسی کے ہاتھ کی مثل ہے۔ یا اس کی سماعت کسی سماعت سے مماثلت رکھتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اس کی سماعت فلاں کی سماعت جیسی ہے تو یہ تشبیہ ہے۔ لہذا اگر وہی کہے جو اللہ نے کہا ہے کہ ہاتھ، سماعت، بصر اور یہ نہ کہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اسی طرح ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمادیا ہے کہ ”لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ“ کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ سننے والا، اور دیکھنے والا ہے۔

۴۵۶: باب سائل کا حق

۶۴۳: عبد الرحمن بن بجید اپنی دادی ام بجید سے جو ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، کئی مرتبہ فقیر دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے اور گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جے ہوئے گھر کے علاوہ گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہ پاؤ تو وہی اسے دیدو۔ اس باب میں علی، حسین بن علی، ابو ہریرہ اور ابوا مہ سے بھی روایت ہے۔ ام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالُوا قَدْ تَبَيَّنَتِ الرِّوَايَاتُ فِي هَذَا وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يَتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هَكَذَا رَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ أَمْرٌ وَهَذَا بَلَاءٌ كَيْفَ وَهَكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَانْكَرَتْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوا هَذَا تَشْبِيهٌ وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَأَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هَذِهِ الْآيَاتِ وَفَسَّرُوهَا عَلَى غَيْرِ مَا فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ آدَمَ بِيَدِهِ وَقَالُوا إِنَّمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا يَكُونُ التَّشْبِيهُ إِذَا قَالَ يَدٌ كَيْدٌ أَوْ مِثْلٌ يَدٌ سَمْعٌ كَسَمْعٍ أَوْ مِثْلٌ سَمْعٌ فَإِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ أَوْ مِثْلٌ سَمْعٍ فَهَذَا تَشْبِيهٌُ وَأَمَّا إِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللَّهُ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا يَقُولُ كَيْفَ وَلَا يَقُولُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا كَسَمْعٍ فَهَذَا لَا يَكُونُ تَشْبِيهًُا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۴۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ.

۶۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِنْ بَايَعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُسْكِينِ لِيَقُومَ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدْ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظُلْمًا مُحَرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ أُمَّ

حدیث ام بجید حسن صحیح ہے۔

بخید حدیث حسن صحیح

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: زَكَاةُ كَے وہ حقوق بھی ہیں (۱) مہمان کا حق ہے (۲) حق ماعون ہے۔ ماعون کی تفسیر عبداللہ بن مسعود سے اس طرح منقول ہے گھریلو استعمال کی اشیاء مثلاً ڈول ہانڈی وغیرہ سب پر بعض فقہاء کے نزدیک اپنے پڑوسیوں کو اس قسم کی استعمال کی اشیاء عاریہ دینا واجب ہے۔

۴۵۷: باب تالیف قلب کے لئے زکوة دینا

۶۴۴: حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر مجھے کچھ مال دیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک سری مخلوق سے برے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ اب میرے نزدیک مخلوق میں محبوب ترین ہو گئے۔ اہم ترمذی فرماتے ہیں حسن بن علیؓ نے بھی اسی طرح یا اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ اہم ترمذی کہتے کہ صفوان کی حدیث کو معمر وغیرہ زہری سے بحوالہ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا الخ گویا کہ یہ حدیث اصح اور اشبه ہے۔ اہل علم کا مولفہ القلوب کو اس دینے کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر علماء کا کہنا ہے کہ انہیں دینا ضروری نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مخصوص جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں کی مسلمان ہونے کے لئے تالیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس دور میں اس مقصد کیلئے ان کو زکوة وغیرہ نہ دی جائے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا قول ہے۔ اہم احمد اور احقؓ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس دور میں بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے متعلق (مسلمانوں کے) اہم کا خیال ہو کہ ان کے دلوں کی تالیف کی جائے تو اس صورت میں نہیں دینا جائز ہے۔ یہ اہم شافعی کا قول ہے۔

۴۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

۶۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّلُ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَا بَعْضَ الْخَلْقِ إِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهَذَا أَوْ شَبَّهَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَدِيثُ اصْخَ وَشَبَّهَ إِنَّمَا هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَا يُعْطَوْنَ وَقَالُوا إِنَّمَا كَانُوا قَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى اسْلَمُوا وَلَمْ يَرَوْا أَنْ يُعْطَوْا الْيَوْمَ مِنَ الزَّكَاةِ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْمَعْنَى وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلَى مِثْلِ حَالِ هَؤُلَاءِ وَرَأَى الْأَمَامَ أَنَّ يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ فَعَطَاهُمْ حَارَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعِيٌّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَهَّيْتُ امْرَأَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّي مَاتْتُ قَالَ وَجَبَ الْجُزُكُ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَنِ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرَثَهَا حَلَّتْ لَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فَإِذَا وَرَثَهَا فَيَجِبُ أَنْ يَصْرِفَهَا إِلَى مِثْلِهِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَطَاءٍ.

۳۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَتَصَدِّقِ

يَرِثُ صَدَقَتَهُ

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعِيٌّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَهَّيْتُ امْرَأَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّي مَاتْتُ قَالَ وَجَبَ الْجُزُكُ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَنِ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرَثَهَا حَلَّتْ لَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فَإِذَا وَرَثَهَا فَيَجِبُ أَنْ يَصْرِفَهَا إِلَى مِثْلِهِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَطَاءٍ.

میں خرچ کرنا واجب ہے۔ سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ یہ حدیث عبد اللہ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ سَيْلٌ اللَّهُ تَعَالَى

میں دیا ہوا مال وراثت میں ملے

۶۳۵: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی والدہ کو زکوٰۃ میں ایک سوئی دی تھی اور اب میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ فرمایا تمہیں تمہارا اجر مل گیا اور اسے میراث نے تمہاری طرف لوٹ دیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ پر ایک ماہ کے روزے بھی قضا تھے۔ کیا میں ان کے بدلے میں روزے رکھوں۔ فرمایا ہاں رکھ لو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ فرمایا ہاں کر لو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بریدہ کی حدیث سے اس سند کے علاوہ نہیں پہنچی جاتی۔ عبد اللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ کثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص نے زکوٰۃ کے طور پر کوئی چیز ادا کی اور پھر وراثت میں اسے وہی چیز مل گئی تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ زکوٰۃ ایسی چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لئے مخصوص کر دیا ہے لہذا اگر وہ وراثت کے ذریعے دوبارہ اس کے پاس آئے تو اس کا سدک رہ

۳۵۹: باب صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹنا مکروہ ہے

۶۳۶: حضرت بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا سدک کی راہ میں سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو چونکہ نجی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو نہ لوٹاؤ۔
امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے وراسی پر
اکثر اہل علم کا عمل ہے۔

۴۶۰: باب میت کی طرف سے صدقہ دینا

۶۳۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو چکی ہے۔ اگر
میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے اس کا فائدہ ہوگا۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا میرے
پس ایک باغ ہے آپ ﷺ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اپنی
ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ
میت کو صدقہ اور دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ بعض راوی
اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بحوالہ عکرمہ مرسل نبی کریم
ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مخرف کا معنی باغ ہے۔

۴۶۱: باب بیوی کا خاوند کے گھر سے

خرچ کرنا

۶۳۸: حضرت ابی امامہ ہاشمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے
ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت
کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
گیا: کیا کسی کو کھانا بھی نہ دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ تو ہمارے مومنوں میں سے افضل ترین ہے۔ اس باب میں
سعد بن ابی وقاصؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ
اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابوابہ حسن ہے۔

۶۳۹: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے مرنے سے صدقہ

زاکھا تناع فاراد ان یشتريها فقال النبي صلى الله عليه و
سلم لا تغدفي صدقتك قال ابو عيسى هذا حديث
حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم.

۴۶۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَارُوحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا
زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
أُمِّي تَوَفَّيْتُ أَتَيْتُهَا أَنْ تَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَأَنْ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدَكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَنْهَا
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ
الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ
وَالِدَعَاءُ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْخَبْرَ عَنْ عُمَرُو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي بُسْتًا نَا.

۴۶۱: بَاب مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ

مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

۶۳۸: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ عِيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ
بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي
خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ
زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ
قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَاصٍ وَأَسْمَاءِ ابْنَةِ أَبِي نَكْرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَدَدُ اللَّهِ
نَسْرُ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ أُمَامَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ

۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ

دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور اس کے خاوند کیلئے اس کی مثل ہے اور خاتون کے لئے بھی اس کے برابر (اجر) ہے۔ اور کسی ایک کو اجر ملنے سے کسی دوسرے کا اجر کم نہیں ہوتا۔ شوہر کیلئے کمانے کا اور بیوی کے لئے خرچ کرنے کا اجر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ، فساد کی نیت کے بغیر صدقہ دے تو اسے اس کے شوہر کے برابر ثواب ہوگا۔ عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کیلئے بھی اس کے برابر اجر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے۔ عمرو بن مرہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْمَخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا انْفَقَتْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرِ مُفْسِدَةٍ فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهُ لَهَا مَانُوتٌ حَسَنًا وَلِلْمَخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ لَا يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.

حالات: ۱: عورت کو اگر شوہر کی جانب سے صراحۃً یا عرفاً اجازت ہو تو اس کے لئے شوہر کے مال سے خرچ کرنا جائز ہے بلکہ اس خرچ پر ثواب کی بھی مستحق ہوگی البتہ اجازت نہ ہونے کی صورت میں جائز نہیں یہ خرچہ آخرت میں وبال ہوگا۔

۴۶۲: باب صدقة فطر کے بارے میں

۶۵۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پنیر سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہؓ مدینہ آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے خیال میں گیارہوں (گندم) کے دو ثنائی مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ راوی کہتے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ امام

۴۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۶۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمْنَا فَكَانَ فِيمَا كَلَّمْنَا بِهِ النَّاسَ أَنِّي لَا رَمِيَّ مَدِينٍ مِنْ سُمْرَاءِ الشَّامِ تُعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ

شافعی، احمد اور احنق کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا ایک صاع لیکن گیہوں (گندم) کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوری ابن مبارک اور اہل کوفہ کے نزدیک گیہوں (گندم) کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۶۵۲: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، غلام، آزاد چھوٹے اور بڑے (سب پر) واجب ہے۔ دو مد گیہوں (گندم) میں سے یا اس کے علاوہ کسی بھی شے سے ایک صاع ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۶۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض (واجب) کیا۔ پھر لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کر دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابو سعید، ابن عباس، حارث بن عبد الرحمن بن ابوفاب کے دادا ثعلبہ بن ابوصغیر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

۶۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا اور اسے ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر فرض (واجب) قرار دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث بن عمر حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوابوب کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہوئے اس میں ”من المسلمین“ کا غلط زیادہ روایت کرتے ہیں اور اسے کئی اور راوی بھی نافع سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ”من المسلمین“ کے الفاظ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس

بعض اہل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرہم من نکل شیء صاع الا من البسر فانه یخزئ بصف صاع وهو قول سفیان الثوری وابی المبارک واهل الکوفۃ یزوں بصف صاع من بر۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ لُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجٍ مَكَّةَ لَا إِنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُدًّا مِنْ قَمْحٍ أَوْ سَوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى بَصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدَّةِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُهَابٍ وَثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَغِيرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۵۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَفِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي

هذا فقال بعضهم اذا كان للرجل غنيد غير مسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر وهو قول مالك والشافعي واحمد وقال بعضهم يؤدى منهم وان كانوا غير مسلمين وهو قول الثوري وابن المبارك واسحق.

مسئے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے غلام مسلمان نہ ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ امام مالک، شافعی اور احمد کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر غلام مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے اور یہ مہیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا قول ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک صدقہ الفطر کے لئے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی خوراک ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک صدقہ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے اگرچہ مال نامی ہونا شرط نہیں ہے اور سال گذرنا بھی شرط نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقہ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہے اس کے برخلاف امام ابو حنیفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث جس کے راوی حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ جوار یا باجرہ وغیرہ ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا طعام (خوراک) جو کشمش کھجور اور پنیر تھے۔ وجہ یہی ہے کہ گندم اس دور میں بہت کم تھی اور حضرت ابوسعید خدریؓ کا مذہب یہی تھا کہ گندم میں نصف صاع واجب ہوتا ہے۔

۴۶۳: باب صدقہ فطر نماز عید سے پہلے

دینے کے بارے میں

۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک مذکور کیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

۴۶۴: باب وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا

کرنے کے بارے میں

۶۵۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۴۶۳: بَاب مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا

قَبْلَ الصَّلَاةِ

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَالحَدَّثَاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْعُدُوِّ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفَطْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفَطْرِ قَبْلَ الْعُدُوِّ إِلَى الصَّلَاةِ

۴۶۴: بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ

الزَّكَاةِ

۶۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاسِعِيْدُ بْنُ

عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے وقت سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم عباس سے گزشتہ سال اس سال کی بھی زکوٰۃ لے چکے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ فقیل زکوٰۃ کے بارے میں اسرائیل کی حجاج بن دینار سے مروی حدیث کو میں اس سند کے علاوہ نہیں جانتا اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے مروی حدیث اسرائیل کی حجاج سے مروی حدیث سے صحیح ہے، اور یہ حدیث حکم بن عتیبہ کے واسطے سے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ اہل عم کا وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں اختلاف ہے۔ اہل عمر کی ایک جماعت کہتی ہے کہ زکوٰۃ وقت سے پہلے ادا نہ کی جائے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے کہ میرے نزدیک اس میں جلدی بہتر نہیں۔ اکثر اہل عم کے نزدیک وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے سے زکوٰۃ داہو جاتی ہے۔ مام شافعی، حماد و سحر کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۵: باب سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر کوئی شخص صبح نکلے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لے کر وہیں ہو پھر اس میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص کسی سے سوال کرے پھر اس کی مرضی وہ اسے دے یا نہ دے۔ پس اوپر والے ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے خرچ کروں پر جن کی کفایت تمہارے ذمہ ہے۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابوسعید خدری، زبیر بن

منصور، ما اسمعیل بن زکریا عن الحجاج بن دینار عن ابن الحکم بن عتیبہ عن حجاج بن عبدی عن علی بن النعمان قال سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقته قبل أن تحل فرخص له في ذلك

۶۵۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ بِإِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حُجَّالٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ أَنَا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا فَرَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُعْجَلَهَا وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يُعْجَلَهَا وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحَلِّهَا أَجْرَ أَثَرِ عَنْهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۴۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۶۵۸: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ بَيَّانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدَوْ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيَسْتَقْبِلَ مِنْهُ عَنِ السَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا حَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَإِنْ أَسْمَنَ تَعْمُولُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكَمِ بْنِ حَرَامٍ وَاسِيٍّ سَعِيدِ الْحَذَرِيِّ وَالرُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةِ

عوام، عطیہ سعدی، عبد اللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زید بن حارث صدکی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔ در بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

۶۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ آدمی اس سے اپنی آبرو کو خراب کرتا ہے یا ایک زخم ہے کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حکمران سے سوال کرے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے (تو جائز ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكَيْعٌ نَافِعِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَذَبِكُذِبُهَا الرَّجُلُ وَجَهَهُ إِلَّا أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى: (۱) ائمہ، ربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی نماز عید کے لئے جانے سے پہلے مستحب ہے۔ (۲) نصب مکمل ہونے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کرے تو با اتفاق ادائیگی درست نہ ہوگی اگر نصب مکمل ہونے کے بعد حولان حول سے زکوٰۃ ادا کی جائے تو اکثر ائمہ کرام کے نزدیک درست ہے۔ (۳) اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا مانگنے والے سے بہتر ہے۔ یہ ہاتھ سے مراد نعمت ہے مطلب یہ ہے کہ زیادہ عطیہ قلیلہ کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

أَبْوَابُ الصَّوْمِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزوں کے متعلق ابواب

جو ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۴۶۶: باب رمضان کی فضیلت

۶۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے خیر کے طبکار آگے بڑھو اور اے شر کے طبکار پھر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیے جاتے ہیں۔ یہ معامد ہر رات جاری رہتے ہیں۔ اس باب میں عبد الرحمن بن عوفؓ، ابن مسعودؓ اور سلیمانؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رات ایمان کے ساتھ ٹوٹا اس کے لئے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیتہ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابویوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی ابو بکر بن عیاشؓ سے مروی روایت غریب ہے ہم اسے ابو بکر بن عیاشؓ کی روایت کے عداوہ نہیں جانتے۔ ابو بکر بن عیاشؓ، اعمشؓ سے وہ ابو صالحؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس حدیث کو ابو بکر کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے ام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہم سے حسن بن

۴۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُسَادَى مُنَادِيًا بِأَعْيَى الْخَيْرِ أَقْبَلُ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ وَلَهُ الْبَابُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَلْمَانَ .

۶۶۱: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَاعِبُهُ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي رَوَاهُ أَبِي بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ

عُصْدِي مِنْ حَدِيثِ أَبِي نَكْرُونٍ غِيَاثُ
 رَجُلٍ فِي الْحَرْبِ كَيْفَ قِيلَ لَهُ
 الْحَرْبُ كَيْفَ قِيلَ لَهُ
 الْحَرْبُ كَيْفَ قِيلَ لَهُ

فائدہ۔ جہاں س طرح کی احادیث ہیں وہاں صغائر کے ساتھ کبائر بھی معاف ہوں گے کہ جب آدمی عبادت کرے گا تو وہ بھی یقیناً کرے گا۔ تو یہ گناہوں کو کھاجاتی ہے البتہ حقوق عباد معاف نہ ہوں گے جب تک جس کا حق مارا، غصہ کیا یہ کسی پر ہے جائز اڑا گیا اس سے معافی کے بعد خدا سے معافی طلب کی جائے کہ یا اللہ! اس شخص نے تو مجھ کو دیا اب تو بھی معاف کر دے۔ اگر متعلقہ شخص یا اشخاص فوت ہو چکے ہوں تو ان کے ورثاء سے رجوع کیا جائے ورنہ اس کے سبب دعائے مغفرت کی جائے اگر کوئی مال رشوت میں یا دھوکے سے یا بے توجہ و پس انداز کے مالکوں کو دیا جائے اگر زندہ نہیں ہیں تو ورثاء تلاش کر کے ان کو دیا جائے ورنہ مسکینوں محتاجوں کو دیا جائے۔ اگر جائیداد بھی فروخت کرنا پڑے تو سستا سود ہے ورنہ قیامت کو حساب کتاب میں اپنی نیکیاں اسکو دین پڑیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو متعلقہ شخص کے گناہ اس پر ڈال دئے جائیں گے ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص سب سے بڑا قاتل ہے۔

٤٦٤: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقْدُمُوا

۴۶۷: باب رمضان کے

الشَّهْرُ بِصَوْمٍ

استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

۶۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھو البتہ کسی کے ایسے روزے جو وہ ہمیشہ سے رکھتے آ رہا ہے ان دنوں میں جائیں (مثلاً جمعہ وغیرہ کو روزہ رکھنا) تو ایسی صورت میں رکھ لے۔ اور رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر فطر رکرو۔ اور اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں بعض صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔ منصور بن مقمّر، ربیع بن حراش سے اور وہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام یحییٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے ورا سی پر علماء کا عمل ہے کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے اس کی تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا دن آجائے کہ اس میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

٦٦٢. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سَيْمَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدُمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ
وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ
أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَالْفُطْرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ عَمَّ
عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ
بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِنَحْوِهِ أَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ كَرَهُوا أَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّحْلُ صِيَامٍ قَبْلَ دُخُولِ
شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنَى رَمَضَانَ وَأَنْ كَانَ رَحْلٌ بِصَوْمٍ
صَوْمٌ فَوَافِقٌ صِيَامُهُ ذَلِكَ فَلَا نَاسَ بِهِ عِنْدَهُمْ

۶۶۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

٦٦٣ حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي كَيْفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيُصِمْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۶۸: باب شك کے

دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۶۴: حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عمر بن یسر کے پاس تھے کہ ایک بھی ہوئی بکری لئی گئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس کچھ لوگ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم روزے سے ہیں۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمار رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین وغیرہ شامل ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور احقر کا بھی یہی قول ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اس دن روزہ رکھ لیا پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ دن واقعی رمضان کا دن تھا تو وہ روزے کی قضا کرے وہ روزہ اس کے لئے کافی نہیں۔

۴۶۸: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۶۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَتَانِي بِشَاةٍ مُضَلِّيَةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَشْتَبِي بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ وَمَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمَّارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ كَرِهُوا أَنْ يَصُومَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ وَرَأَى أَكْثَرُهُمْ إِنْ صَامَهُ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يَقْضِيَهُ يَوْمًا مَكَانَهُ.

حَذَرْنَا لِلْأَبِي اب: (۱) یوم الشک سے مراد میں شعبان ہے اس دن اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باطل و اثمہ مکروہ تحریمی ہے پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم الشک ہو تو اس کے لئے نیت نفل روزہ رکھنا باطل و جائز ہے (۲) اس حدیث میں صریح فرمادی کہ ثبوت "شہر" کا مدار چاند کے دیکھنے پر ہے لہذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔

۴۶۰: باب رمضان کیلئے

شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے

۴۶۹: بَاب مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ

هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۶۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے لئے شعبان کے چاند کے دن گنتے رہو امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم ابو معاویہ کی اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور صحیح وہی ہے جو محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ مروی ہے۔ ابوسلمہؒ، ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے محمد بن عمروؒ کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰: باب چاند دیکھ کر روزہ

رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

۶۶۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابوبکرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۴۷۱: باب مہینہ کبھی

انیس دن کا بھی ہوتا ہے

۶۶۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر تیس روزے ہی رکھے انیس کا اتفاق کم ہی ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، نس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ،

۶۶۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ نَائِيحِي بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضُوا إِهْلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْلَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ يَوْمٌ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَاللَّيْثِيُّ.

۴۷۰: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَا

الْهَلَالِ وَالْإِفْطَارِ لَهُ

۶۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَاهِ وَالْإِفْطَارُ لِرُؤْيَاهِ فَإِنْ خَالَتْ ذُوْنُهُ غِيَابَةً فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۴۷۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ

تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۶۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابِ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا نَابِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَحْبَبْتُ عِيسَى بْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۶۶۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہ منے کی قسم کھائی اور انتیس دن تک ایک بلائی کمرے میں رہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۴۷۲: باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا

۶۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۶۷۰: ہم سے روایت کی ابو کریب نے ان سے حسین ہعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو یعلیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اور سماک کے کثر سے تھی اسے عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہی روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رمضان کے روزے کے لئے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ جب کہ اکثر دو آدمیوں کی گواہی کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن عید کے چاند کے متعلق علماء متفق ہیں کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

وابن عباس و انس و عمر و انس و حابر و أم سلمة و ابی بکرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشهر یكون تسعا و عشرين

۶۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعَشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۲: باب مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا عَذَا.

۶۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُسَيْنُ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ إِخْتِلَافٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَثُرَ أَصْحَابُ سِمَاكِ رَوَوْا عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تُقْبَلُ شَهَادَةُ زَحْلٍ وَاحِدٍ فِي الصَّيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَقَالَ اسْحَقُ لَا يَصِحُّ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَحْتَلَفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَفْطَارِ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

فَأَقْبَلَ: یہ ایسے دو آدمی ہونے چاہئیں جن کی شہادت بروئے شریعت عدالت میں صحیح تسلیم کی جائے۔

حَلَالٌ صِلَةُ الْإِبَابِ: شہادت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی کوئی بادل یا غبار یا دھواں آفتی پر ایسا چھایا ہو یا جو چاند کو چھپا دے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ ان میں گواہ کے اوصاف موجود ہوں۔ اگر مطلع صاف ہو تو عید کے لئے دو چار گواہوں کے بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں یہ اس وقت شرط ہے جبکہ کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہ آیا ہو۔ رمضان کے چاند کیلئے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک ثقہ مسلمان مرد یا عورت کی شہادت کافی ہے لیکن مطلع صاف ہونے کی صورت میں بڑی جماعت کی شہادت ضروری ہوگی۔

۴۷۳: بَابُ مَا جَاءَ شَهْرًا

۴۷۳: باب عید کے

عِيدٌ لَا يَنْقُضَانِ

دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے

۶۷۱: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذوالحجہ) ایک ساتھ کم نہیں ہوتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوبکرہ حسن ہے۔ اور عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل روایت کی گئی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں انتیس، انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا لیکن اسحق کہتے ہیں کہ دونوں ماہ اگر انتیس دن کے بھی ہوں تب بھی ان میں ہجر و ثواب تیس دن کا ہی ہوتا ہے۔ اس میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس قول کے مطابق دونوں ماہ انتیس دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔

۶۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ بِأَبِ بَشِيرٍ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُضَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ أَحْمَدُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُضَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُضَانِ مَعَالِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ إِنْ نَقَصَ أَحَدُهُمَا تَمَّ الْآخَرُ وَقَالَ إِسْحَقُ مَغْنَاهُ لَا يَنْقُضَانِ يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نَقْصَانٍ وَعَلَى مَذْهَبِ إِسْحَقَ يَكُونُ يَنْقُضُ الشَّهْرُ إِنْ مَعَالِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ.

فَأَقْبَلَ: اس حدیث کا اصل مفہوم ہی یہ ہے کہ اگر انتیس کے بھی ہوں تو اجر میں کمی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک اشکال ہے کہ ذوالحجہ (عید الاضحیٰ یا حج) ہر سال نو اور دس ہی کی ہوگی (واللہ اعلم)

حَلَالٌ صِلَةُ الْإِبَابِ: مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر ایام کی تعداد کے اعتبار سے کم بھی ہو جائیں تب بھی اجر و ثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

باب مَا جَاءَ لِكُلِّ

أَهْلٍ بَلَدٍ رُوِيَ عَنْهُمْ

باب ہر شہر والوں

کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَسَتْ الْحَارِثَ بَغْتَةً إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَصَصْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَ عَلَى هِلَالٍ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَأَيْنَا الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي أَجْرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَأَاهُ النَّاسُ وَضَامُوا وَضَامَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لِكُلِّ أَهْلٍ بَلَدٍ رُوِيَ عَنْهُمْ

۶۷۳: روایت کی کرب نے کہ ام فضل بنت حارث نے مجھے کو امیر معاویہ کے پاس شام بھیجے۔ کرب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام پورا کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آگیا۔ پس ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباس نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو۔ ابن عباس نے فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، امیر معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباس نے فرمایا ہم نے تو ہفتے کی رات چاند دیکھا تھا لہذا ہم تیس روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آجائے۔ حضرت کرب کہتے ہیں: میں نے کہا کیا آپ کے سنے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ ابن عباس نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَرْمَةَ: روایت ہلال کے معاملہ میں ایک اہم سوال اختلاف مطالع (یعنی ایک علاقہ میں

چاند کے نظر آنے کا دوسرے علاقہ میں اعتبار ہے یا نہیں) کا بھی سامنے آتا ہے وہ یہ کہ سورج اور چاند سے یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ آفتاب ایک جگہ طلوع ہوتا ہے تو دوسری جگہ غروب ایک جگہ دوپہر ہے تو دوسری جگہ عشاء کا وقت اسی طرح چاند ایک جگہ ہلال بن کر چمک رہا ہے تو دوسری جگہ پورا چاند بن کر اور کسی جگہ بالکل غائب ہے عشاء کے اس بارے میں دو قوس ہیں ایک یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا شرعا اعتبار ہے ہذا ایک مطلع کی روایت دوسرے مطلع کے لئے کافی نہیں بلکہ ہر شہر کے لوگ اپنی روایت کا الگ اعتبار کریں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں لہذا اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آجائے تو دوسرے شہر کے لوگ اس کے مطابق رمضان یا عید کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس شہر میں شرعی طریقہ سے ثبوت ہو جائے لیکن متاخرین حنفیہ میں بعض حضرات نے فرمایا کہ دور دراز کے ممالک میں چاند دیکھنے کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی جو ممالک اتنے دور ہوں کہ ان کے اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دو دن کا فرق پڑ جائے وہاں اختلاف مطالع کا اعتبار ہوگا۔

باب کس چیز

باب مَا جَاءَ مَا يَسْتَحِبُّ

عَنِهِ الْإِفْطَارُ

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَاسِعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ نَاشِعَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ ثَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ السَّمَاءَ طَهُورٌ وَلِيَّ الْبَابِ عَنْ سُلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ هَذَا غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ أَضْلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سُلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ ابْنِ عَامِرٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنْ سُلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ شُعْبَةَ عَنِ الرَّبَابِ فَالصَّحِيحُ مَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سُلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَوْنٍ يَقُولُ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سُلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ.

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَكَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ ح وَثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سُلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّيِّيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى ثَمَرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

۶۷۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے وہ اس سے روزہ افطار کرے اور جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں انس کی حدیث کو سعید بن عامر کی کے علاوہ کسی اور کے شعبہ سے اس طرح روایت کرنے کا ہمیں علم نہیں اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہم اسے عبدالحزیز بن صہیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبدالحزیز بن صہیب اسے انس سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کے ساتھی بھی حدیث شعبہ سے وہ عاصم احوال سے وہ حصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ سلمان بن عامر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ روایت سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے۔ کی طرح یہ حضرات شعبہ سے وہ عاصم وہ حصہ بنت سیرین اور وہ سلیمان بن عامر سے بھی روایت کرتے ہیں اور رباب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ پس صحیح روایت سفیان ثوری کی ہی ہے۔ سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی حضرات سے وہ عاصم احوال سے وہ حصہ بنت سیرین وہ رباب وہ سلیمان بن عامر اور ابن عون سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ام راح بنت صلیح، سلمان بن عامر کے حوالے سے روایت کرتی ہیں۔ رباب، راح کی ویدہ ہیں۔

۶۷۴: حضرت سلیمان بن عامر الضیّی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے! اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ سے افطار کرتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۶: باب عید الفطر اس

دن جس دن سب افطار کریں اور عید

الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں

۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (رمضان کا) اس دن ہے جب تم سب روزہ رکھو۔ عید الفطر اس روز ہے جب تم سب افطار کرو اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم سب قربانی کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان اور عیدین میں جمعہ فرض ہے اور تمام لوگوں کا اس کے لئے اہتمام ضروری ہے۔

۴۷۷: باب جب رات سامنے

آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے

۶۷۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آجائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کرو۔ اس باب میں ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام بوہیسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۷۸: باب جلدی روزہ کھولن

۶۷۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطَرُ قُلٌّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتَمِيرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۷۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ

تُفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى

يَوْمَ تُضْحَوْنَ

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطَرُ قُلٌّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتَمِيرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۷۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ

وَأَذْبَرَ النَّهَارَ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۶۷۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُمَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارَ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۶۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی سے رہیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء صحابہ وغیرہ نے کہ جلدی روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

۶۸۰: ہم سے روایت کی عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ان سے ابو عاصم اور ابو غیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

۶۸۱: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ام المؤمنین کے دو صحابی ایسے ہیں کہ جن میں سے ایک افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں جب کہ دوسرے افطار اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے۔ نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعود۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ دوسرے جو صحابی تاخیر کرتے ہیں وہ ابو موسیٰ ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ انیس مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۴۷۹: باب سحری میں تاخیر کرنا

۶۸۲: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ وَلَهُ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ وَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَغَيْرُهُمْ اسْتَحَبُّوا تَعْجِيلَ الْفِطْرِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ.

۶۷۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا.

۶۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو عَاصِمٍ وَ أَبُو مُغِيرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۸۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ مَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَا هُمَا وَيُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ الْإِلَافُطَارَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا ضَعَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ وَابُو عَطِيَّةٍ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْهُمْدَانِيُّ وَيُقَالُ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ الْهُمْدَانِيُّ وَهُوَ أَصَحُّ.

۴۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ السُّحُورِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ

کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر (فجر) کی نماز کیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ ہوگا تو حضرت زیدؓ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے کا۔

۶۸۳: ہم روایت کی وکج نے ہشام سے اسی حدیث کی مثل لیکن اس ”قراءت“ کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس باب میں حدیث سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۴۸۰: باب صحیح صادق کی تحقیق

۶۸۴: قیس بن طلق بن علی، ابو حلق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی شب میں کھاؤ پیو اور چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں مبتلا نہ کرے پس اس پر کھانا پینا نہ چھوڑو یہاں تک کہ شفق احمر (صبح صادق) ظاہر ہو جائے۔ اس باب میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، ابو ذر رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ شفق احمر کے ظاہر ہونے تک روزہ در کیئے کھانا پینا جائز ہے اور یہ اکثر علماء کا قول ہے۔

۶۸۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کاذب کی وجہ سے باز نہ آؤ اور پھیلی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا چھوڑ دو۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۶: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینر کی طرح بند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ یہی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اس کا دیہات و صحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشہد کیا جاسکتا ہے۔

باہشام الدستوائی عن قتادة عن أنس عن زيد بن ثابت قال تستحبنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا إلى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين آية.

۶۸۳: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَكَجَعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ قَدَرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ اسْتَحَبُّوا تَاخِيرَ السُّحُورِ.

۴۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامٌ نَا مُلَازِمٌ بَنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَيْسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهْدِنَكُمُ الشَّاطِطُ الْمُصْبَدُ وَكُلُّوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى يَغْتَرِضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ حَتَّى يَكُونَ الْفَجْرُ الْأَحْمَرُ الْمُغْتَرِضُ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ

۶۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَيُوسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَا نَا وَكَجَعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حُظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ حُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ إِذَا نَ بَلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنْ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأَفْقِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۸۶: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینر کی طرح بند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ یہی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اس کا دیہات و صحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشہد کیا جاسکتا ہے۔

۳۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ

فِي الْغِيَةِ لِلصَّائِمِ

(۱) ۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَرَ قَالَ وَتَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ بَأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَهُوَ الْبَابُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ

۶۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ وَ ابْنِ الْعَاصِ وَ الْعُرْبَانَ بْنَ سَارِيَةَ وَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ زُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْثَلُ السُّحُورِ.

۶۸۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عُمَرَ وَ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى ابْنُ عَلِيٍّ وَ هُوَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّحْمِيُّ.

۳۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۳۸۱: بَابُ جَوْرُوزِهِ دَارِغِيْبَتِ كَرِے اس كِ

برائى

(۱) ۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی باتیں اور ان پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۲: بَابُ سَحْرِ كِهَانِے كِ فُضِيلَتِ

۶۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو بن عاص، عرباض بن ساریہ، عقبہ بن عبد اور ابو درداء سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے۔

۶۸۷: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیٹھ نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل مصر کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی در موسیٰ بن ربیعہ بن جحجی کے بیٹے ہیں۔

۳۸۳: بَابُ سَفَرِےے رُوزِہ رِ كِهْنَا كُرُوه ہے

۶۸۸: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ

ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ ”کُراع الغمیم“ کے مقام تک پہنچے آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزے رکھے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھری ہو گیا اور وہ آپ ﷺ کے فعل کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوا دیا اور پی لیا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہے تھے پس بعض نے روزہ افطار کر لیا اور بعض نے مکمل کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ اس باب میں کعب بن عاصم، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اہل عم کا سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ امام احمدؒ اور احنؒ بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے اور اگر نہ رکھے تب بھی بہتر ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؒ اور مالک بن انسؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں“ اور اسی طرح آپ ﷺ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ نافرمان ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور اسے طاعت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے پسند ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى مكة عام الفتح فصام حتى بلغ كراع الغميم وصام الناس معه فقيل له ان الناس شق عليهم الصيام وان الناس ينظرون فيما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ينظرون اليه فافطر بعضهم وصام بعضهم فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك الغصاة وفي الباب عن كعب ابن عاصم وابن عباس وابي هريرة قال ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس من البر الصيام في السفر واختلف اهل العلم في الصوم في السفر فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الفطر في السفر افضل حتى رأى بعضهم عليه الإعادة اذا صام في السفر واختار أحمد وإسحق الفطر في السفر وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان وجد قوة فصام فحسن وهو افضل وان افطر فحسن وهو قول سفيان الثوري ومالك ابن انس وعبد الله بن المبارك وقال الشافعي وإنما معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ليس من البر الصيام في السفر وقوله حين بلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك الغصاة فوجه هذا اذا لم يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوَّى عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَى

نفسه. جیسے سفر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح شرعی عذر رکھنے والے مریض کو اور شیخ فانی کو جو روزہ رکھنے کی سخت عت نہ رکھتا ہو بہت بوڑھا ہو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن روزہ نہ رکھنا اور بات ہے اور نہ رکھ کر سر عام شارح عام پر

کھانا پینا اللہ کی عبادت کا مذاق ہے جس طرح مسجد عبادت یعنی نماز کیلئے طرف مکان ہیں اسی طرح رمضان کا مہینہ سحر سے لیکر غروب آفتاب تک طرف زمان ہے۔ مسجد میں بیٹھ کر لہو و لعب کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اس طرح برسر عام رمضان میں کھلے عام پینے کی اجازت نہیں۔ مسجد کے احترام کی طرح ماہ رمضان کا بھی احترام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں اگر کوئی رمضان میں برسر عام کھائے پئے تو بعض فقہانے فتویٰ دیا ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے شخص کو قتل کرے۔ اسلامی ممالک میں کافروں اور ذمیوں کے لئے احترام ضروری ہوگا۔

۴۸۴: باب سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت

۶۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو روزے رکھو اور چاہو نہ رکھو۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حمزہ بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمزہ بن عمرو سہمی والی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے۔ پس کوئی بھی (ایک دوسرے کو) برا نہ کہتا تھا (یعنی) روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض بغیر روزے کے ہوتے۔ پس نہ روزہ دار بغیر روزے دار پر اور نہ ہی بے روزہ روزہ دار پر غصے ہوتا۔ بلکہ وہ جانتے تھے کہ جس میں طاقت ہو اور روزہ رکھے وہ بہتر ہے اور جو ضعیف (کمزور) ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اس نے بھی اچھا کیا۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ

٣٨٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

٢٨٩: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الهمدانيُّ نا عبدة
 بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنَّ
 حمزة بن عمر والأُسَلميّ سأل رسول الله
 ﷺ عن الصوم في السفر وكان يسرد الصوم فقال
 رسول الله ﷺ إن شئت فصم وإن شئت فافطر
 وفي الباب عن أنس بن مالك وأبي سعيد وعبد الله
 بن مسعود وعبد الله بن عمر وأبي الدرداء وحمزة
 بن عمر والأُسَلميّ قال أبو عيسى حديث عائشة
 أنَّ حمزة بن عمر والأُسَلميّ سأل رسول الله صلى
 الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح.

٦٩٠: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بَشْرُ بْنُ الْمُقْصِلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فُطْرُهُ.

٢٩١: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَازِئِدُ بْنُ زُرَيْعٍ
 نَالُ الْحُرَيْرِيُّ ح وَنَاسُفَيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَاعِدُ الْأَعْلَى عَنِ
 الْحُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
 كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا
 الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُمْطَرُ فَلَا يَحُدُّ الْمُمْطَرُ عَلَى الصَّائِمِ
 وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُمْطَرِ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ وَحْدِ
 قُوَّةٍ فَصَامَ فَحَسَنَ وَمِنْ وَحْدِ ضَعْفٍ فَافْطَرَ فَخَسِرَ

قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

۴۸۵: باب لڑنے والے کیلئے افطار

الْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

کی اجازت

۶۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لُحَيْعَةَ عَنْ يَرْبُودِ بْنِ أَبِي حَسِبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَسِبَةَ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي الشَّفْرِ فَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزَوْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْفِطْرِ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوَ هَذَا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْإِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ بِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۶۹۲: معمر بن ابی حسیہ نے ابن مسیب سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ ساتھ رمضان میں دو جنگیں لڑیں، غزوہ بدر اور غزوہ فتح مکہ ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم عمرؓ کی حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابو سعید سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ میں افطار کا حکم بھی دیا تھا اور حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دیتے تھے۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔

۴۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

۴۸۶: باب حاملہ اور دودھ

الْإِفْطَارِ لِلْحَبْلِیِّ وَالْمُرْضِعِ

پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے

۶۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَابٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَاوَكَيْعَ نَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَعَارَثُ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَذَّى فَقَالَ أَذُنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَذُنُ أَحَبُّكَ عَنِ الصَّوْمِ وَالصَّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصَّيَامَ وَلَقَدْ قَالََهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَهُمَا أَوْ إِحْدَهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي إِنْ لَا أَكُونُ طَعْمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ

۶۹۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے شکر نے ہمارے قبیلہ پر حملہ کیا۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ درحہاؤ۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مسافر کیلئے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ معاف کر دیا ہے۔ (یہاں بھی راوی کو صوم اور صیام میں شک ہے) اللہ کی قسم آپ ﷺ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں یا ایک کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے اوپر افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ اس باب میں ابو امیہ سے بھی

روایت ہے۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں کہ انس بن مالک کبھی کی حدیث حسن ہے۔ اور ہم انس بن مالک کبھی کی اس روایت کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حامدہ اور مرضہ دونوں روزہ نہ رکھیں پھر قضا کریں اور اس کے ساتھ ہی صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو ہر روزے کے بدلے میں کھانا بھی کھائیں۔ سفین ثوری، مالک، شافعی اور احمد بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ (حافظہ درود پلنے والی) دونوں افطار کریں اور مسکینوں کو کھانا کھائیں اور ان دونوں پر قضا نہیں ہے اور اگرچہ میں تو قضا کر لیں وراس صورت میں مسکینوں کو کھانا ضروری نہیں۔ اس کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۷: باب میت کی طرف سے روزہ رکھنا

۶۹۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بہن فوت ہوئی ہے، اور اس کے متواتر دو مہینے کے روزے ہیں (یعنی کفارہ کے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم سے داکرتی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق دانیگی کا اس سے زیادہ مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۵: ابو کریب، ابو خالد احمر سے اور وہ اعمش سے کسی سند سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابو خالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو معاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث اعمش سے وہ مسلم بن حنین سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں سلمہ بن اکیل،

ابو عیسیٰ حدیث انس بن مالک الکفیفی حدیث حسن ولا نعرف لانس بن مالک هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقال بعض اهل العلم الحامل والمرضع يفتران ويقضيان ويطعمان وبه يقول سفيان ومالك والشافعي واحمد وقال بعضهم يفتران ويطعمان ولا قضاء عليهما وان شاء تا قضا ولا اطعام عليهما وبه يقول اسحق.

قضا نہیں ہے اور اگرچہ میں تو قضا کر لیں وراس صورت میں مسکینوں کو کھانا ضروری نہیں۔ اس کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَمُسْلِمِ بْنِطِين عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَمِي أُخْتُكَ ذَيْنِ أَكُنْتُ تَقْضِيئَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِدَا الْأَسَدَانِ حَوْه قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ مِثْلَ رَوَايَةِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِطِين عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَلَا عَنْ

عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں کرتے۔

عَطَاءٌ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافٍ: (۱) مطلب یہ ہے کہ جب شرعی ثبوت کے بعد روزہ رکھنا یا شرعی ثبوت کے بعد افطار کر لیا یا عید منیٰ تو اب دوسرے قرآن کی وجہ سے خواہ مخواہ شکوک و شبہات میں مبتلا نہ ہونا چاہئے بلکہ روزہ اور عید درست ہو گئے (۲) حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کر لو۔ (۳) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا تمام امت کے نزدیک مستحب ہے (۴) روزہ دار کے لئے کس وقت تک کھاتے رہنے کی گنجائش ہے؟ اس بارے میں بہت ہی صحیح قول یہ ہے کہ صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے (۵) حدیث کا مطلب جمہور ائمہ کرام کے نزدیک یہ ہے کہ غیبت، چغلی اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹا تو نہیں لیکن روزہ کی برکات اور مقصد روزہ فوت ہو جاتا ہے یعنی گناہ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں (۶) مطلب یہ ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے اس کی بڑی حکمت اہل کتاب کی مخالفت ہے ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو ہر کام میں یہود و نصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں (۷) اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے (۸) کسی بھی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو اس کی قضاء واجب اور ضروری ہے۔

۴۸۸: بَابُ رُزُوزِ الْكَافِرَةِ

۴۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ

۶۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کے بدلے ہر روزے کے مقابلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرقوع نہیں جانتے اور صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے اور انہی کا قول ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔ امام احمدؒ اور احنافؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں اور اگر رمضان کے روزے ہوں تو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور سفیانؒ کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزے نہ رکھے۔ اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بن محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ہیں۔

۴۸۹: بَابُ صَائِمٍ جَسَّ كَوْنَهُ أَجَائٍ

۶۹۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا حجامت، قے اور احتلام۔ امام ابو عیسیٰ

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُوتٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ فَإِلَّا إِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرٌ صِيَامٍ يَصُومُ عَنْهُ وَإِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ قِصَافٌ رَمَضَانَ أَطْعَمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.

۴۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّيَامِ يَذَرُّهُ الْقَيُّ

۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِيِّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَيْدٍ عَنْ إِسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن زید بن اسم، عبد العزیز بن محمد اور کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسم سے مرسل روایت کی ہے اور ابو سعید کا ذکر نہیں کیا۔ عبد الرحمن بن زید بن اسم ضعیف ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے بود و سجری سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبد اللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام محمد بن اسمعیل بخاری سے سنا انہوں نے علی بن عبد اللہ سے نقل کیا کہ عبد اللہ بن زید بن اسم ثقہ ہیں اور عبد الرحمن بن زید بن اسم ضعیف ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

۴۹۰: باب روزے میں عمدہ اُتے کرنا

۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے خود بخود اُتے آجائے اس پر قضا واجب نہیں اور جو جان بوجھ کر اُتے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن اسیرین اور ابن ابی ہریرہ سے روایت کے متعلق عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے عداوہ نہیں جانتے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاری فرماتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں۔ ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُتے فرمائی اور روزہ توڑ دیا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نفلی روزے سے تھے۔ آپ ﷺ کو اُتے آئے اور آپ ﷺ نے کمزوری محسوس کرتے ہوئے روزہ کھول دیا۔ بعض

علیہ وسلم ثلث لا یفطرون الصائم الحجامة و القیء
والا اختلام قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری
غیر محفوظ وقد روی عند اللہ بن زید ابن اسم
وعند العزیز بن محمد وعیز واحد هذا الحدیث عن
زید بن اسم مرسل ولم یذكر وافیہ عن ابی سعید
وعبد الرحمن بن زید ابن اسم یضعف فی الحدیث
سمعت ابی داؤد السجری یقول سألت أحمد بن
حسب عن عبد الرحمن ابن زید بن اسم فقال اخوه
عبد اللہ بن زید لا بأس به وسمعت محمدًا یذكر
عن علی بن عبد اللہ قال عبد اللہ بن زید بن اسم ثقة
وعبد الرحمن بن زید بن اسم ضعیف قال محمد
ولا أروى عنه شیئا.

۶۹۰: باب ما جاء فی من استقاء عمدا

۶۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ
هَشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ
عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ فِيهِ الْبَابُ عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالََةَ بْنِ غُبَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ
حَدِيثِ هَشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ
وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا آرَاهُ مَحْفُوظًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَيْرُ وَحْدِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ إِسَادُهُ وَرَوَى عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالََةَ بْنِ غُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَافْطَرُوا نَأْمًا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مَطْطَوًّا فَقَاءَ فَضَعُفَ
فَافْطَرُوا لَدَيْكَ هَكَذَا رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسِّرًا

حدیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ اہل علم کا حدیث ابو ہریرہ پر عمل ہے کہ خود بخود قے پر قضا نہیں ہستہ گر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا ہے۔ امام شافعی، سفیان ثوری، احمد ورائق کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۱: باب روزے میں بھول کر

کھانا پینا

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزے میں بھول کر کھایا پیا وہ روزہ نہ توڑے۔ اس نے جو کچھ کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا۔

۷۰۰: ہم سے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔ اس باب میں ابوسعید اور ام احمد غنویہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور احق بھی یہی کہتے ہیں۔ احق فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر کچھ کھاپی لے تب بھی قضا کرنا ہوگی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۲: باب قصداً روزہ توڑنا

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں بغیر مذر یا مرض کے روزہ فطار کیا (توڑ دیا) وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تب بھی اس ایک روزے کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم سب سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی

وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا ذَرَعَهُ الْفَقْرُ فَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقْصَا عَمْدًا فَلْيَقْصُ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ

۴۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ

يَأْكُلُ وَيَشْرِبُ نَاسِيًا

۶۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ خُجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطَرُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ

۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَأَمِ اسْحَقُ الْغَنَوِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ لِقَضَاءِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ اصْحَحْ.

۴۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۷۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مِهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ نَا أَبُو الْمُطَّوْسُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ افْطَرِئَ مَا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُحْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَهُ يَفْصَحُ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُنْهُ وَإِنْ صَامَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَاسْمَعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُطَّوْسُ اسْمُهُ يَرْبِذُ بْنُ الْمُطَّوْسِ وَلَا

اَعْرِفْ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

حدیث نہیں جانتا۔

۴۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ

۴۹۳: باب رمضان میں روزہ توڑنے

الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

کا کفارہ

۷۰۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ
وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا نَاسُفِيَانِ
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى
إِمْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغْفِقَ
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ
مِنَّا بَعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ
سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ الصُّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ
مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا أَحَدٌ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَاؤُهُ قَالَ فَخَذَهُ
فَاطَعُمُهُ أَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَعَائِشَةَ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَجِيجٌ وَالْقَمَلُ عَلَى هَذَا
الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ
مُتَعَمِّدًا مِنْ جَمَاعٍ وَأَمَّا مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ أَكْثَلِ
أَوْ شَرِبَ فَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا إِلَّا
كُلَّ وَالشَّرْبُ بِالْجَمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ
الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةَ فِي الْجَمَاعِ وَلَمْ
يَذْكُرْ عَنْهُ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَقَالُوا إِلَّا يُشَبَّهُ إِلَّا

۷۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم
ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو
گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس
نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے
دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک
غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا
کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے
ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ
گیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا (عرق
بہت بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا سے
صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ
کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ
ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (یعنی
سامنے کے دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) نظر آنے
لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔
اس باب میں ابن عمرؓ، عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت
ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور
اسی پر علماء کا عمل ہے۔ جو شخص جماع سے روزہ توڑ دے اور جو
شخص کھانے پینے سے روزہ توڑ دے ان کے بارے میں علماء
کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء اور کفارہ
دونوں واجب ہیں اور جماع اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں۔
احق، سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی توں ہے۔ بعض اہل علم
کہتے ہیں کہ اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ اس سے صرف
جماع پر ہی آپ ﷺ سے کفارہ ادا کرنے کا حکم مروی ہے،

کھانے پینے میں نہیں۔ ان عہاء کے نزدیک کھانے پینے اور جماع میں کوئی مشابہت نہیں لہذا ان دونوں کا حکم بھی ایک نہیں ہو سکتا یہ شافعی اور احمد کا قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کو وہ کھجوریں اپنے اہل و عیال کو کھلانے میں کئی احتیاج ہیں۔ ایک یہ کہ کفارہ وہی پر واجب ہوتا ہے جس میں قدرت ہو۔ اور اس شخص میں اس کی قدرت نہیں تھی پھر جب وہ نوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا تو اس نے عرض کی کہ مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ لے جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ۔ یہ حکم اس لئے تھا کہ کفارہ کا وجوب اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو۔ امام شافعی اس مسئلے میں یہ مذہب اختیار کرتے ہیں کہ ایسے آدمی پر کفارہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کر دے۔

۴۹۴: باب روزے میں مسواک کرنا

۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے۔ اور عہاء کا اس پر عمل ہے کہ روزے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم روزہ دار کیسے ہر گیلی لکڑی کو مکروہ کہتے ہیں۔ بعض عہاء نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ اسحٰق اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی کے نزدیک دن کے کسی بھی حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۵: باب روزے میں سرمہ لگانے کے بارے میں

۷۰۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری آنکھیں خراب ہو گئیں ہیں۔ کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں

كُلُّ الشَّرْبِ الْجَمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي أَفْطَرَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاطْعُمَهُ أَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هَذَا مَعَايِي يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَى مَنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ وَهَذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا أَخَذَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاطْعُمَهُ أَهْلَكَ لِأَنَّ الْكَفَّارَةَ إِنَّمَا تَكُونُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوَّتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْحَالِ يَأْكُلُهُ وَتَكُونُ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ ذَيْنَا فَمَتَى مَامَلَكَ يَوْمًا كَفَّرَ.

۴۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسَّوَاكِ لِلصَّائِمِ بِالْعَوْدِ الرُّطْبِ وَكَفَرَهُوَالَهُ السَّوَاكُ اخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسَّوَاكِ بَأْسًا أَوَّلَ النَّهَارِ وَاخِرَهُ وَكَفَرَهُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ السَّوَاكُ اخِرَ النَّهَارِ.

۴۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ غَطِيَّةٍ نَا أَبُو عَاتِكَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتُ غِيْنِي أَفَاكُحِّلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

انسؓ کی حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں۔ اہل علم کا روزے میں سرمہ لگانے میں اختلاف ہے۔ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمد اور اخی شمل ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کی رخصت (اجازت) دی ہے اور یہی اہم شافعی کا قول ہے۔

۴۹۶: باب روزے میں بوسہ لینا

۷۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو سعید رضی اللہ عنہ، مسدد رضی اللہ عنہا، بن عباس رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اہم ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا روزے میں بوسہ لینے کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس کی صرف بوڑھے شخص کو اجازت دی ہے اور جو ن کو اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے اور مباشرت ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے روزے کے اجر میں کمی آجاتی ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ان کے نزدیک اگر روزہ دار کو اپنے نفس پر قدرت ہو تو اس کے لئے بوسہ لینا جائز ہے ورنہ نہیں تاکہ اس کا روزہ محفوظ رہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعی کا یہی قول ہے۔

۴۹۷: باب روزہ میں بوس و کنار کرنا

۷۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مجھ سے بوس و کنار کرتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قہر رکھنے والے تھے۔ ۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب

قال أبو عيسى حديث انسٍ حديثٌ اسناده ليس بالقوي ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وأبو عاتكة يضعف واختلف أهل العلم في الكحل للصائم فكرهه بعضهم وهو قول سفیان وابن المبارك وأحمد وإسحق ورخص بعض أهل العلم في الكحل للصائم وهو قول الشافعي.

۴۹۶: باب مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۷۰۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأَمَّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَانْسٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يَرْخَصُوا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ أَنْ لَا يَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَالْمُبَاشَرَةُ وَعِنْدَهُمْ أَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تَنْقُصُ الْأَجْرَ وَلَا تَقْطُرُ الصَّائِمَ وَرَأَوْا أَنَّ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ أَنْ يَقْبَلَ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ عَلَى نَفْسِهِ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۴۹۷: باب مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاو كَيْعٌ نَا السَّرَائِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَزْوَاجِهِ ۷۰۷: حَدَّثَنَا هَادِدُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ

صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لَا رِبْهَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شَرَحْبِيلَ وَمَعْنَى لَا رِبْهَ يَعْنِي لِنَفْسِهِ۔
 سے زیادہ شہوت پر قہر پانے والے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(۳) یہاں مباشرت کا معنی صرف جسم سے جسم ملانا ہے اور قرآن پاک میں جہاں آتا ہے کہ قَالَتْ بَاشِرُوهُنَّ ابْنِ ابْنِ عَمْرُوں سے مباشرت کرو، وہاں سے جماع مراد ہے۔

۴۹۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ

لَمْ يَعْزَمْ مِنَ اللَّيْلِ

۷۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي مَرْثَمَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ حَفْصَةَ حَدِيثٌ لَا تَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهُ وَهُوَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي صِيَامٍ نَذَرَ إِذَا لَمْ يَدِهِ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهِ وَأَمَّا الصِّيَامُ الْمُتَطَوُّعُ فَمَا حُ لَّهُ أَنْ يُؤَيَّ بِمَعْنَى مَا أَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقٍ۔

۴۹۸: بَابُ اس کا روزہ درست

نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

۷۰۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حفصہ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ یہ نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کا قول مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ معنی ہے کہ جو شخص رمضان، قضاء رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا لیکن غلی روزوں میں صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۹: بَابُ نَفْلِ رُزْهٍ تَوَرَّنَا

۷۰۹: حضرت ام حنانی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں کوئی پینے والی چیز پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا پھر میں نے بہا مجھ سے گنہ مرزد ہو گیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیے مستغفار کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنہ ہوا؟ میں نے کہا میں روزے سے بھی اور روزہ ٹوٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی حرج

۴۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۷۰۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي حَوَاصٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هَانِيٍّ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ نَازِلِي فَتَسَرَّعْتُ مِنْهُ فَقُمْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتُ تَقْصِيئَةً قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَصْرُكَ وَفِي لُبِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ شَيْخَةِ حَدِيثُ أُمِّ هَانِيٍّ

نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور مہاشی کی حدیث میں کلام ہے۔ بعض اہل علم صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی غلیظ روزہ توڑے۔ تو اس پر قضاء واجب نہیں البتہ اگر وہ چاہے تو قضاء کرے۔ سفیان ثوری، حماد بن عمار و شافعی کا یہی قول ہے۔

۱۰۔ سمک بن حرب نے مہاشی کی اولاد میں سے کسی سے یہ حدیث سنی اور پھر ان میں سے افضل ترین شخص جمعہ سے ملاقات کی۔ ام ہاشی ان کی دلدی ہیں۔ پس وہ پتی دادی سے غل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کے پاس آئے اور کچھ پیئے کے لئے طلب کیا واپس آیا۔ پھر ام ہاشی کو دیا تو انہوں نے بھی پیا۔ پھر انہوں نے کہا یہ رسول اللہؐ میں تو روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا غلیظ روزہ رکھنے والے اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے ورنہ چاہے تو فطر کرے۔ شعبہ نے کہا کیا تم نے خود یہ ام ہاشی سے سنا تو (جمعہ) نے کہا نہیں۔ مجھے یہ واقعہ میرے گھر والوں اور بوضاح نے سنا ہے۔ حماد بن سلمہ یہ حدیث سمک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مہاشی کے نو سے پھر ان اپنی مائی مہاشی سے روایت کرتے ہیں اور شعبہ کی روایت حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابو داؤد کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے "امین بنفسہ" کے لفظ نقل کئے ہیں۔ محمود کے بعد دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (امین بنفسہ یا امین بنفسہ) کے لفظ نقل کئے ہیں۔ اسی کی طرح سے شعبہ سے روای کا یہی شک مروی ہے کہ "امین بنفسہ یا امین بنفسہ" ہے۔

۱۱۔ مہاشی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔

۱۲۔ مہاشی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ

فِي اسنادہ مقال وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ إِذَا أَفْطَرَ فَلَا فَصَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ أَنْ يَفْصِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاحْمَدٍ وَإِسْحَاقَ وَ الشَّافِعِي.

۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ مَا ابُو داؤدَ مَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سَمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ اخَذَ بَنِي اُمِّ هَانِي حَدِيثِي فَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلُهُمْ وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةُ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِي جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فِدَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَتْ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنٌ بِنَفْسِهِ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ اُمِّ هَانِي قَالَ لَا اَحْبِرُ نِي اَبُو صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِي وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بُنْتِ اُمِّ هَانِي عَنْ اُمِّ هَانِي وَرَوَايَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْنٌ بِنَفْسِهِ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْرُ بِنَفْسِهِ اَوْ اَمِيْنٌ بِنَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ وَهَكَذَا رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِيْرُ اَوْ اَمِيْنٌ بِنَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ.

۱۱۔ حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ اَوْكَيْعٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَاشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَاشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَنِي صَائِمٌ

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ مَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّ كَارِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ اعْدِكِ غَدَاءَ
فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَاتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً قَالَ وَمَا هِيَ
قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ لَمْ
أَكَلْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۰۰: باب ماجاء في إيجاب القضاء عليه
۱۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاكِبُ بْنُ هِشَامٍ نَا
جَعْفَرُ بْنُ زُرْقَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ حَفْصَةَ صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ
لَنَا طَعَامُ الشَّهَادَةِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ رَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ
وَكُنْتُ ابْنَةَ أَبِيهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا كُنْتُ
صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامُ الشَّهَادَةِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ
قَالَ أَقْصِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى
صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ
هَذَا لِحَدِيثٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
مِنْ هَذَا وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ وَرِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ وَاحِدٌ مِنَ الْحَفَظَاتِ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ
عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْ أَبِي خُرَيْجٍ قَالَ
سَالَتْ لِرُهْرِي فَقُلْتُ أَحَدَتِكَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا شَيْئًا وَلَكِنْ سَمِعْتُ
فِي حَلَاةٍ سُبُلْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ
بَعْضِ مَنْ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

۵۰۰: باب نفل روزے کی قضا، جب ہے
۱۳۷: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں اور حفصہ روزے
سے تھیں کہ ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ ہمارا جی چاہا کہ ہم کھا دیں
پس ہم نے اس میں سے کچھ کھا پھر جب رسول اللہ ﷺ
تشریف لائے حفصہ آپ ﷺ سے پوچھنے میں مجھ سے
سبقت لے گئیں کیونکہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی
حضرت عمرؓ کی طرح بہادر) یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں
روزے سے تھیں کہ کھانا آ گیا اور اسے دیکھ کر ہمارا کھانے کو
جی چاہا پس ہم نے اس میں سے کھا لیا فرمایا اس روزے کے
بدے کسی دوسرے دن اس کی قضا میں روزہ رکھو۔ امام بوہیسی
ترمذی فرماتے ہیں کہ صالح بن ابوالخضر اور محمد بن ابوحفصہ بھی
یہ حدیث زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے اس
کی مثل روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، معمر، عبد اللہ بن
عمر، زید بن سعد اور کی حفصہ حدیث زہری سے بحوالہ عائشہ
مرسل روایت کرتے ہیں اور اپنی روایت میں عروہ کا ذکر نہیں
کرتے۔ یہ حدیث اصح ہے اس لئے کہ بن جریج نے زہری
سے پوچھا کہ کیا آپ سے عروہ نے عائشہ کے حوالے سے کوئی
حدیث روایت کی ہے تو انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق
عروہ سے کوئی چیز نہیں سنی البتہ سید بن عبد الملک کے دور
حکومت میں وہ اسے ان حضرات کا قول نہ جنہوں نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کے بارے میں سنا کیا تھا۔

نفل: اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کھانے کی حریص تھیں عین ممکن ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہوا انہوں نے نفی روزہ رکھ پایا ہو پھر جب کھانا آیا تو اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کھایا ایسی احادیث نبی اکرم ﷺ سے مروی نثر چلیں کہ ایسی حالت میں نفی روزے کی نیت کر لیتے جب گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا بِهِذَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَارُوحُ بْنُ عِبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَأَوْاعَلِيهِ الْقَضَاءُ إِذَا افْطَرَوْهُ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔ ہم سے یہ حدیث روایت کی علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے۔ علماء صحابہ وغیرہ کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے ان کے نزدیک نفی روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہے یہ مالک بن انس کا بھی قول ہے۔

خلاصۃً لا یجوز اب: حدیث اس مسئلہ میں جمہور کی دلیل ہے کہ میت کی جانب سے روزہ نیا بت درست نہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ فدیہ کو روزہ کا بدلہ قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص کا روزہ اس کے روزے کا بدلہ نہیں ہو سکتا (۲) ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قصد قتل کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ خفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے علامہ ابن نجیم نے بارہ صورتیں بیان کی ہیں تفصیل کیسے دیکھئے (المحرر اراک: ج ۲: ص ۴۳: ۲۷) (۳) امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا حدیث باب ان کی دلیل ہے البتہ امام مالک کے نزدیک اس کے ذمہ قضاء واجب ہے (۴) اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمدتاً (جان بوجھ کر) روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں۔ جمہور کے نزدیک رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہے وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے زمانہ بھر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا (۵) احناف کے نزدیک اگر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اب اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں واجب ہے۔ حدیث باب کی دلالت انص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہی علت کھانے پینے میں بھی پائی جاتی ہے (۶) روزہ میں مسواک کرنا اس حدیث سے استحباب معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آئے اس طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا (۷) روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتدال اور کنٹرول ہو تو بوسہ دینا بغیر کراہت کے جائز ہے ورنہ مکروہ ہے (۸) حدیث سے ائمہ نے یہ مسئلہ مستنبط کیا کہ قضا روزہ اور نذر غیر معین میں رات کو نیت کرنا ضروری ہے لیکن رمضان نذر معین اور نفلی روزوں میں سے کسی میں بھی رات کو نیت کرنا ضروری ان تمام میں نصف نہار سے پہلے نیت کی جاسکتی ہے (۹) بعض ائمہ کے نزدیک نفی روزہ بغیر عذر کے بھی توڑا جاسکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک بلا عذر روزہ توڑنا ناجائز ہے۔ اگر روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا واجب ہے اس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث دونوں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۰۱: باب شعبان اور رمضان کے روزے

۵۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

ملا کر رکھنا

شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا بُسْدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ ۷۱۵ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان اور شعبان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن ہے۔ یہ حدیث ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت عائشہ کے واسطے سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ ﷺ اس ماہ کے کئی دنوں میں روزے رکھتے بلکہ پورے مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۱۶۷۔ حضرت عائشہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ سالم بن ابو حفص اور کئی راوی بھی ابو سلمہ سے بخو۔ حضرت عائشہ محمد بن عمرو کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اس حدیث کے متعلق ابن مبارک سے مروی ہے کہ کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فداں شخص پوری رات (عبادت کے لئے) کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی ورکام میں مشغول ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک ام سلمہ اور حضرت عائشہ دونوں کی حدیث ایک ہی ہیں اور اس سے مراد یہی ہے کہ آپ ﷺ مہینے کے کئی دنوں کے روزے رکھتے تھے۔

۵۰۲: باب تقصیم رمضان کے لئے شعبان کے

دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے ۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزے نہ رکھ کرو۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور ہم اس حدیث کو اس سند اور ان الفاظ ہی سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزے نہیں رکھ رہا تھا پھر جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ گئے تو

سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سیمہ عن ام سلمة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان وفي الباب عن عائشة قال ابو عيسى حديث ام سلمة حديث حسن وقد روى هذا الحديث ايضا عن ابی سلمة عن عائشة انها قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في شهر اكثر صياما منه في شعبان كان يصومه الا قليلا بل كان يصومه كله

۱۶۷۔ حدثنا بذلك هاذنا عبد الله عن محمد بن عمرو ونا ابو سیمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك وروی سالم ابو النضر و غیر واحد هذا الحديث عن ابی سلمة عن عائشة نَحْوُ رواية مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَرَوَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالَ قَامَ فَلَانْ لَيْلَهُ أَجْمَعٌ وَلَعَلَّهُ تَعَشَّى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ أَمْرِهِ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ رَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَكْثَرَ الشَّهْرِ

۵۰۲: باب ما جاء في كراهية الصوم في

النصف الباقي من شعبان لحال رمضان ۱۶۸۔ حدثنا قتيبة بن عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بقى نصف من شعبان فلا تصوموا قال ابو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح لا يعرفه الا من هذا الوجه على هذا اللفظ ومعنى هذا الحديث عند

اس نے روزے رکھن شروع کر دیئے (یہ ناجائز ہے) اس کی مثل حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری حدیث مروی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو بدتہ اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا وعدہ کرے تو یہ روزہ ان دنوں میں آجائے (تورکھ سکتا ہے) پس یہ حدیث اس بارہا پر دلالت کرتی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے کہ آدمی رمضان کی تعظیم و استقبال کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھے۔

۵۰۳: باب شعبان کی پندرہویں رات

۷۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بیچ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم نہ کریں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بدتہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات و تسمن دنیا پر اترتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم حدیث عائشہؓ کو حجاج کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یحییٰ بن کثیر نے عروہ سے اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۰۴: باب محرم کے روزوں کے بارے میں

۷۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزہ بدتہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ (رضی اللہ تعالیٰ

بعض اہل العلم ان يكون الرجل مفطرًا فاذا بقي شيء من شعبان أخذ في الصوم لحال شهر رمضان وقدروى عن ابى هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم يشبه قوله وهذا حيث قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه اخذكم وقد دل في هذا الحديث انما الكراهية على من يتعمد الصيام لحال رمضان.

۵۰۳: باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان

۷۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِرُ بْنُ هَارُونَ مَا الْحِجَاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ أَكُنْتُ تَحَافِظِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَا كَثْرَ مِنْ عِدَّةٍ شَعْرٍ غَمٍ كَلْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْحِجَاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحِجَاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

۵۰۴: باب ما جاء في صوم المحرم

۷۱۹: حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ ابْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ الْمُحَرَّمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ

(عنه) حسن ہے۔

۷۲۰۔ نعمان بن سعد حضرت عیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ رمضان کے علاوہ کون سے مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم فرماتے ہیں۔ حضرت عیٰ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کے علاوہ کسی کو نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اگر رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھ کر کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور اسی دن دوسری قوم کی بھی توبہ قبول کرے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵: باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا

۷۲۱: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔ اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ حسن غریب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب کہا ہے۔ ان کے نزدیک جمعہ کا روزہ اس صورت میں رکھنا کہ اس سے پہلے اور بعد کوئی روزہ نہ رکھے تو یہ مکروہ ہے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

۵۰۶: باب صرف

جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے بلکہ

ابو ہریرہ حدیث حسن

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَجَرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ لَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمْ لِلْمَحْرَمِ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۰۵: باب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۷۲۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ عَتَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غَرَةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ مَا كَانَ يَفْطُرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اسْتَجَبْتُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَانَّمَا يُكْفَرُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرْفَعَهُ.

۵۰۶: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَخُذَهُ

۷۲۲: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی روزہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ضیاء ازدیؓ، جویریہؓ، انسؓ، اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ کی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے روزہ رکھے اور نہ ہی بعد میں تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَجُنَادَةَ الْأَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَآتِسَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يَخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۵۰۷: باب ہفتے کے دن روزہ رکھنا

۷۲۳: حضرت عبداللہ بن بسرؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتے کے دن فرض روزوں کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھا کرو۔ پس اگر کسی کو اس دن انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے (یعنی روزہ نہ رکھے) امام ابو یوسفؒ کی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لئے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

۵۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۷۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَافِعُ بْنُ سُفْيَانَ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ عَنْ أُخَيْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضِغْهُ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى الْكُرَاهِيَةِ فِي هَذَا أَنْ يَخْتَصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِأَنَّ الْيَهُودَ يُعَظِّمُونَ يَوْمَ السَّبْتِ.

(فائدہ): یہودی اس دن کی کس قدر تعظیم کرتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ گزشتہ دنوں امریکہ کے صدارتی امیدوار کو ہفتے کے دن کہیں جانا پڑا تو وہ کی میل پیدل چل کر گئے تو عام حالات میں یہودی ایسا نہ کرتے ہوں گے لیکن یہاں چونکہ صدارتی امیدواروں کا ایک ایک دن اور لمحہ رپورٹ ہوتا تھا لہذا انہوں نے اپنی قوم کو خوش کرنے اور اپنے یہودی ہونے کا یوں اظہار کیا۔

۵۰۸: باب: اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے جبکہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی

مہینے پورے روزے نہیں رکھے جس سے ایک طرح کا تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب امام ترمذیؒ نے دیا ہے کہ عرب کے لوگ اکثر پرکل کا لفظ بولتے ہیں یعنی حضور ﷺ اکثر شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (۲) شعبان کے دوسرے نصف میں روزے رکھنے کی کراہت اس صورت میں ہے کہ ابتداء ماہ سے روزہ رکھنا چلا آ رہا ہو اور قضا روزے بھی نہ ہوں نیز ان دنوں میں روزہ رکھنے کی عادت بھی نہ ہو یہ کراہت بھی شفق ہے کہ میری امت شعبان کے آخری روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں کسی قسم کی کمزوری نہ محسوس کرے۔ قربان جاکیں سید عالم ﷺ پر۔ (۳) شب براءت کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں جن میں سے بیشتر علامہ سیوطیؒ نے الدر المنصوبہ میں جمع کر دی ہیں یہ تمام روایات سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث باب بھی ضعیف ہے لیکن ان روایات کے ضعف کے باوجود شب براءت عبادت کا انفرادی طور پر اہتمام کرنا بدعت نہیں ہے اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ سے اس بات میں جاگن اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قہر اعتبار روایت سے ثابت

ہوا ہے ابھی اس رات میں سورکعت نماز کی روایت موضوع اور گھڑی ہوئی ہے اس کی تصریح ابن الجوزی نے کی ہے اسی طرح اس رات قبرستان کو جہنم مستمر نہیں۔ اس رات میں معمول سے زیادہ روشنی کرنا اور گھروں پر موم بتیوں روشن کرنا پٹانے اور بارود چلانا بدعت شیعہ ہے اللہ تعالیٰ ہدایت فرما دے بدعت سے محفوظ رکھے آمین۔ (۴) محرم کی فضیلت کو بیان کرنا ہے شاید کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کے روزوں کی اس درجہ فضیلت کا اپنی بالکل آخری حیات میں علم ہوا ہو۔ (۵) جمعہ کے دن کا روزہ بدعت کرامت کا ہے اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے جن حدیثوں میں صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے یہ ابتداء اسلام کا ہے اس وقت خضر یہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اسی طرح عبادت کیسے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے صرف یوم السبت (ہفتہ) کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا تھا باقی دنوں میں عبادت کی چھٹی کر لی تھی۔

۵۰۸: باب پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا

۷۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت طحہ رضی اللہ عنہا، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے دنوں میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن ہے عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۷۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال پر گاہ الہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہ اس باب میں حسن غریب ہے۔

۵۰۹: باب بدھ اور جمعرات کے دن

۵۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رِبْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَآبِي قَتَادَةَ وَاسْمَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْاِحْدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ الْاِثْنَاءَ وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَاجِئْ أَنْ يَعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۵۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ

الْأَرْبَعَاءُ وَالْخَمِيسُ

۷۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَرِيرِيُّ وَ مُحَمَّدُنْ مَذُوبَةٌ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا هَارُونُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْسَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الَّذِي يَلِيهِ وَ كُلَّ أَرْبَعَاءٍ وَ خَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَ أَفْطَرْتَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيثُ غَرِيبٍ وَ رَوَى بَعْضُ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ.

روزہ رکھنا

۷۲۷: حضرت عبید اللہ مسم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی اکرم ﷺ سے پورا سال روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے پھر فرمایا رمضان کے روزے رکھو پھر شوال کے (یعنی چھ روزے) اور اس کے بعد ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ لیں کرو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے سارے سال کے روزے بھی رکھے اور فطار بھی کیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث بعض حضرات ہارون بن سیمان سے بحوالہ مسلم بن عبید اللہ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰: باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی

فضیلت

۷۲۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ بوقنادہ کی حدیث حسن ہے۔ علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر میدان عرفات میں نہ ہو۔ (یعنی جب میدان عرفات میں ہو تو مستحب نہیں)

۵۱۱: باب عرفات

میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا پس ام فضلؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے پی لیا۔ اس باب

۵۱۰: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۷۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الصَّبِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَيَّ أُخْتِيبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ اسْتَحَبَّ أَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَّا بَعْرَةَ

۵۱۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۷۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ نَا أَبُو عَنْ كُرْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ

میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ام الفضلؓ سے بھی روایت ہے۔
امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔
ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ تو آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی عرفہ کے دن حج میں روزہ نہیں رکھا۔
اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ حاجی دعاؤں وغیرہ کے وقت کمزوری محسوس نہ کرے۔
بعض اہل علم نے عرفات میں یوم عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے۔

۴۳۰: حضرت ابن ابی نجیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا (یعنی عرفہ کے دن) اور اسی طرح میں نے حج کیا ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ساتھ ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا پس میں اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیتا یا اس سے منع کرتا ہوں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابونجیح کا نام بیار ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ابن ابی نجیح نے اس حدیث کو ابونجیح

بنی فشرہ و فی الباب عن ابی ہریرۃ و ابن عمر و ام الفضل قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح و قد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ یعنی یوم عرفہ و مع ابی بکر فلم یصمہ و مع عمر فلم یصمہ و العمل علی هذا عند اکثر اہل العلم یستحبون الإفطار بعرفة لیتقوی بہ الرجل علی الدعاء و قد صام بعض اہل العلم یوم عرفہ بعرفة۔
۴۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا أَمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اور ایک دوسرے راوی کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجِّ

عَلَى صَوْمِ عَاشُورَاءَ

۴۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ قَالَا نَا حَسَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَ هُدَيْبِ بْنِ

۵۱۲: بَابُ عَاشُورَةَ كَرُوزِهِ كِي

تَرْغِيب

۴۳۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ (یعنی محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف فرمادے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صیفیؓ، سلمہ بن اکوعؓ، ہند بن اسماءؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ، و عبد اللہ بن زبیرؓ سے بھی

روایت ہے۔ عبدالرحمن بن سلمہ خزاعیؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو قتادہؓ کی حدیث کے علاوہ کسی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ عاشورے کا روزہ پورے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ابو قتادہؓ کی حدیث کے قائل ہیں۔

۵۱۳: باب اس بارے میں کہ عاشورے

کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

۴۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف رمضان کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کی فرضیت ختم ہو گئی۔ پھر جس نے چاہا رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، قیس بن سعدؓ، جابر بن سمرہؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا حضرت عائشہؓ کی حدیث پر ہی عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جس کا جی چاہے وہ رکھے لے کیونکہ اس کی بہت فضیلت ہے۔

۵۱۴: باب اس بارے میں کہ عاشورہ کو نسا دن ہے

۴۳۳: حکم بن اعرج سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے متعلق بتائیے کہ وہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو دن گننا شروع کرو اور نو نویں دن روزہ رکھو میں نے کہا کیا رسول

أَسْمَاءُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَالرَّبِيعُ بِنْتُ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أُمِّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَثَّ عَلَى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كُفَّارَةٌ سَنَةٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ وَبِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۵۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۴۳۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَرْكَبْ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْغُودٍ وَفَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمرٍ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَا يَرُونَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ رَغِبَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذَكَرَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ.

۵۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۴۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَمْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ دَاءً هُ فِي زَمْرٍ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُ فَقَالَ إِذَا زَايْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَأَعْدِدْهُمْ أَصْبَحَ مِنْ يَوْمِ النَّاسِ

صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ
الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ قَالَ أَبُو
عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ
اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ
التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ الْعَاشِرِ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّهُ قَالَ صُومُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُودَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۵۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ
وغيره هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصَائِمَ فِي الْعَشْرِ وَ
رَوَى أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ اِخْتَلَفُوا عَلَى
مَنْصُورٍ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَايَةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَأَوْضَلُ
إِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ
سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ
إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ.

۵۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ

فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

۴۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں
نے فرمایا: ہاں۔

۴۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ دس محرم کو رکھنے کا حکم
دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا عاشورہ کے دن میں
اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک نو محرم اور بعض دس محرم کو
عاشورہ کا دن کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ
نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔
امام شافعی، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۵۱۵: باب ذوالحجۃ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا

۴۳۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی
اکرم ﷺ کو ذوالحجۃ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی
نہیں دیکھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اس
طرح اعمش سے روایت کیا ہے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور
وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری وغیرہ بھی یہ
حدیث منصور سے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی
اکرم ﷺ کو ذوالحجۃ کے پہلے عشرے میں روزے سے نہیں دیکھا
گیا۔ ابواخوص، منصور سے وہ ابراہیم سے اور وہ عائشہؓ سے
روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں اسود کا ذکر نہیں کیا۔
منصور کی روایت میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ اعمش کی
روایت اصح اور اس کی سند متصل ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے
ہیں کہ محمد بن ربان وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اعمش
ابراہیم کی سند کے معاملے میں منصور سے زیادہ احفظ ہیں۔

۵۱۶: باب ذوالحجۃ کے پہلے عشرے

میں اعمال صالحہ کی فضیلت

۴۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صادق اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ تو واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) تو یہ افضل ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباسؓ حسن غریب صحیح ہے۔

۴۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں و رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعود بن واصل کی نہاس سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی اس سند کے علاوہ کسی اور طریق کا علم نہیں تھا ان کا کہنا ہے کہ قتادہؓ، سعید بن مسیبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مرسلہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷: باب شوال کے چھ روزے

۴۳۸: حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں بھی چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو ہریرہؓ، ورتوبانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام بو یسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوبؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم اس حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ

مسنم وھو ابن ابی عمر ان البطین عن سعید ابن جئیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشر فقالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء وفي الباب عن ابن عمر وابی هريرة وعبد الله بن عمرو وجابر قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب صحیح.

۴۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يُعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَسْعُودِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ وَقَدْ رَوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَيْءٌ مِنْ هَذَا

۵۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ ۴۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْسَعٍ نَا ثَوْبَانُ مَعَاوِيَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ تَلَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ قَدَلَكَ صِيَامُ الذَّهْرِ وَفِي لِسَابِ عَنْ حَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ

روزوں کو مستحب کہتے ہیں۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ یہ روزے رکھنا ہر وہ کے تین روزے رکھنے کی طرح بہتر ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ بعض روایات میں مروی ہے کہ ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے۔ ابن مبارک کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا مختار ہے البتہ ان کے نزدیک شوال میں متفرق ایام میں چھ روزے رکھنا بھی جائز ہے۔ یعنی ان میں تسلسل ضروری نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ عبد العزیز بن محمد، صفوان بن سلیم و سعید بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ ابویوب سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعبہ بھی یہ حدیث ورقاء بن عمر سے اور وہ سعد بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۵۱۸: باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۴۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کیا۔ ایک یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں دوسرا یہ کہ ہر مہینے کے تین روزے رکھوں و تیسرا یہ کہ چشت کی نماز پڑھا کروں۔

۴۴۰: حضرت موسیٰ بن طھر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کیا۔ ایک یہ کہ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھوں تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کروں۔ اس باب میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایس مزی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو عترب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، قتادہ بن مسکان رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، اور جریر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو

استحٰق قوم صیام ستہ من سوال بهذا الحديث وقال ان المارک هو حسن مثل صیام ثلثة ایام من کل شهر قال ابن المبارک ویروی فی بعض الحديث ویلحق هذا الصیام بزمضان واختار ان المارک ان یكون ستہ ایام فی اول الشهر وقد روی عن ابن المبارک انه قال ان صام ستہ ایام من سوال متفرقا فهو جائز قال ابو عیسیٰ وقد روی عبد العزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم و سعید بن سعید هذا الحديث عن عمر بن ثابت عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا وروی شعبہ عن ورقاء بن عمر عن سعید بن سعید هذا الحديث و سعید بن سعید هو اخو یحییٰ بن سعید الأنصاری وقد تکلم بعض اهل الحديث فی سعید بن سعید من قبل حفظه.

۵۱۸: بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۴۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً أَنْ لَا آتَمَّ إِلَّا عُلَى وَثِرٍ وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ أَصَلِّيَ الضُّحَى.

۴۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو ذَاوُدَ الْهَمْدَانِيُّ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ شَاهٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَفَرَّةَ بْنِ أَيَّاسٍ الْمُرِّيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاسِيَّ عَقْرِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنَ مِحْجَانَ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ

عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے بعض روایات میں ہے کہ ”جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے پورا سال روزے رکھے“

۷۴۱: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (میں) نازل فرمائی۔ ”مَنْ جَاءَهُ“ جو ایک نیکل کرے گا اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب ہے ”لَهَذَا اَيْكٌ دَنْ (ثَوَابِ)“ (میں) دس دنوں کے برابر ہوا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ شعبہ نے حدیث ابو شمر اور ابو تیح سے وہ عثمان اور وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا..... الخ“

۷۴۲: حضرت یزید رشک، معاذہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کونسے دنوں میں ام المؤمنین نے فرمایا حضور ﷺ کچھ پرواہ نہ کرتے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید بھی ہیں۔ یزید بن قس اور قسام ہیں۔ رشک اہل بصرہ کی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی اقسام کے ہیں (یعنی تقسیم کرنے والا)

۵۱۹: باب روزہ کی فضیلت

۷۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ایک نیکی (کا ثواب) دس گنا سے ستر سو گنا تک ہے اور روزہ صرف میرے لئے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔ روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم میں کوئی جاہل کسی روزے دار سے جھگڑنے لگے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

وَ حَرِيرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

۷۴۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ غَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَهُ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي شِمْرٍ وَأَبِي النَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو ذَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشَكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يَبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَ يَزِيدُ الرِّشَكُ هُوَ يَزِيدُ الصُّبُعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ ابْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَامُ وَ الرِّشَكُ هُوَ الْقَسَامُ فِي لُغَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

۵۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

۷۴۳: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقُرَازِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أََمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالصَّوْمُ جُزْءٌ مِنَ السَّارِ وَلِخُلُوفٍ فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ مِنْ عَذْرِ عَدْنٍ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ

اس باب میں معاذ بن جبل، سہل بن سعد، کعب بن عجرہ، سلمہ بن قیس، اور بشر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ بشر بن خصاصیہ کا نام رحم بن معبد ہے، خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۴۴: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں یک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے اس میں سے روزہ دروں کو بلایا جائے گا پس جو روزہ در ہوگا وہ اس میں سے داخل ہوگا اور جو اس میں سے داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے مدد کرتے ہوئے کہے گا۔ ۷۰۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: باب ہمیشہ روزہ رکھنا

۷۴۶: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا راوی کو شک ہے کہ ”لا صام ولا افطر“ یا ”لم یصم ولم یفطر“ فرمایا (معنی دونوں کے ایک ہی میں) اس باب میں عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن شحیر، عمر بن حصین اور یوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو قتادہ حسن ہے بل عمر کی ایک جماعت نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو کمر وہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ عید الفطر، عید ماحی اور یا متشریق میں بھی روزے رکھے پس جو شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے

صائم فیسقل آبی صائم وفي الباب عن معاذ بن جبل وسهل بن سعد وكعب ابن عجره وسلامه بن قيس وبشر بن خصاصية واسم بشير رحم بن معبد والخصاصية هي امه قال ابو عيسى وحديث أبي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه.

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَطْمَأْ أَبَدًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۷۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَصَائِمٍ فَرُحَتَانِ فَرَحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

۷۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِيلَانَ بْنِ جَوْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّجِيرِ وَعُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَبَى مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوا إِنَّمَا يَكُونُ صِيَامُ الدَّهْرِ ذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَصْحَى وَتَمَّ التَّشْرِيقُ فَمَنْ أَفْطَرَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَقَدْ حَرَحَ مِنْ حَدِّ الْكِرَامِيَةِ وَلَا يَكُونُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هَكَذَا رَوَى

وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے امام احمد و اسحاق فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں کے علاوہ روزہ چھوڑنا واجب نہیں جن میں روزے رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق۔

۵۲۱: باب پے در پے روزے رکھنا

۷۴۷: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ مستسق روزے رکھیں گے۔ پھر جب اذہ کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ن سے کسی نے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ پورا مہینہ روزے رکھیں گے اور جب کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس مہینے میں روزے نہیں رکھیں گے پھر اگر ہم چاہتے کہ آپ گورات میں نماز پڑھتا دیکھیں تو ہم ایسا ہی پاتے اور اگر سوتے دیکھنا تو سوتے ہیں۔

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین روزے میرے بھائی داؤد و عیسیٰ السلام کے روزے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے مقابل آتے تو کبھی فرار کا راستہ اختیار نہ کرتے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ سَحَوًا مِنْ هَذَا وَقَالَ لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هَذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ التَّشْرِيقِ.

۵۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَبَّلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتُ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتُهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ نَائِمًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سَفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابَتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْرُ إِذَا لَقِيَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا

حدیث حسن صحیح ہے۔ بوعباس ایک نابینا شاعر ہیں ان کا نام مسائب بن فروخ ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افضل ترین روزے یہی ہیں کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شدید ترین روزے ہیں۔

۵۲۲: باب عید الفطر اور عید الفضحیٰ کو روزہ

رکھنے کی ممانعت

۷۵۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ کے دن، اس باب میں حضرت عمرؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو سعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ ام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ عمرو بن لُحی، ابن عمارہ بن ابوحسن مازنی مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔

۵۱: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر دیکھا کہ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔ عید الفطر کو روزہ سے اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ روزہ کھولنے اور مسلمانوں کی عید کا دن ہے اور عید الاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت کھا سکو۔ ام ابویسیٰؓ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عبید کا نام سعد ہے انہیں مولیٰ عبدالرحمن بن ابراہیمؓ کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمن بن ابراہیمؓ، عبدالرحمن بن عوف کے پچازاد بھائی ہیں۔

۵۲۳: باب ایام تشریق

حَدَّثَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابُو الْعَاسِ هُوَ الشَّاعِرُ
الْأَعْمَى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ قَرُوخَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَفْضَلُ الصَّيَامِ أَنْ يَصُومَهُ يَوْمًا وَيُفْطِرَ يَوْمًا
وَيُقَالُ هَذَا هُوَ أَشَدُّ الصَّيَامِ.

٥٢٢: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ

يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ

٥٠٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ
الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِي الثَّابِتِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَالْبُخَارِيُّ قَالَ أَبُو
عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ
عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَمَرُو بْنُ يَحْيَى
هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيِّ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ
رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمَلِكُ بْنُ أَنَسٍ.

٤٥١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِ
نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ فِي يَوْمٍ نَحَرْنَا بِدَايَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ
هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيُفْطَرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ
وَعَيْدٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا مِنْ لَحْمِ
نُسُكِكُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهُ
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَزْهَرٍ أَيْضًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَزْهَرٍ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

٥٢٣ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

صَوْمَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۷۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ عَيْدُنَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُفَيْسَةَ وَبِشْرِ بْنِ سَخِيمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَدَافَةَ وَأَنَسٍ وَخُمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ وَكُثَيْبِ بْنِ مَالِكٍ وَغَالِشَةَ وَعَمْرُو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِنْ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشِيرَانِ يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ رِبَاحٍ وَأَهْلُ بَصْرَةَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الثَّوْلِيَّ ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَخَذًا فِي حِلِّ صَعْرَاسِمِ أَبِي.

۷۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ

الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۷۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرِ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

میں روزہ رکھنا حرام ہے

۷۵۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کا دن اور عید الاضحی کا دن اور ایام تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ) ہم مسلمانوں کے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعدؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، نبیشہؓ، بشر بن عجمہؓ، عبد اللہ بن خدافہؓ، انسؓ، حمزہ بن عمروؓ، سلمیٰؓ، کعب بن مالکؓ، عائشہؓ، عمرو بن عاصؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا مکروہ ہے لیکن صحابہؓ کی ایک جماعت اور بعض صحابہؓ متمتع کے لئے اگر اس کے پاس قربانی کے لئے جانور نہ ہو تو روزہ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اہل عراق، موسیٰ بن علی بن رباحؒ اور اہل مصر موسیٰ بن علیؒ کہتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتیبہ کو لیث بن سعد کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بن علیؒ کہہ کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے نام کی تصغیر کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

۷۵۳: باب روزہ دار

کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

۷۵۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، علیؓ، شداد بن اوسؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہؓ، معقل بن یسارؒ (انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو

موسیٰ، اور بدل سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس باب میں زیادہ صحیح رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث اس باب میں صحیح ہے۔ س لئے کہ یحییٰ بن ابوکثیر ابوقلابہ سے دونوں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ثوبان کی بھی اور شداد بن اوس کی بھی۔ عماء صحابہ کی ایک جماعت اور ان کے عداوہ بھی کئی حضرات روزے در کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہ جیسے کہ ابو موسیٰ، شعریٰ اور ابن عمرؓ رات کو پچھنے لگوا کر دیتے تھے۔ ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہ عبدالرحمن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل و اسحق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ امام شافعی کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا مروی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کوئی روایت ثابت ہے۔ لہذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر پچھنے لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا یہ قول بعد کا ہے اور مصر آنے کے بعد وہ پچھنے لگانے کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے

وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَلِيٍّ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَثُوبَانَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَمَعْقِلَ بْنِ يَسَّارٍ وَيُقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سَبَّارٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مُوسَى وَبِلَالٌ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَذَكَرَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ ثُوبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ رَوَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثُ ثُوبَانَ وَحَدِيثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَقَدْ كُتِبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةُ لِبَصَائِمٍ حَتَّى إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهَذَا يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ إِسْحَقَ ابْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْ اخْتَجَمَ فَهُوَ صَائِمٌ فَعَنِ الْقَضَاءِ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَقُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَطْرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَلَا ائْتِ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْحَدِيثَيْنِ ثَابِتًا وَلَوْ تَوَقَّى رَجُلٌ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ وَإِنْ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ ارْذَلْكَ أَنْ يُقَطِّرَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِعُدَّةٍ وَأَمَّا مَضْرُوفُ إِلَى الرُّخْصَةِ وَلَمْ يَرِ بِالْحِجَامَةِ بَأْسًا وَاخْتَجَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَتَمَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرَمٌ صَائِمٌ.

فِي ذَلِكَ

کی اجازت

۴۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں کچھ نہ کھائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی حرح عبد الوارث کی مش بیون کیا ہے۔ اسمعیل بن ابرہیم نے بواسطہ ایوب، عکرمہ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں کچھ نہ کھائے۔

امام بوہسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سند سے حسن غریب ہے۔

۴۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں کچھ نہ کھائے۔ اس باب میں بوسید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کا اسی حدیث پر عمل ہے اور وہ روزہ دار کے لئے کچھ نہ کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، مرہ، شافعی کا یہی قول ہے۔

۵۲۶: باب روزوں میں وصال۔

کی کراہت کے متعلق

۴۵۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو۔ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصال ہی

۴۵۴: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا عِنْدَ الْوَارِثِ ابْنِ سَعِيدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى وَهَيْبٌ لَحْوَ وَآيَةَ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۵۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْوَصَالِ فِي الصَّيَامِ

۴۵۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ نَا يَشْرُ بْنُ الْمُصْطَلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ انسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میزارب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پڑاتا بھی ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور بشیر بن خصاصہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل کا عمل ہے کہ روزے میں وصال مکروہ ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے وہ وصال کرتے تھے یعنی درمیان میں اظہار نہیں کرتے تھے۔

۵۲۷: باب صحیح تک حالت

جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا

۵۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ازواج مطہرات) فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جایا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ امام ابویوسفی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء، صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض تابعینؒ کہتے ہیں کہ اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا فَأَنْتَ تَوَاصِلُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْحَصَّاصِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَوْهُوَ الْوَصَالُ فِي الصَّيَامِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ لَيَالِيَهُمْ وَلَا يُفْطِرُ۔

۵۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنْبِ يُدْرِكُهُ

الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

۵۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَامُ سَلَمَةُ رَوَّجَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَفْتَسِلُ لِبَصُومٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ وَامُ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا أَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: پیر، ورجعت میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت حدیث میں مذکور ہے پھر

پھر تو خاص طور سے اس سے بھی اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اس دن آپ ﷺ ہجرت کرے قبا پہنچے۔ ۲۰ حدیث سے باب بدھ کے روزہ کی بھی فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔ ۳۰ عرفة کا روزہ رکھنا مستحب ہے بلکہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا و راتوں کو قیام کرنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ ۴۰ شوال، عشرہ سے ماخوذ ہے اس سے مرد و عورت کی دسویں تاریخ ہے پیسے شوال کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی صرف استحباب باقی رہ گیا۔ ۵۰ ائمہ عظام کے نزدیک عید کے چھ روزے مستحب ہیں البتہ ۶۰ لک ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ ۶۰ اظہار ابن حجر نے دس صورتیں ایام بیض کی تعیین کے بارے میں لکھی ہیں مگر صورتوں میں تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت ہو جائے گی یعنی ایہ شخص صائم اللہ دھر سمجھا جائے گا۔ صوم اندھر (یعنی پورا زمانہ روزہ کی حالت میں) کے تین مفہوم ہیں ان میں سے صوم دود

علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باقفاق افضل اور مستحب ہے اسی سے فرق کر لینا چاہئے صوم وصال اور صوم دھر میں کہ صوم وصال (پہے درپے روزے رکھنا) کہ روزہ افطار نہ کرنا یا ایم مہیہ میں بھی روزے رکھنا۔ نبی کریم ﷺ روزے رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے اس طرح رات کو نماز پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے۔ ۸۔ عید الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی عید ہے اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ ایام حق تعالیٰ کی جانب لئے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں۔ ۹۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حجامت یعنی (پچھنے لگانے یا لگوانے) سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ ۱۰۔ حدیث باب کے عموم کی بنا پر جمہور ائمہ کے نزدیک جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل فجر کے طلوع کے بعد فوراً غسل کر لے یا تاخیر کر کے۔

۵۲۸: باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنا

۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے پھر اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کرے۔

۵۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

۷۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ يَغْنَى الدَّعَاءُ.

۷۶۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزہ دار کی دعوت کی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں دونوں حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہیں حسن صحیح ہیں۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى فَبَلَغَ الْحَدِيثَيْنِ فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۹: باب عورت کا شوہر کی

اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

۱۶۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا (یعنی نفلی) روزہ نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسعید سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابوزناد نے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن ابوعثمان سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ

الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ حَدِيثِكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قِضَاءِ رَمَضَانَ

۶۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السَّيِّدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ النَّهَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَقْصِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هَذَا.

۵۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ

إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلَى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يَقُولُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِّي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرَبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ.

۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يَقُولُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۵۳۰: بَابُ رَمَضَانَ كِي قِضَاءِ مِیں تَاخِیر

۶۲۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اپنے رمضان کے تھاروزے شعبان میں رکھتی تھی یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۱: بَابُ رُوزَہ دَارِکَا ثَوَابِ جِب

لُؤْکِ اس کَ سَا مَنے کَہَا نَ کَہَا کِیں

۶۲۳: ابویلیٰ اپنی مولاہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھانا پیا جائے تو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ شعبہ یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ اپنی دادی ام عمرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۲۴: ام عمرہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھانا پیا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے سے یا فرمایا ان کے سیر ہو جانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح اور شریک کی روایت سے اصح ہے۔

۶۲۵: محمد بن بشر، محمد بن جعفر سے، وہ شعبہ سے وہ حبیب بن زید سے وہ بنی مولاہ (علی) سے اور وہ ام عمارہ بنت کعب سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی

مثل لیکن اس میں "خَشِيَ يَفْرُغُوا وَيَسْبَعُوا" کے الفاظ کا ذکر نہیں۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ام عمرہ حبیب بن زید انصاری کی ددی ہیں۔

۵۳۲: باب حائضہ روزوں

کی قضا کرے نماز کی نہیں

۷۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایام حیض سے پاک ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا کرتے تھے اور جب کہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور معاویہ سے بھی بواسطہ عائشہ مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ حائضہ صرف روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبیدہ وہ عبیدہ بن محب ضعیفی کوئی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ کریم ہے۔

۵۳۳: باب روزہ دار کے لئے

ناک میں پانی ڈالنے میں مباح نہ کرنا مکروہ ہے

۷۶۷: عاصم بن قحط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کا طریقہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزے سے نہ ہو تو ناک میں بھی اچھی طرح پانی ڈالو۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ نے روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث بڑے بڑے قول کی تائید کرتی ہے۔

۵۳۴: باب جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی

اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے

۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

علیہ وسلم نحوۃ ولم يذكر فيه حتى يفرغوا أو يشعروا قال أبو عيسى وأم عمارۃ وهي جدۃ حبيب بن زيد الأنصاري.

۵۳۲: بَاب مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ

الصَّيَامِ دُونَ الصَّلَاةِ

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهَرُ فَمَا مَرُّنَا بِقَضَاءِ الصَّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعْتَبٍ الطَّبِئِيُّ الْكُوفِيُّ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْكَرِيمِ.

۵۳۳: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ

الِاسْتِشْقَاقِ لِلصَّائِمِ

۷۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطٍ بْنَ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاسْتِشْقَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ تَحَرَّاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوطُ لِلصَّائِمِ وَرَأَوْا أَنَّ ذَلِكَ يَفْطِرُهُ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَقْوَى قَوْلُهُمْ

۵۳۴: بَاب مَا جَاءَ فِي مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ

فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

۷۶۸: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ

نہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے تو وہ نہ کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ موسیٰ بن داؤد، ابوبکر مدنی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عاصم بن زید رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک ابوبکر ضعیف ہیں۔ ابوبکر مدنی جو جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام فضل بن مہر ہے اور وہ ان سے زیادہ ثقہ اور پرانے ہیں۔

وَأَقْبَدَ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومُونَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا مِنَ النَّفَاقَاتِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا أَبُو بَكْرٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَابُوبَكْرٍ الْمَدَنِيُّ أَلْبَدِيُّ رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مَبِشَرٍ وَهُوَ أَثَقُّ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ.

خلاصہ (۱): جمہور علماء کے نزدیک عورت کے لئے بغیر شوہر کی اجازت کے روزہ یا اور کوئی نفسی عبادت کرنا حرام ہے گناہ گار ہوگی۔ ۲۔ قضاء رمضان میں جلدی کرنا واجب نہیں اگرچہ فضل اور مستحب ہے۔ ۳۔ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ اس سے پانی کے دماغ یا گلے تک پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے اسی حدیث سے فقہاء نے اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں یہ پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو وہ مفسد صوم (روزہ توڑنے والی) ہوتی ہے اس اصول سے ثابت ہوا کہ سگریٹ یا حقہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

۵۳۵: باب اعتکاف

۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابولیلی، ابوسعید رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: حضرت عاصم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

۵۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ

۷۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَكَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ وَفِي السَّابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۰: حَدَّثَنَا هُنَادُ نَا أَنَسُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَتَعَكَّفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بھی مروی ہے وہ عمرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اوزاعی اور سفیان ثوری بھی، یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ ہو تو فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔ امام احمد بن حنبلؓ اور اسحاق بن ابراہیمؓ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جس روز اعتکاف کرنا ہو اس رات کو سورج غروب ہونے سے پہلے اسے اپنی اعتکاف گاہ میں بیٹھنا چاہیے۔ سفیان ثوریؓ اور مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے۔

۵۳۶: باب شب قدر

۷۷۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن کعبؓ، جابر بن سمرہؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابن عمرؓ، لختان بن عاصمؓ، انسؓ، ابوسعیدؓ، عبد اللہ بن انیسؓ، ابوبکرؓ، ابن عباسؓ، بلالؓ اور عبدہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ”یچہ در“ کے معنی اعتکاف کرنے کے ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، انیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک واللہ اعلم اس کی حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح کا سوال کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

فِي مُعْتَكِفِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُعْتَكِفَ فَلْيَتَغَيَّبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يُعْتَكِفَ فِيهَا مِنَ الْقِدْرِ وَقَدْ قَعَدَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

۵۳۶: بَاب مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۷۷۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَهُ بَنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي عُمَرَ وَالْفَلَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالٍ وَغِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَوْلُهَا يُجَاوِرُ تَعْنِي يُعْتَكِفُ وَ أَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِينَ

طرح کا جواب دیا کرتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اچھا اس میں تلاش کرو لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور فرماتے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عداوت بتائی تھیں ہم نے اسے گن کر یاد کر لیا۔ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔ ہمیں اس کی خبر عبد بن حمید نے عبد الرزاق کے حوالے سے دی۔ وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۷۲: حضرت زرّ نے اُبی بن کعب سے پوچھا کہ آپ نے ابو منذر کو کس طرح کہا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ فرمایا بے شک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کے بعد جب صبح سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔ ہم نے گنا اور حفظ کر لیا قسم ہے اللہ کی کہ ابن مسعود بھی جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کی ستائیسویں رات ہی ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا بہتر نہیں سمجھا تا کہ تم صرف اس رات پر بھروسہ نہ کرنے لگو اور دوسری راتوں میں عبادت کرنا کم نہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۳: عیینہ بن عبد الرحمن بنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کے ختم ہونے میں نورائیں باقی رہ جائیں اور اسے (یعنی لیلة القدر کو) تلاش کرو یا جب سات راتیں رہ جائیں یا جب پانچ راتیں رہ جائیں یا پھر رمضان کی آخری رات۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ

واخر لیلة من رمضان قال الشافعی کان هذا عندی والله اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحین علی نحو ما یسئال عنہ یقال لہ نلتمسہا فی لیلة کذا فیسئل التمسوها فی لیلة کذا قال الشافعی وأقوی الروایات عندی فیہا لیلة احدى وعشرین قال ابو عیسیٰ وقد روی عن ابي بن کعب انہ کان یخلف انہا لیلة سبع وعشرین و یقول اخبرنا رسول اللہ ﷺ بعلا متہا فعددنا وحفظنا وروی عن ابي قلابہ انہ قال لیلة القدر تنقل فی العشر الاواخر اخبرنا بذلك عند بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابي قلابہ بهذا.

۷۷۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الْمُنْدِرَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ قَالَ بَلَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيحُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ فَتَكَلَّمُوا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ مَا أَنَا بِمُتَمَسِّهَا لَشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَتَيْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ التَّمَسُّوْهَا فِي سَبْعٍ يَتَّقِينَ أَوْ سَمِعَ يَتَّقِينَ أَوْ خَمْسٍ يَتَّقِينَ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أُخْرٍ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعَشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَوْتِهِ فِي سَائِرِ الشَّهْرِ

فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جَتَهْدَ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
 رمضان کے پہلے بیس دن پورے سال کی مانند پڑھتے پھر جب
 آخری عشرہ شروع ہوتا تو (زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی)
 کوشش کرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: باب اسی سے متعلق

۵۳۷: بَابُ مِنْهُ

۷۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافَانَ وَكِيعٌ نَا سُفْيَانَ عَنْ
 أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بِنِ يَرْبُوعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِينَ
 رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
 ۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ
 الْحَسَنِ بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا
 قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر
 والوں کو جگایا کرتے تھے۔ امام ابویسعی ترمذی کہتے ہیں یہ
 حدیث حسن صحیح ہے۔
 ۷۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت
 کی جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے
 تھے۔ امام ابویسعی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح
 ہے۔

۵۳۸: باب سردیوں کے روزے

۵۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
 سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ غَرْبٍ عَنْ عَامِرِ
 بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْغَيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا
 حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُودٍ لَمْ يُذَكِّرْ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَامِرِ
 الْقُرَشِيِّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

۵۳۸: ۵۳۸: باب اسی سے متعلق
 ۷۷۶: حدیث حسن صحیح ہے۔
 ۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
 سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ غَرْبٍ عَنْ عَامِرِ
 بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْغَيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا
 حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُودٍ لَمْ يُذَكِّرْ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَامِرِ
 الْقُرَشِيِّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

۵۳۹: باب ان لوگوں کا روزہ

۵۳۹: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى

الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

رکھن جو اس کی طاقت رکھتے ہیں

۷۷۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَرْثُومٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (ترجمہ: یعنی جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلائیں) تو ہم میں سے جو چاہتا کہ روزہ نہ رکھے تو وہ فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید ابو عبیدہ کے بیٹے اور سلمہ بن اکوع کے مولیٰ ہیں۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ

حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص ارادہ سفر کرے اور شہر سے نکلنے سے پہلے روزہ چھوڑ دے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے سو وہ اس بارے میں صریح نہیں کہ حضرت انسؓ نے اپنے وطن میں کھانا کھایا تھا بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ راستہ کی کسی منزل کا واقعہ ہے۔ (واللہ اعلم)۔ ۲۔ حاجت طبعیہ مثلاً بول و براز اور غسل جنابت اور حاجت شرعیہ مثلاً نماز جمعہ نماز عید اور اذان وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کم از کم میں رکعت تراویح ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس رکعتیں مروی ہیں جبکہ انکی تیسری روایت جمہور ائمہ ہی کے مطابق ہے پھر ان چھتیس رکعات کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ مکرمہ کا معمول ہیں رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویج کے بعد ایک طواف کیا کرتے تھے اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی نمازیں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں اس طرح ان کی تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعتیں زیادہ ہو گئیں تفصیل کے لئے (المغنی لابن قدامہ ج ۲ ص ۱۶۷ فعل) (والمختار عند ابی عبد اللہ فیما عشرون رکعة) دیکھئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصدا ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح ہیں تھیں گویا تراویح کی میں رکعات پر ائمہ کا اجماع ہے۔ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کان الناس یقولون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان ثلاث وعشرون رکعة حضرت عمرؓ روق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں سوگ تیس رکعات ادا کرتے تھے (میں رکعات تراویح اور تین وتر) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳۔ ۷۰ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں فلما جمعتهم عمر علی ابی بن کعب کان یصلیٰ بهم عشرون رکعة۔ پس جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھاتے تھے فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۲۲۔ ۲۷۲۔ امام شعرانی لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تراویح تیرہ رکعات پڑھتے تھے اور قاری لمبی سورتیں پڑھتا تھا یہاں تک کہ لمبے قیام کی وجہ سے لٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے اور ان دنوں میں امام حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ تھے پھر حضرت عمرؓ نے تیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا میں رکعات تراویح اور تین وتر اور اسی پر معاملہ تک گیا مختلف شہروں میں۔

۵۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَكَلَ ثُمَّ

خَرَجَ يُرِيدُ سَفَرًا

۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رَحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَكَسَى ثِيَابَ السَّفَرِ فَقَدَعَى بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَهَلَكْتُ لَهُ سَنَةٌ فَقَالَ سَنَةٌ ثُمَّ رَكِبَ.

۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ穆حمدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَكَانَ يَحْسَى بِنُ مَعِينٍ يُضَعِّفُهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يُقْطِرَ فِي بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْصُرَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ جَدَارِ الْمَدِينَةِ أَوْ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۵۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْفَةِ الصَّائِمِ

۷۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَمِيرِ بْنِ مَأْمُونٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمَجْمَرُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ وَ سَعْدٌ يُضَعِّفُ وَيُقَالُ عَمِيرُ بْنُ مَأْمُونٍ أَيْضًا.

۵۴۰: باب جو شخص رمضان

میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے

۷۷۸: محمد بن کعب سے روایت ہے کہ میں رمضان میں انس بن مالک کے پاس آیا تو وہ کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے اور ان کی سواری تیار تھی انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ اور پھر سوار ہو گئے۔

۷۷۹: محمد بن اسماعیل، سعید بن ابومریم سے وہ محمد بن جعفر سے وہ زید بن اسلم سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں انس بن مالک کے پاس آیا اور پھر اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی کثیر مدنی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر حجاز کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسافر کو سفر کے لئے نکلنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے۔ لیکن قصر نماز اس وقت تک نہ شروع کرے جب تک گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نہ نکل جائے یا یحییٰ بن ابراہیم کا قول ہے۔

۵۴۱: باب روزہ دار کے تحفے

۷۸۰: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کو تحفہ دیا جائے تو تیل یا خوشبو وغیرہ دینی چاہیے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔ ہم اس حدیث کو سعد بن طریف کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور سعد ضعیف ہیں۔ انہیں عمیر بن مأمون بھی کہا جاتا ہے۔

۵۴۲: باب عید الفطر

۵۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ

وَالْأَضْحَىٰ مَتَىٰ يَكُونُ

۷۸۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَحْيَى بْنُ الْإِيْمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمٌ يُفْطِرُ النَّاسَ وَالْأَضْحَى يَوْمٌ يُضْحِي النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدَّرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَمْ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ
 ۷۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ عَامًا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اغْتَكَفَ عَشْرِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُغْتَكِفِ إِذَا قُطِعَ اغْتِكَافُهُ قَبْلَ أَنْ يَبْتِمَهُ عَلَى مَا نَوَى فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا نَقَضَ اغْتِكَافَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاجْتَنُؤْ بِالْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اغْتِكَافِهِ فَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَذْرٌ اغْتِكَافٌ أَوْ شَيْءٌ أَوْجَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَنْ يَقْضَى إِلَّا أَنْ يُجِبَ ذَلِكَ إِخْتِيَارًا أَمْنًا وَلَا يُجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَكُلُّ غَمٍّ لَكَ أَنْ لَا تَدْخُلَ فِيهِ فَاذَا دَخَلَتْ فِيهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟

۷۸۱: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عید الفطر اس دن جب جب سب لوگ افطار کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں) اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن سب لوگ قربانی کریں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سوال کیا کہ کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہ سے احادیث سنی ہیں انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے سنا۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

۵۴۳: باب ایام اعتکاف گزر جانا

۷۸۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال میں دن کا اعتکاف کیا۔ امام ابویسٰی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث انس کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس محکمہ (اعتکاف کرنیوال) کے بارے میں اختلاف ہے جو اسے پورا ہونے سے پہلے توڑ دے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اعتکاف توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف سے نکل آئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا۔“ یہ امام مالک کا قول ہے۔ امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اعتکاف نذر یا خود اپنے اوپر واجب کیا ہوا اعتکاف نہیں تھا تو اس کی قضا واجب نہیں و فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نفل آیا تو اس پر قضا واجب نہیں ابنتہا اس کی چاہت ہو تو قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ اگر کوئی عمل واجب نہ ہو اور تم اسے ادا کرنے لگو لیکن مکمل نہ کر سکو تو اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر عمرے یا حج میں ایسا ہو تو قضا واجب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۴: بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ

لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا

۴۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَذْنَى إِلَى رَأْسِهِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِلَى الْإِنْسَانِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ عَنْ غُرُورَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّيِّثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۴۸۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ الثَّيِّثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ عَيْتِكَالِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِلَى الْإِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوا عَلَى هَكَذَا أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْعَالِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُودِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَعُودَ الْمَرِيضَ وَلِيُتْبَعَ الْجَنَازَةُ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ إِذَا اشْتَرَطَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ هَذَا وَرَأَوْا لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا كَانَ فِي مَضَرٍّ يُجْمَعُ فِيهِ أَنْ لَا يَغْتَكِفَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَامِعِ لَا تَهُمُ كَرَاهَا لَهُ الْخُرُوجُ مِنْ مُعْتَكِفِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهُ أَنْ يَتْرَكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوا لَا يَغْتَكِفُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَامِعِ حَتَّى لَا يَحْتَاجَ إِلَى أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مُعْتَكِفِهِ لَغَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى الْإِنْسَانِ لِأَنَّ خُرُوجَهُ لَغَيْرِ حَاجَةٍ

۵۴۴: بَابُ كَيْفَ مَعْتَكِفٍ

اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے

۴۸۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ حاجت انسانی کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راوی، مک بن انس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ لیث بن سعد بھی ابن شہاب سے وہ عروہ سے انہوں نے عمرہ سے اور وہ دونوں حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴: ہم سے بیان کی یہ حدیث قبیہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اعتکاف کرنے والے انسانی حاجت (یعنی پاخانہ یا پیشاب) کے علاوہ اعتکاف سے نہ نکلے۔ علماء کا اسی پر جماع ہے کہ اعتکاف کرنے والا صرف قضائے حاجت کے لئے ہی نکل سکتا ہے۔ اہل علم کا مریض کی عیادت، جمعہ کی نماز و جنازہ میں شرکت کیلئے معتکف کے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ نے کہا کہ مریض کی عیادت بھی کرے اور جمعہ و جنازے میں بھی شریک ہو لیکن اس شرط پر کہ اعتکاف شروع کرتے وقت اس نے ان چیزوں کی نیت کی ہو۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے بعض اہل علم کے نزدیک ان میں سے کوئی عمل بھی جائز نہیں پس اگر اعتکاف کرنے والا ایسے شہر میں ہو کہ اس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو اسے اسی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک معتکف کا جمعہ کیلئے جانا مکروہ ہے۔ اور ان کے نزدیک معتکف کیسے جمعہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں اس لئے اسے ایسی جگہ اعتکاف کرنا چاہیے تاکہ اسے قضائے حاجت کے علاوہ کسی دوسری ضرورت

”الانسان قطع عند هم للاعتكاف وهو قول مالك والشافعي وقال احمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال اسحق ابن اسطرط ذلك فانه ان يتبع الجنازة ويعود المريض. نكح جائز نہیں سمجھتے۔ اسحق فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کے شروع میں اس کی نیت کی ہو تو پھر عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جنازہ ہے۔

۵۴۵: باب رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

۸۵۔ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپؐ نے تینویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تینویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن چوبیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری آرزو تھی کہ آپؐ رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لئے پوری رات کا قیام کھدیا گیا۔ پھر نبی ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھروالوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابو ذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سحری۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر اہل کا عمل ہے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جو حضرت عمرؓ علیؓ اور دوسرے صحابہؓ سے مروی ہے کہ بیس رکعت پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبرکؒ، شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں

۵۴۵: بَاب مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هَنْبَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ أَبِي ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ إِمَامٍ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَى أَهْلَهُ وَبَسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يُصَلِّيَ أَحَدِي وَارْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوُتْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ هُمْ بِالْمَدِينَةِ وَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَ عُمَرَ وَغَيْرِ هُمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرِينَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيِّ وَ هَكَذَا أَذْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عَشْرِينَ رَكْعَةً وَقَالَ أَحْمَدُ رَوَى فِي هَذَا الْوَأْنَ وَلَمْ يَقْصِرْ فِيهِ شَيْءٌ وَقَالَ اسْحَقُ بَلْ نَخْتَارُ أَحَدِي وَ

أَرْبَعِينَ رَكْعَةً عَلَى مَا رَوَى عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ وَ اخْتَارَ
ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ الصَّلَاةَ مَعَ الْأَمَامِ
فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ اخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ
وَ حُدَّهُ إِذَا كَانَ قَائِمًا.

نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ لہذا انہوں نے اس مسئلے میں کچھ نہیں کہا۔ احنّ اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ جیسے ابی بن کعب سے مروی ہے ابن مہرک، حماد اور احنّ فرماتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

شافعی یعنی اگر امام حافظ یا قاری نہ ہو اور وہ چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھائے تو حافظ قاری کو اکیلے تراویح پڑھنا چاہیے۔ نماز تراویح کے متعلق امام ترمذی صرف یہی ایک باب مائے ہیں جس میں حضور ﷺ سے رکعات کی تعداد منقول نہیں لیکن امام ترمذی نے وتر سمیت اکتالیس۔ بڑے صحابہؓ سے بیس رکعات اور امام شافعیؒ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ مکہ میں بیس پڑھتے تھے۔ امام احمد بن حنبل کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں مختلف روایات کی بناء پر کچھ نہیں کہتا۔ صحابہؓ کے زمانے سے لے کر حرمین شریفین میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتی ہیں۔ حکومت کا مذہب حنبلی ہے لیکن حرمین شریفین کے علاوہ سعودی عرب کے دوسرے شہروں میں سنا ہے کہ آٹھ پڑھی جاتی ہیں۔ جب اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے گویا چند دن جو آپ ﷺ نے بعد عشاء با جماعت نماز ادا کی وہ تہجد ہی تھی تراویح نہیں۔

۵۴۶: باب روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۷۸۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں سمجھ سکی نہ ہو گی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

۷۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ غَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۴۷: باب رمضان میں نماز شب (یعنی تراویح)

کی ترغیب اور فضیلت

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس شخص نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) اس کے پچھلے

۵۴۷: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ

رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

۷۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَرِيْمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

فَتُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى
 دَلِكُ نَمِ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي حِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ
 صَدْرًا مِنْ حِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى دَلِكِ وَ
 فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى
 هَذَا الْحَدِيثُ أَيُّضًا عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

گناہ معاف کر دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ کے وفات پا
 جانے تک اسی پر عمل رہا۔ اسی طرح خلافت ابو بکر صدیقؓ اور
 پھر خلافت عمرؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل رہا۔ اس باب
 میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور
 زہری نے یہ حدیث بواسطہ غرورہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً
 روایت کی ہے۔

أَبْوَابُ الْحَجِّ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ حَجِّ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۵۳۸: باب مکہ کا حرم ہونا

۷۸۸: حضرت ابو شریح عدوی فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سعید سے مکہ کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے کہا۔ اے امیر مجھے اجازت دو کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کھڑے ہو کر فرمائی۔ میرے کانوں نے اسے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے۔ اسے لوگوں نے حرمت کی جگہ قرار نہیں دیا کسی بھی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس میں خون بہانا اور وہاں کے درخت کاٹنا حلال نہیں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (وہاں) قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اجازت دی تھی۔ تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے بھی دن کے کچھ حصے میں اس کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی دن اسی طرح لوٹ آئی جیسے کل تھی اور حاضر و غائب تک یہ حکم پہنچا دے۔ ابو شریح سے پوچھ گیا کہ اس پر عمرو بن سعید نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا ہے ابو شریح میں اس حدیث کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ حرم نافرمان۔ اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے بھگنے والوں یا چوری کر کے بھگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ

۵۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

۷۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَنْتَعِلُ الْبُغُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَمُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ يُدْنِي وَغَاةَ قُبَيْيٍ وَأَبْصَرْتُهُ غِيَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ اللَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَأَنَسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَجُزُّ لِأَمْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْمُكَ بِهَا ذِمًّا أَوْ يَفْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ اخْتَرَحَصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذِنْ لَكَ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَالْيَسْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَقِيلَ لِأَبِي شَرِيحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِكَ بِدَلِّكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعِيدُ غَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيُرْوَى بِخُرْبَةٍ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

”بَحْرُونَةَ“ کی جگہ ”بَحْرُونَةَ“ کے الفاظ بھی مروی ہیں (خریہ کے معنی ذلت کے ہیں) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ و ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو شریحؒ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریحؒ خزانہ کا منقولہ بن عمرو عدویؒ کہی ہے۔ ”وَلَا فَارًا بِبَحْرُونَةَ“ کے معنی جنابت یعنی تقصیر کر کے بھگنے والا ہے۔ جو شخص نقصان کر کے خوزینہ کے بحر حرم میں آجائے اس پر حد قائم کی جائے۔

۵۴۹: باب حج اور عمرے کا ثواب

۷۸۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرے پے درپے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔ اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ بخشش کلامی یا فسخ (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو حازم کوئی اشجعی ہیں ان کا نام سمان ہے اور یہ عزة الاشجعیہ کے غلام ہیں۔

۵۵۰: باب ترک حج کی مذمت

۷۹۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سامان سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے پھر اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس

ابو عیسیٰ حدیث ابنی شریح حدیث حسن صحیح و ابو شریح الحزاعی اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَوِيُّ الْكُفَيْيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا فَارًا بِبَحْرُونَةَ يَعْنِي حَابِيَةً يَقُولُ مَنْ حَسَى حَنَابَةً أَوْ أَصَابَ دِمَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْحَرَمِ فَإِنَّهُ يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

۵۴۹: بَاب مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۷۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالدُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خُبْتَ الْحَدِيدِ وَ الذَّهَبِ وَ الْقَبْضَةَ وَ لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمُبَرَّورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْحَنَّةُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَ أُمِّ سَلَمَةَ وَ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعِيَانِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَزَلْ وَلَمْ يَفْسُقْ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَبُو حَازِمٍ كُوفِيٌّ وَهُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ

۵۵۰: بَاب مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا هَالَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيُّ نَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ

میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“ اور اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہنچاتے ہیں اور اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۵۵۱: باب زاد راہ اور سواری

کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے

۷۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا زاد راہ (سامان سفر) اور سواری سے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ ابراہیم بن یزید خوزی کہی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۵۵۲: باب کتنے حج فرض ہیں

۷۹۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“ تو صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا اے اللہ کے رسول: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ (یعنی اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کر دی

الْحَارِثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ رَاذًا أَوْ رَاحِلَةً تَبْلَعُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ فِي اسْنَادِهِ مَقَالٌ وَ هَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُوْلٌ وَ الْحَارِثُ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۵۵۱: بَاب مَا جَاءَ فِي اِجْبَابِ الْحَجِّ

بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

۷۹۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى نَا وَ كَيْعُ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ رَاذًا أَوْ رَاحِلَةً وَ جَبَّ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ زَيْدٍ هُوَ الْخَوَزَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۵۵۲: بَاب مَا جَاءَ كَمَ فَرَضِ الْحَجِّ

۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشْجِيُّ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ كُوْفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَحْرِيِّ عَنْ عُبَيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ فِي السَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى

جائے تو تمہیں بری نہیں" اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو یوسف ترمذی کا نام سعید بن ابوعمران ہے وروہ سعید بن ابوفیروز ہیں۔

۵۵۳: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے

۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین حج کئے دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ اس حج میں آپ ﷺ قربانی کے لئے اپنے ساتھ ترسٹھ اور باقی اونٹ حضرت علیؓ کے ساتھ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھدہ تھا آپؐ نے نہیں ذبح کیا اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک پیک ٹکڑا کھد کرنے کا حکم دیا پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپؐ نے اس کا کچھ شور بہا۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سفین کی روایت سے غریب ہے ام اسے صرف زید بن حبیب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن پٹی کتاب میں یہ حدیث عبد اللہ بن ابوزیاد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی سفین ثوری کی سند سے نہیں پہچان۔ جعفر اپنے والد ابو جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث محفوظ نہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثوری نے ابو اسحاق سے اور وہ مجاہد سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۹۵: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے؟ انہوں نے فرمایا ایک حج و رچا عمرے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں ایک صلیح حدیبیہ کے موقع پر، ایک حج کے ساتھ اور ایک عمرہ حزانہ جب آپ ﷺ نے غزوہ حنین کے مانیست کی تیسری۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جہن بن

حدیث علیؓ حدیث حسن غریب من ہذا الوخہ و اسم ابی المختری سعید بن ابی عمران و هو سعید بن ابی فیروز۔

۵۵۳: باب ماجاء کم حج النبی ﷺ

۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حَجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةً فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَ سَبْعِينَ بَذَنَةً وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيهَا حِمْلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ قِصْبَةٍ فَسَحَرَهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُلِّي بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَغُثِرَ مِنْ مَرَقِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ وَ زَايْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي كُتُبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زَايْتُهِ لَا يَعُدُّ هَذَا الْحَدِيثَ مُحْفُوظًا وَ قَالَ إِنَّمَا يَرَوِي عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ۔

۹۵: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَسْأَلَنَّ مَالِكًا عَنْ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِي دِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً الْحُدَيْبِيَّةِ وَ عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَ عُمْرَةً الْحِجْرَانَةِ إِذَا قَسَمَ عِيْمَةً حَبَّانُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ وَجَارٌ نُنْ هَلَالٌ اَنُو حَسِبُ النَّصْرِي هُوَ حَبِيلُ ثَقَّةٍ وَثَقَّةٌ يَحْيَى بَنُ سَعِيدِ الْقُطَانِ۔
ہلال کی کنیت بوحسب بصری ہے۔ اور وہ بڑے بزرگ و رشتہ
ہیں۔ یحیی بن سعید قطان انیس ثقبہ کہتے ہیں۔

خلاصۃ الاولیاء: حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ھ میں آیا اور اس کے اگلے سال ۱۰ھ میں اپنی وفات سے صرف تین مہینے پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ”بیۃ الوداع“ کے نام سے مشہور ہے اور اگر بندہ کو صحیح اور مختصانہ حج نصیب ہو جائے جسے دین و شریعت کی زبان میں حج مبرور کہتے ہیں اور ابراہیمی و محمدی نسبت کا کوئی ذرہ اس کو عطا ہو جائے تو گویا اس کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو گیا۔ اس مختصر تمہید کے بعد حضرت علیؑ کی حدیث پر نظر ڈالئے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کریں اس لئے سورہ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا اور اس کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالہ کے طور پر آیت کا ابتدا کی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا یہ وعید آیت کے جس حصے سے نکلتی ہے وہ اس کے آگے والا حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے۔ مراد یہ ہے کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔ (۱) حدیث باب کی بنا پر جمہور کے نزدیک فرضیت حج کے لئے زور راہ اور راحلہ (سفر خرچ اور سواری) کا ہونا ضروری ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَلِلّٰہِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِيْلًا﴾ جب نازل ہوئی تو کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ ما السبیل یعنی سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا زور راہ اور راحلہ یعنی خرچہ اور سواری مراد ہے (۲) اس پر اجماع ہے کہ حج کی فرضیت ایک ہی بار ہے جیسا کہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے (۳) اس پر بھی روایات متفق ہیں آپ ﷺ نے بعثت کے بعد ہجرت سے پہلے ایک سے زائد حج کئے چنانچہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ ﷺ ہر موسم حج میں حجاج کے مجموعوں میں جاتے اور انہیں دین اسلام کی دعوت دیتے تھے اور ارکان حج کی دینیگی میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے روایت باب میں ہجرت سے پہلے آپ کے صرف دو مرتبہ حج کرنے کا بیان ہے لیکن یہ روایت راجح نہیں کیونکہ دوسری روایات اس پر دال ہیں کہ آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے دو سے زیادہ حج کئے اور یہی صحیح ہے اس لیے کہ ہجرت سے پہلے حج کے موسم میں تین مرتبہ انصار مدینہ کے ساتھ آپ ﷺ کی ملاقات ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہو کہ قبل ہجرت دو سے زیادہ حج کئے لیکن راجح یہ ہے کہ ان جوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔

۵۵۴ بَابُ مَا جَاءَكُمْ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ
 ۷۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَطَّارِ عَنْ
 عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَمَرَ اَرْبَعُ عُمَرَاءَ الْحُدَّ
 يَّةَ وَ عُمَرَةَ الثَّانِيَةَ مِنْ قَابِلٍ عُمَرَةَ الْقِصَاصِ فِي دِي
 الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَةَ الثَّلَاثِيَّةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ

۵۵۴: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے
 ۷۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ کے
 موقع پر دوسرا آئندہ سال ذیقعدہ میں حدیبیہ واپس آنے کے
 قرض میں تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ۔ اس باب
 میں حضرت انس، عبداللہ بن عمر، و رابن عمرؓ سے بھی روایت

ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے ابن عیینہ نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور اس میں انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷: یہ حدیث روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہ حدیث پہلی حدیث کی مثل بیان کی۔

۵۵۵: باب نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ احرام باندھا

۷۹۸: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔ لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداء کے مقام پر احرام باندھا اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے پاس درخت کے قریب سے لبیک پکارنا شروع کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۶: باب نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

۸۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد لبیک پکاری۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں

حَجَّتْهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ وَائِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ زَوَى بِنُ عِيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۷۹۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ أَنَسٍ وَ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْدُبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۵۶: بَابُ مَا جَاءَ مَنِ أَحْرَمَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلٌ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ قَالَ
أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا زَوَاهُ
غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّ أَهْلُ
الْعِلْمِ أَنْ يُحَرِّمَ الرَّجُلُ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ.
یہ حدیث غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو عبد السلام
بن حرب کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اہل علم اس کو
مستحب کہتے ہیں کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے اور تلبیہ
پڑھے۔

حَدَّثَنَا الْأَلْبَانِيُّ: اس پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ نے حجۃ اوداع کے موقع پر نطہ ہر احرام ذو کلیفہ سے
باندھا لیکن اس میں روایات مختلف ہیں کہ آپ ﷺ نے تلبیہ کب پڑھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے فوراً
بعد مسجد ہی میں پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت کے پاس مسجد سے نکلتے ہی پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ جب
آپ ﷺ اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تب پڑھا تھا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رویداء کے مقام پر پہنچ کر پڑھا لیکن
حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ اختلاف دور ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دراصل نبی کریم ﷺ نے ان تمام مقامات پر
تلبیہ پڑھا تھا لہذا جس نے بھی جہاں آپ ﷺ کا تلبیہ سن لیا اسی طرح روایت کر دیا۔

۵۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَفْرَادِ الْحَجِّ

۵۵۷: باب حج افراد

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي
الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ
عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَزَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَالْفَرْدَ أَبُو بَكْرٍ وَ
عُمَرُ وَعُثْمَانُ.
۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ
عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهِذَا قَالَ
أَبُو عَيْسَى وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِنَّ أَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ
وَأِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهُ وَقَالَ أَحَبُّ
إِلَيْنَا الْأَفْرَادُ ثُمَّ الصَّمْعُ ثُمَّ الْقِرَانُ.
۸۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا (یعنی حج میں فقط حج کا احرام
باندھا) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث
عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا وراسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر
رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا۔

۸۰۲: ہم سے روایت کی اس کی تفسیر نے وہ عبد اللہ بن نافع
صنف سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سفیان
ثوری نے فرمایا کہ اگر آدمی حج افراد کرے تو بہتر ہے اور اگر تمتع
کرے تو بھی بہتر ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہمارے

نزدیک حج افراد سب سے بہتر ہے پھر حج تمتع اور اس کے بعد حج قرآن۔

(۱) حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قرآن۔ صرف حج کا احرام باندھنا وہ حج افراد ہے۔ حج قرآن وہ
ہے کہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور احرام کھول دے پھر حج کے دنوں میں
حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو حرام نہ کھولے و اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں ہے تو احرام کھول
دے اور مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرا رہے و حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج قرآن افضل ہے۔

۵۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ

الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَاخْتَارُوهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ.

۵۵۸: باب حج اور

عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا

۸۰۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے لیکن بعمرہ و حجة الہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ اور دوسرے لوگوں نے اسے (یعنی حج قرآن کو) پسند کیا ہے۔

۵۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

۸۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالصُّحَّاکَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الصُّحَّاکُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الصُّحَّاکُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَهَا مَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۵۹: باب تمتع کے بارے میں

۸۰۴: حضرت محمد بن عبد اللہ بن حارث بن مالک بن انسؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ضحاک بن قیسؓ سے سنا کہ وہ دونوں تمتع کا ذکر رہے تھے جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ضحاک بن قیسؓ نے کہا یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعدؓ نے کہا اے مجھے تو نے بری بات کہی۔ ضحاکؓ نے کہا کہ عمر بن خطابؓ نے تمتع سے منع کیا ہے۔ حضرت سعدؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی (حج) تمتع کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يُسَالُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ

۸۰۵: ابن شہابؓ سے روایت ہے کہ ان سے سلم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے حج کے ساتھ عمرے کو ملانے (یعنی تمتع) کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپؓ کے والد نے اس سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو اگر میرے والد کسی کام سے منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے والد کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کی۔ شامی نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی۔ ابن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَعَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيمُ حَتَّى يَحْجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيُسْتَعَبُ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ أَنْ يُصُومَ فِي الْعَشْرِ وَيَكُونَ آخِرَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يُصُمْ فِي الْعَشْرِ صَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَأَهْلُ الْحَدِيثِ يَخْتَارُونَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَقُ.

۵۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتِكَ اللَّهُمَّ لَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتِكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِقْمَةَ لَكَ وَ الْمُنْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ امیر معاویہؓ ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عثمانؓ، جابرؓ، سعدؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت نے تمتع ہی کو اختیار کیا ہے۔ یعنی حج اور عمرے کو۔ تمتع حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے اور اس کے بعد حج کرنے تک وہیں رہنے کو کہتے ہیں۔ اور اس میں قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ کر سکتا ہو تو حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس آنے پر سات روزے رکھے۔ اور اس کے لئے مستحب ہے کہ تین روزے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں رکھ لے اس طرح کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو۔ یعنی پہلے عشرے کے آخری تین دن۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو بعض علماء صحابہؓ جس میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایام تشریق میں روزے رکھے۔ امام مالکؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور احقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایام تشریق میں روزے نہ رکھے۔ اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین تمتع ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور احقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۰: بَابُ تَلْبِيَةِ (بَلِيك كَهْنِ) كَهْنَا

۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا "لَيْتِكَ اللَّهُمَّ ..." (اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی سے ہیں۔ تیری بادشاہت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔)

۸۰۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلًا فَاسْطَلَقَ يَهُلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِعْثَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي آثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ زَادَ زَائِدٌ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيمِ اللَّهِ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ إِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ اللَّهِ فِيهَا لَمَّا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَةِ مَنْ قَبْلَهُ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

ابن عمرؓ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ ”لبیک و الرعباء الیک و العمل“ زیادہ کئے (میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت سے اور تیرے ہی لئے عمل ہے۔)

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : جج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قرآن : تمام فقہاء کے نزدیک قرآن سب سے افضل ہے پھر تمتع پھر افراد۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سب سے افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قرآن۔ امام احمدؒ کے نزدیک ان میں سے ہر ایک قسم جائز ہے اختلاف صرف افضلیت میں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ تمتع افضل ہے جس میں سوا ہدی نہ ہو یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو پھر افراد پھر قرآن۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے درس ترمذی ج ۳)

۵۶۱: باب تبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں تبیہ (یعنی لبیک) کی کثرت ہو اور خون بہایا جائے یعنی قربانی کی جائے۔

۸۱۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب تبیہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔ (یعنی جہاں تک زمین ہے سب بیک پکارتے ہیں۔)

۸۱۱: ہم سے روایت کی حسن بن محمد زعفرانی اور عبد الرحمن بن اسود، ابو عمرو بصری نے کہا کہ ہم سے روایت کی عبیدہ بن حمید نے عمرہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمعیل بن عیاش کی حدیث کی مثل، اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام بو یسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابی بکر غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی ذئب کی ضحاک بن عثمان سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ محمد بن منکدر، سعید بن عبد الرحمن بن یزید سے بھی ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں ابو نعیم طحان ضرار بن مردیہ حدیث ابن ابی ذئب سے وہ ضحاک سے وہ محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبد الرحمن بن یزید سے وہ اپنے والد سے وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن ضرار نے اس میں غلطی کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے نہ آپ فرماتے تھے وہ شخص جو اس حدیث کو محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبد الرحمن بن یزید سے

۵۶۱: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْبِسُ الْأَلْبِسَ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَقْطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو وَ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ وَ لَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَ رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ ضَرَارُ بْنُ صُرْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْطَاءُ فِيهِ ضَرَارُ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

سے اور وہ اپنے والد سے اس سند سے روایت کرتا ہے پس اس نے خفا کی۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری کے سامنے ضرار بن مردک ان ابی فدیک سے روایت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کچھ نہیں۔ پس ان لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کر دیا ہے۔ اور سعید بن عبدالرحمن کو چھوڑ دیا ہے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن مردک کو ضعیف سمجھتے ہیں۔ مجمع کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور حج قربانی کو کہتے ہیں۔

۵۶۲: باب تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

۸۱۲: حضرت خلا بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو تلبیہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دوں۔ راوی کو شک ہے کہ اہل اہل فرمایا یا تلبیہ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ خلا کی ان کے والد سے مروی حدیث حسن صحیح ہے بعض راوی اسے خلا بن سائب سے، زید بن خالد کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ خلا کی اپنے والد سے روایت ہی صحیح ہے وہ خلا بن سائب بن خدا بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۶۳: باب احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳: حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم احرام باندھتے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ أَخْطَأَ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ ذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ ضَرَّارِ بْنِ صُرْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي فَدَيْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاةٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ أَبِي فَدَيْكٍ أَيْضًا مِثْلَ رَوَاتِهِ فَقَالَ لَا تَشَىءَ إِنَّمَا زَوَّوهُ عَنِ ابْنِ أَبِي فَدَيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ رَأَيْتُهُ يُضَعِّفُ ضَرَّارَ بْنَ صُرْدٍ وَ الْعَجَّ هُوَ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ التَّحَجُّمِ هُوَ نَحْرُ الْبُذْنِ.

۵۶۲: بَاب مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ كَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمَرَأَ صَحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ التَّلْبِيَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَ الصَّحِيحُ هُوَ خَلَادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَ هُوَ خَلَادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ بَنِي سُؤَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَ فِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۶۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۸۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ كَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَذِينِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَ اغْتَسَلَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَ قَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْأَغْتِسَالُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

۵۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ

الْأَحْرَامِ لِأَهْلِ الْإِفَاقِ

۸۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ أَهْلِ نَهْلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مَنْ قَرْنٍ قَالَ وَ أَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَلْمَلَمُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ

لِلْمُحْرَمِ لُبْسُهُ

۸۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسَ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْخِصْفَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مِثْلُ الرِّعْفَرَانِ وَلَا الْوَرَسِ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامَ وَلَا تَلْبَسِ الْقِفَازِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۵۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

۵۶۳: بَابُ آفَاقِي كَلِّهِ لِحَرَامِ

بَانْدِ هَنِي كِي جگہ

۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ واخلیفہ سے اہل شام جگہ سے، اہل نجد قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو نے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مشرق کے لئے عقیق کو میقات (احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۶۵: بَابُ كَيْفَ كَحَرَمِ (احرام والے)

كَلِّهِ كُونِ سَالِبِ سِ پھینا جا کر نہیں

۸۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہم کون کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیض، شلوار، برساتی، پگڑی اور موزے نہ پہننا اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ پھر ایسا کپڑا بھی نہ ہو جس میں درس (ایک خوشبو) یا زعفران لگا ہوا ہو اور عورت اپنے چہرے پر نقاب نہ لے لے اور ہاتھوں میں دستار نہ پہنے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۵۶۶: بَابُ اِگر تہبند اور جوتے

نہ ہوں تو یہ جامہ اور موزے پہن لے

۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب محرم (احرام باندھنے والے) کو تہبند نہ ملے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

۸۱۸: ہم سے روایت کی قتیہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی طرح۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور چاروں سے بھی روایت ہے۔ امام بخاری ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر لنگی نہ ہو تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔ امام احمدؓ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم ابن عمرؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۶۷: باب جو شخص

قیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۱۹: عطاء روایت کرتے ہیں یحییٰ بن امیہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

۸۲۰: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ اصح ہے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اسی طرح قتادہؒ حجاج بن ارطاةؒ اور کنیؒ راوی بھی عطاء سے یحییٰ بن امیہ سے

وَالْحَقِّينَ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا أَيُّوبُ نَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْحَقِّينِ.

۸۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَ نَحْوُهُ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْإِزَارَ لَبَسَ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبَسَ الْحَقِّينِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْحَقِّينِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ.

۵۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّي يُحْرَمُ

وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ

۸۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا.

۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ هَذَا أَصَحُّ وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَ هَكَذَا رَوَى قَتَادَةُ وَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ وَ الصَّحِيحُ مَا رَوَى عُمَرُو

بُنْ دِينَارٍ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
 واسطے سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح عمرو بن دینار اور ابن جریج کی ہی روایت ہے یہ دونوں عطاء سے وہ صفوان بن یعلیٰ سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : کعبین سے مراد قدم کی پشت کی ہڈی ہے نہ کہ ٹخنہ مطلب یہ ہے کہ ہڈی جوتے میں چھپی نہیں رہنی چاہئے احرام کی حالت میں عورت کے چہرہ پر اس طریقہ سے نقاب ڈالنا کہ وہ نقاب اس کے چہرہ پر لگنے لگے جائز نہیں چہرہ سے دور رہنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے دستانے پہننا جائز ہے جس حدیث میں عورت کے لئے دستانے پہننا منع ہے وہ حضرت ابن عمرؓ کے اپنے الفاظ ہیں حضور ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ (۲) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک محرم کو اگر چادر مہین نہ ہو تو سہا ہوا کپڑا (پاجامہ) پہن سکتا ہے اور اس کے پہننے سے فدیہ بھی واجب نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی سہا ہوا پاجامہ پہننا جائز نہیں بلکہ سسے ہوئے کپڑے کو چھاڑ کر اسے چادر بنا لے پھر پہن لے اگر یہ ممکن نہ ہو تو شلوار پہن لے لیکن اس صورت میں فدیہ ادا کرنا واجب ہے ان کے دلائل وہ مشہور احادیث ہیں جن میں محرم کو سسے ہوئے کپڑے پہننے سے روکا گیا ہے۔

۵۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ
 ۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ
 ۵۶۸: باب محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے
 ۸۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام میں پانچ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کانٹے والا کتا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي رِيَادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَارَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْجَذَاءَ وَالْغُرَابَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبْعٍ عَدَى عَلَى النَّاسِ أَوْ عَلَى ذَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ .
 ۸۲۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا محرم کے لئے درندے، کانٹے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوا کو مارنا جائز ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ درندے اور کانٹے والے کتے کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو درندہ انسان یا جانور پر حملہ آور ہوتا ہو تو محرم کے لئے اس کو مارنا بھی جائز ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ان کو قتل کرنے کی علت ان کا ابتداء ایذا دینا ہے اس کی تائید حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے یقتل المحرم السبع العادی کہ محرم سات ظلم درندہ کو مار سکتا ہے۔

۵۶۹: باب محرم کے پچھنے لگانا

۸۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم محرم کو پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ بال نہ مونڈھے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ محرم بغیر ضرورت کے پچھنے نہ لگائے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر بال نہ اکھاڑے جائیں تو محرم کے لئے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک محرم کے لئے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۰: باب احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

۸۲۴: نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا۔ میں گیا اور کہا کہ آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس بات پر گواہ ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا وہ گنوار اور بے عقل آدمی ہے۔ محرم (احرام باندھنے والا) نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے یا اسی طرح کچھ کہا پھر حضرت عثمان سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابورافعؓ اور میمونہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذی فرماتے ہیں کہ عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ کا اسی پر عمل ہے جن میں عمر بن خطابؓ، علیؓ، اور ابن عمرؓ شامل ہیں پھر بعض فقہاء تابعینؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور سحنؒ بھی احرام کی حالت میں نکاح کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نکاح کر لیا جائے تو وہ نکاح باطل ہے۔

۸۲۵: حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو آپؐ محرم نہیں تھے۔ پھر جب صحبت کی تب بھی

۵۶۹: باب مَا جَاءَ فِي الْحَجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

۸۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوا لَا يَحِلُّ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَخْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضُرُورَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَخْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعَ شَعْرًا.

خلاصۃ الباب:

۵۷۰: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَيْثٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكَحَ ابْنَتُهُ فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَاتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكَحَ ابْنَتَهُ فَأَحَبُّ أَنْ يُشْهَدَكَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَاهِلِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَيْمُونَةَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَمَيْمُونَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فَقْهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَزَوُّونَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ وَقَالُوا أَنْ نَكَحَ فَبَكَاحَهُ بَاطِلٌ.

۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُبَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي زَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولُ فِيمَا بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسَنَّهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطْبَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَیَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ هُوَ ابْنُ أَخْبِ مَيْمُونَةَ.

۵۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي ذَلِكَ

۸۲۶: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَافِعُ بْنُ سُفْيَانَ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاهْلُ الْكُوفَةِ.

۸۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعَادَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا الشَّعْنََاءَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَنُو الشَّعْنََاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَاحْتَلَفُوا

آپ احرام سے نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اس کو مستند بیان کیا ہو۔ حماد بواسطہ مطرا لوراق ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ سلیمان بن یسار سے مرسل روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بدل نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یزید بن اہم نے حضرت میمونہ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راوی یزید بن صم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے میمونہ سے نکاح یہ تو وہ حلال (یعنی احرام کی حالت میں نہیں تھے)۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یزید بن اہم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

۵۷۱: بَابُ مُحْرَمٍ كَوْنِ نِكَاحِ كِي اجازت

۸۲۶: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہ سے نکاح کیا اور آپ ﷺ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری اور ابی کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۲۷: حضرت ایوب ہکرمہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ اس وقت احرام میں تھے۔

۸۲۸: ہم سے روایت کی تھیہ نے ان سے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے کہ میں نے سنا۔ شعناء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو شعناء کا

نام جابر بن زید ہے۔ اہل علم کا نبی اکرم ﷺ کے میمونہ سے نکاح کے متعلق اختلاف ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا تھا۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح حلال ہوتے ہوئے ہوا لیکن لوگوں کو اس کا پتہ احرام باندھنے کی حالت میں چلا پھر دخول بھی حلال ہونے کی حالت میں ہی سرف (ایک مقام ہے) کے مقام پر مکہ میں ہوا۔ حضرت میمونہ کی وفات بھی سرف میں ہوئی اور آپ وہیں دفن ہوئیں۔

فِي تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ لَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرَمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرَفٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرَفٍ حَيْثُ نَبَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرَفٍ.

۸۲۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے نکاح بھی اور جماعت بھی حلال ہوتے ہوئے ہی فرمایا تھی۔ (یعنی جب محرم نہیں تھے) راوی کہتے ہیں پھر میمونہؓ سرف کے مقام پر فوت ہوئیں اور ہم نے انہیں اسی اقامت گاہ میں دفن کیا جہاں آپؐ نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام بوہسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور متعدد راویوں نے اسے حضرت یزید بن اہمؓ سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپؐ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَرَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ وَدُفِنَتْ فِي الطَّلَةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

حَالَتُكَ الْبَابُ: محرم کے نکاح کا مسئلہ معرکہ آراء اختلافیات میں سے ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا ناجائز ہے اور اپنی بیٹی وغیرہ نکاح کر کے دینا بھی جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دس حدیث باب ہے ہا ینکح ولا ینکح۔ امام ابوحنیفہؒ کا استدلال اگلے باب کی حدیث ہے، امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث راجح ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے بحالت احرام نکاح کیا تھا اس روایت کے ہم پلہ کوئی حدیث نہیں اور یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے نیز اس کے شواہد موجود ہیں۔

۵۷۲: باب محرم کو شکار کا گوشت کھانا
۸۳۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہؓ اور طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوہسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابرؓ مفسر ہے

۵۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ
۸۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ وَنَا أَبِي عُمَرَ وَغَنِ الْمُطَّلَبُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوا وَهُوَ أَوْ يُصَدِّ لَكُمْ وَفِي السَّابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ

اور مُطَلَب کے جاہر سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس نے خود یا صرف اسی کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس باب کی احسن اور قیاس کے سب سے زیادہ موافق حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۱: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ جا رہے تھے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ صرف میں احرام میں نہیں تھا اور باقی سب احرام میں تھے۔ پس ابو قتادہؓ نے ایک وحشی گدھے کو دیکھا تو اپنے گھوڑے پر چڑھ گئے اور ساتھیوں سے لٹھی مانگی۔ انہوں نے انکار کر دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ ﷺ نے خود ہی اٹھا لیا اور اس گدھے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہؓ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

۸۳۲: ہم سے روایت کی تھیہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو قتادہؓ سے وحشی گدھے کے متعلق ابو العضر کی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حاشا (۱) : (۱) محرم کے لئے خشکی کا شکار از روئے قرآن پاک سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم

نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی یا اشارہ یا اس کو شکار کے بارے میں بتایا کہ فلاں جگہ شکار موجود ہے تب بھی اس شکار کا کھانا محرم کے لئے باقائے حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد یا رہنمائی یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم کے حق میں ایسے شکار کے جائز ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لئے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے ان کی دلیل اسی باب میں حضرت ابو قتادہؓ کی روایت ہے (۲) سمندری شکار محرم کے لئے بغض قرآن جائز ہے البتہ ٹنڈی کے بارہ

جابر حدیث مفیتر والمطلبت لا تعرف له سماعاً من جابر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لا يزون باكل بالصيد للمحرم ناساً اذا لم يعطه أو يصد من أجله قال الشافعي هذا احسن حديث روى في هذا الباب وأقيس والعمل على هذا وهو قول أحمد وإسحق.

۸۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُخْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَخَشِيَ فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنَاسُوا وَلَوْهُ سَوْطُهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمَحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَشَدَّهُ عَلَى الْجِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَذَرَ كُرَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُمْعَةٌ أَطْعَمَكُمْ مَوْلَاهَا اللَّهُ.

۸۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارٍ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ خشکی کا شکار ہے لہذا اس کے مارنے پر جزاء واجب ہے جس کی دلیل موصیٰ امام مالک میں حضرت عمر کے فرمان سے ہے "لَتَسْمُرَةَ خَيْرٌ مِنْ حَرَادَةٍ" کہ ایک کھجور بہتر ہے ٹڈی سے۔ (۳) ضبیغ ایک درندہ ہے جسے فارسی میں "کفتار" اور اردو میں بھگو کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر وہ یا اور کوئی درندہ زخود حمدہ اور ہواور اسے محرم قتل کر دے تو کوئی جزا واجب نہیں اور اگر محرم اسے ابتداء قتل کرے تو جزا واجب ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک کبریٰ ہوگی حدیث باب کا مطلب یہی ہے

۵۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ

۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جُفَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَنْبَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَى لَهُ جِمَارًا وَخَشِيًا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَكَرَهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا وَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا إِنَّمَا رَدُّ عَلَيْهِ لِمَا ظَنَّ أَنَّهُ صَيْدٌ مِنْ أَجْلِ تَرْكِهِ عَلَى التَّنْزِيهِ وَقَدْ زَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمَ جِمَارٍ وَخَشِيٍّ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ.

۵۷۳: باب محرم کے

سے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۸۳۳: صعب بن جشمہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صعب کو "ابو" یا "ودان" (دونوں مقام مکہ اور مدینے کے درمیان میں) لے کر گئے تو صعب ایک وحشی گدھا رسول اللہ کے لئے ہدیہ لائے۔ آپ نے واپس لوٹا دیا۔ جب رسول اللہ نے ان کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے واپس کیا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا کہ ان کے خیال میں صعب نے اسے نبی اکرمؐ ہی کے لئے شکار کیا تھا۔ اور آپؐ کا اسے ترک کرنا تنزیہاً ہے۔ زہری کے بعض ساتھی بھی اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صعب نے وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ میں پیش کیا تھا لیکن یہ غیر محفوظ ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ

الْبَحْرِ لِلْمُحْرَمِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَرَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ

۵۷۴: باب کہ محرم کے لئے سمندری جانوروں

کا شکار حلال ہے

۸۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہمارے سامنے ندی دوں آگئی پس ہم نے نہیں اپنی لٹھیوں اور کوزوں سے مارنا شروع

کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔
امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے
ابومہزم کی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔
ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے متعلق
کلام کیا ہے۔ عماء کی ایک جماعت محرم کے لئے نذی کو شکار کر
کے کھانے کی اجازت دیتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر
محرم نذی کو کھائے یا اس کا شکار کرے گا تو اس پر صدقہ واجب
ہو جائے گا۔

۵۷۵: باب محرم کے لئے

بجو کے شکار کا حکم

۸۳۵: حضرت ابن ابی عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن
عبداللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں
میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں
میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے؟
انہوں نے فرمایا! ہاں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جریر
بن حازم یہ حدیث روایت کرتے ہوئے بحوالہ جریرؓ حضرت عمرؓ
سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج کی روایت اصح ہے اور امام
احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ
محرم اگر بجو کا شکار کرے تو اس پر جزاء ہے۔

فَالْأَمْرُ: بجو ایک جانور ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ بجو کا شکار جائز لیکن اس کا کھانا منع ہے کیونکہ کیل والے شکاری ورنہ دونوں
کے کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا

۸۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم
ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے فح کے مقام پر
غسل فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر
محفوظ ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ

فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جُرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِنَا وَ
عَصِيْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنُوهُ فَإِنَّهُ
مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْمُهِزَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
أَبُو الْمُهِزَمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ
شُعْبَةُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ أَنْ
يَصِيدَ الْجُرَادَ وَيَأْكُلَهُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
إِذَا اضْطَّادَهُ أَوْ أَكَلَهُ.

۵۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْعِ

يُصَيِّهَا الْمُحْرِمُ

۸۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا
الْبُنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَارٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الصَّبْعُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَكْنُهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ
هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ حَدِيثُ ابْنِ
جُرَيْجٍ أَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَ إِسْحَاقُ وَ الْعَمَلُ فِي
الْمُحْرِمِ إِذَا أَصَابَ صَبْعًا أَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ.

۵۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ لِلدُّخُولِ مَكَّةَ

۸۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ
صَالِحٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ نَا أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلدُّخُولِ مَكَّةَ بَفَحٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

مکہ میں جانے کے لئے غسل کیا کرتے تھے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ عبد الرحمن بن زید بن سلم حدیث میں ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ ورنہ اس حدیث کو صرف انہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۵۷۷: باب نبی اکرم ﷺ

مکہ میں بندی کی طرف سے داخل ہوئے

اور پستی کی طرف سے باہر نکلے

۸۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ گئے تو بندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ

مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے

۸۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۹: باب بیت اللہ کے

دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۸۳۹: مہاجر کی سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہؓ سے پوچھا گیا کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھے؟ آپؐ نے فرمایا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو کیا کہیں ہم ہاتھ اٹھاتے تھے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کے متعلق ہم

مَحْفُوظٌ وَ الصَّحِيحُ مَارُوى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَ هُوَ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ أَلَّا تُغْتَسَلَ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدٍ بَنِ اسْتَمَّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ضَعَفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَ غَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هَذَا مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۵۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ

أَعْلَاهَا وَ خُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

۸۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمَشْنَى نَافِعُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

۸۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَا الْبَيْتِ

۸۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَافِعُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ رَفْعَ الرَّجُلِ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى رَفْعُ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَا الْبَيْتِ

صرف شعبہ کی ابو قزعة سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابو قزعة کا نام سوید بن حجر ہے۔

أَمَّا مَعْرِفَةُ مَنْ حَدَّثَ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَزْعَةَ وَاسْمُ أَبِي قَزْعَةَ سُؤَيْدُ بْنُ حُجْرٍ.

۵۸۰: باب طواف کی کیفیت

۵۸۰: بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَّافِ

۸۴۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر وہ اپنی طرف چل دیئے (یعنی طواف شروع کیا) تین چکر ہاروں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کئے اور چار چکروں میں (اپنی عادت کے مطابق) چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور آیت کریمہ ”وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں اس وقت مقام ابراہیم آپ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ روئے کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.....“ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں

۸۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يُحْيَى بْنُ إِدْمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى بَيْتِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ وَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرُّكَعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَظْنُّهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : (۱) بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعاء کرنا متعدد روایات سے ثابت ہے البتہ اس میں بحث ہے کہ رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ احناف کے اس میں دو قول ہیں (۱) امام طحاوی نے ہاتھ چھوڑنے کو ترجیح دی ہے اور اسی کو فقہائے حنفیہ کا مسلک بتایا ہے (۲) بعض علماء نے متعدد محققین حنفیہ کا قول نقل کیا ہے کہ رفع یدین کے ساتھ دعاء کرنا مستحب ہے

۵۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ

۵۸۱: باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور

اسی پر ختم کرنا

الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

۸۴۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر رمل

۸۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ

(تیزی سے چن) چھوڑ دے تو س نے نعلی کی لیکن س پر کوئی بد نہ نہیں اور اگر پہلے تین چکروں میں رل نہیں کیا تو باقی چکروں میں بھی رل نہ کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اہل مکہ پر رل واجب نہیں اور نہ ہی اس پر رل واجب ہے جس نے مکہ سے احرام باندھا ہو۔

۵۸۲: باب حجر اسود اور رکن

یہانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے

۸۴۲: حضرت بوطیل سے روایت ہے کہ ہم ابن عباسؓ اور معاویہؓ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہؓ جس رکن سے گزرتے سے چوم بیٹے تھے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حجر اسود اور رکن یہانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حجر اسود اور رکن یہانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۵۸۳: باب نبی اکرم ﷺ

نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

۸۴۳: ابن ابی یحٰی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک چادر تھی۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثوریؒ کی ابن جریجؒ سے مروی ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الحمید، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور بن یعلیٰ، یعنی بن امیہ ہیں۔

ثالثاً چار کورائیں کندھے کے نیچے سے زرد کردوں کو نہ یا ایک کونہ بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

۵۸۴: باب حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۴۴: ابن بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن

الشافعیؒ اذا ترک الرَّمْلَ غَمَدًا فَقَدْ أَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيمَا بَقِيَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمْلٌ وَلَا عَمَى مَنُ أَحْرَمَ مِنْهَا.

۵۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ

وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُونَ مَا سِوَاهُمَا

۸۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانَ وَ مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنِ الْأَسْتَنْمَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَسْتَلِمَ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

۵۸۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِّحًا

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ ابْنِ يَغْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِّحًا وَ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ عَبْدِ الْحَمِيدُ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ مِّنْ شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ يَغْلَى عَنْ أَبِيهِ وَ هُوَ يَغْلَى مِّنْ أُمَّةٍ

۵۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

۸۴۴: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

خطاب رضی اللہ عنہما کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرماتے تھے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا مستحب ہے۔ اگر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبِلُكَ وَأَعْتَمُ أَنْكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاضَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعًا لِبَنِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبِلُكَ وَأَعْتَمُ أَنْكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاضَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعًا لِبَنِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبِلُكَ وَأَعْتَمُ أَنْكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاضَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۸۵: باب سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے
۸۳۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ جب مکہ تشریف لائے تو آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: ”وَاتَّخِذُوا مِنْ ...“ (اور مقدم ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) پھر مقدم ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے ورنہ بوسہ دیا پھر فرمایا ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کیا اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی: ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“ یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیں ہیں سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے ہذا اگر مروہ سے شروع کرے گا تو وہ سعی نہیں ہوگی۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو طواف کعبہ کے بغیر سعی کئے واپس

۵۸۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ
۸۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعًا لِبَنِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبِلُكَ وَأَعْتَمُ أَنْكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاضَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

آجائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر طواف کعبہ یا اور سعی صفا و مروہ کئے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس آجائے اور سعی کرے۔ اگر اپنے وطن پہنچنے تک یہ دندہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر وہ سعی کئے بغیر اپنے وطن واپس پہنچ جائے تو اس کا حج نہیں ہوا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

۵۸۶: باب صفا اور مروہ کے درمیان

سعی کرنا

۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی س لئے کی تاکہ مشرکین کو اپنی قوت دکھا سکیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر چن مستحب ہے۔ لیکن آہستہ چلن بھی جائز ہے۔

۸۴۷: حضرت کثیر بن جہان سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر کو صفا و مروہ کی سعی کے دوران آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا؟ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان آہستہ چلتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر آہستہ چلوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو آہستہ چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیرؓ بھی عبد اللہ بن عمرؓ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۷: باب سواری پر طواف کرنا

۸۴۸: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

والمروة حتى حرج من مكة فان ذكر وهو قريب منها رجع فطاف بين الصفا والمروة وان لم يذكر حتى اتى بلاده اجزائه وعلیه دم وهو قول سفيان الثوري وقال تعض ان ترك الطواف بين الصفا والمروة حتى اتى الى بلاده فانه لا يجرئه وهو قول الشافعي قال الطواف بين الصفا والمروة واجب لا يجوز الحج الا به.

۵۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

بَيْنَ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ

۸۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَسْعَى بَيْنَ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشَى بَيْنَ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ رَأَوْهُ جَائِزًا.

۸۴۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي الْمَسْعَى فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْشِي فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَيْنَ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَلَيْنَ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ زَوَى سَعِيدُ بْنُ خَبِيرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا.

۵۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

۸۴۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عِنْدَ الْوَارِثِ

نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا پس جب آپ ﷺ حجر سود کے سامنے پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ ابو طفیلؓ ورام سمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام بو یسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے بعض اہل علم صفاء مروہ کی سعی اور بیت اللہ کا طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنا مکروہ سمجھتے ہیں امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۸۸: باب طواف کی فضیلت کے بارے میں

۸۴۹. حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ اس کی ماں نے بھی جنا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ ورا بن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ غریب ہے میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوا کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ابن عباسؓ سے موقوف مروی ہے۔

۸۵۰: حضرت ایوب کہتے ہیں کہ محدثین عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی عبد المک بن سعید بن جبیر بھی ہے ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۵۸۹: باب عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو

(نفل) پڑھنا

۸۵۱. حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے منہ مناف! جو شخص اس گھر کا طواف کرے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بھی نماز پڑھے تو اسے منع نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ ورا بن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام بو یسی ترمذی

وَعَسَدُ الْوُحَاثِ النَّفَقِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَدَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الطُّفَيْلِ وَامِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصُّمَاءِ وَالْمَرْوَةِ زَاكِيًا إِلَّا مِنْ عَذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

۵۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ.

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرَوَّى هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۸۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَانُوا يُعَدُّونَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلَهُ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيُّضًا.

۵۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَطُوفُ

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ وَابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَسْبُغُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ سَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ يَهَارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ دُرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى

فرماتے ہیں حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے عبداللہ بن ابی نیح نے اسی عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے اہل علم کا عصر اور فجر کے بعد مکہ مکرمہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک عصر اور فجر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعیؒ، احمدؒ اور ائحقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے ان کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقدم ذی طویٰ میں پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد طواف کے نوافل ادا کئے سفیان ثوریؒ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۰: باب طواف کی

دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے

۸۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں ”يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور دوسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھی۔

۸۵۳: ہناد کج سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں ”يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اصح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابرؒ سے مرفوعہ روایت ہے عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

۵۹۱: باب ننگے ہو

حَدِيثُ حُجَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ أَيْضًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْسُ بِالصَّلَاةِ وَالطَّوَّافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَقُّوا وَاجْتَنَبُوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذَلِكَ إِنْ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاجْتَنَبُوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى نَزَلَ بِذِي طَوًى فَصَلَّى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

۵۹۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْرَأُ

فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَّافِ

۸۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَّافِ بِسُورَةِ الْإِخْلَاصِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

۸۵۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَّافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثِ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنِ عُمَرَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ

۵۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الطَّوَّافُ عُرْيَانًا

۸۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بَابَ شَيْءٍ بُعِثَتْ قَالَ بَارِزَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ غَائِمِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَارْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عِيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کر طواف کرنا حرام ہے

۸۵۴: حضرت زید بن اشیع فرماتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی طرف سے کن چیزوں کا حکم دے کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا چار چیزوں کا ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان وہی داخل ہوگا۔ دوسرا بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ نہ کیا جائے۔ تیسرا اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور چوتھا نبی اکرم ﷺ کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی مقررہ مدت تک رہے گا اور اگر کوئی مدت مقررہ نہ ہو تو اس کو پہلے چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؑ حسن ہے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَكَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ نَحْوَهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَيْبَةَ وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَشُعْبَةُ وَهُمْ فِيهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَيْبَةَ.

خلاصہ الاپی اب: (۱) حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ طواف کے بعد دو رکعتیں اوقات مکروہہ میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ رکعتیں اوقات مکروہہ میں ادا نہیں کی جاسکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہئے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات سورج کے طلوع یا غروب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے انکی دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے ۹ حجے کے حج میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تا کہ وہ میدان عرفات اور منیٰ میں جہاں تمام قبائل عرب کا اجتماع ہوتا تھا سورہ براءت میں نازل شدہ احکام کا اعلان کر دیں بعد میں آپ ﷺ نے اسی سلسلہ میں حضرت علیؑ کو بھی بھیجا تھا مشرکین کے ہوک بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو حضور ﷺ نے اسی سے روکا تھا۔

۵۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ.

۸۵۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے نکلے تو آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا لیکن جب واپس تشریف لائے تو غمگین تھے میں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں کعبہ میں داخل ہوا کاش کہ میں کعبہ

۸۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ

میں داخل نہ ہوا ہوتا مجھے ڈرتے ہیں کہ میں نے اپنے بعد پنی امت کو تکلیف میں ڈال دیا۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۳: باب کعبہ میں نماز پڑھنا

۸۵۷: حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وسطہ کعبہ میں نماز پڑھی حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ، فضل بن عباسؓ، عثمان بن طلحہؓ اور شیبہ بن عثمانؓ سے بھی روایت ہے امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت بدل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر بل علم کا اسی پر عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ فرض نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نفل نماز ہو یا فرض نماز دونوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس سے کہ طہارت و قبلہ کا حکم فرض اور نفل دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

۵۹۴: باب خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا

۸۵۸: حضرت اسود بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ ابن زبیر نے ان سے کہا کہ مجھے وہ باتیں بتاؤ جو حضرت عائشہؓ تمہیں بتایا کرتی تھیں اسود نے کہا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی (یعنی جاہلیت چھوڑ کر نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے) تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بنا تا پھر جب ابن زبیر مکہ کے حکم مقرر ہوئے تو انہوں نے اسے توڑ کر دو پارہ بنایا اور اس کے دو دروازے کر دیے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۵: باب حطیم میں نماز پڑھنا

۸۵۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں چاہتی تھی کہ

فعلت لہ فقال انی دخلت الکعبۃ وو دذت انی لہ اکن فعلت انی اخاف ان اكون اتعبت امتی من بعدی قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح۔

۵۹۳: باب ما جاء فی الصلوة فی الکعبۃ

۸۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي حُوفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِي النَّبَابِ عَنْ أَسَافَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ بَأْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِأَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِيَلَةِ سَوَاءٌ۔

۵۹۴: باب ما جاء فی كسر الکعبۃ

۸۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهْ حَدَّثَنِي بِمَا كَانَتْ تُقْضَى إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْصَى عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدَ الْجَاهِلِيَّةِ لَهْدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَحَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَحَعَلَ لَهَا مَابَيْنَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۹۵: باب ما جاء فی الصلوة فی الحجر

۸۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُلْفَمَةَ

کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں پس رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے پھر فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت عظیم میں اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے نکال دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

نَبِيُّ عَلَقْمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحَجْرَ وَقَالَ صَلِّيْ فِي الْحَجْرِ إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنْ قَوْمٌ مَكَّ اسْتَفْصَرُوهُ حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنْ الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَقْمَةُ بْنُ أَبِي عَلَقْمَةَ هُوَ عَلَقْمَةُ بْنُ بِلَالٍ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى: (۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے نبی کریم ﷺ کے کعبہ میں نماز کے پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت بلالؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی۔ جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ (۲) کعبہ شریف کی تعمیر در مرتبہ ہوئی (۱) سب سے پہلی تعمیر ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے کی تھی اور اس کا مقصد بیت معمر کے بالمقابل زمین پر ایک عبادت گاہ تعمیر کرنا تھا۔ دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے تعمیر کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے کئے ہوئے اضافے کو چھوڑ کر پھر سے قریش کی بنیادوں پر کعبہ کو تعمیر کیا چنانچہ پھر حطیم باہر رہ گئی اور کعبہ کا دروازہ ایک رہ گیا (۳) حجر کے بیت اللہ کا حصہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ وہی حصہ ہے جسے قریش نے بناء کعبہ کے وقت چھوڑ دیا تھا البتہ حطیم کے بارہ میں اختلاف ہے کہ وہ بیت اللہ کا جزو ہے یا نہیں حجر بیت اللہ کی شئی دہار کے بعد چھ ذراع کی جگہ کو کہتے ہیں۔

۵۹۶: باب حجر اسود کن یمنی اور مقام ابراہیم

کی فضیلت

۵۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ

الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

۸۶۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۱: مسالٰح حاجب نے عبداللہ بن عمروؓ کو روایت کرتے ہوئے سن۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکن یمنی اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں سے دو یا قوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ

۸۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءِ ابْنِ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

غَلِيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْتِيَانِ مِنْ يَأْتِيَانِ قُوتُ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ تَامًا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا يُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْفُوفًا قَوْلُهُ وَفِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

نے ان کے نور کی روشنی بجا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے اور وہ غریب روایت ہے۔

حَدَّثَنَا الْبَابُ : نَبِي كَرِيم ﷺ نے منیٰ میں قصر کیا تھا۔ اس قصر کی علت کے بارے میں جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جبکہ امام مالکؒ اور اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جسے عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین۔ لہذا مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔

۵۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى وَالْمَقَامِ بِهَا ۸۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلَحِ عَنْ إِبْنِ عُصَيْنٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ عَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَابْنُ عُصَيْنٍ قَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ.

۵۹۷: باب منیٰ کی طرف جانا اور قیام کرنا ۸۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر صبح عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلَحِ عَنْ ابْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمَنَى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ عَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ الْحَكَمَ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَشْيَاءَ وَعَدَهَا وَ لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيمَا عَدَّ شُعْبَةُ.

۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ علی بن مدینیؒ کی جگہ کے حوالے سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنَى مُنَاسَخٌ مِنْ سَبَقَ ۸۶۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ أُمِّهِ مُسَبِّكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ بَنَى لَكَ بَيْتًا يُطْلُكَ سَمَى قَالَ لَا مَنَى

۵۹۸: باب منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے ۸۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم منیٰ میں آپ ﷺ کے لئے ایک سایہ دار جگہ نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے جو پیسے وہاں پہنچ جائیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے

میں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۹: باب منیٰ میں قیہ نماز پڑھنا

۸۶۵: حضرت حارث بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ منیٰ میں بے خوف و خطر دو رکعتیں قصر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حارث بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دوہرے میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں ہی پڑھیں (یعنی قصر نماز) اہل مکہ کے معنی میں قصر کرنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ منیٰ میں صرف مسافر ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اہل مکہ نہیں ابن جریج، سفیان، ثور بن یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اسی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۰: باب عرفات میں ٹھہرنا اور

دُعا کرنا

۸۶۶: حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابر بن مطعمؓ اور ابن مسعودؓ ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مربع کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے

مناخ من سبق قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن۔

۵۹۹: باب مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى

۸۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى أَمِنْ مَا كَانَ النَّاسُ وَكَثَرَهُ رَكَعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَكَعَتَيْنِ صَدَرًا مِنْ إِمَارَتِهِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَقْصُرُوا الصَّلَاةَ بِمَنَى الْأَمِنْ كَانَ بِمَنَى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَقْصُرُوا الصَّلَاةَ بِمَنَى وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۶۰۰: باب مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ

بِعَرَفَاتٍ وَالِدُعَاءِ فِيهَا

۸۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مَرْبُعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وَفُوقَ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاغِذُهُ عُمَرُو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا أَعْلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الثَّابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ وَالشَّرِيدِ بْنِ السَّوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مَرْبُعٍ

جانتے ہیں وہ عمرو بن دینہ سے روایت کرتے ہیں ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے ان سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

۸۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اور ان کے قبضین جنہیں حمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم بیت اللہ کے خادم اور مکہ کے رہنے والے ہیں جب کہ دوسرے تمام لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ” ثُمَّ أَفِضُوا “ (پھر جہاں سے دوسرے لوگ واپس ہوتے ہیں تم بھی وہیں سے واپس ہو) امام ابویوسف ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے وہ لوگ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے اور کہتے کہ ہم تو اللہ کے گھر کے قریب رہنے والے ہیں لیکن دوسرے لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (پھر وہاں سے واپس لوگو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں) حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

۶۰۱: باب تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے
۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر غروب آفتاب کے وقت آپؐ واپس ہوئے اور اسامہ بن زیدؓ کو ساتھ بٹھایا اور اپنی عادت کے مطابق سکون و اطمینان کیساتھ ہاتھ سے اشارے کرنے لگے لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلانے کے لئے مار رہے تھے۔ نبی اکرمؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو پھر آپؐ مزدلفہ پہنچے اور مغرب و عشاء دو نمازیں اکتھی پڑھیں صبح کے وقت قزح کے مقام پر آئے اور وہاں ٹھہرے آپؐ نے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے بلکہ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی

حدیث حسن لا تعرفہ الا من حدیث ابن عیینہ عن عمرو بن دینار و ابن مربع اسمہ یزید بن مربع الانصاری و اما یعرف لہ ہذا الحدیث الواحد۔

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ بِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّعَاوِيَّ مَاشِيًا مِنْ عُرْوَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا وَهُمْ الْخُمْسُ يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينٌ لِلَّهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقْفُونَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ نَزَلَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ فَأَهْلُ مَكَّةَ كَانُوا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينٌ لِلَّهِ يَعْنِي سُكَّانُ اللَّهِ وَمَنْ سِوَى أَهْلِ مَكَّةَ كَانُوا يَقْفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَالْخُمْسُ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ۔

۶۰۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ
۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَأَى أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَاسُفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذِهِ عَرَفَةُ وَهِيَ الْمَوْقِفُ وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَسَتِ الشَّمْسُ وَ ارْدَدَتْ أَسَامَةَ بْنَ رِبْدٍ وَ حَمَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْأَتِهِ وَالنَّاسُ ضُورُونَ يَمِينًا وَ شِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ سَأَلْتُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ فَهِيَ اتِي حَمْعًا فَصَلَّى

جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی حُسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایک کوڑا مارا جس سے وہ دوڑنے لگی یہاں تک کہ آپ اس وادی سے نکل گئے پھر رکے اور فضل بن عباسؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر جرہ کے پاس آئے اور کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور منی پورے کا پورا قربان گاہ ہے۔ یہاں قبیلہ خُشم کی ایک لڑکی نے آپؐ کو پوچھا۔ اس نے عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر حج فرض ہے۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ پھر راوی کہتے ہیں آپؐ نے فضل بن عباسؓ کی گردن دوسری طرف موڑ دی۔ اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی۔ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے سرمندانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا حواف کر لیا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں سرمند والے یا فرمایا بال کناولے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو پھر نبی اکرمؐ بیت اللہ کے پاس آئے اس کا طواف کیا اور پھر آپؐ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈرنے ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) یعنی میرے اس طرح نکالنے پر لوگ میری سنت کی اتباع میں تمہیں پانی نکالنے کی مہلت نہ دیں گے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؓ صحیح ہے ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صرف عبد الرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی ثوری سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اسی پر اہل علم کا عمل

بِهِمُ الصَّلَوَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى قَزَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا قَزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمَعَ كُلُّهُمَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِي فَوَقَفَ وَارْدَتِ الْفُضْلُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمُنَحَرَّ فَقَالَ هَذَا الْمُنَحَرُّ وَبَنَى كُلُّهَا مَنَحَرَّ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خُفَيْمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ أَفِيَجْزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ بِي عَنْكَ الْفُضْلُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَوَيْتَ عَنْكَ ابْنَ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتَ شَابًا وَشَابَةً فَلَمْ آمِنْ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ وَلَا خَرَجَ أَوْ قَصَرَ وَلَا خَرَجَ قَالَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا خَرَجَ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَتَى زَمْرَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِّبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ عَلَيْهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثٍ عَلَيْهِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هَذَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ رَأَوْا أَنْ يُجَمَعَ بَيْنَ الطَّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِي وَقْتِ الطَّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي رَحْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْإِمَامُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ

عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع

کی جائیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں اکیلا نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام ہی کی طرح دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی وہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

۶۰۲: باب عرفات سے واپسی

۸۶۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وادی محسر میں تیزی سے چلے۔ بشر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مزدلفہ سے لوٹے تو اطمینان کے ساتھ اور صحابہؓ کو آپ ﷺ نے اسی کا حکم دیا۔ ابو نعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو ایسی کنکریاں دینے کا حکم دیا جو دو انگلیوں میں پکڑی جاسکیں یعنی کھجور کی گتھلی کے برابر پھر آپ ﷺ نے فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویہیسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳: باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو

جمع کرنا

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی کی مثل حدیث مروی روایت کی۔ محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابویوبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابرؓ اور اسلمہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویہیسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے صحیح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی یہ حدیث

۶۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِقَاصَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَبَشَرُ بْنُ الشَّرِيٍّ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ لِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بَشَرٌ وَأَقَاصُ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ أَبُو نَعِيمٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَقَالَ لِعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ

۸۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ.

۸۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيَى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ بِرَوَايَةِ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ رَوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

ابو اسحاق سے وہ عبداللہ اور خالد (یہ دونوں مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمرؓ سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سلمہ بن کھیل، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابو اسحاق، عبداللہ، خالد سے اور وہ دونوں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے۔ پس جب حاجی مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ جن میں سفیان ثوریؒ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے، کپڑے اتارے اور پھر تکبیر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں۔ یعنی مغرب کیلئے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہے کہ عشاء کی نماز پڑھے امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۳: باب امام کو مزدلفہ

میں پانے والے نے حج کو پایا

۸۷۲: عبد الرحمن بن یحییٰؒ سے روایت ہے کہ اہل نجد کے کچھ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت عرفات میں تھے۔ ان لوگوں نے آپؐ سے حج کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرے کہ حج عرفات میں وقف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طسوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج کو پایا۔ منی کا قیم تین دن ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دونوں کے بعد واپس آگیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ یحییٰ کی روایت میں یہ

خَالِدٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَرَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَمَّا أَبُو اسْحَقَ فَإِنَّمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ حَجَرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ دُونَ جَمْعٍ فَإِذَا آتَى جَمْعًا وَهُوَ الْمُؤَدَّفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَطْلُوعَ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانٌ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَّى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُؤَدَّفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ يُؤَدِّنُ لِمُصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيَقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۶۰۴: بَاب مَا جَاءَ مَنْ أَذْرَكَ الْإِمَامَ

بِجَمْعٍ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ

۸۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوهُ قَائِمًا مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجَّ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامَ مِنَى ثَلَاثَةً فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيَى وَارْتَدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهِ.

الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک۔ دو۔ تین سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعَاذٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَخُو حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْقَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِي عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتِهِ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِي عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهَذَا قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ أُمُّ الْمَنَاسِكِ.

۸۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ نَا وَاسْمِعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرَّسٍ ابْنِ أَوْسٍ بْنِ خَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جُنْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّئًا أَكَلْتُ رَاحِلَتِي وَاتَّخَذْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَذْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قُلْ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى نَفْتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ بَلَلٍ

۸۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

۸۷۳: ابْنُ أَبِي عُمَرَ، سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سے وہ سفیان ثوری سے وہ کبیر بن عطاء سے وہ عبد الرحمن بن یعمر وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سفیان ثوری کی روایت میں سے یہ روایت سب سے بہتر ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ علماء صحابہ وغیرہ عبد الرحمن بن یعمر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفات نہ پہنچی اس کا حج نہیں ہوا پس طلوع فجر کے بعد پہنچنے والے شخص کا حج فوت ہو گیا۔ وہ اس مرتبہ عمرہ کرے اور آئندہ سال کا حج اس پر واجب ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بھی کبیر بن عطاء سے ثوری کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے جارود سے سنا وہ کعب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (یعنی مسائل حج کی اصل) ہے۔

۸۷۴: حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارث بن ام طای سے روایت ہے کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز کے لئے نکل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو بھی خوب تھکایا اور خود بھی بہت تھک گیا ہوں۔ قسم ہے پروردگار کی میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا اس سے پہلے ایک رات، دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ اور اس کی میل کیل دور ہو گئی۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۵: باب ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جمدی روانہ کرنا

۸۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۸۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ نَا وَاسْمِعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرَّسٍ ابْنِ أَوْسٍ بْنِ خَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جُنْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّئًا أَكَلْتُ رَاحِلَتِي وَاتَّخَذْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَذْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قُلْ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى نَفْتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ بَلَلٍ

۸۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

ﷺ نے مجھے سہ ماہی وغیرہ کے ساتھ رات ہی کو مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام حبیبہؓ، اسماءؓ اور فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور کئی طرق سے انہی (ابن عباسؓ) سے مروی ہے۔ شعبہ یہ حدیث مشاش سے وہ عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے اور انہوں نے فضل بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کمزوروں کو رات ہی کے وقت مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے اس میں فضل بن عباسؓ کا واسطہ زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ ابن جریج وغیرہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس میں فضل بن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ضعفاء کو مزدلفہ پہلے روانہ کر دیا اور فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے جلد منیٰ بھیج دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اکثر اہل علم یہی کہتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض اہل علم رات کے وقت ہی کنکریاں مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

باب ۶۰۲

۸۷۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے لیکن دوسرے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن زوال آفتاب کے بعد ہی

عُكْرِمَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَامِّ حَبِيبَةَ وَأَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَفْوِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ خَطَاةٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُشَاشٌ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ.

۸۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَجَّعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعْفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَلِيلٍ يَصِيرُونَ إِلَى مَنَى وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ لَا يَرْمُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يَرْمُوا بَلِيلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

باب ۶۰۲

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الرُّبَيْعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمِ النَّحْرِ صَحِيٍّ وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ

أَنَّهُ لَا يَزِمُنِي بَعْدَ يَوْمِ التَّحْرِ الْأَتَعَدُّ الزَّوَالَ.

کنکریاں ماری جائیں۔

۶۰۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ

۶۰۷: بَابُ مَزْدَلِفَةٍ سَ طُلُوعِ آقَتَابِ

جَمْعُ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ

سے پہلے نکلنا

۸۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِضُونَ.

۸۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلتے تھے۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَأْبُو ذَاوُدَ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَابْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ كُنَّا وَفَوْقًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الْمُسْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرَقَ بُيُوتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۹: حضرت ابواحق، عمرو بن میمونؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ مہر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلویں رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَلَالٌ هَذِهِ الْأَلْبَانِ لَافٍ: حُمْسٌ "أَحْمَسُ" کی جمع ہے اس کے معنی ح جب قوت و شدت یہ قریش اور اس کے آس پاس کے چند قبیلوں کا لقب ہے۔ ان کو خمس اس لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایام حج میں اپنے اوپر حقی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد گوشت کو حرام کر لیتے تھے۔ بالوں کے خیموں میں نہیں رہتے تھے اسی طرح متعدد جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑے اتار رکھتے تھے اور خمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جو نہ نہیں سمجھتے تھے (۲) امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ عرفات سے بطن عرفہ اور مزدلفہ میں وادی محسر میں وقوف کیا تو مکروہ ہوگا لیکن وقوف ہو جائیگا۔ دسویں ذی الحج کو حجابیوں کے ذمہ چار مناسک ہوتے ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قرآن اور متمتع کے لئے) (۳) طلق یا قصر (۴) طواف زیارت۔ نبی کریم ﷺ سے ان افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اس ترتیب کے قصداً چھوڑنے سے دم واجب ہے اور بھولے سے یا جہالت کی وجہ سے چھوڑنے سے دم واجب نہیں ہوتا (۳) حنفیہ کے نزدیک عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کرنا مسنون ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا واجب ہے۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے یعنی عصر کو ظہر کے وقت

میں چند شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے اور مزدغہ میں مغرب کی نماز کو مٹا دینے کے وقت میں تاخیر کی شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے۔ (۴)
وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زواں سے دس ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے اس دورن جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے
البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گزارنا ضروری ہے اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے رو نہ ہو جائے تو اس پر دم
واجب ہوگا (۵) ترجمۂ اسباب میں ”ضعف“ سے مراد غور تیں، بچے، کمزور بوزھے اور مرعوض ہیں و حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ضعف
کے صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ رو نہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (۶) یوم النحر (دسویں تاریخ) میں حجرہ عقبہ کی رمی
کے تین اوقات ہیں (۱) وقت مسنون سورج کے طلوع کے بعد زوال شمس سے پہلے (۲) وقت مباح زور کے بعد غروب شمس تک
(۳) وقت مکروہ یوم النحر گزرنے کے بعد گیارہ ذی الحجہ کی رات۔

۶۰۸: باب چھوٹی چھوٹی

کنکریاں مارنا

۶۰۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجِمَارَ الَّتِي

تُرْمَى مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ

۸۸۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ حذف (جو کنکریاں دو انگلیوں سے پھینکی جائیں یعنی چھوٹی کنکریاں) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں سیمان بن عمرو بن احوؓ بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباسؓ، فضل بن عباسؓ، عبدالرحمن بن عثمانؓ جمعی اور عبدالرحمن بن معاذؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جو کنکریاں رمی جائیں وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جاسکے یعنی چھوٹی کنکریاں ہوں۔

۶۰۹: باب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۱۰: باب سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذی الحجہ کو) سوار ہو کر حجرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، قدامہ بن

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجِمَارِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ وَهْبٍ أَمْ جُنْدُبِ الْأَزْدِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ الْجِمَارُ الَّتِي تُرْمَى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ.

۶۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجِمَارِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۶۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

۸۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى

عبداللہؐ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوصؓ سے بھی روایت ہے۔
ام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن
ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے
ہیں کہ کنکریاں پیدل چل کر ماریں چاہئیں ہمارے نزدیک
حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات
سوار ہو کر کنکریاں ماریں تاکہ آپ ﷺ کے فعل کی پیروی کی
جائے۔ اہل علم کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جہروں
پر کنکریاں مارنے کے لئے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس
تشریف لاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ بعض راوی اسے عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے
مرفوع نہیں کرتے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ قربانی والے دن (دس ذوالحجہ) کو سوار ہو کر
اور باقی دنوں میں پیدل چل کر کنکریاں مارے۔ امام ابو عیسیٰ
ترمذیؒ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی
اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کا خیال کیا کیونکہ نبی کریم
ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے قربانی کے دن (دس
ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماری تھیں اور
اس دن صرف جمرہ عقبہ پر ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

۶۱۱: باب کنکریاں کیسے ماری جائیں

۸۸۴: عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب عبداللہؐ جمرہ
عقبہ پر میدان کے درمیان میں پہنچے تو قبلہ رخ ہوئے اور اپنی
دائیں جانب جمرے پر کنکریاں مارنے لگے پھر انہوں نے
سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے
رہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق
نہیں اس جگہ سے انہوں نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۃ
بقرہ نازل ہوئی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)

۸۸۵: مسعودی اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

الْجُمْرَةُ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَفِي الثَّابِ عَنْ جَابِرٍ وَ
قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَبَن
الْأَخْوَصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَ اخْتَارَ
بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْجِمَارِ وَ وَجْهَ هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَنَا أَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيُقْتَدَى بِهِ فِي فِعْلِهِ وَ
كَلَّا الْحَدِيثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۸۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهِ ذَاهِبًا وَ
رَاجِعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ زَوَّاهُ بَعْضُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ يَرْكَبُ يَوْمَ
النَّحْرِ وَيَمْشِي فِي الْأَيَّامِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ
أَبُو عِيسَى وَكَانَ مَنْ قَالَ هَذَا إِنَّمَا أَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا رَوَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ
حَيْثُ ذَهَبَ يَوْمِي الْجِمَارِ وَلَا يَوْمِي يَوْمَ النَّحْرِ
الْأَجْمَرَةَ الْعَقَبَةَ.

۶۱۱: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

۸۸۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا
الْمُسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللَّهِ جُمْرَةَ
الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَوْمِي
الْجُمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ خَصِيَابٍ
يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ خَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَنْ
هَهُنَا رَمَى الَّذِي أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ.

۸۸۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُسْعُوْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

اس باب میں فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ کنکریاں مارنے والا میدان کے درمیان سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔ بعض اہل علم نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے کنکریاں مار سکے وہاں سے ہی مارے۔

۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نَحْوَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَقِضِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي رَمَى مِنْ حَيْثُ قَدَّرَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَطْنِ الْوَادِي.

۸۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمَى الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۱۲: بَابُ مَا جَاءَ كَرَاهِيَةَ طَرْدِ

النَّاسِ عِنْدَ رَمَى الْجِمَارِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي يَمَنِ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ نَابِلٍ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۶۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَشْتِرَاكِ

فِي الْبُذْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

۸۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۶۱۲: باب رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے

کی کراہت

۸۸۷: حضرت قدامہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ادنیٰ پر بیٹھے کنکریاں مارتے دیکھا نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ادھر ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث قدامہ بن عبد اللہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۶۱۳: باب اشتراک اور گائے میں

شراکت

۸۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ چارہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ و تابعینؓ کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی میں گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے مرفوعاً مروی ہے کہ قربانی میں گائے سات اور اونٹ دس آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اسحقؒ کا یہی قول ہے وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم صرف ایک ہی سند سے جانتے ہیں۔

۸۸۹: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی تو ہم لوگ گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن واقد کی حدیث غریب ہے۔

وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْيَةِ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ هُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدُ وَ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْجَزُورَ عَنْ عَشْرَةٍ وَ هُوَ قَوْلُ إِسْحَقَ وَ اخْتَجَّ بِهِذَا الْحَدِيثُ وَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ.

۸۸۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقْرَةِ سَبْعَةٌ وَ فِي الْجَزُورِ عَشْرَةٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَ هُوَ حَدِيثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

خلاصہ لای لاپ: جمہور ائمہ کے نزدیک مزدلفہ سے اسفار (روشنی) کے بعد طلوع شمس سے پہلے روانہ ہونا چاہئے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اسفار سے بھی پہلے روانگی مستحب ہے (۲) اس پر اتفاق ہے کہ تمام حمرات کی رمی کسی جانب سے کسی بھی کیفیت کے ساتھ کی جاسکتی ہے اور جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت قبلہ رو ہونا مستحب ہے صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسی واقعہ میں بیت اللہ اس کے بائیں جانب اور منیٰ کے دائیں جانب ہونے کا ذکر ہے جمہور کا مسلک بھی یہی ہے کہ جمرہ کبریٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اسی ہیئت سے کھڑا ہونا چاہیے کہ بیت اللہ بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب۔ حدیث باب کو علامہ ابن حجر نے شاذ کیا ہے۔

۶۱۴: باب قربانی کے اونٹ کا

اشعار

۸۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي

إِشْعَارِ الْبُذُنِ .

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَ كَيْفَ عَنْ هِشَامِ

قربانیوں کی اونٹنیوں کے گلوں میں جوتیوں کا ہار ڈالا (یعنی تقلید کیا) اور بدی کو داہنی جانب سے زخمی کیا ذوالحلیفہ میں اور اس کا خون صاف کر دیا۔ اس باب میں مسور بن مخرمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔ عماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ شعاع کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثورثیؒ، شافعیؒ، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ حدیث وکیع کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلے میں اہل رائے کا قوس نہ دیکھو (اہل رائے سے مراد امام عہد الرحمن جمعی مدنی ہیں جو امام مالکؒ کے استاد ہیں) اس لئے کہ نشان لگانا (یعنی اشعار) سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسریب سے سنا وہ کہتے ہیں ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا (یعنی نشان لگایا) اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ مثلہ (اعض کا کاٹنا ہے) اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے۔ اس پر وکیع غصے میں آ گئے اور فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے یہاں تک کہ تم اپنے اس قول سے رجوع کر لو۔

الدُّسْتَوَانِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَاشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشَّقِ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَسَّانٍ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْأَشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَيْسَى يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ حِينَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوا إِلَى قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ فِي هَذَا فَإِنَّ الْأَشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِذِئَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّائِبِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ اشْعَرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ مُثَلَّةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْأَشْعَارُ مُثَلَّةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَكِيعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا أَوْ قَالَ أَقُولُ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَحَقَّكَ بِأَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجَ حَتَّى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هَذَا.

(فقائلہ) احناف نشان لگانے کے تو قائل ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ زخم گہرا ہو جائے اور جانور میں نقص پڑ جائے۔

حاشیہ الاولیاء: تقلید (گلے میں جوتا یا اور کوئی چیز اڈالنا) بالاتفاق سنت ہے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ بدی خرقہ ہے۔ دوسرا طریقہ اشعار تھا جس کی صورت یہ ہے کہ اونٹ کی داہنی کروٹ میں نیزے سے زخم لگا دیا جاتا ہے یہ بھی جمہور کے نزدیک سنت ہے امام ابو حنیفہؒ بھی اس کی سنت ہونے کے قائل ہیں البتہ ان کے زمانے میں لوگ اشعار کرنے میں بہت زیادہ مبالغہ کرنے لگے تھے درگہرے زخم لگا دیتے تھے جس سے جانوروں کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے اشعار سے روکا تھا ورنہ ان کا مقصود نفس اشعار سے روکنا نہ تھا بلکہ مبالغہ سے روکنا تھا۔ اگر امام ابو حنیفہؒ سے اشعار کے مکروہ ہونے کا کوئی دوسرا قوس مروی ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اشعار کے مقابلہ میں تقید نعلین افضل ہے جس کی دلیل

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بدلوں کا سوق (بانکا) فرمایا ان میں سے ایک کا آپ ﷺ نے اشعار فرمایا باقی سب میں تقلید (گلے میں جوتا ڈالنے) کی صورت پر عمل کیا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے ایسی روایات مروی ہیں کہ جن میں اشعار کرنے اور نہ کرنے کے اختیار کا پتہ چلتا ہے گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک اشعار نہ سنت ہے اور نہ مستحب بلکہ مباح ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے قریب قریب ہے۔ واللہ اعلم

باب ۶۱۵

باب ۶۱۵

۸۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ قَالَ لَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى هَذِيئَةً مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ

۸۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بھی مقام قدید سے ہی ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت اصح ہے۔

باب ۶۱۶ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ

باب ۶۱۶ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ

الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

ہارڈالنا

۸۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَتَلْتُ فَلَانِدَ هَذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحَرِّمْ وَلَمْ يُتْرَكْ شَيْئًا مِنَ الْبَيَابِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا قُلِدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيدُ الْحُجَّ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَابِ وَالطَّيِّبِ حَتَّى يُحَرِّمَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قُلِدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحَرَّمِ

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہدی کے بار کے لئے رسیاں بنا کرتی تھی پھر آپؐ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ کپڑے ہی پہننا ترک کیے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ہدی کے جانور کے گلے میں ہارڈالنا ہے تو اس وقت اس پر سلعے ہوئے کپڑے یا خوشبو حرام نہیں ہوتی جب تک کہ وہ حرام نہ باندھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہدی کے گلے میں ہارڈالنے (تقلید) کے ساتھ ہی اس پر وہ تمام چیزیں واجب ہو جاتی ہیں جو محرم پر واجب ہوتی ہیں۔

حُجَّالًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : شافعیہ اور حنبلہ کے نزدیک ونوں کی طرح بکریوں میں تقلید مشروع ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قلاوہ ڈالنا اونٹوں اور گائے نیل کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ حضور ﷺ سے حج میں بکریاں لے جانا ثابت نہیں بلکہ اونٹ لے جانا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

باب ۶۱۷ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

باب ۶۱۷ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ

۸۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے باروں کی رسیاں بنا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام نہیں باندھتے تھے (یعنی اپنے اوپر کسی چیز کو حرام نہیں کرتے تھے)۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

۶۱۸: باب اگر ہدی کا جانور

مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

۸۹۴: حضرت ناجیہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہدیٰ مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کرو پھر اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو دو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت ذویب، ابوقبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ابی عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو وہ خود یا اس کے دوست اس کا گوشت نہ کھائیں بلکہ دوسرے لوگوں کو کھلا دیں اس طرح اس کی قربانی ہو جائے گی۔ امام شافعی، احمد اور احناف کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اس میں سے کچھ کھالیا تو جنت کھایا ہے تو اتنا ہی تاوان ادا کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر اس گوشت میں سے کچھ کھالیا تو اتنی قیمت ادا کرے۔

۶۱۹: باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

۸۹۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدیٰ کو بانگ کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہدیٰ کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس ہے یہ تیری لئے ہلاکت ہے تو اس پر سوار ہو جا۔ اس باب

مہدی عن سفیان عن منصور عن إبراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كنت اقبل فلا يذ هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم كلها عنما ثم لا يخرم قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون تفيد الغنم.

۶۱۸: باب مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ

الْهَدْيُ مَا يُضْنَعُ بِهِ

۸۹۴: حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةَ بِنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَاعِيَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَضْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ أَنْخَرُهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَلْيَا كُلُّوْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذَوَيْبِ أَبِي قُبَيْصَةَ الْخَزَاعِيَّةِ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ نَاجِيَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي هَذِهِ التَّلَوُّعِ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ رُفْقَتِهِ وَيُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ وَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالُوا إِنْ أَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّلَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ.

۶۱۹: باب مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

۸۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَنَحَكَ أَوْ وَتَلَكَ وَفِي الْبَابِ

میں حضرت علیؓ، ابو ہریرہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت قربانی کے جانور (بدی) پر سوار ہونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور احنفؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک سورہہ ہو جب تک مجبور نہ ہو۔

عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَحَّصَ قَوْلُهُ مِنَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ إِذَا احتَاجَ إِلَى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرُكَبُ مَا لَمْ يَضْطَرَّ إِلَيْهِ.

حَلَالٌ رَضَاهُ إِلَّا بِرِيٍّ أَوْ بَ: حنفیہ کے نزدیک ایسے جانور کا گوشت مالداروں کو کھلانا جائز نہیں بلکہ اسے صرف فقراء کھ سکتے ہیں البتہ اگر وہ بدی واجب تھی تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کی جگہ دوسری بدی قربان کرے اور یہ بدی اس کی ملکیت ہوگئی چنانچہ اسے خود کھانے، غنی لوگوں اور فقراء کو کھلانے اور ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے یہی مذہب مالکیہ اور امام احمد کا بھی ہے (۲) سفیان ثوریؒ، امام شعبہؒ، حسن بصریؒ، عطاء ورحنفیہ کے نزدیک سوار ہونا درست نہیں الا یہ کہ مجبور ہو تو جائز ہے۔ ان کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے

۶۲۰: بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ

۶۲۰: بَابُ سَرِّكَ بَالِ كَسْ

الرَّاسِ يُبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں

۸۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُورَةَ نَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ نَاولَ الْخَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَقَّقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَا وَلَهُ شِقُّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ أَقْبِسُمُ بَيْنَ النَّاسِ.

۸۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ

۸۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ

بال منڈوانے والوں پر رحم فرما پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابن م حنینؓ، ماربؓ، ابوسعیدؓ، ابومریمؓ، حبشی بن جنادہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر آدمی سر کے بال منڈوائے تو بہتر ہے لیکن اگر سر کے بال کتروائے تو بھی جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اہل حقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۲: باب عورتوں کے

لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔

۹۰۰: خلاص اسی کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ پھر یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بھی قتادہ کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت سر کے بال نہ منڈوائے (یعنی حلق نہ کرے) بلکہ بال کتروالے۔

۶۲۳: باب جو آدمی سر منڈوانے لے ذبح سے پہلے اور

قربانی کر لے کنکریاں مارنے سے پہلے

۹۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب قربانی کر لو۔ دوسرے شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

الْمُحْلَقِينَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ وَ فِي الْكِتَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ أُمِّ الْخَضِیْنِ وَ مَارِبٍ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي مُرَيْمٍ وَ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْلُقَ رَأْسَهُ وَ إِنْ قَصَرَ يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ يُحْزِي عَنْهُ وَ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدَ وَ إِسْحَاقَ.

۶۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْخَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَرَّاشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ نَاهِمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبَا دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثٌ عَلِيٍّ فِيهِ إِضْطِرَابٌ وَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ خَلْقًا وَ يَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيرَ.

۶۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ

يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

۹۰۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَحْزُومِيُّ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَ سَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ

آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، اور اسامہ بن شریکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عبد اللہ بن عمروؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افعال حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے

نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَخَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَدَّمَ نُسْكَاً قَبْلَ نُسْكِ بْنِ نُسْكَاهُ فَفَعَلَهُ دَمٌ.

(فائدہ) عبادہ اربعہ مشہور ہیں۔ (۱) عبد اللہ بن عمرؓ (۲) عبد اللہ بن عباسؓ (۳) عبد اللہ بن مسعودؓ (۴) عبد اللہ بن عمرو بن عامرؓ۔

حَلَالُ الْإِبْرَةِ الْإِبْرَةِ اب: حدیث باب سے معلوم ہوا کہ حلق (یعنی سر منڈانا) سر منڈانے والے کے دائیں جانب سے ابتداء کرنا مستحب ہے (۲) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں جانبوں کے بال نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطحہؓ کو دے دیے تھے پس دائیں جانب کے بال تو حضرت ابوطحہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے (ایک ایک دو دو کر کے) لوگوں میں تقسیم کر دیے اور بائیں جانب کے آپ ﷺ کے حکم سے اپنی اہلیہ حضرت اُمّ سلیمؓ کو دیدے۔ اس طرح کی احادیث سلف صالحین کے تمکات کے بارے میں اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہ لوہی حاصل کر لی تھی جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ (۳) اس پر اتفاق ہے کہ حلق (سر منڈانا) افضل قصر سے یعنی (بال ترشوانا) پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر اکان حج و عمرہ اور ان کے مناسک میں سے ہیں اور ان کے بغیر حج و عمرہ میں کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔

۶۲۴: باب احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت

سے پہلے خوشبو لگانا

۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اور نحر کے دن دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے ایسی خوشبو لگائی جس میں مسک بھی تھا (یعنی مشک والی خوشبو) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم کے لئے قربانی کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے۔ قربانی کرنے اور حلق یا قصر کروانے کے بعد عورتوں کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ امام شافعیؒ،

۶۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّيِّبِ

عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

۹۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هِشَمَ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى أَنَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطَيِّبٍ فِيهِ مِسْكٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَى يَوْمَ النَّحْرِ وَ ذَبَحَ وَ حَلَقَ أَوْ قَصَرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَرَمٌ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ

احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں اور خوشبو کے عداوہ اس کے سب سے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۵: بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَقْطَعُ

التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِسِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ أَهْلِ الْحَاجِّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۶۲۶: بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَقْطَعُ

التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

۹۰۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَرْفَعُ الْحَدِيثُ أَنَّهُ كَانَ يُمَسِّكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا انْتَهَى إِلَى بُيُوتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ يَقُولُ شَفِيعٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۶۲۵: باب حج میں

لبیک کہنا کب ترک کیا جائے

۹۰۳: حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو نکلیں مارنے تک لبیک کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حاجی کو تلبیہ پڑھنا اسی وقت چھوڑنا چاہیے جب جمرہ عقبہ کو نکلیں مارے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۶: باب عمرے میں

تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے

۹۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرے میں تلبیہ پڑھنا اس وقت چھوڑتے تھے جب حجر اسود کو بوسہ دیتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عمرے میں تلبیہ اس وقت تک ختم نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مکہ کی آبادی میں پہنچ جائے تو تلبیہ ترک کر دے لیکن عمل رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

حکایت الابرار: جبہ و راحۃ کا مسک یہی ہے کہ حج میں تلبیہ وقت احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا

ہے پھر ان میں اختلاف ہے، امام ابو حنیفہ سفیان ثوری امام شافعی اور ابو ثور کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی ننگری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہو جائیگا۔ امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا ان کی دلیل حدیث باب اپنے ظاہر کے اعتبار سے ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ کی دلیل یہی ہے (۲) حدیث باب امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا مسک ہے کہ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ (طواف شروع کرنے تک) استلام جمرہ اسود تک جاری رہے گا۔ واللہ اعلم

۶۲۷: باب رات کو طواف

۶۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ

زیارت کرنا

الزِّيَارَةُ بِاللَّيْلِ

۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی اجازت دی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نحر کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء نے منیٰ میں قیام کے آخر تک بھی طواف زیارت کی اجازت دی ہے۔

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرَ وَلَوْ إِلَى آخِرِ أَيَّامٍ مِنْهُ.

بخلاف کتاب: (۱) بظہر حدیث باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کیا لیکن دوسری تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت دن میں فرمایا تھا اس لئے حدیث میں علماء نے مختلف تاویلات کی ہیں ان میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کرنے کی اجازت دی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے خود رات کے وقت طواف زیارت کیا۔ (۲) نبی کریم ﷺ کا منیٰ سے واپسی کے موقع پر بھاء مکہ یعنی محض میں نزول قصد تھا لیکن مقصود سفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ لطیف و خیر کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر تمیزیں کھائی گئی تھیں اور مومنین سے شعب الیٰ طالب میں مقطعہ کیا گیا تھا آج ان سب علاقوں میں حق تعالیٰ شانہ نے مومنین کو فلاح بنا کر مشرکین کو مغلوب کر دیا گویا وہاں آپ ﷺ کا اترنے سے مقصود تذکیر نعمت و رحمت حدیث نعمت تھا۔

۶۲۸: باب وادی ابطح میں اترنا

۶۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الْأَبْطَحِ

۹۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابو بکرؓ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرزاق کی عبید اللہ بن عمر سے روایت سے بچی نئے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک وادی ابطح میں ٹھہرنا

۹۰۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ أَبِي رَافِعٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ

مستحب ہے و جب نہیں۔ جو چاہے تو ٹھہرے ورنہ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وادی بطح میں اترنا حج کے افعال میں سے نہیں ہے۔ یہ ایک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں وہ تو ایک منزل ہے جہاں حضور ﷺ اترتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی بطح میں اترنا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۲۹

۹۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی بطح میں اس لئے اترتے تھے کہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ کی طرف) جانا آسان تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

باب ۶۳۰: بچے کا حج

۹۰۹: حضرت بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ملے گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ جابرؓ کی حدیث غریب ہے۔

۹۱۰: قتیبہ، قزحہ بن سوید باہلی سے وہ محمد بن مکہر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اس کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ محمد بن مکہر سے مرسل بھی روایت ہے۔

۹۱۱: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے

العلم نَزُولُ الْأَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَزُورَ ذَلِكَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ أَحْتَذَرَ ذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ التَّسْكِبِ هُوَ شَيْءٌ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى التَّحْصِيبُ نَزُولُ الْأَبْطَحِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۶۲۹

۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

باب ۶۳۰: مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَهُدَا حَجًّا قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ أَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا فَرْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْسَلًا

۹۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

والد نے حجۃ لوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا میں بھی نکلے ساتھ تھا اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ ام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ نابالغ بچے کا حج کر لینے سے فرض سقط نہیں ہوتا اسی طرح غلام کا بھی حالت غلامی میں کیا ہوا حج کافی نہیں اسے آزاد ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی طرف سے تہیہ (لبیک) کہتے اور بچوں کی طرف سے نکلیاں مارتے تھے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تہیہ (لبیک) نہ کہے بلکہ وہ خود کہے لیکن اس کے لئے آواز بند کرنا مکروہ ہے۔

۶۳۱: باب بہت بوڑھے اور میت کی طرف

سے حج کرنا

۹۱۳: حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں، اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے حج کرلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، حصین بن عوفؓ، ابو رزین عقیلیؓ، سوہدہ رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یوسرطہ بن بن مہد اللہ جہنی ان کی پھوپھی سے مرفوعاً مروی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ ابْنُ أَبِي مَعٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ سِنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ لِعَلِّهِ الْحَجُّ إِذَا أَذْرَكَ لَا تُجْزَى عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ وَكَذَلِكَ الْمَمْلُوكُ إِذَا حَجَّ فِي رِقَّةٍ ثُمَّ أَعْتَقَ فَعَلَّيْهِ الْحَجُّ إِذَا وَجَدَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا وَلَا يُجْزَى عَنْهُ مَا حَجَّ فِي حَالِ رِقَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سُوَّادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَلْتَبِي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصَّبِيَّانِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَلْتَبِي عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِيَ تَلْتَبِي وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ.

۶۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ

الشَّيْخِ الْكَبِيرِ الْمَيِّتِ

۹۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ قَالَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ تَابِ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي أَدْرَكْتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ حُجِّي عَنْهُ وَهِيَ الْغَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَحَصِينَ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ رَزِينِ الْعَقِيلِيِّ وَسُوْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ مرفوعاً مروی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے
ان روایات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس باب میں
صحیح روایت ابن عباسؓ کی فضل بن عباس سے مرفوعاً روایت
ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن
عباسؓ نے یہ حدیث فضل بن عباس وغیرہ کے واسطے سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر مرسل روایت کی ہو۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی کئی احادیث صحیح ہیں۔ اسی حدیث پر صحابہؓ و تابعینؓ کا
عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا
بھی یہی قول ہے کہ میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ امام
مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت نے مرنے سے پہلے حج کرنے
کی وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ بعض علماء
نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جب
کہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکتا ہو۔ ابن
مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

أَيْضًا عَنْ سَنَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ
فَقَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ
وْغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى هَذَا
فَارْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ
صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ غَيْرُ
حَدِيثٍ وَالتَّعَمُّلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَ
ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقُ يَرَوْنَ أَنَّ
يُحْجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا أَوْصَى أَنْ يُحْجَّ عَنْهُ
حُجٌّ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحْجَّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا كَانَ
كَبِيرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يُحْجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

خلاصہ لایا: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بچہ اگر حج کرے تو درست ہو جاتا ہے اور یہ حج نفی ہوگا
جس کا ثواب اس کے ولی کو ملے گا اور بالغ ہونے کے بعد اس کو فریضہ حج مستقل ادا کرنا ہوگا (۲) حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ
عورتیں تہیہ اونچی آواز سے نہ پڑھیں۔

۶۳۲: باب اسی سے متعلق

۹۱۴: حضرت ابو رزین عقیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے
ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کے قابل ہیں آپ ﷺ نے
فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ابو عیسیٰ
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی
طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے کہ کسی

۶۳۲: بَابُ مِنْهُ

۹۱۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي
رَزِينِ الْعَقِيلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ
الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ
وَاعْتَمِرْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَأَمَّا ذِكْرُ الْعُمْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور احقرؒ کا یہی قول ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حج کے نئے تلبیہ (لبیک کہنا) انہی چار مہینوں میں جائز ہے۔ پھر حرام کے مہینے رجب ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ کئی راوی علماء صحابہؓ وغیرہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يَتَعَمَّرُونَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَعْنِي لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْلُ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ هَكَذَا رَوَى قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ.

حاشا لرحمته لا لاہی اُپ : رائج قول یہ ہے کہ عمرہ سنت مؤکدہ ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ مکروہ ہے یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کے تین دن یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ میں۔ امام مالکؒ، حسن بصریؒ اور محمد بن سیرین کے نزدیک سال میں ایک سے زائد عمرہ مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک زیادہ عمرے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (۲) جمہور کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شہیر حج (شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دنوں میں عمرہ درست ہے

۶۳۵: باب مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گن ہوں گا کفارہ ہے اور حج مقبوس کا بدلہ جنت ہی ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْحَنَّةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۳۶: باب تَتَعَمَّرُ مِنْ التَّعَمُّمِ

۹۱۹: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عتقہ رضی اللہ عنہا کو تعمیم سے عمرے کے لئے حرام بندھواؤ۔

۶۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّعَمُّمِ ۹۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا مَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۷: باب جمرانہ سے عمرے کے

لئے جانا

۹۲۰: حضرت محرش کعمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمرانہ سے رات کے وقت عمرے کا احرام باندھ کر نکلے اور رات ہی کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا پھر اسی وقت مکہ سے واپس چل پڑے اور صبح تک جمرانہ میں پہنچے جیسے کوئی کسی کے ہاں رات رہتے ہوئے پھر زوال آفتاب کے وقت نکلے اور سرف میدان کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ مزدفقہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے۔ اسی لئے لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم محرش کعمی کی نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔

۶۳۸: باب رجب میں عمرہ کرنا

۹۲۱: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا رجب میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ کے ہر عمرے میں ان کے ساتھ تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تین میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

وسلم امر عند الرخمس ان ابی بکر ان یعمر عائشة من التعمیم قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح۔

۶۳۷: باب ما جاء فی العمرة

من الجعرانة

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاجِمِ بْنِ أَبِي مُزَاجِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَرِّشِ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجَعْرَانَةِ كُنَابِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرْفٍ حَتَّى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقَ جَمْعِ بَطْنِ سَرْفٍ فَمَنْ أَجَلَ ذَلِكَ خَفِيَثَ عُمْرَتَهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشِ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۳۸: باب ما جاء فی عمرة رجب

۹۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيْ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَغْنِي ابْنُ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرٍ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَيْثُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

۹۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ مُنْصُورٍ عَنْ مُخَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا أَحَدَهُنَّ فِي رَجَبٍ

قال أبو عيسى هذا حديث غريب حسن صحيح. غریب حسن صحیح ہے۔

۶۳۹: باب مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ. ۶۳۹: باب ذیقعدہ میں عمرہ کرنا

۹۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلَوِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ۹۲۳: حضرت برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۶۴۰: باب مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ. ۶۴۰: باب رمضان میں عمرہ کرنا

۹۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةُ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَآسِ بْنِ وَهَبٍ وَابْنِ خُبَيْشٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ يُقَالُ هَرَمٌ بَنُ خُبَيْشٍ وَقَالَ بَيَّانٌ وَجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَحْبِ بْنِ خُبَيْشٍ وَقَالَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرَمِ بْنِ خُبَيْشٍ وَوَهْبٍ أَصْحَحَ وَحَدِيثُ أُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةَ قَالَ إِسْحَقُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا فَقَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ. ۹۲۴: حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور وہب بن خبیشؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انہیں ہرم بن خبیش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خبیش اور داؤد اودی نے شعبی سے ہرم بن خبیش نقل کیا۔ لیکن وہب بن خبیش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس سند سے حسن غریب ہے۔ امام احمدؒ اور ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ امام ابن حبانؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن نے ”قل هو اللہ احد“ پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : (۱) عمرہ کا بہت ثواب بیون فرمایا (۲) اہل مکہ کے لئے عمرہ کی میقاتیں صل خواہ وہ تنعم ہو یا صل کا کوئی اور حصہ۔ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ چونکہ تنعم دوسری حد وصل کے مقابلے میں قریب تھی اس لئے آپ ﷺ نے تنعم سے عمرہ کرانے کے لئے کہا (۳) ۵ رجب میں عمرہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا بیان صحیح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا واللہ اعلم۔ (۴) رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے لیکن حجۃ الاسلام کے قائم مقام نہ ہوگا۔

۶۴۱: باب جُوجَ كَيْسَ

۶۴۱: باب مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهَلُّ

بِالْحَجِّ فَيَكْسِرُ أَوْ يَعْزُجُ

۹۲۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَجَّاجُ الصَّوَّافِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عُمَرَ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسَرَ أَوْ عَزَجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حِجَّةٌ أُخْرَى فَلَا كَرْتَ ذَلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ.

۹۲۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا لُصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ قَالَ وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَ رَوَى مَعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عُمَرَ وَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَ حَجَّاجُ الصَّوَّافِ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ وَ حَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ أَصَحُّ.

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُمَرَ وَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَشْرَاطِ فِي الْحَجِّ

۹۲۸: حَدَّثَنَا زَيَْادُ بْنُ أَيُّوبَ الْغَدَّادِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ الْعَوَّامُ عَنْ هَالَلِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ صَبَاعَةَ بَنَتَ الرَّبِيعِ ابْنَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي

لبیک پکارنے کے بعد زحی یا معذور ہو جائے

۹۲۵: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ مجھے حجاج بن عمرو نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے نکل گیا۔ اب اس پر دوسرے سال (یعنی آئندہ) حج واجب ہے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میں نے ابو ہریرہؓ و ابن عباسؓ سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا اس (یعنی حجاج بن عمرو) نے حج کہا۔

۹۲۶: اسحاق بن منصور، محمد بن عبد اللہ انصاری سے اور وہ حج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی حجاج صواف سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ معمر اور معویہ بن سلام یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبد اللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ حج صواف، اپنی روایت میں عبد اللہ بن رافع کا ذکر نہیں کرتے اور حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت صحیح ہے۔

۹۲۷: عبد بن حمید، عبد الرزاق سے وہ معمر سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبد اللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲: باب حج میں شرط لگانا

۹۲۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ صباعہ بنت ربیعہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں شرط لگاسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ وہ عرض کرنے لگیں کیا! کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو "لَبَّيْكَ" (میں حاضر ہوں۔ اے

لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ مَحَلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ
تُحْبِسُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاسْمَاءَ وَعَائِشَةَ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ نَعُضِّ أَهْلِ الْعِلْمِ
يُرَوْنَ الْأَشْرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنْ اشْتَرَطَ
فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ أَوْ عَذْرٌ فَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ
إِحْرَامِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ
يَرْتَعْضِ أَهْلُ الْعِلْمِ الْأَشْرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنْ
اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ
لَمْ يَشْتَرِطَ.

اللہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس زمیں میں جہاں تو روکے۔
احرام سے باہر آ جاؤ گی) اس باب میں حضرت جابرؓ، اسماءؓ اور
عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ
ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے
کہ حج میں شرط لگانا جائز ہے۔ (یعنی احرام کو مشروط کرنا) وہ
فرماتے ہیں کہ اگر مشروط احرام کی نیت کی ہو اور پھر بیمار یا معذور
ہو جائے تو اس کیلئے حرم کھون جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمد اور اسحقؒ
کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک حج کو کسی شرط کے ساتھ
مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر شرط کی تب بھی احرام
کھون جائز نہیں۔ گویا نزدیک شرط لگانا یا نہ لگانا دونوں بر ہیں۔

حَدَّثَنَا الْأَبُو بَابٍ : احصار حج یا عمرہ سے روکنے والا۔ حنفیہ کے نزدیک ہر اس چیز سے ثابت ہو جاتا ہے جو
بیت اللہ سے منع کر دے حضرات صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، عطاء بن ابی رباحؓ،
ابو ہریرہؓ وغیرہ نے بھی یہی مسلک ہے بہر حال مرض وغیرہ سے حنفیہ کے نزدیک احصار تحقق ہوتا ہے۔ امام مالکؒ، امام
شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک حصار صرف دشمن سے متحقق ہوتا ہے مرض سے نہیں۔ مختصر (جس بندہ کو روکا گیا ہے) کے حق
میں اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ اس کے ذمہ اس حج اور عمرہ کی قضاء واجب ہے یا نہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک قضاء
واجب نہیں امام احمدؒ کی دوسری روایت اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے وجوب قضاء کا ذکر نہیں فرمایا
حنفیہ کے نزدیک مختصر اگر دم ذبح کر کے حلال ہو جائے تو اس پر قضاء واجب ہے۔ (۲) شرط کا مطلب یہ ہے کہ
تلبیہ کے ساتھ یوں کہے کہ جس مقام پر مجھے کوئی مرض یا عذر پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کا مجھے اختیار ہے بہت سارے ائمہ
کے نزدیک اشتراط کا اعتبار نہیں۔ حدیث باب کا جو ب یہ ہے کہ یہ حضرت ضبامہؒ کی خصوصیت تھی۔

۶۴۳: باب اسی سے متعلق

۶۴۳: بَابُ مِنْهُ

۹۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ
يُنْكَرُ الْأَشْرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ لَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ
نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۹: سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط
لگانے سے انکار کرتے تھے اور فرماتے کیا تمہارے لئے
تمہارے نبی ﷺ کی سنت کافی نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۴: باب طواف زیارت

۶۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرَاةِ

کے بعد کسی عورت کو حیض آ جانا

تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

۹۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
۹۳۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے

سامنے فرمایا گیا کہ صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا ہوئی۔ یعنی منیٰ میں قیام کے دنوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہمیں روکنے والی ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب کوئی بات نہیں (یعنی رکنے کی ضرورت نہیں) اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کے بعد حیض آ جائے تو وہ چلی جائے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی، اور احقر کا یہی قول ہے۔

۹۳۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کرے اسے آخر میں بیت اللہ کا طواف کر کے جانا چاہیے ہاں البتہ حائضہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) رخصت دی ہے۔ امام ابو حنیفہ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۶۴۵: باب حائضہ

کون کون سے افعال کر سکتی ہے

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حج کے موقع پر حائضہ ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ امام ابویوسفی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما مروی حدیث بیان کرتی ہیں کہ نفاس اور حیض وان عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے بیت اللہ کے

الْقَاسِمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيبٍ حَاصَتْ فِي أَيَّامٍ مَنَى فَقَالَ أَحَابِسْتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَقَاصَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذَا وَلِي الْبَابَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْءَ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْإِقَاصَةِ ثُمَّ حَاصَتْ فَإِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقُ.

۹۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ أَجْرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحَيْضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۶۴۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضَى الْحَائِضُ

مِنَ الْمَنَاسِكِ

۹۳۲: حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْهَافِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوُجْهِ أَيْضًا.

۹۳۳: حَدَّثَنَا رِيَادُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ نَا مَرْوَانَ بْنَ شُعَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرَمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان السُّفْسَاءِ وَ الْحَائِضِ تَغَسَّلُ وَ تَحْرُمُ وَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حواش کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

حلالہ لپاپ : اس پر اتفاق ہے کہ عورت کو اگر حیض آجائے تو اس سے طواف وداغ ساقط ہو جاتا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طواف زیارت ساقط نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کرنے سے پہلے حیض آنے لگا اب اس کو رک کر اپنے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا اور پکی کے بعد طواف زیارت لازم ہوگا اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

۶۳۶: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ حَجٍّ أَوْ اعْتَمَرَ ۶۳۶: باب جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے

فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے

۹۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ
عَنِ الْحَسَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مُغِيرَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عُمَرَو بْنِ أَوْسٍ عَنْ الْحَارِثِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَجَّ
هَذَا الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ
عُمَرُ خَرَرْتُ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ تُخْبِرُنَا بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي
حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ حَلَبِيَّتٌ غَرِيبٌ وَ
هَكَذَا زَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ مِثْلُ هَذَا
وَقَدْ خُولِفَ الْحَسَّاجُ فِي بَعْضِ هَذَا الْإِسْنَادِ.

حلالۃ الباب : طواف وداع کے بارہ میں ائمہ کے اقوال مختلف ہیں، اہل شافعی کے نزدیک واجب ہے، امام مالکؒ کا مسلک یہ کہ سنت ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آفاقی پختہ جب ہے مکی اور مینقانی وغیرہ پر نہیں

۶۳۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا
۹۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ طَوَافٍ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

۶۳۷: باب قارن صرف ایک طواف کرے
۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا۔ یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ
کیا اور دونوں کے لئے صرف ایک طواف کیا۔

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن سے اور اسی پر علماء

صحیہ وغیرہ میں سے بعض کا عمل ہے کہ قرن (یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے والے) ایک ہی طواف کرے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور احناف کا یہی قول ہے بعض صحیہ کرمؒ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے (یعنی صفاء و مردہ کے درمیان) ثوریؒ اور مال کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے حال ہونے کے لئے ایک طواف اور یک سعی ہی کافی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ دروردی اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرنے میں مفرد ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث ابن عمرؓ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں اور یہ صحیح ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْرَهُمُ قَالُوا الْقَارُونَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ السَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ سَعْدُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْرَهُمُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

۹۳۶: أَخَذْنَا خِلَافَ بْنِ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيِّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ مِنْهُمَا حَتَّى يَجْلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ تَقَرَّرَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلَى ذَلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَهُوَ أَصَحُّ

حُجَّاتُكُمْ لِبَابٍ: یہ مسئلہ بھی معرکہ الاراء مسائل میں سے ہے کہ حج قرآن کرنے والے کے ذمہ کتنے طواف ہیں؟ نمہ ثلاثہ کے نزدیک قرن پر کل تین طواف واجب ہیں۔ طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع۔ طواف عمرہ قرن (قرآن کرنے والے) کو مستقل نہیں کرنا پڑتا۔ حنفیہ کے نزدیک قارن پر کل چار طواف ہوتے ہیں۔ اول: طواف عمرہ جس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے۔ دوسرے طواف قدوم جو سنت ہے۔ تیسرے طواف زیارت جو رکن حج ہے اس کے بعد حج کی سعی بھی ہوتی ہے بشریکہ طواف قدوم کے ساتھ نہ کی ہو۔ چوتھے طواف وداع جو واجب ہے البتہ حائضہ وغیرہ پر ساقط ہو جاتا ہے۔ چار طوافوں میں حنفیہ کے نزدیک ایک طواف کرنے کی گنجائش ہے اور وہ اس طرح کہ طواف عمرہ ہی میں طواف قدوم کی نیت کر لے تو الگ طواف قدوم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور یہ یہاں ہی ہے جیسا کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنتوں یا فرائض میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لی جائے۔ حنفیہ کے درکل سنن دارقطنی میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عمر بن حصینؓ، حضرت ابن عمرؓ، کتاب الآثار میں حضرت علیؓ کا اثر مصنف بن ابی شیبہؒ میں حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کا فتویٰ حضرت حسن بن علیؓ کا فتویٰ، محمد بن حرمؒ میں حضرت حسین بن علیؓ کا فتویٰ موجود ہے۔ باقی حدیث باب میں جو حضرت جابرؓ سے روایت ہے اور اس کے علاوہ اس مضمون کی احادیث میں تاویل کی گئی ہے ان کا ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک مراد نہیں کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک طواف نہیں کیا بلکہ تین طواف کئے۔

۶۴۸: باب مہاجر حج

۶۴۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يَمُكَّتَ الْمُهَاجِرُ

کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے

بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

۹۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ۹۳۷: حضرت علاء بن حطرمی مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ مہاجر

حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند سے اسی طرح کئی راوی اسے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹: باب حج

اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

۹۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لے جاتے تو جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پڑھتے ”لا الہ الا اللہ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کے لئے پھرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ حج کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکروں کو اکیسے شکست دی) اس باب میں حضرت براءؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۰: باب محرم، جو احرام میں مرجائے

۹۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے پیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو اور اس کا سر مت ڈھانپو۔ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوریؒ،

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ يُعْنِي مَرْفُوعًا قَالَ يُمُكِّتُ الْمُهَاجِرُ نَعْدَ قِصَاءٍ نُسَكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا.

۶۴۹: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ

الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۹۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ ابْنِ إِهْرِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَفَلَ قَدْماً مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا تَكْبَرُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ابْنُ تَابُوتٍ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَحَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَاتِّسَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ

۹۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَبَسِلِرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُسْعَتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَهْلُ أَوْ يَلْبَسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ نَعَصُ اَهْلُ الْعِلْمِ شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُهُ وَ يُصْعُ بِهِ كَمَا يَصْعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔ محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے ہذا اس کے ساتھ بھی غیر محرم کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالضَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اضْمِدْهُمَا بِالضَّبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَاوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِبٌّ۔ حدیث باب ۱۱: امام احمد اور ظاہریہ کا استدلال ہے جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک موت سے محرم کا احرام ختم ہو جاتا ہے ان کی دلیل مسلم شریف کی روایت ہے اور مؤطا امام مالک کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کا بین حاسہ احرام میں وفات پا گیا تو ابن عمرؓ نے اس کے سر کو ڈھانپا اور چہرے کو بھی معصوم ہوا کہ اگر محرم حاسہ احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو حلال کے ساتھ کیا جاتا ہے چنانچہ اسے خوشبو لگانا اور اس کا سر دھونا جائز ہیں۔

۶۵۱: باب محرم اگر آنکھوں کی تکلیف

میں مبتلا ہو جائے تو صبر (ایلوے) کا لپ کرے۔ ۹۳۰۔ نبیہ بن وہب فرماتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھنے لگیں۔ انہوں نے ابن بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں) تو انہوں نے فرمایا اس پر صبر کا سیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صبر (ایلوے) کا سیپ کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے دو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

۶۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي

عَيْنُهُ فَيَضْمِدُهَا بِالضَّبْرِ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالضَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اضْمِدْهُمَا بِالضَّبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَاوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِبٌّ۔

۶۵۲: باب اگر محرم احرام کی

حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے

۹۳۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مکہ کرمہ داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہند کے نیچے آگ سگا رہے تھے اور جو مین گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ جو مین تمہیں ازیت دیتی ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ آپ صلی

۶۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ

رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَحَمِيدُ الْأَعْرَجِ وَغُنْدُ الْكُرَيْبِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدَبِ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقَدُ تَحْتَ قَدْرِ وَالْقَمْلُ يَنْتَهَأَتْ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَنْتَ ذِيكَ هُوَ أَمْلَكَ

لہذا یہ دسم نے فرمایا سرمنڈ و در یک فرق (تین صاع) کھان چھ مسکینوں کو کھل دو۔ یا پھر تین دن روزہ رکھو یا ایک جانور ذبح کرو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کرو۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر علماء صحابہ و تابعین کا عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہن لے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا۔ یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہوگا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۵۳: باب چرواہوں کو اجازت

ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں ۹۴۲: ابو اسد بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو ایک دن نکلیں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی رخصت دی۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ مالک بن انس بھی عبید اللہ بن ابوبکر سے اپنے والد سے اور ابو اسد بن عاصم بن عدی سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ مالک کی روایت صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت چرواہوں کو ایک دن نکلیں مارنے اور ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت دیتی ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۹۴۳: ابو اسد بن عاصم بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو مئی میں رات نہ رہنے کی اجازت دی۔ وہ اس طرح کہ قربانی کے دن نکلیں ماریں پھر دو دن کی رمی اکٹھی کر لیں۔ پھر ایک دن میں ان دونوں کی رمی کریں۔ امام مالک فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا دونوں دنوں کی رمی پہلے دن کرے اور پھر اسی دن رمی کے لئے آجائے جس دن وہاں سے کوچ کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی عبد اللہ بن ابوبکر سے مروی روایت سے صحیح ہے۔

هذه فقال نعم فقال اخلقوا واطعموا فرقا بين سنة مساكين والفرق ثلثة اصع او صنم ثلثة ايام وانسك بسنكة قال ابن ابي نجيح او اذبح شاة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي ﷺ وغيرهم ان المسحرم اذا خلق اوليس من الباب ما لا ينبغي له ان ينس في احرامه او تطيب فعليه الكفارة بمثل ما روى عن النبي ﷺ.

۶۵۳: باب ما جاء في الرخصة للرعاء

ان يرموا يوما ويدعوا يوما

۹۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيُنُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنٍ مُحَمَّدٍ بَنٍ عُمَرَوِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بَنٍ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ بَنٍ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَاةُ مَالِكٍ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بَنٍ عَاصِمٍ بَنٍ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّعَاءِ الْأَبْلَ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكُ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْأَوَّلُ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ الْفَرِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

باب : ۶۵۴

۹۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي نَاسِلِيمُ بْنُ خِيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَضْمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بَمَا أَهْلَلْتُ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ هَذَا لَأَهْلَلْتُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب : ۶۵۳

۹۴۳: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ حجۃ اودع کے موقع پر یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے۔ عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس ہدی (یعنی قربانی کا جانور) نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔ مام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب : ۶۵۵

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاسِلِيمُ بْنُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ. ۹۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِلِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَرَوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْفُوفًا أَصَحُّ عَنْ رَوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ مَرْفُوعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمُحْفَاطِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْفُوفًا.

باب : ۶۵۵

۹۴۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قربانی کا دن ہے (یعنی دس ذوالحجہ)۔

۹۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ حج کبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحاق کی مرفوع روایت سے صحیح ہے۔ کئی حفاظ حدیث ابوالحق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح موقوف روایت کرتے ہیں۔

باب : ۶۵۶

۹۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاجِمُ عَلَى الرُّكْعَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُزَاجِمُ عَلَى الرُّكْعَيْنِ رِجَالًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاجِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْتُ فَاتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَا

باب : ۶۵۶

۹۴۷: ابو عبیدہ بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں رکعتوں (حجر اسود اور رکن یمانی) پر ٹھہرا کرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن آپ دونوں رکعتوں پر ٹھہرتے ہیں جب کہ میں نے کسی صحابی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں کیوں نہ ٹھہروں میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ ان کو چھوٹے سے گن ہوں کا کفارہ دیا ہوتا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور

اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل (اجر) ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حماد بن زید بھی عطاء بن سائب سے وہ عبید بن عمیر سے اور وہ ابن عمر سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن ابن عبید کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب : ۶۵۷

۹۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہی کی طرح ہے۔ سن لو تم اس میں گفتگو کر لیتے ہو لہذا جو اس میں بات کرے وہ نیکی کی ہی بات کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن طاؤس وغیرہ طاؤس سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث موثوقاً روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو عطاء بن سائب کی روایت کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ طواف میں باتیں نہ کرنا مستحب ہے لیکن ضرورت کے وقت یا ہم کی باتیں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی اجازت ہے۔

باب : ۶۵۸

۹۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوا، اس کے متعلق گواہی دے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۹۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں بغیر خوشبو زیور کا تیل استعمال کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں مقت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس

يَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبُوْعًا فَا حِصَاةُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْعُقُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا خَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَ كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ رَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ ابْنِ عَمْرِو نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب : ۶۵۷

۹۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْثُوقًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ مِنَ الْعِلْمِ.

باب : ۶۵۸

۹۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهِ لَيُعَذِّبَنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَهَ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يُنْطَلِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۹۵۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ كَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَنُ بِالزَّيْتِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقْتَتِ قَالَ أَبُو عِيسَى مُقْتَتٌ مُطَيَّبٌ

حدیث کو فرقہ سبخی کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سید نے فرقہ سبخی میں کلام کیا ہے لیکن لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

باب : ۶۵۹

۹۵۱: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ زمرم کا پانی اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے لے جایا کرتے تھے۔ ابو یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب : ۶۶۰

۹۵۲: عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے ایسی حدیث سنا کیں جو آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی میں۔ میں نے کہا جس دن آپ ﷺ روانہ ہوئے اس دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا وادی النخیل میں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں (یعنی تم وہاں نماز پڑھا کرو جہاں تمہارے حج کے امیر نماز پڑھیں)

ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث فرقہ السبخی عن سعید بن جبیر وقد تکلّم یحیی بن سعید فی فرقہ السبخی وروی عنه الناس۔

باب : ۶۵۹

۹۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ بَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءٍ زَمْرَمَ وَ تَحْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب : ۶۶۰

۹۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَابِطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّنِي صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ الثَّرْوَةِ قَالَ بِمَنْى قَالَ قُلْتُ فَأَنَّنِي صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بَالَا بَطْحَ لَمْ قَالَ أَعْمَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ الْأَزْرَقِيِّ عَنِ الْفَوْرِجِيِّ۔

خلاصہ لاپی اب : یہاں دو مسئلے زیر بحث آتے ہیں مسئلہ: منیٰ (منیٰ کی راتیں) میں رات گزارنا: امام ابو حنیفہؒ امام احمدؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک (رات منیٰ میں گزارنا) واجب ہے پھر اگر حاجی مہیت (منیٰ کی راتوں میں مقدم منیٰ میں رات نہ گزارے) ترک کر دے۔ امام مالکؒ کے نزدیک ایک رات ترک (چھوڑے) کرونے تو ایک بکری دینا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ایک رات کے بدلہ میں ایک درہم واجب ہے دو راتوں کے دو درہم۔ البتہ تینوں راتوں کے ترک کی صورت میں امام مالکؒ کی طرح دم واجب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مہیت کو ترک یعنی رات منیٰ میں نہ گزارے) کرنا مکروہ ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ مسئلہ ۲: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک رُعة یعنی چرواہے قسم کے لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ دودن کی رمی یعنی نکلگیاں مارنے کے عمل کو اکٹھا کر کے ایک دن کر لیں، اس صورت میں ان حضرات کے نزدیک کسی قسم کا جزاء اور فدیہ بھی واجب نہیں۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف اونٹ چراناکافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اونٹوں کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں دودن کی رمی کو جمع

کر سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ دسویں تاریخ میں حجرہ عقبہ کی رمی کر کے وہ چلا جائے اور گیارہ ذی الحجہ میں رات کے آخری حصہ میں آئے اور طلوع صبح صادق سے پہلے گیارہویں کی رمی کر لے اور طلوع صبح صادق کے بعد بارہویں تاریخ کی رمی کر لے اس کو جمع تاخیر صوری کہتے ہیں۔ اس صورت میں حدیث باب امام صاحب کے مسلک کے خلاف نہیں (۲) مبہم نیت کے ساتھ احرام باندھنا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے پھر احناف کے نزدیک نیت مبہم کی صورت میں افعال حج یا افعال عمرہ کی ادائیگی سے قبل اس احرام کو حج یا عمرہ کے واسطے معین کرنا ضروری ہوگا۔ تفصیل کے لئے علماء سے رجوع کیا جائے۔ (۳) سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ حج کے پانچوں دن یوم الحج الاکبر کا مصداق ہیں جن میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) یوم الآخر دونوں داخل ہیں حدیث باب لفظ یوم کو مفردانہ کا تعلق ہے یہ عرب کے محاورہ کے مطابق ہے اس لئے کہ بسا اوقات لفظ ”یوم“ بول کر مطلق زمانہ یا چند ایام مراد ہوتے ہیں جیسے غزوہ بدر کے چند ایام کو قرآن کریم نے ”یوم الفرقان“ کے مفرد نام سے تعبیر کیا ہے بہر حال عامۃ الناس میں جو یہ مشہور ہے کہ جس سال عرفہ کے دن جمعہ ہو صرف وہی حج اکبر ہے قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ہر سال کا حج حج اکبر ہی ہے (۴) کسی طواف کرنے والے کو تکلیف پہنچا کر استلام حجر اسود جائز نہیں چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اے عمرؓ طواف کرتے وقت کسی کو ایذا نہ دینا کیونکہ تم بہت قوی آدمی ہو حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے کسی کے ساتھ مزاحمت کر کے استلام نہ کرتا تو حدیث باب میں ابن عمرؓ کا زحام بھی اسی پر محمول ہے کہ وہ بغیر ایذا کے ہوتا اگرچہ استلام حجر کی سنت پوری کرنے کا وہ نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ (۵) حالت احرام میں ایسا تیل جو خود خوشبو ہو یا اس میں خوشبو ملی ہوئی ہو، دوا کے طور پر درست ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عام تیل کا استعمال حالت احرام میں دم (قربانی) کو واجب کرتا ہے (دم دینا واجب ہے) امام صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ حج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا انشقت الفضل اصل حاجی وہ ہے جو پرانگندہ پال اور میلا پھیلا ہو اور تیل لگانا پرانگندگی کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک سر اور داڑھی میں لگانے سے دم واجب ہے ان کے علاوہ جسم پر استعمال کرنا درست ہے۔ حدیث باب کوشافعیہ سر اور داڑھی کے علاوہ پر محمول کرتے ہیں اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا دار و مدار فقہ السنیؒ پر ہے جو کہ ضعیف ہے یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام سے پہلے تیل لگایا ہو جس کے اثرات باقی رہ گئے ہوں۔ واللہ اعلم (۶) اس روایت میں ماء زم زم کو دوسرے علاقوں میں لے جانے کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ سنت ہونا معلوم ہوتا ہے زمزم کی فضیلت متعدد روایات سے ثابت ہے معجم طہران کبیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں روئے زمین پر بہترین پانی زمزم ہے اس میں غذائیت بھی اور بیماریوں کی شفا بھی موجود ہے زمزم پینے کے آداب میں سے یہ ہے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پئے اور ہر دفعہ کے شروع میں بسم اللہ کہے اور سانس لینے پر الحمد للہ کہے اور زمزم خوب پیٹ بھر کر پئے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَيِّتَ (جَنَازَةٍ) كَ الْأَبْوَابِ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۶۶۱: بَابُ بيماری کا ثواب

۹۵۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کو کوئی کائنات نہیں چھتا یا اسے بڑی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا۔ اور اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، ابو ہریرہ، ابوامامہ، ابوسعید، انس، عبداللہ بن عمرو، اسد بن کرز، جابر، عبدالرحمن بن ازہر اور ابوموسیٰ سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۹۵۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ اگر کوئی پریشانی بھی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے (مؤمن) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے کعب کا قول نقل کیا کہ نبیوں نے فرمایا میں نے اس روایت کے علاوہ کسی روایت میں نہیں سنا کہ پریشانی یا فکر سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عطاء بن یسار سے اور وہ ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۶۶۳: بَابُ مريض کی عیادت

۹۵۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

۶۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ

۹۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ لَمَّا فُرِقَ هَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَأَبِي غَبِيْثَةَ بْنِ الْحَرَّاحِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسَدِ بْنِ كُرَيْزٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَابِئِي عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى يَهْتُمَّ بِهِمُ اللَّهُ لَا يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهُ يَكُونُ كَفَّارَةً إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۹۵۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ نَائِرِندُ بْنُ زُرَيْعٍ

فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اتنی دیر جنت میں میوے چننا رہتا ہے۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ابوموسیٰؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور جاہلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصمؓ احول یہ حدیث ابوقلابہؓ سے وہ ابوالاحعث سے وہ ابواسماءؓ سے وہ ثوبانؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں جو یہ حدیث ابوالاحعث سے اور وہ ابواسماءؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوقلابہؓ کی احادیث (براہ راست) ابواسماءؓ سے مروی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہؓ نے بواسطہ ابوالاحعثؓ، ابواسماءؓ سے روایت کی ہے۔

۹۵۶: ہم سے روایت کی محمد بن وزیر واسطیؒ نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصمؓ احول سے انہوں نے ابوقلابہؓ سے انہوں نے ابوالاحعثؓ سے انہوں نے ابواسماءؓ سے انہوں نے ثوبانؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ”فَبَلَّ مَاخُورَةُ الْجَنَّةِ... خُورَةُ جَنَّتِ كَمَا هِيَ؟ فَرَمَايَا اس (جنت) کے پھل۔“

۹۵۷: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضمیؒ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوبؓ سے انہوں نے ابوقلابہؓ سے انہوں نے اسماءؓ سے انہوں نے ثوبانؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے خاند کی حدیث کی مثل اور اس میں ابوالاحعثؓ کا ذکر نہیں کیا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن زید سے بھی غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۹۵۸: ثوریاؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چو حسینؓ کی عیادت کے لئے چلیں ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰؓ کو پایا تو حضرت علیؓ نے پوچھا اے ابوموسیٰؓ بیمار پرسی کے لئے آئے ہو یا ملاقات کے لئے؟ عیادت

نَاخَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُورَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَانْسٍ وَجَاهِلٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى أَبُو غِفَارٍ وَعَاصِمُ الْأَحْوَلِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ أَبِي قِلَابَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ فَهُوَ عِنْدِي عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.

۹۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ نَائِبُ ابْنِ هَارُونَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قِيلَ مَاخُورَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا.

۹۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَاخَالِدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْأَشْعَثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاخَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحُسَيْنِ نَعُوذُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيٌّ أَعَابِدُ اجْنُ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرُ فَقَالَ لَا بَلْ

کے لئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی مسکن کسی مسکن کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ حضرت علیؑ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض راوی یہ حدیث موقوف روایت کرتے ہیں۔ ابوفختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

۶۶۳: باب موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۹۵۹: حضرت حارث بن مضربؓ سے روایت ہے کہ میں خباب کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوا دیا۔ وہ فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اتنی تکلیف اٹھائی ہو جتنی میں نے اٹھائی ہے۔ میرے پاس نبی کرم ﷺ کے زمانے میں ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ و جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث خباب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے باعث جو سے پٹائی ہو، موت کی تمنا نہ کرے بلکہ یہ کہے "اللھم اخیئی... خیراً لّی"۔ (ترجمہ)۔ اے اللہ اگر میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور اگر موت بہتر ہو تو موت دے دے

۹۶۰: علی بن حجر، اسمعیل بن ابراہیم سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالکؓ اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عائِذَا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا عُذْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَسَّى وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةُ الْأَصْلَى عَلَيْهِ سَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَاسْمُ أَبِي فَاخِئَةَ سَعِيدِ بْنِ عِلَاقَةَ.

۶۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيِ لِمَوْتٍ ۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِئُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اُكْتُوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقَيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ زَوْهَمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَاحِيَةِ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ يُتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَيْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَبَّابٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ لِيُصْرَ نَزَلَ بِهِ وَلِيَقْلِي اللَّهُمَّ اأَخِيئِي مَا كَانَتْ الْحَيَوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۹۶۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ نَاعِدُ الْعَرِيزِيِّنْ صَهْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۶۴: باب مریض کے لئے تعویذ

۹۶۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نبی اکرمؑ کے پاس آئے اور فرمایا اے محمد ﷺ کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبرائیل نے کہا ”بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“ .. (ترجمہ میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی برائی سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

۹۶۲: حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا اے ابوہریرہ میں بیمار ہوں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہؐ کی دعا سے نہ جھڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت انسؓ نے یہ پڑھا ”اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ“ .. (ترجمہ اے اللہ لوگوں کے پالنے والے اے تکلیفوں کو دور کرنے والے شفا عطا فرما۔ کیونکہ میرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے ابوہریرہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ عبدالعزیز کی ابوہریرہ سے بحوالہ ابوسعید مروی حدیث زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انسؓ سے مروی حدیث؟ ابوہریرہ نے کہا دونوں صحیح ہیں۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اپنے والد سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ ابوہریرہ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے روایت کرے ہیں۔ عبدالعزیز بن صہیب، انسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

حَالُ الْإِسْمَةِ الْإِسْمِ لَا يَبِي : موت کی تمنا اگر دنیوی نقصان کی وجہ سے ہو تو جائز نہیں اگر خردی ضرر کی وجہ سے ہو مثلاً اس کو اپنے ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو تمہنی موت میں کوئی حرج نہیں بلکہ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ مندوب ہے۔

۶۶۵: باب وصیت کی ترغیب

۹۶۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۶۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْوِذِ لِلْمَرِيضِ

۹۶۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّرَافُ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اسْتَغْنِيكَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ وَاللَّهُ بِشَفِيْكَ.

۹۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتُ يَا أَبَا حَمْرَةَ اسْتَغْنِيكَ فَقَالَ أَنَسٌ أَفَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ لَهُ رَوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيحٌ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ.

۶۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَتِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۹۶۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ

نُمِرْنَا عِنْدَ اللَّهِ بَنُو عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أُنُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے لیکن وہ وصیت کتابت کی صورت میں اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ أُنُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . (۱) حدیث کا مطلب ہے یہ کہ جس شخص کے پاس کوئی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی قرض ہو یا حق واجب ہو خواہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو یا حقوق العباد میں سے ہو یا وارث کا کوئی حق ہو یا غیر وارث کا تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اس کے بارے میں وصیت کرے اگر کسی قسم کا کوئی حق اس کے ذمہ نہ ہو تو وصیت واجب نہیں (۲) حدیث باب میں والثلث کثیر (یعنی تہائی زیادہ ہے) کے تین مطلب ہو سکتے ہیں (۱) ثلث ۱/۳ اوصیت کا وہ انتہائی درجہ ہے جو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے کم کیا جائے (۲) تہائی کی وصیت بھی اکمل ہے یعنی اس کا اجر و ثواب زیادہ ہے (۳) تہائی بھی کثیر ہے قلیل نہیں ہے۔ حنفیہ نے پہلے مطلب کو ترجیح دی ہے اس کی تائید حضرت ابن عباس کی روایت سے ہوتی ہے (۳) جب کسی پر موت کے اثرات ظاہر ہونے لگیں تو اس کو کلمہ شہادت کی تلقین کریں۔ مستحب ہے جس کی صورت یہ ہوگی کہ اس کے پاس موجود لوگ بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں اس کو پڑھنے کا حکم نہ دیا جائے اس لئے کہ وہ بڑے کھن لحات ہوتے ہیں حکم دینے کی صورت میں نہ جانے اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ (۴) اس حدیث کا بعض روایات کے ساتھ تعارض معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن کی روح بہت آسانی سے نکل جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مؤمن مرض کی شدت میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن اس کی روح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی مرض کی شدت تھی نہ کہ موت کی سختی۔ واللہ اعلم۔ (۵) المؤمن یموت بعرق الجبین کے مطلب میں علماء کے کئی اقوال ہیں (۱) عرق جبین کنایہ ہے اس مشقت سے جو مؤمن طلب رزق حلال کے لئے اٹھاتا ہے اور روایت کا مطلب یہ کہ مؤمن زندگی بھر رزق حلال کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آ جاتی ہے (۲) موت کے وقت اپنی سیئات اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اکرام دیکھ کر جو بندہ پرندامت کی کیفیت طاری ہوتی ہے اس کی وجہ سے اسے پسینہ آ جاتا ہے (۳) مؤمن بندہ کی سیئات کو ختم کرنے یا اس کے درجات کو بلند کرنے کے لئے اس کے ساتھ قبض روح میں سختی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ (۴) پیشانی پر پسینہ مؤمن نہ موت کی علامت ہے اگرچہ اس کی وجہ سے عقل سے نہ سمجھی جاسکے۔ (۵) امام غزالی فرماتے ہیں کہ موت کے قریب امید کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے خوف کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس شہوت کی آگ بجھ جاتی ہے اور دل سے دنیا کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

۶۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ ۶۶۶: باب تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

۹۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ فَلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُمْ فَلْتُ بِمَا لِي كَلْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لَوْلَدِكَ قَالَ هُمْ

۹۶۴: حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کیا تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ کتنے مال کی۔ میں نے کہا اللہ کی راہ میں پورے مال کی۔ فرمایا: اپنی اولاد کے لئے۔ کیا چھوڑا۔ عرض کیا

أَعْيَاءَ سَحِيرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعَشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثَّلَاثِ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ كَثِيرٌ وَرَوَى كَثِيرٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَزُولُ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِالثَّلَاثِ وَالثَّلَاثُ وَاسْتَحِبُّوا أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمْسَ ذُوْنَ الرُّبْعِ وَالرُّبْعَ ذُوْنَ الثَّلَاثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثَّلَاثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوزُ لَهُ إِلَّا الثَّلَاثُ.

وہ سب مالدار ہیں۔ فرمایا اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرو حضرت سعد کہتے ہیں کہ میں متواتر کم سمجھتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال کی وصیت کرو اور تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی حصے سے بھی کچھ کم میں وصیت کریں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی فرماتے ہیں کہ حدیث سعد حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔ پھر کئی سندوں میں ”کبیر“ اور کئی سندوں میں ”کثیر“ کا لفظ آیا ہے۔ ابراہیم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اہل علم مال کے پانچویں یا چوتھے حصے کی وصیت کو تہائی حصے کی وصیت سے مستحب سمجھتے ہیں۔ جس نے تہائی حصے کی وصیت کی گویا کہ اس نے کچھ نہیں چھوڑا اور اس کو تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

۶۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ

عِنْدَ الْمَوْتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ

۹۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَابِشُرْبِينَ الْمُفْضِلُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمِّ سَلَمَةَ وَغَالِشَةَ وَجَاهِرٍ وَسُعْدَى السُّمَرِيَّةِ وَهِيَ امْرَأَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا حَيًّا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَمَا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ

۶۶۷: بَابُ حَالَتِ نَزْعٍ فِي مَرِيضٍ كَوَلِّقِينَ

اور دعا کرنا

۹۶۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، عائشہ رضی اللہ عنہا، جابر رضی اللہ عنہ، ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے۔ سعدی مرہ، طحہ بن عبید اللہ کی بیوی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابوسعید غریب حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی دعا کرو۔ اس سے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں اور سہ فرماتی ہیں کہ جب ابوسعید کا انتقال ہوا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا

اے اللہ کے رسول ﷺ ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعویٰ پڑھو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ... حَسَنَةً (ترجمہ اے اللہ مجھے بھی اور اس کو بھی بخش دے اور اس کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر عطا فرما۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر شوہر دے دیا (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں شقیق۔ شقیق بن سلمہ ابووائل اسدی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ام سلمہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ موت کے وقت مریض کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں جب قریب المرگ آدمی ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو بار بار اسے اس کی تلقین نہ کی جائے۔ ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں بار بار کلمہ طیبہ کی تلقین کرنے لگا۔ ابن مبارک نے فرمایا کہ جب میں نے ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی آخری بات 'لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۶۶۸: باب موت کی سختی

۹۶۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اقدس پر ملتے پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسُكْرَاتِ الْمَوْتِ (ترجمہ اے اللہ موت کی غمخیزوں اور تکلیفوں پر میری مدد فرما)۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۹۶۸: حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر موت کی شدت دیکھنے کے بعد

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ اَبَاسَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُولِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَاَغْفِبْنِيْ مِنْهُ غَفِيْبِيْ حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَغْفِبْنِيْ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَاَيْلِ الْاَسَدِيْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُلْقَنَ الْمَرِيْضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذَلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُلْقَنَ وَلَا يُكْتَرُ عَلَيْهِ فِيْ هَذَا وَرَوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلْقِنُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاكْتَفَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتَ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰی ذَلِكَ مَا لَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۶۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۹۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسٰى بْنِ سَرْجَسٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدْ ذُخِ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدُهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسُكْرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۹۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَارِيُّ مَبْنِيٌّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ

میں کسی کی آسانی سے موت کی تمنا نہیں کرتی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبد الرحمن بن علاء کون ہیں؟ فرمانے لگے علاء بن الجلاح کے بیٹے ہیں۔ میں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتا۔

باب: ۶۶۹

۹۶۹: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ قتادہ کے عبداللہ بن بریدہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

باب: ۶۷۰

۹۷۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک جوان شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم میں اللہ کی رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس موقع پر (یعنی موت کے وقت) اگر مؤمن کے دل میں یہ دونوں چیزیں امید اور خوف جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید کے مطابق عطا کرتا ہے اور اسے اس چیز سے دور کر دیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ثابت سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۱: باب کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے

۹۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مر جاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ سنی ہے۔ میں

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْبَطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَسَأَلْتُ أَنَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ اللَّجْلَاحِ وَإِنَّمَا أَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

باب: ۶۶۹

۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَائِمِي بَنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بَنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقٍ الْحَبِيبِ وَلَيْلَى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ بِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرِيدَةَ .

باب: ۶۷۰

۹۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَاسِيَارُ ابْنِ حَاتِمٍ نَاجِعُفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ وَ اللَّهُ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَأَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا .

۶۷۱: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

۹۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ ابْنُ بَكْرٍ نَحْنُ خُنَيْسٍ نَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی خبر کو مشہور کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۷۲ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی سے بچو کیونکہ یہ جہت کے کاموں میں سے ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کسی کی موت کا اعلان کرنا ہے (یعنی نذر شخص مر گیا) اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۳: عبد اللہ رضی اللہ عنہ اسی کے مثل غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس روایت میں ”النَّعْيُ اِذَا نَ بِالْمَيِّتِ“ کے الفاظ بیان نہیں کرتے۔ یہ حدیث عنہ کی بوجزہ سے مروی حدیث سے اصح ہے۔ بوجزہ کا نام میمون اعر ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ بعض علماء نعی (موت کی تشبیر) کو مکروہ کہتے ہیں انکے نزدیک نعی کا مطب یہ ہے کہ کسی کی موت کا اعلان کیا جائے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی کہتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۹۷۴: باب صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو ۹۷۴: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو (یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے) امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۹۷۵ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے

يَخِي الْعَنْسَى عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلَا تُؤَدُّنِي اِحْذَا فَاِنِّي اَحَافُ اَنْ يَكُوْنَ نَعْيَا وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاحِكًا ابْنُ سَلَمٍ وَهَارُوْنَ بْنُ الْمَغِيْرَةِ عَنْ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالنَّعْيُ اِذَا نَ بِالْمَيِّتِ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ حَذِيفَةَ.

۹۷۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَاعِبُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلَيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ اِذَا نَ بِالْمَيِّتِ وَهَذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ وَاَبُو حُمْزَةَ هُوَ مَيْمُونُ الْاَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيَّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُو عِيْسَى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَ هُمْ اَنْ يُسَادِيَ فِي النَّاسِ اَنْ فَلَا تَاْمَاتَ لَيْسَ هَذَا حَسَنًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ بِاَنْ يُعْلَمَ الرَّجُلُ قَرَابَتُهُ وَاُخْوَانُهُ وَرَوَى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِاَنْ يُعْلَمَ الرَّجُلُ قَرَابَتُهُ.

۹۷۴: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولَى ۹۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ لَيْثٍ عَنْ يَرْبُودِ بْنِ اَسِيٍّ حَنِيفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَابِرٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولَى قَالَ اَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِرٍ نَاعِبُ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے نازل ہوتے ہی ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۳: باب میت کو بوسہ دینا

۹۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کا بوسہ لیا۔ اس وقت آپ ﷺ رورہے تھے یا فرمایا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ سب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۶۷۴: باب میت کو غسل دینا

۹۷۷: حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صہ جزادی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ، تین یا پانچ یا ضرورت سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اور غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو اور آخری مرتبہ اس میں کافور ڈال دو یا فرمایا تھوڑا کافور ڈال دو۔ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (ام عطیہؓ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خبر دی تو آپؐ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال کر فرمایا اسے اس کا شعر بناؤ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہم شیم کہتے ہیں دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام بھی انہی میں سے ہیں۔ ام عطیہؓ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔ ہم شیم کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں پیچھے کی طرف ڈال دیں۔ ہم شیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حصہ اور محمد، ام عطیہؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کریں (یعنی غسل) اس باب میں حضرت ام سلمہؓ

شُعْبَةُ عَنْ تَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ .

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ عُيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۶۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ .

۹۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمٌ نَا خَالِدٌ وَمَنْصُورٌ وَهَشَامٌ قَالُوا خَالِدٌ وَهَشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تَوَقَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَجْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعُرْنَاهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ هَؤُلَاءِ وَلَا أَذْرِي وَلَعَلَّ هَشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَ قُرُونٍ قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَأَنَّ بِمِائِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى

سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ م عطیہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ غسل میت غسل جنابت ہی کی طرح ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد ورنہ ہی اس کی کوئی خاص کیفیت ہے بلکہ مقصد یہی ہے کہ میت پاک ہو جائے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ امام مالک کا قول مجس ہے کہ میت کو نہل یا اور صاف کیا جائے خاص پانی یا کسی چیز کی مداوت والے پانی سے میت کو صاف کیا جائے۔ تب بھی کافی ہے لیکن تین مرتبہ یا اس سے زائد غسل دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ تین سے کم نہ کیا جائے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تین پیاچ بار غسل دو۔ اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ کہ نبی کرم ﷺ کے اس حکم سے مراد پاک و صاف کرنا ہے۔ خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تندہ و مقرر نہیں، فقہاء کرم نے یہی فرمایا ہے ورنہ حدیث کے معانی کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ امام احمد اور حنن کا قول یہ ہے کہ میت کو پانی اور بیری کے چوں سے غسل دیا جائے ورنہ آخر میں کافور بھی ساتھ ملایا جائے۔

۶۷۵: باب میت کو مشک لگانا

۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے استعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

۹۷۹: روایت کی ہم سے خود بن غیر بن نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کے مثلاً۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور حنن کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن

حدیث اُم عطیہ حدیث حسن صحیح والعمل عیسیٰ ہذا عند اہل العلم وقد روى عن ابراهيم النخعي انه قال قال غسل الميت كما لغسل من الجنابة وقال مالك بن انس ليس لغسل الميت عذنا حد مؤقت وليس لذلك صفة معلومة ولكن يظهر قال الشافعي انما قال مالك قولاً مجتملاً يغسل وينقى واذا انقضى الميت بماء قراح او ماء غيره اجزاً ذلك من غسله ولكن احب الي ان يغسل ثلثاً فصاً عدا لا ينقص من ثلث لئلا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلنها ثلثاً او خمساً وان انقروا هي اقل من ثلث مرات اجزاً ولا يروى ان قول النبي صلى الله عليه وسلم انما هو على معنى الا نقاء ثلثاً او خمساً ولم يؤقت وكذلك قال الفقهاء وهم اعلو بمعاني الحديث بماء وسدر ويكون في الاجرة شيء من الكافور.

۹۷۶: باب ما جاء في المسك للميت

۹۷۸: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَابِئُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ أَطْيَبُ طِبِّكُمْ.

۹۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَابِئُ دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِحُوءِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ ابْنُ الرِّيَّانِ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

ریان نے بھی انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے ہی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعد کے نزدیک سترم بن ریان اور خلید بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

۶۷۶: باب میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو غسل دینے والے کو غسل کرنا چاہیے اور میت کو اٹھانے والے کو وضو کرنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عیسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ ام ہام یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ان سے موقوفہ بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کے نزدیک میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم ہے اور بعض کے نزدیک وضو کر لینا کافی ہے۔ ام ہام مالک فرماتے ہیں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ ام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ ام احمد فرماتے ہیں کہ جو میت کو غسل دے میرے خیال میں اس پر غسل واجب نہیں۔ جب کہ وضو کی روایت بہت کم ہیں۔ صحیح کہتے ہیں کہ وضو کرنا ضروری ہے۔ عبد اللہ بن مبارک سے مروی کہ غسل میت کے بعد نہانا یا غسل کرنا ضروری نہیں۔

باب کفن کس طرح دینا مستحب ہے

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کر دیکھو کہ یہ تہرے کپڑوں میں سے بہترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ اس باب میں سہ، ۴، ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ہام یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ بن مبارک کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ (یعنی مرنے والے)

سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غمی قال یحییٰ بن سعید المستمربین الریان ثقہ وحید بن جعفر ثقہ

۶۷۶: باب مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ نَاعِبُ الدُّعْرَيْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَلَ الْغُسْلَ وَمِنْ حَمَلِهِ الْوُضُوءَ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُغَسَّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا غُسِّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ اسْتَحَبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا أَرَى ذَلِكَ وَاجِبًا وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا أَرْجُو أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْوُضُوءُ فَقَالَ مَا قِيلَ فِيهِ وَقَالَ إِسْحَاقُ لَا بُدَّ مِنَ الْوُضُوءِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ.

۶۷۷: باب مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

۹۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَبْرَةَ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّوَابُ مِنْ تِبَاسِكُمْ الْيَاسُضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكْفَرَ فِي تَيَابِهِ إِلَيَّ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكْفَرَ فِيهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفْرِ۔

نماز پڑھتے تھے ان ہی میں اسے کفن دیا جائے۔ امام احمد اور اسحق فرماتے ہیں کہ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا مجھے پسند ہے اور اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

بَابُ ۶۷۸

باب ۶۷۸

۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَأَعْمَرُ بْنُ يُونُسَ نَاعِكَرْمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ وَفِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ فِي قَوْلِهِ وَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ۔

۹۸۲: حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے فوت ہو جانے والے بھائی کا ولی ہو تو اسے بہترین کفن دے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں سلام بن مطیع نے اس روایت کے بارے میں ”کہ تمہیں اپنے (مردہ) بھائی کا اچھا کفن دینا چاہیے“ وہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صاف اور سفید کپڑوں کا کفن دیا جائے نہ کہ قیمتی کپڑے کا۔

خلاصہ باب ۶۷۸: ”نعمی“ نعت میں موت کی خبر کو کہتے ہیں یہاں اس سے نعمی الجاہلیہ مراد ہے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ عرب میں جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا یا قتل کر دیا جاتا تو کسی آدمی کو گھوڑے پر سو رکر کے مختلف قبائل کی طرف بھیجتے تھے جو روتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ فلاں کی موت کی خبر کو ظاہر کرو۔ جن روایات میں نعمی (موت کی خبر دینا) کی مراد نعت آئی ہے وہ مذکورہ نعمی جاہلیت پر ہی محمول ہے۔ واللہ اعلم۔ (۲) یعنی صبر کی اصل فضیلت صدقہ کے شروع کے وقت ہے اس لئے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو صبر آہی جاتا ہے اس کا اعتبار نہیں۔ صبر کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک رضا بقضاء دوسرے اختیار یا چیخنے چلانے سے بچنا۔ رضا بالقضاء کا طریقہ یہ ہے کہ غور کرے کہ اللہ تعالیٰ حکم بھی ہیں اور حکیم بھی ان کے حکم ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرمایا اس کا انہیں کلی اختیار ہے اور اس کے نتیجے میں ہمیں اس صدمہ کا سامنا کرنا پڑا وہ اگرچہ ہمارے لئے بظاہر ناگوار ہے لیکن ان کی حکمت کے بمقتضی اس میں یقیناً ہماری خیر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ (۳) حضور اقدس ﷺ کی کون سی صاحبزادی مرد ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت رقیہؓ مراد ہیں جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ام کلثومؓ مراد ہیں لیکن ریحیہ ہے کہ حضرت ابو عاصمؓ بن اربیعؓ کی اہلیہ حضرت زینبؓ مراد ہیں جو نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں سے سب سے بڑی ہیں۔ میت کو ایک دفعہ غسل دینا فرض کفایہ ہے اگرچہ وہ ظاہر پاک صاف ہو اور تین مرتبہ پانی بہانا مسنون ہے (۴) صدر اول کے بعد اس پر اجماع منعقد ہو گیا کہ غسل میت یعنی میت کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ جنازہ اٹھانے سے وضو واجب ہوتا ہے اسکی دلیل یہی تشریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔ دوسری دلیل مصنف بن ابی شیبہؓ میں حضرت بن عمرؓ کی روایت ہے کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل رونا واجب نہیں۔

۶۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمِّ كُفِّنَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ هِشَامٍ
ابْنِ غُرُوَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ يَمَانِيَّةٍ
لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فذَكَرُوا الْبَعَائِشَةَ
قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ جَبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أَتَى بِالْبُرْدِ
وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يَكْفِنُوهُ فِيهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ نَابِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ زَائِدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حُمُرَةً بَنَى
عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فِي نِيزَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي عِيْسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو
عِيْسَى حَدِيثٌ غَائِبٌ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي
كُفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ
وَحَدِيثٌ غَائِبٌ أَصَحُّ الْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَ فِي
كُفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْفَنُ الرَّجُلُ فِي
ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ إِنْ شُئْتُ فِي قَمِيصٍ وَلِفَافَتَيْنِ وَإِنْ شُئْتُ
فِي ثَلَاثِ لِفَافَتٍ وَيُجْزَى ثَوْبٌ وَاحِدٌ إِنْ لَمْ يَجِدُوا
ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزَيَانِ وَالثَّلَاثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا أَحَبُّ
إِلَيْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالُوا كُفِّنَ
الْمَرْءُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

۶۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا

۶۷۹: بَابُ نَبِيِّ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُفْنِ فِي كَمِّ كُفِّنَ تَحْتَهُ

۹۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ کا کفن مبارک تین سفید یعنی کپڑوں پر مشتمل تھا۔ ان
میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔ حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا گیا کہ
لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے کفن میں دو کپڑے اور ایک
حبر (تیل بوئے والی چادر) تھی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا
چادر لی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفن نہیں
دیا گیا۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عبد المطلب کو ایک
چادر یعنی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا۔ اس باب میں حضرت
علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن مغفل
رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام
ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح
حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن
مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام
روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح
ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل
ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن
دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے۔ اگر چہ ہے تو تین لفافوں
میں ہی کفن دے دے۔ پھر اگر تین کپڑے نہ ہوں تو دو اور
دو بھی نہ ہوں تو ایک سے بھی کفن دیا جاسکتا ہے۔ امام شافعیؒ
احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت
کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

۶۸۰: بَابُ أَهْلِ مَيِّتٍ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ

۹۸۵: حضرت عبد اللہ بن جعفرؒ سے روایت ہے جب حضرت

جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جعفرؓ کے گھروالوں کے لیے کھان پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے وحش نے (کھان پکانے) سے روک رکھا ہے۔ امام ابو یوسف ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھروالوں کے پاس کوئی نہ کوئی چیز بھیج جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ جعفر بن خالد سارہ کے بیٹے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ ان سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱: باب مصیبت کے وقت

چہرہ پیٹنا اور گریبان پھڑنا منع ہے

۹۸۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رخصتوں کو پیٹے، گریبان چاک کرے یا زمانہ جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی ناشکری کی باتیں کرے) اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۲: باب نوحہ حرام ہے

۹۸۷: حضرت علی بن ربیعہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص قرظہ بن کعب فوت ہو گئے تو لوگ اس پر نوحہ کرنے لگے۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ نوحہ کی اسام میں کیا حیثیت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہؓ، جنادہ بن مالکؓ، انسؓ، اسعوطؓ، سمرةؓ اور ابومالک اشعریؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہؓ غریب حسن صحیح ہے۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا حَاءَ بَعَثَ جَعْفَرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْغَوْا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِثُّ أَنْ يُوحَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ يَشْغَلُهُمْ بِالْمُصِيبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ جُرَيْجٌ.

۶۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زُبَيْدُ الْإِيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّوْحِ

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَافِرَانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الطَّلَاقِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرِظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَبَيَّحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُعِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَضَعَدَ الْمُنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا نَالَ التَّوْحُ فِي الْأَسْلَامِ أَمَانَتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَيَّحَ عَلَيْهِ عَذَبَ مَا بَيَّحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةٍ وَسَمُرَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حَدَّثَنَا عَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جو میری امت کے چند لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ نوحہ کرنا، نسب پر طعن کرنا چھوت یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اونٹ کو خارش ہوئی تو سب کو ہی ہوگئی اگر ایسا ہی ہے تو پہلے اونٹ کو کس سے لگی تھی۔ اور یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوتی ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۳: باب میت پر

بلند آواز سے رونا منع ہے

۹۸۹ حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کے گھر والوں کے بلند آواز سے رونے پر میت کو عذاب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم میت پر زور سے رونے کو حرام کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر میت کے گھر والے روئیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ حضرات اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ اگر وہ خود اپنی زندگی میں انہیں اس سے روکتا رہا اور مرنے سے پہلے منع بھی کیا تو امید ہے کہ اس کو عذاب نہیں ہوگا۔

۹۹۰ موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والے کھڑا ہوا اور وہ کہے کہ اے میرے پہاڑ۔ اے میرے سردار یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے۔ تو میت پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر گھونے (کے) مارتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُو دَاوُدَ نَاشِئَةً وَالْمُسْعُوْدِيُّ عَنْ غُلَقْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِيَّ امْتَنَى مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدْغَهُنَّ النَّاسُ النَّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَخْسَابِ وَالْعُدْوَى أَجْرَبَ بَعِيرًا فَاجْرَبْ مَائَةً بَعِيرٍ مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ وَالْآثَوَاءَ مُطَرْنَا بَنُوْءَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَابُو دَاوُدَ يَنْفَقُوْبُ بْنُ إِسْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَابُو أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَذَهَبُوا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَرْجُو أَنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِي حَيَاتِهِ أَنْ لَا يَكُونُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ.

۹۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَابُو مُحَمَّدُ بْنُ عَمَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَيْدُ بْنُ أَبِي سَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى أَلَا شُعْرَبِي أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِكَيْفِهِمْ فَيَقُولُ وَاجْلاَءَ وَاسِيْدَاةٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ إِلَّا وَكَّلَ بِهِ مَلَكَانِ يُلْهَزَانِهِ أَهَكَذَا كُنْتَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرْتَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُذِّبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرُوحُهُ اللَّهُ لَمْ يَكُذِّبْ وَلَكِنَّهُ وَهَمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُرْطُبةِ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۹۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسِيُّ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ ابْنِ لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخَذَ

۶۸۴: بَابُ مَيِّتِ

پر چلائے بغیر رونا جائز ہے

۹۹۱: حضرت عمرؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں میت کو زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کی مغفرت فرمائے انہوں نے یقیناً جھوٹ نہیں بولا لیکن یا تو وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی میت کے پاس سے گزرے۔ لوگ اس کی موت پر رورہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس پر رورہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ نہیں وہم ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھروالے اس پر رورہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، قرطہ بن کعبؓ، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حضرت عائشہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے کہ اللہ فرماتا ہے ”وَلَا تَسْمُرُوا“ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۹۳: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں

اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس لے گئے۔ وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ عبد الرحمن نے عرض کیا آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دوا وازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نو چا جائے اور گریان چاک کیا جائے اور دوسری شیطان کی طرف رونے کی آواز (یعنی نوحہ) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۵: باب جنازہ کے آگے چلنا

۹۹۴: حضرت سالم بن پنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

۹۹۵: ہم سے روایت بیان کی حسن بن علی خلیل نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوئی اور زیادہ سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۹۹۶: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکرؓ اور عمرؓ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری نے کہا کہ ہمیں سالم نے خبر دی کہ ان کے باپ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی مانند ابن جریج و زیادہ بن سعد و غیر و احدی عن الزہری عن سالم عن ابیہ نحو حدیث انسؓ و زوی معمر و یونس بن یزید و مالک و غیر ہم من الحفاظ عن الزہری ان النبی صلی اللہ علیہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببید عبد الرحمن ابی غوف فانطلق بہ الی ابیہ ابراہیم فوحدہ یجود بنفسہ فاحذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعه فی حجرہ فکلی فقال لہ عبد الرحمن اتبکی اولم تکر نہیت عن البکاء قال لا ولکن بہیت عن صوتین احمقین فاجری صوت عند مصیبة حمش وجوه و شق جیوب و زنة شیطان و فی الحدیث کلام اکثر من هذا قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن.

۶۸۵: باب ماجاء فی المشی امام الجنازة

۹۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِمُ بْنُ عَاصِمٍ نَاهِمًا عَنْ مَنْصُورٍ وَ بَكْرِ الْكُوفِيِّ وَ زِيَادٍ وَ سَفِيَانَ كُلَّهُمْ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَاعِمُ بْنُ الرَّزَّاقِ نَاعِمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَ هُوَ الْبَابُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى أَنَسُ بْنُ جُرَيْجٍ وَ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوُ حَدِيثِ أَنَسٍ عِيْسَى وَ زَوِيَّ مَعْمَرٌ وَ يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ وَ مَالِكٌ وَ غَيْرُ هُمْ مِنَ الْخُفَافِ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ تم محدثین کا اتفاق ہے کہ اس باب میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ نے عبد الرزاق سے ابن مبارک کے حوالے سے سنا کہ زہری کی مرسل حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں۔ شاید ابن جریج نے یہ روایت ابن عیینہ سے لی ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہم بن یحییٰ نے یہ حدیث زیادہ بن سعد سے پھر منصور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سام سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ جب کہ ہمام سفین بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحیحہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔ امام شافعی اور احمد کا یہی قول ہے۔

۹۹۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے اور یہ حدیث بواسطہ یونس زہری سے مروی ہے کہ نبی کرام ﷺ ابوبکر اور عمر سب جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں۔ مجھے سام نے بتایا کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور یہ صحیح ہے۔

۶۸۶: باب جنازہ کے پیچھے چلنا

۹۹۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جلدی چلو (یعنی دوڑنے سے ذرا کم) اور اگر وہ نیک ہے تو اسے جلدی قبر میں پہنچا دو گے اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی کو دور کیا جاتا ہے۔ پس جنازے

وسلم کان یمشی امام الجنارة واهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسى في ذلك اصح قال ابو عيسى وسبغت يحيى بن موسى بقول سمعت عند الرزاق يقول قال ابن المبارك حديث الزهري في هذا مرسل اصح من حديث ابن عيينة قال ابن المبارك واري ابن جريج اخذه عن ابن عيينة قال ابو عيسى وزوي همام بن يحيى هذا الحديث عن زياد وهو ابن سعد ومنصور وبكر وسفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه وانما هو سفيان بن عيينة روى عنه همام واختلف اهل العلم في المشي امام الجنارة فرأى بعض اهل العلم ان المشي اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان المشي امام الجنارة افضل وهو قول الشافعي واحمد.

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَافِعُ بْنُ بَكْرٍ نَافِعُ بْنُ يُونُسَ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَانُ وَسَالَتْ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَإِنَّمَا يَرَوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَاكَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ.

۶۸۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۹۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَآوَهُبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى إِمَامَ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْحَبِّ فَإِنْ كَانَ حَبْرًا عَجَلْتُمُوهُ وَإِنْ كَانَ

کے پیچھے چلنا چاہیے نہ کہ اسکو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور جو اس سے آگے چلتا ہے وہ ان کے ساتھ نہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند سے صرف ابن مسعودؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے نہ وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے بواسطہ حمیدی بن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک مجبور احوال شخص ہیں وہ ہم سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ ابو ماجد مجبور ہیں اور ان کے واسطے سے ابن مسعودؓ سے دو حدیثیں منقول ہیں۔ یحییٰ امام نبی تیمم اللہ شہدہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے۔ انہیں جابر اور یحییٰ مجبور بھی کہا جاتا ہے یہ کوئی ہیں۔ شعبہ سفیان ثوریؒ ابو حوص اور سفیان بن عیینہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۷: باب جنازہ کے

پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

۹۹۹: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواری پر چلتے ہوئے دیکھ تو فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبانؓ حضرت ثوبانؓ ہی سے موقوف مروی ہے۔

۶۸۸: باب جنازے کے پیچھے سواری پر سوار

ہو کر جانے کی اجازت

۱۰۰۰: حضرت سماک بن حربؓ حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابن وداح کے

شراً فلا یبعد إلا أهل النار الجنائز متبوعة ولا تنزع ليس منعا من تقدمها قال أبو عيسى هذا حديث لا نعرفه من حديث ابن مسعود إلا من هذا الوجه وسمعت محمد بن اسمعيل يضعف حديث أبي ماجد هذا وقال محمد قال الحميدي قال ابن عيينة قبل ليحيى من أبو ماجد هذا فقال طائر طائر فحدثنا وقد ذهب بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى هذا ورواؤنا أن المشي خلفها أفضل وبه يقول الثوري وإسحق وأبو ماجد رجل مجهول وله حديثان عن ابن مسعود ويحيى إمام بنى تميم الله ثقة يكنى أبا الحارث ويقال له يحيى الجابر ويقال له يحيى المجبر أيضاً وهو كوفي روى له شعبه وسفيان الثوري وأبو الأحرص وسفيان بن عيينة.

۶۸۷: باب ماجاء في كراهية

الرؤوب خلف الجنائز

۹۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ زَائِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكِبَانَا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَوْفُوفًا.

۶۸۸: باب ماجاء في الرخصة

في ذلك

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَدَنَا شُعْبَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ

يَقُولُ كُنَّاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ الدُّحْدَاحِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَسْعَى وَنَحْنُ حَوْلُهُ وَهُوَ يَتَوَقَّضُ بِهِ.

۱۰۰۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا أَبُو قُبَيْبَةَ عَنِ الْجَوَّاحِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدُّحْدَاحِ مَا شَاءَ وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن دوحاح کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح

ہے۔

۶۸۹ باب جنازہ کو جلدی لے جانا

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُ غُثَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ خَيْرًا تَقَدَّمُوا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ شَرًّا تَصْعَقُوا عَنْ رِقَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ جلدی لے جاؤ اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد بہتر جگہ پہنچایا جائے اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے جلد بوجھ اتار جائے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابیواب: (۱) مختلف حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کے لئے مختلف کپڑے پیش کئے

لیکن حضرات صحابہؓ نے ان میں سے تین کا انتخاب کیا اور باقی واپس کر دیے۔ ضرورت کے وقت صرف ایک کپڑے کا کفن بھی کافی ہوتا ہے۔ نیز حدیث باب سے جمہور کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ تین کپڑے مرد کے لئے مسنون ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک مرد کے کفن میں پٹری کوئی مسنون نہیں ہے۔ البتہ تین کپڑوں کی تعین کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک وہ تین کپڑے تین لفافے ہیں جبکہ حنفیہ کے نزدیک وہ تین کپڑے یہ ہیں غلاف۔ ازار اور قمیض اور قمیض زندوں کی قمیض کی طرح ہو یا مردوں جیسی۔ (۲) اس حدیث کی بنا پر مستحب ہے کہ جس گھر میں موت واقع ہوئی ہو اس کے رشتہ دار یا پڑوسی کھانا پکا کر وہاں بھیجیں تاکہ وہ اپنی مصیبت کھانے کی فکر میں ہوتا نہ ہوں لیکن ہمارے زمانے میں میت کے گھر والے اس موقع پر رشتہ داروں اور تعزیت کے لئے سنے والوں کے لئے کھانے اور دعوت کا انتظام کرتے ہیں یہ مکروہ و مکرہا کن عمل ہے اس لئے کہ دعوت سرور (خوشی) کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ مصیبت کے موقع پر اس کے بدعت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانے میں عوام نے میت کے گھر والوں کی جانب سے اس دعوت کو واجبات دینیہ میں سے سمجھ لیا ہے اور جو چیز شریعت میں واجب نہ ہو اس کو ضروری سمجھ کر کرنا بدعت ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور تابعین تبع تابعین کے دور میں اس دعوت کا رواج نہیں تھا (۳) مطلب یہ ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جب تک وہ نوحہ کرتے رہتے ہیں البتہ ہلکا رونا جو بغیر آواز کے ہو تو جائز ہے یعنی زور زور سے رویا دھویا جائے اور چیخ و پکار کی میت کے

مبالغہ آمیز فضائل گنائے جائیں اور تقدیر خداوندی کو غلط قرار دیا جائے تو سخت گناہ ہے اور نوحہ کرنے والی عورتیں جب کہتی ہیں واجبلاہ، واستقیداہائے میرے آقا تو فرشتے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں تم اتنے عظیم ہوتے ایسے ایسے ہو۔ (۳) جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چلنا بالاتفاق جائز ہے البتہ انصاف میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک پیدل چنے والے کے لئے آگے چلنا اور سوار کے لئے جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جنازہ کے آگے چننا افضل ہے امام ابو حنیفہؒ ان کے اصحاب اور امام اوراعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مطلقاً جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل حدیث نمبر ۹۹۸ ہے اس کے علاوہ طحاوی اور مصنف عبدالرزاق میں احادیث موجود ہیں کہ پیچھے چلنا افضل ہے۔ حدیث نمبر ۹۹۹ اس روایت سے جنازہ کے ساتھ سواری کرنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حضرت مغیرہؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے جس سے جنازہ کے ساتھ سواری کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے سوار ہونا مکروہ ہے لیکن بیماری یا لنگڑا ہونے کی صورت میں مکروہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے سواری کرنے پر تکبیر فرشتوں کی وجہ سے تھی جو جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔

۶۹۰: باب شہدائے احد اور

۶۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِي

حضرت حمزہ

أَحْمَدُ وَزِيْرُ حَمْزَةَ

۱۰۰۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں نبی اکرم ﷺ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے ہیں۔ فرمایا اگر صبیحہ کے دل پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں جانور کھا جاتے پھر قیامت کے دن انہیں جانوروں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے چادر منگوائی اور اس میں سے انہیں کفن دیا۔ وہ چادر بھی ایسی تھی کہ اگر سر پر ڈالی جاتی تو پاؤں نیچے رہ جاتے اور اگر پاؤں ڈھکے جاتے تو سر سے ہٹ جاتی۔ راوی کہتے ہیں پھر شہید زیادہ ہو گئے اور کپڑے کم پڑ گئے۔ پس ایک دو اور تین شہیدوں تک کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ ان کے بارے میں پوچھتے تھے کہ کس قبر میں زیادہ یاد تھا۔ پس جس کو قرآن زیادہ یاد ہوتا آپؐ قبر میں قبلہ کی طرف سے آگے کرتے۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے سب کو دفن کیا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس حسن

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ قِرَاءَةً قَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةً فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُكَ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ بَطْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مَدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا مَدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ قَالَ فَكَفَّرَ الْقَتْلَى وَقَلَّبَ الْقِيَابَ قَالَ فَكَفَّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيَقْدِمُهُ إِلَى الْقَبِيلَةِ قَالَ فَذَكَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ

هذا الوجه.

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے حضرت انسؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۶۹۱:

۱۰۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مریض کی عیادت کرتے جنازے میں شریک ہوتے گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔ جنگ بنی قریظہ کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھل کی رسی سے بنی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی کھجور کی چھل کا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ مسلم، انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مسلم اعور ضعیف ہیں اور کیسان ملائی کے بیٹے ہیں۔

باب ۶۹۲:

۱۰۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ میں آپ ﷺ کی تدفین کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی اور کبھی نہیں بھولا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جس جگہ اس کی تدفین کو پسند فرماتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کو آپ کے ستر مہرک کی جگہ ہی دفن کیا گیا۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبد الرحمن بن ابوبکر ملکی حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں اور یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

باب ۶۹۳: دوسرا باب

۱۰۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے فوت ہو جانے والوں کی بھلائیاں یاد کیا کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے رک جاؤ۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے

باب ۶۹۱: آخر

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ الْمَرِيضُ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيَجِبُ دَعْوَةُ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلِ مِنْ لَيْفٍ عَلَيْهِ أَكْثَفُ لَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ وَمُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمٌ بْنُ كَيْسَانَ الْمَلَانِيُّ.

باب ۶۹۲:

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ فَذَفَنُوهُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُنْكَبِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۶۹۳: آخر

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكُرُوا

ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمران بن اس کی منکر حدیث ہیں۔ بعض راوی عطاء سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس کی سے زیادہ ثابت اور مقدم ہیں۔

۶۹۴: باب جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

۱۰۰۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو اسے قبر میں اتارنے تک بیٹھے نہیں تھے۔ پس یہودیوں کا ایک عالم آیا تو اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ اس پر آپ صلی علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی مخالفت کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

۶۹۵: باب مصیبت پر صبر کی فضیلت

۱۰۰۸: حضرت ابوسنان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا تو ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں جب باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے ابوسنان کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا صحاک بن عبدالرحمن بن عرزب، ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ عرض کرتے ہیں ”ہاں“۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھس (کھڑا) قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور ”ان للہ دانا ایہ راجعون“ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کیسے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف

محاسن موتناکم و کفوا عن مساویہم قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب قال سمعت محمدًا یقول عُمَرَانُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَرَوَى نَعَضَهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعُمَرَانُ بْنُ أَنَسٍ مِصْرِيٌّ أَثَبْتُ وَأَقْدَمُ مِنْ عُمَرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ.

۶۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوَضَّعَ

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بَشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ فَعَوَّضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبَشْرِ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ.

۶۹۵: بَابُ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا اخْتَسَبَ .

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا سُورِيدُ بْنُ نَصْرِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَقِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ أَلَا ابْتِشْرُكَ يَا أَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ حَدَّثَنِي الصُّعْحَاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةً فَوَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرجِعْ فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَاسْمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

کا گھر) رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۹۶: باب تکبیرات جنازہ

۱۰۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں اور یہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے جب کہ زید اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء صحابہؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اتحقق کا بھی یہی قول ہے۔

۶۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاعِمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

(نُت) نجاشی حبشہ کے بادشاہ تھے اور وہ مسلمان ہو گئے تھے آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جب کہ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی کا بھی غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا۔ احناف غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں ان کے دلائل یہ ہیں:

(۱) کہ حبشہ میں نجاشی کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ (۲) یہ نجاشی وہ بادشاہ تھا کہ جس نے مسلمانوں کی ہجرت اولیٰ حبشہ میں معاونت کی جب کہ مشرکین مکہ مخالفت کے لئے گئے۔ نجاشی نے ان کی بات نہ مانی۔ (۳) یہ نجاشی کی خصوصیت اور اس کی تکریم تھی۔ (۴) یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ ورنہ سوال یہ ہے کہ سیکڑوں صحابہؓ جنگوں میں شہید ہوئے جب کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تھے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ غزوہ موتہ میں حضور ﷺ کے تین نامور اور چار صحابہ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ ان کی شہادت کی (وحی آنے پر) یا کشف کے ذریعہ خبر دی اور پھر منبر پر چڑھے اور ان کے لئے دعا کی اور صحابہؓ نے جو مسجد نبوی میں موجود تھے اس دعا میں شرکت کی۔ (مترجم)

۱۰۱۰: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم رضی

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِئَةً عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِ نَا أَرْبَعًا وَانَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خُمَسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

تہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا یہی مسک ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی بھی اس کی اتباع کریں۔

باب نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

۱۰۱۱: حضرت یحییٰ بن ابوکثیر، ابوالبرہم اشہلی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ ... ”اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں و حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما“۔ یحییٰ بھی ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں ”اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰخِيَّتَهُ ...“ (ترجمہ۔ اے اللہ ہم میں جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے) اس باب میں عبدالرحمن بن عوفؓ، ابوقادہؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ہشام، ستوائی اور علی بن مبارک بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ عکرمہ بن عمار بھی یحییٰ بن کثیر سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ یحییٰ بن ابوکثیر کی حدیث میں وہم کرتے ہیں۔

۱۰۱۲: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ان تمام روایات میں سب سے زیادہ صحیح روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ہے جو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں

صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَى هَذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ رَأَوْا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاسْحَقُ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَانَّهُ يَتَّبِعُ الْاِمَامَ.

۶۹۷. بَاب مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَانْتَانَا قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰخِيَّتَهُ مِنَّا فَاجِبِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَلَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُو عِيْسَى حَدِيْثٌ وَالِدِ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثٌ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهْمُ فِيْ حَدِيْثٍ يَحْيَى .

۱۰۱۲: وَرَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو عِيْسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَصْحَ الرِّوَايَاتِ فِيْ هَذَا حَدِيْثٌ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ اِسْمِ

نے ماہ بنی رقی سے ابوابراہیم شہمی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔

أَبِي إِبْرَاهِيمَ، لَا شَهَبِي فَلَمْ يَعْرِفُهُ.

۱۰۱۳۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول ہندیؐ کو نماز جنازہ میں دعا پڑھتے ہوئے سنا تو مجھے آپؐ کی یہ دعا سمجھ آئی ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ“ ترجمہ (اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اسکے گناہوں کو (رحمت) کے اوبوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا (دھویا جاتا ہے) امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بنی رقیؒ فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَامِعًا وَهُوَ نُسْ صَالِحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَقَهَمْتُ مِنْ صَلَوَتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَغْسِلْهُ بِالْبَرْدِ كَمَا يُغْسَلُ الْقَوْبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ.

۶۹۸: باب نماز جنازہ میں

۶۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

سورہ فاتحہ پڑھنا

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۰۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند قوی ہیں۔ ابوابراہیم بن عثمان یعنی ابوشیبہ واسطی منکر حدیث ہے در صحیح ابن عباس سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَازِدٌ بْنُ حَبَابٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيَّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ مِنَ السُّنَنِ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۰۱۵۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ جنازہ کی نماز پڑھی تو اس میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے یا فرمایا ”مِنْ تَمَامِ السُّنَةِ“ تکمیل سنت سے ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سی پر بعض علماء صی پر رضی اللہ عنہم و رد دوسرے علماء کا عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور حنفیؒ

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى حَذَرَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَرُ هُمْ بِحَذَرٍ أَنْ يُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَعْدَ الْكَبِيرَةِ إِلَّا وَلِي وَهُوَ قَوْلُ

”کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ یہ (نماز جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثناء، درود شریف اور میت کے لئے دعا پر مشتمل ہے۔ سفین ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۶۹۹: باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے

شفاعت کرنا

۱۰۱۶: حضرت مرہد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن سمیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اور میمونہ رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث مالک بن سمیرہ حسن صحیح ہے۔ کئی راوی ابوالخلیفہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن سحر بھی محمد بن اسحاقؒ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور مرہد اور مالک بن سمیرہ کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی موت کے بعد نماز جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت جس کی تعداد (۱۰۰) سو تک ہو وہ سب اس کے لیے شفاعت کریں اور ان کی شفاعت قبول نہ کی جائے۔ علی رضی اللہ عنہ اپنی نقل کر وہ حدیث میں کہتے ہیں کہ ان کی تعداد (۱۰۰) سویا اس سے زیادہ ہو۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے بعض راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَبْقَرُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ إِنَّمَا هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالِدَعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۶۹۹: بَابُ كَيْفِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِدُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزٍ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءُ هُمْ ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ وَلِيَ الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرَوَاهُ هَؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا.

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعِدُ الْوَهَّابِ الْفَقْفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعُ كَانَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْتَغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ وَقَالَ عَلِيُّ فِي حَدِيثِهِ مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَوْفَقَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۷۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى

۷۰۰: بَابُ طُلُوعِ وَغُرُوبِ

الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۱۰۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَوَاسِيٌّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِعَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ تَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضِيفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي هَذِهِ السَّاعَاتِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكُرْهَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهِنَّ الصَّلَاةُ.

۱۰۱۸ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز جنازہ پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج پوری طرح ڈوب نہ جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردوں کی تدفین سے ان اوقات میں منع کرنے کا مطلب یہی ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ان کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱) اس حدیث کی بنا پر ائمہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ چار تکبیرات پر مشتمل ہے دراصل نبی کریم ﷺ سے نماز جنازہ میں چار سے لیکر نو تکبیر ثابت ہیں لیکن جمہور ائمہ نے چار کو ترجیح دی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں اس اجتماع میں حضرات یحییٰ بن اور حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت عباسؓ، حضرت ابویوب انصاریؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ جلیل القدر حضرات صحابہؓ بھی موجود تھے اس کے علاوہ بھی احادیث میں چار تکبیرات کا ذکر ہے۔ (۲) حدیث نمبر ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱

۷۰۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا يَشْرُبُنْ أَدَمُ بْنُ سَبْتٍ أَزْهَرَ السَّمَانُ نَاسْمَعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَابِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيْثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّكْبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالْطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى إِسْرَائِيلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَهْلُ بَعْدَ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ خَلِقَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۷۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلُ

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَاسْمَعِيلُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهْلُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا وَرَوَى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْفُوفًا وَكَانَ هَذَا أَصَحَّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالُوا لَا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلُ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۷۰۱: بَابُ بَيْحُوں کی نماز جنازہ

۱۰۱۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والے جہاں جی چاہے (آگے یا پیچھے) وہاں چھ اور اڑ کے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی راوی یہ حدیث سعید بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ پیدا ہونے کے بعد رویا بھی نہ ہو صرف اس کی شکل ہی بنی ہو۔ امام احمد اور سخی کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۲: بَابُ اگربچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے تو

اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۰۲۰: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد روئے نہیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے موقوف روایت کرتے ہیں۔ اشعث بن سوار اور کئی راوی حضرت جابر سے موقوفاً انہی کا قول روایت کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ اگر بچہ پیدائش کے بعد روئے نہیں تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۳: بَابُ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیل بن بیضاء کی نماز

جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۷۰۴: باب مرد اور عورت

کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲: حضرت ابو غالب سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور ان سے کہا گیا: اے ابو حمزہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیے۔ آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زید نے ان سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو مرد اور عورت کا نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اس جگہ کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں آپ کھڑے ہوئے۔ فرمایا ہاں۔ پھر جب جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے یاد رکھو۔ اس باب میں حضرت سمرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن ہے۔ کئی راوی ہمام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ کچھ یہ حدیث ہمام سے روایت کرتے ہوئے وہم کرتے ہیں۔ کچھ اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ غالب سے روایت ہے جب کہ صحیح ابو غالب ہے۔ پھر عبدالوارث بن سعد اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو غالب سے ہمام ہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو غالب کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نافع اور بعض رافع کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمد، ائحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۲۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

الرَّبِيبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۷۰۴: بَاب مَا جَاءَ آيِن يَقُومُ إِلَّا مَامُ

مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَامِرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِمَالٌ رَأْسَهُ ثُمَّ جَارُوا وَابْجَنَازَةَ أُمْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِمَالٌ وَسَطَ الشَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَامٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَامٍ فَوَاهِمٌ فِيهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ أَنَسِ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي غَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ حَمَامٍ وَخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي غَالِبٍ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقَالُ اسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ.

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

۷۰۵: باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴: حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہؓ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دینے کے بعد پوچھتے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا حافظ ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ تو اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا۔ اس باب میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بحوالہ انسؓ مروی عامروی ہے۔ زہری عبد اللہ بن ثعلبہ بن ابوصغیر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ راوی حضرت جابرؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا شہید کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اہل مدینہ، امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفین ثوریؒ، اہل کوفہ (احناف) اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۷۰۶: باب قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۵: شعبی کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس نے ایک اکیلی قبر دیکھی جس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ

بُنْ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ.

۷۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الْقُورِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَمْرَبُ فِيهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ابْنِ أَبِي صَغِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَاسْتَحْجَوْا بِهِ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى حَمْزَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ.

۷۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ نَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى قَبْرًا مُتَبَدِّدًا فَصَفَّ

پڑھائی۔ شعی سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے جس نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، بریدہؓ، یزید بن ثابتؓ ابو ہریرہؓ، عامر بن ربیعہؓ، ابو قتادہؓ اور اسلم بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اٹحنؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اٹحنؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سعید بن مسیبؓ سے اکثر سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سعد بن عبادہؓ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۶: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ ام سعدؓ نبی اکرم ﷺ کی غیر موجودگی میں فوت ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی جب کہ ان کی وفات کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔

۷۰۷: باب نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز

جنازہ پڑھنا

۱۰۲۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چلو اٹھو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت عمران کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں بنائیں جس طرح نماز جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں۔ اور نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، بو سعید رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ اور جریر بن

اصحابہ فضلی علیہ فقیل لہ من الخیرک فقال ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَبُرَيْدَةَ وَيَزِيدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَسَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَرَّ عَلَيْهِ صَلَّيْ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ إِلَى شَهْرٍ وَقَالَ أَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ أُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِيٌّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُورَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدِ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِدَلِّكَ شَهْرٌ.

۷۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلْفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ قَالَا لَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَائِوُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَقْنَا كَمَا يَصِفُ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابو قلابہ بھی یہ حدیث اپنے چچا ابو مہلب سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۷۰۸: باب نماز جنازہ کی فضیلت

۱۰۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لئے دو قیراط۔ جن میں سے ایک یا فرمایا ان دونوں میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ابن عمرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ نے سچ کہا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔ اس باب میں حضرت براءؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابی بن کعبؓ و ابن عمرؓ اور عثمانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۷۰۹: دوسرا باب

۱۰۲۹: ابو مہزم کہتے ہیں: میں دس سال تک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا (یعنی کندھا دیا) اس نے اس کا حق ادا کر دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ انہیں

سَعِيدٌ وَحَدِيقَةُ بْنُ أَبِي سَيْدٍ وَحَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُثَنَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبُو الْمُثَنَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ وَيُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عُمَرَ.

۷۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَلَوْ بَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۷۰۹: بَابُ الْآخَرُ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَاعْبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّبِ يَقُولُ صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهَذَا إِلَّا سَنَادَهُ لَمْ يَرْفَعَهُ وَأَبُو الْمُثَنَّبِ اسْمُهُ

ضعیف کہتے ہیں۔

يَزِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَضَعْفَةُ شُعْبَةَ.

۷۱۰: باب جنازہ کے لئے کھڑا ہونا

۱۰۳۰: حضرت عمر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم میں سے جو آدمی جنازے کے ساتھ ہو تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ اس باب میں حسن صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ جنازے کے ساتھ آنے والا شخص اس کے نیچے رکھے جانے تک نہ بیٹھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل عم سے مروی ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۷۱۱: باب جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا

۱۰۳۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ نے منقول ہے کہ انہوں نے جنازہ کی آمد پر اس کے رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ شروع میں کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔ اس باب میں حسن بن علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں تابعین کرامؓ سے

۷۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّائِمِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّائِمِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تَوَضَّعَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تَوَضَّعَ عَنْ أَغْنَاكِ الرَّجَالِ وَقَدَرُوا عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْعُدُونَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۷۱۱: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّائِمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ وَبْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ فِي الْجَنَائِزِ حَتَّى تَوَضَّعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ رِوَايَةٌ
أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ
شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ نَاسِخٌ لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِذَا رَأَيْتُمْ
الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ شَاءَ قَامَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ
يَقُمْ وَاجْتَمَعَ بَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّرُوهُ
عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَمَعْنَى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُومُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ بَعْدَ
لَمَّا كَانَ لَا يَقُومُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ.

۷۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَاوَالِ الشَّقِّ لغيرنا

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَنُصْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْكُوفِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا
حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَاوَالِ الشَّقِّ لغيرنا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَوْرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۱۳: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا

أَدْخَلَ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاحِلِدُ بْنُ الْأَحْمَرِ
الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُو

چار روایتیں ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔
اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث
اس باب میں اصح ہے اور پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس
میں یہ فرمایا گیا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جو۔ امام احمد
فرماتے ہیں اگر چاہے تو کھڑا ہو ورنہ بیٹھا رہے۔ کیونکہ نبی
اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شروع شروع میں کھڑے ہوا
کرتے تھے لیکن بعد میں بیٹھنے لگے۔ احناف کا بھی یہی قول
ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث کا مطلب یہی ہے کہ نبی اکرم
ﷺ شروع شروع میں جنازہ کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے
تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے کھڑا ہونا ترک کر دیا اور جب
آپ ﷺ جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

۷۱۲: باب نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ

لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے

۱۰۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحدا
ہم رے لئے ہے اور شق دوسرے لوگوں کے لئے۔ اس باب
میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن
عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام
ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اس
سند سے غریب ہے۔

۷۱۳: باب میت کو قبر

میں اُتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب میت
قبر میں رکھتے راوی کہتے ہیں کہ ابو خاند کی روایت میں یہ الفاظ
ہیں جب میت لحد میں رکھی جاتی تو یہ دعا پڑھتے: "بِسْمِ اللَّهِ

وَبِاللّٰهِ " (ترجمہ) ہم اس میت کو اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر قبر میں اتارتے ہیں) ابو خالد نے دوسری باریہ دعا روایت کی "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ" (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ ابن عمرؓ کی اکرمؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو صدیق ناجی نے بھی یہ حدیث ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ابو بکر ناجی کے واسطے سے بھی ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : شافعیہ اور اکثر احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام مرد کے جنازے میں سر کے مقابل جبکہ عورت کے جنازے میں درمیان میں کھڑا ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کی مشہور روایت یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو خواہ میت مرد ہو یا عورت۔ امام ابو یوسفؒ کی مشہور روایت بھی یہی ہے شیخ ابن ہمام نے امام ابو حنیفہؒ کی اسی روایت کو رائج قرار دیا ہے اور دلیل کے طور پر امام احمدؒ کی ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت انسؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو سینے کے برابر کھڑے ہوئے۔ واللہ اعلم۔ شہید کی نماز جنازہ کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی دس سنن ابن ماجہ، مسند احمد اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء احمد کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

۷۱۴: باب مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ

نیچے کپڑا بچھانا

۱۰۳۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابو طلحہؓ نے حد (قبر) کھودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر کہتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم میں نے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے بھی یہ حدیث عثمان بن مرقدہ سے روایت کی ہے۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَاعُثْمَانُ بْنُ فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَلَدَى الْحَدَقِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْفَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُفْرَانُ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرُ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُفْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي السَّابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ شُفْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَأَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ .

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ

ﷺ کی قبر مبارک میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو ابو حمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن ابو عطاء ہے اور ابو حمزہ ضعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرت ابن عباسؓ کے دوستوں میں سے ہیں۔ حضرات ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۱۰۳۷: ایک اور جگہ محمد بن بشر کہتے ہیں کہ ہم سے روایت کی محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۷۱۵: باب قبروں کو زمین کے برابر کر دینا

۱۰۳۸: حضرت ابو داؤد سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا میں تمہیں اُس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ تم کسی اونچی قبر کو زمین کے برابر کئے بغیر نہ چھوڑو اور نہ کسی تصویر کو منائے بغیر چھوڑو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قبر کو زمین سے بلند کرنا حرام ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچا کرنا حرام ہے۔ البتہ اتنی اونچی کی جائے جس سے اس کا قبر ہونا معلوم ہوتا کہ لوگ اس پر چلیں یا بیٹھیں نہیں۔

۷۱۶: باب قبروں

پر چھنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۰۳۹: حضرت ابو مرثد غنوی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حُمَزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطِيفَةٌ حُمْرَاءُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاقْدُرُوا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حُمَزَةَ الْقَصَابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي حُمَزَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاقْدُرُوا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ وَالْإِذَا هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حُمَزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

۷۱۵: بَاب مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الدُّرَّحَمِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الصَّيَّاحِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثْكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تَمْلَأَ إِلَّا طَمَسْتَهُ وَفِي الثَّابِتِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ عَلَيْهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ لِأَقْدَرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوْطَأَ وَلَا يَجْلَسَ عَلَيْهِ.

۷۱۶: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوُطْئِ

عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا هَاشِدُ بْنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي

حزرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور بشیر بن خصیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ محمد بن بشر نے بواسطہ عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۴۰: بسر بن عبید اللہ نے بواسطہ واہب بن اسقع ابو مرشد غنوی سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اور اس میں ابو ادریس کا واسطہ مذکور نہیں اور یہی صحیح ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے فرمایا کہ بن مبارک کی اس حدیث میں ان سے خطا ہوئی ہے۔ انہوں نے اس میں ابو ادریس خورانی کا نام زیادہ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ بسر بن عبید اللہ بواسطہ واہب بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ کئی راوی عبد الرحمن بن جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ادریس خورانی کا نام ذکر نہیں کرتے۔ بسر بن عبید اللہ نے واہب بن اسقع سے احادیث سنی ہیں۔

باب قبروں کو پختہ کرنا، ان

کے ارد گرد اور اوپر لکھن حرام ہے

۱۰۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرے، ان پر لکھنے، ان پر تعمیر کرنے اور ان پر چنے سے منع فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض اہل علم جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں قبروں کو گارے سے لپینے کی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۱۸: باب قبرستان جانے کی دعا

۱۰۴۲: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

مرشد العنوی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجسروا علی القبر ولا تصنوا علیہا وہی الباب عن ابی ہریرۃ وغمر بن حزم وبشیر بن الحصاصیۃ حدثنا محمد بن بشر نا عبد الرحمن بن مہدی عن عبد اللہ بن المبارک بهذا الا سناد نحوہ .

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَهَذَا الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأً أَوْ أَخْطَأَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَبُسْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ .

۴۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرِو الْبَصْرِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُنْشَأَ عَلَيْهَا وَأَنْ تُؤْطَأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِيسِ الْقُبُورِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَيَّرَ الْقَبْرُ

۴۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ

مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" (ترجمہ اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۷۱۹: باب قبروں کی زیارت کی اجازت

۱۰۴۳: حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ بلاشبہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن مبارک شافعی، احمدؒ اور احقرؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۲۰: باب عورتوں کو

قبروں کی زیارت کرنا منوع ہے

۱۰۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لئے بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حسان بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی اکرم ﷺ نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔

أَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَعْبُرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حَصِينُ بْنُ جَنْدَبٍ.

۷۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ ۱۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ قَالُوا إِنَّا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ نَاسِفِيَانِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أَبِيهِ فَرُزُّوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْأَجْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَانْسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْقَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَزُونَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ نَاسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۷۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارِبَ الْقُبُورِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانُ بْنُ قَابِطٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ

جب آپ ﷺ نے اجازت دے دی تو یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس بے حرام ہے کہ ان میں مہر کم اور رونا پینہ، چیخا، چلانا زیادہ ہوتا ہے۔

۷۲۱: باب عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

۱۰۴۵: حضرت ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابو بکر حبشہ میں فوت ہو گئے تو ان کو مکہ مکرمہ لاکر دفن کیا گیا۔ پھر جب حضرت عائشہؓ عبدالرحمن کی قبر پر آئیں تو (اشعار میں) فرمایا۔ ہم دونوں اس طرح تھے جس طرح بادشاہ جزیرہ کے دو ہم نشین جو ایک مدت تک اکٹھے رہے ہوں۔ یہاں تک کہ کہا جانے لگا یہ کبھی جدا نہ ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوا گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری پھر فرمایا اندکی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں تمہاری وفات کی جگہ ہی دفن کراتی اور اگر موت سے پہلے تمہیں دیکھ جیتی تو کبھی تمہاری قبر پر نہ آتی۔

۷۲۲: باب رات کو دفن کرنا

۱۰۴۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں (تدفین کے لئے) رات کے وقت اترے تو آپ ﷺ کے لئے چراغ سے روشنی کی گئی۔ آپ ﷺ نے میت کو قبیلہ کی طرف سے پکڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے اس (کے جنازہ) پر چار تکبیریں پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ یزید، یزید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا یہی حدیث پر عمل ہے فرماتے ہیں کہ میت کو قبیلہ کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سر کی

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زيارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُحْصَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قَالَ بَعْضُهُمُ الْآخَرُ زيارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقَلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ حُرْعِهِنَّ.

۷۲۱: بَاب مَا جَاءَ فِي زيارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَاعِمِيسِي ابْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَلَّيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالْحَبَشَةِ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى مَكَّةَ فَذَفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كُنْذُ مَانَى حَزِيمَةَ حَقْبَةَ مِنَ الذَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ نَنصُدَّ عَاقِلًا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَا لِكَا لَطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْثْ لَيْلَةً مَعَانِمَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا ذَفِنْتُ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

۷۲۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو السَّبْوَأِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ غَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لِيَلْفَأَ سَرِجَ لَهُ سَرَاةً فَأَخَذَهُ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ أَنْ كُنْتَ لَا وَهْمًا تَلَاءَ لِلْقُرْآنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فِي النَّبِ عَنْ جَابِرٍ وَيزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَكْبَرُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْلُو سَلًا وَرُحْصَ أَكْثَرُ أَهْلِ

طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں۔ اکثر اہل علم نے رات کو دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

۷۲۳: باب میت کو اچھے الفاظ میں

یاد کرنا

۱۰۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی پھر فرمایا تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، کعب بن عجرہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۸: حضرت ابواسود دہلیؓ فرماتے ہیں میں مدینہ میں ایک روز حضرت عمرؓ یا اس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا واجب ہوگئی۔ آپؓ نے فرمایا میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابواسود فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اگر دو شخص گواہی دیں تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں دو بھی“۔ راوی کہتے ہیں ہم نے آپؓ سے ایک شخص کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاسود دہلیؓ کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۷۲۴: جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کا ثواب

۱۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے اگر کسی کے تین بیٹے فوت ہو جائیں تو اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے بعد۔ اس

۷۲۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الشَّاءِ

الْحَسَنَ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابِرُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَهَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الْعَلْبَلِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي أَسْوَدَ الدِّبْلِيِّ قَالَ قُلْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ سَفْيَانَ.

۷۲۴: بَاب مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَ نَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنْ

باب میں حضرت عمرؓ، معاذؓ، کعب بن مالکؓ، عقبہ بن عبدالمطلبؓ، جابرؓ، انسؓ، ابوذرؓ، بن مسعودؓ، ابو ثعلبہؓ، شعیبؓ، ابن عباسؓ، عقبہ بن عامرؓ رضی اللہ عنہ، بوسیدہ رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایاسؓ مرقی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ابو ثعلبہؓ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور یہ ابو ثعلبہؓ حششی نہیں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے۔ وہ اسے دوزخ سے بچانے کے لئے مضبوط قلعے کی مانند ہوں گے۔ ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دو (بچے) بھیج چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو بھیجی اس طرح ہیں۔ سید القراء بی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا بھی ایک بیٹا فوت ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بھیج لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ابو عبیدہؓ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۱۰۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے جس کے دو بیٹے فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی: آپ ﷺ کی امت میں جس کا ایک بیٹا فوت ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی کافی ہے اے نیک عورت۔ پھر عرض کیا: اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے کافر ہوں میری امت کے لئے کسی کی جدائی کی تکلیف میری جدائی کی تکلیف سے زیادہ

المسلمین ثلثة من الولد فتمسسه النار الا تحلة القسم وفى الباب عن عمر ومعاذ وكعب بن مالك وعقبة بن عبد و أم سليم وخابر و انس و أبى ذر و انس مسعود و أبى ثعلبة الأ شحبي و انس عباس و عقبة ابن عامر و أبى سعيد و قرّة بن ایاس المزني و أبو ثعلبة له عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث واحد هذا الحديث وليس هو بالحشيشي قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَاسِحَقُ ابْنُ يُوْسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حِصْنٌ حَصِينًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ أَبُو بْنُ كَعْبٍ سَيِّدَ الْقَوَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمَيٍّ سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنْظَلِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانُ مِنْ أُمَّتِي ادْخَذَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْحَبَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَأْمُرُ فُقَّةً قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ

نہیں۔ امام ابو یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد ربہ بن باری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ان سے کئی ایسے حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۲: ہم سے روایت کی احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن بدل سے انہوں نے عبد ربہ بن باری سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور سماک بن ولید حنفی وہ ابو زمیل حنفی ہیں۔

۷۲۵: باب شہداء کون ہیں

۱۰۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید پانچ ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، صفوان بن امیہ، جابر، بن عقیق، خالد بن عرفطہ، سفیان بن صرد، ابو موسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۴: حضرت ابو اسحق سبیعیؓ سے روایت ہے کہ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہؓ سے یہ حدیث سنی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر گیا اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔ یہ سن کہ دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ”ہاں“ میں نے (حدیث) سنی ہے۔ امام ابو یحییٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن غریب ہے اور یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۷۲۶: باب طاعون

سے بھاگنا منع ہے

۱۰۵۵: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا یہ بنی اسرائیل کی ایک

قال فاسافرط اُمتی لَمْ يَصَابُوا ابْمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ.

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا حَبَانَ بْنَ هِلَالٍ نَاعْبُدُ رَبَّهٖ بْنَ بَارِقٍ فَذَكَرَ بِخَوْدِهِ وَسَمَّاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنْفِيُّ.

۷۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَدَاءِ مِنْهُمْ

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَاعْمَنُ نَاعْلِكَ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَطْطُونُ وَالْفَرْقُ وَصَاحِبُ الْهَذْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عَرْفَطَةَ وَسَلِيمَانَ ابْنِ صُرَدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَصْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو سَلَمَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبْعِيِّ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِيخَالِدِ ابْنِ عَرْفَطَةَ أَوْ خَالِدِ بْنِ سَلِيمَانَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِ قَبْرٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

جماعت کی طرف بھیجنے جانے والا عذاب کا ہی ہوا حصہ ہے۔ پس اگر کسی جگہ میں یہ وہ پھیلی ہوئی ہو اور تم وہیں ہو تو وہاں سے فرار نہ اختیار کرو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، خزیمہؓ، ثابتؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زہد حسن صحیح ہے۔

۷۲۷: باب جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی

اس سے ملنا پسند فرماتا ہے

۱۰۵۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ، ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ بن صامتؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔ پس اللہ بھی اس سے ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ کی ملاقات سے گریز کرتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رَجُلٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهَيِّطُوا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ

لِقَاءِ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ أَمَّا أَبُو الْأَشْعَثِ الْعِمْلِيُّ نَالِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَحْدِثُ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَاحِلُ بْنُ الْحَارِثِ نَاسِعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الباب : عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ سخت گناہ ہے۔ (۲) حرمون زدہ علاقہ میں جانا اور اس سے ٹکنا اس شخص کے لئے جائز ہے جس کا اعتقاد چنتہ ہو کہ نفع و نقصان جو کچھ لاحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتا ہے لیکن اگر اس کے اعتقاد میں کمزوری ہو اور سمجھتا ہو کہ اگر شہر سے نکل جائیگا تو نجات پا جائے گا تو ٹکنا درست نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو ان حضرات کی نزدیک حدیث باب زجر پر محمول ہے تاکہ اس فعل کی شفاعت واضح ہو سکے

۷۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ ۷۲۸: باب خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاوَكِيْعُ نَا إِسْرَائِيلَ وَشَرِيْكَ عَنْ سِمَاكَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي عَلَى كُلِّ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقَبْلِ وَعَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يُصَلِّي إِلَّا مَا عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ

۱۰۵۸: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی قبلہ رخ نماز پڑھی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے خواہ اس نے خودکشی ہی کیوں نہ کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا امام کے لئے جائز نہیں۔ باقی لوگ پڑھ لیں۔

خلاصۃ الباب : (۱) مقروض کی نماز جنازہ شروع دور میں نبی کریم ﷺ نہیں پڑھا کرتے تھے البتہ دوسروں سے پڑھوایا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے مقروض کی نماز پڑھانی شروع کر دی تھی جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے (۲) امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ کے نزدیک بقیہ تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث باب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرمایا۔ یہ حدیث درجہ حسن میں ہے۔

۷۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَدْيُونِ ۷۲۹: باب قرض دار کی نماز جنازہ

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَرَجْلًا لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبُكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى

۱۰۵۹: حضرت عثمان بن عبد اللہ موہبؓ نے عبد اللہ بن ابی قتادہؓ کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ یہ مقروض تھا۔ ابو قتادہؓ نے عرض کیا وہ قرض میرے ذمہ ہے میں ہی اسے ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھ پورا فرما کر فرمادہ انہوں نے عرض کیا ہاں پورا۔ پس آپ ﷺ نے

اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سلمہ بن اکوعؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوقنادہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی مقروض شخص کی میت نماز جنازہ کے لئے لائی جاتی تو آپ ﷺ پوچھتے کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے۔ اگر کہا جاتا کہ چھوڑا ہے تو اس کی نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بہت سی فتوحات عنایت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں مومنوں کے لئے اپنی ذات سے بھی زیادہ بہتر ہوں۔ ہذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو کچھ وہ وراثت میں چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کے لئے ہوگا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور کئی راوی بھی یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔

۴۳۰ باب عذاب قبر

۱۰۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی میت یا فرمایا تم میں سے کسی ایک کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی نبی اکرمؐ) کے بارے میں کہا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر سترگز وسیع کردی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں۔ وہ کہتے ہیں

عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَنَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثِ ثَنِي عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَلَّى عَلَيْهِ الدِّينَ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَقَاءَ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَلَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دِينًا فَعَلَى قَضَائِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ.

۴۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَابِشُرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ آتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرَزَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كُنْتُ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يُفْسَخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُورَثُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ

دلہن کی طرح سوجاؤ جسے اس کے محبوب ترین شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو یہ جواب دے گا میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور اسی طرح کہا کرتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوچ لے۔ وہ اسے اس طرح دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، براء بن عازبؓ، ابویوبؓ، انسؓ، جابرؓ، عائشہؓ اور ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن غریب ہے۔

۱۰۶۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو اسے اس کے رہنے کی جگہ دکھائی جاتی ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا مکان ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۱: باب مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر

۱۰۶۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے۔ اسے بھی اسی طرح ثواب ہوتا ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض راوی اس حدیث کو محمد بن سوقة سے بھی اس سند سے اسی کی مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر علی بن عاصم پر اسی

فَيَقُولَانِ لَهُ نَمِ كَنُومَةِ الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُسَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَذَرُ فَيَقُولَانِ قَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ التَّيْمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَمِ عَلَيْهِ فَتَحْتَلِفُ أَصْلَاحُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعِدَةٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ غُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَى مُصَابًا ۱۰۶۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَاعِلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَاوَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَيُقَالُ أَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ

بِهِ عَلَىٰ نَحْوِ غَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَقَمُوا عَلَيْهِ .

۷۳۲: باب جمعة کے دن مرنے والے کی فضیلت

۱۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کوفت ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ربیعہ بن سیف اسے عبدالرحمن حبلی سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث سنی ہو۔

۷۳۳: باب جنازہ میں جلدی کرنا

۱۰۶۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (من سب رشتہ) مل جائے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

۷۳۴: باب تعزیت کی فضیلت

۱۰۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی عورت سے اس کے بیٹے کے فوت ہو جانے پر تعزیت کی۔ اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۷۳۵: باب نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

۱۰۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۷۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبُدُ الرَّحْمَنَ بْنَ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ الْقَعْدِيُّ قَالَ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ إِنَّمَا يَرَوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

۷۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ .

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبُدُ اللَّهَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَنْتَ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيُّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوفًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَا أَرَى إِسْنَادَهُ مُتَّصِلًا .

۷۳۴: بَابُ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَائِبُ ابْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أُمُّ الْأَسْوَدُ عَنْ مَنِئِيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى ثَكْلِي كُنْتُ تُرْدَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي .

۷۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْمَاعِيلَ ابْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دایں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ باندھنا ضروری ہیں لیکن بعض اہل علم کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی دوسری نمازوں کی طرح ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

۷۳۶: باب مؤمن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے

جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کر دے

۱۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا دل اس کے قرض ہی کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

۱۰۶۹: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا دل و جان لگا رہتا ہے اپنے قرض میں یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی حدیث سے صحیح ہے۔

أَبَانُ الْوَرَّاقِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ لَا يَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلِلشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَوْءَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَذَكَرَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَقْبِضُ بِسُومِيهِ عَلَى شِمَالِهِ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى يَقْبِضُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۷۳۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ

بِذَنبِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ زَالِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِذَنبِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ.

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَمَرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِذَنبِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلِ.

أَبْوَابُ النِّكَاحِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نِكَاحُ كَ بَابِ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشَّيْمَالِ عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَاكُ
وَالنِّكَاحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ
مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعُكَافٍ حَدِيثُ
أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِدَاشٍ نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ
الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشَّيْمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ
وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشَّيْمَالِ وَحَدِيثُ
حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَصَحُّ.

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
نَاسِقِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ
عَلَيْكُمْ بِالْبَاءِ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَخْضَنُ لِلْفَرْجِ
فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ الْبَاءَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ
الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۰: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار
چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیاء کرنا، عطر لگانا،
مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ اس باب میں حضرت عثمان،
ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابر اور عکاف
رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ایوب رضی اللہ
عنہ حسن غریب ہے۔

۱۰۷۱: ہم سے روایت کی محمود بن خدش نے انہوں نے عبداللہ بن
عوام سے انہوں نے حجج سے انہوں نے ماکول سے انہوں نے ابو
اشل سے انہوں نے ابویوب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے
حفص کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں پھر یہی حدیث ہشیم،
محمد بن یزید واسطی، معاویہ اور کئی روای بھی حجج سے وہ مکوں سے
اور وہ ابویوب سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ابوشمال کا ذکر نہیں
کرتے۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث اصح ہے۔

۱۰۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم جوان تھے
لیکن نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے جوانوں تم ضرور نکاح کرو کیونکہ یہ آنکھوں
کو نیچے رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ جسے نکاح کی
طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے حق میں گویا
خصی کرنا ہے (یعنی شہوت ختم ہو جاتی ہے) یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

۱۰۷۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں عمرہ سے اسی حدیث کی مثل اور کئی راوی اعمش سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو معاویہ اور محم ربیع بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۳۸: باب ترک نکاح کی ممانعت

۱۰۷۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہیں دی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب نخصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک نکاح کی ممانعت فرمائی۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا“ (ترجمہ ”یعنی ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور انہیں پیادیاں اور اوراد عطا فرمائی“) اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک، عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ اس حدیث بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۷۳۹: باب جس کی دینداری

پسند کرو اس سے نکاح کرو

۱۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۷۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَاعِبُ الرَّزَّاقِ نَاعِمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أِذْنٌ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُصْرِيُّ قَالُوا نَاعِمٌ عَنِ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

۷۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَضَّوْا

دِينَهُ فَرِّضُوا جُوهَ

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ وَثِيكَةَ النَّضْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

دے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بہت بڑا فساد ہوگا۔ اس باب میں ابو حاتم مزیٰی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں عبد الحمید بن سہیان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد، ابن عجلان سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں حدیث لیث اشہ اور حدیث عبد الحمید محفوظ ہے۔

۱۰۷۷: حضرت ابو حاتم مزیٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ مفلس ہی کیوں نہ ہو۔ فرمایا اگر اس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اسی سے نکاح کر دو۔ یہی الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حاتم مزیٰی کی صحابیت ثابت ہے۔ لیکن ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

۷۴۰: باب لوگ تین

چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے لہذا تم دیندار عورت کو نکاح کے لئے اختیار کرو۔ (پھر فرمایا) تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ اس باب میں عوف بن مالک، عائشہ، عبد اللہ بن عمرو، اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ خُوِّلَفَ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ اللَّيْثِ أَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيثُ عَبْدِ الْحَمِيدِ مَحْفُوظًا.

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدِ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكَحُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ قَالَ إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكَحُوهُ فَلَسْتُ مَرَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ أَبُو حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۷۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَنْكِحُ

عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَاسِطُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرُقِيُّ نَاعِبُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَرْأَةُ تَنْكِحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَحَمَا لَهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبُّسُ يَذَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ

إِلَى الْمُخْطُوبَةِ

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُنْ أَبِي زَائِدَةَ ثُبِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّي عَنِ الْمُصْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهَا خَطَّتْ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَكُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَلَمْ يَرْمِهَا مُحَرَّمًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَكُمَا قَالَ أُخْرَى أَنْ تَذُومَ الْمُؤَدَّةُ بَيْنَكُمَا .

۷۴۱: باب جس عورت سے پیغام نکاح کرے

اس کو دیکھ لینا

۱۰۷۹: حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا (یعنی منگنی کی) پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو۔ یہ تمہاری محبت کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس باب میں محمد بن مسلمہؓ، جابرؓ، ابی حمیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ جس عورت کو آدمی نکاح کا پیغام بھیجے اس کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جس کو دیکھنا حرام ہو۔ ام احمدؓ اور اسحاقؓ کا یہی قول ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادؓ "اُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ" کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

۷۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِغْلَانِ النِّكَاحِ

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ بْنُ أَبِي بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجَمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْ مَا بَيْنَ الْخَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفْ وَالصُّوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ الرُّبَيْعِ وَبَنِي مُغَوِذٍ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا وَمُحَمَّدُ ابْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ .

۷۴۲: باب نکاح کا اعلان کرنا

۱۰۸۰: محمد بن حاطبؓ حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حرام اور حلال کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور آواز کا ہے (یعنی حرام چوری سے اور حلال شہرت سے ہوتا ہے) اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ربیعؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن حاطبؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابویؓ کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔ انہیں ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ محمد بن حاطب نے اپنے بچپن کے زمانے میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔

۱۰۸۱: حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نکاح کی تشہیر کرو۔ اسے مسجدوں میں کیا کرو اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاریؓ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی شیح سے تفسیر

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابِرُ بْنُ هُرُونَ نَاعِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْلُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْذُّفُوفِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَيْسَى بْنُ

روایت کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

۱۰۸۲۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن غفرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی صبح میرے ہاں تشریف لائے اور متر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن زکوان) تم بیٹھو۔ ہماری لونڈیاں دف بجاتی اور ہمارے ہاؤ اجداد میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے ان کے متعلق مرثیہ گاری تھی یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے یہ شعر پڑھا ”وَلَيْسَا نَبِيٌّ يَعْنَمُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ لَهَا اسْكُنِي عَنْ هَذِهِ وَقُولِي الَّتِي كُنْتَ تَقُولِينَ قَبْلَهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔“

۷۴۳: باب کہ نکاح کرنے والے کو کیا کہا جائے

۱۰۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے سنے یوں دعا فرماتے ”بَارَكَ اللَّهُ“ الخ (ترجمہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے) اس باب میں عقیل بن ابی طالبؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۷۴۴: باب جب بیوی کے پاس جائے تو

کیا کہے؟

۱۰۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے (صحبت کے لئے) تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ (اللہ کے نام کے ساتھ! اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی ہو تو اسے

مَيْمُونُ الْأَنْصَارِيِّ يُصَعِّقُ فِي الْحَدِيثِ وَعَيْسَى بْنُ مَيْمُونٍ الَّذِي يَرَوِي عَنْ أَبِي أَبِي نَحِيحٍ التَّصْيِيرُ هُوَ ثَقَّةٌ۔
۱۰۸۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَابِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَاحِلِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ عِدَاةُ بَيْتِي فَحَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا حَلَسَكَ نَبِيٌّ وَجَوَازِيَاتُ لَنَا يَضْرِبُنَّ يَدَ فَرْجِنَ وَيَنْدُبُنَّ مَنْ قُبِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ أَحَدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْنَمُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ لَهَا اسْكُنِي عَنْ هَذِهِ وَقُولِي الَّتِي كُنْتَ تَقُولِينَ قَبْلَهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۴۳: باب مَا يَقَالُ لِلْمَتَزَوِّجِ

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَرِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَخَصَّ بِنِكَاحِي خَيْرٌ وَلِي الْأَبَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۴۴: باب مَا جَاءَ فِيَمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ

عَلَى أَهْلِهِ؟

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَمْرٍو نَاسِبِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ نَصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا لِلشَّيْطَانِ وَحَبِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَصُرْهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ

شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي

۷۴۵: باب وہ اوقات

يَسْتَحِبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ زَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَاسُفِيْنُ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
شَوَالٍ وَبَنِي بَنِي فِي شَوَالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ
يُنْسَى بِبَنَاتِهَا فِي شَوَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
لَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

۱۰۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح
کیا پھر صحبت بھی شوال میں کی۔ حضرت عائشہ اپنی سہیلیوں کی
سہاگ رات شوال میں ہونا پسند کرتی تھیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ثوری کی اسامیل سے روایت کے
ذریعہ جانتے ہیں۔

۷۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

۷۴۶: باب ولیمہ

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
آثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً
عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
أَوْ لِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُفَّانٍ حَدِيثُ أَنَسِ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ
نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ وَثَلَاثٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ
هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ.

۱۰۸۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن نبی
اکرم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کے بدن یا کپڑوں پر زرد
رنگ کا اثر دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عبدالرحمن نے عرض کیا میں
نے گھٹلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں مبارک کرے۔ دعوت ولیمہ
کرو اگرچہ ایک کبریٰ ہی سے ہو۔ اس باب میں ابن مسعود،
عائشہ، جابر، زہیر بن عثمان سے روایت ہے۔ حدیث انس
حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ایک گھٹلی کے
برابر سونا تین درہم اور درہم کے تہائی حصے کے برابر ہوتا ہے۔
اسحق کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
وَالِدِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ نُوْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ
بِنْتِ حُجَيْجٍ بِسَوِيْقٍ وَتَمَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حسی سے نکاح پر سوا اور
کھجور سے ولیمہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاسُفِيَانُ عَنْ
سُفْيَانَ نَحْوِ هَذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ

۱۰۸۸: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے
انہوں نے سفیان سے اسی کی مثل روایت کی کئی لوگوں نے یہ
حدیث ابن عیینہ انہوں نے زہری انہوں نے انس سے اور اس

میں وائل کا ذکر نہیں کیا۔ وائل اپنے بیٹے نوف سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں ترمذی میں کرتے ہیں کیونکہ کبھی وائل کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے۔

۱۰۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا یا کھانا یا کھانا ہے۔ لہذا جو کوئی شہرت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام لوگوں کو سنائے گا (یعنی اس کے لئے آخرت میں کوئی بدلہ نہیں) ہم حدیث ابن مسعودؓ کو مرفوعاً صرف زیاد بن عبد اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطے سے کتب کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبد اللہ با عزت ہونے کے باوجود حدیث میں جھوٹ بولتے ہیں۔

۷۴۷: باب دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: باب بن بلائے ولیمہ

میں جانا

۱۰۹۱: حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابو شعیب اپنے غلام لحام کے پاس آیا اور اسے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا پکاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ غلام نے کھانا پکایا تو اس نے نبی اکرم ﷺ کو ہم نشینوں سمیت بلوایا۔ پس آپ

عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَبَّمَا ذَكَرَهُ.

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَزَّادُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَاعِطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَثِيرُ الْغَرَالِبِ وَالْمَنَاقِبِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكَانَ زَيْدُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَعَ شَرَفِهِ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ.

۷۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْجَابَةِ الدَّاعِي

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَاشِرُ ابْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ إِذَا دُعِيَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَبِي أَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۷۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَجِيءُ

إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ أَحْصَامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا مَا يَكْفِي خَمْسَةَ فَنَظَرْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُورَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ

ﷺ کے ساتھ ایک ایسے شخص بھی چل دیا جو دعوت دینے کے وقت موجود نہیں تھا۔ آپ ﷺ جب دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو اس سے فرمایا ہمارے ساتھ ایک ایسے شخص بھی ہے جو دعوت دیتے وقت موجود نہیں تھا اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آجائے۔ ابو شعیب نے عرض کیا ہم نے اجازت دی وہ بھی آجائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجَلَسَا هُ الذَّيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۷۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَنْكَارِ

باب کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بارے میں ۱۰۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ فرمایا کسی کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا وہ تم سے کھینچی اور تم اس سے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد (عبداللہ) فوت ہو گئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے (راوی کو شک ہے) پس میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی گمرانی کر سکے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحِمًا عَنْ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتُ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ تَيْتًا فَقُلْتُ لَا بَلْ تَيْتًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَعَا فَبِحُثِّ بَيْنَ بَقُومٍ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ حَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ الابی اب: نکاح میں ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے معاملات میں نہیں اس وجہ سے احناف کے نزدیک دوسرے معاملات کی طرح محض یہ ایک معاملہ نہیں بلکہ یہ بھی عبادت ہے۔ غلبہ شہوت کی صورت میں نکاح ضروری ہے۔ چنانچہ ایسے شخص مہر اور نان نفقہ پر قدرت رکھنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر قدرت ہونے کے باوجود اگر نکاح نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا اگر غلبہ شہوت نہیں تو نکاح مسنون ہے (۲) اسلام نے نسب اور حرمت (پیشہ) کا اعتبار کیا ہے یعنی عمدہ اخلاق والے اور اپنے پیشہ اور نسب والے کو نکاح کر کے دو اس کو کفالت کہتے ہیں یہ اسلام کے اصول مساوات کے منافی نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک مرد کا اپنی بیوی کو دیکھنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے (۴) نکاح کے موقع پر دف بجانا جائز ہے لیکن آلات موسیقی کے ذریعے گانا بجانا جائز نہیں اس لئے قرآن و سنت سے موسیقی کے تمام آلات کی حرمت ثابت ہے۔ (۵) ولیمہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسنون ہے بشرطیکہ فضول خرچی اور نمود و نمائش مقصود نہ ہو۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نکاح کے بعد آپ ﷺ کو اطلاع دی اس سے نکاح میں سادگی کا پسندیدہ اور مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۷۵۰: باب ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۱۰۹۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے جماع کیا تو اس پر مہر واجب ہو جائے گا۔ کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اگر ان کے درمیان کوئی جھگڑا ہو جائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی (یعنی وارث) نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ابوب، سفیان ثوری اور کئی حفاظ حدیث ابن جریج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو موسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبد اللہ، ابو عوانہ۔ زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع، ابواسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ ابو عبیدہ حداد، یونس بن ابواسحق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں اور اس میں ابواسحق کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یونس بن ابواسحق سے بھی ابو بردہ کے حوالے سے مرفوعاً مروی ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری بھی ابواسحق سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان کے بعض

۷۵۰: بَاب مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح وَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَآلِيسَ.

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْتَهَا فَبِنِكَاحِهَا بَاطِلٌ فَبِنِكَاحِهَا بَاطِلٌ فَبِنِكَاحِهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اشْتَبَحُوا فَالْأُسْلُطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَهُ هَذَا وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَهْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُو عُيَيْنَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ

ساتھی بھی سفیان سے وہ ابواحق سے وہ ابو بردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ میرے نزدیک ابواحق کی ابو بردہ سے اور ان کی ابو موسیٰ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ ان تمام راویوں کا جو ابواحق سے روایت کرتے ہیں۔ ابواحق سے حدیث سننا مختلف اوقات میں تھا۔ اگرچہ سفیان اور شعبہ ان سب سے زیادہ اہمیت اور احفظ ہیں۔ پس کئی راویوں کی روایت میرے نزدیک (یعنی امام ترمذی) اصح و اشد ہے۔ اس لیے کہ ثوری اور شعبہ دونوں نے یہ حدیث اس ابواحق سے ایک ہی وقت میں سنی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ محمود بن غیلان، ابو داؤد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعبہ نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو ابواحق سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے ابو بردہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں پس یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں نے یہ حدیث ایک ہی وقت میں سنی جب کہ دوسرے راویوں نے مختلف اوقات میں سنی پھر اسراہیل ابواحق کی روایتوں کو اچھی طرح یاد رکھنے والے ہیں۔ محمد بن شعیبہ، عبد الرحمن بن مہری کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ثوری کی جو احادیث مجھ سے چھوٹی گئی ہیں وہ اسراہیل ہی پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے چھوٹی ہیں کیونکہ یہ انہیں اچھی طرح یاد رکھتے تھے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا“ حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن جزج، سلیمان بن موسیٰ سے وہ زہری سے وہ عروہ رضی اللہ عنہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ پھر حجاج بن ارطاة اور جعفر بن ربیعہ بھی زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ہشام بھی اپنے والد سے وہ حضرت

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سَفْيَانَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَلَا يَصِحُّ وَرَوَاهُ هُوَلَاءُ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ عِنْدِي أَصَحُّ لِأَنَّهُ سَمِعَهُمْ مِنْ أَبِي إِسْحَقَ فِي أَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ أَحْفَظُ وَتَبَتْ مِنْ جَمِيعِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ رَوَاةَ هَؤُلَاءِ عِنْدِي أَشْبَهُ وَأَصَحُّ لِأَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيُّ سَمِعَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي إِسْحَقَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَابَهُ دَاوُدُ ابْنُ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ أَبَا إِسْحَقَ أَسَمِعْتَ أَبَا بُرْدَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ لُذَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ وَإِسْرَائِيلُ هُوَ تَبَتْ فِي أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا فَاتَنِي الْبُذْيُ فَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بِهِ أَمَّ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ حَدِيثُ حَسَنٍ وَرَوَى بَنُو جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحُجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عائشہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں بعض محدثین زہری کی بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا، عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں کلام کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے ملاقات کی اور اسی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ لہذا اسی وجہ سے اس حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا حدیث کے یہ الفاظ صرف اسماعیل بن ابراہیم ہی ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔ ان کے نزدیک بھی یہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ ”ولی کے بغیر نکاح نہیں“ پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالبؓ، عبداللہ بن عباسؓ، ابو ہریرہؓ وغیرہم شامل ہیں۔ بعض فقہاء تابعینؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ سعید بن مسیب، حسن بصریؒ، شریح، ابراہیم نخعیؒ عمر بن عبدالعزیزؒ وغیرہم ان تابعین میں شامل ہیں سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالکؒ، عبداللہ بن مبارک شافعیؒ، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۱: باب بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں

۱۰۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی عورتیں وہی ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر کے باب میں مرفوع اور کتاب الطلاق میں موقوف نقل کی ہے۔

۱۰۹۶: تھیمہ، غندر سے، وہ سعید سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور اسے مرفوع نہیں کرتے اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میں علم نہیں کہ اسے عبدالاعلیٰ کے علاوہ کسی اور نے مرفوعاً

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَانْكُرَهُ فَضَعُفُوا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسَمَاعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رُوَيْدٍ مَسْمُوعٍ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ فَقَهَائِهِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشَرِيحٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۷۵۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَغْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُعَايَا اللَّائِي يُنْكَحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

روایت کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ اسے سعید سے اور وہ قتادہ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ پھر عبدالاعلیٰ ہی اسے سعید سے موقوفاً بھی روایت کرتے ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ انہوں نے فرمایا گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کئی راوی سعید بن عروبہ سے بھی اسی کے مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ علماء صحابہؓ تابعینؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا۔ سلف میں سے کسی کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں۔ الہت علماء متاخرین کی ایک جماعت کا اس میں اختلاف ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر ایک گواہ دوسرے کے بعد گواہی دے تو کیا حکم ہے۔ چنانچہ اکثر علماء کو فہ اور دیگر علماء کا قول ہے کہ اگر دونوں گواہ بیک وقت نکاح کے وقت موجود نہ ہوں تو ایسا نکاح جائز نہیں۔ بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ اگر دونوں بیک وقت موجود نہ ہوں اور یکے بعد دیگرے گواہی دیں تو نکاح صحیح ہے۔ بشرطیکہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے اور اسحق بن ابراہیمؒ کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۲: باب خطبہ نکاح

۱۰۹۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں نماز کے لئے تشہد سکھانے کے ساتھ ساتھ حاجت کے لئے بھی تشہد سکھایا۔ آپؐ نے فرمایا نماز میں اس طرح تشہد پڑھو "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ..... وَرَسُولُهُ تَبَكَ (ترجمہ تمام قولی عبدنی) ورمالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اور حاجات جیسے کہ نکاح وغیرہ کا تشہد یہ ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ

قِتَادَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا الصَّحِيحُ مَارُوى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَيِّنَةً وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوُ هَذَا مَرْفُوعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشَهِودٍ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي ذَلِكَ عِنْدَنَا مَنْ مَطَى مِنْهُمْ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ حَتَّى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عَقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ أَنَّهُ جَائِزٌ إِذَا اُعْتُزِلَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَيَمَاحِكِي عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ تَجُوزُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۵۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَنْشَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ

نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
 أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا
 مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالِ عِبْتُ فَقَسَرَ أَنَا
 سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
 وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَ
 رْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَقُولُوا
 قَوْلًا سَدِيدًا آيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
 حَاتِمٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ حَسَنٍ رَوَاهُ
 الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَامُ الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ جَمَعَهُمَا
 فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ وَأَبِي
 عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ
 الْعِلْمِ إِنَّ الْبَيْكَاكِ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ
 سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

الحق سے وہ ابو حوص اور ابو عبیدہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے اور وہ نبی اکرم سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ نکاح خطبہ کے بغیر بھی جائز ہے۔ سفیان ثوری اور کئی اہل علم کا یہی قول ہے۔

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
 عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا
 تَشْهَدُ فِيهَا كَالْيَدِ الْجُلْمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْصَارِ

الْبُكَرِ وَالشَّيْبِ

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
 يُونُسَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

وَرَسُولُهُ تَحْتَ تَعْرِيفِ اللَّهِ كَلِّ لَمْ يَكُنْ بِمِثْلِ هَذَا
 مَا كُنْتُ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ
 اَعْمَالِ كِي بَرَايَتِي سِي لَلَّ كِي پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت
 دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے
 کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
 کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے
 بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تین آیات
 پڑھتے تھے۔ عثر بن قاسم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ان کی
 تفصیل (یوں) بیان کی "اتَّقُوا اللَّهَ....." (ترجمہ: "اللہ
 سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت
 اسلام میں ہی موت آئے۔ اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم سوال
 کرتے ہو اور رشتے داروں کا خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ تم پر نگران
 ہے۔ اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔" اس باب میں حضرت
 عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبد اللہ حسن ہے۔
 یہ حدیث اعش ابو اسحق سے وہ ابو عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے
 مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی ابو اسحق سے اور وہ ابو عبیدہ سے
 بحوالہ عبد اللہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔
 اسلئے کہ اسرائیل نے دونوں سندوں کو جمع کر دیا ہے۔ اسرائیل ابو

۱۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ
 میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔ یہ حدیث حسن
 غریب ہے۔

۷۵۳: باب کنواری اور بیوہ کی

اجازت

۱۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری اور بیوہ دونوں کا نکاح

ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور عرس بن عبیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اگرچہ اسکا والد ہی اسکا نکاح کرنا چاہے اور اگر اس کے والد نے اس کی رضامندی کے بغیر نکاح کر دیا تو اکثر اہل علم کے نزدیک نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جب کہ کنواری لڑکی کے نکاح کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کو ذہاب اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اگر بالغ کنواری لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے اس کی رضامندی کے بغیر کیا تو یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ بعض علماء مدینہ کہتے ہیں کنواری لڑکی کا باپ اگر اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود یہ نکاح جائز ہے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں“ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے اور فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے کامطرب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر

سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكَحُ الْفَتَى حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَلَا تَنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْفَتَى لَا تُزَوَّجُ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَإِنْ زَوَّجَهَا الْآبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْذِنَهَا فَكُرِهَتْ ذَلِكَ فَالِنِكَاحِ مَفْسُوحٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْأَنْكَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ الْأَبَاءُ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْآبَ إِذَا زَوَّجَ الْبُكَرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيجِ الْآبِ فَالِنِكَاحِ مَفْسُوحٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَزْوِيجُ الْآبِ عَلَى الْبُكَرِ جَائِزٌ وَإِنْ كُرِهَتْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقٍ .

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقُضَيْبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآيَمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تَسْتَأْذِنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَحْتَجُّونَ بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ بُولِيٍّ وَهَكَذَا افْتَى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بُولِيٍّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ أَكْثَرِ

اس کا نکاح نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔
جیسے کہ خساء بنت خدام کی حدیث میں ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور
ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر ان کا نکاح کر دیا تو نبی
کریم ﷺ نے نکاح کو فسخ کر دیا۔

۷۵۴: باب یتیم لڑکی

پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں

۱۱۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: یتیم لڑکی سے بھی نکاح کے لئے اس کی اجازت لی جائے
اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہے اور اگر وہ انکار
کر دے تو اس پر کوئی جبر نہیں۔ اس باب میں ابو موسیٰؓ اور ابن عمرؓ
سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو
ہریرہؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا اس
کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا تو یہ موقوف ہے۔ یہاں تک کہ
وہ بالغ ہو جائے پھر اسے اختیار ہے کہ چاہے تو قبول کرے اور
اگر چاہے تو ختم کر دے۔ بعض تابعین وغیرہم کا بھی یہی قول
ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا بلوغت سے پہلے نکاح
کرنا جائز نہیں اور نہ ہی نکاح میں اختیار دینا جائز ہے۔ سفیان
ثوریؒ شافعیؒ اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ
کہتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا نو سال کی عمر میں اس کی رضامندی
سے نکاح کیا گیا تو جوانی کے بعد اس کو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔
ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے
ان کے ساتھ نو سال کی عمر میں شب زفاف (یعنی سہاگ
رات) گزار دی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر لڑکی کی عمر نو
سال ہو تو وہ مکمل جوان ہے۔

۷۵۵: باب اگر دو ولی دو مختلف

جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے

۱۱۰۲: حضرت سرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا إِلَّا بِرِضَاهَا وَأَمْرُهَا فَإِنْ
زَوَّجَهَا فَالْبَيْكَاخُ مَفْسُوحٌ عَلَى حَدِيثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ
خَدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُو هَارِثٍ نَتَبَ فَاكْرَهَتْ ذَلِكَ
فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

۷۵۴: بَاب مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ

الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي
نَفْسِهَا إِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ
عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو
عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ
أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا زَوَّجَتْ فَالْبَيْكَاخُ مَوْفُوقٌ حَتَّى تَبْلُغَ
فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي إِجَارَةِ النِّكَاحِ أَوْ لِفُسْخِهِ
وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ السَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْيَتِيمَةِ حَتَّى تَبْلُغَ وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي
النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِ
هَمَّا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِذَا بَلَغَتْ
الْيَتِيمَةُ تَسَعُ سِنِينَ فَرُوجَتْ فَالْبَيْكَاخُ جَائِزٌ
وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَذَرَ كَتَّ وَاجْتَبَاهَا حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ
سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتْ الْجَارِيَةُ تِسْعَ
سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ.

۷۵۵: بَاب مَا جَاءَ فِي

الْوَلِيِّينِ يُزَوِّجَانِ

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي

ﷺ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے اس کا دوہجہ نکاح کر دیا۔ (یعنی دو آدمیوں کے ساتھ) تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی بیوی ہوگی اور اسی طرح اگر کوئی شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کرے گا تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی عورت کے دو ولی ہوں اور ایک اس کا نکاح کر دے لیکن دوسرے کو اس کا علم نہ ہو اور وہ بھی کہیں اور نکاح کر دے تو وہ پہلے والے کی بیوی ہے اور دوسرا نکاح باطل ہے اور اگر دونوں ایک ہی وقت میں نکاح کریں تو دونوں کا ہی باطل ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۶: باب غلام کا اپنے مالک کی اجازت

کے بغیر نکاح کرنا

۱۱۰۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد، اسحاقؒ اور دوسرے حضرات کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۰۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

غُرُوبُهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلَيَّانَ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيِّينِ قَبْلَ الْآخَرِ فَنِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخِرِ مَفْسُوخٌ وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۷۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ

بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَالِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَزَوَّى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ لَا يَجُوزُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَغَيْرِهِمَا.

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ نَابِئُ نَابِئِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۵۷: بَاب مَا جَاءَ فِي مَهْرِ النِّسَاءِ

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا نَاشِعَةُ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِرَازَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَا لِكَ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَآبِي سَعِيدٍ وَآنَسٍ وَعَالِشَةَ وَجَابِرٍ وَآبِي خَدْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَهْرُ عَلَى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ مَا لِكَ بْنُ أَنَسٍ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ .

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْهِ الْخَلَّالُ نَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تَصَدِّقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَ إِنِّي أُعْطِيَتْهَا جِلْسَتٌ وَلَا إِذَا رَكَ فَالتَّمَسَّ شَيْئًا فَقَالَ مَا جِدْتُهَا التَّمَسَّ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ فَالتَّمَسَّ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا السُّورِ سَمَّا هَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۵۷: بَاب عَوْرَتُونَ كَامِهَر

۱۱۰۵: عاصم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے ان کے والد کے حوالے سے سنا کہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوئیاں مہر مقرر کر کے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم جوئیوں کے بدلے میں اپنی جان و مال دینے پر راضی ہو: اس نے عرض کیا! ہاں پس آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ہریرہؓ، سہل بن سعدؓ، ابو سعیدؓ، انسؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سلمیٰ سے بھی روایت ہے۔ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مہر کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں ہذا زوجین جس پر متفق ہو جائیں وہی مہر ہے۔ سفیان ثوریؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مہر چار دینار سے کم نہیں۔ بعض اہل کوفہ (احناف) فرماتے ہیں کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۰۶: حضرت سہل بن سعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، میں نے خود کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا۔ پھر کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس مہر کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا۔ میرے پاس صرف یہی تمہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اپنا تمہیں اسے دو گے تو خود خالی بیٹھے رہو گے۔ پس تم کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ وہ بڑے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پا کر وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے قرآن میں سے کچھ حفظ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ جی

ہاں۔ فلاں سورتیں یاد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے ان سورتوں کے عوض جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کر لیا تو جائز ہے۔ عورت کو قرآن کی سورتیں سکھا دے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہو جائیگا۔ اہل کوفہ احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۷: ابو جعفر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار عورتوں کا مہر زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حق دار تھے۔ مجھے علم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے ساتھ یا اپنی بیٹیوں کے نکاحوں میں بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو جعفر کا نام ہرم ہے۔ اہل علم کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی (۲۸۰) درہم ہوئے۔

۵۸: باب آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

۱۱۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے حضرات کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو مہر مقرر کرنا مکروہ ہے۔ ان کے نزدیک آزادی کے علاوہ مہر مقرر کرنا چاہیے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۵۹: باب (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصَدِّقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَيُعَلِّمُهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِطِيَانُ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَطَّابِ أَلَا لَا تَعَالَوْا صَدَقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَِا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةِ أَوْقِيَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرَمٌ وَالْوَقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ وَاقِيَّةً هُوَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتَقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا ۱۱۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ قَنَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا فِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُجْعَلَ عَتَقُهَا صَدَاقَهَا حَتَّى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعَتَقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي

الْفَصْلُ فِي ذَلِكَ

کی فضیلت

۱۱۰۹: حضرت ابو بردہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کو دو ہزار ثواب دیا جائے گا۔ وہ عدم جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا سے دو گن اجر ملے گا۔ یہ شخص جس کی ملکیت میں خوبصورت وعذی ہو وہ اس کی اچھی تربیت کرنے پھر اسے آزاد کر کے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے نکاح کرے تو اسے بھی دو گن ثواب ملے گا اور تیسرا وہ شخص جو پہلی کتاب پر بھی (یعنی توراۃ، زبور، انجیل) ایمان لایا اور پھر دوسری کتاب نازل ہوئی (یعنی قرآن) تو اس پر بھی ایمان لایا۔ اس کے لئے بھی دو گن ثواب ہے۔

۱۱۱۰: ہم سے روایت کی ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ حنفی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے۔ ابو بردہ بن موسیٰ کا نام عمر بن عبد اللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حنفی سے روایت کی ہے۔

۶۰: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے

بعد اس سے صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا

وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

۱۱۱۱: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اس سے صحبت بھی کرے اس کے لئے اس عورت کی ترکی سے نکاح کرنا ناجائز نہیں۔ لیکن اگر صحبت نہ ہو تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی ماں اس پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس نے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام ترمذی

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَوْمُونَ آخِرُهُمْ مَرَّتَيْنِ عَمَدٌ آذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ فَبِذَلِكَ يَوْمَنِي أَجْرَةٌ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَصِيئَةٌ فَادَّبَهَا فَاحْسَنَ اَدْبَابَهَا اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَتَغَيَّرُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَبِذَلِكَ يَوْمَنِي أَجْرَةٌ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَأَمَنَ بِهِ فَبِذَلِكَ يَوْمَنِي آخِرَةٌ مَرَّتَيْنِ۔

۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيفِيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَنَفِيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ ابْنِ حَنَفِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ۔

۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ

الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَتَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ بِكَاحِ ابْنَتِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيُبْكِحْ ابْنَتَهَا وَابْنُهَا رَجُلٍ كَتَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوَّلَهُ ثُمَّ دَخَلَ فَلَا يَحِلُّ لَهُ بِكَاحِ امْرَأَتِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصُحُّ مِنْ قَلِيلٍ رِسَالِهِ

وَأَيْمًا رَوَاهُ ابْنُ لَهْيَعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ
عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبْنُ
لَهْيَعَةَ يَضَعَفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ
امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلٌّ لَهُ أَنْ
يُنْكَحَ ابْنَتَهَا وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فَطَلَّقَهَا
قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ امِّهَا
لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأُمَّهَاتُ نِسَاءِكُمْ) وَهُوَ
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں ابن لہیعہ، مثنیٰ بن صباح
اور وہ عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ابن لہیعہ اور مثنیٰ
دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل
ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے
اس سے صحبت کے بغیر طلاق دے دے تو اس کی بیٹی اس کے
سے حلال ہے لیکن بیوی کی ماں اس پر ہر صورت میں حرام ہے
چاہے وہ اس کے ساتھ (یعنی اپنی بیوی) صحبت کر کے طلاق
دے یا اس سے پہلے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”
وَأُمَّهَاتُكُمْ“ اور تمہاری بیویوں کی ماں (تمہارے لئے
حرام ہیں) امام شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرَ فَيُطَلِّقَهَا قَبْلَ

أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۷۶۱: باب جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے

اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے

لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے

۱۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں رفاعہ

کے نکاح میں تھی کہ انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر

میں نے عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ شادی کی لیکن ان کے

پاس کچھ نہیں مگر جیسے کو نایا کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے (یعنی جماع

کی قوت نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ دوبارہ

رفاعہ کے نکاح میں آ جاؤ؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم

دونوں (یعنی عبدالرحمن اور تم) ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو

(یعنی جماع کی لذت حاصل نہ کر لو) اس باب میں ابن عمرؓ،

انسؓ، رمیصاءؓ، یغمیصاءؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت

عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ اور دوسرے اہل

علم کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق

دے پھر وہ عورت کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور وہ

آدمی جماع سے پہلے طلاق دے دے تو وہ عورت پہلے خاوند

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ

قَالَا نَاسَفِيَانِ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْفَرَزْطِيِّ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي

كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجْتُ

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ

الثُّوبِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ

لَا حَتَّى تَلْدُو قِيَّ غَسِيلَتَهُ وَتَلْدُو قِيَّ غَسِيلَتِكَ وَهِيَ

الْبَابُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالرَّمِصَاءِ أَوْ

الْيَغْمِصَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ

حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ غَاثَةِ

أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ

کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس عورت سے جماع کرے۔

۷۶۲: باب حلالہ کرنے اور کرانے والا

۱۱۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث معلول ہے۔ اشعث بن عبد الرحمن بھی خالد سے وہ عامر سے وہ حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ عامر سے وہ جابر سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ مجالد بن سعید بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جن میں احمد بن حنبل بھی شامل ہیں عبد اللہ بن نمیر بھی یہ حدیث مجالد سے وہ عامر سے وہ جابر سے اور وہ علی سے نقل کرتے ہیں۔ اس روایت میں ابن نمیر وہم کرتے ہیں اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مغیرہ، ابن ابو خالد سے اور کئی راوی بھی شعبی سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۴: ہم سے روایت بیان کی محمود بن غیلان نے ابو احمد سے وہ سفیان سے وہ ابو قیس سے وہ ہزبل بن شریح سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو القیس کا نام عبد الرحمن بن ثروان ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث مختلف سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبد اللہ بن عمر اور کئی دوسرے صحابہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری

يَدْخُلُ بِهَا أَتَاهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَامِعَهَا الزَّوْجُ الْآخَرُ.

۷۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاشِئْتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَيْمِيُّ نَاجِيَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيثٌ مَقْلُوبٌ وَهَكَذَا رَوَى أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَغَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَائِمِ لِأَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا قَدْ وَهَمَ فِيهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيرَةُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاشِئْتُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْبِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثُرَوَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے جارود سے سنا کہ کبھی بھی اس کے قائل ہیں۔ کبھی فرماتے ہیں کہ اس باب میں اہل رائے کی رائے پھینک دینے کے قابل ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ سفیان کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی عورت سے اسی نیت سے نکاح کرے کہ اسے پہلے شوہر کے لئے حلال کر دے اور پھر اس کی چاہت ہو کہ وہ اسے اپنے ہی پاس رکھے تو دوسرا نکاح کرے کیونکہ پہلا نکاح صحیح نہیں۔

۶۳: باب نکاح متعة

۱۱۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پانچ گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں سبرہ چینی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کسی قدر اجازت منقول ہے لیکن بعد میں جب انہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔ اکثر اہل علم متعہ کو حرام کہتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ ابن مبارکؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۱۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب کوئی شخص کسی نئی جگہ جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنے دن کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا۔ تاکہ وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت اور اس کے اموال کی اصلاح کرے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ”إِلَّا عَلَىٰ“ (ترجمہ مگر صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے جماع کر سکتے ہو) تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں کے علاوہ ہر شرمگاہ حرام ہے۔

عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ أَنَّهُ قَالَ بِهَذَا وَقَالَ يَنْبَغِي أَنْ يُرْمَى بِهَذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الرَّأْيِ قَالَ وَكِيعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ لِيُحْلِلَهَا ثُمَّ بَدَّلَهُ أَنْ يُمَسِّكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُمَسِّكَهَا حَتَّى تَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ.

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِفِيَانِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بَنِي عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ عَلِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَاسْتَارَوْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ أَكْثَرَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ.

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاسِفِيَانِ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبُلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتْ الْآيَةُ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فُرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ.

میں جائز نہیں اور جو شخص کسی کے مال پر ظلم کرتے ہوئے قبضہ کر لے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو یوسف رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۱۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر تمام اہل علم کا عمل ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں۔ شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کو بغیر مہر مقرر کئے کسی کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کے نکاح میں دے۔ اس میں مہر مقرر نہیں ہوتا۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر اس پر مہر بھی مقرر کر دیا جائے تب بھی یہ حال نہیں اور یہ نکاح باطل ہو جائے گا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۶۵: باب پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی ایک شخص

کے نکاح میں جمع نہ ہوں

۱۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی نکاح میں موجودگی میں اس کی بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۱۱۲۰: ہم سے روایت کی نصر بن علی نے انہوں نے عبد الاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسن سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابوامامہؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابوموسیٰؓ اور سرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَلْبَ وَلَا شَغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ أَتَهَبَ تَهَبْتَ فَلَيْسَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي رِيحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَالِدِ بْنِ حُجْرٍ.

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنِ نَسَائِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَزَوْنِ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ الْأُخْرَى ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوحٌ وَلَا يَحِلُّ وَإِنْ جَعَلَ لَهَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يَفْرَأَنَ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهَا صَدَاقُ الْمَثَلِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۶۵: بَاب مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَاعَبُدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي خَرِيزَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَخَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ.

۱۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی اور بھتیجی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور پھر خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی اور بھانجی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا (یعنی بڑی کی موجودگی میں چھوٹی اور چھوٹی کی موجودگی میں بڑی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیثیں حسن صحیح ہیں۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لئے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں۔ اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات ثابت ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ یہ بھی صحیح ہے اور شعبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک شخص کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۶۶: باب عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرائط میں سے وف کے سب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگا ہوں کو حلال کیا۔

۱۱۲۳: ہم سے روایت کی ابو موسیٰ محمد بن ثنی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اور وہ عبد الحمید بن جعفر سے اس کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ بھی شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا۔ تو اسے اس شرط کو پورا کرنا چاہیے۔ بعض علماء شافعی، احمد اور اتحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مردی ہے آپ

نَادَاوُذُبْنُ أَبِي هِنْدٍ غَابِرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ لَحْمَتِهَا عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا أَوْ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا أَوْ الْخَالَاتُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا تُنْكَحَ الصَّغُورَى عَلَى الْكُبَرَى وَلَا الْكُبَرَى عَلَى الصَّغُورَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا أَنَّهُ لَا يَجُزُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا فَإِنْ نَكَحَ امْرَأَةً عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا أَوْ الْعَمَّةَ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا فَيُنْكَحُ الْأُخْرَى مِنْهُمَا مَفْسُوخٌ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ أَبُو عِيسَى أَذْرَكَ الشَّعْبِيُّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْهُ وَسَالَتْ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۷۶۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عَقْدِ النِّكَاحِ

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاوُكَيْعٌ نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيِّ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَابِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُؤْتَى بِهَا مَا اسْتَخْلَسْتُمْ بِهَا الْفُرُوجَ.

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَائِبُ حَيْبِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرٍ هَافَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي

ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی شرط ہر شرط پر مقدم ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک شوہر کا اپنی بیوی کو اس شرط کے وجود شہر سے دوسرے شہر لے جانا صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۷: باب اسلام لائے

وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لیں۔ معمر بھی زہری سے وہ سام سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو شعیب بن حمزہ وغیرہ زہری سے اور وہ محمد بن سوید ثقفی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ م بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی ان کے مد سے منقول یہ حدیث بھی صحیح ہے کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو حلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ تم ان سے رجوع کرو، ورنہ میں تمہاری قبر کو بھی ابو رعل کی قبر کی طرح رجم کروں گا۔ اس باب میں غیلان بن سلمہ کی حدیث پر اہل علم کا عمل ہے۔ جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں۔

۷۶۸: باب نو مسلم کے نکاح

میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۵: ابو وہب جیٹنی، ابن فیروز دیلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

طَالِبُ أَنَّهُ قَالَ شَرَطُ اللَّهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَأَنَّهُ رَأَى لِلرَّوْجِ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتْ اشْتَرَطَتْ عَلَى أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ

۷۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ

وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا هُنَّا ذُنَا عَبْدُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا هَكَذَا وَهُوَ مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَاسْمِعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إسماعِيلٍ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنَّمَا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتَرَجَعَنَّ نِسَاءُكَ أَوْ لَا رَجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رَجِمَ قَبْرُ أَبِي رِعَالٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ غِيلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۷۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْحِشْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدِّينَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَقَالَ

تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اپنے لئے منتخب کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو وہب حیثانی کا نام دیم بن ہوشع ہے۔

۷۶۹: باب وہ شخص

جو حاملہ لونڈی خریدے

۱۲۶: حضرت رومیع بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی (یعنی مٹی کا پانی) دوسرے کی اولاد کو نہ پھائے (یعنی جو عورت کسی اور سے حملہ ہو (لونڈی) اور اس نے اسے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے رومیع بن ثابتؓ ہی سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی باندی کو حاملہ ہوتے ہوئے خریدے تو بچہ پیدا ہونے تک اس سے جماع نہ کرے۔ اس باب میں ابودرداء، عرباض بن ساریہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۷۰: باب اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے

تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

۱۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ اوحاس کے موقع پر کچھ ایسی عورتیں قید کیں جو شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر بھی اپنی اپنی قوم میں موجود تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ..." (ترجمہ اور وہ عورتیں جو شوہروں والی ہیں ان سے صحبت کرنا حرام ہے ابنتہ اگر وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں تو وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری، عثمان بن عفانؓ بھی ابوخلیل سے اور وہ ابوسعید سے اسی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں۔ ابوخلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

۱۲۸: روایت کی ہم نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَرَايَهُمَا شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الذَّبْلَمُ ثُمَّ هُوَ شُعْ.

۷۶۹: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي

الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبُصَيْرِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ نَائِحِي بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ أَنْ يَطَّاهَا حَتَّى تَضَعُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْعُرْبَانِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۷۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ

وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطِئُهَا

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ نَاهُشِيمَانُ الْبَيْتِيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَلَذَكُرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَنْكِتَ إِيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَيْتِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ.

۱۱۲۸: رَوَى هَمَامٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ہم سے روایت کی یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

۷۷۱: بَابُ زَنَاكِ اجْرَتِ حَرَامٌ هِيَ

۱۱۲۹: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن غیب کے علم کے وعویدار کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو حنیفہ، ابو ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۲: بَابُ كَسَى كَسَى

پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

۱۱۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے تھے اور احمد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیٹی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں فروخت نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی بھی ہوگی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پیغام سے وہ راضی ہوگئی اور اس کی طرف مائل ہوگئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ لیکن اس کی رضامندی اور میلان سے پہلے پیغام نکاح بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیسؓ والی روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو

صَالِحِ ابْنِ الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاحِيَانُ بْنُ هِلَالٍ نَاهِمًا

۷۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوانِ الْكَاهِنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جَحِيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۲: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لَا يَخْطُبُ

الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَ نَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ يُنْبَغُ بِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّمَا مَعْنَى كِرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَرَضِيَتْ بِهِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَتِهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ هَذَا عِنْدَنَا إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَرَضِيَتْ بِهِ وَرَكْنَتْ إِلَيْهِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَتِهِ فَمَا قِيلَ أَنْ يَعْلَمَ رِضَاهَا أَوْ تَكُونُهَا إِلَيْهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَخْطُبَهَا وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ

جہم بن حذیفہ ورمعاویہ بن ابوسفیان نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو جہم تو ایسا شخص ہے کہ عورتوں کو بہت ہارتا ہے اور معاویہ مفلس ہیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہذا تم اسامہؓ سے نکاح کرلو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ رضامندی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ اگر انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا ہوتا کہ وہ کسی ایک کے ساتھ راضی ہیں تو آپ ﷺ کبھی انہیں اسامہؓ سے شادی کا مشورہ نہ دیتے۔

۱۱۳۱: ابو بکر بن ابو جہم نقل کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ، فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی ہیں اور ان کے لئے نہ رہائش کا بندوبست کیا ہے نہ نان و نفقہ کا۔ البتہ اس نے اپنے چچا زاد بھائی کے پاس دس قفیز غلہ رکھوایا ہے جس میں سے پانچ جو کے اور پانچ گیہوں کے ہیں۔ فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا سنایا۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ام شریک کے ہاں عدت گزاروں لیکن پھر آپؐ نے فرمایا ام شریک کے ہاں تو مہاجرین کا آنا جانا ہے۔ تم ابن مکتومؓ کے گھر عدت گزارو۔ کیونکہ اگر وہاں تمہیں کپڑے وغیرہ اتارنے پڑ جائیں تو تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے کے بعد اگر کوئی پیغام نکاح بھیجے تو میرے پاس آنا۔ فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہوئی تو ابو جہم اور معاویہؓ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا ذکر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا معاویہؓ کے پاس تو مال نہیں اور ابو جہم عورتوں کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔ فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد مجھے اسامہؓ بن زیدؓ نے پیغام نکاح بھیجا اور اس کے بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہؓ کے سبب برکت عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ بھی ابو بکر

قیسؓ خبیثؓ جَاءَت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَا جَهْمٍ بَنَ حَذِيفَةَ وَمُعَاوِيَةَ خَطَّاهَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَا يُرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَاءِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَضَعْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ وَلَكِنْ أَنْكِحِي أَسَامَةَ فَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَأَحِدٍ مِنْهُمَا فَلَوْلَا أَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشْرَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الْبَدْيِ ذَكَرَتْهُ.

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنًى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عِمٍّ لَهُ خُمُسَةٌ شَعِيرًا وَخُمُسَةٌ بُرٍ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ قَاتَمَرْنِي أَنْ أَخَذْتُ فِي بَيْتٍ أَمْ شَرِيكَ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أَمْ شَرِيكَ بَيْتٌ يَغْتَسَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَلَكِنْ اغْتَلَيْتِي فِي بَيْتِ ابْنِ أَمْ مَكْهُومٍ فَعَسَى أَنْ تُلْقَى إِلَيْكَ وَلَا يَرَاكَ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكَ فَاتَيْنِي فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِي أَسَامَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنَ جَهْمٍ نَحْوُ

بن جہم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اسامہؓ سے نکاح کرلو۔
۱۱۳۲: بیان کی یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے۔

۷۷۳: باب عزل کے بارے میں

۱۱۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یہ رسول اللہ ﷺ ہم عزل کیا کرتے تھے لیکن یہود کے خیال میں یہ زندہ درگور کرنے کی چھوٹی قسم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز بھی روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، براءؓ، ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۳۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم قرآن کے نازل ہونے کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت جابرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور علماء نے عزل کی اجازت دی ہے۔ لک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے اور لوٹھی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔

(امام ابوصنفہ کا بھی یہی قول ہے۔) (مترجم)

۷۷۴: باب عزل کی کراہت

۱۱۳۵: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے۔ ابن عمرؓ اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ دونوں راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نفس نے پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے (ضرور)

هَذَا الْحَدِيثُ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحِي أَسَامَةَ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوِ كَيْع عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي جَهْمٍ بِهَذَا.

۷۷۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَايِزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاعُمَرُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَرَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ الْمَوءُ وَدَّةُ الصُّغْرَى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبَرَاءٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ فَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ.

۷۷۴: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا سُفْيَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذَاكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنَّمَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ

پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو سعیدؓ حسن صحیح ہے اور ابو سعیدؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو ناپسند کیا ہے۔

۷۷۵: باب کنواری اور بیوہ کیلئے رات کی تقسیم

۱۱۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اگر تم چاہو تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لیکن انسؓ نے یہی فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں گزارے اور اگر بیوی کے ہوتے ہوئے کسی بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن اسحقؒ ابو وہاب اور وہ انسؓ سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اسے غیر مرفوع روایت کہا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک ٹھہرے۔ اور اس کے بعد دونوں میں برابر باری رکھے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن۔

خَالِقُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

۷۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالْثَيِّبِ

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَابِشُرًا عَنْ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بَكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

خلاصۃ الباب : (۱) اگر عشاہ کے نزدیک دوسرا نکاح کرنے والا نئی بیوی کے پاس اگر بارہ ہو تو سات دن اور اگر بیوہ ہو تو تین دن ٹھہر سکتا ہے اور یہ مدت باری سے خارج ہوگی۔ جبکہ ام ابو حنیفہؓ حماد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ تو ہم باری سے خارج نہیں بلکہ یہ بھی باری میں محسوب (شمار) ہو گئے اگلے باب میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت امام صاحب کی دلیل ہے۔

سو کنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کے درمیان راتیں برابر تقسیم کرتے اور فرماتے اے اللہ یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو جس چیز پر قدرت رکھتے ہو۔ میں اس پر قادر نہیں۔ تو مجھے ایسی چیز پر ملامت نہ کر۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کئی راویوں نے حماد

۷۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الصَّرَائِرِ

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَابِشُرًا عَنْ السَّرِيِّ نَابِشُرًا عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيُعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمَنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثُ

بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مرفوعاً نقل کی ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں برابر برابر تقسیم کرتے تھے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ مجھے ”ماتہ نہ کر“ بعض اہل علم اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد محبت والفت ہے۔

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف اور عدل نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔ یہ حدیث ہام بن یحییٰ، قتادہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہشتم دستواری قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایسا کیا جاتا تھا۔ ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہام کی روایت سے معلوم ہے۔

۷۷۷: باب مشرک میاں بیوی

میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو؟

۱۱۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دوبارہ ابو عباس بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیا اور نیا مہر مقرر کیا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر بیوی، شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور اس کے بعد عورت کی عرت ہی کے دوران شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو اس مدت میں وہی شوہر اپنی بیوی کا زیادہ مستحق ہے۔ ام مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور ائحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

غَابِشَةُ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَلْمِئْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْحُبُّ وَالْمُودَّةُ كَذَا قَسَرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يُعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا اسْتَدْرَجْنَا هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ.

۷۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ

الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحُجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ اسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقَ.

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَائِبُ نُسْ بَنُ بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا اور دوبارہ (نیا) نکاح نہیں کیا۔ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن متن حدیث کو ہم نہیں پہچانتے (یعنی غیر معروف ہے) شاید یہ داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے ہو۔

۱۱۴۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے ساتھ ہی مسکن ہوئی ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اسی شخص کو دے دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ وہ یہی حدیث محمد بن اسحق سے نقل کرتے تھے اور حرج کی روایت جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو سنے مہر اور نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹا دیا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

۷۷۸: باب وہ شخص جو نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے

سے پہلے فوت ہو جائے تو؟

۱۱۴۲: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نکاح کرنے کے بعد مہر مقرر کرنے اور محبت کرنے سے پہلے فوت ہو جائے۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا: ایسی عورت کا مہر اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہوگا۔ نہ کم ہوگا اور نہ زیادہ۔ وہ عورت عرت گزارے گی اور اسے خاوند کے مال سے وراثت بھی ملے گی۔ اس پر معقل بن سنان اشجعیؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق (ہم میں سے ایک عورت) کے متعلق ایسا ہی فیصلہ کیا تھا جیسا کہ

إِسْحَاقُ قَالَ ثَبِي دَاوُدُ بْنُ حَصِينٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَيْهِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ بَيْتِ سَيْنٍ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ قَدْ جَاءَ هَذَا مِنْ قَبْلِ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ مِنْ قَبْلِ جَفْظِهِ. ۱۱۴۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَوَاسُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَمَاطٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِيَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ الْحِجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ فَقَالَ يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

۷۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ

الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرُضَ لَهَا

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَابِرُ بْنُ الْحَبَابِ نَاسُفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافٍ عَنْ عَنَقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسْ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانَ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةً مِمَّا مِثْلُ مَا قَضَيْتُ فَفَرَحَ

بِهَا اِنَّ مَسْعُوْدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ.

آپ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بہت خوش ہوئے اس باب میں حضرت جراحؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۴۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مثل۔ حدیث ابن مسعودؓ صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؓ، احمدؓ اور اسحقؓ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ جن میں علی بن ابی طالبؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے کی صورت میں اس عورت کا میراث میں تو حصہ ہے لیکن مہر نہیں البتہ عدت گزارے گی۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بروع بنت واشقؓ والی حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگی جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ وہ مصر میں گئے تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور بروع بنت واشقؓ کی حدیث پر عمل کرنے لگے تھے۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَايِزُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرٌ وَجْهٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمرٍ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ قَالُوا لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ لَوْ بَتَّ حَدِيثُ بَرْوَعِ بْنِتٍ وَاشِقِ لَكَانَتْ الْحُجَّةُ فِيهَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمَصْرَ بَعْدَ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيثِ بَرْوَعِ بْنِتٍ وَاشِقِ.

خلاصۃ الابیاب: اگر بیوی مسلمان ہو جائے اور شوہر کافر ہو تو حنفیہ کے نزدیک شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کرے تو بیوی اسی کی ہوگی اگر انکار کر دے تو اس کے انکار کے سبب نکاح فسخ ہو جائے گا۔ حدیث باب میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی زینبؓ کو ان کے شوہر ابوالعاص کے پاس چھ سال کے بعد لوٹایا جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال بعد لوٹایا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سال بعد لوٹایا اس طرح روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل ابوالعاص غزوہ بدر کے موقع پر قیدی بنا کر لائے گئے، یعنی ہجرت کے دو سال اور اس وعدے پر چھوڑے گئے کہ حضرت زینبؓ کو مکہ مکرمہ سے بھیج دیں گے چنانچہ ابوالعاص نے بھیج دیا پھر ہجرت کے چار سال بعد ابوالعاص دوبارہ گرفتار کئے گئے جس کا واقعہ یہ ہوا کہ قریش کے اموال تجارت لے کر شام گئے تجارتی سفر سے واپسی کے وقت آنحضرت ﷺ کے ایک فوجی دستے سے سامنا ہوا جس نے ان کا سامان تجارت اپنے قبضے میں لے لیا انہوں نے رات کے وقت بھاگ کر حضرت زینبؓ کے پاس پناہ لی۔ حضور ﷺ نے اس امن کو باقی رکھا پھر آپ ﷺ کی خواہش پر مسلمانوں نے ان کا سامان ان کو واپس کر دیا یہ مکہ مکرمہ چلے آئے قریش کو ان کی امانتیں لوٹ دیں پھر مکہ ہی میں مشرف باسلام ہوئے اور ۱۱ھ میں ہجرت کی اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اس واقعہ کو پیش نظر رکھ کر روایات میں تطبیق دی جائے گی۔

أَبْوَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب

۷۷۹: باب نسب سے حرام رشتے

رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۱۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتے نسب سے حرام کئے ہیں وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام کئے ہیں جو ولادت (یعنی نسب) سے حرام کئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اتفاق ہے۔

۷۷۹: بَاب مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ

مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِمِعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاعِبِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاحِي بْنُ سَعِيدٍ نَاسِمِ الْكَ بَنِي أَنَسِ ح وَابْنُ سَخْنٍ بَنِي مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاسِمِ الْكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثٌ عَلِيٌّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ غَاثَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا تَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا.

خلاصۃ الباب : اس حدیث پر متفق علیہ طور پر عمل ہے کہ جو رشتہ نسب میں حرام ہے وہ رشتہ رضاعت میں بھی حرام ہے البتہ کتب حنفیہ میں متعدد رشتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲) مضد اسم ہے مضم یخص سے ماخوذ ہے یعنی چوٹ جو بچہ کا فضل ہے جبکہ ”الملاج“ دخل کرنے کے معنی میں ہے جو دودھ پلانے والی کا فعل ہے۔ رضاعت کی ہر مقدار حرام کرنے والی ہے قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب امام مالک، سفیان ثوریؒ، امام احمدؒ کی مشہور روایت بھی اس کے مطابق ہے صحابہ میں سے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہی قول ہے۔ ان کے دلائل قرآن کریم میں سورہ نساء کی آیت ۳/۲۳ اور احادیث نبویہ علیؓ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ حضرت علیؓ کی روایت سے منسوخ ہے۔ یہاں آپ ﷺ نے بطور احتیاط علیحدگی کا حکم دیا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک بات کہہ کر شبہ پیدا کر دیا گیا تو اب بیوی کو نکاح میں کیسے رکھو گے کیونکہ شبہ کی کیفیت میں خوشگوار پیغام نہ ہوگی۔

۷۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

۷۸۰: باب دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

۱۴۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَاهِي نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَاذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَهُوا لَبْنَ الْفَحْلِ وَالْأَصْلُ فِي هَذَا حَدِيثٍ عَائِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۱۳۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے پاس داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے پاس آ جائیں اس لیے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابی کرام اود دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہہ کہا ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَضَارٍ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ أَحَدَهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا الْبَقَاحُ وَاحِدٌ وَهَذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهَذَا الْأَصْلُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۱۱۳۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو لونڈیاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ کیونکہ منی تو ایک ہی ہے۔ (یعنی وہ شخص دونوں باندیوں کے ساتھ محبت کرتا ہے) یہ مرد کے دودھ کی تفسیر ہے۔ اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۸۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَحْرِمُ

۷۸۱: باب ایک یادو گھونٹ

الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَوَيْ يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ

۱۱۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک یادو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اس باب میں ام الفضلؓ، ابو ہریرہؓ، زبیرؓ، ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک یادو گھونٹ

دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ محمد بن دینار، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ زبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ زبیر نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے۔ ابن ابی ملیکہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ عائشہ سے وروہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر بعض علماء صحابہ وغیرہم کا عمل ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن میں دس مرتبہ دودھ چوسنے پر رضاعت کے حکم کے متعلق آیت نازل ہوئی جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رہ گیا جو معلوم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور یہی حکم برقرار رہا کہ پانچ مرتبہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہیں۔

۱۱۳۹ھ سے حضرت عائشہ کا یہ قول اسحق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہ اور بعض ازواج مطہرات کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ امام شافعی اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہ ایک یاد دہار (دودھ) چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، در یہ بھی کہا اگر کوئی حضرت عائشہ (پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی) کے قول کو اپنے تویہ بھی قوی ہے۔ امام احمد اس مسئلے میں حکم دینے سے ڈرتے تھے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں کہ کم اور زیادہ دونوں ہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دودھ پیٹ میں گیا ہو۔ سفیان ثوری، مالک، اوزاعی، ابن مبارک، کوئج اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

وَالزُّبَيْرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْرِمُ الْمَصَّةَ وَالْمَصْعَانَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَسِيخُ مِنْ ذَلِكَ خُمُسٌ وَصَارَ إِلَى خُمُسٍ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعٌ نَأْيَانِك عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ تَفْتِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْرِمُ الْمَصَّةَ وَلَا الْمَصْعَانَ وَقَالَ إِنَّ دَهَبَ دَاهَبَ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خُمُسٍ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبُ قَوِيٍّ وَجَبَّ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحْرِمُ قَلِيلَ الرِّضَاعِ وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْخَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَجَّعٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

الْوَاحِدَةُ فِي الرِّضَاعِ

میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدُ بْنَ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ غُفَّةَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ غُفَّةَ وَلِكَيْسِي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَ تَنَا امْرَأَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتَ فَلَانَ فَجَاءَ تَنَا امْرَأَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَاتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ رَعِمْتُ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ دَعَا عَنْكَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُ وَاشْهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرِّضَاعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ وَيُؤْخَذُ بِمِنْهَاجِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيَكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدِ اسْتَفْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ إِذَا رُكَّتْ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفَ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ هِيَ الْحُكْمُ

۱۱۵۰: عبد اللہ بن ابی ملیکہ، عبید بن ابی مریم سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن عبید کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے کہ عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تھا کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ عقبہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں پھر آپ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟ جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر اس حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ ”تم اس کو چھوڑ دو“ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ اس صورت میں کافی ہے کہ اس عورت سے قسم لی جائے۔ امام احمد و اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک عورت کی گواہی کافی نہیں بلکہ زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ میں ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے انہیں طائف میں قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابیوں کو پایا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا کہ کعب کے نزدیک بھی رضاعت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن گراہیک

ويعارفها في الودع

۸۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ

إِلَّا فِي الصَّغُرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ

۱۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَى الْأَمْعَاءَ فِي اللَّذْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ كَثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا مَا كَانَ دُونَ الْحَوْلَيْنِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بِنْتُ الْعَوَّامِ وَهِيَ امْرَأَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۸۴: بَابُ مَا يَذْهَبُ مَدْمَةُ الرِّضَاعِ

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ غَنَى مَدْمَةُ الرِّضَاعِ فَقَالَ عُرْوَةُ عَبْدُ أُوَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَخَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمُحْفُوظِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى هَؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهشام بن عروة يُكْنَى أبا المُنْذِرِ وَقَدْ أَذْرَكَ خَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مَعْنَى

عورت کی گوی سے اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو یہی عین تقویٰ ہے۔

۸۳: باب رضاعت کی حرمت

صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے

۱۱۵۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت کی حرمت اس صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ دودھ بچے کی آنکھوں میں پہنچ کر غذا کے قائم مقام ہو اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو یعنی دودھ پلانے کی مدت میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر صحابہؓ اور اہل علم کا عمل ہے۔ کہ رضاعت دو سال کے اندر اندر دودھ پینے سے ہی ثابت ہوتی ہے اور جو دو سال کے بعد پینے اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ فہمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام، ہشام بن عروہ کی بیوی ہیں۔

۸۴: باب دودھ پلانے والی کے حق کیا دانیگی

۱۱۵۲: حجاج بن حجاج سلمیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے ذمے سے دودھ پینے کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی۔ (یعنی ایک غلام یا لونڈی دودھ پلانے والی کو دے دو تو حق ادا ہو گیا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسعیل اور کنی راوی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن حجاج سے اور وہ اپنے والد سے یہ حدیث کی طرح مرفوعہ نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن ابی حجاج سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حدیث بن عیینہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جو کنی راوی ہشام سے۔ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام بن عروہ کی کنیت ابو منذر ہے۔ اور کنی کا بر بن عبد اللہ سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”ما یذہب غنی مدمۃ الرضاع“ کا مطلب یہ

ہے کہ کوئی ایسی چیز ہے جو دودھ پلانے کے حق کو ادا کر دیتی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم اپنی دودھ پلانے والی کو غلام یا باندی دے دو۔ تو اس کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ ابو طفیل سے منقول ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک چادر بچھادی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر جب وہ چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ وہ خاتون آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہیں (یعنی حضرت حلیمہ)

۷۸۵: باب شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا

۱۱۵۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریدہ کے شوہر غلام تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دے دیا تو انہوں نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر ان کے شوہر آزاد ہوتے تو نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار نہ دیتے۔

۱۱۵۴: ہم سے روایت کی نہاد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے بریدہ کو اختیار دیا۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ بھی اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ بریدہ کا شوہر غلام تھا۔ عمرہ ابن عباسؓ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے بریدہ کے شوہر کو دیکھا وہ غلام تھا اور اسے مغیث کہتے تھے۔ ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہو تو۔ اسے اختیار نہیں لیکن اگر غلام کے نکاح میں ہو تو اسے اختیار ہے۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ کئی راوی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا تھا۔ ابو عونہ یہ حدیث اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے بریدہ کا

قوله مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَةُ الرِّضَاعِ يَقُولُ إِنَّمَا يَغْنِي ذِمَامَ الرِّضَاعَةِ وَحَقُّهَا يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَتْ الْمُرْضِعَةُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَدْ قُضِيََتْ ذِمَامُهَا وَيُرَوَّى عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاءَهُ فَقَعَدْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هَلْهُ سَكَانَتْ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۸۵: بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تَعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاجِرِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ خُرًّا لَمْ يَخَيَّرْهَا.

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ خُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ زَوْجَ بَرِيرَةَ وَكَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا كَانَتْ الْأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَأُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَإِنَّمَا يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ خُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَ الْأَسْوَدُ

قصہ نقل کرتے ہیں۔ اسود کہتے ہیں کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا۔
بعض علماء تابعین دوران کے بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔
سفیان ثوری اور ابی کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریدہ جب آزاد
کی گئیں تو ان کا خاوند بنو مغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا۔ اللہ کی قسم
ایسے لگتا ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں میرے سامنے پھر رہا ہے۔
اس کی داڑھی نسوؤں سے تر ہے اور وہ بریدہ کو راضی کر رہے
ہیں تاکہ وہ اسے اختیار کرے لیکن بریدہ نے ایسا نہیں کیا۔ یہ
حدیث صحیح ہے۔ سعید بن ابی عروبہ سے مراد سعید بن مہران
ہیں۔ ان کی کثیت ابوالنضر ہے۔

۸۶: باب لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے

۱۵۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اولاد صاحب فراش (یعنی شوہر یا باندی کے
مالک) کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ اس باب میں
حضرت عمرؓ، عثمانؓ، عائشہؓ، ابوامامہؓ عمرو بن حارثہؓ، عبداللہ بن
عمروؓ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔
حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری یہ حدیث
سعید بن مسیب اور ابوسلمہؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت
کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۸۷: باب مرد کسی عورت کو

دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے

۱۱۵۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ایک عورت کو دیکھا تو اپنی بیوی زینبؓ کے پاس داخل ہوئے
اور اپنی حاجت پوری کی (یعنی صحبت کی) پھر باہر نکلے اور فرمایا
عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی
ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور اسے اچھی
لگے تو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے

وَكَانَ رُؤُوسُهَا حُرًّا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ
الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
وَقْتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ نَزِيرَةَ
كَانَ عَبْدًا اسْوَدَّ لَبْنِي الْمَغِيرَةِ يَوْمَ أُغْضِثَ نَزِيرَةُ وَاللَّهِ
لَكَائِي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَلَوْ أَحْبَبَهَا وَإِنْ دُمُوهُ
لَتَسِيلَ عَلَى لَحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا لِتُخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ
هُوَ سَعِيدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنَى أَبَا النَّضْرِ

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَافِثَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْمَاهِرِ الْحَجَرُ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عُمَرَوِ عُمَانَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُمَرَوِ بْنِ
خَارِجَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ
أَرْقَمٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَرَى الْمَرْأَةَ فَتَعَجُّبُهُ

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى نَاهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ
عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْأَسَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ
وَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ
شَيْطَانٍ فَأَذَارَ أَيَّ أَحَدٍ كُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلَيَاتِ أَهْلَهُ

پاس بھی وہی چیز ہے جو س (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ، دستوائی کے دوست اور سہر کے بیٹے ہیں۔

۷۸۸: باب بیوی پر شوہر کے حقوق

۱۱۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس باب میں معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جشم عاصہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفی، طلح بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی محمد بن عمرو کی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

۱۱۵۹: حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (یعنی صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے، گرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۶۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۹: باب عورت کے حقوق خاوند پر

۱۱۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے کمال ترین یہاں والا وہ ہے جو احق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین

فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الْبَدْنِ مَعَهَا فِي النَّابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهَشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ هُوَ صَاحِبُ الدِّسْتَوَائِيِّ هُوَ هَشَامُ بْنُ سَهْرٍ

۷۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَالِ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْثَمٍ وَعَلَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى وَطَلْحُ بْنُ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا هَذَا نَا مَلَارِمُ بْنُ عَمْرٍو وَثَبِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَتَابَهُ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ.

۶۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي نَضْرٍ عَنْ مُسَاوِرِ الْجُمَيْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ.

۷۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو سُكْرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: سہمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ راوی نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔ البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں۔ تو انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو: کہ تمہارا تمہاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں بھی داخل نہ ہونے دیں اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ”عَوَانٌ عِنْدَكُمْ“ کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی نہیں۔

۷۹۰: باب عورتوں کے

پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

۱۱۶۳: حضرت علی بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے۔ جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ خَيْرَكُمْ لِبَسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۱۱۶۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا الْحُسَيْنُ ابْنَ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ ثَنَى أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَالثَّنَى عَلَيْهِ وَذَكَرُوا وَعَظَ وَغَطَّ فَقَرَأَ الْحَدِيثَ قِصَّةً فَقَالَ لَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرَ الْإِنْسَاءِ مَنْ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاذْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِلَّا أَنْ لَكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ حَقٌّ وَلِبَسَاءٍ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ فَلَا يُؤْطَيْنَ فَرَسَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنُ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ إِلَّا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أَسْرَى فِي أَيْدِيكُمْ.

۷۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّْيَانِ

النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا ذَقَلْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مَنَافِكُونَ فِي الْقَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَّاحَكُمْ فَلْيَتَوَضَّأُوا وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَغْجَازِهِنَّ

جماع نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حی نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، خزیمہ بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی بن طلحہؓ کی حدیث حسن ہے (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں علی بن صق کی نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں صق بن علیؓ بھی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔ گویا امام بخاریؒ کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ کیج نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کی خواہ راج ہو تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے سے بدفعی نہ کرو۔ یہ علیؓ، حضرت علی بن طلحہؓ ہیں۔

۱۱۶۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے (یعنی پیچھے سے جماع کرے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۱: باب عورتوں کو

بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

۱۱۶۶: نبی اکرم ﷺ کی خادمہ حضرت میمونہ بنت سعدؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ ناز و نحر سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ لیکن وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيٍّ بْنِ طَلْحَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أُغْرِفُ لِعَلِيٍّ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أُغْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَانَهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا وَكَيْفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَعَلَى هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْحَةَ.

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الصُّشَاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَرَّمَةَ بِنِ سَلِيمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الذُّبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۹۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزَّيْنَةِ

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيسِيٌّ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الزَّاهِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا تَنُورُ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ ضَوْفِي وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يُرْفَعْ.

۷۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ تَنَسَّفِيَانِ ابْنُ غَسِينَةَ عَنْ الْحُجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْفَعُ الْمُؤْمِنَ وَيَعَارِضُ غَيْرُهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنَ مَاحِرَمٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ وَرَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَكَلاَ الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَحُجَّاجُ الصَّوَّافِ هُوَ حُجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ وَأَبُو عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَحُجَّاجُ يَكْنَى أَبَا الصَّلْبِ وَقَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى نَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حُجَّاجِ الصَّوَّافِ فَقَالَ هُوَ قَطَّانٌ كَيْسٌ.

۷۹۳: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ تَوَافُّ بِأَلْفِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُو هَذَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مَعَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَبِيزَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ مُوسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَخُجُّ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ

۷۹۲: بَابُ غَيْرَتِ كَيْسَرِ مِيسَرِ

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت غیرت والا ہے اسی طرح مومن بھی غیرت مند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس وقت غیرت آتی ہے جب مومن وہ کام کرے جو اس پر حرام ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن کثیرؒ بھی یہ حدیث ابوسلمہؒ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابوبکرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتی ہیں یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف، حجاج بن ابوعثمان ہیں ان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصت ہے یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۶۸: روایت کی علی بن عبد اللہ مدنی نے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین اور ہوشیار ہیں۔

۷۹۳: بَابُ عَوْرَتِ كَيْسَرِ مِيسَرِ كَيْسَرِ مِيسَرِ

۱۱۶۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جو نہ نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے والد بھائی، شوہر بیٹے یا کسی محرم کو ساتھ لیے بغیر کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عورت حج کی استطاعت رکھتی ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "مَنْ

اِسْتِطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“ یعنی حج اس پر فرض ہے جس میں جانے کی استطاعت ہو اور یہ عورت استطاعت نہیں رکھتی کیونکہ اسکا کوئی محرم نہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راستے میں امن ہو تو وہ حج کے قائلے کے ساتھ جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر ایک رات و دن کا (بھی) سفر نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴: باب غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے ۱۱۷۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے پرہیز کرو۔ ابک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (یعنی شوہر کا باپ، بھائی اور عزیز واقارب) کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو تو موت ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ جابرؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے ممانعت کا مطلب اسی طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ”حمو“ کے معنی خاوند کے بھائی کے ہیں گویا کہ آپ ﷺ نے دیور کو اپنی بھانجہ کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

باب ۹۵:

۱۱۷۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر گھروں میں موجود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جو کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے لئے بھی ایسا

الْعِلْمُ لَا يَحِبُّ عَلَيْهَا الْحَجَّ لِأَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيلِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالُوا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مُحْرَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ أَمْنًا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَابِشْرُ بْنُ عَمْرٍَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُعْتَبَاتِ ۱۱۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُنْهُمُ وَالِدُخُولِ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمَمُ قَالَ الْحَمَمُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْعَاصِ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ عَلَى نَحْوِ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَمَمُ يُقَالُ الْحَمَمُ أَخُو الزَّوْجِ كَأَنَّهُ كَمَرَةٌ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

باب ۹۵:

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْبَسُوا عَلَى الْمُعْتَبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ فَلَنَا

ہے۔ فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پردہ دہائی اور میں اس سے محفوظ ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض علماء مجاہد بن سعید کے حافظے میں کلام کرتے ہیں۔ علی بن خشرم، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس قول ”کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی“ کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کے شر سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا۔ مغیبات مغیبہ کی جمع ہے اور مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

باب ۷۹۶:

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے۔ کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۷۹۷:

۱۱۷۴: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ تو اس کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے اللہ تجھے عارت کرے۔ اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچا کیونکہ وہ دنیا میں تیر مہمان ہے اور غریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سی سند سے جانتے ہیں اور اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے منقول احادیث زیادہ درست نہیں لیکن مجاز اور عراقی واول سے وہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصہٴ اہل اب: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے۔ بعض صحابہ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعی رشتے والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ جبکہ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ (۲) رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ بعض علماء صحابہ کا اس پر عمل ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔ (۳) رضاعت کی حرمت صرف دو سال تک ہی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر صحابہ اور اہل علم کا عمل ہے۔ اولاد صلب حب فراش کے لئے ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ (۴) خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کرنے والی عورت پر سخت وعید۔ (۵) غیر محرم عورت کے ساتھ خلعت ممانعت۔ قبل توجہ امر یہ ہے کہ حضور نے دیور کی خاص طور پر نشان دہی فرمائی ہے جبکہ ہمارے ہاں اس رشتے کو عموماً نظر انداز کیا جاتا ہے جس کے بھی تک نتائج ہم بھگتے رہے ہیں۔ اللہ محفوظ فرمائے۔

وَمِنْكَ قَالَ وَمَنْبَى وَلَكِنَّ اللَّهَ اعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُهُمْ فِي مُحَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ اللَّهَ اعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ يَعْنِي فَاسْلَمَ آمَنَهُ قَالَ سُفْيَانُ فَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ لَا تَلْبَسُوا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ وَالْمَغِيْبَةُ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَالْمَغِيْبَاتُ جَمَاعَةُ الْمَغِيْبَةِ.

باب ۷۹۶:

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِمُ بْنُ عَاصِمٍ نَاهِمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب ۷۹۷:

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَاسِمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا لِيَالِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخَوْرِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيهِ لَأَتَاكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُؤْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّينَ أَصْلَحَ وَلَهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَلَاقٍ أَوْ لِعَانٍ كَيْفَ بَاب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۷۹۸: باب طلاق سنت

۷۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

۱۷۵: حضرت یونس بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دیتا ہے۔ فرمایا تم عبد اللہ بن عمرؓ کو جانتے ہو؟ انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی جس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی گئی جائے گی؟ فرمایا: خاموش رہو۔ اگر وہ عاجز ہو اور پاگل ہو جائے تو کیا ان کی طلاق نہیں گئی جائے گی (یعنی طلاق گئی جائے گی)

۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَا جَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فِيهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۱۷۶: حضرت سالم بنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ جس پر حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر حامہ ہونے یا حیض سے پاک ہونے کی صورت میں طلاق دیں۔ حضرت یونس بن جبیر کی بن عمرؓ اور سالم کی اپنے والد سے مروی حدیث دونوں حسن صحیح ہیں۔ یہ دوسری حدیث حضرت ابن عمرؓ سے کی سندوں سے مروی ہے۔ اس پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے۔ کہ طلاق سنت یہی ہے کہ ایسے صبر (یعنی پاکیزگی کے ایام) میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایک طہر میں یک طلاق دینا بھی سنت ہے۔ امام شافعی، احمد کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق

۱۷۶: حَدَّثَنَا هُنَّا دَنَاوُ كَيْعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْعَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرَا جَعَهَا ثُمَّ لِيُطْلِقَهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا حَدَّثْتُ يُونُسَ بْنَ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ أَنْ يُطْلَقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ طَلْقَهَا تَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرَةٌ فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلْسُّنَّةِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَقَالَ

سنت اسی صورت میں ہوگی۔ کہ ایک ہی طلاق دے۔ ثوری،
 احقؒ کا یہی قول ہے۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق
 دے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور احقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے
 نزدیک اسے ہر ماہ میں ایک طلاق دی جائے۔

۷۹۹: باب جو شخص اپنی بیوی

کو ”البتہ“ کے لفظ سے طلاق دے

۱۱۷۷۔ حضرت عبداللہ بن یزید بن رکانہ اپنے والد اور وہ ان کے
 دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر
 ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو البتہ طلاق دی (یوں کہا تجھ
 پر طلاق ہے یا مطلقہ ہے البتہ) آپؐ نے پوچھا اس سے تمہاری
 مراد کتنی طلاقیں تھیں۔ میں نے کہا: ایک۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی
 قسم۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ پس آپؐ نے فرمایا وہی ہوگی جو
 تم نے نیت کی (یعنی ایک طلاق ہی واقع ہوئی ہے) اس حدیث
 کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء
 کا لفظ البتہ کے استعمال میں اختلاف ہے کہ اس سے کتنی طلاقیں
 واقع ہوتی ہیں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ یہ ایک ہی طلاق
 ہے۔ حضرت عیؓ فرماتے ہیں کہ اس سے تین طلاقیں واقع
 ہو جاتی ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق دینے والے کی
 نیت کا اعتبار ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی ہو تو ایک اور اگر تین
 کی نیت ہو تو تین واقع ہوتی ہیں لیکن اگر دو کی نیت کرے تو ایک
 طلاق ہی واقع ہوگی۔ سفین ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔
 امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں اگر لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دے
 اور عورت سے صحبت کر چکا ہو تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔
 امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک طلاق کی نیت ہو تو ایک واقع
 ہوگی اور رجوع کا اختیار باقی رہے گا اور اگر دو کی نیت ہو تو دو اور
 اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین واقع ہوں گی۔

۸۰۰: باب عورت سے کہنا کہ

بَعْضُهُمْ لَا يَكُونُ ثَلَاثًا لِلْسُنَّةِ إِلَّا أَنْ يُطْلَقَهَا وَاحِدَةً
 وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاسْحَاقَ وَقَالُوا فِي طَلَاقِ الْحَامِلِ
 يُطْلَقُهَا مَتَى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ
 وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطْلَقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً.

۷۹۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُطْلِقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ
 عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ
 رُكَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
 طَلَقْتُ أَمْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ
 وَاحِدَةً قَالَ وَاللَّهِ قُلْتُ وَاللَّهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ
 هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا لَوْجِهِ وَقَدْ
 اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ
 فَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ
 وَاحِدَةً وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ
 بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوَى
 وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ
 نَوَى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ
 الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
 فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ
 تَطْلِيقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً
 فَوَاحِدَةً يَمْلِكُكَ الرَّجْعَةُ وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ
 وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

۸۰۰: بَاب مَا جَاءَ فِي

أَمْرُكِ بِيَدِكَ

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَاسِلِيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ سَاحِمًا ذُنَيْدٌ قَالَ قُلْتُ لَا يُؤَبُّ هَلْ عَلِمْتُ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكَ أَنَّهَا ثَلَاثُ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفِرْ أَلَا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيْتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ نَبِيُّ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلِيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَاسِلِيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ بِهِذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوفٌ وَلَمْ يُعْرِفْ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيثٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هِيَ وَاحِدَةٌ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَيْتُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَأَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ اسْتَخْلِفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِينِهِ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَيْتُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ بِي عُمَرَ.

تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے
۱۱۷۸ : حماد بن زید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایوب سے پوچھا کیا آپ حسن کے علاوہ کسی اور شخص کو جانتے ہیں جس نے کہا کہ ”بیوی سے یہ کہنے سے کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے“ تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ فرمایا ”میں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔ پھر فرمایا اے اللہ بخشش فرما۔ مجھے یہ حدیث تو وہ سے پہنچی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین طلاقیں ہو گئیں۔ ایوب کہتے ہیں میں نے کثیر سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس سے راعلیٰ کا اظہار کیا۔ پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا کہ کثیر بھول گئے ہیں۔ یہ حدیث ہم صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے بھی سلیمان بن حرب، حماد بن زید سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ حضرت ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے۔ علی بن نصر حافظ اور صاحب حدیث ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو اختیار دیتے ہوئے یہ کہے کہ ”تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں“ بعض علماء صحابہؓ جن میں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ اس سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور یہ تابعین اور ان کے بعد کے علماء میں سے کئی حضرات کا قول ہے۔ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ فیصدہ وہی ہوگا جو عورت کرے گی۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے، ورنہ خود کو تین طلاق دے دے تو اس صورت میں اگر خود نکاح دعویٰ ہو کہ اس نے صرف ایک ہی طلاق کا اختیار دیا تھا تو اس سے قسم لی جائے گی اور اسی کے قول

کا اعتبار ہوگا۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام الشافعیؒ حضرت ابن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۱. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

۱۱۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَرْنَا إِيَّاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا

۱۱۸۰. حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَيْبِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرَوَى عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمَا قَالَا إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَوَاحِدَةً بَالِنَةَ وَرَوَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا أَيْضًا وَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَوَاحِدَةً بَالِنَةَ وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةً وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَلَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ.

۸۰۲. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

لَا سَكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةٌ

۱۱۸۱. حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ جَرِيدٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَكْنَى لَكَ وَلَا نَفَقَةٌ قَالَ مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدْعُ

۸۰۱. بَابُ يَوَى كَوَطْلَقِ كَاخْتِيَارِ

۱۱۷۹. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو اختیار کیا۔ تو کیا یہ طلاق ہوئی۔

۱۱۸۰. مسروق حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یوی کو اختیار دینے کے مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی یوی کو طلاق کا اختیار دے دے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ ایک طلاق رجعی بھی دے سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت علی سے منقول ہے کہ اگر وہ خود کو اختیار کرے گی تو یک طلاق بائنہ اور اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا اختیار کرے گی تو ایک طلاق رجعی ہوگی۔ حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک اور اگر خود کو اختیار کرے گی تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔ اکثر فقہاء و علماء صحابہ اور تابعین نے اس باب میں حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کا قول اختیار کیا ہے۔ سفیان ثوری اور ابی کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل حضرت علی کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۲. بَابُ جَسْ عَوْرَتِ كَوَتَيْنِ طَلَقِيسِ دِي كُتِي هَوْنِ اس كَا

نَانَ نَفَقَةٍ اَوْرَ كَهْر شَوَهْرَ كَ ذِمَّةِ نِهِيَسْ

۱۱۸۱. حضرت شعبی کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے فرمایا میرے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مجھے تین طلاق دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے سے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جب ابراہیم سے اس حدیث کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا ہم

اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ جس کے متعلق ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے یاد بھی ہے یا بھول گئی ہے۔ حضرت عمرؓ تین طلاق والی کو گھر اور کپڑا دیتے تھے۔ (یعنی شوہر کے ذمہ لگایا کرتے تھے)

۱۱۸۲: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے آپؐ کے معاملے میں کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ کہا کہ میرے خاوند نے مجھے لفظ اہتہ کے ساتھ طلاق دی تھی (یعنی تین طلاقیں) تو میں نے ان سے نان، نفقہ اور گھر کے لئے جھگڑا کیا۔ لیکن نبی اکرمؐ نے گھر اور نان، نفقہ نہ دیا۔ داؤد کی حدیث میں یہ بھی ہے ”پھر مجھے حکم دیا کہ ام کلثوم کے گھر عدت کے دن گزاروں۔ یہ حدیث حسن صحیح حسن ہے بصری، عطاء بن ابی رباح احمد اور احق وغیرہ کا یہی قول ہے کہ جب شوہر کے پاس رجوع کا اختیار باقی نہ رہے تو رہائش اور نان نفقہ بھی اس کے ذمہ نہیں رہتا لیکن بعض علماء صحیحہ جن میں عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ تین طلاق کے بعد بھی عدت پوری ہونے تک گھر اور نان نفقہ مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ شوہر کے ذمے صرف رہائش کا بندوبست رہ جاتا ہے نان نفقہ کی ذمہ داری نہیں۔ مک ولایت بن سعد اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ اپنے قول کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا ”لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ“ (تم اپنی عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر سے بدکلامی کریں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کو اس لیے گھر نہیں دلایا کہ وہ اپنے شوہر سے سخت کلامی کرتی تھیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیسؓ کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی رو سے یہی عورت کیسے نفقہ بھی نہیں۔

كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ امْرَأَةٌ لَا نَذَرِي أَحْفَظْتُ أَمْ نَسِيتُ فَكَانَ عَمْرُ يُجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ نَاهُضِيْلُ وَإِسْمَاعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَادَاوُدُ أَيْضًا عَنْ الشَّافِعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَنَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ وَخَاصَمْتَهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يُجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُّكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ وَأَمْرِي أَنْ أَغْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَالشَّافِعِيُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُطَلَّاقَةِ سُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرِّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَمْرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُطَلَّاقَةَ لَلَا لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَا لَيْكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجَنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ قَالُوا هُوَ الْبِدْءُ أَنْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يُجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

بن عبد اللہ، سعید بن مسیب، حسن، سعید بن جبیر، یحییٰ بن حسین، شرح اور جابر بن زید سے بھی یہی منقول ہے۔ کئی فقہاء تابعین وراثتی کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اگر عورت یا قبیلے کا تعین کر کے کہے (یعنی یہ کہ فداں قبیلہ کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے) تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی جیسے ہی وہ نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ کوئی وقت مقرر کرے تو طلاق ہو جائے گی۔ سفیان ثوریؒ اور مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابن مبارک اس مسئلے میں شدت اختیار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ عورت حرام بھی نہیں ہوتی۔ واقعہ یہ ہے کہ ابن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص نکاح نہ کرنے پر طلاق کی قسم کھالے۔ یعنی کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا تو کیا اس کے لئے ان فقہاء کے قول پر عمل جائز ہے جو اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ نے فرمایا اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے ان کے قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اب بھی اس پر عمل کر سکتا ہے لیکن اگر پہلے اجازت نہ دینے والے فقہاء کے قول کو ترجیح دیتا تھا تو اب بھی اجازت دینے والے فقہاء کے قول پر عمل جائز نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں اس کو بیوی چھوڑنے کا حکم نہیں دیتا۔ اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ میں کسی متعین قبیلہ، شہر یا عورت کے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کی بنا پر اجازت دیتا ہوں اور اگر وہ نکاح کرے۔ تو میں نہیں کہتا کہ عورت اس پر حرام ہے۔ غیر منسوبہ عورت کے بارے میں بھی اسحقؒ نے وسعت دی ہے۔

۸۰۴: باب لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

۱۱۸۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

هذا الباب وهو قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم روى ذلك عن علي بن أبي طالب وابن عباس وجابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبيرة وعلي بن حسين وسرين وجابر بن زيد وغير واحد من فقهاء التابعين وبه يقول الشافعي وروى عن ابن مسعود أنه قال في المنصوبة أنها تطلق وروى عن إبراهيم النخعي والشعبي وغيرهما من أهل العلم أنهم قالوا إذا وقت نزل وهو قول سفیان الثوري ومالك بن أنس أنه إذا سمى امرأة بعينها أو وقت وقتاً أو قال إن تزوجت من كورة كذا فإنه إن تزوج فإنها تطلق وأما ابن المبارك فشدد في هذا الباب وقال إن فعل لا أقول هي حرام وذبح عن عبد الله بن المبارك أنه سئل عن رجل خلف بالطلاق أن لا يتزوج ثم بدا له أن يتزوج هل له رخصة بأن يأخذ بقول الفقهاء الذين رخصوا في هذا فقال ابن المبارك إن كان يرى هذا القول حقاً من قبل أن يتلى بهذه المسئلة فله أن يأخذ بقولهم فأما من لم يرض بهذا فلما ابتلى أحب أن يأخذ بقولهم فلا أرى له ذلك وقال أحمد إن تزوج لا امرأه أن يفارق امرأته وقال إسحاق أنا أجيز في المنصوبة لحديث ابن مسعود وإن تزوجها لا أقول تحرم عليه امرأته ووسع إسحاق في غير المنصوبة.

۸۰۴: باب ما جاء أن طلاق الأمة تطليقتان

۱۱۸۴: حدثنا محمد بن يحيى التيسابوري رحمه الله

نے فرمایا کہ لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ہم کو اس حدیث کی خبر ابو عاصم نے دی اور انہوں نے مظاہر سے روایت کی اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا غریب ہے۔ ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

عَاصِمٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ مُظَاهِرَ بْنَ أَسْلَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعَدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهِذَا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمٍ وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۸۰۵: باب کوئی شخص اپنے

دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے

۱۱۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کے دلوں میں آنے والے خیالات پر پکڑ نہیں کرتے جب تک زبان سے نہ نکالیں یا اس پر عمل نہ کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک زبان سے طلاق کے الفاظ ادا نہ کرے۔

۸۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُحَدِّثُ

نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

۱۱۸۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللَّهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَكَلِّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتَّى يَتَكَلَّمَ.

۸۰۶: باب ہنسی اور مذاق

میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو نیت کے ساتھ تو واقع ہوتی ہیں مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہیں طلاق، نکاح اور طلاق کے بعد رجوع کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس پر اہل علم صحابہ کرام وغیرہ کا عمل ہے۔ عبد الرحمن، عبد الرحمن بن حبیب بن اورک بن مہک ہیں

۸۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِّ

وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَابِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَدْرَكٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ جِدُّ هُنَّ جِدُّ وَهَزْلُهُنَّ جِدُّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اور میرے نزدیک ابن مہک سے مراد یوسف بن مہک ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ حَبِيبِ بْنِ أَذْرَكٍ وَابْنُ مَاهِكٍ هُوَ يُوْسُفُ بْنُ مَاهِكٍ .

۸۰۷: باب خلع کے بارے میں

۸۰۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

۱۱۸۷: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا یا انہیں حکم کیا گیا کہ وہ ایک حیض تک عدت میں رہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَاظٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ ث أَنْ تَعْتِدَ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذِ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أَمَرَ ث أَنْ تَعْتِدَ بِحَيْضَةٍ .

۱۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع لینے والی عورت کی عدت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی عدت بھی مطلقہ کی طرح ہے۔ ثورثی، اہل کوفہ (احناف)، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل عم کے نزدیک خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ اسحق فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس مسلک پر عمل کرے تو یہی قوی مسلک ہے۔

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ثنا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تَعْتِدَ بِحَيْضَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلَعَةِ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلَعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّاقَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِي الْكُوفَةِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ اسْحَقُ وَإِنْ ذَهَبَ ذَاهَبَ إِلَى هَذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ .

خلاصہ الباب: فقہ "خلع" سے نکلا ہے اس کے معنی اتارنے کے ہیں اور مناسبت یہ ہے کہ قرآن کریم نے میں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اور خلع کے ذریعے ایک دوسرے سے علیحدگی لباس اتار دینے کے مترادف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث باب میں "حیضہ" سے مراد جنس حیض ہے نیز یہ خبر واحد ہے نہ قرآنی سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۸ پ ۲۔ میں ہے طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے روک رکھیں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جمہور ائمہ کے نزدیک خلع طلاق ہے۔

۸۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلَعَاتِ

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُزَاهِمُ بْنُ دَوَادِنٍ عَنْ عَلِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلَعَاتُ هُنَّ الْمَنَاقِبَاتُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعْتَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرْحَ رَايِحَةُ الْجَنَّةِ.

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلْتُ زَوْجَهَا طَلًا قَامَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَايِحَةُ الْجَنَّةِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَوَّاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَوْ يَرْفَعُهُ.

۸۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَذَارِئِ النِّسَاءِ

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيَْادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَرْأَةَ كَمَا لَصَلَحَ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرَتْهَا وَإِنْ تَوَكَّتْهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا عَلَى عَوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسُمُرَةَ وَغَابِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ

أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا

۸۰۸: بَابُ خَلْعَ لَيْنِ وَالِي عَوْرَتَيْنِ

۱۱۸۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع لینے والی عورتیں منفق ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو عورت بغیر عذر کے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی۔

۱۱۹۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بغیر عذر کے طلاق لیتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ایوب، ابو قلابہ سے وہ ابواسماء سے اور وہ ثوبان سے نقل کرتے ہیں۔ بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

۸۱: بَابُ عَوْرَتَيْنِ كَسَرَتْهَا

۱۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کچی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۸۱۰: بَابُ جَسَدِهِ

بَابُ كَيْفَ كَرَأْتِي بِيَوْمِي كَوَطْلَاقٍ دَعَا

۱۱۹۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میری ایک بیوی تھی

جس سے مجھے محبت تھی۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا۔ میں نے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۱۱: باب عورت اپنی

سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۱۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: باب پاگل کی طلاق

۱۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتوہ (جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو) کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور حدیثیں بھول جاتے ہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر وہ دیوانہ جسے کبھی ہوش آ جاتا ہو اور وہ اسی حالت میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن حمرة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال كانت تحب امرأة أحبها وكان أبي يكرهها فامرني أن أطلقها فأبيت فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال يا عبد الله بن عمر طلق امرأتك هذا حديث حسن صحيح إنما نعرفه من حديث ابن أبي ذئب.

۸۱۱: باب ما جاء لا تسأل

المرأة طلاق أختها

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لَتَكْتَفِي مَا فِي إِيَّاهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۲: باب ما جاء في طلاق الممعتوه

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَجَلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجَلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجَلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهُ مَا يُفْقِدُ إِلَّا حَيَانَ فَيُطَلَّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ.

خلاصہ الباب: حدیث باب میں "معتوہ" سے مراد مجنون ہے۔ مجنون و معتوہ کی طلاق کے واقع نہ ہونے پر

اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۸۱۳: بَابُ

۸۱۳: بَابُ

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لَامْرَأَتِهِ وَاللَّهِ لَا أُطَلِّقُكَ فَتَبَيَّنَ مِنِّي وَلَا آوِيكَ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكَ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكَ أَنْ تَنْقُضِيَ رَاجَعْتُكَ فَلَمْ يَبْتَ امْرَأَةً حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتَهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِجِي بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ.

۱۱۹۵: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے دیتا اور پھر عدت کے دوران رجوع کر لیتا تو وہ اس کی بیوی رہتی۔ اگرچہ اس نے سو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاق ہی کیوں نہ دی ہوتیں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم میں تمہیں کبھی طلاق نہ دوں گا تاکہ تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود تجھ سے کبھی نہیں ملوں گا۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا وہ اس طرح کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا اور پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے والی ہوگی تو میں رجوع کروں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ کے پاس آئی اور انہیں بتایا تو وہ خاموش رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں یہ واقعہ سنایا گیا لیکن نبی اکرم ﷺ بھی خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ...“ (طلاق دو ہی مرتبہ ہے۔ اس کے بعد یہ تو قعدے کے مطابق رکھ دیا اسن طریقے سے چھوڑ دو)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے حدق کا حساب رکھنا شروع کر دیا۔ جو طلاق دے چکے تھے انہوں نے بھی اور جنہوں نے نہیں دی تھی انہوں نے بھی۔

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ نَحْنُ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ سَيْبٍ.

ابو کریب محمد بن علاء، عبد اللہ بن ادريس سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یحییٰ بن شعیب کی حدیث سے صحیح ہے۔

۸۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَقَّى

۸۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَقَّى

عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ أَسَى السَّنَابِلِ بْنِ بَعَكِبٍ قَالَ وَصَعْتُ سُنْبُعَةَ بَعْدَ وَ

۱۱۹۶: ابونعائل بن معکک سے روایت ہے کہ سبیعہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تیس یا پچیس دن بعد ولادت ہوئی۔ پھر جب وہ نغس سے پاک ہوئیں تو نکاح کے لئے

زینت اختیار کی لیکن لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ جب یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی عدت پوری ہو چکی ہے اگر وہ نکاح کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۹۷: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شعبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ ابوسناہل کی حدیث اس سند سے مشہور اور غریب ہے۔ ہمیں اسود کی ابو سناہل سے اس حدیث کے علاوہ کسی روایت کا علم نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ مجھے علم نہیں کہ ابوسناہل نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حاملہ عورت کا خاندان اگر فوت ہو جائے تو وہ ولادت کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ سفیان ثوری، احمد، شافعی اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم سے منقول ہے کہ وہ زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ حاملہ عورت کی عدت ولادت سے پوری ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۸: حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ نے آپس میں اس عورت کا تذکرہ کیا جو حاملہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اس کی عدت دو مدتوں میں سے زیادہ عدت ہوگی یعنی ولادت یا عدت کے دنوں میں سے جس میں زیادہ دن ہوں گے وہی اس کی عدت ہے۔ ابوسلمہؓ نے کہا اس کی عدت ولادت تک ہے۔ جب پیدائش ہوگی تو وہ حلال ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہؓ کے ساتھ ہوں پھر انہوں نے ام سلمہؓ کے پاس کسی شخص کو یہ مسئلہ پوچھے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا سیدہ اسلمیؓ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے چند دن بعد ولادت ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو نبی اکرم ﷺ

فَاتِ زَوْجَهَا بِثَلَاثَةِ وَعَشْرِينَ يَوْمًا أَوْ خَمْسَةِ وَعَشْرَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوُّقًا لِلنِّكَاحِ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حُلَّ أَجَلُهَا.

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي السَّنَائِلِ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ إِلَّا اسْوَدَ شَيْئًا عَنْ أَبِي السَّنَائِلِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ يَقُولُ لَا أَغْرِفُ أَنَّ أَبَا السَّنَائِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حُلَّ لَهَا التَّزْوِيجُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهَوَقُولُ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْنُدُ إِجْرًا جَلِيلَيْنِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَكَّرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْنُدُ إِجْرًا جَلِيلَيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَحْيٍ يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعْتُ سُبُعَةً أَلَا سَلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۵: باب جس کا خاوند فوت ہو جائے

اس کی عدت

۱۱۹۹: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہؓ نے انہیں ان تین حدیثوں کے متعلق بتایا۔ حمید فرماتے ہیں حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین ام حبیبہؓ کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق ایک خوشبو کی زردی تھی یا کچھ اور تھا۔ انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر پی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جو سز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینب بنت ابوسلمہؓ فرماتی ہیں زینب بنت جحشؓ کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینبؓ کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری لڑکی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی نکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے دوا تین مرتبہ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور زمانہ جاہلیت میں تم ایک سال گزارنے پر اونٹ کی میکیں پھیکتی تھیں۔ اس باب میں فریہ بنت مالک بن سنان (جو ابوسعید خدریؓ کی بہن ہیں)

۸۱۵: بَاب مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ

الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فِيهِ صَفْرَةٌ خَلْقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِغَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَتْ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ غَيْثَهَا فَتَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَمُ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانَ أَحِبَّتْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَحَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ حَدِيثُ زَيْنَبُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور حصہ جنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث نہیب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ خوشبو اور زیبائش سے پرہیز کرے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احقرؒ کا یہی قول ہے۔

۸۱۶: باب جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا

اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

۱۲۰۰: حضرت سلمہ بن صحرہؒ یا ضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احقرؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایسے شخص پر دو کفارے واجب ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اس سے صحبت کر بیٹھا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ تمہیں کس چیز نے اس پر مجبور کیا۔ وہ کہنے لگا میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اب اللہ کا حکم پورا کرنے (یعنی کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَقِي فِي عِدَّتِهَا الطَّيِّبَ وَالزَّيْنَةَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ.

۸۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَظَاهِيرِ

يُؤَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ النَّيَّاسِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَظَاهِيرِ يُؤَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنْ أَمْرَاتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أَكْفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْجًا لَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبُهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۔ ظہار کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہے یا اس کے برابر کہنا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر میری بہن یا میری بہن وغیرہ کی طرح حرام ہے۔ اس میں اگر اس کی حلقہ کی نیت نہیں تھی تو یہ ظہار ہے ورنہ بھڑھوق واقع ہو جائیگی۔ اب یہ شخص اپنی بیوی سے اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک کفارہ ادا نہ کرے اور یہ کفارہ ایک غلام آزاد کرنا اگر نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا پھر ساٹھ سینوں کو کھانا کھانا ہے۔

۸۱۷: باب کفارہ ظہار کے بارے میں

۱۲۰۲: حضرت ابوسلمہؒ اور محمد بن عبد الرحمنؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو بیاضہ کے ایک شخص سلمان بن صخر الانصاری نے اپنی بیوی سے کہا کہ رمضان گزارنے تک تم مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہو لیکن ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ بیوی سے رات کو صحبت کر لی۔ اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے عرض کیا میں نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دو مہینے کے متواتر روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا مجھ میں اتنی قوت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اس کی بھی قوت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا کہ اسے یہ (کھجوروں کا) ٹوکرا دے دو۔ اس میں پندرہ یا سولہ صاع ہوتے ہیں جو ساٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ اہل علم کا ظہار کے کفارے کے متعلق اسی حدیث پر عمل ہے۔

۸۱۸: باب ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی

قسم کھانا

۱۲۰۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور جس چیز کو حرام کیا تھا اسے حلال کیا۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ مسلمہ بن عقیل کی داؤد سے منقول حدیث علی بن مسہر وغیرہ داؤد سے منقول حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایلاء کیا الخ اس حدیث میں مسروق کے عائشہؓ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں اور یہ حدیث مسلمہ کی حدیث سے

۸۱۷: بَاب مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخَذَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظْهَرِ امِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانٌ فَلَمَّا مَضَى بَصُفٍّ مِّنْ رَمَضَانٍ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَّكَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْبَقُ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَطِيعُ قَالَ أَطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرِوٍ أَغْطِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خُمُسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا أَطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ النَّبَاطِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ.

۸۱۸: بَاب مَا جَاءَ

فِي الْإِيلَاءِ

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَمٍ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَآنَسٍ حَدِيثُ مُسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ

زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جائے گا پھر چار مہینے گزر جانے کے بعد عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزر جانے پر تو وہ ٹھہر جائے یا تور جوع کرے یا طلاق دے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احنافؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزرنے پر ایک طلاق بائن خود بخود واقع ہو جائے گی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۸۱۹: باب لعان

۱۲۰۴: حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے میں بیوی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے یا نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں۔ پس میں اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آ جاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے۔ کہتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو وہ اونٹ پر ڈالنے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمنؓ کیا حان کرنے والوں کے درمیان تفریق کردی جائے۔ آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ“ ہاں فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر وہ کچھ کہے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو ایسے معاملے میں خاموش رہنا بہت مشکل ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا نبی اکرمؐ اس وقت خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر

عَائِشَةُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْإِيْلَاءُ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَأَتَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأَكْثَرَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيهِ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ بَرَأَتْ فِيمَا بَيْنَ يَفِيٍّ وَأَمَّا أَنْ يَطْلُقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقٌ بَاطِلَةٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۸۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعَانِ

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْمُتَلَّاعِينَ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرُقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعْتُ كَلَامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ أَدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةً قَالَ قَدْ خَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرٍ بِرَدْعَةٍ رَحِلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَّاعِينَ أَيْفَرُقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانٌ بْنُ فَلَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا نَازَأَ امْرَأَتَهُ عَلَى فَا حِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرِ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَنَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيَ

ہوا اور عرض کیا یہ رسول اللہؐ جس چیز کے متعلق میں نے آپؐ سے پوچھا تھا کسی میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر سورہ نور کی آیات نازل ہوئیں "وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ .." (ترجمہ جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے عداوہ کوئی گواہ نہ ہو) آپؐ نے اسی آدمی کو بلایا اور اس کے سامنے آیات پڑھیں اور اسے وعظ و نصیحت کی اور فرمایا۔ دنیا کی تکلیف آخر کے عذاب کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسوں بنا کر بھیجی میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔ پھر نبی اکرمؐ نے وہی آیات عورت کے سامنے پڑھی و راستے بھی اس طرح سمجھا یہ کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسوں بنا کر بھیجا ہے یہ شخص سچا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مرد سے کوئی شروع کی اس نے چار بار اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچ ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے اسی طرح کہا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں (خاوند اور بیوی) کے

سہ فَاُولَئِكَ هُمُ الَّذِيْنَ هُمَا فِي سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَزْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاَيَاتِ فَدَعٰى الرَّجُلُ فَتَلَا الْاَيَاتِ عَلَيْهِ وَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَخَبَّرَهَا اَنَّ الْعَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بِعَثْكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ نَسِيَ بِالْمَرْءَةِ وَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَخَبَّرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بِعَثْكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاٰذِبِيْنَ ثُمَّ نَسِيَ بِالْمَرْءَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ بَنِي عُمَرَ حَدِيْثُ حَسَنٍ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

درمیان تفریق فرمادی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعدؓ، ابن عباسؓ، حذیفہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے ورائل عم کا اسی ہے عمل ہے۔

۱۲۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے محبت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ملگ کر دیا اور بچے کو ماں کے حوالہ کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

باب شوہر فوت ہو جائے تو عورت عدت کہاں گزارے ۱۲۰۶: حضرت سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہؓ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بوسیدہ خدریؓ کی بہن فرییدہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی

۲۰۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ لَا عَنْ رَجُلٍ امْرَأَتَهُ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْأَمِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

۸۲۰: بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ۱۲۰۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْعُجْرَةِ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفَرِيْدَةَ بِنْتُ مَالِكِ

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے خاوند اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے تھے۔ جب وہ قدوم (ایک جگہ کا نام) پر پہنچے تو وہ انہیں مل گئے لیکن انہوں نے میرے شوہر کو قتل کر دیا۔ کیا میں اپنے رشتے داروں کے پاس بنو خدرہ چلی جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لئے نہ مکان چھوڑا ہے اور نہ ہی نان نفقہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ وہ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی تو ابھی حجرے یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلایا کسی کو حکم دیا کہ مجھے بلائے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے شوہر کا سارا قصہ دوبارہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ حضرت فریجہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے اس کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ پھر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدمی بھیج کر مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپؐ کو خبر دی۔ پس حضرت عثمانؓ نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔ کہ عورت جس گھر میں ہو اسی میں اپنی عدت پوری کرے۔

۱۲۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت پوری کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر عدت نہ گزارے پہلے قول زیادہ صحیح ہے۔

بْنِ سَنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَيْتِ خُدْرَةَ وَإِنْ رُوجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ عَبْدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُومِ لِحَقِّهِمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنْ رُوجِي لَمْ يَتَوَكَّلْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أُولَى الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرَبِي فَنُودِيَتْ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَتْ قَرَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ رُوجِي قَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

۱۲۰۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَدْ كَرَّ نَحْوُهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ رُوجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَعْتَذَ حَيْثُ شَاءَتْ وَإِنْ لَمْ تَعْتَذْ فِي بَيْتِ رُوجِهَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

أَبْوَابُ الْبُيُوعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَرِيدٌ وَفُرُوحٌ كَ الْأَبْوَابِ جُورِي هِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۲۱: باب شہادت کو ترک کرنا

۸۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشَّهَادَاتِ

۱۲۰۸: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام چیزوں سے۔ جس نے ان کو چھوڑا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت محفوظ کر لی اور جو ان چیزوں میں مبتلا ہو گیا وہ حرام کام میں پڑنے کے قریب ہے۔ جیسے کوئی چرواہا اپنے جانوروں کو سرحد کے قریب چراتا ہے تو ڈر رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حدود پار کر جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی حدود ہوتی ہیں اور اند کی حدود اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَذَرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوشِكُ أَنْ يُؤَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا أَنَّ مَنْ يَرُوعِي حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُؤَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَيْكَبٍ جَمْعٌ أَلَا وَإِنَّ جَمْعِي اللَّهِ مَخَارِمُهُ.

۱۲۰۹: ہم سے روایت کی ہمارے انہوں نے وکیع انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ انہوں نے شعبی انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبی کے واسطے سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا الْحَدِيثُ خَبَرَنِي صَاحِبُ قَدْرٍ وَأَخِي أَبُو وَحِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ.

اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت ہے کہ اس نے حلال و حرام کا معاملہ لوگوں پر مبہم نہیں رکھا بلکہ حل کو واضح و حرام کی تفصیل بیان کر دی۔ علاوہ ازیں ایک دائرہ واضح حلال اور واضح حرام کے درمیان مشتبہات کا بھی ہے۔ ایسے امور میں لوگ التباس محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کبھی تو دلائل ہی غیر واضح ہوتے ہیں اور کبھی نص پیش نہ دیا جائے پر منطبق کرنا سخت سمجھنے کا باعث بن جاتا ہے۔ اس قسم کے مشتبہ امور سے بچنے کا نام اسلام میں تورع ہے۔ یہ تورع سد ذریعہ کا کام دیتا ہے۔ اور انسان کی درست ذہن پر تربیت کرتا ہے ورنہ اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی مشتبہات میں پڑ کر حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔ یہ اصول نبی کریم کے درج بالا ارشاد پر مبنی ہے۔

۸۲۲: باب سود کھانا

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ سَمَاقٍ بْنِ خُرَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مُسْعُودٍ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَشَهِدَ بِهِ وَكَاتِبُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَابِ قَالَ الْبَشْرُ بِاللَّهِ وَغَفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَيُّمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۸۲۲: باب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبَا

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ سَمَاقٍ بْنِ خُرَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مُسْعُودٍ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَشَهِدَ بِهِ وَكَاتِبُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۸۲۳: باب مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي

الْكُذْبِ وَالزُّورِ وَنَحْوَهُ

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَابِ قَالَ الْبَشْرُ بِاللَّهِ وَغَفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَيُّمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۸۲۳: باب مَا جَاءَ فِي التَّجَارِ وَتَسْمِيَةِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاهُمْ

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمِّي السَّمَاءَ سِرَّةً فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِنَّمْ يَحْضُرَانِ النَّاسَ فَشَرُّوهُمُ بِالصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرَفَاعَةَ حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مُنْصَوِّرٌ وَالْأَعْمَشُ وَخَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لَقَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا

۸۲۳: باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی

دینے کی مذمت

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمَاعٍ عَنْ رُوَيْتِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَابِ قَالَ الْبَشْرُ بِاللَّهِ وَغَفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَيُّمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۸۲۴: باب اس بارے میں کہ تاجروں کو

نبی اکرم ﷺ کا "تجار" کا خطاب دینا

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمِّي السَّمَاءَ سِرَّةً فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِنَّمْ يَحْضُرَانِ النَّاسَ فَشَرُّوهُمُ بِالصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرَفَاعَةَ حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مُنْصَوِّرٌ وَالْأَعْمَشُ وَخَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لَقَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا

۱۲۱۳: ہم سے روایت کی ہند نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ عن قیس بن ابی عرزہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ہذا حدیث صحیح۔

۱۲۱۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء (علیہم السلام) صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۱۵: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے اور وہ ابو حمزہ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں یعنی ثوری کی ابو حمزہ سے روایت سے۔ ابو حمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۱۲۱۶: اسعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے تو دیکھا کہ لوگ خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے تاجر وہ سب رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو گئے اپنی گردنیں اٹھالیں اور آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگے۔ فرمایا تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے۔ البتہ جو اللہ سے ڈرے، نیکی کرے اور سچ بولے۔ (تو وہ اس حکم میں داخل نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسعیل بن عبید کو اسعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۱۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو برباد ہو گئے اور خسارے میں رہ

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عُرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَاجِزُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَّبِعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ فَاسْتَجَابُوا الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوا أَغْنَاهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التَّجَارَ يُعْتَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَجَارُوا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَتَرَوُصَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ أَيضًا

۸۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَحْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُغَةَ بْنَ عُمَرَ وَبْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ

گئے۔ فرمایا ایک احسان جتلا نے والا دوسرا تکبر کی وجہ سے شلوار تہ بند وغیرہ تختوں سے نیچے لٹکانے والا اور نیرا جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا مال بیچنے والا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابو امامہ بن شعبہؓ، عمران حصینؓ اور معقل بن یسارؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابو ذرؓ حسن صحیح ہے۔

فقہاء کا رو بار میں بکثرت قسمیں کہنا اس لئے ناپسندیدہ ہے کہ ایسی صورت میں غلط بیانی کا زیادہ احتمال ہے نیز اس کے نتیجے میں دل سے اللہ کی عظمت بھی زائل ہو جاتی ہے۔

۸۲۶: باب صحیح سورے تجارت

۱۲۱۸: حضرت صحیح غامدیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ”اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطا فرما۔“ چنانچہ آپ ﷺ جب کبھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح صبح بھیجتے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحیح تاجر تھے۔ وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو شروع دن میں ہی بھیجا کرتے تھے۔ پس وہ امیر ہو گئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہو گئی۔ اس باب میں علیؓ، بریدہؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ صحیح غامدیؒ کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صحیح غامدیؒ کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث سفین ثوریؒ بھی شعبہ سے اور وہ بعض بن عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

فقہاء ان تاجروں کے لئے برکت کی دعا اس صورت میں جب وہ صبح جلدی جائیں۔ موجودہ دور میں اکثریت اس بات سے غافل ہے۔ آج کل کاروبار کا آغاز دوپہر کے قریب کیا جاتا ہے جبکہ صبح کا مبارک وقت سونے میں صرف کیا جاتا ہے۔ جس کے باعث کاروبار میں برکت کا عنصر غائب ہو گیا ہے۔

۸۲۷: باب کسی چیز کی قیمت

معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے

۱۲۱۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر قطر کے بنے ہوئے دو موٹے کپڑے تھے۔ جب آپؐ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو یہ آپؐ کی طبیعت پر گراں گزرتے۔ اسی اثنا میں ایک

عذاب الیم قُلتُ مَنْ هُمْ يَارَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَانُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارُهُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۸۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارَةِ بِالْجَارَةِ

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُحُورِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ جَلَّالًا تَاجِرًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ بِجَارَةٍ بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَاتُّرَى وَكَثُرَ مَالُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ حَدِيثُ حَسَنٍ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرِ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍاءَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۸۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

یہودی کے پاس شام سے قیمتی کپڑا آیا میں نے عرض کیا کہ آپ کسی کو بھیجیں کہ وہ آپ کے لئے اس سے دو کپڑے خرید لائے۔ جب ہمیں سہولت ہوگی ہم ان کی قیمت ادا کریں گے۔ آپ نے ایک شخص کو بھیج دیا تو اس نے جواب دیا کہ جانتا ہوں کہ آپ چاہتے ہیں کہ میرا کپڑا اور پیسے دونوں چیزوں پر قبضہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیز گار بھی ہوں اور امانت دار بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، انسؓ، اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ بھی اس حدیث کو عمارہ بن ابی حفصہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن فراس بصری، ابو داؤد، حیاکی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ شعبہ سے کسی نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ میں اس حدیث کو اس وقت تک بیان نہیں کروں گا جب تک تم کھڑے ہو کر حری بن عمارہ کے سر کا بوسہ نہیں لو گے اور حری اس وقت وہاں موجود تھے۔ (اس سے مراد حری کی تعظیم ہے کیونکہ شعبہ نے یہ حدیث حری بن عمارہ سے سنی ہے)۔

۱۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ میں صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور ہاسی چربی پیش کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شام تک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلے یا ہجور میں سے ایک صاع بھی باقی نہ رہا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نواز واج مطہرات تھیں۔ یہ حدیث

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرَتَانِ غُلِيظَتَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعُورِقَ ثَقُلًا عَلَيْهِ فَقَدِمَ نَزْمُ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَأَشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَدِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَدْرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ قَدْ عَلِمَ أَيُّ مِنْ اتَّقَا هُمُ وَأَذَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنَّسَبِ وَأَسْمَاءِ ابْنَةِ يَزِيدَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ أَيُّضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَفْصَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَرَّاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَوْمًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَسْتُ أَخَذْتُكُمْ حَتَّى تَقُومُوا إِلَى حَرَمِي بَنِي عُمَارَةَ فَيَقْبَلُوا رَأْسَهُ قَالَ وَحَرَمِي فِي الْقَوْمِ.

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَغُفَّانُ بْنُ أَبِي عُثْمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ..

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَوَّائٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْثَدَةَ وَأَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَبِي أَبُو عَدِيٍّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ شُعْبَةَ وَإِهَالَةِ سِنْخَةٍ وَلَقَدْ رَهْنُ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ تَمْرٍ وَلَا صَاعٌ حَبٍّ وَأَنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَبْسَعٌ

حسن صحیح ہے۔

نِسْوَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

فلاشک یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح کوئی چیز نقد خریدنا جائز ہے اسی طرح باہمی رضامندی سے ادھار خریدنا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر بائع ادھار کی وجہ سے قیمت بڑھا کر قسط وار ادائیگی کی شرط پر فروخت کرے تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ صورت حرام ہے اس بناء پر کہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جو زائد رقم وصول کی جاتی ہے وہ ایک طرح کا سود ہے۔ مگر جمہور علماء اس کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ یہ اصلاً مباح ہے اور اس کی جمعیت کے سلسلہ میں کوئی نقص وارد نہیں ہوتی ہے۔ امام شوکانی نیل الاوارح ص ۵۳ پر فرماتے ہیں:

شافعیہ حنفیہ زید بن علی مویذ باللہ اور جمہور کے نزدیک یہ صورت جواز کے عام دلائل پر بنا پر جائز ہے اور بظاہر یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔

۸۲۸: بَابُ بَيْعِ كَيْ شَرَا لَكُنَا

۱۲۲۲: محمد بن بشار، عبد بن بیٹ (کپڑے بیچنے والے) سے اور وہ عبد الحمید بن وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عدا بن خالد بن ہوڑہ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے تحریر کرائی تھی۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی اس میں لکھا تھا۔ یہ اقرار نامہ ہے کہ عدا بن خالد بن ہوڑہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری نہ نہ دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عدا بن لیث کی حدیث سے جانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۸۲۹: بَابُ نَافِ تُول

۱۲۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تم ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں کمی بیشی کی وجہ سے سابقہ امتیں ہلاک ہو گئیں۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہنچاتے ہیں۔ حسین بن قیس کی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی منقول ہے۔

۸۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكُتُبِ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ أَلَا أَقْرَنُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا عَائِلَةَ وَلَا حَبْنَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَيْثٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

۸۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَنْفَعٍ الطَّائِفِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكْتَ فِيهِ إِلَّا مِمَّ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَبِيْسٍ وَحُسَيْنِ بْنِ قَبِيْسٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مَوْقُوفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ اور بعض علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔

۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت

۱۲۲۶: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ بیچنے والے قافلوں سے شہر سے باہر فرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ شہر کے اندر آ کر خود نہ فروخت کریں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت منقول ہیں۔

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غلہ بیچنے والے قافلے سے شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا۔ اور اگر کوئی شخص ان سے کچھ خریدے تو شہر میں داخل ہونے کے بعد غلے والوں کو (سودا برقرار رکھنے یا بیع کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلے سے ملاقات کو مکروہ کہا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۳: باب کوئی شہری

گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے

۱۲۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیہ کہتے ہیں کہ وہ بھی یہ حدیث جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کی کوئی چیز نہ بیچے۔ اس باب میں

الْعِلْمُ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا يَبِيعُ الْمُدْبِرُ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَكَرَّةَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَبِيعُ الْمُدْبِرُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ.

۸۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلْقَى الْبُيُوعِ ۱۲۲۶: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُفْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الرَّقِيُّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتْلَقَى الْجَلْبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتِاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْجِبَارِ إِذَا وَرَدَ الشُّوقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ وَحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَلْقَى الْبُيُوعَ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا.

۸۳۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ

حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَتْلُجُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس اور حکیم بن ابی زید رضی اللہ عنہم (اپنے والد سے) کثیر بن عبد اللہ کے دادا عمرو بن عوف مزی اور ایک اور صحابی سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۲۲۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق پہنچائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ شہری دیہاتی کی چیزیں فروخت نہ کرے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ شہری دیہاتی سے مال خرید لے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شہری، دیہاتی کی چیزیں فروخت کرے لیکن اگر ایسا کیا تو بیچ جائز ہے۔

طَلْحَةَ وَأَنَسَ وَجَابِرٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي بَرِيدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمَزْنِيِّ جَدِّ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ -

۳۲۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعَا النَّاسَ بِرِزْقِ اللَّهِ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا هُوَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَهُوا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَكُونُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَإِنْ بَاعَ فَلَا يَبِيعُ جَائِزٌ -

فائدہ: بیع و شراہ کی کئی ایسی شکلیں جو عرب معاشرے میں رائج تھیں لیکن ان کے اندر ہر فریق کو اس کا پورا حق ملنے کی ضمانت نہ تھی بلکہ بعض دفعہ ایک فریق کو اپنے حق سے کئی یا جزوی طور پر محروم ہو جانا پڑتا تھا۔ ان بیوع میں سے چند ایک کا ذکر ان احادیث میں آ رہا ہے لہذا قاری کے لئے بہتر ہوگا کہ ان کا مختصر تعارف پیش کیا جائے تاکہ وہ آسانی سے ان اصطلاحات کو سمجھ سکے۔

(۱) بیع الحاقیہ: صاف گیسوں کی متعین مقدار کے بدلے گیسوں کی تیار کھیتی کا خریدنا بیچنا۔ (۲) بیع الحاقیہ: صرف گیسوں کے ساتھ مطلق نہیں بلکہ صاف جو صاف جو از باجرہ چنا اور چاول وغیرہ کے عوض جو جو از باجرہ چنا اور چاول وغیرہ کی تیار فصل کا خریدنا بیچنا بھی محاقہ ہے۔

(۳) بیع المزاحیہ: خشک چھوہاروں کی متعین مقدار کے بدلے درخت پر لگی تازہ کھجوروں کی خرید و فروخت کرنا۔ اسی طرح کشمش کی متعین مقدار کے عوض بیبوں میں لگے ہوئے تازہ انگوروں کی خرید و فروخت بھی۔

(۴) بیع المنابذہ: نام ہے اس بیع و شراہ کا جس میں یہ طے ہوتا ہے کہ دوران سودا جب کوئی ایک فریق اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے گا تو معاملہ مکمل ہو جائے گا بغیر یہ کہ ”بعث“ اور ”اشتریت“ اور بغیر یہ دیکھے کہ خریدی اور بیچی جانے والی چیز کیسی ہے، ورنہ کیسی نہیں۔ بعض علماء نے اس سے ذرا مختلف تعریف بھی بیان کی ہے۔

(۵) بیع الملاسہ: بھی تقریباً اسی قسم کی بیع ہے۔

(۶) بیع الحصاة: وہ بیع جس کے اندر کسی چیز کی خرید و فروخت کا معاملہ اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب فریقین میں سے کوئی فریق دوسرے کی طرف کنکری پھینک دیتا ہے۔

(۷) بیع العربان: وہ بیع جس میں خریدار کسی شے کی خریداری کے سلسلے میں دکاندار کو بطور رقم کچھ بطور بیعاندہ اس شرط کے ساتھ دیتا

ہے کہ اگر معاہدے پاگیا تو یہ رقم شے کی قیمت میں شامل ور شمار ہوگی اور طے نہ پایا تو بیعانے کی یہ رقم دکاندار کی ہو جائے گی خریدار کو واپس نہیں ملے گی۔

(۸) بیع اسنین یا بیع المعاومة۔ کسی باغ کے پھل و آئندہ کئی سالوں کے لئے بیچنا۔

(۹) بیع الحیوان بالھم۔ زندہ جانور کو کئے ہوئے گوشت کے عوض بیچنا خریدنا۔

(۱۰) بیع الغرر: بیچنے والا اپنی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس طرح پیش کرے کہ جیسے وہ ہر لحاظ سے ٹھیک ہے۔ ایسی شے کی خرید و فروخت بھی بیع الغرر میں آتی ہے جس کا وصول ہونا خریدار کے لئے یقینی نہ ہو۔

(۱۱) بیع المعاوضة: جس میں ماپ تول کے بغیر محض اندازے اور تخمینے سے اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے مثلاً غلہ کے ڈھیر کو ماپ تول کے بغیر دوسری معلوم المقدار یا مجہول المقدار چیز کے عوض بیچنا اور خریدنا بیع المعاوضة ہے۔

(۱۲) بیع السدوم: جس میں ایسی شے کی خرید و فروخت ہوتی ہے جو معاہدہ کرتے وقت موجود نہیں ہوتی یعنی معدوم ہوتی ہے۔

(۱۳) بیع العینۃ: وہ بیع ہے جس میں فریقین کا اصل مقصود کسی شے کی خرید و فروخت نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصود کسی ویشی کے ساتھ زرو نقدی کا مین دین ہوتا ہے۔

(۱۴) بیع المحاضرة: باغ کے پھلوں کو ایسی حالت میں بیچنا خریدنا کہ وہ ابھی بالکل سبز کچے ہوں اور ان پر پکنے کے آثار نہ ہوں۔

ان مذکورہ بیوع کے علاوہ احادیث نبویہ میں کچھ اور بیوع کا ذکر ہے جن سے روکا اور منع کیا گیا ہے۔ گویا ہر وہ معاشی

معاملہ جو سلام کے معیار کے مطابق نہ تھا اس میں ایک فریق کی حق تلفی کا ضرور احتمال تھا۔

۸۳۴: باب محاقلة اور مزانہ کی ممانعت

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلة اور مزانہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ بیع محاقلة اور مزانہ حرام ہے۔

۸۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدِ بْنِ جَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَانَةُ بَيْعُ الشَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ الشَّعْلِ بِالشَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ۔

۱۲۳۱: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے سعد سے یہیوں کو جو کے عوض خریدنے کے بارے میں پوچھا۔ سعد نے کہا ان دونوں میں سے افضل کون سی چیز ہے؟ زید نے کہا گندم۔ پس انہوں نے منع کر دیا کہ یہ جائز

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدَ ابْنِ عِيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ عَدِيٍّ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَتَنَاهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ
سَالِطُ بْنُ قَطْلِبٍ لَمَنْ حَوْلَهُ انْقُصَ الرُّطْبُ إِذَا بَسَّ
قَالُوا نَعَمْ فَهِيَ عَنْ ذَلِكَ

جب کچی کھجوریں پکتی ہیں تو کیا وزن میں کم ہو جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پس آپؐ نے منع فرمادیا۔

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ سَأَلْنَا سَعْدًا
قَدْ كَرِهَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ
عَنِ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ
وَأَصْحَابِنَا.

۱۲۳۲: ہم سے روایت کی ہند نے انہوں نے مالک سے

انہوں نے عبد اللہ بن زید سے انہوں نے زید ابی عیاش سے

وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سعدؓ سے پوچھا پھر اسی حدیث کی مانند

حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل

ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۵: باب پھل پکنے

شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں

۱۲۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو خوش رنگ یعنی پختہ ہونے

سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیسوں کو

سفید ہونے اور آفت وغیرہ سے محفوظ ہونے سے پہلے بیچنے

سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔ اس

باب میں حضرت انسؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو

سعیدؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ

حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ

پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور

احقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے سیہ ہونے اور

تمام دانوں یا غلوں کے سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع

فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن

۸۳۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ

التَّمْرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ وَصَلَا حُهَا

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى

يَزْهُوَ وَيَهْدَا إِلَّا سَادَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنْ بَيْعِ السَّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْ مِنْ الْعَاهَةِ نَهَى

الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَالِشَةَ وَأَبِي

هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حَدِيثُ بَنِي عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى

هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا بَيْعَ التَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ

ضَلَا حُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقٍ.

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمِيٍّ الْحَلَالُ ثَنَا أَبُو

الْوَلِيدِ وَغَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعَنْبِ حَتَّى يَسْوَدَ وَغَن

بَيْعِ الْحَتِّ حَتَّى يَبْتَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا

نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۸۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ

عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ نِتَاجُ الْبَتَاجِ وَهُوَ بَيْعُ مَفْسُوحٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بَيُوعِ الْغَرَرِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ.

۸۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الرِّزَّادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَاهُوا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَنْ بَيْعَ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْأَبْقَى وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْبَيُوعِ وَمَعْنَى بَيْعِ الْحَصَاةِ أَنْ يَقُولَ الْبَائِعُ لِمُشْتَرِي إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَهُوَ يُشَبَّهُ بِبَيْعِ

سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۸۳۶: باب حمله کا حمل بیچنے کی

ممانعت

۱۲۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کے حمل کے بچے کو بیچنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔ اس کا فروخت کرنا اہل علم کے نزدیک باطل ہے اس لیے کہ وہ دھوکے کی بیع ہے۔ شعبہ یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبد الوہاب ثقفی وغیرہ بھی یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۷: باب دھوکے کی بیع حرام ہے

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے اور کنکریاں مارنے کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو سعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دھوکے والی بیع حرام ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دھوکے والی بیع میں یہ چیزیں داخل ہیں پھلی کا پانی میں ہوتے ہوئے فروخت کرنا۔ مفرور (یعنی بھاگے ہوئے) غلام کا فروخت کرنا اور پرندے کا اڑتے ہوئے فروخت کرنا اور اسی طرح کی دوسری بیوع بھی اسی ضمن میں آتی ہیں۔ بیع الحصاة کنکری مارنے والی بیع کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے وال خریدنے والے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو میرے اور تیرے درمیان بیع واجب ہوگئی۔ یہ بیع منابذہ ہی کے

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۴۰۔ عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلف اور بیع حلال نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطیں بھی جائز نہیں۔ جس چیز کا وہ ضامن نہ ہو اس کا نفع بھی حلال نہیں اور جو چیز اس کے پاس نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ سلف کیساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی چیز اسے قیمت سے زیادہ کی فروخت کر دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ کوئی شخص کسی چیز کی قیمت قرض چھوڑ دے اور اس سے یہ کہے کہ اگر تم یہ قیمت ادا نہ کر سکتے تو یہ چیز میرے ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اسحاق کہتے ہیں پھر میں نے امام احمد سے اسی کا معنی پوچھا کہ (جن کا ضامن نہ ہو اس کا منافع بھی حلال نہیں) انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ صرف غلے وغیرہ میں ہے۔ یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحق کہتے ہیں جو چیزیں تو لی یا پائی جاتی ہیں ان کا حکم بھی اسی طرح ہے یعنی قبضے سے پہلے اس کی بیع جائز نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے ہاتھ اس شرط پر فروخت کیا کہ سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے۔ تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی طرح ہے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اس کی سلائی بھی مجھ پر ہی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر صرف دھلائی کی شرط ہو تب بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک ہی شرط ہے۔ اسحاق نے اسی طرح کچھ کہا ہے (یعنی امام ترمذی مضطرب ہیں) حکیم بن حزام کی حدیث حسن ہے۔ اور یہ حکیم بن حزام ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ یہ حدیث ایوب سختیانی اور ابوبشر بھی یوسف

یوسف بن مہبک عن حکیم بن حزام قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع مالئیس عنیدی هذا حدیث حسن صحیح وفي الباب عن عبد اللہ بن عمرو۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٌ مَالٌ يَضْمَنُ وَلَا بَيْعٌ مَالئِيسَ عِنْدَكَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ مَا مَعْنَى نَهَى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ أَنْ يَكُونَ يَفْرَضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يَبَايَعُهُ بَيْعًا يَزَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسَلِّفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَتَّهَمًا عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعٍ مَالٌ تَضْمَنُ قَالَ لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِي مَالٌ تَقْبِضُ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا يَكَالُ وَيُوزَنُ قَالَ أَحْمَدُ وَإِذَا قَالَ قَالَ أَبَيْعُكَ هَذَا الثَّوبَ وَعَلَى خِيَاطَتِهِ وَفَضَارَتِهِ فَبُيْعًا مِنْ تَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَإِذَا قَالَ أَبَيْعُكَ وَعَلَى خِيَاطَتِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ قَالَ أَبَيْعُكَ وَعَلَى فَضَارَتِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هَذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَابْنُ بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَوْفٌ وَهْشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُونُسَ

بن مہابک عن حکیم بن حزام ہکذا
ہشام بن حسن، ابن سیرین سے اور وہ حکیم بن حزام سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابن سیرین، ایوب سختیانی سے وہ یوسف بن مہاک سے اور وہ حکیم بن حزام سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَنْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَمَّا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَبٍ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَالِيَّسَ عِنْدِي وَرَوَى وَكَيْعُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَكِيمٍ بَنِي حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَبٍ وَرَوَاةُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيمٍ بَنِي حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُبِيعَ الرَّجُلُ مَالِيَّسَ عِنْدَهُ.

۱۲۴۱: حکیم بن حزام سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔
وکیع یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے وہ ابن سیرین سے وہ ایوب سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یوسف بن مہاک کا ذکر نہیں کرتے۔ عبد الصمد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر بھی یہی حدیث یحییٰ بن حکیم سے وہ یوسف بن مہاک سے وہ عبد اللہ بن عیصمہ سے وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا فروخت کرنا حرام ہے۔

۸۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَيْتِهِ

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَيْتِهِ وَهُوَ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ

۸۴۰: باب کہ حق ولاء

کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں وہم ہے۔ یحییٰ بن سلیم اس میں وہم کرتے ہیں۔ عبد الوہاب ثقفی، عبد اللہ بن نمیر اور

۱۔ وادوہ حق ہے جو ملک کو غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ملتا ہے۔ جب غلام فوت ہو جائے تو اس کا نسب سے وارث نہ ہو تو اس کے ترکہ کا، ملک غلام کو آزاد کرنے

کئی راوی یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث یحییٰ بن سلیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۱: باب جانور کے عوض

جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۳: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے حیوان بطور قرض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حسن کا حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے ۳۷ بھی صحیح ہے۔ علی بن مدینی وغیرہ نے یہی کہا ہے۔ اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اہل کوفہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۴۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا جائز نہیں۔ لیکن نقد بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۸۴۲: باب دو غلاموں کے بدلے میں ایک

غلام خریدنا

۱۲۴۵: حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت کی بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تھا کہ یہ غلام ہے جب اس کا مالک اسے لے جانے کے

التَّقْفِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ.

۸۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ

الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى قَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَعَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِسَمَاعٍ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ هَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً هُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ.

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بَوَاحِدَةٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا يَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ

الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لئے آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کرو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض خریدا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کرتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دو غلام دے

اِنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَبَايَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثِيهِ فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبَاعْ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدُهُ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَذَاهِبِدْ وَاحْتَلَفُوا فِيهِ إِذَا كَانَ نَسِيًا.

کہ ایک غلام خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو جب کہ قرض میں اختلاف ہے۔

۸۴۳: باب گیهوں کے بدلے گیهوں بیچنے

کا جواز اور کی بیشی کا عدم جواز

۱۲۴۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر بیچو اور اسی طرح چاندی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گیهوں کے بدلے گیهوں، نمک کے بدلے نمک، اور جو کے عوض جو برابر فروخت کرو۔ جس نے زیادہ لیا یا دیا اس نے سود کا معاملہ کیا۔ پس سونا چاندی کے عوض، گیهوں کھجور کے عوض اور جو کھجور کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کرو بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور بلالؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے خالد سے بھی روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ ہیں۔ گیهوں کے بدلے جو کو جس طرح چاہو فروخت کرنا لیکن نقد و نقد ہونا شرط ہے۔ بعض راوی یہ حدیث خالد سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ عبادہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ خالد ابو قلابہ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ گیهوں جو کے عوض جیسے چاہو فروخت کرو۔ الخ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گندم کو گندم کے عوض برابر ہی بیچا جاسکتا ہے اور اسی طرح جو کے عوض جو بھی برابر برابر

۸۴۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيهِ

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَتَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْتَمْرُ بِالْتَمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَرَادَ فَقَدْ أَرْبَىٰ يَبْغُو الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَذَاهِبِدْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ يَبْغُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَذَاهِبِدْ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عِبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَبْغُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنَّ يَبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ

فروخت کئے جاسکتے ہیں یعنی اگر جنس مختلف ہو تو کئی بیشی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کے عوض گندم جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ نقد و نقد ہو۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گندم بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۴: باب بیع صرف کے بارے میں

۱۲۴۷: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں اور ابن عمرؓ حضرت ابوسعیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے عوض برابر بیچو نہ کم نہ زیادہ۔ اور ان دونوں کی ادائیگی دست بدست (نقد) کرو۔ یعنی دونوں فریق ایک ہی وقت میں ادائیگی کریں کوئی اس میں تاخیر نہ کرے۔ اس باب میں ابو بکر صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، ابو ہریرہؓ، ہشام بن عمارؓ، زید بن ارقمؓ، فضالہ بن عبید، ابوبکرؓ، ابن عمرؓ، ابودرداءؓ اور بلالؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے میں چاندی میں کمی زیادتی جائز ہے۔ بشرطیکہ دست بدست (نقد) ہو وہ فرماتے ہیں کہ یہ رہا تو اس صورت میں ہے کہ یہ معاملہ قرض کی صورت میں ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعض دوستوں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ لیکن ابن عباسؓ نے جب یہ حدیث ابوسعید خدریؓ کی سنی تو اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ لہذا پہلا قول ہی صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

الْأَصَافُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَهَذَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَعُوا الشَّعِيرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَقَدْ تَكْرَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۸۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ لَنَا شَيْئَانِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ لَا يَشْفُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مَنَةً غَائِبًا بِنَا حِزْرٍ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَامِرٍ وَابْرَاءُ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَفَضَالَةُ بْنُ غُبَيْدٍ وَأَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٌ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يُرَى بَأْسًا أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَقَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسْبَةِ وَكَذَلِكَ مَرُورِي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ مِنْ هَذَا وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حِينَ حَدَّثَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں۔

۱۲۴۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں بقیع کے بازار میں دیناروں کے عوض اونٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ پس دیناروں کے عوض بیچنے پر دراہم میں بھی قیمت وصول کر دیتا اور اسی طرح دراہم کے عوض بیچنے میں دیناروں میں بھی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حصہ کے گھر سے نکل رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس مسے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا قیمت طے کر لینے کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف سماک بن حرب کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ سماک بن حرب سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند یہی حدیث سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے لین دین میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمدؒ، اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

۱۲۴۹: حضرت مالک بن اوس کہتے ہیں کہ میں بازار میں یہ پوچھتا ہوا داخل ہوا کہ دیناروں کے بدلے مجھے کون درہم دے سکتا ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ جو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمہارے درہم دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں یا تو تم انہیں اپنے درہم دکھاؤ یا ان کا سونا واپس کر دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی اگر درست بدست (نقد) نہ ہو تو سود ہے۔ اور اسی طرح گندم کے بدلے گندم، جو، کے بدلے جو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے مگر یہ کہ دست بدست (نقد) ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَزَوْي عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ .

۱۲۴۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْأَبْلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَابِيرِ فَأُخْذُ مِنْهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَأُخْذُ مِنْهَا الذَّنَابِيرُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ خَفْصَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ بِالْبَيْعَةِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَوْيَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَابَأْسَ أَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ .

۱۲۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّ ثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِيكَ وَرَفَقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرَفَقَهُ أَوْلَتْكَ دَنُّ إِلَيْهِ ذَهَبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبَاٌ وَالْهَاءُ وَالْهَاءُ بِالرِّبَا رِبَاٌ وَالْهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبَاٌ وَالْهَاءُ وَالْهَاءُ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبَاٌ وَالْهَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِلَّا هَاءُ

”الْأَهَاءُ وَهَاءُ“ کا مطلب ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد)۔

وَهَاءُ يَقُولُ يَذْأِبِيذْ

۸۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِئَاعِ النَّخْلِ

بَعْدَ التَّابِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

مالدار غلام کی بیچ

۱۲۵۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کھجور کا درخت بیوند کاری کے بعد خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔ البتہ اگر خریدار شرط لگا چکا ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی مالدار غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط طے کر لے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث زہری سے بھی بحوالہ سالم کی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ سالم، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر کسی نے کھجور کا درخت بیوند کاری کے بعد خریدنا تو پھس فروخت کرنے والا کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والے نے خریدتے وقت اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غلام فروخت کرے گا۔ تو غلام کا مال بیچنے والے کی ملکیت ہوگا بشرطیکہ خریدار نے اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ بیوند کاری کے بعد فروخت کی جانے والی کھجوروں (کے درختوں) کا پھل بیچنے والے کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والا اس کی شرط نہ لگا چکا ہو۔ پھر اسی سند سے حضرت عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ جس شخص نے غلام کو فروخت کیا اور خریدنے والے نے مال کی شرط نہ لگائی تو مال فروخت کرنے والے ہی کا ہے۔ عبید اللہ بن عمرؓ بھی نافع سے دونوں حدیثیں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث بحوالہ ابن عمرؓ، نافع سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عکرمہ بن خالد بھی ابن عمرؓ سے حضرت سالم

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتِئَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَفَمَرَّ تَهَا لِلدَّيْ بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتِئَاعَ عَبْدًا أَوَّلَهُ مَالًا فَمَالُهُ لِلدَّيْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُبْتَاعُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتِئَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَفَمَرَّ تَهَا لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا أَوَّلَهُ مَالًا فَمَالُهُ لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُبْتَاعُ وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتِئَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرِثَ فَفَمَرَّ تَهَا لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُبْتَاعُ وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا أَوَّلَهُ مَالًا فَمَالُهُ لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُبْتَاعُ هَكَذَا رَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِيثَيْنِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَى عِكْرَمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ

ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، جن میں امام شافعی، احمد، اور اسحاق بھی شامل ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے منقول حدیث اصح ہے۔

۸۴۶: بَابُ مَا جَاءَ الْبَيْعَانِ

بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

۲۵۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَافِعِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ.

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ثِيَابِ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْحَبَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتِمَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَكْبَرُ بِمَعْنَى مَا رَوَى وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَحِّبَ الْبَيْعَ مَتَى لِيَجِبَ لَهُ هَكَذَا رَوَى عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي فَرَسٍ سَعِدَ مَاتَ يَعْافَاكَانِ هُوَ سَفِينَةٌ فَقَالَ لَا أَرَاكُمْمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۶: بَابُ بَيْعٍ أَوْ مُشْتَرَى

كَوَأَفْتَرَقَ سَعْدًا أَوْ مُشْتَرَى

۱۲۵۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والا جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے (کہ بیچ کو باقی رکھیں یا بیع کر دیں) یا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کر لیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیع مکمل ہو جائے۔

۱۲۵۲: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ پس اگر ان لوگوں نے بیع میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا تو ان کی بیع میں برکت دے دی گئی لیکن اگر انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا تو اس بیع سے برکت اٹھ لی گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، سمیرہ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جدائی سے مراد جسوں کی جدائی ہے نہ کہ بات کی۔ بعض اہل علم نے اسے کلام کے اختتام پر محمول کیا ہے۔ لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرنے والے راوی وہ خود ہیں اور وہ اپنی نقل کی ہوئی حدیث کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ ابن عمرؓ سے ہی منقول ہے کہ وہ بیع کا ارادہ کرتے تو اٹھ کر چل دیتے تاکہ اختیار باقی نہ رہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اسلیٰ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ ان کے پاس دو شخص ایک گھوڑے کی خرید و فروخت کے متعلق فیصلہ کرانے کے لئے حاضر ہوئے جس کی بیع کشتی میں ہوئی تھی تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اس لیے کہ کشتی میں سفر کرنے والے جدا نہیں ہو سکتے

اور نبی اکرم ﷺ نے جدائی کو اختیار کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ بعض اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ اس سے مراد افتراق بالكلام ہے۔ اہل کوفہ، ثوری اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ جسوں کے افتراق کا مذہب زیادہ قوی ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ سے صحیح حدیث منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے معنی یہ ہیں کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے کو اختیار دے لیکن اگر اس اختیار دینے کے بعد خریدنے والے نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر خریدنے والے کا اختیار ختم ہو گیا۔ خواہ جدا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ امام شافعی اور کئی اہل علم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ اس سے مراد افتراق ابدان (یعنی جسموں کا افتراق ہے)

۱۲۵۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جدائی تک بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے البتہ اگر بیع میں خیاری شرط لگائی گئی ہو تو بعد میں بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ پھر ان میں سے کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے اس لیے جلدی و فارت اختیار کرے کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کے معنی بھی بدلوں کے افتراق ہی کے ہیں کیونکہ اگر اس سے مراد افتراق کلام لیا جاتا تو اس حدیث کے کوئی معنی نہ بنتے جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اس ڈر سے جدائی کی راہ اختیار نہ کرے کہ کہیں بیع فسخ نہ ہو جائے۔

۸۴۷: باب

۱۲۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فروخت کرنے اور خریدنے والا اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک وہ آپس میں راضی نہ ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِلَى أَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَرَوَى عَنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ كَيْفَ أَرُدُّهُذَا وَالْحَدِيثُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ فَقَوِيَ هَذَا الْمَذْهَبُ وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ أَنْ يُخَيَّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ إِجْبَابِ الْبَيْعِ فَإِذَا خَيَّرَهُ فَأَخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ بَلَى فَسُخِ الْبَيْعُ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هَكَذَا فَسَرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ مِمَّا يَقْوَى قَوْلُ مَنْ يَقُولُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةً خِيَارًا وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يُسْقِطَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا أَنْ يُفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ أَنْ يُسْقِطَهُ وَلَوْ تَكَانَ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهُ خَشْيَةَ أَنْ يُسْقِطَهُ.

۸۴۷: بَابُ

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عُمَرَ وَيُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ وَبْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا ابْنُ

کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو بیچ کے بعد اختیار
دی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۸۳۸: باب جو آدمی بیچ میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید و فروخت
میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے
گھر والے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے بیچ سے روک دیں۔ آپ
ﷺ نے اسے بلایا اور تجارت سے منع کیا تو اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کے بغیر صبر نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے
فرمایا اچھا اگر تم خرید و فروخت کرو تو اس طرح کہہ دیا کرو کہ بر
بر بریلین دین ہے اس میں فریب اور دھوکہ نہیں۔ اس باب میں
حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث
حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے
ہیں کہ کمزور عقل والے کو خرید و فروخت سے روکا جائے۔ امام احمد
اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک آزاد اور
باغ آدمی کو خرید و فروخت سے روکنا جائز نہیں۔

۸۳۹: باب دودھ روکے ہوئے جانور کی بیچ

۱۲۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اگر کسی شخص نے ایسا دودھ دینے والے جانور خرید لیا جس
کا دودھ سکے یا مکے کی گلی کے روزے سے روکا ہوا تھا تو اسے اختیار
ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ
واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ایک دوسرے
صحابی سے بھی روایت ہے۔

۱۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تھنوں میں روکے ہوئے
دودھ والے جانور خرید لیا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس
لے کر دے تو دودھ کوئی دوسرا غنہ یک صاع دے۔

وَهُبَّ عَنْ أَنَسٍ خُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
السِّنِّىِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيرٌ غَرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ
وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيتُ

۸۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

۲۵۶ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَقْدِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يَتَابِعُ
وَأَنَّ أَهْلَهُ انْتَوَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَهَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي لَا أَضِرُّ غَيْرَ
الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَافَةَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا الْحَجْرُ عَلَى الرَّجُلِ الْمُخْرِجِ فِي
الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ إِذَا كَانَ ضَعِيفَ الْعَقْلِ وَهُوَ قَوْلُ
أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ أَنَّ يُحْجَرُ عَلَى
الْمُخْرِجِ الْبَالِغِ

۸۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضَرَّةِ

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى مَضْرَّةً
فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا قَرَّةُ
بْنِ حَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى مَضْرَّةً فَهُوَ
بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور احقر رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں شامل ہیں۔

۸۵۰: باب جانور

بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا

۱۲۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ فروخت کیا اور اس پر اپنے گھڑ تک سواری کرنے کی شرط لگائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اودیکر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بیچ میں ایک شرط جائز ہے۔ امام احمدؒ اور احقرؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک بیچ میں شرط لگانا جائز نہیں اور مشروط بیچ پوری نہیں ہوگی۔

۸۵۱: باب رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا

۱۲۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گروی رکھے جانے والے جانور کو سواری کے لئے استعمال کرنا یا اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے پر اس کا نفقہ وغیرہ بھی واجب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابو نعیم کی حضرتؒ سے روایت سے صرف مرفوع جانتے ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور احقرؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

۸۵۲: باب ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں

۱۲۶۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ خیبر

سَمَرَاءَ مَعْنَى لَا سَمَرَاءَ لَا بُرَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۸۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ

ظَهَرَ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي غَمَرٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُورُ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

۸۵۱: بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو ثَكْرٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرَهُوْنَا وَلَكِنْ الدَّرُّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرَهُوْنَا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

۸۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرَاءِ الْفِلَازَةِ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدٍ

کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریداجس میں سونا اور
گلیے جڑے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار
سے زیادہ (سونا) پایا۔ پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر
نہ بیچا جائے۔

۱۲۶۲: ہم سے روایت کی تھیہ نے انہوں نے ابن مبارک
سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی
اسناد سے اسی حدیث کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ
فرماتے ہیں کہ کسی تلوار یا کمر بند وغیرہ جس میں چاندی لگی ہوئی
ہو اس کا ان چیزوں سے الگ کئے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں
تا کہ دونوں چیزیں الگ الگ ہو جائیں۔ ابن مبارک، شافعی،
احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض ص یہ کراٹم اور دیگر عمامہ
نے اس کی اجازت دی ہے۔

۸۵۳: باب غلام یا باندی آزاد

کرتے ہوئے ولہ کی شرط کی ممانعت

۱۲۶۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے
ولہ کی شرط لگا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے
خرید لو کیونکہ حق ولہ تو اسی کے لئے ہے جو اس کی قیمت دے
یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن
صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کثرت ابو
عتاب ہے۔

۱۲۶۴: ابو بکر عطار بصری علی بن مدینی سے اور وہ یحییٰ بن سعید کے
حوالے سے کہتے ہیں کہ جب تمہیں منصور کے واسطے سے کوئی
حدیث پہنچے تو سمجھو کہ تمہارے دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے اور اس
کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی اور

بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَنْشِلِ الصَّنَعَانِيِّ
عَنْ فَضَالَةَ بْنِ غَبِيْدَةَ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ حَبْرَةَ فَلَاذَةً
بِائْتِي عَشْرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَقَضَلْتُهَا فَوَجَدْتُ
فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ .

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي
شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا إِلَّا سَنَادَ نَحْوَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ
هِمْ لَمْ يَرَوْا أَنَّ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًى أَوْ مُنْقَطَعَةٌ مُفَقَّضَةٌ
أَوْ مُثَلٌ هَذَا بِدَرَاهِمَ حَتَّى يَمَيَّزَ وَيُفْصَلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَدْ رَخَّصَ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّرَاطِ

الْوَلَاءِ وَالزُّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ قَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ
سُودٍ عَنْ عَابِثَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ
فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْتَرِيَهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوَّلَ مَنْ وَلِيَ
الْبَيْعَةَ وَفِي السَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ عَابِثَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يَكْنَى أَبَا عَتَابٍ .

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ إِذَا
خَدَّثْتَ عَنْ مَنْصُورٍ فَقَدْ مَلَأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا
تُرَدِّعِيهِ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا أَحَدٌ فِي إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

مجاہد سے روایت کرنے والوں سے منصور سے اثبت کوئی نہیں۔
امام بخاری، عبد اللہ بن اسود سے اور وہ عبد الرحمن بن مہدی سے نقل
کرتے ہیں کہ منصور کوفہ کے تمام راویوں سے اثبت ہیں۔

باب : ۸۵۴

۱۲۶۵۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے انیس ایک دینار کے عوض قربانی کے لئے جانور خریدنے
کے لئے بھیجے انہوں نے اس سے جانور خرید اور اسے دو دینار
میں فروخت کر دیا۔ پھر ایک اور جانور ایک دینار کے عوض خرید
کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور وہ دینار بھی
ساتھ ہی پیش کیا جو منافع ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ
جانور کو ذبح کر دو اور دینار صدقے میں دے دو۔ حکیم بن حزام
کی یہ حدیث ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمارے عم
میں حبیب بن ابی ثابت کا حکیم بن حزام سے سماع ثابت نہیں۔
۱۲۶۶۔ حضرت عروہ باریقیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
مجھے ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ ان کے لئے ایک بکری خرید لاؤں۔
میں نے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک
بکری ایک دینار کی فروخت کرنے کے بعد دوسری بکری
اور ایک دینار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر
آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں برکت دے اس کے بعد حضرت
عروہ کوفہ میں کناسہ کے مقام پر تجارت کیا کرتے اور بہت زیادہ نفع
کمایا کرتے۔ پس حضرت عروہ کوفہ میں سب سے زیادہ مال دار
تھے۔

باب : ۸۵۴

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ
أَبِي حَصِيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ
حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ
بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أَضْحِيَّةً بِدَيْنَارٍ فَأَشْتَرَى أَضْحِيَّةً
فَأَرْبَحَ فِيهَا دِينَارًا فَأَشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ
بِالْأَضْحِيَّةِ وَالِدَيْنَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ حَدِيثُ
حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَبِيبُ بْنُ
أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ.
۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ
ثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخَرِيتِ عَنْ أَبِي
لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً
فَأَشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا بِدَيْنَارٍ وَجِئْتُ بِا
لشَّاةِ وَالِدَيْنَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْتُهُ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي صَفْقَةٍ
يَمِينِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى كُنَاسَةِ
الْكُوفَةِ فَيَرْبُحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ
الْكُوفَةِ مَالًا.

۱۲۶۷۔ احمد بن سعید، حبان سے وہ سعید بن زید سے وہ زبیر
بن خریث سے اور ابولبید سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے
ہیں۔ بعض اہل علم کا مسلک اسی کے مطابق ہے۔ امام احمد اور
احقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء اس پر عمل نہیں
کرتے۔ امام شافعیؒ اور حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید بھی

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا سَعِيدُ
بْنِ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خَرِيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ
وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا
بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقٍ وَلَمْ يَأْخُذْ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

أَخُو حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبُو لَيْبِدٍ اِسْمُهُ لِمَارَةَ.

۸۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَكَاتِبِ

إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمَكَاتِبَ حَدًّا أَوْ مِيرًا أَلْزَمَتْ بِحَسَابٍ مَا عَقَّ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدَّى الْمَكَاتِبُ بِحِصَّةٍ مَا أَدَّى دَبَّةٌ خَرَّ وَمَا بَقِيَ دَبَّةٌ عَبْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْمَكَاتِبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْطُطُ يَقُولُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَذَاَهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوْاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمَكَاتِبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ وَقَدْ رَوَاهُ الْحِجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ.

انہیں میں شامل ہیں۔ ابوسید کا نام لمازہ ہے۔

۸۵۵: باب مکاتب کے پاس

ادائیگی کے لئے مال ہو تو؟

۱۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا وراثت کا مال ملے تو وہ اتنے ہی مال کا مستحق ہوگا جتنا وہ آزاد ہو چکا ہے۔ اگر اس کی دیت ادا کی جائے تو جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنی آزاد شخص کی دیت اس کے وارثوں کو دی جائے اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی قیمت اس کے مالک کو بطور بدل کتابت دی جائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر بھی عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ خالد بن حذاء بھی عکرمہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول نقل کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور اہل علم کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہو تو وہ غلام ہی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۶۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو سوا قیہ دینے کی شرط پر آزاد کرنے کا کہا لیکن غلام دس اوقیہ (فریاد) دس درہم ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔ (یعنی باقی نوے درہم ادا کر دے لیکن دس درہم باقی ادا نہ کر سکا) یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاة نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۱۲۷۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتیب کے پاس اتناں ہوں کہ وہ اپنی مکاتیب کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ و احتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

۸۵۶: باب کوئی شخص مقروض

کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بحینہ اسکے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت سرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور ائمتہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۸۵۷: باب مسلمان کسی

ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے

۱۲۷۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی کہ سورہ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم کے لئے ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بھادو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوسعیدؓ کی روایت حسن ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ بعض علماء اسی کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک شراب کو

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ تَبَهَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتِبٍ أَحَدُكُمْ مَائُودَى فَلْيَتَحَتَّجْ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوا لَا يَغْنَبُ الْمُكَاتِبُ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَائُودَى حَتَّى يُوَدَّى.

۸۵۶: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ

غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا أَمْرٍ أَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سَلَعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ أَسْوَأُ لِلْغَرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۸۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ

يَدْفَعَ إِلَى الذَّمِّي الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِنَيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ إِنَّهُ لِنَيْمٍ قَالَ أَهْرِيقُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ بِهِذَا

سرکہ بنانا حرام ہے۔ شاید اس لئے کہ واللہ اعلم مسلمان شراب سے سرکہ بنانے کے لئے اپنے گھروں میں نہ رکھتے لگیں۔ بعض اہل علم خود بخود سرکہ بن جانے والی شراب کو رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۸۵۸: باب

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھے تو اسے ادا کرو ورنہ تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو قرض دیا ورنہ ادا کئے بغیر چلا گیا اور قرض خواہ کے پاس اپنی کوئی چیز چھوڑ گیا تو اس کے لئے جو نہیں کہ اس کی چیز پر قبضہ کر لے۔ بعض تابعین نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اگر اس کے پاس اس کے درہم تھے اور قرض خواہ کے پاس اس کے دینار رکھے ہوئے تھے تو ان کو رکھنا جائز نہیں البتہ اگر درہم ہوتے تو اپنے قرض کے برابر رکھ لین درست تھا۔

۸۵۹: باب مستعار

چیز کا واپس کرنا ضروری ہے

۱۲۷۴: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجة الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مستعار چیز قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے اور قرض ادا کیا جائے۔

اس باب میں حضرت سمرہؓ، صفوان بن امیہ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی امامہؓ حسن ہے اور نبی کریم ﷺ سے بوسطہ ابو امامہؓ ورسندوں سے بھی مروی ہے۔

۱۲۷۵: حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ

۸۵۸: باب

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَامٍ عَنْ شَرِيكَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مِنَ اتَّمَنَكَ وَلَا نَحْنُ مِنْ خَائِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى أَخْرَاشٍ فَلْذَهَبَ بِهِ فَوَقَعَ لَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْبِسَ عَنْهُ بِقَدَرِ مَا ذَهَبَ لَهُ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ إِنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ ذَرَاهِمٌ فَوَقَعَ عِنْدَهُ دَنَائِيرٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْبِسَ بِمَكَانٍ ذَرَاهِمِهِ إِلَّا أَنْ يَقَعَ عِنْدَهُ ذَرَاهِمٌ فَلَهُ جِيْنِدٌ أَنْ يَخْبِسَ مِنْ ذَرَاهِمِهِ بِقَدَرِ مَالِهِ عَلَيْهِ.

۸۵۹: باب مَا جَاءَ أَنْ

الْعَارِيَةِ مُوَدَّاةٍ

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أَمَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَالذَّنِي مَقْضِيٌّ فِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ وَانْسٍ حَبِيبُ أَبِي أَمَانَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَمَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

پراس چیز کی ادائیگی واجب ہے جو اس نے لی۔ یہاں تک کہ ادا کرے۔ قنادہ کہتے ہیں کہ پھر حسن بھول گئے اور فرمانے لگے وہ تمہارا امین ہے اور اس دی ہوئی چیز کے ضائع ہونے پر جرم نہ نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ کہ چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کے نزدیک اگر مانگ کر لی ہوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس پر جرم نہ نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مالک کی مرضی کے خلاف استعمال نہ کرے۔ اگر مالک کی مرضی کے خلاف استعمال کرے اور وہ چیز ضائع ہو جائے تو اس صورت میں اسے جرم مانے کے طور پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اہل کوفہ اور اشعریؒ کا یہی قول ہے۔

۸۶۰: باب غلے کی ذخیرہ اندوزی

۱۲۷۶: حضرت معمر بن عبد اللہ بن فضلہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی کر کے مہنگائی کا انتظار کرنے والا گنہگار ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سعید سے کہا اے ابو محمد آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا معمر بھی کرتے تھے اور سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ وہ تیل اور چارے کی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے ہیں۔ (یعنی غلے کے علاوہ ان چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے جو کھانے پینے میں استعمال نہیں ہوتیں)

اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابوامامہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ غلے کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ بعض اہل علم غلے کے علاوہ دیگر اشیاء میں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ روٹی اور چھڑے کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تَوَدِّيَ قَالَ قَنَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَغْنِي الْعَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَقَالُوا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ إِلَّا يَخَالِفُ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَقُ.

۸۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْتِكَارِ

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِلٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَالْمَارُؤِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتُ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مَعْمَرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْإِحْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الْإِحْتِكَارِ فِي غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالْإِحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسَّخِيانِ وَنَحْوِهِ.

فَلَا حَرَجَ: اگرچہ اسلام افراد کو بیع و شراء اور فطری مقابلہ کی آزادی دیتا ہے لیکن اس بات سے اسے شدید انکار ہے کہ لوگ خود غرضی اور ناجائز میں مبتلا ہو کر اپنی دولت میں اضافہ کرتے چسے جائیں خواہ اجناس اور رقوم کی دیگر اشیاء ضرورت ہی کے ذریعے کیوں نہ دولت سمیٹی جاسکے اس لئے نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں ذخیرہ اندوزی کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث

میں ذخیرہ اندوزی کی نفی اس طرح بیان کی گئی ہیں ”بہت برا ہے وہ بندہ جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جب ارزائی ہوتی ہے تو برا محسوس ہونے لگتا ہے اور جب گرانی ہوتی ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔“ اصل میں تاجر کے نفع کمانے کی دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت جمع کر رکھے تاکہ مہنگے داموں فروخت کر سکے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت بازار میں لے آئے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے فروخت کر دے پھر دوسرا مال لے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے بھی فروخت کر دے اسی طرح اپنا کاروبار جاری رکھے۔ ذخیرہ اندوزی کی حرمت دو باتوں سے مشروط ہے ایک یہ کسی ایسی جگہ ایسے وقت ذخیرہ کیا جائے جبکہ وہاں باشندوں کو اس سے تکلیف پہنچے۔ دوسرے اس سے مقصود تمہیں چڑھانا ہوتا کہ خوب نفع کمایا جاسکے۔

۸۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي

۸۶۱: باب دودھ روکے ہوئے جانور کو

بَيْعِ الْمُحْفَلَاتِ

فروخت کرنا

۱۲۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال کے بازار میں پہنچنے سے پہلے خریدنے میں جلدی نہ کرو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ خریدار کو دھوکے میں ڈالنے کے لئے نہ روکو۔ اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ۔ (نیلام وغیرہ میں) اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دودھ روک کر جانور کو پچنا حرام ہے۔ مصراۃ اور محفلہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں۔ کسی دودھ دینے

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَمْرِوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تَحْفَلُوا وَلَا يَنْفِقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكْرَهُوا بَيْعَ الْمُحْفَلَةِ وَهِيَ الْمَصْرَاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا أَيَّامًا أَوْ تَحْوِ ذَلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرِبُهَا الْمُشْتَرِي وَهَذَا ضَرْبٌ مِنَ التَّحْدِيدِ وَالْعَرَبِ

والے جانور کا کئی دن تک دودھ نہ نکالا جائے تاکہ دودھ اس کے تھنوں میں جمع ہو جائے اور خریدار دھوکے میں پڑ کر اسے خرید لے یہ دھوکے اور فریب کی ایک ہی قسم ہے۔

۸۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

۸۶۲: باب جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال

يَقْتَطَعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

غصب کرنا

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ تو مجھ ہی سے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین میں شرکت تھی

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاحِرٌ لِيَقْتَطَعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ لَا شُعْثَ فِيَّ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ

لیکن اس نے (میرے حصے) کا کار کیا تو میں اسے بیکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے یہودی سے کہا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال بے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ" (جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں وائل بن حجر، ابو موسیٰ، ابوامامہ بن شعبہ انصاری، اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ حدیث بن مسعود حسن صحیح ہے۔

۸۶۳: باب اگر خریدنے اور

فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے ۱۲۷۹ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا اور خریدنے والے کو اختیار ہے چاہے تو لے ورنہ واپس کر دے۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عون بن عبد اللہ کی ابن مسعود سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن بھی ابن مسعود سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابن منصور نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ اس میں فروخت کرنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ پس اگر مشتری راضی ہو تو خریدے ورنہ چھوڑ دے۔ اتحقق کہتے ہیں کہ فروخت کرنے والے کا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا۔ بعض تابعین جن میں شریح بھی شامل ہیں سے بھی یہی منقول ہے۔

۸۶۴: باب ضرورت سے زائد پانی کو

فروخت کرنا

۲۸۰۔ ایسا بن عبد مزیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

الْيَهُودُ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَك بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَا لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَهُدِ اللَّهِ وَإِيْمًا بِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا آيَةً إِلَىٰ أَخْرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ وَالِدِ ابْنِ حُجْرٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۸۶۳: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا

اُخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اُخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ هَذَا حَدِيثُ مُرْسَلٌ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ أَيْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ إِذَا اُخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ النَّسْلَعَةِ أَوْ يَتَرَاذُ أَنْ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِينُ وَقَدْ رَوَى نَحْوُ هَذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ شَرِيحٌ.

۸۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي

بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ

علیہ وسلم نے پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، بھیسہ رضی اللہ عنہ، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اعلیٰ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے پانی فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ حضرت حسن بصریؒ بھی اسی میں شامل ہیں۔

۱۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ جس کی وجہ سے گھس چارہ وغیرہ میں رکاوٹ پیش آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۵: باب نزکو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت

لینے کی ممانعت

۱۲۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نزکو مادہ پر چھوڑنے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے بطور انعام کچھ دے تو یہ جائز ہے۔

۱۲۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نزکو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جب نزکو چھوڑتے ہیں تو لوگ بطور انعام کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے اسے اس کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم سے صرف ابراہیم بن حمید کی ہشام بن عروہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَيِّبِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَآنَسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ إِيَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرَهُوا بَيْعَ الْمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي بَيْعِ الْمَاءِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ.

۲۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فِضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

عَسْبِ الْفُحْلِ

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفُحْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِي قَبُولِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذَلِكَ.

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخُزَائِمِيِّ الْبَصْرِيُّ تَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَحْلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفُحْلِ فَهَاءُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَطْرُقُ الْفُحْلَ فَكُرِّمَ فَرَحَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ.

۸۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا سَعِيدُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ أَلَوْثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوانِ الْكَاكِينِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَحْثِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَبَ الْحَجَّامُ خَبِيثَ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنِ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدِيثُ رَافِعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا ثَمَنِ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

۸۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسَبِ الْحَجَّامِ

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اجَارَةِ الْحَجَّامِ فَتَهَاةَ عَنْهَا وَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ أَغْلَقْهُ نَا ضَحَكَ وَأَطْعَمَهُ رَقِيقَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِيثُ مُحَيْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَأَلَنِي حَجَّامٌ نَهَيْتُهُ وَآخَذَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

سے روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۶۶: باب کتے کی قیمت

۱۲۸۴: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے، زنا کی اجرت لینے اور کاهن کو مٹھائی دینے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے کی اجرت، زنا کی اجرت اور کتے کی قیمت حرام ہے۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر علم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کو چارہ قرار دیا ہے۔

۸۶۷: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت

۱۲۸۶: بنو حارثہ کے بھائی ابن محبہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ سے پچھنے لگانے پر اجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرمایا۔ لیکن بار بار پوچھتے رہے تو نبی اکرم نے فرمایا اسے اپنے اونٹ کے چارے یا غامہ کھانے پینے کے لئے استعمال کرلو۔ اس باب میں رافع بن خدیج، ابو حنیفہ، جابر اور سائب سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محبہ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر پچھنے لگانے والا مجھ سے اجرت مانگے گا تو میں اسے منع کر دوں گا۔ امام احمد نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۸۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّحَصَةِ

فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

۲۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيِّبَةَ فَأَمَرَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَّامَةُ أَوْ إِنْ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ الْحَجَّامَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۸۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

تَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوا عَلَى الْأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَمَنِ الْهَرِّ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنَعَابِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهَرِّ

۸۶۸: بَابُ كَيْفَ لُغَاةِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

كَهْ جَوَازِ كَيْفَ لُغَاةِ الْكَلْبِ

۱۲۸۷: حضرت حمید کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابو طیبہ نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لگائے تو آپ ﷺ نے انہیں دو صاع غنہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو فرمائی۔ پس انہوں نے ابو طیبہ کے خراج سے کچھ کم کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین عدا ج کچھ لگوانا ہے۔ یا فرمایا بہترین دوائی کچھ لگوانا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے سبکی لگانے والے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۹: بَابُ كَيْفَ لُغَاةِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

كَهْ جَوَازِ كَيْفَ لُغَاةِ الْكَلْبِ

۱۲۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اعمش بھی اپنے بعض ساتھیوں سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ اہل عمل کی ایک جماعت بلی کی قیمت کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ ابو فضیل، اعمش سے وہ ابو حازم سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے علاوہ بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمر بن زید کوئی بڑی شخصیت

وَمِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَعْرِفُ كَثِيرٌ أَخْبَرُوا عَنْهُ عَنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. نہیں۔ ن سے عبد الرزاق کے علاوہ اور لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔

۸۷۰: بَاب

۸۷۰: بَاب

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيِّدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ وَتَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا.

۱۲۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں۔ ابو ہزیم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ بن سفیان ہے۔ حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً روایت منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

۸۷۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

۸۷۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الْمُغْنِيَّاتِ

لوٹدیوں کی فروخت حرام ہے

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا تَخْبِرْ فِي تَبَاغَرَةٍ فِيهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ لِيُصْلَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعْفُهُ وَهُوَ شَامِيٌّ.

۱۲۹۱: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گانے والی عورتوں (ہاندیوں) کی خرید و فروخت نہ کیا کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لِيُصْلَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعْفُهُ وَهُوَ شَامِيٌّ۔

فَاتَّقُوا: قصص، مردان حرام کاموں میں سے ہے جن کی کمائی کو اسلام نے حرام ذرائع میں شامل کیا ہے۔ قصص صنفی جذبات ابھارتا ہے اور طبیعت میں جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے مثلاً فحش گانے، حیا سوزا یکینگ اور اس قسم کے دوسرے بے ہودہ کام اگرچہ موجودہ دور میں لوگوں نے اس قسم کی چیزوں کا نام فن (Art) رکھا ہے اور اسے تو ترن شمار کرتے ہیں لیکن الفاظ کا یہ نہایت گمراہ کن استعمال ہے۔ درج بالا حدیث بھی اسلام کے اس اصول کو واضح کرتی ہے۔

۸۷۲: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ

۸۷۲: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ

۸۷۲: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ

بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے

۱۲۹۲: حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ماں اور اس کے بچوں کے جدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے محبوب لوگوں سے جدا کر دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام دیے۔ وہ دونوں آپس میں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علی تمہارا ایک غلام کیا ہوا۔ حضرت علی کہتے ہیں میں نے واقعہ سن یا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے آؤ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت جدا کر دینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے۔ (یعنی دارالاسلام میں) جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلے قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے کہ انہوں نے ماں بیٹے کو جدا کر دیا تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا اس پر انہوں نے کہا میں نے اس کی والدہ سے پوچھ لیا تھا۔ وہ اس پر رضا مند تھی۔

۸۷۳: باب غلام خریدنا

پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

۱۲۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔

(یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہو تو اسکی منفعت بھی اسے حلال ہوئی) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَسَى الثُّوبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَقَبَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامَكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُؤَلَّدَاتِ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي أَرْضِ الْإِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْآوَلُ أَصَحُّ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ اسْتَأْذَنْتُهَا فِي ذَلِكَ فَرَضِيَتْ.

۸۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ

يَسْتَعْلَهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالطَّيْمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۲۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ امام بخاری نے عمر بن یحییٰ کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ یہ حدیث مسلم بن خالد زنجی بھی ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ جریر نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تیس ہے۔ اس سے کہ جریر نے ہشام سے یہ حدیث نہیں سنی۔ اس حدیث کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا بعد میں پتہ چل۔ کہ اس میں کوئی عیب ہے تو اسے واپس کر دیا۔ اس صورت میں اس نے جو کچھ غلام کے ذریعے کمایا وہ اسی کا ہوگا کیونکہ اگر وہ غلام ہلاک ہو جاتا تو خسارہ خریدنے والے ہی کا تھا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل کا یہی حکم ہے کہ نفع اسی کا ہوگا۔ جو ضامن ہوگا۔

۸۷۴: باب راہ گزرنے والے کے لئے راستے

کے پھل کھانے کی اجازت

۱۲۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی باغ میں داخل ہو تو وہ اس سے کھا سکتا ہے۔ لیکن کپڑے وغیرہ میں جمع کر کے نہ لے جائے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبد بن شریح رضی اللہ عنہ، رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابوہم کے موصی عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن بعض علماء نے قیمت ادا کئے بغیر پھل کھانے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۲۹۷: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ تَنَا غُمَرُ ابْنُ غُلَيْبٍ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ وَاسْتَفْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى مُسْلِمٌ بْنُ حَالِدٍ الزُّنَجِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا وَحَدِيثُ جَرِيرٍ يُقَالُ تَدْلِيسٌ ذَلِكَ فِيهِ جَرِيرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَتَفْسِيرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيَسْتَعْلِيهِ ثُمَّ يَجْذِبُهُ عَيْنًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ فَإِلْعَلَّهُ لِلْمُشْتَرِي لِأَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَنَحْوُ هَذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُونُ فِيهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۸۷۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي

أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِبِهَا.

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعْبَادِ بْنِ شَرَحْبِيلَ وَرَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَوَعْمِيرَ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيلِ فِي أَكْلِ الثَّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ إِلَّا بِالْثَّمَنِ

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ فَقَالَ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ضرورت مند جمع کئے بغیر کھائے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸: حضرت رافع بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار رہا تھا کہ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رافع کیوں ان کے کھجوروں کے درختوں کو پتھر مار رہے تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گری ہوئی ہوں وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۷۵: باب خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت ۱۲۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج، محافلہ مذبحہ، مغابہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی یونس بن عبید، عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۷۶: باب غلے کو اپنی ملکیت

میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں، بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ جو چیزیں تولی یا وزن نہیں کی جاتیں اور نہ ہی کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز ہے۔ اہل علم کے نزدیک صرف

أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي خَاخِ عَيْرٍ مُتَجِدِّ خَبَةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ۝ حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْحُسَيْنُ بْنُ خُرَيْبٍ الْخَزَاعِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ صَالِحِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا إِلَيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجُوعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَرْوَاكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثَّنَاءِ

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَانَةِ وَالْمَخَابِرَةِ الثَّنَاءِ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ.

۸۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَفِي السَّابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتَّى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي وَقَدْ رَحَّصَ نَعُضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُوَكَّلُ وَلَا يُورَثُ وَأَمَّا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي

خندہ میں تخت ہے۔ امام احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔

۸۷۷: باب اس بارے میں کہ اپنے

بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے

۱۳۰۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کی فروخت کی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں نہ بیچے اور کسی عورت کے کسی کیساتھ نکاح پر راضی ہونے کے بعد کوئی اسے نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور سمرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر قیمت نہ لگائے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

۸۷۸: باب شراب بیچنے

کی ممانعت

۱۳۰۲: حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان تیبوں کے لئے شراب خریدی تھی جو میری کفالت میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور برتن کو توڑ ڈالو۔

اس باب میں جابرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ کی حدیث ثوری، سدی سے وہ یحییٰ بن عباد سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ ان کے نزدیک تھے۔ یہ حدیث لیث کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا شراب سے سر کرنا جایا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الطعام وهو قول أحمد وإسحاق

۸۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۳۰۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ.

۸۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ

وَالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۱۳۰۲. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا إِلَّا يَتَامٍ فِي جِعْجَرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَانْكَسِرِ الدِّنَارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمرَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الشَّاذِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۱۳۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّاذِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغَاءَ الْخَمْرِ خَلًا قَالَ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا عَاصِمٌ عَنْ شَيْبٍ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَرِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُسْتَرَاةَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى نَحْنُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۴ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، (۱) نکالنے والے (۲) شراب نکھوانے والے (۳) پینے والے (۴) لے جانے والے (۵) جس کی طرف لے جانی جارہی ہو، (۶) پلانے والے (۷) فروخت کرنے والے (۸) شراب کی قیمت کھانے والے (۹) خریدنے والے اور، (۱۰) جس کے لئے خریدی گئی ہوئی اس پر۔ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور ابن عمر سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

شراب ایک الکھولی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ عرب زمانہ جاہلیت میں شراب کے متوالے تھے ان کی زبان میں شراب کے تقریباً ایک سو نام تھے اور ان کی شاعری میں شراب کی اقسام اس کی خصوصیات اور جام وین اور محفل سرود کا ذکر بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس نے تربیت کا نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا اور سے تدریجاً حرام قرار دیا۔ یہ بات اظہر من شمس ہے کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور اس کے دین و دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان، قوم، و سماج کی مادی و اخلاقی و روحانی زندگی کے لئے یہ کس قدر خطرناک ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قبل لی لفظ سمجھا۔ خواہ لوگوں نے اسے کوئی نام دیا ہو اور خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ نبی سے پوچھا گیا کہ شہدائے مکتیٰ اور جو سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی: ”برنشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔“ اس طرح یہ خواہ قلیل ہو یا کثیر کوئی رعایت نہیں دی۔ نبی کریم نے فرمایا: ”جو چیز کثیر مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“ (احمد) نیز کسی تجارت کو بھی حرام ٹھہرایا خواہ غیر مسسوم کے ساتھ کی جائے۔ سداً و ربیعہ کے طور پر اسلام نے یہ بات بھی حرام کر دی کہ کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کے ہاتھ انگوڑ فروخت کرے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ ان کو انچوز کر شراب بنائے گا۔ حدیث مبارکہ ہے: ”جس نے انگوڑ کو نقص کتنے پر روک رکھا تا کہ وہ کسی یہودی یا عیسائی یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ بیچ دے گا جو اس سے شراب بناتا ہو تو وہ جانتے بوجھتے آگ میں گھس پڑا“ (رواہ الطبرانی فی الاوسط) شراب کا فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھا جانا ہی حرام نہیں بلکہ کسی مسسوم یا غیر مسسوم کو شراب کا ہدیہ دینا بھی حرام ہے۔ مسلمان پاک ہے اور پاک چیز کا ہدیہ دینا اور لینا پسند کرتا ہے۔ یعنی مسلمان پر ان مجلسوں کا بائیکاٹ بھی کرنا، زم ہے جہاں پر شراب پیش کی جائے۔ حضور کی حدیث ہے ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔“ (احمد) ربا دوا کے طور پر شراب کے استعمال کا مسئلہ تو رسول اللہ نے ایک شخص کے پوچھنے پر اس سے منع فرمایا ”شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔“ (مسلم) نیز فرمایا ”اللہ نے بیماری اور دو دونوں ناز کی ہیں و تمہارا یہ بیماری کا علاج بھی رکھتا ہے لہذا علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔“ (ابوداؤد) تفصیل کے لئے مددہ یوسف القرضاوی کی کتاب ”الحلال و الحرام فی الاسلام“ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِلَابِ

الْمَوَاشِي بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ عَنِ اَبِي عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ اِذْنٌ لَهُ فَلْيَخْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيَصُوتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَخْتَلِبْ وَلَا يَحْمِلْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثُ حَسَنِ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَمِعْتُ الْحَسَنَ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوا إِنَّمَا يَحْدِثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ.

۸۷۹: باب جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت

کے بغیر دودھ نکالنا

۱۳۰۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی کے) مویشیوں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر جواب نہ دے تو دودھ نکال کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؓ اور اسحقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ عی بن مدینیؒ فرماتے ہیں کہ حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے۔ بعض محدثین نے سمرہ سے حسن کی روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہ کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْجُلُودِ

الْمَيْتَةِ وَالْأَضْنَامِ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَسْكَةِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخُمُرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحَنْزِيرِ وَالْأَضْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهِ السُّفْنُ وَيُدُّ هُنَّ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُنْدَ ذَلِكَ قَاتِلُ النَّاسِ الْيَهُودُ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ حَمْلُوهُ ثُمَّ بَاغَوْهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ عُمَرَ

۸۸۰: باب جانوروں کی کھال اور بتوں

کو فروخت کرنا

۱۳۰۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ پس آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ، مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو مٹا جاتا ہے۔ اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”نہیں“ یہ بھی حرام ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودیوں پر اللہ کی ماری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔ اس

باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۸۱: باب کوئی چیز ہبہ

کر کے واپس لینا ممنوع ہے

۱۳۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفات ذمیرہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں۔ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والے ایسے کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کوئی چیز کسی کو دینے کے بعد واپس لے لے بہتے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

۱۳۰۸: یہ حدیث محمد بن بشار، ابن ابی عدی سے وہ حسین معلم سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ طاووس سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس حدیث کو مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز اپنے کسی محرم رشتہ دار کو عطیہ دی اسے واپس لوانے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر غیر محرم رشتہ دار کو دی ہو تو وہ واپس لین جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے بدلے کوئی چیز نہ لے چکا ہو۔ احسن کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ والد کے علاوہ کسی کا کوئی چیز واپس لینا جائز نہیں وہ اپنے قول پر نجات کے طور پر حدیث باب ہی پیش کرتے ہیں۔ یعنی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۸۸۲: باب بیع عرایا اور اس کی اجازت

۱۳۰۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

و ابن عباسؓ حدیث حابر حدیث حسن صحیح
والعمل علی ہذا عند اہل العلم۔

۸۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الرَّجُوعِ مِنَ الْهَبَةِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ ثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا
مِثْلُ السُّوءِ الْعَائِدِ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَغْوِذُ فِي قَيْبِهِ
وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَخَذَ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ
فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ
طَاوُسًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ
الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ وَهَبَ هَبَةً لِدَى رَجِمَ
مَحْرَمٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي هَبْتِهِ وَمَنْ وَهَبَ هَبَةً لِبَغِيْرٍ
دَى رَجِمَ مَحْرَمٌ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يَنْبُ مِنْهَا وَهُوَ
قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَخَذَ أَنْ يُعْطِيَ
عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ
الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَخَذَ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ
فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

۸۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا عَبْدُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ

ﷺ نے بیع محالہ اور مذبحہ سے منع فرمایا لیکن عرایا (محتاج لوگ جنہیں درختوں کے پھل عاریہ دیے گئے ہوں) والوں کو اندازہ کے مطابق فروخت کرنے کی اجازت دی۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث کو محمد بن اسحق بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ ایوب، عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے محالہ اور مذبحہ سے منع فرمایا۔ اس اسناد سے بواسطہ ابن عمرؓ حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ وسق (ساتھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ یہ روایت محمد بن اسحقؓ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرایا کو پانچ وسق سے کم پھل اندازے سے بیچنے کی اجازت دی یا اسی طرح فرمایا۔

۱۳۱۱: حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں بیچنے کی اجازت دی۔

۱۳۱۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم، شافعی، احمد اور اسحاقؓ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ عرایا محالہ اور مذبحہ کی بیوع کی ممانعت سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کی دلیل حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحقؓ فرماتے ہیں کہ عرایا کے پانچ وسق سے کم پھلوں کو بیچنا جائز ہے۔ بعض اہل علم

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى أَيُّوبُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خُمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ.

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے لئے آسانی اور وسعت کے لئے تھا۔ کیونکہ انہوں نے شکایت کی تھی کہ ہم تازہ پھل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر یہ کہ پرانی کھجوروں سے خریدیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ وقت سے کم خریدنے کی اجازت دے دی تاکہ وہ تازہ پھل کھا سکیں۔

۱۳۱۳: ولید بن کثیر، بخاری کے مولیٰ بشیر بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رافع بن خدیجؓ اور ہبل بن ابی حمزہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درختوں سے اتری ہوئی کھجور کے عوض درختوں پر لگی ہوئی کھجور خریدنے سے منع فرمایا لیکن اصحاب عرایا کو اس کی اجازت دی اور تازہ انگور کو خشک انگور کے عوض اور تمام پھلوں کو اندازے سے بیچنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۸۸۳: باب دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے ۱۳۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ تنبیہ کہتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نجش حرام ہے نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آکر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیونکہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

۸۸۴: باب تولتے وقت جھکاؤ

۱۳۱۵: سدید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور

وَقَالُوا لَئِنْ يَشْتَرَى مَا ذُوْنَ حُمْسَةِ أَوْسُقٍ وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ التَّوْبِيعَةَ عَلَيْهِمْ فِي هَذَا لِأَنَّهُمْ شَكُّوا إِلَيْهِ وَقَالُوا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِي مِنَ الثَّمَرِ إِلَّا بِالثَّمَرِ فَرَحَصَ لَهُمْ فِيمَا ذُوْنَ حُمْسَةِ أَوْسُقٍ أَنْ يَشْتَرَوْهَا فَيَاْكُلُوهَا رُطْبًا.

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ ثَنَا بِشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا لَا صُحَابِ الْعَرَبِ فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعَبَبِ بِالزَّرْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ يَخْرُصُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَانْسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَاهِيَةُ النَّجْشِ مَا النَّجْشُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ الَّذِي يَبْصُرُ السَّلْعَةَ إِلَى صَاحِبِ السَّلْعَةِ فَيَسْتَأْمِرُ بِكَثَرٍ مِمَّا تَسَوَّى وَذَلِكَ عِنْدَ مَا يَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَرَّ الْمُشْتَرِي بِهِ وَلَيْسَ مِنْ رَأْيِهِ الشَّرَاءُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَتَّخِذَ الْمُشْتَرِي بِمَا يَسْتَأْمِرُ وَهَذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَبِيْعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنْ نَجَشَ رَجُلٌ فَلَا جَشْ أَثِمَ فِيمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِأَنَّ الْبَاْعَ غَيْرُ النَّاجِشِ.

۸۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْجَانِ فِي الْوَزْنِ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا ثَنَا

خزفہ عبدی ہجر کے مقام پر کپڑا بیچنے کے لئے لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پا جائے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک تولیہ والی تھ جو اجرت پر تولتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بواور جھکاؤ کے ساتھ تولو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت سدیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث سماک سے اور وہ ابو صفوان سے نقل کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔

۸۸۵: باب تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی

میں مہلت اور اس سے نرمی کرنا

۱۳۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابویسرؓ، ابوقادہؓ، حذیفہؓ، ابوسعودؓ اور عبادہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ۱۳۱۷: حضرت ابوسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی لیکن اتنا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقروض تنگ دست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حق دار ہیں لہذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: باب مال دار کا قرض کی

وَبَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ خُرْبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَرَّامُنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنَا مَنَا بِسَرَاوِيلٍ وَعِنْدِي وَزَانٌ يَزُنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَانِ زِنْ وَأَرْجِعْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ سُؤَيْدٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرَّخِجَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۸۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي انْظَارِ

الْمُعْسِرِ وَالرَّفَقِ بِهِ

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيُسْرِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحَذِيفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعَبَادَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوسِبَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُؤْمِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غُلَمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِّي الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلٍ

الغنی أَنَّهُ ظَلَمَ

ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے

۱۳۱۸ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا آدمی کی طرف سے قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور کسی شخص کو کسی مالدار شخص کی طرف تحویل نہ کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے وصول کرے۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور شریہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی مالدار کی طرف حوالہ کیا جائے تو اس سے وصول کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اس مالدار نے قبول کر لیا تو قرض داری ہوگی وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر میں علیہ (جس کی طرف حوالہ کیا گیا) مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کا مال ضائع ہو جائے تو اس صورت میں وہ دوبارہ پہلے قرض دار سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہو سکتا۔ اسحقؒ بھی اس قول کے یہی معنی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف حوالہ کیا جائے اور جو بظاہر غنی معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں وہ مفلس ہو تو اس صورت میں قرض خواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے قرض دار سے رجوع کرے۔

۱۳۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَارٍ شَاعِنُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَهْدِيٍّ قَتَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الرَّبَابِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْشَّرِيدِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرَأَ الْمُحِيلُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا تَوَى مَالٌ هَذَا بِأَفْلَاسِ الْمُحِيلِ عَلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْأَوَّلِ وَاحْتَجَّجُوا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ جِئْنَا قَالُوا لَيْسَ عَلَى مَالٍ مُسْلِمٍ تَوَى قَالَ إِسْحَقُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ عَلَى مَالٍ مُسْلِمٍ تَوَى هَذَا إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى آخَرٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ مَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ مُعَدِّمٌ فَلَيْسَ عَلَى مَالٍ مُسْلِمٍ تَوَى.

۸۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةِ

۱۳۱۹ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور ملامہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابو سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں تہری طرف کوئی چیز بھیجوں گا تو ہمارے درمیان بیع میں واجب ہوگئی۔ (یہ بیع منابذہ ہے) بیع ملامہ یہ ہے کہ اگر

۸۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةِ

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الرَّبَابِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَقُولَ إِذَا بَدَأْتُ إِلَيْكَ بِالشَّيْءِ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَالْمَلَامَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا

تحویل ہو رہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مقروض اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میرے اوپر بھت تمہارا قرض ہے وہ تم فلاں شخص سے وصول کرو۔ اب قرض خواہ کو اس شخص سے وصول کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

میں نے کوئی چیز چھوئی تو بیع واجب ہوگئی اگرچہ اس نے کچھ بھی نہ دیکھ ہو۔ مثلاً وہ چیز کسی تھپے وغیرہ میں ہو۔ یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا۔

۸۸۸: باب غلہ اور کھجور میں بیع سلم (یعنی پیشگی

قیمت ادا کرنے)

۱۳۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کی قیمت پیشگی ادا کر دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بیع سلم کرے (یعنی پیشگی قیمت ادا کرے) تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیؓ اور عبدالرحمن بن ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک غلہ، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت دینے) میں اختلاف ہے، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ اسے جائز کہتے ہیں جب کہ بعض صحابہؓ، سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہؒ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت ادا کرنے) کو ناجائز کہتے ہیں۔

۸۸۹: باب مشترکہ زمین سے

کوئی اپنا حصہ بچھنا چاہے؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اپنا حصہ اپنے دوسرے شریک کو بتائے بغیر فروخت نہ کرے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سلیمان یثکریؒ کا حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی زندگی میں انتقال ہو گیا۔ قتادہؒ اور ابو ہریرہؓ نے بھی سلیمان سے

لَمَسْتُ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَإِنْ كَانَ لِأَبِي مَنْهُ شَيْئًا مِثْلَ مَا يَكُونُ فِي الْحِزَابِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا مِنْ بَيِّعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

۸۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ

فِي الطَّعَامِ وَالْتَمَرِ

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي تَكْمِيلِ مَعْلُومٍ وَوَزْنِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَفِي النَّسَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدِيثٍ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالْيَبَابِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ جَائِزًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۸۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ

يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَاطِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْزِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ

کوئی حدیث نہیں سنی۔ امام بخاری ہی فرماتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ سیمان یشکری سے عمرو بن دینار کے علاوہ کسی اور کا سماع ہو۔ انہوں نے بھی شاید حضرت جابرؓ کی زندگی ہی میں ان سے احادیث سنی ہوں۔ اور قوادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے منقول احادیث لکھی ہوئی تھیں۔

۱۳۲۲: علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تمیمی کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبد اللہؓ کی کتاب حسن بصری کے پاس لے گئے تو انہوں نے اسے رکھ لیا۔ یہ فرمایا کہ اس سے احادیث نقل کیں۔ پھر لوگ اسے قوادہ کے پاس لے گئے۔ تو انہوں نے اس سے روایت کی پھر میرے پاس۔ لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔ ہمیں یہ باتیں ابو بکر عطار نے علی بن مدینی کے حوالے سے بتائیں۔

۸۹۰: باب بیع مخابره اور معاومہ

۱۳۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محالہ، مزانہ، مخابره اور معاومہ سے منع فرمایا لیکن عرایا میں ان کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: باب

۱۳۲۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مہنگائی ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ قیمتیں مقرر کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، نرخ مقرر کرنے والے، تنگ کرنے والے، کشادہ کرنے والے اور رزق دینے والے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں مولوں کہ کوئی شخص مجھ سے اپنے خون یا مال میں ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۲: باب کہ بیع میں دھوکہ

يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو يَسِيرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لَا حَدِيثُهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ.

۱۳۲۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا أَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا فَاتَوَيْتُ بِهَا فَلَمْ أَرَوْهَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ الْغَطَارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ.

۸۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَخَابَرَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعُرَايَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۱: بَابُ

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِرْنَا فَقَالَ إِنْ اللَّهُ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرِّزَاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنَّ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغَشِّ

فِي الْبُيُوعِ

دینا حرام ہے

۱۳۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں نمی محسوس کی تو فرمایا۔ اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے۔ غلہ فروخت کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بارش کی وجہ سے گیلا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس بھیکے ہوئے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا تاکہ لوگ دیکھ سکیں۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو حمزہؓ، ابن عباسؓ، بريدؓ، ابو بردہ بن دینارؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک خرید و فروخت میں دھوکہ و فریب حرام ہے۔

۸۹۳: باب اونٹ یا کوئی جانور

قرض لینا

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا اور ادائیگی کے وقت اس سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہتر طریقے سے قرض ادا کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ اور سفیان، سلمہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ اونٹ بطور قرض لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قرض کا تقاضا کیا اور کچھ بدتمیزی سے پیش آیا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے جواب دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یا اسے چھوڑ دو۔ حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ فرمایا

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَتَنَاثَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هَذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ عَشَى فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْحُمَرَآءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ بُرَيْدَةَ بْنِ دِينَارٍ وَحَذِيفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْعِشَّ وَقَالُوا الْعِشُّ حَرَامٌ.

۸۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ

أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا خَيْرًا مِنْ سِنِيهِ وَقَالَ خَيْرًا رُكْمٌ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ الْبَيْتِ مِنَ الْأَيْلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ.

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اس کے لئے ایک اونٹ خریدو اور اسے دے دو۔ صحیحہ کر م نے تلاش کیا تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملا اس جیسے نڈل سکا۔ فرمایا اسے خرید کر اسے دے دو۔ تم میں سے بہتر وہی ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

۱۳۲۸: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلمہ بن کھیل سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۹: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کو وہ غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر جب آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو مجھے حکم دیا کہ اس شخص کو اونٹ دے دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے کوئی جوان اونٹ نہیں ہے۔ البتہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۴: باب

۱۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم روی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک شخص کو بخش دیا۔ وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح حسن ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَإِنْ لَصَحِبَ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًا أَفْضَلَ مِنْ سَنَةٍ فَقَالَ اشْتَرُوا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنْ خَيْرَ كُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَهُ إِيْلًا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَجِدَ فِي الْأَبْلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا زَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَإِنْ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۴: بَابُ

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ سَمْعَ الْبُرْءِ سَمْعَ الْقَضَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ بَنِي السَّاسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللَّهُ لِلرَّجُلِ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ

فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَارِمٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكُمْ وَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ.

۸۹۵: باب مسجد میں خرید و فروخت کی

ممانعت کے بارے میں

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہے تو کہو اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تمہاری چیز واپس نہ لوٹائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجد میں خرید و فروخت حرام ہے۔ امام احمد اور ائحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دیتے ہیں۔

أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكُومَتِ أَوْ قِضَاءِ كَيْ بَارِے مِیں

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۹۶: باب قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ

۸۹۶: بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

سے منقول احادیث

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي

۱۳۳۳: حضرت عبداللہ بن موبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا: جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرو۔ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپؓ مجھے اس کام سے صاف رکھیں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو حالانکہ تمہارے والد بھی تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے قاضی بن کر لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کئے تو امید ہے کہ وہ برابر، برابر چھوٹ جائے۔ اس کے بعد بھی کیا میں اس کی امید رکھوں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ عبدالملک جو معتبر سے نقل کرتے ہیں وہ عبدالملک بن جمیلہ ہیں۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ أَذْهَبْ فَأَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوْتَعَايْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَمَا تَكُونُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَلَا لِحَرَى أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كِفَالًا فَمَا أَرْجُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ الْأَدِيُّ رَوَى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هَذَا هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَمِيلَةَ.

۱۳۳۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے منصب قضا کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس شخص کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس کی مدد اور غلط راستے پر جانے سے روکنے کے لئے ایک فرشتہ اترتا ہے۔

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ الْقِضَاءَ وَشَكَلَ إِلَى نَفْسِهِ وَعَنْ أَخْبَرِ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهُ

۱۳۳۵: خثیمہ بصری حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضا کے عہدے پر فز ہونا چاہتا ہے

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّغَلَفِيِّ عَنْ بِلَالِ

اور اس کے لئے سفارشیں کرتا ہے۔ اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی نہیں مدد نہیں ہوتی اور جسے زبردستی اس منصب پر نہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے ایک فرشتہ اتارتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی عبد الہی سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سوچی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۸۹۷: باب قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی ۱۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غورو فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سفیان ثوری کی بیٹی بن سعید سے روایت کے متعلق عبد الرزاق کی سند کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے۔ عبد الرزاق معمر سے اور وہ سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں

۸۹۸: باب قاضی کیسے فیصلہ کرے

۱۳۳۸: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجے تو پوچھا کہ تم کس طرح فیصلہ کرو گے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب

انہی مزداس الفزازی عن خيثمة وهو البصري عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتغى القضاء وسال فيه شفعاء وكل الى نفسه ومن اكراه عليه انزل الله عليه ملكا يسدده هذا حديث حسن غريب وهو اصح من حديث اسرائيل عن عبد الاعلى

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثنا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيِ يُصِيبُ وَيُخْطِئُ ۱۳۳۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَنَهْ قَاضَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۸۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيِ كَيْفَ يَقْضِي ۱۳۳۸: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي غَوْنٍ عَنِ الْخَارِثِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي

میں نہ ہو (یعنی تم نہ پو) نبیوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اُرسنت میں بھی نہ ہو۔ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق بخشی۔

۱۳۳۹: محمد بن بشر، محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی سے وہ دونوں شعبہ سے وہ ابو عون سے وہ حارث سے وہ کئی اہل حمص سے اور وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند حدیث مرفوعہ نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند متصل نہیں۔ ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

۸۹۹: باب عادل امام

۱۳۴۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ قریب بیٹھے والا عادل حکمران ہوگا اور سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور سب سے دور بیٹھے والا ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں ابن ابی ووفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسنِ غریب ہے۔ ہم سے صرف یہ سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۴۱: حضرت ابن ابی ووفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدائشہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صف عمران قطن کی روایت سے پہنچتے ہیں۔

۹۰۰: باب قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب

فَقَالَ أَقْصَى سَاءَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَهِدْ رَأَى فَإِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ الْبَدِيُّ وَفَقَّ رَسُولُ اللَّهِ.

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَخٍ لِلْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ أَهْلِ حِمَصٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَأَبُو عَوْنٍ التَّفَقُّهُ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ.

۸۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَامِ الْعَادِلِ

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ قُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا أَمَامًا عَادِلًا وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا أَمَامًا جَائِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُؤَيْكِيُّ الْعَطَّارُ ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثنا عُمَرَانُ لُقَطَانٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيَّاسِيِّ عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَالِهِ يَحْرُقُ فَاذْجَارَ تَحْتَى عِيسَى وَلِرْمَةِ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَانَ الْقَطَّانِ

۹۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي

بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهَا

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَمَاجٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَا الْيَكُ وَرَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخِرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدَ هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٍ.

۹۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ دَوَى الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكِنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلَى خَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ حَدِيثُ غَرِيبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ وَبْنُ مَرْثَةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنَى أَبَا مَرْثَةَ.

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ.

۹۰۲: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي

الْقَاضِي وَهُوَ غَضَبَانُ

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ أَنْ تَحْكُمَ

تک فریقین کے بیانات نہ سن لے

۱۳۴۲: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا۔ عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ (قاضی) یعنی فیصلے کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۱: باب رعایا کی خبر گیری

۱۳۴۳: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجت مندوں بھتا جوں اور مسکینوں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اس پر معاویہؓ نے اس وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔ عمرو بن جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔

۱۳۴۴: علی بن حجر، یحییٰ بن حمزہ سے وہ یزید بن ابی مریم سے وہ قاسم بن خمیرہ سے اور وہ ابو مریم رضی اللہ عنہ سے (جو صحابی ہیں) اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰۲: باب قاضی غصے

کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۱۳۴۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبد اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ (جو قاضی تھے) کو لکھا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت

میں کبھی فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی حکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام نفع ہے۔

۹۰۳: باب امراء کو تحفے دینا

۱۳۴۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میری روانگی کے بعد کسی شخص کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہیں واپس کیوں بلایا۔ اس لیے کہ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے۔ اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے یہی کہنے کے لئے تمہیں بلایا تھا۔ اب جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عیسرہ، بریرہ، مستور بن شداد، ابو حمید اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو اسامہ کی روایت والی سند سے جانتے ہیں۔ ابو اسامہ، داؤد داودی سے نقل کرتے ہیں۔

۹۰۴: باب مقدمات میں رشوت لینے اور

دینے والا

۱۳۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ابن حدیدہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن ہے۔ یہ حدیث ابو سلمہؓ بن عبد الرحمنؓ، حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہؓ اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمنؓ سے سنا کہ حضرت ابو سلمہؓ کی عبد اللہ

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نَفِيعٌ

۹۰۳: بَاب مَا جَاءَ فِي هَذَا الْأَمْرَاءِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْمُفَضَّلَةِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا بَسَرْتُ أَرْسَلَ فِيَّ اثَرِيُّ فَرَدَدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تَصِيغُنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِهَذَا دَعَوْتُكَ وَأَمَضِ لِعَمَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْدِدِ بْنِ شَدَادٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ.

۹۰۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّأِشِيِّ

وَالْمُرْتَشِيِّ فِي الْحُكْمِ

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّأِشِيَّ الْمُرْتَشِيَّ فِي الْحُكْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَدِيدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

بن عمروؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث اس باب کی سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔

۱۳۳۸: ابو موسیٰ، محمد بن شقی، ابو عامر عقدی سے وہ ابن ابی ذئب سے وہ خالد حارث بن عبد الرحمن سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ عبد اللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۵: باب تحفہ اور دعوت

قبول کرنا

۱۳۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کھری کا ایک کھر بھی ہدیے میں دیا جائے تو میں قبول کر لوں اور اگر اس پر دعوت دی جائے تو ضرور جاؤں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، سلیمانؓ، معاویہ بن حیدرہؓ اور عبد الرحمن بن علقمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۹۰۶: باب اگر غیر مستحق کے حق

میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں
۱۳۵۰: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس اپنے تازعات لیکر آتے ہو تاکہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں۔ اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لیے دوزخ کا ایک ٹکڑا کٹا ہوں۔ لہذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عائشہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

يَصِحُّ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ ۱۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّائِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

وَاجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنَجٍ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَهْدَيْتَنِي كُرَاعَ لَقَبْلَتٍ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُسَيَّبَةَ بِنْتِ شُعْبَةَ وَ سُلَيْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ حِذْرَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عُلْقَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ

يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَأَنَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لَكُمْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۷: بَاب مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيْتَةَ عَلَى

الْمُدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَنُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاكِ بْنِ خُرَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كَنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا عَلَيْنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكَنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَيْكَ بَيْتَةٌ قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يَتَأَلَّى عَلَى مَا خَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَاذْطَلِقِ الرَّجُلَ لِيُخْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَذْبَرَ لَيْنٌ خَلَفَ عَلَى مَا لَكَ لِيَاكُلْهُ ظُلْمًا لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ اللَّهِ يُعَرِّمُنِي يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ صَعْفَةُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ .

۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عُسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۰۷: بَاب مدعی

کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے

۱۳۵۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سہوت اور کندہ سے ایک ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جبکہ کندی نے عرض کیا۔ وہ میری زمین ہے، میرے ہاتھ میں ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضری سے پوچھا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم اس سے قسم لے سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو فوج آدمی ہے قسم اٹھانے کا پھر اس میں پرہیزگاری بھی نہیں۔ فرمایا تم اس سے قسم کے علاوہ کچھ بھی نہیں لے سکتے۔ پس اس نے قسم کھائی اور جانے کے لیے مڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلمنا کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملقات کرے گا کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور اشعث بن قیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث وائل بن حجرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مدعی کے لئے گواہ پیش کرنا اور مدعی علیہ کے لئے قسم کھانا ضروری ہے۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ عزری حدیث میں حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ ابن مبارکؓ وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۱۳۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل

علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی علیہ کے ذمہ اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ.

اگر ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

۹۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ ۱۳۵۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيعَةُ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ لَسْعَدٍ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُرَّقَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا بیچ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے مجھے بتایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں پڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۳۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَهَذَا أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنَّ الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزَةٌ فِي الْحَقُوقِ

۱۳۵۶: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی پر فیصلہ کیا۔ یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم بھی یہ حدیث جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے۔

یہ حقوق و اموال میں جائز ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ایک گواہ اور قسم پر حقوق و اموال میں فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ بعض اہل کوفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

۹۰۹: باب مشترک غلام میں سے اپنا

حصہ آزاد کرنا

۱۳۵۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس کو آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی بازار کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے تو وہ غلام آزاد ہو گیا۔ ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔ جتنا اس کا حصہ تھا۔

ایوب کہتے ہیں کہ نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ سلم نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

۱۳۵۸: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت پوری ہو جاتی ہے تو وہ غلام آزاد ہے۔ (یعنی اسے چاہیے کہ تمام حصہ داروں کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو مکمل آزاد کر دے) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو اسے پورا آزاد کرانے اور اگر غریب ہے تو غلام کی بازار کے مطابق صحیح قیمت مقرر کی جائے۔ اور پھر جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے لئے غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے۔ لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا

وَالْأَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالُوا لَا يَقْضَىٰ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ إِلَّا فِي الْحَقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَلَمْ يَرْتَعْضْ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقْضَىٰ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

۹۰۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ

رَجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا نَصِيئَهُ

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اعْتَقَ نَصِيئًا أَوْ قَالَ شَقِيصًا أَوْ قَالَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اعْتَقَ نَصِيئًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اعْتَقَ نَصِيئًا أَوْ قَالَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَّاهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَوَاقِمَ قِيَمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ

جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۶۰: سعید بن ابی عروبہ نے اسی کی مثل حدیث نقل کی اور (نصیب) کی جگہ ”ثقیصہ“ کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوریؒ اور مال کوفہ کا یہی قول ہے۔ احناف بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائیگی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احناف کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۰: باب عمر بھر کے لئے کوئی چیز حصہ کرنا

۱۳۶۱: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عمری جائز ہے اور وہ گھراس کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا اس میں رہنے والوں کے لئے میراث ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۳۶۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی گھر کسی کو ساری عمر رہنے کے لئے دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ گھر تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لئے ہے تو وہ اسی کا رہے گا۔ جسے دیا گیا اور جس نے اسے دیا ہے دوبارہ اس کا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو معمر اور کئی راوی بھی

يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الذِّي لَمْ يَغْتَقِ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِيقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا أَرَوَى ابْنُ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رَوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ وَرَوَى شُعْبَةُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّعَايَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ السَّعَايَةَ فِي هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ بِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَغْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيبَ أُخْرَاهُ وَعَقَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَقَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَقَقَ وَلَا يُسْتَسْعَى وَقَالُوا بِمَا رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَاقُ.

۹۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمَرَى

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى

زہری سے مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن ”ولعقبہ“ کے الفاظ مذکور نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب گھر دینے والے نے کہا یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر وارثوں کا ذکر نہ کیا تو اس شخص کی وفات کے بعد مالک کو مکان واپس کر دیا جائے گا۔ مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ پ ﷺ نے فرمایا عمری اس کا ہے جسے دیا گیا۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عمری اسی کا ہوگا جسے دیا گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کے حق دار ہوں گے خواہ دیتے وقت وارثوں کا ذکر کیا گیا یا نہیں۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

مُعَمَّرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتِكَ وَلِعَقِبِكَ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْمِرَ هَا لَا تَرْجِعْ إِلَى الْأَوَّلِ وَإِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الْأَوَّلِ إِذَا مَاتَ الْمُعَمَّرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لَا هِلَهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا مَاتَ الْمُعَمَّرُ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَجْعَلْ لِعَقِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ .

۹۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لَا هِلَهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لَا هِلَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْفُورًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرُّقْبَى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمَرَى وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى فَأَجَازُوا الْعُمَرَى وَلَمْ يُجَازُوا الرُّقْبَى وَتَفْسِيرُ الرُّقْبَى أَنْ يَقُولَ هَذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عِشْتُ فَإِنْ مِتُّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيَّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ الرُّقْبَى مِثْلَ الْعُمَرَى وَهِيَ لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعْ إِلَى الْأَوَّلِ .

۹۱۱: باب رقبی

۱۳۶۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری جائز ہے اور وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جاتا ہے اسی طرح رقبی بھی جائز ہے اور اسی کا ہو جاتا ہے جسے کو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ابو زبیر سے اور وہ جابرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ رقبی عمری ہی کی طرح جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کو نہ وغیرہ عمری اور رقبی میں تفریق کرتے ہیں پس وہ عمری کو جائز اور رقبی کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ رقبی کا مطلب یہ ہے کہ دینے والے دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو یہ دوبارہ میری ملکیت ہو جائے گی۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ فرماتے ہیں رقبی بھی عمری کی طرح ہے یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ دوبارہ دینے والے کی ملکیت میں نہیں آتا۔

۹۱۲: باب لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث

۱۳۶۴: حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزی نے اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔ البتہ وہ صبح جس میں حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہا گیا ہو جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنی شروط پوری کرنی چاہیے مگر کوئی ایسی شرط ہو جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۱۳: باب پڑوسی کی دیوار

پر لکڑی رکھنا

۱۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی سے اس کی دیوار پر لکڑی (یعنی چھت کا شہتیر وغیرہ) رکھنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سے کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منع پھیرتے ہو جیسا کہ اللہ کی قسم میں یہ حدیث تمہارے کندھوں پر ماروں گا (یعنی اس پر عمل کروا کے رہوں گا)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور مجمع بن جاریہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم سے منقول ہے کہ پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۴: باب قسم دلانے والے

کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قسم

۹۱۲: بَاب مَا ذَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنُ عَوْفٍ الْمَزِينِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلَحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۱۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ

عَلَى حَائِطٍ جَارِهِ خَشَبًا

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَنْفَعُهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَاطَنُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مَعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا رَمِينَ بَهَا بَيْنَ أَكْثَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالُوا لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۱۴: بَاب مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ

عَلَى مَا يَصِدُّ قَهْ صَاحِبُهُ

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْعُمِيُّ وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَنِ

اسی صورت میں صحیح ہوگی جب تمہارا ساتھی (قسم دینے والا) تمہاری تصدیق کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہشیم، سہیل بن ابو صالح کے بھائی عبداللہ بن ابوصالح سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عس ہے۔ امام احمد اور ابونعیم کا بھی یہی قول ہے۔ ابراہیم مخفی فرماتے ہیں کہ اگر قسم کھلانے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والی کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم کھلانے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۱۵: باب اختلاف کی

صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے

۱۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستہ سات گز چوڑا بناؤ۔

۱۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگوں میں راستے کی وجہ سے اختلاف ہو جائے تو راستہ کو سات گز چوڑا بناؤ۔

یہ حدیث وکیع کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ بشیر بن کعب کی حضرت ابو ہریرہ سے منقول حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو بعض محدثین قتادہ سے وہ بشیر بن کعب سے اور وہ ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۱۶: باب والدین کی جدائی کے وقت

بچے کو اختیار دیا جائے

۱۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو اختیار دیا چاہے تو باپ کے ساتھ رہے اور چاہے تو ماں کے پاس۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يَصْدُقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ هُوَ أَخُو سَهْلٍ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَرَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ النَّخَعِيُّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَمَنَّاهُ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَإِنَّهُ يَبْذُلُ الْخَالِفَ وَإِنْ كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُومًا فَإِنَّهُ الْبَدَى اسْتَحْلَفَ.

۹۱۵: بَاب مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا

اِخْتَلَفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الطَّبَعِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعَ.

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوا سَبْعَةَ أَذْرُعَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْفَظٍ.

۹۱۶: بَاب مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ

بَيْنَ آبَائِهِ إِذَا اقْتَرَفَا

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ الثَّغَلْبِيُّ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور عبد الحمید بن جعفر کے دادا سے بھی احادیث منقول ہیں۔
حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابو میمونہ کا نام سلیم ہے۔ صحابہ
کرامؓ و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ بچے کو اختیار
دیا جائے کہ چاہے تو ماں کے ساتھ رہے اور چاہے تو باپ کے
ساتھ رہے۔ یعنی جب ماں باپ میں کوئی جھگڑا وغیرہ
ہو جائے۔ ام احمدؓ اور اسحقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ ام احمدؓ
اور اسحقؓ فرماتے ہیں کہ جب تک بچہ چھوٹا ہے اس کی ماں زیادہ
مستحق ہے۔ اور جب اس کی عمر سات سال ہو جائے تو اسے
اختیار دیا جائے کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے
رہے۔ ہلال بن ابی میمونہ، علی بن اسامہ کے بیٹے اور مدنی
ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک بن انس اور فیث بن سیمان
احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۱۷: باب باپ اپنے بیٹے کے

مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے

۱۳۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم
اپنی کمائی سے کھاتے ہو۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی
میں داخل ہے۔ اس باب میں جابرؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی
احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے
اسے عمرہ بن عمیر سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ
سے نقل کرتی ہیں۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطے سے
حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم
کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ والد کو اپنے بیٹے کے مال
پر پورا حق ہے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں
کہ والد بیٹے کے مال میں سے صرف ضرورت کے وقت ہی
لے سکتا ہے۔

۹۱۸: باب کسی شخص کی کوئی

وَسَلَّمَ خَيْرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَجَدَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ جَعْفَرٍ
حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَأَبُو
مَيْمُونَةَ اسْمُهُ سَلِيمٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَبْرَهُمْ قَالُوا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ أَبِيهِ إِذَا وَقَعَتْ
بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ
وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيرًا فَلَا يُمْلَأُ أَحَقُّ فَإِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ
سَبْعَ سِنِينَ خَيْرٌ بَيْنَ أَبِيهِ وَهَلَالٍ بَنِ أَبِي مَيْمُونَةَ
هُوَ هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفَيْثُ بْنُ
سَيْمَانَ.

۹۱۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ

يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ
عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا كُنْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَى
دَنَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاکْثَرُهُمْ
قَالُوا عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَبْرَهُمْ قَالُوا إِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوطَةٌ فِي مَالِ
وَلَدِهِ يَأْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا
عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ.

۹۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُكْسِرُ لَهُ الشَّيْءُ

مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي قِصْعَةٍ فَضَرَنْتُ غَائِشَةَ الْقِصْعَةِ بِيَدِهَا فَأَلْقَتْ مَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثنا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قِصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي سُؤَيْدُ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَحَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ .

۹۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَلَقَبَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ .

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنَّ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثْتُ بِهِ

چیز توڑی جائے تو؟

۱۳۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات میں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھانا ایک پیالے میں ڈال کر بطور ہدیہ بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ گر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کھانے کے بدلے کھانا اور پیالے کے بدلے پیالہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ کسی سے مستور لیا تو وہ گم ہو گیا۔ پس آپ ﷺ ضامن ہوئے اسکے یعنی اس کے عوض ایک پیالہ انہیں دیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید وہی حدیث مراد لیتے ہیں۔ جو سفیان ثوری نقل کرتے ہیں اور سفیان ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۹: باب مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں

۱۳۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شکر میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی۔ پھر آئندہ سال دوبارہ ایک لشکر کی تیاری کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی۔ اس مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے پھر اپنے عاملوں کو لکھ کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

۱۳۷۴: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں عمر بن عبدالعزیز کے اپنے عاملوں کو حکم دینے کا تذکرہ نہیں کرتے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن

عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ جہاد میں لڑنے والوں اور بچوں کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

امام شافعیؒ، ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کا حکم مردوں کا ہوگا اور اگر پندرہ برس سے پہلے بالغ ہو جائے (یعنی احتلام آئے) تو اس کا حکم بھی مردوں ہی کا ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ بالغ ہونے کی تین علامات ہیں۔ پندرہ سال کا ہو جانا یا احتلام ہونا۔ اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

۹۲۰: باب جو شخص اپنے

واحد کی بیوی سے نکاح کرے

۱۳۷۵: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے تو ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ایسے آدمی کا سرانے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اس باب میں قرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے۔ محمد بن اسحقؒ بھی یہ حدیث عدی بن ثابت سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہیں۔ اشعثؒ بھی یہ حدیث عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اشعثؒ، عدیؒ سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے ماموں سے مروی نقل کرتے ہیں۔

۹۲۱: باب دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی

دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا

کھیت اونچی اور دوسرے کا کھیت پست ہو

۱۳۷۶: حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے نہیں بتایا کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدَّثَانِيَنَّ الذَّرِيَّةَ وَالْمُقَاتِلَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَزُونَ أَنَّ الْغُلَامَ إِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَإِنْ اخْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لِلْبُلُوغِ ثَلَاثُ مَنَازِلَ بُلُوغٌ خَمْسَ عَشْرَةَ أَوْ الْإِخْتِلَامُ فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ سِنَهُ وَلَا اخْتِلَامَهُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَغْنَى الْقَاعَةُ

۹۲۰: باب ما جاء في مَنْ

تَرَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّبَنِي خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لَوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ نَعْتَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِيثِ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ خَالِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۲۱: باب ما جاء في الرَّجُلَيْنِ

يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ

مِنْ الْأُخْرَى فِي الْمَاءِ

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا

حضرت زبیرؓ سے پھر ملی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا۔ پانی کو چلتا چھوڑ دیا جائے۔ زبیرؓ نے انکار کیا۔ پس وہ دونوں نبی کرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اسے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی پلا کر اپنے پڑوسی کے کھیتوں میں چھوڑ دیا کرو۔ اس پر انصاری غصہ میں آگئے اور کہنے لگے۔ یہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی دے کر پانی روک لو۔ یہاں تک کہ منڈ پر تک واپس چلا جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آیت اس مسئلے میں نازل ہوئی ”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ“ (تمہارے رب کی قسم ان لوگوں کا ایمان اسی وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک یہ آپ ﷺ و اپنے جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو تہ دل سے قبول نہ کر لیں اور ان کے دلوں میں اس فیصلے کے متعلق ذرا سی بھی کدورت باقی نہ رہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ، زہری سے وہ

مَنْ لَا نَصَارَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحُرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا السَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَمُرُّ قَابِي عَلَيْهِ فَأَخْتَصِمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا حُسْبَ نَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا كَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ س الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنِ الثَّوْبِيِّ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ .

عروہ بن زبیر سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں عبداللہ بن زبیر کا تذکرہ نہیں کرتے۔ عبداللہ بن وہب بھی اس حدیث کو لیث سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتَقُ مَمَالِكُهُ

۹۲۲: بَابُ جَوْشَنُ مَوْتِ كَيْفَ مَوْتِ كَيْفَ غَلَامِ

عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ

اور لونڈیوں کو آزاد کر دے اور ان کے علاوہ اس کے

مَالٌ غَيْرُهُمْ

پاس کوئی مال نہ ہو

۱۳۷۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے متعلق سخت الفاظ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْدِلَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالُهُمْ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

فرمائے اور پھر غلاموں کو بلا کر انہیں حصوں میں تقسیم کر کے سب کے درمیان قرعہ ڈالا اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمران بن حصین کی حدیث سن صحیح ہے۔ اور عمران بن حصین سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمد اور اسلمؒ بھی ایسے معاملات میں قرعہ ڈالنے کو جائز کہتے ہیں۔ بعض علماء کو نہ فرماتے ہیں کہ قرعہ ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسی صورت میں ہر غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاتا ہے لہذا وہ اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی کے لئے کام وغیرہ کر کے پوری کر لے۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معادیہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

۹۲۳: باب اگر کسی کا کوئی

رشتہ دار غلامی میں آ جائے

۱۳۷۸: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے۔ (یعنی وہ کسی صورت میں اس کی غلامی میں آ جائے) تو وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلیم ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ عمر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آ جائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احوال کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آ جائے وہ آزاد ہو جائے گا۔ ضمیرہ بن ربیعہ نے اسی حدیث کو سفیان ثوریؒ سے وہ عبد اللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاهُمْ ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ الثَّيْنِ وَارَقَ أَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ يَرَوْنَ الْفُرْعَةَ فِي هَذَا وَفِي غَيْرِهِ وَأَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوْا الْفُرْعَةَ وَقَالُوا يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ ثُلُثٌ وَيُسْتَسْعَى فِي ثُلُثَيْ قِيَمَتِهِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عُمَيْرٍ وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عُمَيْرٍ.

۹۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا عُفْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَقَبِيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَاصِمًا إِلَّا خَوْلَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ

مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ اسی حدیث میں ضمیر ہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں۔ محدثین کے نزدیک اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۹۲۴: باب کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا

۱۳۸۰: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز کی کاشت کی تو اس کے لئے اس کھیتی میں سے کچھ نہیں۔ البتہ بونے والا اپنا خرچ جو اس نے ا پر کیا ہے۔ وہ لے سکتا ہے۔ لیکن کھیتی زمین والے کی ہی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوالحسنؒ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوالحسنؒ شریک بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ، اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ میں اسے شریک بن عبد اللہ کی روایت سے جانتا ہوں امام بخاریؒ کہتے ہیں معتقل بن مالک بصری ہم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث عقبہ بن احم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیجؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۹۲۵: باب اولاد کو

ہبہ کرتے وقت برابر ہی قائم رکھنا

۱۳۸۱: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ہر بیٹے کو اس طرح غلام دیا ہے۔ جس طرح اسے دیا ہے۔ تو عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کو واپس کرو۔

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يُتَابَعُ ضَمْرَةٌ بَنُ رُبَيْعَةَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأً عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۹۲۴: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي

أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَاهِيكٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَسَالَتْ مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكٍ قَالَ مُحَمَّدُ ثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۹۲۵: مَا جَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ

بَيْنَ الْوَلَدِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا بَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَرَّرُ وَمُؤَيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَلَّ ابْنَاهُ عَلَا مَاتَا فَوَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُهُ فَقَالَ أَكُنْ وَلَدُكَ قَدْ حَلَلْتَهُ مِثْلُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء اولاد کے درمیان برابری کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ چومنے میں بھی برابری کرنی چاہیے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہمہ اور عطیہ میں بیٹوں اور بیٹیوں سب کو برابر، برابر دینا چاہیے لیکن بعض اہل علم کے نزدیک لڑکوں کو دو گنا اور لڑکیوں کو ایک گنا دینا، برابری ہے جیسے کہ میراث کی تقسیم میں کہا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۶: باب شفعہ کے بارے میں

۱۳۸۲: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت شریذ ابو رافعؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث سمرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہؓ سے، وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر سعید بن ابی عروبہؓ، قتادہؓ سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہؓ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ حضرت عمرو بن شریذ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ وہ اپنے والد سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ ابراہیم بن میرہ بھی عمرو بن شریذ سے اور ابو رافعؓ سے یہ حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۹۲۷: باب غائب کے لئے شفعہ

۱۳۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَا سَأَلْتُ هَذَا قَال لَا قَالَ فَارْزُدْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَجِبُونَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتَّى يَبْغُضَهُمْ يَسَوِي بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقَبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسَوِي بَيْنَ فِي النَّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ الذَّكْرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ أَنْ يُعْطِيَ الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَى مِثْلَ قِسْمَتِ الْمِيرَاثِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۹۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهِيَ الْبَابُ عَنِ الشَّرِيدِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَنْسِبِ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ كَلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ.

۹۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ

۱۔ شفعہ کسی پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کے اپنا مکان فروخت کرتے وقت یا کسی شریک کو دوسرے حصہ دار کے اپنے حصے کو فروخت کرتے وقت خریدنے کا حق ہوتا ہے۔ جو مکان یا زمین کے ساتھ محفوظ ہے جسے حق حاصل ہوتا ہے اسے شفعہ در اس حق کا نام شفعہ ہے۔ فقہاء نے اس کی یہی تعریف کی ہے۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

فرمایا ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ لہذا اگر وہ غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے جب کہ دونوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبد الملک بن ابی سلیمان کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبد الملک بن سلیمان اس حدیث کو عطاء سے اور وہ چار سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب عبد الملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ لیکن وہ محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں۔ شعبہ کے علاوہ کسی کے ان پر اعتراض کا ہمیں علم نہیں۔ کچھ بھی شعبہ سے اور وہ عبد الملک سے ہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن سلیمان ہم کے ترازو ہیں (یعنی حق و باطل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں) اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی غائب ہو تب بھی وہ اپنے شفعہ کا مستحق ہے۔ لہذا وہ آنے کے بعد اسے طلب کر سکتا ہے۔ اگرچہ طویل مدت ہی کیوں نہ گزر چکی ہو۔

۹۲۸: باب جب حدود مقرر ہو جائیں

اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں

۱۳۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور ہر حصے کا الگ الگ راستہ ہو جائے تو پھر شفعہ باقی نہیں رہتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل بھی نقل کرتے ہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہاء تابعین جیسے عمر بن عبد العزیز، یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق اور اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لئے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَارُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَعَنْدَ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرُ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ يَغْنَى فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشَّفْعَةُ وَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ.

۹۲۸: بَابُ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ

وَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شَفْعَةَ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ

ہوگا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ نزدیک ہونے کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۹: باب ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

۱۳۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شریک شفعہ ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ ابو حمزہ سکری کے علاوہ کسی اور نے اس کے مثل حدیث نقل کی ہو۔ کئی راوی یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی اور اس کی مثل اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث ابو حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو حمزہ ثقہ ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کسی اور سے خطاء ہوئی ہو۔

۱۳۸۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ابو الاحوص نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی۔ مند۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ صرف مکان اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں نہیں۔ لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ ہر چیز میں ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُّفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْفِهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۲۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السَّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ السَّكْرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ مِثْلَ هَذَا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمَكِّنُ أَنْ يَكُونَ الْخَطَاءُ مِنْ غَيْرِ أَبِي حَمْزَةَ.

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا يَكُونُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّوَرِ وَالْأَرْضَيْنِ وَلَمْ يَرَوْا الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّقْطَةِ

وَصَالَةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ حَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوَاطِقًا أَيْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَلْتَقَطْتُ سَوَاطِقًا فَأَخَذْتُهَا فَلَا دَغَةَ فَقُلْتُ لَا أَدْعُهَا تَأْكُلُهَا السَّبَاعُ لَا أَخَذْتُهَا فَلَا سَمْعُ عَنْهُ مِنْهُ فَقَدِمْتُ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ وَحَدَّثَنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ قَالَ فَاتَيْنَاهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرَفَهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِهَا فَقَالَ عَرَفَهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقَالَ عَرَفَهَا حَوْلًا آخَرَ فَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوَعَاءَهَا وَوَكَّاءَهَا فَإِنْ جَاءَ طَائِفُهَا فَآخَبَكَ بِعِدَّتِهَا وَوَعَاءِهَا وَوَكَّاءِهَا فَإِنْ فَعَلَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمِعْ بِهَا هَذَا.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَنَبِّئِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُطْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفَ وَكَّاءَهَا وَوَعَاءَهَا وَعِفَّا صَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رُبُّهَا فَأَدَّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيَكَ أَوْ لَدَيْكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَتَاهُ أَوْ احْمَرَّتْ وَجْهَهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جَذَاءُ

۹۳۰: باب گری پڑی چیز اور گم شدہ

اونٹ یا بکری

۱۳۸۸: حضرت سويد بن غفله سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سفر میں نکلا تو ایک کوڑا پڑا ہوا پایا۔ ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک کوڑا گرہوا پایا تو اسے اٹھالی اور دونوں ساتھیوں نے کہا رہنے دو نہ اٹھاؤ۔ میں نے کہا نہیں۔ میں اسے درندوں کی خوراک بننے کے لئے نہیں چھوڑوں گا۔ اپنے کام میں لاؤں گا۔ پھر میں (سويد) ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے قصہ بیان کیا انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا مجھے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں سودینہ کی ایک قھیل ملی تھی۔ تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کروں میں نے اسی طرح کیا لیکن کوئی نہیں آیا۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا۔ فرمایا ایک سال اور اسی طرح کرو۔ میں پھر ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن کسی نے بھی اپنی ملکیت ظہر نہیں کی پھر تیسری مرتبہ بھی آپ نے یہی حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد ان کو گن لو اور قھیل اور باندھنے والی رسی کو ذہن نشین رکھو۔ پھر اگر تم سے کوئی انہیں طلب کرنے کے لئے آئے اور نشانیاں بتا دے تو اسے دے دو۔ ورنہ استعمال کرو۔

۱۳۸۹: حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم سے لقطہ کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کرو اور پھر اس کی قھیل وغیرہ اور رسی کو ذہن نشین کر کے خرچ کر لو اس کے بعد اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کی گم شدہ بکری ہے تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو۔ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کا گمشدہ اونٹ ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر نبی اکرم غصہ میں آ گئے۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا

ہیں کہ گم شدہ چیز دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تک تشہیر کرے۔
الحق بن ابراہیم کا یہی قول ہے۔

۱۳۹۰: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لفظ (یعنی گری پڑی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اور اگر کوئی پہچان لے تو اسے دے دو۔ ورنہ اس کی تعداد جیسی اور رسی وغیرہ کو ذہن نشین کر کے اسے استعمال کر لو تا کہ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے سکو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر (اعلان) کرنے کے بعد لفظ (گری پڑی ہوئی چیز) کو استعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۱: باب وقف کے بارے میں

۱۳۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں ملی۔ اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رہنے دو اور اس کے نفع کو صدقہ کر دو۔ پس حضرت عمرؓ نے وہ زمین صدقہ کر دی۔ اس طرح کہ نہ وہ بچی جاسکتی تھی اور نہ وہ جہید کی جاسکتی تھی۔ اور نہ ہی وراثت میں دی جاسکتی تھی۔ اس سے فقراء اقرباء غلاموں کو آزاد کرنے، اللہ کی راہ اور مہمانوں وغیرہ پر خرچ کیا جاتا۔ اسکے متولی پر اس کا استعمال کرنا جائز تھا۔ بشرطیکہ عرف کے مطابق ہو۔ اسی طرح وہ اپنے کسی دوست وغیرہ کو بھی کھلا سکتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن سیرین کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عوفؓ فرماتے ہیں ایک

فَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ دُونُ دِينَارٍ يُعْرِفُهَا
فَلَمْ يَجْمَعُوا وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ
ثَنَا الصُّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّصْرِ عَنْ
بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ اللَّقْظَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا
سَنَةً فَإِنْ اغْتَرِفْتَ فَأَذْهَبْهَا وَإِلَّا فَأَعْرِفْ عَقَابَهَا
وَوَكَّاءَ مَا وَعَدَ ذَلِكَ كُلُّهَا فَإِنْ جَاءَ مَالُهَا
فَأَذْهَبْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ
هَذَا الْحَدِيثُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
رَخْصُوا فِي اللَّقْظَةِ إِذَا عَرَفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا
أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۹۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ
مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنَفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا
تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ
بِهَا عُمَرُ فَتَصَدَّقَ أَنَّهَا لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا
يُورَثُ تَصَدَّقْ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ
عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ
صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَلَمْ تَكُنْ لِمُحَمَّدِ بْنِ
سَبْرٍ يُقَالُ فَقَالَ غَيْرُ مُتَأَبِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عُوفٍ فَحَدَّثَنِي
بِهِ رَجُلٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرٍ غَيْرِ مُتَأَبِّلٍ
مَالًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَأَنَا

دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر ”غیر شال“ کے الفاظ پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں یہی الفاظ تھے۔ بعض صحابہ اور دیگر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ہم زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین حضرات میں کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرے گا تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ علم کہ اس سے نفع حاصل ہو رہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۲: باب اگر حیوان کسی

کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کر دے تو اس کا کوئی قصاص نہیں اس طرح اگر کنواں کھودتے ہوئے یا کسی کان وغیرہ میں مرجائے تو بھی کوئی قصاص نہیں اور مدفون خزانے پر پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ عمر بن عوفؓ مزیؓ، اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴: ہم سے روایت کی تھیبہ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

۱۳۹۵: مالک بن انسؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے جو فرمایا ”الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ“ کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کر دے یا مار ڈالے تو وہ ہرے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ ”عجماء“ اس جانور کو کہتے ہیں جو مالک سے بھاگ گیا ہو۔ اگر ایسا جانور کسی کو

قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو فَكَانَ فِيهِ غَيْرُ مُتَقَابِلٍ مَالًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا فِي إِجَارَةِ وَقْفٍ إِلَّا رَضِيْنٌ وَغَيْرُ ذَلِكَ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٍ وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَجَمَاءِ

أَنَّ جُرْحَهَا جَبَارٌ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ وَالْأَنْبَرُ جَبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ وَبْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَغِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَتَفْسِيرُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ يَقُولُ هَذَرٌ لَا دِيَةَ فِيهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجَمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُتَقَلِّتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا

نقصان پہنچ دے تو اس کے مالک پر جرم نہ نہیں کیا جائیگا۔
 ”الْمُعْدِنُ جُنَارٌ“ کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کان
 کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو کھدوائے والے
 کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ اسی طرح کنویں کا بھی یہی حکم ہے
 کہ اگر کوئی شخص راہ گیروں کے لئے کنواں کھدوائے اور اس میں
 کوئی شخص گر جائے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور ”رُكَاذُ“ زمانہ
 جاہلیت کے دفن شدہ خزانے کو کہتے ہیں۔ اگر کسی کو ایسا خزانہ مل
 جائے تو وہ پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرے اور باقی خود رکھے۔

۹۳۳: باب ہجر زمین کو آباد کرنا

۱۳۹۶: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا جس نے ہجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہوگی
 اور ظالم کے درخت بودینے سے اس کا حق ثابت نہیں ہوتا۔
 یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہجر
 زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملکیت ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح
 ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد
 سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے
 ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل
 ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ ہجر زمین کو آباد
 کرنے کے لئے حاکم کی اجازت ضروری نہیں۔ بعض اہل علم
 کے نزدیک حاکم کی اجازت ضروری ہے۔ لیکن پہلا قول
 زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے
 دادا عمرو بن عوف مزی رضی اللہ عنہ اور سرہ رضی اللہ عنہ سے
 بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۹۸: ابوموسیٰ محمد بن ثنی نے ابوالولید طیبیؒ سے ”لَيْسَ
 لِعِرْقِ ظَالِمٍ“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے
 مراد کسی کی زمین نصب کرنے والا ہے۔ (ابوموسیٰ کہتے ہیں)

أَصَابَتْ فِي أَيْمَانِهَا فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَالْمُعْدِنُ
 جُنَارٌ يَقُولُ إِذَا اخْتَصَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيهِ إِنْسَانٌ
 فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ الْبُرَّ إِذَا اخْتَصَرَهَا الرَّجُلُ
 لِلسَّبِيلِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَفِي
 الرُّكَاذِ الْخُمْسُ فَإِلَّا تَكَازَا مَا وَجَدَ مِنْ دَفْنِ أَهْلِ
 الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رُكَاذًا أَذَى مِنْهُ الْخُمْسُ إِلَى
 السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ.

۹۳۳: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا
 أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ
 لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
 الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ
 كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَى
 أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
 أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْعَمَلُ عَلَى
 هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا
 لَهُ أَنْ يُحْيِيَ الْأَرْضَ الْمَوَاتِ بِغَيْرِ إِذْنِ السُّلْطَانِ
 وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْيِيَهَا إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ
 وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ
 وَبْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ حَدِيثٌ كَثِيرٌ وَسَمُرَةٌ.

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
 سَأَلْتُ أَبَا الْوَلِيدِ الطَّبَّيَّسِيَّ عَنْ قَوْلِهِ لَيْسَ لِعِرْقِ
 ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِي يَأْخُذُ

میں نے کہا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

۹۳۴: باب جاگیر دینے کے بارے میں

۱۳۹۹: حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں نمک کی کان جاگیر کے طور پر دی جائے۔ آپ نے انہیں کان عطا کر دی جب وہ جانے کے لئے مڑے تو ایک شخص نے عرض کیا۔ آپ نے انہیں جاگیر میں تیار پانی دے دیا ہے۔ جو کبھی موقوف نہیں ہوتا یعنی اس سے بہت زیادہ نمک لگتا ہے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم نے وہ کان ان سے واپس لے لی۔ پھر انہوں نے آپ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ زمین (چراگاہ) جس میں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث قتیبہ کو سنائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۴۰۰: محمد بن یحییٰ بن ابی عمر و محمد بن یحییٰ بن قیس مارہی سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں وائل رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابیض بن حمال کی حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حکمران جس کے لئے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

۱۴۰۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے حضرموت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں نضر نے شعبہ سے روایت کیا۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا "اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ پینشن کے لئے بھیجا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۵: باب درخت لگانے کی فضیلت

۱۴۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْرِسُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ قَالَ هُوَ ذَلِكَ.

۹۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

۱۳۹۹: قُلْتُ لِقَتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَارِئِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاهِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ وَقَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَقَطَعَهُ الْمَلِخَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَاَنْزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَنْ مَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنْلَهُ خِفَافَاتُ الْأَبْلِ فَأَقْرَبَهُ قَتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

ترمذی کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث قتیبہ کو سنائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَارِئِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَأَسْمَاءِ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقَطَائِعِ يَرَوْنَ جَائِزًا أَنْ يُقَطَعَ إِلَّا مَا لَمْ يَنْ رَأَى ذَلِكَ.

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِجَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مُحَمَّدُ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَرَأَدَ فِيهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقَطِعَهَا إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو غَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان پرندے یا جانور کھائیں تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ اس باب میں ابو ایوبؓ، ام مہشّر، جرّ اور زید بن خالدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا

۱۴۰۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کو اس اقرار پر زمین دی کہ اس کی پیداوار میں سے آدھا حصہ آپ ﷺ کو ادا کریں۔ خواہ وہ پھل ہو یا کوئی اور چیز۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ اور جرّؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے مزارعت کو مکروہ کہا ہے لیکن ان کے نزدیک کھجوروں کو ٹلٹ یا ربیع پیداوار کی شرط پر پانی دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں بھی جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

۹۳۷: باب

۱۴۰۴: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نفع بخش کام سے منع کیا۔ وہ یہ کہ ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ اسے خراج کے کچھ حصے یا دراہم کے عوض دے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اسے اپنے بھائی کو مزارعت کے لئے مفت دینی چاہیے ورنہ خود مزارعت کرے

۱۴۰۵: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع نہیں کیا بلکہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعْرِضُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ بِهَيْمَةٍ إِلَّا كَأَنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَمِّ مَيْمُونٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَزَارَعَةِ

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هَذَا إِحْدَيْتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمَزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى الْبُيُوتِ وَالْثُلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُونَ الْبُذُرُ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَكَثَرَةُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَزَارَعَةَ بِالْثُلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمَسَا فَاةِ السَّخِيلِ بِالْثُلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَوْا بَعْضُهُمْ أَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمَزَارَعَةِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْجِرَ الْأَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِطْصَةِ.

۹۳۷: بَابُ

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُسْجِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا لَا حِدَا أَرْضَ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضُ خَرَجِهَا أَوْ يَدَارِ هُمْ وَقَالَ إِذَا كُنَّا إِذَا حِدَاكُمْ أَرْضَ فَلَيْمَنْحَهَا أَحَا وَلِيَزْرَعَهَا

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ

دِينَارٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْ الْمَزَارَعَةَ وَلَكِنْ أَمَرَ أَنْ يُرْفَقَ
 بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ رَافِعٍ حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ
 يُرَوَّى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عُمُومَتِهِ
 وَيُرَوَّى عَنْ ظَهْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ أَحَدُ عُمُومَتِهِ وَيُرَوَّى
 هَذَا الْحَدِيثُ مِنْهُ عَلَى رَوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ.

ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی
 حدیث منقول ہے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں
 اضطراب ہے۔ یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے
 چچاؤں سے بھی روایت کرتے ہیں اور اپنے چچا ظہیر بن رافع
 سے بھی نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت رافع سے کئی
 سندوں سے مروی ہے۔

أَبْوَابُ الدِّيَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ دِيَتِ

جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۹۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ

۹۳۸: باب دیت

كَمْ هِيَ مِنَ الْأَهْلِ

میں کتنے اونٹ دئے جائیں

۱۳۰۶: حضرت خث بن مک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء کی دیت میں بیس اونٹ اور بیس اونٹیاں ایک سالہ، بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ (کل ایک سواونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خُثَيْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرِينَ بَشْتِ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورًا وَعِشْرِينَ بَشْتِ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً.

۱۳۰۷: روایت کی ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجج بن رطاة سے سی کے مثل۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ دیت تین سائوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔ امام شافعیؒ و امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصبہ مردوں پر ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک ربع دینار ادا کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نصف دینار ادا کرے۔ اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ باقی دیت

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْفُوقًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَزَاوَأَنَّ دِيَةَ الْخَطَا عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّحْلِ مِنْ قَبْلِ ابْنِهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الرِّبَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ مِنَ الْعَصَبَةِ وَيُحْمَلُ وَكُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُبْعٌ دِينَارٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى نِصْفِ دِينَارٍ فَإِنْ تَمَّتْ

ان کے قریبی قبائل میں سے قریب ترین قبیلے پر لازم کی جائے۔

۱۴۰۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی کو عداً قتل کیا تو اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت میں انہیں تیس، تین سالہ تیس، چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹیاں دیٹی پڑیں گی اور اگر صلح کر لیں تو وہی کچھ ہے جس پر صلح کر لیں اور یہ دیت عاقلہ پر سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۳۹: باب دیت

کتنے دراہم سے ادا کی جائے

۱۴۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

۱۴۱۰: ہم سے روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمر و بن دینار سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زائد الفاظ ہیں۔ محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دیت صرف اونٹوں سے دی جاتی ہے اور ان کی تعداد سو اونٹ ہے۔

۹۴۰: باب ایسے زخم کی دیت

الدِّیَّةُ وَالْأَنْظَرُ إِلَى أَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَأَنْزَمُوا ذَلِكَ.

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَاهِدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دَفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءَ وَأَقْتَلُوا وَإِنْ شَاءَ وَآخَذُوا الدِّیَّةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَارْبَعُونَ خِلْفَةً وَمَا صَلَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ.

۹۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّیَّةِ

كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ لَطِيفِيُّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّیَّةَ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا.

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْوَةً وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الدِّیَّةَ عَشْرَةَ أَلْفٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَعْرِفُ الدِّیَّةَ إِلَّا مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ.

۹۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي

المُوضحة

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا
حُسَيْنُ الْمَعْلَمُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
السَّيِّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خُمْسٌ
خُمْسٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ
وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ أَنَّ فِي الْمَوْضِحَةِ خُمْسًا مِنَ الْإِبِلِ.

۹۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ
الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ
كُلِّ أَصْبُعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ
يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي
الْجَنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُقُورِ

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُسَارِكِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ
دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى
عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا
دَقَّ سِنِّي فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَا سَنَرُ صَبْرُكَ وَالْحَقُّ أَلَا حُرٌّ
عَلَى مُعَاوِيَةَ فَانْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَأْنُكَ

جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

۱۴۱۱: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد وروہ ان
کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔ پانچ پانچ اونٹ
دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا یہی پر عمل ہے۔
سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحق کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں
میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

۹۴۱: باب انگلیوں کی دیت

۱۴۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پیروں کی
انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کی دیت دس اونٹ
ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور عبد اللہ بن عمرو رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر
عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول
ہے۔

۱۴۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی انگوٹھ اور چھوٹی انگلی
دیت میں برابر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۲: باب (دیت) معاف کر دینا

۱۴۱۴: ابوسفیر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری
کا دانت توڑ دیا۔ اس نے حضرت معاویہؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش
کیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے۔
حضرت معاویہؓ نے فرمایا ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر
دوسرے آدمی نے منت سماجت شروع کر دی یہاں تک کہ معاویہؓ
تنگ آ گئے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم جو نو اوٹہہ راستہ

جانے۔ ابودرداءؓ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آ جائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند فرمائے اور ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔ انصاری نے کہا کیا آپؐ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا۔ انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا اب کوئی حرج نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔ پھر اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمیں ابوسفبر کے ابو درداءؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابوسفبر کا نام سعید بن احمد ہے۔ انہیں ابن محمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۴۳: باب جس کا

سر پتھر سے چل دیا گیا ہو

۱۴۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کہیں جانے کے لیے نکلے اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑ لیا اور اس کا سر پتھر سے چل دیا اور زیورات لیا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ لوگ پہنچ گئے اور اس عورت کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لئے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے قتل کیا۔ اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا تو اس عورت نے سر سے اشارہ کر دیا کہ ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی کا سر پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اتحقق کا یہی قول ہے۔ بعض ظاہل علم کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے۔

بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَضَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَخَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً فَقَالَ أَلَا نُنْصَرِي أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتَهُ أَذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَاتَيْتُ أَذْرَهَائِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا أُخْبِتُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا أَغْرِفُ لِأَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۹۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رُضِخَ

رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَتَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَتَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا أَوْصَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَأَذْرَكْتُ وَبِهَارَمَةٍ فَاتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكَ أَفْلَانٌ فَقَالَتْ بَرَأْسِهَا لَا قَالَ أَفْلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَقَالَتْ بَرَأْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَأَخَذَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ خَجَرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

۹۴۴: بَاب مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَمَةَ يَحْيَى بْنُ حَلَبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَرْنِيعٍ قَالَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْلُونَ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَغَفْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَهَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ.

۹۴۵: بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ حَسَنٍ ضَبْحِيخٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بَابُ مُؤْمِنِ كَقَتْلِ بَرِّ عَذَابِ كِي شَدَتْ

۱۴۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان مرد کے قتل ہو جانے سے سہل ہے۔

۱۴۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن شعبہ نے انہوں نے یحییٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کی مانند غیر مرفوع روایت نقل کی۔ یہ حدیث ابن عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عقبہ بن مرہ، اور بریدہ سے بھی روایت منقول ہیں۔ سفیان ثوری، یحییٰ بن عطاء سے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث اسی طرح موقوفہ نقل کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۴۵: باب خون کے فیصلے

۱۴۱۸: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کریں گے۔ حضرت عبداللہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسی طرح اعمش سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اعمش سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۹: روایت کی ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون (یعنی قتل) ہیں۔

۱۴۲۰: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا

فیصلہ ہوگا

۱۳۲۱: یزید رقاشی، ابوالحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کر رہے تھے کہ اگر تمام آسمانوں وزمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۹۴۶: باب اگر کوئی شخص اپنے

بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لی جائے یا نہیں

۱۳۲۲: حضرت سراقہ بن ۰ لک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے۔ اس حدیث کو ہم سراقہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے ثنی بن صباح سے روایت کیا ہے اور ثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ حدیث ابو خالد احمر سے بھی منقول ہے۔ ابو خالد احمر حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ عمر سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل بھی منقول ہے لیکن اس میں اضطراب ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے اور اسی طرح باپ اگر بیٹے پر زنا کی جہمت لگائے تو اس پر حد زنا قائم نہ کی جائے۔

۱۳۲۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ باپ بیٹے کے قتل کے جرم میں قتل نہ کیا جائے۔

۱۳۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الْبِمَاءِ.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ

ابْنَهُ يَقَادِمُهُ أَمْ لَا

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ الْأَبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يَقْبِضُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُرَّاقَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَبَ إِذَا قَتَلَ ابْنَهُ لَا يَقْتُلُ بِهِ وَإِذَا قَذَفَهُ لَا يَحْدُ.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ.

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں (یعنی حد قذف و دیگر) اور باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم ہی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے پر کلام کیا ہے۔

۹۴۷: باب مسلمان کا قتل

تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں

۱۳۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی۔ قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور جماعت سے الگ ہونے والا (مرتد) اس باب میں حضرت عثمانؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۸: باب معاہدہ قتل کرنے کی ممانعت

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی معاہدہ (یعنی وہ کا فر جس سے حاکم کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پناہ دی تھی تو اس نے اللہ کی پناہ کو توڑ ڈالا۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا جو ستر برس کی مسافت سے آتی ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۹۴۹: باب

۱۳۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عامر کے دو آدمیوں کی

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْجُلُودُ فِي الْمَسَاحِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۹۴۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ الْفَيْبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ مُسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مَعَاهِدَةً

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمْنُ قَتْلُ نَفْسٍ مَعَاهِدَةً لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَرُوحَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۴۹: بَابُ

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

جن کے ساتھ آپ ﷺ کا عہد تھا دو مسلمانوں سے دیت دلوائی (یعنی ان کے قتل کی بنا پر) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

۹۵۰: باب مقتول کے ولی کو اختیار

ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کر دے

۱۳۲۸ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے جب اپنے رسول ﷺ کو مکہ پر فتح عطا فرمائی تو آپؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجرؓ، انسؓ، ابوشرحؓ اور خویلد بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۲۹: حضرت ابوشرحؓ کبھی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت کی جگہ ٹھہرایا ہے لوگوں نے نہیں۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یہاں کسی کا خون نہ بہائے اور نہ ہی اس میں سے کوئی درخت اکھاڑے اور اگر کوئی میرے مکہ کو فتح کرنے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے لئے رخصت کی راہ نکالے (تو اس سے کہہ دیا جائے) کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے۔ لوگوں نے نہیں۔ اور پھر میرے لئے بھی اس کی حرمت کو دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال کیا گیا اور اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔ اے قبیلہ بنو خزاعہ تم نے بنو ہذیل کے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے میں اس کی دیت دلوانے کا اعلان کرتا ہوں۔ آج کے بعد اگر کسی شخص کا کوئی (قریبی) قتل کر دیا گیا تو اس کے اہل و عیال کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں ورنہ دیت لے لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہؓ بھی حسن صحیح ہے۔ شیبان بھی یحییٰ بن کثیر سے اس کی مثل روایت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَنْفَرَهُ الْأَمْنُ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو سَعْدٍ الْبَقَالُ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزَبَانِ.

۹۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقَصَاصِ وَالْعَفْوِ

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَيَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُبِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَغْفِرَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَانْسِ وَأَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَنُ أَبِي ذُئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكُنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَنْضِدْنَ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ أَنْتُمْ مَعْشَرَ خَزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هَذِيلٍ وَإِنْ عَاقَلَهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا

کرتے ہیں۔ بوشریح نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقتول کے ورثہ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر دیں یا معاف کر دیں۔ یا دیت لے لیں۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور احناف کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی کو قتل کر دیا تو اسے مقتول کے ورثہ کے حوالہ کیا گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور تم نے اس کو قصاص کے طور پر قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ اس پر اس نے اسے معاف کر دیا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور وہ انہیں کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اس کے بعد اس کا نام ذالنجہ مشہور ہو گیا۔ (یعنی تسمے والا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۱: باب مَثَلُکِی مَمْنَعَت

۱۴۳۱: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے۔ پھر فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو عہد شکنی نہ کرو، مثلاً نہ کرو (یعنی اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، شداد بن اوس، مغیرہ رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے شد کو مکروہ کہا ہے۔

۱۴۳۲: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح کرو تو اچھے

وروی عن ابی شریح الخزاعی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قُیلَ لہ قَتیلَ فہُ انْ یقتلْ اَوْ یُعَفَّرَ اَوْ یَاخذَ الدِّیۃَ وَذَہَبَ اِلٰی ہٰذَا بَعْضُ اَہْلِ الْعِلْمِ وَہُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو شَرِیحٍ لَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَیْرَۃَ قَالَ قُیِلَ رَجُلٌ فِی عَہْدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَفِعَ الْقَاتِلُ اِلَی وَلِیِّہُ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَہُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِنَّہُ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتِہُ دَخَلَ النَّارَ فَخَلَا عَنْہُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوْمًا بِبِسْعَۃِ قَالَ فَخَرَجَ یَجُرُّ بِسْعَتِہُ فَكَانَ یُسَمَّی ذَا الْبِسْعَۃِ ہٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّہِیِّ عَنِ الْمَثَلِۃِ .

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ لَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَلِیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ أَبِيہِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ صَاحَ فِیْ خَاصَّةٍ نَفْسِہِ یَتَقَوٰی اللّٰہَ وَمَنْ مَعَہُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰہِ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاتِلُوا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِیْذَا وَفِی الْحَدِیثِ قِصَّةٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَسَمُرَۃَ وَالْمَغِیْرَۃِ وَیَعْلٰی بْنِ مُرَّةٍ وَابِی اَیُّوبَ حَدِیثُ بُرَیْدَۃَ حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَکَرِہَ اَہْلُ الْعِلْمِ الْمَثَلِۃَ

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ لَنَا هُشَیْمٌ لَنَا خَالِدٌ عَنْ ابِی قِلَابَۃَ عَنْ ابِی الْأَشْعَثِ الصَّعْغَانِیِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ

طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبیحہ کو آرام دے (یعنی تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرجیل بن اودہ ہے۔

۹۵۲: باب (جنین) حمل ضائع کر دینے کی دیت

۱۳۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی کوئی مچ وغیرہ ماردی جس سے اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے طور پر ایک غلام یا باندی دینے کا حکم دیا اور اسے (یعنی دیت کو) قاتل عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (حمل گرانے والی) کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تو جس کے متعلق فیصلہ کیا تھا اس نے کہا کیا ہم سے اس کی دیت دلواری ہے ہیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چیخا۔ ایسی چیز کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ بے شک اس کی دیت ایک غرہ ہے چاہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا یہی پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں۔ بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خیر بھی اس میں داخل ہیں۔

۹۵۳: باب مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے ۱۳۳۵: شعبی ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو

كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَأَبُو الْأَشْعَثِ اسْمُهُ شَرْحِبِيلُ بْنُ أَدَاةٍ۔

۹۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَصْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ تَكَانَتَا ضَرْبَتَيْنِ فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ فَسَطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ الْإِدِيُّ قَضَى عَلَيْهِ أَنْعَطَى مَنْ لَا شَرْبَ وَلَا أَكْلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلَى فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ حَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ قَرَسٌ أَوْ بَعْلٌ۔

۹۵۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِنَافِرٍ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمُ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ السَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جَحِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ

اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھڑا اور روح کو وجود بخش۔ مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو ابنتہ ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آز کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؑ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ کہ مؤمن

کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذی کفر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۴۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہود و نصاریٰ کی دیت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سُودَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهَمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكَ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ عَلَيَّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَّةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي دِيَّةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ وَبِهَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ دَرَاهِمٍ وَدِيَّةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِ مِائَةٍ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

۹۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هَذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِي مَادُونِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يَقْتُلُ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهِ قُتِلَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۹۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ

تَرْتُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عُمَارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا قَالَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الْبَيَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرْتُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الصَّحَّاحُ بْنُ سُفْيَانَ الْكَلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرَثَ امْرَأَةٍ أَشِيمَ الصَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ تَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بِنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَ يَدْرَجُلِي فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَبِيئَتُهُ فَاخْتَضَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصُ اخْذُكُمْ أَخَاهُ

۹۵۴: باب جو اپنے غلام کو قتل کر دے

۱۴۳۷: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تو اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹے ہم بھی اس کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء تابعین اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے بعض اہل علم جن میں حضرت حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ سجا جائے لیکن اگر غلام کسی اور کا ہو تو اس کے بدلے آزاد کو بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔

۹۵۵: باب بیوی کو اس کے

شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا

۱۴۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ دیت مرد کے قبیلے پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمرؓ کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم صبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

۹۵۶: باب قصاص کے بارے میں

۱۴۳۹: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دو دانت گر گئے۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتے ہیں۔ تمہارے

نے کوئی دیت نہیں۔ پھر یہ بیت نازل ہوئی "وَالْجُجُرُوحُ قِصَاصٌ" کہ زخموں کا بدلہ بھی دیا جائے۔ اس باب میں یحییٰ بن امیہؓ اور سلمہ بن امیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصینؓ حسن صحیح ہے۔

۹۵۷: باب تہمت میں قید کرنا

۱۳۳۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کی وجہ سے قید کیا تھا پھر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے ورا اسمعیل بن ابراہیم بھی بہز بن حکیم سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۵۸: باب اپنے مال کی

حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

۱۳۳۱: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اس باب میں حضرت عیسیٰؓ، سعید بن زیدؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور چاروں سے بھی روایات منقول ہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگرچہ دودہم ہوں۔

کما یغضُّ الفحلُ لادیة لک فانزل اللہ تعالیٰ والْجُجُرُوحُ قِصَاصٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ یَعْنٰی ابْنِ اُمَیَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ اُمَیَّةَ وَهُمَا اَخَوَانٌ حَدِیْثُ عُمَرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْحَبْسِ فِی التَّهْمَةِ

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ الْکِنْدِیُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بُهْزِ بْنِ حَکِیمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تَهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثُ بُهْزٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰی اِسْمَاعِیلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ بُهْزِ بْنِ حَکِیمٍ هَذَا الْحَدِیْثَ اَتَمَّ مِنْ هَذَا وَاَطْوَلَ.

۹۵۸: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ

دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِیدٌ

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِبَاہِ الْمُرَوِّزِيُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍ وَبْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ نَفِیْلِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِیدٌ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِیدٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَسَعْدِ بْنِ زَیْدٍ وَابِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِیْثُ حَسَنٍ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ

الْعِلْمُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهِ وَلَوْ دُرْهَمَيْنِ .

۱۳۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَى إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَنْسَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۱۳۴۴: محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۱۳۴۵: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ اور اہل وعیاء کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہیں۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَهُ هَذَا وَيَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ .

۹۵۹: باب قسامت کے بارے میں

۱۳۴۶: حضرت رفع بن خدیج سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور حنیصہ بن مسعود بن زید سفر میں ایک ساتھ روانہ ہوئے لیکن خیر پینچنے پر وہ دونوں الگ ہو گئے پھر حضرت حنیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔۔۔ چنانچہ وہ خود حنیصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

۹۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الثَّبِثُ عَنْ نَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حُثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ زَافِعِ بْنِ حَدِيحٍ أَنَّهُمَا قَالَ حَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ نِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِخَيْرٍ تَفَرَّقَا فَيُبْعَضُ مَا هُنَاكَ ثُمَّ

میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ دونوں خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھا سکتے ہو کہ انہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔ تاکہ تم اپنے ساتھی کی دیت یا قصاص لینے کے مستحق ہو جاؤ۔ (یا فرمایا اپنے مقتول کی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے دیکھا نہیں تو کیسے قسم کھالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے کافر قوم کی قسموں کا اعتبار کر لیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

۱۴۴: بشیر بن ربیع نے سہل بن ابو حمزہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہائے مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

إِنَّ مُحِيصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْفَرُ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكُبَرِ فَصَمَّتْ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتَبَرُّنَاكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ.

۱۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ فَقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوْدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوجِبُ الْقَوْدَ وَإِنَّمَا تُوجِبُ الدِّيَةَ.

أَبْوَابُ الْحُدُودِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ حُدُودِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۹۶۰: باب جن پر حدود واجب نہیں

۱۴۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا، سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، بچہ یہاں تک کہ باغ ہو جائے اور پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔ اسی باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے ہی منقول ہے۔ بعض راوی اس میں "بچہ جب تک باغ نہ ہو جائے" کے الفاظ بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت حسن کا حضرت علیؓ سے سماع ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی منقول ہے۔ عطاء بن سائب، ابو ظبیان سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ اعمش بھی یہی حدیث ابو ظبیان سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۶۱: باب حدود کو ساقط کرنا

۱۴۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لئے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو، مگر غلطی سے معاف کر دینا، غصی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

۹۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ غَمْرٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَنْبُتَ وَعَنِ الْمَمْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْفُوقًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ.

۹۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرَاءِ الْحُدُودِ

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ وَأَبُو غَمْرٍ وَالْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ رِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْرَءُوا وَالْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

۱۳۵۰: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ، یزید بن زیاد دمشق سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ وکیع بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح کی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے کئی صحابہؓ سے اسی کے مثل منقول ہے۔ یزید بن زیاد دمشق ضعیف ہیں۔ اور یزید بن ابو زیاد کوئی ان سے اثبت اور اقدم ہیں۔

۹۶۲: باب مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی

۱۳۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو کئی راوی اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اعمش، ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابو عوانہؓ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد، اعمش سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد اپنے والد کے واسطے سے اعمش سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۵۳: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا هُذَيْلٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثَ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ الْبَلَمَشَقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَايَةٌ وَكِيعٌ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى نَحْوُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفِيُّ أَثَبْتُ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ.

۹۶۲. بَاب مَا جَاءَ فِي السِّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ
۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنَ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنَ كُرْبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَابْنِ عَمْرٍو حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رَوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عُيَيْدُ بْنُ اسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَبَتِي عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ غَفِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں گے۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۳: باب حدود میں تلقین

۱۳۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا، کیا تمہاری جو خبر ہم تک پہنچی ہے وہ صحیح ہے۔ عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ اور نبی اکرم نے ان کے رجم کا حکم دیا۔ اس باب میں سائب بن یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ یہ حدیث سماک بن حرب سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۶۴: باب معترف اپنے اقرار

سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۳۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے پھر منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے چوتھی مرتبہ ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس انہیں پتھر ملی زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے

غلیہ وسلم قال الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۹۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةٍ أَلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَنِي فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَرْءِ الْحَدِّ

عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ أَلَا سَلِمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَنِي فِي الرَّابِعَةِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ قَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِوَجَلٍ مَعَهُ

لَحَى حَمْلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَصَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ
فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ فَرَجِحْنِ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا تَرَ كُتْمُوهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا.

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قُتْنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قُتْنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ
بِالزَّنا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى
شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ
نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمِصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْ لَقْنَتْهُ الْحِجَارَةُ
فَرَقَادِرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزَّنا إِذَا أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ
أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً أَقِيمَ
عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ
وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ
بْنِ خَالَسَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي
رَبِي بَا مِرَاءَ هَذَا الْحَدِيثِ بَطُولُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْدَا يَا ابْنِيسَ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ

تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی
کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جڑا تھا اس نے
اس سے انکو مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتی کہ وہ فوت
ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اللہ سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں
نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے۔ آپ
نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور
حضرت ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ ابوسلمہ بھی
یہ حدیث جابر بن عبد اللہ سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔
۱۳۵۶: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا
اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے
دوبارہ اعتراف کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اس سے منہ
پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپ
نے اس سے پوچھا کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ
نے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ
نے حکم دیا اور اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ لیکن جب اسے پتھر لگے تو
بھاگ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔
جب وہ فوت ہو گیا تو آپ نے اس کے حق میں کلمہ خیر فرمایا۔
لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا
اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے
لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے۔ پھر اس پر حد جاری کی
جائے۔ امام احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے
نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے پر ہی حد جاری کر دی جائے۔
امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت
ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو آدمی نبی اکرم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ
میرے بیٹے نے س کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ یہ حدیث طویل
ہے۔ پھر آپ نے حضرت انیس کو حکم دیا کہ صبح اس کی بیوی کے

پاس جاؤ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دو۔ چنانچہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار مرتبہ اقرار کرے تو پھر سنگسار کرنا۔

اغْتَرَفْتُ فَأَرْجُمُهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنْ اغْتَرَفْتُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۹۶۵: باب حدود میں سفارش کی ممانعت

۱۳۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے کون رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کر سکتا ہے۔ سب نے کہا اسامہ بن زیدؓ کے سوا کون اس کی جرأت کر سکتا ہے۔ پس حضرت اسامہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس باب میں مسعود بن عجماء (انہیں ابن انجم بھی کہا جاتا ہے) ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: باب رجم کی تحقیق

۱۳۵۸: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا ہی کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھو کر گمراہ ہو جائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہو جائے یا وہ خود اعتراف کرے یا حمل کی صورت میں ظاہر ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۶۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُودِ ۱۳۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَغْرُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ لِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعِجْمَاءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْأَعْجَمِ وَابْنُ عَجْمَرٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۶۶: بَاب مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا عُبْدُ الرَّزَّاقِ إِنَّا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَافْتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولُوا قَاتِلْ لَا تَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ الْأَوَّلَ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوْ لَا غَيْرَ أَفْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا پھر ان کے بعد ابو بکرؓ نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا اور اگر میں قرآن میں زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو مصحف میں نکھوادیتا۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کچھ ایسے لوگ نہ آجائیں جو رجم کو قرآن کریم میں نہ پا کر اس کا انکار نہ کر دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۹۶۷: باب رجم صرف شادی شدہ پر ہے

۱۳۶۰: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے سنا کہ یہ تینوں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے ان میں سے ایک آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ میں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس پر اس کا مخالف بھی بول اٹھا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں۔ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے سو بکریاں فدیے کے طور پر دیں اور ایک غلام آزاد کیا۔ پھر میری اہل علم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ سو بکریاں اور غلام واپس لے لو۔ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجِمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجِمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثٌ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ عُمَرَ.

۹۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَخَذَهُمَا فَقَالَ أَنْشُذْكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا قُضِيَتْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمُ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَى بِأَمْرَائِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَدْ دِثْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَاحِدٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَرَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةِ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَأَنَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةَ شَاةٍ وَالوَاحِدَ رَدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْذِ يَا ابْنُ عَمِّي عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا فَغَدَى عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا.

جلاوطنی ہے۔ پھر فرمایا اے عیسیٰؑ کل صبح اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو۔ حضرت انیسؓ دوسرے دن گئے تو اس نے اعتراف کر لیا اس پر انہوں نے اسے سنگسار کیا۔

۱۳۶۱: ہم سے روایت کی اسحق بن موسیٰ الانصاریؒ ثنا معنؒ ثنا مالکؒ عن ابن شہابؒ عن عُبَیْدِ اللہ بن عُبَیْدِ اللہ عن اَبی ہُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

۱۳۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے۔ مالک کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں ابوبکرؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، جابر بن سمرہؓ، جلالؓ، بریدہؓ، سہم بن محبؓ، ابوزرہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ، معمر اور کئی راوی بھی یہ حدیث زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر باندی زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارو اگر چار مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ اسے فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی فروخت کرو۔ سفیان بن عیینہ بھی زہری سے وہ عبید اللہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ..... الخ۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ان تینوں حضرات سے نقل کی ہیں اور اس میں وہم ہے۔ وہ یہ کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کے الفاظ دوسری میں داخل کر دیئے ہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو زبیدی، یونس بن زید اور زہری کے سنیجے ان سے، وہ عبید اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر باندی زنا کرے تو..... الخ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبید اللہ بن مالک اسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَهَزَالٌ وَبُرَيْدَةُ وَسَلَمَةُ ابْنِ الْمُخَبِّقِ وَأَبِي بَرَزَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْا بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِعْوهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهَمٌ وَهَمٌ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَذْخَلَ حَدِيثَنَا فِي حَدِيثٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ ابْنُ بَرَيْدٍ وَابْنُ أَحِبِّ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ وَهَذَا الصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَشَبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَوَى شَبْلٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے منقول ہے کہ فرمایا شیل بن حامد نے۔ جو غلط ہے۔ صحیح نام شیل بن خالد ہے۔ انیس شیل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۳۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ پس اگر زانی شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کر دیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء صحابہؓ علی بن طالبؓ، ابی بن کعبؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ محسن (شادی شدہ) کو پہلے کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے۔ بعض علماء اور احقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ وغیرہ فرماتے ہیں کہ محسن (شادی شدہ) کو صرف سنگسار کیا جائے کوڑے نہ مارے جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی احادیث میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رجم کا حکم دیا کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ جیسے کہ ماعز کا قصہ وغیرہ۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۶۸: باب اسی سے متعلق

۱۳۶۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک چھٹی عورت نے نبی اکرمؐ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ حمل سے ہے۔ آپؐ نے اس کے ولی کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتا دینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اور آپؐ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح اسے سنگسار کیا گیا۔ پھر آپؐ

وَهَذَا صَحِيحٌ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شَيْلُ ابْنِ حَامِدٍ وَهُوَ حَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ شَيْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ أَيضًا شَيْلُ ابْنِ خُلَيْدٍ.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ هَشِيمٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ جِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذُّوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا النَّيْبُ بِالنَّيْبِ جِلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جِلْدُ مِائَةٍ وَنَقَى سَنَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو بَنٍ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا النَّيْبُ تَجِلْدٌ وَتَرْجَمُ وَالْيَ هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا النَّيْبُ إِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجِلْدُ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا فِي غَيْرِ حَدِيثٍ فِي قِصَّةِ مَا عَزَّ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُجِلْدَ قَبْلَ أَنْ يُرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

۹۶۸: بَابُ مِنْهُ

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ أُمَّرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّسَاءِ وَقَالَتْ أَنَا حُبْلَى فَذَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاجْبُرْنِي فَقَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ

بِرَجْمِهَا فَرَجَمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تَصَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ
لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسَمْتُ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهْلٌ وَجَدْتُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ
يَجَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپؐ نے اسے رجم کیا اور پھر اس پر نماز پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا اس
نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ میں ستر اشخاص پر تقسیم کر دی
جائے تو ان کے لئے بھی کافی ہے پھر کیا اس سے بہتر بھی کوئی چیز
تمہاری نظر میں ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ کے لئے خرچ
کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۶۹: باب اہل کتاب کو سنگسار کرنے

۹۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قُتْنَا
مَعَنْ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً
وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت
کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادَةُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ
حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ وَابْنِ أَبِي أُوْفَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ
الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا
بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ
قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقَامُ عَلَيْهِمْ
الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۳۶۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو
سنگسار کیا۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، براء رضی اللہ
عنہ، جابر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن حارث بن جزء
رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول
ہیں۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ان کی سند سے حسن
غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ
اگر یہود و نصاریٰ اپنے مقدمات مسلمانوں کی عدالتوں میں
دار کر سیں تو ان کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے۔
امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں
کہ ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۰: باب زانی کی جلا وطنی

۹۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ قَالَا ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَبَ
وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَبَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَغِبَادَةَ بْنِ

۱۳۶۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
نے کوڑے بھی مارے اور جلا وطن بھی کیا۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ
نے بھی کوڑے اور جلا وطن کی سزا دی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ،
زید بن خالدؓ اور عبادة بن صامتؓ سے بھی روایات منقول
ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی

عبداللہ بن ادریس سے مروی نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن ادریس سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (غیر شادی شدہ زانی) کو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے زانیہ کو مارے اور جلاوطن بھی کیا۔

۱۳۶۸: ۴۰ سے یہ حدیث ابوسعیدانؓ نے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کی ہے۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ بھی اسی طرح منقول ہے۔ محمد بن اسحق بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ایک ساتھ دی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوڑے مارنے اور جلاوطن کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ وغیرہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ سفیان ثوریؒ مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۷۱: باب حدود جن پر جاری کی

جائیں ان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں

۱۳۶۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے پھر اسی سے متعلق آیت پڑھی اور فرمایا جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ ورجو اس میں سے کسی گنہ کا مرتکب ہو اور

الصَّامِتُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ غُرَيْبٍ رَوَاهُ غُرَيْبٌ وَاحِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَدْرِيسٍ مَرْفُوعُهُ وَارَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَدْرِيسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَدْرِيسٍ وَهَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةٍ ابْنُ اَدْرِيسٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوُ هَذَا وَهَكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذَلِكَ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۹۷۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ

كَفَّارَةً لَا أَهْلِهَا

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي اَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَّى مَكُومَ فَاجْرَهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ

اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے سنے کفارے کی طرح ہوگا اور اگر کوئی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے چاہے تو وہ اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جریر بن عبداللہؓ اور خزیم بن ثابت سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس باب میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہیں دیکھی کہ حدود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پوشیدہ رکھے تو اسے خود بھی چاہیے

کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے بلکہ اللہ سے توبہ کرے اس طرح کہ اس کے اور رب ہی کے درمیان ہو۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ اپنے عیب کو چھپائے۔

۹۷۲: باب لوندیوں پر حدود قائم کرنا

۱۳۷۰: حضرت ابو عبد الرحمن اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو اپنے غلاموں وغیرہ پر حدود جاری کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے ماروں جب میں اس کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ اسے ابھی نفاس کا خون آیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اسے کوڑے ماروں تو یہ مرجائے یا فرمایا کہیں قتل نہ کر دوں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ اتد کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور اگر چوتھی مرتبہ پھر زنا کرے تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی ایک رسی کی عوض فروخت کرے۔ اس باب میں زید بن خالدؓ اور اشبلؓ

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَسَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْحَدِيثَ يَكُونُ كَفَّارَةً لِأَهْلِهِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحَبُّ لِمَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَتَسَرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ وَيَتُوبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ أَنَّهُمَا أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ.

۹۷۲: بَاب مَا جَاءَ فِي أَقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ ۱۳۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَيْدَةُ عَنِ السُّبْدِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى أَرْقَائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَآتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِبِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا أَوْ قَالَ تَمُوتُ فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنْتُ أَمَةً أَحَدَكُمْ فَلْيُجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبْعُهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

سے بھی احادیث منقول ہیں۔ شبیل، عبداللہ بن مالک اویسی سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اسے حاکم کے سپرد کر دے حد جاری نہ کرے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳: باب نَشْوِ الْوَالِیِّ لِحَدِّ

۱۳۷۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی۔ مسر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ (حد) شراب پر تھی۔ اس باب میں حضرت علی، عبدالرحمن بن اذہر، ابو ہریرہ، سائب بن عباس رضی اللہ عنہم اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔ آپؐ نے اسے کھجور کی دو چھڑیاں چالیس کے قریب ماریں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے ہلکی حد اتنی (۸۰) کوڑے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ کہ شرابی کی حد اتنی (۸۰) کوڑے ہیں۔

۹۷۴: باب شَرَابِیِّ کِی سَزَاتِیْنِ

خَالِدٍ وَشَبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ زَاوَأُ أَنْ يَقِيمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلَى مَمْلُوكِهِ دُونَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يَقِيمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السُّكْرَانِ

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلَافِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِسُفْيَانِ بْنِ أَزْبَعَيْنَ قَالَ مِسْعَرُ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَغَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الصَّلَافِيِّ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضْرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوِ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عَمْرُؤُا شَارَا النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَاخَفَ الْحُدُودُ ثَمَا بَيْنَ قَامَرٍ بِهِ عَمْرُؤُا حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السُّكْرَانِ ثَمَانُونَ.

۹۷۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ شَرِبِ الْخَمْرِ

فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْزُوقٍ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْشَّرِيدِ وَشَرْحَبِيلِ بْنِ أَوْسٍ وَجَرِيرِ بْنِ أَبِي الرُّمَيْدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيُّضًا عَنْ عَصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ قَالَ ثُمَّ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَصُرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذَلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ دُوَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُحْصَةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ فِي الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ وَمِمَّا يَقْوَى هَذَا مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْحِهِ كَثِيرَةٌ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَخَذِي ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالتَّيْبِ

مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے

۱۴۷۴: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، شریہؓ، شرجیل بن اوسؓ، جریرؓ، ابو برد بلویؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن جریرؓ اور معمر بھی سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابوصالح کی حضرت معاویہؓ سے روایت حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق بھی متذکر سے وہ جابر بن عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کر دو۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیسہ بن ذویب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھالیا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔ تمام عماء کا اس پر عمل ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ

الزَّائِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ.

زائی اور مرتد۔

۹۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كُمْ

۹۷۵: باب کتنی قیمت کی

تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ

چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرْتُهُ عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فِصَاعًا حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا

۱۴۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے عوض ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد اسناد سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيْمَنَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَطَعَ فِي خُمْسَةِ دَرَاهِمٍ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبْعِ دِينَارٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَطَعَا لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي خُمْسَةِ دَرَاهِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ رَأَوْا الْقَطْعَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فِصَاعًا وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ وَهُوَ حَدِيثُ مُرْسَلٍ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَا قَطْعَ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ

۱۴۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے کے جرم میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ کا اسی پر عمل ہے حضرت ابو بکرؓ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے منقول ہے کہ پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احناف کا یہی قول ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چیز میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اسے قاسم بن عبد الرحمن نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ لیکن قاسم کا ابن مسعودؓ سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۹۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي

تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُخَبَّرٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنْ السَّنَةِ هُوَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَهَا فَعَلِقَتْ فِي عُنُقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُخَبَّرٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَبَّرِ بْنِ شَامٍ

۹۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ

وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهَبِ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى مُبِغْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ مُبِغْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيُّ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَسَمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

۹۷۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ

فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثِيرٍ

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۷۶: باب چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے

میں لٹکانا

۱۳۷۷: حضرت عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ سنت ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حدیث سے جانتے ہیں۔ عمر بن علی، حجاج بن ارطاة سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز شامی ہیں۔

۹۷۷: باب خائن اچکے

اور ڈاکو

۱۳۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خائن اچکے اور ڈاکو کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مغیرہ بن مسلم، ابو زبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بصری، علی بن مدینی کے قول کے مطابق عبدالعزیز قسمی کے بھائی ہیں۔

۹۷۸: باب پھلوں اور کھجور کے

خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۳۷۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھلوں و کھجور کے خوشوں کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا

جائے۔ بعض روایکی بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن صہب سے وہ اپنے چچا واسع بن صہب سے وہ رافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس اور کئی راوی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن صہب سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور اس میں واسع بن صہب کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۷۹: باب جہد کے

دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹنا جائے

۱۳۸۰: حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنگ کے دوران ہاتھ نہ کاٹے جائیں (یعنی چوری کرنے پر)..... یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن وہ بسر بن ارطاة کہتے ہیں۔ بعض اہل علم اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ دشمن سے مقابلے کے وقت حدود قائم نہ کی جائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ساتھ چلے۔ ابنت جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اسی وقت مجرم پر حد قائم کرے۔

۹۸۰: باب جو شخص اپنی بیوی کی

لونڈی سے زنا کرے

۱۳۸۱: حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اگر اس کی بیوی نے اس کے لئے یہ باندی حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے لگاؤں گا

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرَ هَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ وَاسِعٍ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ رَوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ.

۹۷۹: بَاب مَا جَاءَ أَنْ لَا يَقْطَعَ

الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ .

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمٍ بْنِ بَيَّانٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهْيَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ هَذَا وَقَالَ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْأَوْزَاعِيُّ لَا يَزُونَ أَنْ يُقَامَ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يُلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدُّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذَلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ.

۹۸۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَقَعُ عَلَى جَارِيَةٍ أَمْرَاتِهِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَزْوَةَ وَابْنِ أَبِي مُسْكِينٍ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رَفَعَ إِلَى الثَّغْمَانِ بِي بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ أَمْرَاتِهِ فَقَالَ لَا قُضِيَّةٌ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَتْ أَحْلَتْهَا

اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کروں گا۔

۱۳۸۲: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اس باب میں سلمہ بن محقق سے بھی حدیث منقول ہے۔ نعمان کی حدیث میں اضطراب ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قتادہ اور ابوبشر دونوں نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے سنی ہے۔ اہل علم کا اس آدمی کے حکم میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ نعمان بن بشیر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۹۸۱: باب عورت

جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

۱۳۸۳: عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عورت) کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد ائمہ سے مروی ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عبدالجبار نے نہ تو اپنے والد سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

لَهُ لَا جِلْدَ لَهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجُمَتْهُ.

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْبِقٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَسَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ وَأَبُو بَشِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَيضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ أَمْرَاتِهِ فَرَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ وَابْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلَكِنْ يُعْزَرُ وَذَهَبَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا

اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزَّانَا

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِئِيُّ عَنِ الْحُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتْ أَمْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الْبَذَى أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ بْنُ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يَقُولُ إِنَّهُ وَلَبِدْبَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتُكْرِهَةِ حَدٌّ

۱۳۸۴ عتقہ بن وائل کندی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے لئے نکلی تو راستے میں ایک آدمی نے اسے پکڑ لیا اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیا۔ وہ جیتی رہ گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس نے اسے بتایا کہ اس شخص نے اس کے ساتھ اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے بڑی تو انہیں بھی بتایا۔ وہ لوگ دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے متعلق اس عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس آدمی کو اس (عورت) کے سامنے لائے تو اس (عورت) نے کہا ہاں یہی ہے۔ پھر ۱۰۰ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ ﷺ نے اسے سنگ رکنے کا حکم دیا تو اسی وقت ایک اور آدمی کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا چاہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا سے سنگسار کرو پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سب کے سب ایسی توبہ کریں تو بخش دیئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ عتقہ بن وائل بن حجر کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ وہ عبد الجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

۹۸۲: باب جو شخص جانور سے بدکاری کرے

۱۳۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو چوپائے سے بد فعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو۔ اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے کہہ گئے کہ جانور کو کیوں قتل کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہتر نہیں سمجھا کہ جس جانور کے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس

۱۳۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ ثَنَا سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَنُقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلْقَاهَا رَجُلٌ فَتَجْلِبُهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَأَنْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَأَمَرْتُ بِعَصَانَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَنْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَنْتُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَهُ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَقَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ وَقَالَ لِرَجُلٍ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَنُقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بْنُ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجُبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

۹۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَالسَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ ثَمُوءَ وَقَعَ عَلَى نَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لَا بَنَ عَبَّاسَ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، عاصم سے وہ ابن رزین سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعی کرے اس پر حد نہیں۔

۱۳۸۶: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؒ نے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۹۸۳: باب لواطت کی سزا

۱۳۸۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل (یعنی لواطت) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحقؒ نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سائل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعی کرنے والا بھی ملعون ہے۔ عاصم بن عمرو بھی، سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو عاصم کے علاوہ کسی اور نے بھی سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہیں۔ لوطی عمل کرنے والے کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسے سنگ رکیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عَمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَى بِهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ.

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۹۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللَّوْطِيِّ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَالسَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ بُمُوهً يَفْعَلُ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ وَقَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرْ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بِهِيمَةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَاصِمٍ بَنِ عُمَرَ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْنَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مَنْ قَبْلَ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللَّوْطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ عَلَيْهِ الرَّجْمُ أَحْصَنُ أَوْ لَمْ يُحْصَنُ

شدہ۔ امام۔ لک، شافعی، احمد اور احناف کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء و فقہاء تابعین، حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ کوہ طہ کرنے والے پر اسی طرح حد جاری کی جائے جس طرح زانی پر حد جاری کی جاتی ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸۸: حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں (یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۸۳: باب مرتد کی سزا

۱۳۸۹: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی جدا دیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔ پس میں انہیں نہ جلاتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ جب یہ خبر حضرت علیؓ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ابن عباسؓ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مرتد کو قتل کیا جائے لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اوزاعی، احمد، احناف اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے نہ کیا جائے۔

۹۸۵: باب جو شخص

وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ سَعْدُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ السَّحْمِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاعٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا اخْذُوا لَطَوِيَّ حُدَّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمٍ لُوطٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

۹۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۳۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَفَيْثُ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدَوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لَأَخْرِفُهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعَذِّبُوا بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ وَالْحَنْفِ وَالْمُرَّةِ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحَسُّسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

شَهْرُ السِّلَاحِ

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو السَّائِبِ قَالَا قَتَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْسَعٍ قَتَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّ السَّاحِرِ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ أَلْفَيْ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكَيْفَ هُوَ ثَقَّةٌ وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ أَيْضًا وَالصَّحِيحُ عَنْ جُنْدَبٍ مَرْفُوعٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا يَقْتُلُ السَّاحِرُ إِذَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ سِحْرِهِ مَا يُلْغُ الْكُفْرَ فَإِذَا عَمِلَ عَمَلًا ذُوْنَ الْكُفْرِ فَلَمْ يَرَعْ عَلَيْهِ قَتْلًا.

۹۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَالِ مَا يُصْنَعُ بِهِ

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ ثَمْرَةً غُلٌّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَخْرَقَهَا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَذَخَلْتُ عَلَى مُسْلِمَةَ وَمَتَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ

مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے

۱۳۹۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے گا۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۶: باب جادوگر کی سزا

۱۳۹۱: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مکی کی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ حافظ کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ اسماعیل بن مسلم عہدی بصری کو کبھی ثقہ کہتے ہیں۔ یہ روایت حسن سے بھی منقول ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوسرے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر جادوگر ایسا جادو کرے کہ کفر تک پہنچتا ہو تو اس صورت میں اسے قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

۹۸۷: باب جو شخص غنیمت کا مال چرانے والی کی سزا

۱۳۹۲: حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی شخص کو غنیمت کا مال چوری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان جلا دو۔ صالح کہتے ہیں کہ میں مسلم کے پاس گیا تو ان کے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو مال غنیمت میں چوری کا مرتکب پایا تو یہ حدیث بیان کی اس پر سالم نے اس شخص کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلا دیا گیا تو

اس میں سے ایک قرآن مجید بھی ملا۔ حضرت سلم نے فرمایا کہ اسے فروخت کرو اور اس کی قیمت صدقہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے یہ حدیث صالح بن عمر بن زائدہ (ابو دائدہ لیس) نے بیان کی ہے۔ اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے خائن کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن کسی میں بھی اس کے سامان کو جھلانے کا حکم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۹۸۸: باب جو شخص کسی کو پہچانے کہ کر

پکار یا اس کی سزا

۱۳۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے کو ”اے یہودی“ کہہ کر پکارے تو اسے بیس دڑے مارو اور جب کوئی ”اے یہودی“ کہہ کر پکارے تو اسے بھی بیس دڑے مارو اور جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے تو اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن اسماعیل کی سند سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ براء بن عازب، قرۃ بن ایاس حزنی نے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جانتے ہوئے کسی محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں

۱۳۹۴: حضرت ابی بردہ بن نيار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَهُ بِه فَخَرِقَ مَنَاعَهُ فَوَجَدَ فِي مَنَاعِهِ مُصْحَفَ فَقَالَ سَالِمٌ بَعْ هَذَا وَتَصَدَّقْ بِحِمْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ وَسَالَتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا رَوَى هَذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ أَبُو وَقْدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِخَرْقِ مَنَاعِهِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ

لِلْآخِرِ يَا مُحَمَّدُ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَدِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِي فَأَضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُنَحْنُ فَأَضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحَرَّمٍ فَأَقْتُلُوهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضْعَفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ رَوَاهُ الْبُزَّارُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ إِيَّاسٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا قَالُوا مَنْ أَتَى ذَاتَ مُحَرَّمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَتِلَ وَقَالَ إِسْحَقُ مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحَرَّمٍ قَتِلَ

۹۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔
 یہ حدیث ابن لہیعہ، بکیر سے نقل کرنے میں غلطی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ یعنی عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ، ابو بردہ بن نیار سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف بکیر بن اشج کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے اور اس باب میں مروی احادیث میں سے سب سے زیادہ بہتر یہی حدیث ہے۔

حَبِيبٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ خُدُودِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَلَمَّا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَنَّهُمْ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ وَأَحْسَنُ شَيْءٍ يُرَوَى فِي التَّعْزِيرِ هَذَا الْحَدِيثُ.

أَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شُكَّارُكَ مُتَعَلِّقٌ بِأَبِ

جُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَ مَرُورِي هُنَّ

۹۹۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ

صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا ناجائز

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا

۱۳۹۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری کتوں کو شکار کے لئے بھیجتے ہیں۔ فرمایا وہ جس شکار کو پکڑیں تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب بھی۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم معراضؓ سے بھی شکار کو مارتے ہیں۔ فرمایا جو نوک سے پھٹ جائے اسے کھا لو اور جو اس کی چوٹ لگنے سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابَنَا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَنْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قَتَلَتْ وَإِنْ قَتَلَتْ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا حَزَقَ لِكُلِّ وَمَا أَصَابَ بِغَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

۱۳۹۶: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؓ نے انہوں نے منصور سے اسی طرح کی حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں ”وَسُيِّلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ“ یعنی آپ ﷺ سے معراض کے بارے میں سوال کیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابَنَا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَنْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قَتَلَتْ وَإِنْ قَتَلَتْ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا حَزَقَ لِكُلِّ وَمَا أَصَابَ بِغَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

۱۳۹۷: حضرت عائد بن عبد اللہ، ابو ثعبانہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری لوگ ہیں۔ فرمایا اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت ہم، اللہ پڑھی اور کتے نے شکار پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے قتل کر دے تو؟ فرمایا تب بھی کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْحِجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَالْحِجَّاجُ عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ غَاثِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَضَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَخَرَتْ اسْمَ

نہ معراض۔ اس لاشی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوک نہ لہو لگا ہو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ
وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ رَمِي قَالَ بَارَدْتُ عَلَيْكَ
قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ إِيْتِيهِمْ قَالَ فَإِنْ
لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا
وَأَشْرَبُوا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَعَائِذُ اللَّهِ هُوَ أَبُو أُدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ .

۹۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِي
۱۴۹۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى لَنَا وَكَيْعُ لَنَا
شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ شُكْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَيْتُنَا
عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ
أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْتَضَوْنَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ
وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعِ الْمَكِّي .

۹۹۲: بَابُ فِي صَيْدِ الْبُرَاةِ

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ
قَالُوا لَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَارِي فَقَالَ مَا أَمْسَكَ
عَلَيْكَ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُرَاةِ وَالصَّفُورِ بَأْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ
الْبُرَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُّهُ مِنَ الْجَوَارِحِ النَّبِيُّ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَرَ الْكِلَابِ
وَالطَّيْرِ الَّذِي يُصَادُّهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
فِي صَيْدِ الْبَارِي وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوا إِنَّمَا تَعْلِيمُهُ
إِجَابَتُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفَقَهَاءُ أَكْثَرُهُمْ قَالُوا يَأْكُلُ

تیرا انداز لوگ ہیں۔ فرمایا جو چیز تمہارے تیر سے مر جائے وہ کھا
سکتے ہو۔ پھر میں نے عرض کیا ہم سفر بھی زیادہ کرتے ہیں اور ہم
یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے
برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا۔ فرمایا اگر ان کے علاوہ
اور برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پو۔ اس
باب میں حضرت عدی بن حاتم سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ عائد اللہ ابودریس خولانی ہیں۔

۹۹۱: باب مجوسی کے کتے سے شکار کرنا

۱۴۹۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا۔ یہ حدیث
غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اکثر
اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے۔ مجوسی کے کتے سے شکار کی
اجازت نہیں دیتے۔ قاسم بن ابوبرزہ، قاسم بن نافع کی
ہیں۔

۹۹۲: باب باز کا شکار

۱۴۹۹: حضرت عدی بن حاتمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے
شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز وہ تمہارے
لیے پکڑ رکھے اسے کھاؤ۔ اس حدیث کو ہم صرف مجاہد کی روایت
سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف سے نقل کرتے ہیں۔ اہل عمل کا اسی پر
عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باز اور صفور (شکرے) کے شکار میں
کوئی حرج نہیں۔ مجاہد کہتے ہیں کہ باز، وہ پرندہ ہے جو شکار کے
لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ان جوارح میں سے ہے جن کے
بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جن جوارح کو تم سکھاؤ۔ اس
مراودہ کتے اور پرندے ہیں جن سے شکار کیا جاتا ہے۔ بعض اہل
علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی
باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ
حکم کی تعمیل کرے۔ بعض اہل علم نے اس صورت میں شکار کو مکروہ

وَأَنْ أَكُلَ مِنْهُ.

کہا ہے۔ اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھائے۔ اگرچہ باز اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

۹۹۳: باب تیر لگے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں لیکن شکار دوسرے دن ملتا ہے اور اس میں میرا تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر ہی سے ہلاک ہوا ہے کسی درندے نے اسے ہلاک نہیں کیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابو بشیر اور عبد المالك بن میسرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خنی سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۹۴: باب جو شخص تیر

لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے

۱۵۰۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اگر شکار اس سے مر جائے تو اسے کھاؤ لیکن اگر وہ شکار پانی میں مردہ حالت میں پاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر سے ہلاک ہوا یا پانی میں گرنے کی وجہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھالائے اسے کھاؤ اور اگر وہ خود (یعنی کتا) اس میں سے کھانے لگے تو مت کھاؤ

۹۹۳: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو ذَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ الْوَسْمَ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ.

۹۹۴: بَابُ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ

فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي غَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَأَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كُنُكُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا

کیونکہ اس نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ اور کتے بھی شامل ہو جائیں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا تم نے اپنے کتے کو بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں۔ بعض صحابہؓ اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو اسے کھانا صحیح نہیں۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر ذبح کئے جانے والے جانور کا حقوق کٹ جانے کے بعد وہ پانی میں گر کر مرے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار سے کچھ کھائے تو اب اسے نہ کھاؤ۔ سفیان ثوریؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

۹۹۵: باب معراض سے شکار

۱۵۰۳: حضرت عدی بن حاتمؒ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے معراض سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر شکار اس کی نوک سے مرے تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر معراض کی چوٹ سے مرے تو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند یہ حدیث صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۹۹۶: باب پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر

اَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمْ يَأْرِسْهُ لَئِنْ رَأَيْتُ اَنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرَى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ سَفِيَانٌ كَرِهَ لَهٗ اَكْلَهٗ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيْحَةِ اِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ اَنْ لَا يَأْكُلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيْحَةِ اِذَا قُطِعَ الْحَلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ لَمَاتَ فِيْهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ اِذَا اكَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلُ وَهُوَ قَوْلُ سَفِيَانٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْاَكْلِ مِنْهُ وَاِنْ اكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

۹۹۵: بَاب مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَبْلِهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبَتْ بَعْرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ.

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفِيَانٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۹۶: بَاب فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ

۱۵ معراض اس لٹھی کو کہتے ہیں جو بھری ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نوک لگنے سے جانور مر جائے یعنی اس کا خون بہہ جائے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ (مترجم)

سے ذبح کیا اور انہیں لٹکا دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ اس باب میں محمد بن صفوان، رافعؓ اور عدی بن حاتمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بعض اہل علم پتھر سے ذبح کرنے اور خرگوش کا گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم خرگوش کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں شعبی کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ واؤد بن ابی ہند، شعبی سے بخوانہ محمد بن صفوان اور عاصم احوال بخوانہ صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان نقل کرتے ہیں اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہیں۔ جابر بھی شعبی سے وہ جابر بن عبد اللہؓ سے قتادہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شعبی نے ان دونوں سے نقل کیا ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ شعبی کی جابرؓ سے منقول حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۹۷: باب بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک

کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے

۱۵۰۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جثمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر تیر چلائے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس باب میں عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ غریب ہے۔

۵۰۷: وہب بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے امام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر ہر دانتوں والے درندے، ہر پنجوں والے پرندے، پالتو گدھوں، جثمہ اور خلیسہ کے کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا۔

رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ صَادَ اَرْثًا اَوْ اُتْنَتَيْنِ فَلَذَنَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعِ بْنِ خَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذْتَحَى بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْثِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ تَكْرَهُ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْثِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوَى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

۹۹۷: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَفْرَاقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالْبَيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَالْأَسِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدُّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعَرَبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجْتَمَةِ

محمد بن یحیی کہتے ہیں کہ یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجھے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو سامنے باندھ کر تیر چلائے جائیں پھر ان سے خلیسہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا خلیسہ وہ جانور ہے جسے کوئی شخص بھیڑیے یا درندے وغیرہ سے چھین لے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

۱۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو پکڑ کر نشان بنانے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۸: باب (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے

کو ذبح کرنا

۱۵۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) بھی حلال ہو جاتا ہے۔

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفین ثورئ، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ ابووداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

۹۹۹: باب ذی ناب^۱ اور ذی مخلب^۲

کی حرمت کے بارے میں

۱۵۱۰: حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچل والے درندے کے

وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تَوَطَّاءَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعَنَّ مَافِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الْقَطْعِيُّ سَبَّلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجْتَمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسَبَّلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذَّنْبُ أَوْ السَّنْعُ يُذْرِكُهُ الرَّجُلُ فَإِذَا خُذَ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّبَهَا.

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَمَّاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۸: بَابُ فِي زَكَاةِ

الْجَنِينِ

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَأَبُو الْوَدَّاعِ اسْمُهُ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

۹۹۹: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي

نَابٍ وَذِي مَخْلَبٍ

۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

۱۔ ذی ناب سے مراد کچل والا درندہ ہے جو اپنے شکار کو اپنے دانتوں سے پکڑتا ہے۔ شفا شیر بھیڑیہ وغیرہ۔

۲۔ ذی مخلب سے مراد بچے سے شکار کرنے والے پرندے ہیں مثلاً باز وغیرہ۔

کھانے سے منع فرمایا۔

الْخَوْلَانِي عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۱۵۱۱: سعید بن عبد الرحمن اور کئی راوی سفیان سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا إِلَّا سَنَادَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِدَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائدہ بن عبد اللہ ہے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرِ الْحُمْرُ الْإِنْسِيَّةُ وَالْخُومُ الْبَغَالِ وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَذِي مَخْلَبٍ عَنِ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں، فچروں کے گوشت کھلے والے درندے اور بچوں والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا جَدُّ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھلی والا درندہ حرام کیا ہے۔ (مثلاً شیر اور کتا وغیرہ) یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۰۰: باب زندہ جانور

۱۰۰۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ

سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيْتٌ

۱۵۱۴: حضرت ابو داؤد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّغَانِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُتُونَ اسْبِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْيَابِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

۱۵۱۵: ہم سے روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے اسی کی مثل۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ هَذَا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۱۰۰۱: باب حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

۱۵۱۶: حضرت ابو العشاء اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں کو صرف حلق اور لبہ ہی سے ذبح کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حکم صرف ضرورت کے وقت کا ہے۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عشاء کی اپنے والد سے اس کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ ابو عشاء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ابو عشاء کا نام اسامہ بن ہطیم ہے جب کہ بعض یسار بن ہرزد بعض ابن ہز اور بعض عطار کہتے ہیں۔

۱۰۰۲: باب چھکلی کو مارنا

۱۵۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھکلی کو ایک ہی ضرب میں مار دیا اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں۔ اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنا اجر ہے۔ اور تیسری ضرب میں مارنے پر بھی اتنا ثواب ہے۔ (یعنی دوسری چوٹ میں پہلی مرتبہ سے کم اور تیسری میں دوسری سے بھی کم) اس باب میں ابن مسعودؓ، سعدؓ، عائشہؓ اور ام شریکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۳: باب سانپ کو مارنا

۱۵۱۸: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۱۰۰۱: بَابُ فِي الذَّكْوَةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَتَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكْوَةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتُ فِي فَرْجِهَا لَأَجُزَأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا إِلَى اسْمِ أَبِي الْعُشْرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ أَسَامَةُ بْنُ قَهْطَمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عَطَارَةٌ.

۱۰۰۲: بَابُ فِي قَتْلِ الْوَرَعِ

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَرَعَةً بِالصُّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۳: بَابُ فِي قَتْلِ الْحَيَاتِ

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ اس سانپ کو بھی قتل کر دو جس کی پشت پر سیاہ غٹے ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی دم والے سانپ کو بھی قتل کر کیونکہ یہ دونوں بیٹائی کو زائل اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ اور اہل بن سعدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ، ابولبابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلے پتے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں عوام کہہ جاتا ہے۔ بواسطہ ابن عمرؓ، حضرت زید بن خطابؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتے ہوں، چاندی کی طرح چمکتے ہوں اور رچنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

۱۵۱۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ انہیں تین مرتبہ متنبہ کرو اور اگر اس کے بعد بھی نظر نہ کریں تو انہیں قتل کر دو۔

عبد اللہ بن عمرؓ بھی صحابی سے اور وہ ابوسعیدؓ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انسؓ بھی صحابی سے وہ ہشام بن زہرہ کے موطن ابوسائب سے اور وہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۵۲۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی، لک نے۔ یہ روایت عبد اللہ بن عمروؓ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن عجلانؓ بھی صحابی سے، لک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۱: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، ابولیلی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے گھر میں سانپ نظر آ جائے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے عہد کا وسط دے کر یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں اذیت نہ پہنچا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نظر آئے تو

سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاَقْتُلُوا اِذَا الطُّفْلَيْنِ وَاَلَا تَعْرِفَانِهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَطَّابِ أَيْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الْحَيَّةِ الَّتِي تَكُونُ ذَقِيقَةً كَانَهَا فَصَّةً لَا تَلْتَوِي فِي مَشِيِّهَا.

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَأَقْتُلُوهُ هَكَذَا رَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ.

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا أَبِي رَأَيْدَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتِ النَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتْ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا أَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا

اسے قتل کر دو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۰۴: باب کتوں کو ہلاک کرنا

۱۵۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا۔ لیکن ہر کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ خالص سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے یعنی جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ اہل علم نے خالص کالے رنگ کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

۱۰۰۵: باب کتاپالنے

والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں

۱۵۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتاپالا اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم کئے جاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن مغفلؓ، ابو ہریرہؓ اور سفیان بن ابوزبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کھیتی کی حفاظت والا کتا (یعنی س کا پالنے بھی جائز ہے۔)

۱۵۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتوں اور جانوروں کی حفاظت کے لئے رکھے جانے والے کتوں کے علاوہ سب کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

تُوذِنَا فَإِنْ عَادَتْ فَأَقْتُلُوهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّبَانِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

۱۰۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ وَيُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَيْهِيمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَيْهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْهِيمِ.

۱۰۰۵: بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا

مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْنَى كَلْبًا أَوْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبٌ مَا يَشِيءُ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْكَلْبَ زُرْع.

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ

راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابو ہریرہؓ کھیت کے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اس لئے کہ ابو ہریرہؓ کے کھیت تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ کتا جانوروں یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو بھی کتا پالنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس ایک بکری ہو۔

۱۵۲۶: یہ حدیث اسحق بن منصور، حجاج بن محمد سے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی ٹہنیاں اٹھا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کتے اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا۔ لہذا تم کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔ کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ وہ کتاباندہ کر رکھیں اور ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم نہ ہوتا ہو۔ لیکن کھیتی اور جانوروں کی حفاظت یا شکاری کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حسن سے ہی منقول ہے وہ عبداللہ بن مغفلؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: باب بالنس وغیرہ سے ذبح کرنا

۱۵۲۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے (یعنی جانور ذبح کرنے کے لئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اس پر

مَاشِیۃ قَالَ قِیلَ لَہُ اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ اَوْ کَلَبَ زُرْعَ فَقَالَ اِنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ لَہُ زُرْعَ ہَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعَ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ فِرَاطٌ هَذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَیُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي أَمْسَاكِ الْكَلَبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهَذَا.

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا عُیْبُدُ بْنُ أَصْبَاطٍ بَنِي مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ إِنِّي لِمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانُ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلُّ يَوْمٍ فِرَاطٌ إِلَّا كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ كَلَبَ حَرْثٍ أَوْ كَلَبَ غَنَمٍ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۰۶: بَابُ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بَنِي خَدِیْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدَاً وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَذْيُ فَقَالَ النَّبِيُّ

اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو جب تک دانت یا ناخن نہ ہوں۔
عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں بیان کروں گا، دانت
(اس لیے کہ) بڑی ہیں اور ناخن جھینوں کی چھری ہے۔

۱۵۲۹: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ
عہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔
لیکن اس حدیث میں عہد کے بعد ان کے والد کا ذکر
نہیں۔ یہ اصح ہے۔ عہد کو رافع سے سماع نہیں۔ اہل علم کا
اس پر عمل ہے وہ بڑی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز
نہیں سمجھتے۔

۱۰۰۷: باب جب اونٹ بھاگ جائے

۱۵۳۰: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم
ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ہمارے
پاس گھوڑے بھی نہیں تھے کہ اسے پکڑ سکیں۔ پس ایک شخص نے
تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ان چوپایوں میں سے بعض وحشی جانوروں کی طرح
بھگڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی جانور اس طرح کرے
تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (یعنی اسے تیر، رویا جس
طرح قابو پایا جاسکے۔)

۱۵۳۱: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے کعب سے سفیان
سے وہ اپنے والد سے، وہ عیاض بن رافع سے وہ اپنے دادا رافع بن
خدیج سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن
اس میں عہد کی ان کے والد سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ یہی
زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث سعید
بن مسروق سے اور وہ سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهِ فَكُلُوا مِمَّا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَوْطَفَرٍ وَسَاحِدٍ تُكْمُ عَنْ
ذَلِكَ أَمَّا السَّرُّ فَعَظَمٌ وَأَمَّا الطَّفَرُ فَمَذَى الْحَبَسَةِ.

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُبَايَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ
وَعُبَايَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَذْكُرَ بِسَنٍّ وَلَا بِعَظَمٍ.

۱۰۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ إِذَا نَدَّ

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ
مَعَهُمْ خَبَلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ
أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فافعلوا به
هَكَذَا

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ عُبَايَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَكَذَا زَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ مِنْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

أَبْوَابُ الْأَصْحَابِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابِ قِرْبَانِي

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۰۸: باب قربانی کی فضیلت

۱۵۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں (یعنی قربانی سے) قربانی کا جو نور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس خوشخبری سے اپنے دلوں کو مطمئن کرلو۔

اس باب میں عمران بن حصینؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوشی کا نام سیر بن یزید ہے ان سے ابوفدیک روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ قربانی کرنا والے جو نور کے ہر بال کے برابر ایک نیکی دی جاتی ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ہر سنگ کے بدلے نیکی ہے۔

۱۰۰۹: باب دو مینڈھوں کی قربانی

۱۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینک تھے اور ان کا رنگ سفید و سیاہ تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ذبح کرتے وقت تکبیر (بسم اللہ، اللہ اکبر) کہی اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جبرؓ،

۱۰۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَصْحِيَةِ

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَمُسْلِمٌ بْنُ عُمَرَ وَالْحَدَّادُ الْمَدِينِيُّ ثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ الصَّائِغِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النُّحْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرْوِنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَخْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُثَنَّى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي لَدُنَيْكٍ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَصْحِيَةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً وَيُرْوَى بِقُرْوِنِهَا.

۱۰۰۹: بَابُ فِي الْأَصْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَخِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بَيْنَهُمَا وَسَمِي وَكُتِرَ وَوُضِعَ رِجْلُهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَاسِي رَافِعٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَاسِي بَكْرَةَ هَذَا

ابو ایوبؓ، ابودرداءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ دو میندھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک میت کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ افضل ہے اور میت کی طرف سے قربانی نہ کی جائے۔ اور اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو اس میں سے خود کچھ نہ کھائے بلکہ پورا گوشت صدقہ کر دے۔

۱۰۱۰: باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے

۱۵۳۵: حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے میندھے کی قربانی کی جوڑ تھا، اس کا منہ، چاروں پیر اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہنچتے ہیں۔

۱۰۱۱: باب جانور جس کی قربانی درست نہیں

۱۵۳۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ ایسے لکڑے جانور جس کا لکڑا پن ظاہر ہو اور ایسے کانے جانور جس کا کان پن ظاہر ہو قربانی نہ کی جائے۔ اسی طرح مریض اور بالکل کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کا مرض ظاہر ہو یا دوسری صورت میں اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

۱۵۳۷: ہند، ابو زائد ہ سے وہ شعبہ سے وہ سلمان بن

حدیث حسن صحیح۔

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِ الْكُوفِيُّ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَحَدَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرَ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَرَنِي بِهِ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَقَدْ رَخِصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضْحَى عَنِ الْمَيْتِ وَلَمْ يَرْتَضَهُمْ أَنْ يُضْحَى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا يُضْحَى عَنْهُ وَإِنْ ضَحِيَ فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلُّهَا.

۱۰۱۰: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فُجِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيُمِشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

۱۰۱۱: بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَيْزٍ وَرَعْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضْحَى بِالْعَرَجَاءِ بَيْنَ ظَلْعَيْهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيْنَ عَوْرَتِهَا وَبِالْمَرِيضَةِ بَيْنَ مَرَضَتِهَا وَلَا بِالْعَجَفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عبدالرحمن سے وہ عبید بن فیروز سے وہ براء سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبید بن فیروز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۱۲: باب جانور جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۵۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ میں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ میں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شرح بن نعمان صائدی کوئی ہیں اور شرح بن حارث کندی کوئی ہیں اور قاضی ہیں۔ ان کی کنیت ابوامیہ ہے۔ شرح بن حالی کوئی ہیں اور ہنی کو شرف صحبت حاصل ہے (یعنی صحابی ہیں) یہ تینوں حضرات حضرت علیؓ کے اصحاب ہیں۔

۱۰۱۳: باب چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۴۰: حضرت ابوبکاشؓ کہتے ہیں کہ میں چھ ماہ کے دنبے مدینہ منورہ قربانی کے موقع پر فروخت کرنے کے لئے لے گیا لیکن وہ نہ بک سکے۔ پھر اچانک میری ملاقات حضرت ابو ہریرہؓ سے ہو گئی تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔ ابوبکاشؓ کہتے ہیں (یہ سن کر) لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ راوی کو شک ہے کہ ”لعم“ فرمایا

سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لِأَنَّهُ إِثْرُ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۱۲: بَاب مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِي

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابِلَةُ مَا قَطَعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابِرَةُ مَا قَطَعَ مِنْ جَانِبِ الْأَذْنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ كُوفِيُّ وَشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ الْقَاضِي يُكْنَى أَبَا أُمَيَّةَ وَشُرَيْحُ بْنُ هَالِيٍّ كُوفِيٌّ وَهَالِيٌّ لَهُ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ فِي عَصْرِ وَاحِدٍ.

۱۰۱۳: بَاب فِي الْجَذْعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْأَضَاحِي

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ كَثَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكَّاشٍ قَالَ حَلَبْتُ غَنَمًا جَذَعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعَمْ أَوْ نَعَمْتَ "ضَحِيَّةُ الْجَذْعِ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَانْتَهَمَتِ النَّاسُ وَفِي ب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمِّ بِلَالٍ بَنَتْ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا

یا "نعمت" دونوں کے معنی ایک ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ام بطل بنت بطل (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابرؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے کہ چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی درست ہے۔

۱۵۴۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں کہ انہیں صحابہ میں قربانی کے لئے بانٹ دیں ان میں سے ایک بکری باقی رہ گئی جو عتودیا جدی تھی (یعنی ایک سال کی تھی یا چھ ماہ کا بچہ تھا) میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا چھ یا سات ماہ کا بچہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس کے عتودہ اور سند سے بھی عقبہ بن عامرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ سے نے قربانی کے چاروں تقسیم کئے تو ایک جدمہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کرو۔

۱۵۴۲: ہم سے یہ حدیث محمد بن بشر نے یزید بن ہارون اور ابو داؤد سے بیان کی۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے ہشام دستواکی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، یحییٰ بن عبد اللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۴: باب قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی۔ پس ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں ابواشد اسلمی بواسطہ اپنے والد، داؤد اسے روایت کرتے ہیں اور ابویوبؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے

وحابرؓ وغقبہ بن عامرؓ وزجلؓ من اصحاب النبی ﷺ اللہ علیہ وسلم حدیث ابی ہریرہؓ حدیث غریب وقد روی هذا عن ابی ہریرہؓ موقوفاً والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان الجذع من الضان یجزی فی الاضحیۃ.

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي أَصْحَابِهِ صَحَابًا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدًى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَحِّحَ بِهِ أَنْتَ قَالَ وَكَيْفَ الْجَذَعُ يَكُونُ ابْنُ سَبْعَةٍ أَوْ سِتَّةٍ أَشْهَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَقَدْ رَوَى مَنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا فَبَقِيَ جَذَعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَحِّحَ بِهَا أَنْتَ.

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۱۴: بَابُ فِي الْأَشْتِرَاكِ فِي الْأَضْحِيَةِ ۱۵۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشْرَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى.

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ

موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو گائے اور اونٹ دونوں میں سات، سات آدمی شریک ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحقؒ فرماتے ہیں کہ اونٹ دس آدمیوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۱۵۳۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ گائے کی قربانی سات آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ راوی نے عرض کیا اگر وہ خریدنے کے بعد بچہ جنے فرمایا اس کو بھی ساتھ ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا انگڑی گائے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر قربانی گاہ تک پہنچ جائے (تو جائز ہے)۔ میں نے عرض کیا اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ ہمیں حکم دیا گیا یا فرمایا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کانوں اور آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان ثوریؒ اسے سلمہ بن کہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا سینگ اگر نصف یا نصف سے زائد ٹوٹا ہوا ہو تو اس کی ممانعت ہے۔ ورنہ نہیں۔

۱۰۱۵: باب ایک بکری

ایک گھر کے لئے کافی ہے

۱۵۳۷: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابویوب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ يُجْزَى أَيْضًا الْبَعِيرُ عَنْ عَشْرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيْةِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ ادْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرَجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنِيكَ قُلْتُ فَمِنْ كُسُورَةِ الْقُرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَمْرًا أَوْ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ كَثِيبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَابِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْأَعْضَابُ مَا بَلَغَ الْيُصْفَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۱۵: بَابٌ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ

تُجْزَى عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَبَّى عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور اس طرح ہو گیا جس طرح تم آج کل دیکھ رہے ہو۔ (یعنی ایک گھر میں کئی قربانیوں کی جاتی ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرہ بن عبد اللہ مدنی ہیں۔ مالک بن انس نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی وہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

باب ۱۰۱۶:

۱۵۳۸: جبہ بن حیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

۱۵۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال قربانی کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا

۱۵۵۰: حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر (قربانی) کے دن خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ حَتَّى تَبَاهِيَ النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَغَمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَاجْتِمَاعُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشٍ فَقَالَ هَذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ بَعْضُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزَى الشَّاةُ إِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

باب ۱۰۱۶:

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ أَنَّ سَالَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَصْحَنِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَغْلُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَصْحَنِ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۱۰۱۷: فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ

نمز سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔ براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ایسا دن ہے کہ لوگ اس دن گوشت سے جلدی اکتا جاتے ہیں میں نے یہ سوچ کر اپنی قربانی جلدی کر لی کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دوبارہ قربانی کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس ایک بکری ہے جو دودھ بھی دیتی ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے اس کے باوجود وہ گوشت میں دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لئے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر، ابن عمر اور ابو زید انصاری سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ شہر میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کی جائے جب کہ بعض علماء گاؤں میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ چھ مہینے کا صرف دنبہ قربانی میں ذبح کیا جاسکتا ہے بکری وغیرہ نہیں۔

۱۰۱۸: باب تین دن سے

زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۱۵۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۱۰۱۹: باب تین دن سے

زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے

الشَّعْبِيُّ عَنِ الزَّائِرِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذُّبَحُ لَكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ لَللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَيْسِكِي لَا طَعِمَ أَهْلِي وَأَهْلُ ذَارِي أَوْجِيزُ ابْنِي قَالَ فَأَعِدْ ذُبْحَكَ بِنَحْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَّا ابْنُ هَيْبٍ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَفَادُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرٌ نَيْسِكِيكَ وَلَا تُجْزِي جَذْعَةً بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَأَنَسٍ وَعَوِيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُضْحِيَ بِالْمَضَرِّ حَتَّى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَأَهْلِ الْقُرَى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزَى الْجَذْعُ مِنَ الْمَمْعِرِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزَى الْجَذْعُ مِنَ الضَّانِ.

۱۰۱۸: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ

الْأَضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأَدٍ الثُّبِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَّةٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

۱۰۱۹: بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي

أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

۱۵۵۲ حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ استساعت والے لوگ اپنے سے غریب لوگوں پر کشادگی کریں لیکن اب تم جس طرح چاہو کھا بھی سکتے ہو۔ لوگوں کو بھی کھا سکتے ہو اور رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، میثم، ابوسعید، مقداد بن نعمان، انس، اور ام سلمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۵۵۳ حضرت عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھل دیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۰۲۰: باب فرع اور عتیرہ

۱۵۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع۔ جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں میثم اور جحف بن سلیم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے جسے رجب کے مہینے میں اس کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جاتا تھا کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے، رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ

۱۵۵۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَسْبِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعُمُوا وَأَذْخِرُوا زَوْفَى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ ثَعْمَانَ وَأَبِي رَافٍ وَسَلَمَةَ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ خَبِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاعْمَلْ عَلَى هَذَا عِنْدَ هَلِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهُمْ. ۱۵۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ قُلٌ مَنْ كَانَ يُضَحِّيُ مِنَ النَّاسِ فَأَخْبَ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيُ فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْهَا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۱۰۲۰: بَابُ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ يُعْظَمُونَ شَهْرَ رَجَبٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَشَهْرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ

وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرُ مَنْ ذِي الْحِجَّةِ
كَذَلِكَ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن
ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں میں
اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۲۱: باب عقیقہ

۱۵۵۵: حضرت یوسف بن ماہکؓ سے روایت ہے کہ ہم
حصہ بنت عبد الرحمن کے ہاں داخل ہوئے اور عقیقہ کے
بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ
رسول اللہ ﷺ نے عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے ایسی دو
بکریاں ذبح کرنے کا حکم دیا جو عمر میں برابر ہوں اور لڑکی کے
عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ام کریمہؓ، سمرہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ،
انسؓ، سلمان بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت حصہ، حضرت
عبد الرحمن بن ابور بکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶: حضرت ام کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق پوچھا
تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقہ میں دو اور لڑکی
کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے خواہ وہ بکری ہوں یا
بکریاں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۷: حضرت سلمان بن عامرؓ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکے
کے لئے عقیقہ ہے۔ لہذا جو نور ذبح کر کے خون بہاؤ اور
اسے ہر تکلیف کی چیز سے دور کر دو (یعنی ہاں وغیرہ منڈا
دو)

۱۵۵۸: سلمان بن عامر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی
مش

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۲۱: بَاب مَا جَاءَ فِي الْعُقَيْقَةِ

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَلْفٍ ثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ
مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعُقَيْقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ
الْعَلَامِ شَاتَانِ مَكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَلِيٍّ وَآمِ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَانْسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَحَدِيثَ عَائِشَةَ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَحَفْصَةَ هِيَ
ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ
سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ بَنِي سَبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْعُقَيْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْعَلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ
لَا يَصُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَمْ إِنَّا فَالْهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا
هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ
عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْعَلَامِ عُقَيْقَةً فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ
دَمًا وَامْطُؤُوا عَنْهُ الْأَدَى.

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ
سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۰۲۲: بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

۱۰۲۲: باب بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ غُبَيْدٍ اللَّهُ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْخَارِجَةِ شَاةٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۲۳: بَابُ

۱۰۲۳: باب

۱۵۶۰: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قربانی مینڈھے کی قربانی ہے اور بہترین کفنِ حِلہ ہے (یعنی ایک تہمند اور ایک چادر قمیص کے علاوہ) یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عَفِيرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفْنِ الْحُلَّةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَفِيرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۱۰۲۴: بَابُ

۱۰۲۴: باب

۱۵۶۱: حضرت محف بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھروالے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے تم رحیبہ کہتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عون کی سند سے جانتے ہیں۔

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا زَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ ثَنَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وَقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَلَرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عُثْمَانَ.

باب : ۱۰۲۵

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَلْقِي بِرَبِّهِ شَعْرَهُ فِضَّةً فَوَزْنُهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ نَعِصَ دِرْهَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يَدْرِ كَيْ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

باب : ۱۰۲۵

۱۵۶۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؑ کا ایک کبری سے عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہؑ اس کے سر کے بال منڈواؤ اور ان کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے تولا تو وہ (یعنی حضرت حسنؑ) ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابو جعفر محمد بن علی نے علیؑ سے ملاقات نہیں کی۔

باب : ۱۰۲۶

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَذَعَابُ كَبْشَيْنِ فَلَذَبَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب : ۱۰۲۶

۱۵۶۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر منبر پر تشریف لا کر دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بِالْمُضَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مَنْبَرِهِ فَأَتَى بِكَبْشٍ فَلَذَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَخْ مِنْ أُمِّي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ سَمِ اللَّهَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَنْطَبٍ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ

۱۵۶۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں عید الاضحی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید گاہ میں تھا۔ جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے آ گئے۔ پھر ایک دنبہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور ”بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ اُتھارے اور اپنے ہاتھ سے ذبح ”يُضَخُّ مِنْ أُمِّي“ پڑھا (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت ”بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھا جائے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ مطلب بن عبد اللہ بن خنطبہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابرؓ سے سماع حاصل نہیں۔

باب : ۱۰۲۷

باب : ۱۰۲۷

۱۵۶۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ کے ساتھ مرتبط ہے (یعنی رہن ہے) لہذا چاہیے کہ ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیا جائے اور پھر اس کا نام رکھ کر سر منڈوا دیا جائے۔

۱۵۶۶: حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے وہ سمرہ بن جندب سے اور عروہ سے وہ قحہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عقیقہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے اگر ساتویں دن چانور میسر نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن کیا جائے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ عقیقہ میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

باب ۱۰۲۸:

۱۵۶۷: حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا قربانی کا ارادہ ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی تک نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح نام اس سند میں عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کی ہے۔ یہ حدیث سعید بن مسیبؓ، ام سلمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیبؓ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اتحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم بال منڈوانے اور ناخن تراشنے کی ان ایام میں بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قربانی مدینہ سے بھیج کرتے تھے اور کئی ایسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتے ہیں۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مَرَّتَهُنَّ بِعَقِيقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ. ۱۵۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي غَرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْفَعْلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَجِزُّ أَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعِ عَشَرَ فَإِنْ لَمْ يَتِمَّ عَقْرُ عَنْهُ يَوْمَ أَحَدَى وَعَشْرَيْنِ وَقَالُوا لَا يَجُزِّي فِي الْعَقِيقَةِ مِنَ الشَّاةِ إِلَّا مَا يَجُزِّي فِي الْأَصْحَابِ.

باب ۱۰۲۸:

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَوِ أَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُمَرَوُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ نَحْوَهُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْإِلَى هَذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ وَرَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَحَقَّ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْتِ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَا يَخْتَبِ شَيْئًا مِمَّا يَخْتَصُّ مِنْهُ الْمُحْرَمُ.

أَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُذُورٍ وَأَوْقُومٍ كَمَا مَتَعَلَّقَ

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۰۲۹: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ، عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ ابوسلمہ سے زہری نے یہ حدیث نہیں سنی۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی شامل ہیں۔ ابن ابی عتیق، زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان کی ہیں اور ان کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمید کی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۲۹: بَاب مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا نُذْرَ فِي مَعْصِيَةِ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي شَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُذْرَ فِي مَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا.

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ يُونُسَ الْيَرْبُوعِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نُذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي شَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَا تُذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ

قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَاحْتِجَابِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا كُفَّارَةَ فِي ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو دئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ ادا کرے)۔

۱۵۷۱: حسن بن علی خلال، عبد اللہ بن نمیر سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبد الملک ایلٰی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی نافرمانی کی نذر نہ لے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

۱۰۳۰: باب جو چیز آدمی کی

ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۷۲: حضرت ہبہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمران بن حصین سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: باب نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق

۱۵۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِه.

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا لَا يَعْصِي اللَّهَ وَلَيْسَ فِيهِ كُفَّارَةٌ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ.

۱۰۳۰: بَابُ لَا نَذْرَ فِي مَا لَا

يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعِمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۱: بَابُ فِي كُفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیر معین نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

قَالَ ثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْحَبِيرِ عَنْ عُفَّةِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ الدُّرَادِ لَهُ يَسْمُ كَفَّارَةً يَمِينٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ

۱۰۳۲: باب اگر کوئی شخص

کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے

۱۰۳۲: بَابُ فِيمَنْ خَلَفَ عَلَى

يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

خَيْرًا مِنْهَا

۱۵۷۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن، رات مت مانگو اس لیے کہ اگر یہ تمہارے، نکلنے سے عطا کی جائے گی تو تم تائید خداوندی سے محروم رہو گے اور اگر تمہارے صلب کیے بغیر ملے گی تو اس پر خدا کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی ورنہ تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لو اور پھر معلوم ہو کہ اس قسم کو توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اسے توڑ دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں عدی بن حاتم، ابودرداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعْبُدُ الرَّحْمَنُ لَا تَسْأَلُ إِلَّا مَارَةً فَإِنَّكَ إِنْ اتَّكَتَ عَنْ مُسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنَّكَ إِنْ اتَّكَتَ مِنْ غَيْرِ مُسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَابْتَغِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتَكْفُرْ عَنْ يَمِينِكَ وَفِي السَّابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدُّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۳: باب کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے

۱۰۳۳: بَابُ فِي الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحَنْثِ

۱۵۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے اور اس کے بعد وہ کوئی دوسرا کام اسے بہتر نظر جائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ بہتر کام کر لے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا چاہیے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور احق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قسم توڑنے سے

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ وَفِي السَّابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ أَصْحَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنْ الْكُفَّارَةَ قَبْلَ الْحَنْثِ تُجْزَى وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ

وَالشَّافِعِيَّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكْفَرُ إِلَّا بَعْدَ الْجَنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ كَفَرَ بَعْدَ الْجَنْثِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ كَفَرَ قَبْلَ الْجَنْثِ أَجْرَاءُ

۱۰۳۴: بَابُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا جَنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَقَدْرَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَهَكَذَا رَوَى سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرُ أَيُّوبَ السُّخْتِيَانِيَّ وَقَالَ السَّمْعِيُّ ابْنُ إِسْرَاهِيمَ كَانَ أَيُّوبُ أَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْإِسْتِثْنَاءَ إِذَا كَانَ هُوَ مَوْصُولًا بِالْيَمِينِ فَلَا جَنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ السَّمْعِيِّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ خَطَاءٍ الْخَطَئِي فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ سَلِمَانَ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا طَوْفَاقَ النَّيْلَةِ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ تَلِدْ امْرَأَةً مِنْهُنَّ

پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں کفارہ دے تو میرے نزدیک مستحب ہے یمن قسم توڑنے سے پہلے دینا بھی جائز ہے۔

۱۰۳۴: باب قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا

۱۵۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دے تو وہ حادث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم نہیں ہوتی لہذا اس کے خلاف عمل کرینے سے کفارہ واجب نہیں ہوگا) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے۔ عبد اللہ بن عمروؓ وغیرہ نے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ سالم بھی اسی طرح موقوف ہی نقل کرتے ہیں۔ ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوع روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایوب کبھی مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صیغہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم کے ساتھ ملا کر انشاء اللہ کہنے پر حادث نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کہا تو وہ حادث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم منعقد نہیں ہوئی)۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں خطاء ہے۔ وروہ خطاء عبد الرزاق سے سرزد ہوئی۔ وہ اسے معمر سے مختصر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن حاکمؒ کے اپنے والد ابو ہریرہؓ اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد نے کہا آج کی رات میں ستر بیویوں سے جماع کروں گا۔ ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ پھر وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی کے

ہاں بیٹا پیدا نہ ہوا اور وہ بھی نصف۔ پس نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام "ان شاء اللہ" کہہ دیتے تو جیسے انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہو جاتا۔ عبدالرزاق بھی معمر وہ ابن طاؤس اور وہ اپنے والد سے یہی طویل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ستر عورتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ میں آج کی رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

۱۰۳۵: باب غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

۱۵۷۸: حضرت سالم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد کبھی بھی میں نے اپنے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔ اس باب میں ثابت بن ثاکرؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، عقیلہؓ اور عبدالرحمن بن سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ "لا آئروا" کا مطلب یہی ہے کہ میں نے کسی اور سے بھی باپ کی قسم نقل نہیں کی۔

۱۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں باپ کی قسم کھاتے ہوئے پایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶: باب

۱۵۸۰: سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک

الَا امْرَاةٌ بَصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ سَبْعِينَ امْرَاةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَاةٍ.

۱۰۳۵: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ
۱۵۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ الْإِنِّ اللَّهُ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آئِسِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصُّحَّاحِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقُتَيْبَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ مَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا آئِرًا يَقُولُ لَمْ أَثَرُهُ عَنْ غَيْرِي يَقُولُ لَمْ أَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِي.

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا هِنَادٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَحْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِآبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفَ خَالِفٌ بِاللَّهِ أَوْ لِيَسْكُتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۶: بَابٌ

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک تغلیطاً ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث اس باب میں حجت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ریا کاری شرک ہے۔ بعض اہل علم نے اس آیت ”مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا“ کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد ریا کاری ہے۔ یعنی یہ بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا۔

۱۰۳۷: باب جو شخص چلنے کی

استطاعت نہ ہونے کے باوجود چلنے کی قسم کھالے

۱۵۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پروا ہے۔ اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو (کمزوری کے سبب) اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ فرمایا اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔

۱۵۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن ثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ اشْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِيرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ وَاشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيظِ وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ بَنَاهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ فِي خَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهَذَا مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرِّبَاءُ شِرْكٌ وَقَدْ فُسِّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْآيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْآيَةَ قَالَ لَا يَرَى.

۱۰۳۷: بَابُ فِي مَنْ يَخْلِفُ

بِالْمُشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُمَرُو بْنُ غَاصِمٍ عَنْ عُمَرََانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَذَرْتُ امْرَأَةً أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فُسِّلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوبَهَا فَلْيَرْكَبْ وَلِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغُفْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَايَ رَجُلًا فَمَكَرَ بِخَوْفِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَنِ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا نَذَرَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ شَاةً.

۱۰۳۸: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

۱۵۸۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَإِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَقَى بِهِ فَنَفْسُهُ فِيهِ جَزَاءٌ وَيُكَرَهُ لَهُ النَّذْرُ.

۱۰۳۹: بَابُ فِي وَقَاءِ النَّذْرِ

۱۵۸۵. حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَابِتِي نَسَبُهُ سَعِيدُ الْقَطَّانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَغْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِسَدْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ قَدْ دَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالُوا إِذَا أَسَمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ نَذْرًا طَاعَةً فَلْيَفِ بِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اغْتَكِفِ إِلَّا بَصْرًا لَا أَنْ يُوحَى عَلَى نَفْسِهِ صَوْمًا وَخَتَمُوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَغْتَكِفَ لِلَّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَقَاءِ

سے انہوں نے حمید سے انہوں نے اس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت پیدل جانے کی نذر کرے تو اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کرے یعنی قربانی کرے اور سوار ہو جائے۔

۱۰۳۸: باب نذر کی کراہیت

۱۵۸۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ کرو کیونکہ اس سے تقدیر کی کوئی چیز دور نہیں ہو سکتی البتہ بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ فرہ نذر داری اور نافرمانی دونوں صریح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت خداوندی کی نذر کرے پھر اسے چوری کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا۔ یہ اس کے لئے نذر مکروہ ہے۔

۱۰۳۹: باب نذر کو پورا کرنا

۱۵۸۵ حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانا تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام لائے اور اس پر اللہ کی اطاعت ہی میں نذر ہو تو وہ اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے روزے رکھنا ضروری ہیں۔ لیکن بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ معتکف کے ذمہ روزہ نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرے۔ انہوں نے حدیث عمرؓ سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

نذر مانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا۔
ام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۴۰: باب نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے

۱۵۸۶: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے: "لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ"۔ "دلوں کو پھرنے والے کی قسم"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۱: باب غلام آزاد کرنے کے ثواب

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر عضو کو اس غلام (یا باندی وغیرہ) کے ہر عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔ پہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے س کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، عمر بن عبدہؓ، ابن عباسؓ، مرثدہ بن اسحقؓ، ابوامامہؓ، کعب بن مرہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسمہ بن ہاد مدینی ہے۔ وہ ثقہ ہیں۔ ان سے مالک بن انس درکن عطاء احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۲: باب جو شخص اپنے غلام کو تمانچہ مارے

۱۵۸۸: حضرت سوید بن مقرن مزی کہتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہر ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے تمانچہ مار دیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی حدیث کئی راوی حسین بن عبداللہ سے بھی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں

۱۰۴۰: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذَا الِيمِينِ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۱: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ مِنْهُ بِكُلِّ عَصْوَمِيَّةٍ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتَقَ فَرْجُهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُمَيْرِ بْنِ عَبْسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَالِدَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِي ثِقَّةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۴۲: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَلْطُمُ خَادِمَهُ

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ إِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْتَقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطْمَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

باب : ۱۰۴۳

باب : ۱۰۴۳

۱۵۸۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ
الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الدُّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ حَلَفَ بِجَلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي
هَذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِجَلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ قَالَ هُوَ
يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذَلِكَ
الشَّيْءُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ أَتَى عَظِيمًا وَلَا كُفَّارَةً عَلَيْهِ
وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْإِنْسِ
هَذَا الْقَوْلُ ذَهَبَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ
الْكُفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۵۸۹ : حضرت ثابت بن ضحک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے
علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اسی طرح
ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں
اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی قسم
کھائے اور یہ کہے کہ اگر اس نے فدا کا کام کیا تو وہ یہودی
یا نصرانی ہو جائے گا اور بعد میں وہی کام کرے۔ بعض علماء کہتے
ہیں کہ اس نے بہت بڑا گنہگار کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔
یہ قول اہل مدینہ کا ہے۔ ابو عبیدہ اور مالک بن انس کا بھی یہی
قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے
ہیں کہ اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد، اور اسحاق کا یہی
قول ہے۔

باب : ۱۰۴۴

باب : ۱۰۴۴

۱۵۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الرَّعِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْبَحْصِيِّ عَنْ
عُقَبَةَ ابْنِ غَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ
أَنْ تَمْسُقَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُحْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْغُرُ بِشَقَاءٍ أَحْتَكِ
فَلْتَرَكِي وَلْتَحْتَمِرِي وَلْتَضْمِي ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۵۹۰ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن
نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ منگے پاؤں اور بغیر چادر کے چل کر
جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری
بہن کی اس سختی کو جھینے کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہیے کہ سوار ہو
اور چادر اوڑھ کر جائے اور تین روزے رکھے۔ اس باب میں
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث
حسن ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا
بھی یہی قول ہے۔

۱۵۹۱ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو الْمَغِيرَةِ ثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۵۹۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس نے
قسم کھاتے ہوئے۔ ت اور عزی کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ

”لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ“ کہے اور اگر کوئی کسی سے کہے کہ آؤ جو ابھییں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو مغیرہ خورانی حمصی ہیں ان کا نام عبد القدوس بن حجاج ہے۔

مَنْ خَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَىٰ أَقَامُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحَمَصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ.

۱۰۴۵: باب میت کی طرف سے نذر پوری کرنا
۱۵۹۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ نے نذر مانگی تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۵: بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِمْ عَنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت
۱۵۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے بدلے اسی آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا جائے گا اور جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا ان کے تمام اعضاء اس شخص کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائیں گے اور کوئی عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو اس آزاد کی جانے والی عورت کا ہر عضو اس عورت کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ ثَنَا عُمَرَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ وَهُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ خُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ كَانَ فِيكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَصْرٍ مِنْهُ عُصْرًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ فِيكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَصْرٍ مِنْهُمَا عُصْرًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِيكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَصْرٍ مِنْهَا عُصْرًا مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

أَبْوَابُ السَّيْرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ جِهَاد

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی

۱۰۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ

دعوت دینا

قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴: ابو خثری کہتے ہیں کہ سلمان فارسی کی قیادت میں ایک لشکر نے فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ ان پر دھاوا نہ بول دیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لیجئے دو جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمانؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کر رہے ہیں۔ پس اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ نے یہ تقریر فارسی زبان میں کی اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر تم لوگ انکار کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے ہم تم لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو تمہیں جزیہ دے دیں بلکہ ہم جنگ کریں گے۔ لشکر والوں (یعنی مسلمانوں) نے کہا اے ابو عبد اللہ کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں۔ آپؐ نے فرمایا ”نہیں“ راوی کہتے ہیں آپؐ نے وہیں تین دن تک اسی طرح اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لئے بڑھو۔ پس ہم

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جَبُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرَهُمْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ حَاصِرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا تَنْهَدْ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَاتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِي تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطَوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ وَقَالَ وَرَطْنُ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مُحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَدْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نَقَاتِلُكُمْ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا تَنْهَدْ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ قَالَ فَتَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ وَفِي السَّابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالتَّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثُ حَسَنٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْبَخْتَرِيُّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ

ان کی طرف بڑھے اور وہ قلعہ فتح کر لیا۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ نعمان بن مقرنؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن سائب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالخثری نے حضرت سلمانؓ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت علیؓ سے بھی ان کا سماع ثابت نہیں اور حضرت سلمانؓ، حضرت علیؓ سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْ تَقْدَمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْبَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَادْعُوهُ الْيَوْمَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَخَذًا يُدْعَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتِلُ الْعَدُوَّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يَعْجَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَّغْتَهُمُ الدَّعْوَةَ.

پہلے اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اسحق بن ابراہیمؒ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور رعب کا باعث ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مجھے علم نہیں کہ آج بھی کسی کو دعوت اسلام کی ضرورت ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ لڑی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر انہیں دعوت نہ دی گئی تو انہیں پہلے ہی دعوت اسلام پہنچ چکی ہے۔

باب ۱۰۴۸:

باب ۱۰۴۸:

۱۵۹۵: حضرت ابن عسّام مرنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ صحابی رسول ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ کہیں مسجد دیکھ لو، یا اذان کی آواز سن لو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ سے منقول ہے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ مُسَاجِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامِ الْمُرَزِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ بَنِي عُيَيْنَةَ.

باب ۱۰۴۹: شب خون مارنے اور حملہ کرنا

باب ۱۰۴۹: فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۱۵۹۶: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب غزوہ خیبر کے لئے نکلے تو وہاں رات کو پہنچے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ اگر کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاؤڑے اور نوکرے وغیرہ لے کر آپؐ کی آمد سے بے خبر کھیتی بڑی کے لئے نکل کھڑے

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ اتَّاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بَلِيلٍ لَمْ يُغَرِّ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِينِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ

ہوئے۔ لیکن جب نبی اکرمؐ کو دیکھ تو کہنے لگے محمدؐ آگئے۔ خدا کی قسم محمدؐ لشکر لے کر آگئے۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا ”اللہ اکبر“ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم لوگ جب کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں تو اس ڈرئی گئی قوم کی صبح بڑی بڑی ہوتی ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو ان کے میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء رات کو حمد کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں کہ دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔ ”وَأَفَقَ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَمِيسِ“ کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا

اور برباد کرنا

۱۵۹۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کٹوا دیے۔ جو بویا کے مقام پر تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ شَيْءٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا عَلَى أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِإِخْرَاجِ الْفَاسِقِينَ قَائِمَةً وَلِیَ الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَتَخْرِيبِ الْخُصُوفِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَنَهَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمَرًا أَوْ يُحْرَبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّخْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالتَّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَصَبِ فَلَا تُحْرَقُ وَقَالَ إِسْحَاقُ التَّخْرِيقُ

قَالُوا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللَّهُ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا أُرْزِلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْدَرِينَ.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا إِنَّا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرَضَتِهِمْ فَلَا تَأْثَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يَبْتِغُوا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَاقُ لَا بَأْسَ أَنْ يَبْتَغِيَ الْعَدُوَّ لَيْلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَافَقَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيسِ يَعْنِي بِهِ الْجَيْشَ.

۱۰۵۰: بَابُ فِي التَّخْرِيقِ

وَالْتَّخْرِيبِ

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ تَحْلَ بِبَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُورَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَبَنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا عَلَى أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِإِخْرَاجِ الْفَاسِقِينَ قَائِمَةً وَلِیَ الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَتَخْرِيبِ الْخُصُوفِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَنَهَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمَرًا أَوْ يُحْرَبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّخْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالتَّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَصَبِ فَلَا تُحْرَقُ وَقَالَ إِسْحَاقُ التَّخْرِيقُ

سُنَّةٌ إِذَا كَانَ الْكَلَى فِيهِمْ. حرج نہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنے کی اجازت ہے بلا ضرورت نہیں۔ اٹل کہتے ہیں کہ اگر کافر اس سے ذیل ہوں تو آگ لگانا سنت ہے۔

۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں

۱۵۹۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت بخشی یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کیا۔

اس باب میں علیؓ، ابوذرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ نے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ یہ سیار بنو معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سلیمان تمیمی، عبداللہ بن بجیر اور کئی دوسرے حضرات ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے جامع کلام عطا کی گئی۔ دوسری یہ کہ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ تیسری یہ کہ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا چوتھی یہ کہ پوری زمین میرے لئے مسجد اور طہور (پاک کرنے والی) بنا دی گئی۔ پانچویں یہ کہ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور چھٹی یہ کہ مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے

۱۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت گھوڑے کو دو اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

۱۶۰۲: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے اس طرح کی حدیث نقل کی۔ اس باب میں مجمع بن جاریہ، ابن

۱۰۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ أُمِّي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ دُرَّةٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي أَمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَيَّارٌ هَذَا يَقُولُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوَى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُحَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبْعٍ أُعْطِيتُ جَمَاعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّغْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَوْ طَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كُلِّهِمْ وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۲: بَابُ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الطَّيْبِ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّهْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَحْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ

عباسؓ اور ابن ابی عمرہؓ (سے ان کے والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گھڑا سوار کو تین حصے دیئے جائیں ایک اس کا اور دو گھوڑے کے۔ جب کہ پیدل کو ایک حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۳: باب لشکر کے متعلق

۱۶۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صحابہ چار ہیں، بہترین لشکر چار سوار، بہترین فوج چار ہزار جوانوں کی ہے۔ خردا یا رہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے شکست نہ کھائیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے جریر بن حازم کے علاوہ کئی بڑے محدث نے مرفوع نہیں کیا۔ زہریؒ یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی نقل کرتے ہیں۔ جہان بن عتريؒ بھی یہ حدیث عقیل سے وہ زہریؒ سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ عقیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کی ہے۔

۱۰۵۴: باب مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۴: یزید بن ہریرہ کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے اور انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ تو ابن عباسؓ نے انہیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک فرماتے تھے یا نہیں۔ ہاں رسول اللہ ﷺ انہیں جہاد میں شریک کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کے

وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةٌ أَشْهُمُ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاحِلِ سَهْمٌ.

۱۰۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا لَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعٌ مِائَةٌ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يَغْلِبُ إِنَّا عَشَرَ الْفَاقِمِ قِلَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يَسْنِدُهُ كَبِيرٌ أَحَدٌ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَإِنَّمَا زَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ جَبَّارُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۰۵۴: بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ الْخَزْرَوْرِيَّ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ إِلَيْكَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْذُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْدِثِينَ مِنَ الْعَيْنِيَةِ وَأَمَّا يَسْأَلُهُنَّ فَلَمْ

لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت اور بچے کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔ اور ائیی کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ پس مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس پر عمل کیا۔

۱۶۰۵: ہم سے اور ائیی کا یہ قول علی بن خشرم نے روایت کیا انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اور ائیی سے اور اس قول "يُحَدِّثُ مِنَ الْغَنِيمَةِ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

۱۰۵۵: باب کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا

۶۰۶: ابولہم کے مولیٰ عمیر سے روایت ہے کہ میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق بات کی اور بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے (مجھے لڑائی میں شریک ہونے کا) حکم دیا اور میرے بدن پر ایک تلوار لٹکا دی گئی۔ میں کوتاہ قامت ہونے کی وجہ سے اسے کھینچتا ہوا چلتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے میرے لیے مال غنیمت میں سے کچھ گھر بیواشیاء دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک دم بیان کیا جو میں پاگل لوگوں پر پڑھ کر بھوکا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ الفاظ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جائے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور احق کا بھی یہی قول ہے۔

يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَهَّمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسَهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّبِيَّانِ بِخَيْرٍ وَأَسَهَمَتْ أُمَةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وَلِدَفْنِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسَهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْرٍ وَآخَذَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ .

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ تَنَاوَسَا ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحَدِّثُ مِنَ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا .

۱۰۵۵: بَابُ هَلْ يُسَهَّمُ لِلْعَبْدِ

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ الْمُفَضَّلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمِيرٍ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُونِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خَزَائِنِ الْمَنَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أُرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرَحِ بَعْضِهَا وَخُبْسِ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسَهَّمُ لِلْمَمْلُوكِ وَلَكِنْ يُرْضَخُ لَهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ .

۱۰۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الدِّمَةِ

يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهِمُ لَهُمْ

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ تَنَا مَعْنُ تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحِوْرَةِ الْوُبَرِ لِحَقِّهِ رَجُلٌ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُدْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ لَا قَالَ
ارْجِعْ لَسْنَا أَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ
أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يُسْهِمُ لِأَهْلِ الدِّمَةِ
وَأَنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ ذَايَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنْ يُسْهِمَ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
وَيُرَوَّى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْهِمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ نَاعِبُ الدَّوَّارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ ثَابِتٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ تَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ
تَنَا بَرِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْرٌ فَاسْهَمَ لَنَا مِنْ
الْأَلْيَسِ افْتَتَحُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ
لِجِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسْهِمَ لِلذَّخِيلِ أَسْهِمَ لَهُ

۱۰۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِفَاعِ

بِأَنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا رِبْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ تَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ

۱۰۵۶: باب جہاد میں شریک

ذمی کے لئے حصہ

۱۶۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنگ بدر کیلئے نکلے اور حرة الوبر (پتھریلی زمین) کے مقام
پر پہنچے تو ایک مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا جو دیری میں مشہور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
پوچھا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے
ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جاؤ
میں کسی مشرک سے مدد نہیں لینا چاہتا۔ اس حدیث میں اس
سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا
اسی پر عمل ہے کہ مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں
شریک بھی ہو تب بھی اس کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں۔
بعض اہل علم کے نزدیک اسے حصہ دیا جائے گا۔ زہری سے
روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک
جماعت کو حصہ دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں
شریک تھی۔ یہ حدیث قتیبہ، عبد الوارث بن سعید سے وہ عروہ
سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
خیبر کے اشعریوں کی جماعت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے لیے بھی خیبر فتح کرنے والوں کے ساتھ حصہ مقرر کیا۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اہل علم کا یہی پر عمل ہے۔
اوزاعی کہتے ہیں کہ جو مسلمانوں سے غنائم کی تقسیم سے پہلے
مے استے بھی حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن

استعمل کرنا

۱۶۰۹: حضرت ابو ثعلبہ خثعمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں دھو کر صاف کر لو اور پھر ان میں پکاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ سے اور بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ حدیث ابودریس خولانی بھی ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو ثعلبہ سے سماع نہیں۔ وہ اسے ابواسماء کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۰: حضرت ابودریس خولانی عائد اللہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ حشنی سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کی زمین پر رہتے ہیں اور انہیں کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن موجود ہوں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ لیکن اگر اور برتن نہ ہوں تو انہیں دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق

۱۶۱۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء جہاد میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کر دیا کرتے تھے اور تہائی حصہ واپس لوٹے وقت تقسیم کرتے۔ اس باب میں ابن عباس، حبیب بن مسرمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلام سے بھی ایک صحابی کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے موقع پر اپنی توار ذوالفقار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے موقع پر خواب دیکھا۔ یہ

سَلَّمَ بِنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ أَنْقَوْهَا غَسَلًا وَابْتَخَوْا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعٍ وَذِي نَابٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هَاشِدُ بْنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَبِوَةَ بِنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بِنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِدُ اللَّهِ بِنُ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمٌ أَهْلُ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي بَيْتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ بَيْتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْبِلُواهَا وَكُلُوا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۸: بَابُ فِي النَّفْلِ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِلُ فِي الْبُدَاةِ الرَّبْعَ وَفِي الْقُفُولِ الثَّلْثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبِ بْنِ مَسْرَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَحَدِيثٌ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا هَاشِدُ بْنُ ابْنِ أَبِي الرَّزَّادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ

حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو ذرؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر جہاد میں نفل (زائد مال) تقسیم کیا ہو۔ البتہ بعض غزوات میں ایسا ہوا۔ لہذا یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں تقسیم کرے یا آخر میں۔ منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جہاد میں نکلنے کے وقت خمس کے بعد چوتھائی تقسیم کیا اور واپس لوٹنے کے وقت خمس کے بعد تہائی مال تقسیم کیا۔ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی میں سے تہائی حصہ تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۹: باب جو شخص کسی کافر

کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

۱۶۱۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں تو مقتول کا سامان اسی کا ہے اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۶۱۴: اسی کی مثل۔ اس باب میں عوف بن مالکؓ، خالد بن ولیدؓ، انسؓ اور سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ ابو قتادہ کے مولیٰ ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ امام سلب (یعنی اس کے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفل یہ ہے کہ امام کہہ دے کہ جسے جو چیز مل جائے وہ اس کی

بندہ وھو الذی رآی فیہ الرء ویا یوم أحد ہذا حدیث حسن غریب إنما نعرفہ من ہذا الوجه من حدیث ابن ابی الزناد وقد اختلف اهل العلم فی النفل من الخمس فقال مالک بن انس لم یبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل فی معازیرہ کلہا وقد بلغنی اللہ نفل فی بعضها وإنما ذلک علی وجہ الاجتہاد من الإمام فی أول المغمم وایجرہ قال ابن منصور قلت لا حمد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل إذا فصل بالربیع بعد الخمس وإذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال یخرج الخمس ثم یُنفل مما بقی ولا یجاوز ہذا وھذا الحدیث علی ما قال ابن المسیب النفل من الخمس قال اسحق کما قال۔

۱۰۵۹: بَاب مَا جَاءَ فِی مَنْ

قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَصَارٍ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بَنِي أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَنَّ مَامَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ السَّلْبِ الْخُمْسُ وَقَالَ

ہے اور جو کسی (کافر کو) قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لئے ہے تو یہ جائز ہے۔ اس میں شمس نہ ہوگا۔ اسحق فرماتے ہیں کہ سامان قاتل کا ہوگا لیکن اگر وہ مال بہت زیادہ ہو تو امام اس میں سے شمس (یعنی پانچواں حصہ) لے سکتا ہے جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔

۱۰۶۰: باب تقسیم سے پہلے

مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۶۰: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَمَ

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا هَذَا لَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَمَ وَلِيَ الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

وَطَيِّ السَّبَايَا

۱۰۶۱: باب قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش

سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت

۱۶۱۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے ان کے بچہ جننے سے پہلے صحبت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں رومی بن ثابت سے بھی حدیث منقول ہے۔ عرباض کی حدیث غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی باندی خریدی جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت نہ کی جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) کہ یہ حدیث علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّيْسَابُورِيُّ لَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَهْبِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوَطَّأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَلِيَ الْبَابِ عَنْ رُوَيْلَعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثٌ غَرِيبٌ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَا تُوَطَّأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَمَّا الْخَزَائِرِيُّ فَقَدْ مَضَتْ السَّنَةُ فِيهِمْ بِأَنْ أُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ كُلِّ هَذَا حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.

۱۰۶۲: باب مشرکین کا کھانے

۱۰۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ

المُشْرَكِينَ

کے حکم

۱۶۱۷: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کھانا جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو تمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبید اللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ ساک سے وہ قبیصہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ محمود اور وہب، شعبہ سے وہ ساک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کے طعام کا کھانا جائز ہے۔

۱۰۶۳: باب قیدیوں

کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۸: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے، باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفریق کو مکروہ جانتے ہیں۔

۱۰۶۴: باب قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

۱۶۱۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے متعلق

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي بِسَمَاعٍ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَلْبِكَ طَعَامٌ صَارَ غَسَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ سَمَاعٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ مَرْوَى بْنِ قَطَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخَصَةِ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۱۰۶۳: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ

بَيْنَ السَّبْيِ

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَاعَبُدُ اللَّهَ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَخَوَةِ.

۱۰۶۴: بَابٌ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسَارِيِّ وَالْفِدَاءِ

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَأَسْمَةُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ

اختیار دے دیجئے۔ اگر یہ لوگ فدیہ اختیار کریں تو آئندہ سال ان میں سے ان قیدیوں کے برابر آدمی قتل ہو جائیں گے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں فدیہ لینا اور پنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں ابن مسعود، انس، ابو ہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی بروایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابواسامہ، ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی، نند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عون بھی ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد حنفی کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰: حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کرادیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقلابہ کے چچا کی کنیت ابوالمہذب اور ان کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جری ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس کو چاہے (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دے اور جس کو چاہے فدیہ لے کر چھوڑ دے۔ بعض اہل علم نے قتل کو فدیہ پر ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ ”فَأَمَّا مَا نَبَعُدُ وَإِنَّا فَدَاءٌ“ یعنی اس کی ناسخ قتال کا حکم دینے والی آیت ہے کہ ”فَأَقْتُلُواهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ“ ہنادے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ جب کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا۔ انہوں نے فرمایا اگر کفار فدیہ دینے پر قادر ہوں تو کوئی حرج

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جَبْرَيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيْرُ هُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أَسَارِي بَذَرِ الْقَتْلِ أَوِ الْفِدَاءِ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلَهُمْ قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَرَزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي زَائِدَةَ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ ۱۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ أَبِي قَلَابَةَ هُوَ أَبُو الْمُثَلِّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو قَلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجَرُمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمُنَّ عَلَى مَنْ شَاءَ مِنَ الْأَسَارِيِّ وَيُقْتَلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيُقَدَّى مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ بَلَّغْنِي أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ مَنْسُوخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَا نَبَعُدُ وَإِنَّا فَدَاءٌ نَسَخْتُهَا فَأَقْتُلُواهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ إِذَا أَسْرَ الْأَنْبِيَاءُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادَى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ إِنَّ

نہیں اور اگر قتل کر دیئے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اسحق کہتے ہیں کہ خون بہان میرے نزدیک افضل ہے بشرطیکہ عام دستور کی مخالفت نہ ہو۔ مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

۱۰۶۵: باب عورتوں

اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک مرتبہ جہاد میں مقتول پائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کیا اور بچوں و عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں بریدہ، ربیعہ، (انہیں ربیعہ بن ربیعہ بھی کہا گیا ہے)۔ اسود بن سریق، ابن عباس اور صعب بن جثمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء نے شب خون مارنے میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۶۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صعب بن جثمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادا کی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۶: باب

۱۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور حکم دیا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں جلا دینا پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں اور فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا

قَدَرُوا أَنْ يُفَادُوا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا أَعْلَمُ بِهِ سَأَلَا قَالَ اسْحَقُوا الْأَشْحَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونُ مَغْرُوفًا فَاطْمَعُ بِهِ الْكَثِيرُ.

۱۰۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَعَارِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَانْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبِيعَةَ وَيُقَالُ رِبَاحُ ابْنِ الرَّبِيعِ وَالْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَهُوا قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيهِمْ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَرَخَّصَ فِي الْبَيَاتِ.

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَمَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ خِيلَنَا أَوْ طَلَّتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادُهُمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۶: بَابُ

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأَدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَحَدْتُمْ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَلْبَسُوا مِنْ قَرِيْشٍ فَاحْرِقُوهُمْمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْذَنَّا

تھا لیکن آگ کے ساتھ عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے ہذا تمہیں یہ آدمی مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمروؓ اسلمی سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ محمد بن سنانؒ اپنی حدیث میں سلمان بن یسارؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں اور کئی راوی لیث کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

۱۰۶۷: باب مال غنیمت میں خیانت

۱۶۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر، قرض اور غلول (یعنی خیانت) سے بری ہو کر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں کفر (خزانہ) خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سعید نے اسی طرح کفر (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر اشواور تین مرتبہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

الْحُرُوجُ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَخْرُقُوا فَلَانًا وَفَلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يَعْذِبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَوَهَا فَاقْتُلُوهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِمَّنْ رَوَاةُ اللَّيْثِ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَشْبَهَ وَأَصَحُّ.

۱۰۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ.

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ قَلْبِ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَكَذَا قَالَ سَعِيدُ الْكُفْرِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرَوَاةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ.

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَنَا سِمَاكُ أَبُو زَيْدٍ الْحَنْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ نَبِيٌّ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانًا قَدْ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بَعَاءَةً قَدْ غُلَّهَا قَالَ فَمَ يَعْمُرُ قَتَادَةَ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ

النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ بِأَمِّ سَلِيمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجُرْحَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرَّبِيعِ بَنِي مُعَوِذٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ

هَذَا يَا الْمُشْرِكِينَ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَثَوْبَرٌ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخْتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثَوْبَرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ.

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو ذَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقُطَيْبِيِّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَا قَالٍ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زَيْدِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زَيْدِ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَذَا يَا هُمْ وَقَدْ رَوَيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَذَا يَا هُمْ وَذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكُرَاهِيَّةَ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هَذَا بَعْدَ مَا كَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ هَذَا يَا هُمْ.

۱۰۶۸: باب عورتوں کی جنگ میں

شرکت

۱۶۲۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور بعض انصاری عورتوں کو ساتھ رکھا کرتے تھے تاکہ وہ پانی وغیرہ پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔ اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹: باب مشرکین کے تحائف

قبول کرنا

۱۶۲۸: حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسری نے آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ ﷺ نے قبول فرمائے اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے پاس تحائف بھیجے آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثوبیر، ابوفاختہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام سعید بن علقامہ اور کنیت ابو جہم ہے۔

۱۶۲۹: حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ یا اونٹ بطور ہدیہ بھیجا (راوی کو شک ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسلام لائے ہو۔ کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے تحائف قبول کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ احتمال ہے کہ شروع میں قبول کر لیتے ہوں لیکن بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

۱۰۷۰: باب سجدة الشکر

۱۶۳۰: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوشخبری سنائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور سجدے میں گر گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔

۱۰۷۱: باب عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے کسی قوم کو پناہ دینے کا حق رکھتی ہے (یعنی مسلمانوں سے پناہ دلوں اسکتی ہے) اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲: حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے عزیزوں میں سے دو اشخاص کو پناہ دلوائی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ انہوں نے عورت کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اسحق اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام یزید ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جس کے ساتھ ہر ادنیٰ شخص بھی چلتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی کسی شخص کو امان دی تمام مسلمانوں کو اس شخص کو امان دینا ضروری ہے۔

۱۰۷۰: بَاب مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهُ أَمْرٌ فُسِّرَ بِهِ فَخَرَّ سَاجِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

۱۰۷۱: بَاب مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ بِغَيْرِ تَجْبِيرٍ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّهَا قَالَتْ أَجَزْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَنَّا مَنْ آمَنَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ أَجَازَا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ وَأَبُو مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَا هُمْ وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى كُلِّهِمْ.

۱۰۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَيْصِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى ذَابَةِ أَوْعَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ وَإِذَا هُوَ عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلُّنَ عَهْدًا أَوْ لَا يَسُدُّنَهُ حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يُبْذَلَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کے درمیان صلح نہیں رہی۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ شکر واپس لے گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ

لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أُنْجِلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَحَتْ يَدُهُ فَبِمَا رَأَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُحَرِّخْ نَفْسِي حَتَّى تَقَرَّ عَيْنِي

۱۰۷۲: بَابُ عَهْدِ شَكْنَى

۱۶۳۳: سَيِّمُ بْنُ عَامِرٍ کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ صحیح تھا اور معاویہؓ ان کے علاقے کی طرف اس ارادے سے پیش قدمی کرنے لگے کہ جیسے ہی صلح کی مدت پوری ہو ان پر حملہ کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک سواریا گھڑ سوار (راوی کو شک ہے) یہ کہتے ہوئے آیا کہ ”لنذاکبر“ تم لوگوں کو وفاء عہد کرنا ضروری ہے عہد شکنی نہیں۔ دیکھا گیا کہ وہ عمرو بن عبسہؓ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ کو نہ توڑے جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے ورنہ اس میں تبدیلی کرے یا پھر اس عہد کو ان کی طرف پھینک دے تاکہ انہیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ان

کے درمیان صلح نہیں رہی۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ شکر واپس لے گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳: بَابُ قِيَامَتِ كَدْنِ

بر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا

۱۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴: بَابُ كَسَى كَدْنِ كَدْنِ

۱۶۳۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ کو تیر لگ گیا جس سے ان کی اکھ یا انجل کی رگ کٹ گئی۔ پس رسول اللہؐ نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا۔ پھر چھوڑا تو خون پھر بہنے لگا اس مرتبہ دوبارہ داغا لیکن اس مرتبہ بھی ہاتھ سوج گیا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ دیکھا

تو دعا کی کہ یا اللہ میری روح اس وقت تک نہ نکلے جب تک تو نبی قرظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچا دے۔ (ان کا فیصلہ دیکھ سوں)۔ اس پر ان کی رگ سے خون بہنا بند ہو گیا اور ایک قطرہ بھی نہ پڑا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں (یہودیوں) نے سعد بن معاذؓ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کر لیا۔ نبی اکرمؐ نے انہیں پیغام بھیجا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مرد قتل جبکہ عورتیں زندہ رکھی جائیں تاکہ مسلمان ان سے مدد حاصل کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے معاملے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلے کے مطابق ہو گیا۔ وہ لوگ چار سو تھے جب نبی اکرم ﷺ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعدؓ کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے پوزھوں کو قتل کرو اور ان کے نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ارطاةؓ بھی قتادہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۳۷: حضرت عطیہ قرظیؓ کہتے ہیں کہ ہم یوم قرظہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال ابھی نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں آئے تھے ہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل نہ تھا۔ امام احمدؒ تو زیر ناف بالوں کا اگنا باغیچے کی علامت ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۷۵: باب حلف (یعنی قسم)

۱۶۳۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی قسمیں پوری کرو کیونکہ اسلام کو

مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَى نِسَاءُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَحَ عِرْقُهُ فَهَمَاتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہو گیا۔ وہ لوگ چار سو تھے جب نبی اکرم ﷺ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعدؓ کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الثَّمَشِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُبُوحَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرَاحَهُمْ وَالشَّرْخُ الْعُلَمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِئُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ.

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ غَرَضُنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَتَيْتُ قَتَلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِئْ خَلَى سَبِيلَهُ فَكُنْتُ لِيَمَنْ لَمْ يُنْبِئْ فَخَلَى سَبِيلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْسَانَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يَعْرِفْ احْتِلَامَهُ وَلَا بَسَنَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۱۰۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

اس سے اور زیادہ تقویت ملے گی لیکن اسام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶: باب مجوسیوں سے جزیہ لینا

۱۶۳۹: حضرت بجالہ بن عہدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا مندر کے مقام پر کاتب مقرر تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ کیونکہ مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر (ایک جگہ کا نام) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۰: حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ انہیں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۷: باب ذمیوں

کے مال میں سے کیا حلال ہے

۱۶۴۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایسی قوم پر گزر رہا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا جوان پر حق ہے وہ ادا نہیں کرتے (یعنی میزبانی نہیں کرتے) اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں۔ فرمایا اگر وہ لوگ انکار کریں تو زبردستی ان سے لے لیا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث لیث بن سعد بھی یزید بن حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صحابہ جہاد کے لئے

خَطْبَتِهِ أَوْ قُتِلُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَنْبَغِي الْإِسْلَامَ الْأَشَدُّ وَلَا تَحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۶: بَابُ فِي اخْتِذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِيِّ

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزَاءِ بَنِي مُعَاوِيَةَ عَلَى مُنَادِرٍ لَجَاءَ لَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنْظُرْ مَجُوسٍ مِنْ قِبَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ هَجَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ

أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يَصِيْفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَوَاءَنَا أَنْ تَأْخُذُوا أَكْرَهًا فَخُذُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَيْضًا وَأَنَا

نکلے تو ان کا ایسے لوگوں سے گزر رہا ہوتا جو کھانا بھیجنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ نہ قیمت سے دیں اور نہ بغیر قیمت کے تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں یہی حدیث اس تفسیر کے ساتھ بھی منقول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ وہ اسی طرح کا حکم دیتے تھے (کہ اگر کوئی قوم کھانا دینے سے انکار کر دے تو مجاہدین ان سے زبردستی لے لیں)

۱۰۷۸: باب ہجرت کے بارے میں

۱۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں (یعنی ہجرت کا حکم ختم ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت باقی رہ گئی۔ جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۷۹: باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے قول "لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ..." (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔ (کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر راہ فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ، ابن عمرؓ، عبادہؓ، اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عیسیٰ بن یونسؓ بھی اوزاعیؓ سے وہ یحییٰ ابن ابی کثیرؓ سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے بلا واسطہ نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوسلمہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۳۴: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ

مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ فِي الْعَزْوَ وَيَمُوتُونَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُونَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُونَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كِسْرَهَا فَخُذُوا هَكَذَا وَوَيْ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مَفْسَرًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نَحْوَهُ هَذَا.

۱۰۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهَجْرَةِ

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُغْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُغْتَمِرِ نَحْوَهُ هَذَا.

۱۰۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ وَلَمْ نَبَايَعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبَادَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ

سے پوچھا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا ”موت پر“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دونوں حدیثوں کے معنی صحیح ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ مرتے دم تک لڑیں گے اور دوسروں نے فرار نہ ہونے اور ثابت قدم رہنے پر بیعت کی تھی۔

۱۰۸۰: باب بیعت توڑنا

۱۶۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا تو اس کی اطاعت کی ورنہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۱: باب غلام کی بیعت

۱۶۳۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا۔ جب اس کا مالک آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ غلام مجھے فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دوسیاہ قادم ناموں کے بدلے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے کہ

أَبَى غَيْبِدَ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى ابْنِ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَعْلَمْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ نَبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا نَبَايَعُهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْمَوْتِ وَإِنَّمَا قَالُوا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا لَمْ نُقْتَلَ وَبَايَعَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَفِرُ.

۱۰۸۰: بَابٌ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتَلِبُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ خَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْنُهُ فَأَشْتَرَاهُ بَعْدَ بَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدَ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

آیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث جامع حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۲: باب عورتوں کی بیعت

۱۶۳۹: حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے کئی عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنی تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے بیعت لے لیجئے۔ سفیان نے کہا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور کئی راوی محمد بن منکدر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۳: باب اصحاب بدر کی تعداد

۱۶۵۰: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔ یعنی تین سو تیرہ۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ وغیرہ نے بھی یہی حدیث ابواسحاق وغیرہ سے نقل کی ہے۔

۱۰۸۴: باب خمس (پانچواں حصہ)

۱۶۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے عبد القیس کے قاصدوں کو حکم دیا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کریں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

ابن عباسؓ حدیث جامع حسن غریب صحیح لا تعرفہ الا من حدیث ابی الزبیر۔

۱۰۸۲: باب مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ أُمِّمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيهَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعُنَا قَالَ سَفِيَانُ تَعْنِي صَالِحُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَا أَمَرْتُ أَمْرًا كَقَوْلِي لِأَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوَى سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهُ.

۱۰۸۳: باب مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَعْدُو أَنْ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ كَعْبَةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.

۱۰۸۴: باب مَا جَاءَ فِي الْخُمْسِ

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّبِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ فِدَ عَبْدُ الْقَيْسِ أَمْرُكُمْ أَنْ تُؤَدَّوا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ فِي

ہے۔ تھیہ بھی حماد بن زید سے وہ ابو جمرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۵: باب اس بارے میں کہ تقسیم سے پہلے مال

غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے

۱۶۵۲: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیز چھنے والے آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے لیکر پکانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ پچھلے لوگوں میں تھے۔ جب آپؐ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے نادینے کا حکم دیا۔ پھر آپؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مقابلے میں تقسیم کیا۔ سفیان ثوریؒ بھی اپنے والد وہ عبایہؒ اور وہ اپنے دادا رافع بن خدیجؓ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۵۳: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمود بن غیلان نے وہ کعب سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ عبایہ بن رفاعہ کا اپنے دادا رافع بن خدیجؓ سے سماع ثابت ہے۔ اس باب میں شبلیہ بن حکمؒ، انسؒ، ابو ہریرہؓ، ابو درداءؓ، عبدالرحمن بن سمرہؓ، زید بن خالدؓ، ابو ہریرہؓ اور ابویوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۵۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۸۶: باب اہل کتاب کو سلام کرنا

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔ اس باب میں

الْحَدِيثُ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

۱۰۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي

كَرَاهِيَةِ النَّهْبَةِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَقَدْ سَمِعَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَأَطْبَحُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَبَهَا فَأُكْهِفَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَقَدْ لَ بَعِيرًا بَعْشَرِ شِيَاهٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ.

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَنَا وَكَبْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبَّادَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَنَسٍ وَأَبِي رِيحَانَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ.

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۰۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، ابولہرہ رضی اللہ عنہ غفاری (صحابی) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ راستے میں ملیں تو ان کے لئے راستہ خالی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بھی تعظیم ہے۔

۱۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ”اَکْثَمُ عَلَیْکُمْ“ (تم پر موت ہو) لہذا تم جواب میں ”مَلیک“ (تجھ پر ہو) کہا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۷: باب مشرکین میں رہنے

کی کراہت

۱۶۵۷: حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا وہاں چند لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈ لی لیکن مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جب یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں بیزار ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

۱۶۵۸: روایت کی اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کی مثل اور اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اسماعیل کے اکثر اصحاب اسماعیل سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس

فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَصِيْقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِأَنَّهُ يَكُونُ تَعْظِيمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أَمْرُ الْمُسْلِمِينَ بِتَذْلِيلِهِمْ وَكَذَلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يَتْرُكْ الطَّرِيقَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُمْ.

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَخَذَهُمْ قَالِمًا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَقَامِ

بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَأَخْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَاسْتَرْعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِبُصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى لَنَا أَهْمًا.

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَكَثَرَتْ أَصْحَابُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں جریر کا نام ذکر نہیں کیا۔ حماد، جراح بن ارطاه سے وہ اسمعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سرہ بن جندبؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہو یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی طرح ہو جائے گا۔

۱۰۸۸: باب یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب

سے نکال دینا

۱۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو "ان شاء اللہ" یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ

کا ترک

۱۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپؐ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا مجھے کیا ہے؟ میں کیوں اپنے والد کی

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَى
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي
مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الصَّحِيحُ حَدِيثُ
قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوَى
سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَجَامِعُوهُمْ فَمَنْ
سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ.

۱۰۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ

وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا ثَنَا جَرِيرٌ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا تَرُكُ فِيهَا إِلَّا
مُسْلِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ
ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا
أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

۱۰۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا

وارث نہیں ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جس کو روٹی کپڑا دیتے تھے میں بھی اسے دوں گا ورنہ جس پر پ خرچ کیا کرتے تھے میں بھی اس پر خرچ کروں گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعیدؓ و عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو اس سند سے صرف حماد بن سلمہؓ اور عبد الوہاب بن عطاءؓ مرویاً بیان کیا ہے یہ دونوں محمد بن عمروؓ سے وہ ابوسلمہؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت کئی سندوں سے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۲ حضرت مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عثمانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعدؓ بھی تشریف لائے پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ بھی آپس میں تکرار کرتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا (یعنی بنیہ) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ان سب نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو ابو بکرؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا خلیفہ ہوں اس وقت آپؐ ور یہ (علیؓ اور عباسؓ) دونوں ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور آپؐ (عباسؓ) اپنے بھتیجے اور یہ (علیؓ) اپنی بیوی کی میراث حسب کرنے لگے۔ اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارا (بنیہ) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سچے اور سچی راہ پر چلنے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حضرت مالک بن انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

ارث بنی فقال ابو بکر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ولكن اغزل من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وسنته يقولته وانفق على من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وسنته يقول عليه وفي الباب عن عمر وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعيد وعائشة حديث أبي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه إنما أسنده حماد بن سلمة وعبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن عمر وعن أبي سلمة عن أبي هريرة وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن أبي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۶۶۲. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْتُمْ كُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُولُونَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَنْتَ لَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تَوَقَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَنْتَ وَهَذَا السِّيَاسِيُّ بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنْ أَبِي أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ ابْنِهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللَّهِ يَغْلُمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاسِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

۱۰۹۰: بَابُ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتَحَ

مَكَّةَ أَنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ
مَالِكِ بْنِ بَرَصَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ يَقُولُ لَا تُغْزَى هَذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلِيمَانَ
بْنِ صُرَيْدٍ وَمُطِيعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ
حَدِيثٌ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِهِ.

۱۰۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ

الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
قَالَ لَيْسَى أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ
غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ إِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ
قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ
الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرُ ثُمَّ
أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرُ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ
عِنْدَ ذَلِكَ تَهَيَّجُ رِيَاخُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ
لِجَيِّشِهِمْ فِي صَلَوَاتِهِمْ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِإِسْنَادٍ أَوْصَلَ مِنْ هَذَا وَقَتَادَةَ لَمْ
يُذَكِّرْ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ مَاتَ النُّعْمَانُ فِي خِلَافَةِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَالْحُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو

۱۰۹۰: بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ كَيْفَ مَوْقِعٍ

نَبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فَرَمَانَ كَمَا آجِزٍ كَيْفَ بَعْدَ

مَكَّةَ فِي جِهَادِهِ كَيْفَ جَاءَ

۱۲۶۳: حضرت حارث بن مالک بن برصاء فرماتے ہیں کہ
میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا
کہ آج کے بعد قیامت تک اس پر چڑھائی نہیں کی جائے گی
یعنی یہ کبھی دارالحرب اور دارکفر نہیں ہوگا۔ اس باب میں ابن
عباس، سفیان بن صرد اور مطیع سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زکریا بن زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی
سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا کی
روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۱: بَابُ قِتَالِ الْمُسْتَحَبِّ

اَوَاقَاتِ

۱۲۶۳: حضرت نعمان بن مقرن فرماتے ہیں کہ میں نبی
اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔ جب صبح طلوع
ہوتی تو آپ ﷺ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے پھر
جب سورج نکل جاتا تو لڑائی شروع کرتے اور دوپہر کے وقت
پھر لڑائی روک دیتے۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔ پھر
زوال آفتاب سے عصر تک لڑتے اور پھر عصر کی نماز کے لئے
ٹھہر جاتے اور پھر لڑائی شروع کر دیتے اور (اس وقت کے
متعلق) کہا جاتا تھا کہ مدد الہی کی ہوا چلتی ہے۔ اور مؤمنین
نمازوں میں اپنے شکروں کے لئے دعائیں بھی کیا کرتے
تھے۔ یہ حدیث نعمان بن مقرن سے بھی منقول ہے۔ اور یہ
سند زیادہ متصل ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں
پایا۔ نعمان کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۱۲۶۵: حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا

اور پھر حویل حدیث نقل کی۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو سورج کے ڈھلنے، مدد کے نزول اور نصرت الہی کی ہواؤں کی انتظار کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علقمہ بن عبد اللہ، بکر بن عبد اللہ مزینی کے بھائی ہیں۔

عُمَرَانُ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَغْبِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مَقْرِنٍ إِلَى الْهَرَمُرَّانِ فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مَقْرِنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَضَرَحَتْ تَزُولُ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيحُ وَيَنْزِلُ النَّصْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ.

۱۰۹۲: باب طيره کے بارے میں

۱۶۶۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد فالی شرک ہے۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو بد فالی کا خیال نہ آتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کر دیتا ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”وَمَا مِنْهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ...“ میرے نزدیک عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابو ہریرہؓ، حابس تمیمیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سلمہؓ یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدوی (یعنی متعدی بیماریاں) اور بد فالی (اسلام میں) نہیں اور میں ذل کو پسند کرتا ہوں۔ پوچھا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ“ ذل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۸: حضرت اس بن ہکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی کام کے لئے تو یہ الفاظ سنا پسند فرماتے ”یا راشد“ (اے ٹھیک راستہ پانے والے)

۱۰۹۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الطَّيْرَةِ

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيْرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنْهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذُوبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ أَبُو عَيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنْهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذُوبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سَلِيمَانُ هَذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسِ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَأَحَبُّ الْقَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْقَالَ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يُسْمَعَ

باراشد یا بجیح هذا حدیث حسن صحیح غریب . یا نصحیح (اے کامیاب) "یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۳: باب جنگ کے متعلق نبی

اکرم ﷺ کی وصیت

۱۶۶۹ حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتے اور اس کیساتھ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اور اسی کے راستے میں جہاد کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ کے مکر ہیں، غنیمت میں چوری نہ کرو، عبد شکنی نہ کرو۔ مثلاً (ہاتھ پاؤں کاٹنا) نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ پھر جب تمہارا دشمن کے ساتھ آمنہ سامنا ہو تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دو اگر وہ لوگ اس میں سے ایک پر بھی راضی ہوں تو تم بھی اسے قبول کر لو اور ان سے جنگ نہ کرو چنانچہ انہیں اسلام کی دعوت دو اور کہو کہ وہ لوگ اپنے علاقے سے مجاہدوں کے علاقے کی طرف چلے جائیں اور انہیں بتادو اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو مجاہدین کے لئے ہے (مال غنیمت) اور ان پر بھی وہی کچھ ہے جو مجاہدین پر ہے۔ (دین کی نصرت و تائید) لیکن اگر وہ لوگ وہاں جانے سے انکار کر دیں تو انہیں بتادو کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جہاد میں شریک ہوں لیکن اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے جنگ کرو۔ پھر اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور رسول ﷺ کی پناہ مانگیں تو انہیں پناہ مت دو۔ ابنتہ اپنی اور اپنے لشکر کی پناہ دے سکتے ہو کیونکہ اگر بعد میں تم عبد شکنی کرو تو اپنے عہد و بیان کو توڑنا اللہ اور رسول ﷺ کے عہد و پناہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ لوگ چاہیں کہ تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے حکم پر فیصلہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ کا کیا حکم ہے تم

۱۰۹۳: باب مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ صَاحَ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْرَوْا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمْلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلْيَدَا إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالِ أَيْتِهَا أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَخَبِّرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَخَبِّرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَخَوَارِبِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَنْهُمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْآخَرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَقْصِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّتَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُحْفَرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّتَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُحْفَرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلُوهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَهُذَا وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرَنٍ وَحَدِيثُ نَزْدَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسکے مطابق فیصلہ کر رہے ہو یہ نہیں۔ یا اسی کی مثل ذکر کریں۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرنؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ أَبَوْا فَتُخَذَ مِنْهُمْ الْجِزْيَةُ فَإِنْ أَبَوْا فَاسُجِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ هَكَذَا زَوَاهُ وَكَيْفٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَزَوَى غَيْرُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرُ الْجِزْيَةِ.

۱۶۷۰: سفیان نے علقمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ وصول کرو اور اگر اس سے (یعنی جزیہ سے) بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کرو۔ وکیع وغیرہ بھی سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے بھی عبدالرحمن بن مہدی سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْيِرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفُطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ خَوَّجْتُ مِنَ النَّاسِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اذان سنی جب مؤذن نے ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ کہا تو فرمایا فطرت اسلام پر ہے۔ پھر جب اس نے کہا ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی۔ حسن ولید سے اور وہ حماد سے اسی سند سے اس حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ فَضَائِلِ جِهَادِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۹۴: باب جہاد کی فضیلت

۱۰۹۴: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جہاد کے برابر کونسا عمل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ دو تین مرتبہ لوگوں نے اس طرح پوچھا۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل اس روزے دار اور نمازی کی سی ہے جو نماز اور روزہ میں کوئی فتور (نقص) نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ مجاہد جہاد سے واپس آجائے۔ اس باب میں شفاء، عبد اللہ بن حبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک، ہزیرہ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کئی سندوں کے منقول ہے۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَعْدُ الْجِهَادِ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكِ الْهَزْرِيَّةِ وَآنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اگر میں اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر اسے زندہ واپس بھیجتا ہوں تو اسے غنیمت اور ثواب کے ساتھ لوٹتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح ہے۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بَرْيَعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَقُولُ اللَّهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَيَّ صَمَانٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْ رَفَعْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرِ أَوْغَنِيمِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۰۹۵: باب مجاہد کی موت کی فضیلت

۱۰۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

۱۶۷۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ

برمرنے والے کی زندگی کے ساتھ ہی اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث فضالہ بن عبیدؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۶: باب جہاد کے دوران روزہ رکھنے

کی فضیلت

۱۶۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرنے والے دورادلوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس برس کا قول نقل کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ابو اسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدینی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کی مسافت تک جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۷: حضرت ابوا، مد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد کے دوران

الْحَوْلَانِیُّ أَنْ عَمَرَ وَبُنْ مَالِكِ الْجَنْبِیُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَیْدٍ یَحْدِثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ یُحْتَمُّ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِی سَبِیلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ یُسَمَّى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى یَوْمِ الْقِیَمَةِ وَیَأْمِنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِیْثُ فَضَالَ بْنِ عُبَیْدٍ حَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِی فَضْلِ

الصَّوْمِ فِی سَبِیلِ اللَّهِ

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ لَهْبَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَشَدِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِی سَبِیلِ اللَّهِ رَخِزَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا أَحَدُ هُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالْآخَرُ يَقُولُ أَرْبَعِينَ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ الْمَدَنِيُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ أُمَامَةَ.

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِی سَبِیلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۹۷: باب جہاد میں مال خرچ

کرنے کی فضیلت

۱۶۷۸: حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف رکی بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۸: باب جہاد میں خدمت گاری

کی فضیلت

۱۶۷۹: حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا۔ معاویہ بن ابی صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ اس سند میں زید کے متعلق اختلاف ہے۔ ولید بن جمیل یہ حدیث قاسم ابوعبدالرحمن سے وہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۰: یہ حدیث ہم سے زیاد بن ایوب، یزید بن ہارون کے واسطے سے وہ ولید بن جمیل سے وہ قاسم ابی عبدالرحمن سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ افضل ترین صدقہ جہاد میں خیمہ کا سایہ مہیا کرنا یا خدمت کے غلام

أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَمَامَةَ.

۱۰۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاكِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِمَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِي أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةٌ فَحَلِيَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدَّرُوهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَخُوْلِفَ زَيْدٌ فِي بَعْضِ إِسْنَادِهِ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ زَيَْادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي

دینا یا اوتنی دینا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور معاویہ بن ابی صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

سَبِيلَ اللَّهِ وَمِنْبَحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طُرُقُهُ فَحُلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

۱۰۹۹: باب غازی کو سامان جنگ دینا

۱۰۹۹: بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۱۶۸۱: حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کو سامان مہیا کرے گا وہ بھی جہاد کرنے والوں کے حکم میں شامل ہے۔ (یعنی مجاہد ہے) اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل و عیال کی (بطور غائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ ذُرْسْتٍ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الثَّوَجِي.

۱۶۸۲: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد (یعنی اسلحہ وغیرہ) فراہم کیا اس کے اہل و عیال کی نگرانی کی پس اس نے جہاد کیا۔ (یعنی اسے بھی جہاد کا ثواب ملے گا)۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامان جہاد فراہم کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۶۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۱۱۰۰: باب فضیلت جس کے

۱۱۰۰: بَاب مَنِ اغْبَرَّتْ قَدْ

مَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۶۸۵. حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحَقْنِي غَايَةُ بْنُ رَافِعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبَشِّرْ فَإِنَّ خَطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عُبَيْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَسْحَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ.

۱۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانٌ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ.

۱۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ شَابِ

شَيْبَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السَّمِطِ قَالَ يَأْكُمُ بْنُ مَرْثَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

قَدَمُ اللَّهِ كَ رَا سْتِے مِیں غُبَارِ آ لُودِ هُوں

۱۶۸۵. حضرت یزید بن ابومریم کہتے ہیں کہ عباہ بن رفاعہ بن رافع مجھے جمعہ کی نماز کے سنے جاتے ہوئے ملے تو انہوں نے فرمایا خوشخبری سن لو۔ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابوعبس سے سنا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوعبس کا نام عبد الرحمن بن جبیر ہے۔ اس باب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ اور برید بن ابومریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ شامی ہیں۔ ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور برید بن ابومریم کوئی کے واعد صحابی ہیں، ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۱۰۱: باب جہاد کے غبار

کی فضیلت

۱۶۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گردوغبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ مدنی کے مولیٰ ہیں۔

۱۱۰۲: باب جو شخص جہاد کرتے

ہوئے بوڑھا ہو جائے

۱۶۸۷: سالم بن ابوجعد سے روایت ہے کہ شرجیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم و اضافہ سے

احتیاط کریں۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو یہ بڑھا پا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اعمش بھی عمرو بن مرہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث منصور، سالم بن ابی جعد سے بواسطہ ایک شخص سے بھی نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۶۸۸: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا بوڑھا ہو گیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حیوہ بن شریح، یزید حمصی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۰۳: باب جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے

کی فضیلت

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوتی ہے اور گھوڑے کی تین حیثیتیں ہیں۔ ایک آدمی کے لئے اجر کا باعث، ایک کے لئے باعث پردہ، اور ایک کے لئے وبال جان۔ جس کے لئے ثواب کا باعث ہے یہ شخص ہے جو گھوڑے کو جہاد کے لئے رکھتا ہے اور اسی کے لئے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا باعث ہے اور جب بھی وہ اس کے پیٹ میں کوئی چیز (یعنی چارہ وغیرہ) ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس (آدمی) کے لئے اس کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، زید بن اسم سے وہ ابوصراح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَرَقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْئَةً فِي الْأِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَرْثَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ هَكَذَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَأَذْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مَرْثَةَ فِي الْأَسْنَادِ رَجُلًا وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مَرْثَةَ وَيُقَالُ مَرْثَةُ بْنُ كَعْبِ الْبَهْرِيِّ وَالْمَعْرُوفُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثُ.

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَبِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْئَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَحَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْحَمَصِيِّ.

۱۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَرْبَاطٍ

فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَغْفُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الْبَدِي هِيَ لَهْ أَجْرٌ فَأَلْبَدِي يَنْجِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَعْدُهَا لَهُ هِيَ لَهْ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بَطُونِهَا شَيْءٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِأَلْسِنِهِمُ الْوَاحِدَ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ صَانِعَهُ يَخْتَصِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُحِدِّ بِهِ قَالَ أَرْمُوا وَارْكَبُوا وَلَئِنْ تَرَمُّوا أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ تَرَكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسٍ وَتَأْيِيهِ فَرَسَهُ وَمَلَأَعْتَهُ أَهْلَهُ فَأَنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ وَعُمَرِ بْنِ عَبْسَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلٌ مُعَرَّرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ.

۱۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرْسِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ ثَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ

۱۱۰۴: بَابُ اللَّهِ كَرَأْسِهِ فِي تِيرَانِ دَازِي

كِي فَضِيلَتِ كَرَأْسِهِ فِي

۱۶۹۰: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسینؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ کارگر (یعنی تیر بنانے والا) جو اس کے بنانے میں ثواب کی امید رکھے، تیر انداز (تیر چلانے والا) اور اسی کے لئے تیروں کو اٹھ کر رکھنے اور اسے دینے والا پھر فرمایا تیر اندازی اور سواری سیکھو اور تمہارا تیر پھینکنا میرے نزدیک سواری سے زیادہ بہتر ہے پھر ہر وہ کھیل جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل (بے کار) ہیں۔ سوائے تیر اندازی، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا یہ تینوں صحیح ہیں۔

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ اس باب میں کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمروؒ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲: ابونعیم سلکی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے تو اس کا ایک تیر پھینکنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونعیم کا نام عمرو بن عبسہ سلکی ہے۔ عبداللہ بن ازرق، عبداللہ بن زید ہیں۔

۱۱۰۵: بَابُ جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

كِي فَضِيلَتِ

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ

انہیں آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روٹی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دی۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شعیب بن رزق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶: باب شہید کا ثواب

۱۶۹۴: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی رو میں سبز پرندوں کے اندر ہیں جو جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ”درخت فرمایا“ یا ”پھل“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۶۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے۔ ایک شہید، دوسرا حرام سے بچنے اور شبہات سے پرہیز کرنے والا اور تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) ہو جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ جبرائیلؑ نے فرمایا قرض کے علاوہ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا قرض کے علاوہ۔ اس باب میں کعب بن جحرؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، اور ابو قتادہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابو بکرؓ کی روایت سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوئی) کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاریؒ کا اس حدیث کی طرف اشارہ ہو جو حمید، انسؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ زَيْنَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رَزِيْقٍ.

۱۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الشَّهْدَاءِ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَغْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُرَضٌ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنُ عِبَادَةِ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَاهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ إِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الدَّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ قَتَادَةَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ أَرَى أَنَّهُ أَرَادَ حَدِيثَ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يُرََّ

جَعَّ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا شَهِيدٌ

آپ ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں سے کوئی دنیا کی طرف لوٹنا نہیں پسند کرے گا سوائے شہید کے۔

۱۶۹۷: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائے اور وہ دنیا میں واپس جانا پسند کرے اگرچہ اس سے بھلائی (جنت کے عوض دنیا و دنیا سمیت عطا کر دی جائے) البتہ شہید شہادت کی فضیلت اور مرتبہ کی وجہ سے ضروریہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں جائے اور دوبارہ قتل کر دیا جائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۰۷: باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء

کی فضیلت

۱۶۹۸: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار قسم کے لوگ ہیں ایک وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو بچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور فرمایا ”اس طرح“ اس کے ساتھ سراٹھایا یہاں تک آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آنحضرت ﷺ کی گری یا حضرت عمرؓ کی۔ دوسرا وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن سے مقابلہ میں خوف کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ پھر ایک تیسرا ہے کہ اس کے لگے اور اسے قتل کر دے۔ تیسرا وہ مؤمن جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہو گئے ہوں اور دشمن سے ملاقا (یعنی مقابلہ) کے وقت اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔ چوتھا وہ مؤمن جو گنہ گار ہوتے ہوئے دشمن سے مقابلہ کے وقت اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُبَيْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يُرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا لِشَهِيدٍ نَسِمًا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يُرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الشَّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَصَالَهَ بْنَ غُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدَّ إِلَّا يَمَانُ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوتهُ فَلَا أَذْرَى قَلَنْسُوتهُ عُمَرُ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوتهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدَّ إِلَّا يَمَانُ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَلَمَّا ضَرَبَ جِلْدَهُ بِشَوْكٍ طَلَحَ مِنَ الْجُنِّ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرِبَ فَفَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاحِرَسَيْنَا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى سَعِيدٌ

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابویوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

بُنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَشْيَاحٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۰۸: باب سمندر کے راستے جہاد کرنا

۱۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۶۹۹: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامتؓ کی بیوی ام حرام بنت طحانؓ کے ہاں نبی اکرم ﷺ جایا کرتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے کے لئے آپ ﷺ کو روک لیا۔ آپ ﷺ سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو ہنسنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ؛ کسی بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو سمندر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے سوار ہیں گویا کہ وہ لوگ تختوں پر بادشاہ ہیں یا فرمایا کہ بادشاہ کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ اس پر آپ ﷺ نے ام حرامؓ کے لئے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ سر مبارک رکھا اور سو گئے اور اسی طرح ہنستے ہوئے اٹھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ اب کسی چیز پر ہنس رہے ہیں۔ فرمایا میرے کچھ عجب پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہیں پھر اس طرح فرمایا جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ ام حرامؓ نے دوبارہ دعا کے لئے درخواست کی۔ فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ چنانچہ ام حرامؓ، حضرت معاویہؓ کے زمانہ (خلافت) میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر اپنی سواری سے گر گئیں اور شہید ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت طحانؓ، ام سلیم کی بہن اور انس بن مالکؓ کی خالہ ہیں۔

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَحَسَنَتْهُ تَقْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَى غَزَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ نَجَسَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَى غَزَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَحْوُ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتُ أُمُّ حَرَامِ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَضَرَعَتْ عَنْ ذَابِتِهَا حِينَ غَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمِّ سَلِيمٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۱۱۰۹: باب جو ریا کاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے

۱۷۰۰: حضرت بومویؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے ہارے میں پوچھا گیا جو ریا کاری، غیرت یا اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کہ ان میں کون اللہ کی راہ میں ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند رہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو نیت کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے (ہجرت) کی اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لئے اس نے کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انسؒ، سفیان ثوریؒ اور کئی ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱۰: باب جہاد میں صبح و شام چلنے

کی فضیلت

۱۷۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور ایک کمان یا ایک ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں آجائے تو آسمان وزمین کے درمیان پوری کائنات روشن اور خوشبو سے بھر جائے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کی اور زہنی بھی دنیا و مافیہا (یعنی جو

۱۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّافِعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِى رَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ .

۱۱۱۰: بَابُ فِي فَضْلِ الْعُدْوَةِ

وَالرَّوَّاحِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعْدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْحَبَةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَرْضٍ لَا ضَاءَ ثَمَافِيْنَهُمَا وَلَمَلَاءَ ثَمَابِيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَتَصِفُّهَا عَلَى

کچھ دنیا میں ہے) سے بہتر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۳: حضرت کبل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح چلن دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا وہ فیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابویوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حازم، غرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلیمان ہے اور یہ کوئی ہیں۔

۱۷۰۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھاٹی پر گزر رہا اس میں بیٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انٹین بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی میں رہتا۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ پس جب تک آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا فرمایا ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لئے کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تم لوگوں کی بخشش فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں۔ لہذا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے فَوَاقِ نَافِقَةٍ (یعنی اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ) کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: باب بہترین لوگ کون ہیں

۱۷۰۶: حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

رَأْسُهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۱۷۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ عَنْ أَبِي الْاَحْمَرِ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الْدَلِيُّ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الْكُوفِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانٌ هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشَجَعِيَّةِ. ۱۷۰۵: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ بْنُ أَصْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَنِ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُعْبٍ فِيهِ غَيِّنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعَجَبَتْهُ لَطِيبُهَا فَقَالَ لَوْ اِعْتَزَلْتُ النَّاسَ لَفَقُمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَنْ أَلْعَلَّ حَتَّى اسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنْ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَواتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يُغْفَرََ اللَّهُ لَكُمْ وَيَدْخُلَكُمْ الْجَنَّةَ اغْرَوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقِ نَافِقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ إِلَى النَّاسِ خَيْرٌ

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ

آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے متعلق نہ بتاؤں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اس کے بعد کونسا آدمی افضل ہے۔ وہ شخص جو اپنی بکریاں لے کر مخلوق سے جدا ہو گیا لیکن اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں۔ بدترین شخص وہ ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے۔ ورا سے نہیں دیا جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۱۱۲: باب شہادت کی دعا مانگنا

۱۷۰۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کیساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ یہ حدیث سن صحیح ہے۔

۱۷۰۸: حضرت بھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبد الرحمن بن شریح کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن صالح بھی یہ حدیث عبد الرحمن بن شریح سے نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔ اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۱۳: باب مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے

والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت

۱۷۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

الْأَشَجَّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمَسَّكٍ بَعْنَانٍ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَنْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُعْنَمٍ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَيْسَرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنَى أَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اسْكَنْدَرَانِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۱۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَجَاهِدِ

وَالْمَكَاتِبِ وَالنَّائِكِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری کی نیت سے نکاح کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۰: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اونٹنی کے دوسرے دودھ دینے کے درمیان جتنا وقت جہاد کیا اس کے لئے قیمت واجب ہے اور جس شخص کو جہاد کے دوران ایک زخم یا کوئی چوٹ بھی لگ گئی وہ آدمی قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱۳: باب جہاد میں زخمی ہونے

کی فضیلت

۱۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں میں سے زخمی ہونے والوں کو خوب جانتا ہے اور کئی زخمی مجاہد ایسا نہیں کہ قیامت کے دن خون کے رنگ اور مشک کی سی خوشبو کیساتھ حاضر نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۱۱۵: باب کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے یا کونسا عمل بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد عمل کی کوہان ہے (یعنی افضل ترین ہے) عرض کیا گیا اس

سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاجِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنْ غَزَرَ مَا كَانَتْ لَوْ أَنَّهَا الرُّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

مَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدِّمِّ وَالرَّيْخُ رِيحُ الْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۵: بَابُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَبِيلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ دَسْنَامُ الْعَمَلِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ

کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مقبول۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

باب ۱۱۱۶

۱۷۱۳: حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو مفلوک الحاس تھا کہنے لگا کیا آپ نے خود یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا ”ہاں“۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص اپنے دوستوں میں واپس گیا اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اپنی تلوار کی مین توڑ ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمران جو نبی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کا نام ابو بکر بن ابی موسیٰ ہے۔

باب ۱۱۱۷: کون سا آدمی افضل ہے

۱۷۱۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا شخص افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ عرض کیا گیا پھر کون۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مومن جو گھائیوں میں سے کسی گھٹی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۱۸

۱۷۱۵: حضرت مقدم بن معد یکربؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات

شئیں: یا رسول اللہ قال ثم حُجَّ مَبْرُورٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۱۱۶

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبُعِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثَ الْهَيْئَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفَنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيِّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ.

باب ۱۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلَ

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا نَحْنُ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شِرِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۱۱۸

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ نَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی س کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں پنا ٹھکانہ دیکھ جیتا ہے۔ عذاب قبر سے محفوظ اور قیامت کے دن کی بھی تک وحشت سے مومن کر دیا جاتا ہے۔ اس کے سر پر ایسے یہ قوت سے جڑا ہوا قار کا تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اور اس کی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے اور ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرے گا۔ البتہ شہید ضرور اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں اور اس کی وجہ وہ انعام واکرم ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

۱۷۱۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسدی سرحدات کی) گمرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام راسخوں سے بہتر ہے پھر ایک صبح ایک شام اللہ کی راہ میں چنانچہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوزا رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور س کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۹: محمد بن منذر کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ، شریحیل کے پاس سے گزر رہا تھا وہ اپنے مربط میں تھے جس میں رہنا ان پر اور ان کے ساتھیوں پر شاق گزر رہا تھا۔ سلمان نے فرمایا اب اتن سمط کی

بِئْسَ مَعْدَنَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدٍ يُكْرِبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ بَيْتٌ خِصَالٌ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْقَزَعِ الْكَبِيرِ وَيُؤْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلِرَوْحٍ ائْتَمَنَ وَسَبْعِينَ رُوحَةً مِنَ الْخُورِ الْعَجِينِ وَيُشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هُثَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتَّى أَقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكِرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَالرَّوْحَةُ سِرُّهَا الْعَمْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْعَدُوَّةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَى غُمَرُثَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَرَوَاهُ مَرْسَلُ مَانُ الْفَارِسِيِّ شَرِّ حَيْلِ بْنِ السَّمِطِ وَهُوَ فِي مِرَاطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَنِ

میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

أَصْحَابُهُ فَقَالَ إِلَّا أَحَدٌ تُكَبَّرُ يَا ابْنَ السَّمُطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطَ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَقْضَلُ وَرَبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وَقِيَ فَنَتَى الْقَبْرِ وَنُمِيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(ن) : مرابط سے مراد ہے کہ وہ چوکی پر پہرہ دے رہتے تھے۔

۱۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہاد کے بغیر ملاقات کرے گا تو گویا کہ وہ اپنے دین میں کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ یہ حدیث مسلم کی اسماعیل بن رافع کی روایت سے غریب ہے۔ کیونکہ اسماعیل کو بعض محدثین ضیف کہتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔ (یعنی اسماعیل بن رافع)۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر نے حضرت سلمان فارسی سے ملاقات نہیں کی۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث کھول سے وہ شریل بن سمط سے وہ سلمان سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ آثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَاثَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ سَلْمَانَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ السَّمُطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۷۲۱: حضرت عثمان کے مولیٰ ابو۔ الح کہتے ہیں کہ میں نے عثمان کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تم لوگوں سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا منسب سمجھا تا کہ ہر آدمی اپنے لئے۔ دمن سب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔ یہ حدیث اس

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ رُوِيَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْرِ يَقُولُ ابْنِي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفَرُّقَكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ ابْنُ أَحَدٍ تَكْمُوهُ لِيَخْتَارَ، افْرُوْا لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ اللَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْفِ يَوْمٍ فِي مَسَاوَاهِ مِنَ الْمَسَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ

أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ بُرْكَانٌ.

سند سے حسن غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابو صالح کا نام بزرگان ہے۔

۱۷۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا قَتَلْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَيْسَى قَتَلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقُرْصَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۳: حضرت ابو امامہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دونشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں ہے۔ جہاں تک دونشانوں کا تعلق ہے تو ایک وہ اثر جو جہاد میں چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو اور دوسرا وہ اثر (یعنی نشان) جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوئی فرض ادا کرتے ہوئے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَتَلْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَتَلْنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَالْأُخْرَى قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةٌ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآخَرَانِ فَأَتَرَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَتَرَفِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَايِضِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

أَبْوَابُ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جِهَادُكَ بَابُ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۱۹: بَابُ فِي أَهْلِ الْعُدْرِ ۱۱۱۹: باب اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت

کی اجازت

فِي الْقُعُودِ

۱۲۴: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شائے کی ہڈی یا تختی رو۔ آپ ﷺ نے اس پر آیت لکھی ”لَا يَسْتَوِي“ یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت عمرو بن ام مکتومؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کیا میرے لئے (عدم شرکت کی) اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ“ یعنی اہل عذر وغیرہ جن کے بدن میں کوئی نقص ہو اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث سیمن تمیمی کی ابو جحش سے نقل کی گئی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے ابوالحسن سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۲۰: باب جو والدین کو چھوڑ کر

جہاد میں جائے

۱۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ”ہاں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارا رہائے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث منقول ہے۔ یہ

۱۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْشَوْنِي بِالْكَيْفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ حَتَّى ظَهَرَ فَقَالَ هَلْ لِي رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ

إِلَى الْعَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

۱۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ الْكَوَالِدُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالُوا فَمَعَهُمَا فَجَاهِدُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو العباسؒ نابینا شاعر ہیں اور کی ہیں۔
ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۱۱۲۱: باب ایک شخص کو بطور

لشکر بھیجنا

۱۷۲۶: حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ ابن جریجؒ نے ارشاد ربانی
”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ“
کی تفسیر میں فرمایا کہ عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدیؒ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطور لشکر بھیجا (یعنی وہ چھوٹا
لشکر جو لشکر میں سے الگ کر کے بھیجا جائے)۔ یہ حدیث یحییٰ
بن مسلم، سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن
جرىج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۲: باب اکیلے سفر کرنے کی

کراہت کے بارے میں

۱۷۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہائی
کے نقصان کے متعلق کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو
کبھی کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

۱۷۲۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے
دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک سوار شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار
ہیں (یعنی لشکر میں) حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اس
حدیث کو صرف اس سند یعنی عاصم کی روایت سے جانتے ہیں
اور عاصم محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو کے صاحبزادے
ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو حسن ہے۔

۱۱۲۳: باب جنگ میں جھوٹ اور فریب

وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْأَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ
السَّائِبُ بْنُ فُرُوخٍ.

۱۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَاحِدَةٍ

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حُذَافَةَ بْنُ قَيْسٍ بْنُ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَحْيَىٰ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ
جُرَيْجٍ.

۱۱۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ الْبَصْرِيُّ تَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَغْنَى وَحْدَهُ.

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ تَنَا
مَعْنُ تَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ عُمَرَ
وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاَكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ
شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ
حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَحْسَنُ.

۱۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

۷۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَضْرِيُّ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَحْنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَى

۷۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةٍ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةٍ قُلْتُ وَأَيُّهُنَّ كَانَ أَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْمُشِيرِ أَوِ الْعُسَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ

وَالْتَعْيِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۷۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدْرَ لِبْلَاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا مَنْ هَذَا الْوَجْهَ وَسَالَتْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحَيْثُ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَفَهُ بَعْدُ

کی اجازت

۷۲۹ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسماء بنت زید رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۴ : باب غزوات نبوی

کی تعداد

۷۳۰ : حضرت ابوالحسن کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد پوچھی گئی۔ انہوں نے فرمایا ”انہیں غزوات“ میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ فرمایا ”سترہ غزوات میں“ میں نے پوچھا پہلی جنگ کونسی تھی۔ فرمایا: ”ذات العسیراء“ یا فرمایا ”ذات العسیراء“۔

۱۱۲۵ : باب جنگ میں صف بندی

اور ترتیب

۷۳۱ : حضرت عبد الرحمن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر ہمیں رات ہی سے مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔ اس باب میں ابو ایوبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاقؒ نے عکرمہ سے احادیث سنی ہیں۔ میں (امام ترمذی) امام بخاریؒ سے مد تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں چھی رائے رکھتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

۱۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ

عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَرْبُودُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْزِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو أَعْلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۶: بَابُ لُزَائِي كَالْوَقْتِ

وَعَاكِرْنَا

۱۷۳۲: حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ... الخ“ اے اللہ! کتب کو اتارنے والے اور جہد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَمَرٍ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَمَارٍ هُوَ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءٌ أَبْيَضٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَمَارٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَالَّذِي هُنَّ بَطْنٌ مِنْ بَجِيلَةَ وَعَمَارُ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيَكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۱۲۷: بَابُ الشُّكْرِ كَالْحَبْلِ جَنْدُ

۱۷۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطے سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا۔ متعدد راویوں نے شریک سے وہ عمار سے وہ ابو زبیر سے اور وہ جابر سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سرمہارک پر کالے رنگ کی پکڑی تھی۔ ہم بخاریؒ نے فرمایا اصل حدیث یہی ہے۔ ”دھن“ قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ سے عمار بن معاویہ مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوفی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۱۲۸: بَابُ فِي الرِّايَاتِ

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ زَائِلَةَ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

۱۱۲۸: بَابُ بَرَزَةِ جَنْدُ

۱۷۳۴: حضرت یونس بن عبید جو محمد بن قاسم کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے

کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا اور چوکور تھا اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، حارث بن حسانؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحق بن ابراہیم ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۱۲۹: باب شعار

۱۷۳۶: حضرت مہلب بن ابو صفرة کسی ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رات کے وقت تم لوگوں پر حملہ کر دیا جائے تو تمہارا شعار یہ ہے ”حَمْلٌ لَا يَنْصُرُونَ“ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ بعض حضرات نے ابو علق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے ابھی بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرة، نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۱۱۳۰: باب رسول اللہ ﷺ

کی تلوار

۱۷۳۷: حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی ہے اور انہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ

إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اسْأَلَهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيلَمْ وَرَوَى عَنْهُ أَيُّضًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ هُوَ السَّالِحَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزٍ لَا حَقَّ بَنُ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلَوَاءُ هُ أَبْيَضُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعَارِ

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ أَبِي صَفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ بَيْتُكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حَمْلٌ لَا يَنْصُرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ وَهَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرَوَى عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بَنُ أَبِي صَفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۱۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ

۱۔ شعار سے مراد وہ الفاظ ہیں جو یک دوسرے کو جاننے کے لیے جاتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہر آدمی ہے۔ یعنی خلیفہ الفاذ کا

وسلم کی تلوار بنوحیف کی تلواروں کی طرح کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قحان، عثمان بن سعد کا تب کو حافضہ کی وجہ سے ضیف قرار دیتے ہیں۔

۱۱۳۱: باب جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام مرظہ ان کے قریب پہنچے تو ہمیں دشمن کے منے کی خبر دی اور روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم سب نے افطار کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۲: باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا

۱۷۳۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہتے تھے۔ پھر فرمایا اس میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ ہم نے اسے دریا کے پانی کی طرح سبک رفتار پایا۔ اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کچھ خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مندوب نامی عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۳: باب لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا

۱۷۴۱: حضرت براء بن عازب سے کسی شخص نے کہا ابوہریرہؓ یہ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فرار ہو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم صرف چند جدباز لوگوں نے فرار کی

انہ صانع سیفہ علی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان حقیقاً هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد تكلم يحيى بن سعيد القطان في عثمان بن سعد الكاتب وضعفه من قبل حفظه.

۱۱۳۱: باب فی الفطر عند القتال

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَأَذَّنَا بِإِقْدَاءِ الْعِدَّةِ وَفَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۲: باب مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَرَجِ
۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مُنْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَرَجٍ وَأَنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ فَرَجٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مُنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَجٍ وَأَنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۳: باب مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ الْمُرَّاءِ عَنْ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَحُلْ أَهْرُزْهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راہ اختیار کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نہیں اور جن لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی ان سے ہوازن کے تیر اندازوں نے مقابلہ کیا۔ آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ یہ اعلان فرما رہے تھے، میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین کے موقع پر اپنی دونوں جماعتوں کو فرار کی راہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماتھ صرف سو (۱۰۰) آدمی باقی رہ گئے۔ یہ حدیث عبید اللہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ خفی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ ایک آواز سن کر خوف زدہ ہوئے۔ تحقیق کے لئے لٹکے تو نبی اکرمؐ انہیں حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ٹنگی پیچھے پر سوار (واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ ﷺ نے تلوار نکال رکھی تھی۔ فرمایا مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سمندر کے پانی کی طرح پایا ہے۔ (یعنی تیز رفتور)۔

۱۱۳۴: باب تلوار اور اس کی زینت

۱۷۴۴: حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ حال یہ کہ میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو فرمایا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہود کے (دادا کا نام،

یا اباعمارہ قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ولى سرعان الناس تلقىهم هوارى بالنبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته وأوسفيان بن الحارث بن عبدالمطلب أخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنا النبي لا كذب أنا ابن عبدالمطلب وفي الباب عن علي ابن عمر هذا حديث حسن صحيح.

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْنَا يَوْمَ حَنْيْنٍ وَإِنَّ الْفَيْتَنَيْنِ لَمُؤَلَّتَيْنِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ رَجُلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لَا بِيَّ طَلْحَةَ عُرِيٍّ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَاغُوا لَمْ تَرَاغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بِحَرَايَعِي الْفَرَسَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۴: باب ما جاء في السيوف وحليتها

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجْبِرٍ عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ دَهَبٌ وَفِصَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِصَّةِ كَانَتْ فِصَّةً السَّيْفِ فَصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ

غَرِيبٌ وَجَدَ هُوْدُ اسْمُهُ مَزِيْدَةُ الْعَصْرِىُّ.

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَصْطَةِ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَصْطَةِ.

مزیدہ عصری تھ۔
۱۷۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔

۱۱۳۵: باب زُرَّه

۱۷۳۶: حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر زور رہا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ جب پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اس طرح اس پتھر پر چڑھ کر سیدھے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے اس عمل کی وجہ سے (شفاعت یا جنت) واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۳۶: باب ما جاء في المغفر

۱۷۳۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود (ضرب وغیرہ سے بچنے کے لئے) تھی۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمکا ہوا ہے۔ فرمایا اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

۱۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّرْعِ

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانُ يَوْمَ أُحُدٍ نَهَضَ إِلَى الصُّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصُّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ.

۱۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَغْفَرِ

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامُ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكُتَيْبَةِ قَالَ اقْتُلُوهُ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرُ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۱۳۷: باب ماجاء فی فضل الخیل

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْحَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا جُرُوا الْمَغْمُومُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ غَمَرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَالْمُغِيرَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ إِمَامٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۱۱۳۸: باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَنُّ الْخَيْلُ فِي الشُّقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِزَاحٍ عَنْ أَبِي قَنَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ إِلَّا دُهُمُ إِلَّا فَرَحُ إِلَّا رُكْمٌ ثُمَّ إِلَّا فَرَحُ الْمُحْجَلِ طَلِقَ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمُ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ التَّسْيَةِ

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَادٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ حَرِيرٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ حَبِيبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

۱۱۳۷: باب گھوڑوں کی فضیلت

۱۷۳۸: حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر (یعنی بھلائی) ہندھی ہوئی ہے اور وہ اجر اور قیمت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جریرؓ، ابو ہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابو جعد باریقی کے بیٹے ہیں۔ انہیں عروہ بن جعد بھی کہتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر ایک (امام عادل ہو یا غیر عادل) کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔

۱۱۳۸: باب پسندیدہ گھوڑے

۱۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں میں سے سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۵۰: حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہیں جن کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہو اور پھر وہ گھوڑے جن کے دونوں ہاتھ، پیر اور پیشانی سفید ہوں سوائے دائیں ہاتھ کے اور پھر اگر کالے رنگ کے نہ ہوں تو ان ہی صفات والا سیاہی، کل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

۱۷۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں یزید بن حبیب سے سی روایت کی مثل اور سی روایت کے ہم معنی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۳۹: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

۱۱۳۹: باب ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَدْبِخِي نُسْ سَعِيدٌ ثَنَا سَفِينُ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشَّكَالَ فِي الْخَيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخُفَعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عُمَرَ وَبْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَذِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي أِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدَّثْتَنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثْتَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَيْنٍ فَمَا أَخْرَجَ مِنْهُ حَرْفًا.

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْزَقِيُّ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْخَفِيَاءِ إِلَى ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَهْيَالٍ وَمَالُهُمْ يَضْمَرُ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَلَّبَ بَنِي فَرَسِي جِدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَابِرٍ وَأَنَسٍ وَغَائِثَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي دُؤْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَقَى الْإِفْئِي فَضْلٍ أَوْ خُبٍّ أَوْ هَافٍ .

۱۱۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ

۱۱۴۰: باب گھڑ دوڑ

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْزَقِيُّ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْخَفِيَاءِ إِلَى ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَهْيَالٍ وَمَالُهُمْ يَضْمَرُ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَلَّبَ بَنِي فَرَسِي جِدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَابِرٍ وَأَنَسٍ وَغَائِثَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي دُؤْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَقَى الْإِفْئِي فَضْلٍ أَوْ خُبٍّ أَوْ هَافٍ .

۱۷۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑوں کی ہڈیوں سے ٹھیکہ اور دھڑکڑائی جو تقریباً چھ میل کا فاصلہ تھا اور غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان ٹھیکہ اور دھڑکڑائی سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لیکر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، جابر، انس، اور عائشہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

تَنْزِي الْحُمْرِ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ إِهْرِيمَ ثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَنَ نَافِئُونَ النَّاسَ بِشَيْءٍ إِلَّا بَلَّغْتَ أَمْرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هَذَا فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُمْ فِيهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِفْتَا ح

بِصَعَالِيكَ الْمُسْلِمِينَ

۱۷۵۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي ضَعْفَانِكُمْ فَإِنَّمَا تَرْزُقُونَ وَتَنْصُرُونَ بَضْعَانِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَجْرِ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا أَجْرَسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

۱۱۴۱: بَابُ گھوڑی پر گدھا چھوڑنے

کی کراہت

۱۷۵۵. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ مامور تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں (اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ ہاں تین چیزوں کا ضرور حکم دیا۔ ایک یہ کہ وضو اچھی طرح کریں دوسرا یہ کہ صدقہ نہ کھائیں اور تیسرا یہ کہ گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔ اس باب میں حضرت علیؑ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جہضم سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حدیث ثوری غیر محفوظ ہے۔ اس میں ثوری نے وہم کیا ہے۔ صحیح حدیث وہی ہے جو اسماعیل بن علیہ عبدالوارث بن سعید، ابو جہضم سے وہ عبید اللہ بن عبید اللہ بن عباسؓ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۲: بَابُ فَقَرَاءِ مَسَاكِينٍ سَعْدَائِ

خیر کرانا

۱۷۵۶. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو کیونکہ تم لوگوں کو رزق اور مدد کمزوروں ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳: بَابُ گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

۱۷۵۷. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان رنٹھاء کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتیا گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳: باب جنگ کا امیر مقرر کرنا

۷۵۸: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر علی بن ابی طالبؓ اور دوسرے کا خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا جب لڑی ہو تو علیؓ سب پر میر ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک ہندی لے لی۔ اس پر خالدؓ نے میرے ہاتھ آحضرت ﷺ کو خط بھیجا، جس میں حضرت علیؓ کے اس فعل کا ذکر تھا۔ جب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ کا چہرہ مبارک خط پڑھ کر متغیر ہو گیا پھر فرمایا: تم اس شخص میں کیا دیکھتے ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے؟ عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف احوال بن جواہر کی روایت سے جانتے ہیں اور ”بشیء بہ“ کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

۱۱۴۵: باب امام کے بارے میں

۷۵۹: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو تم سب گمران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا گمران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی گمران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا گمران ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ سنو تم سب ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو

وأم حنیئۃ وأم سلمۃ هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۱۴۴: باب مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رِيَّادٍ قَالَ لَا حَوصَ بِنُ جَوَابِ أَبُو الْجَوَابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيَّ بْنَ خَالِدٍ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَمِي قَالَ فَافْتَتَحْ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاتَّخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِي بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَخْوَصِ بْنِ جَوَابٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ يَشِي بِهِ يَعْنِي التَّمِيمَةَ.

۱۱۴۵: باب مَا جَاءَ فِي الْأِمَامِ

۷۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ النَّافِعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كُنْكُمْ رَاعٍ وَكُنْكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا مِيرُ الدُّدَى عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمِرَاةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتٍ نَعْلَهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَنْدَرَاةُ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَرَوَاهُ ابْرَاهِيمُ بْنُ نَسَارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُوْدَةَ

موسیٰ سے بھی روایت منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے جب کہ ابو موسیٰؓ اور انسؓ کی حدیث غیر محفوظ ہیں۔ یہ حدیث ابراہیم بن بشر، راوی سفیان سے وہ بریدہ سے وہ ابو بردہ سے ابو موسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم بن بشر نے سنائی۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ کئی راوی سفیان سے اور وہ بریدہ بن ابی بردہ سے مرسل نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اسحق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مکران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے مکران بنایا۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ قتادہ سے اور وہ حسن سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۶: باب امام کی اطاعت

۱۷۶۰: حضرت ام حصین احمیہ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ اوداع کے موقع پر نبی اکرمؐ کا خطبہ سنا۔ آپؐ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے پیٹے ہوئے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور گر کسی جھشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگرچہ کن کٹا ہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سنو اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عمرؓ باض بن سریہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ام حصین سے منقول ہے۔

۱۱۴۷: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

میں مخلوق کی اطاعت کا عز نہیں

۱۷۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر سننا اور نہ ماننا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نہ

عن ابی ہریرۃ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احمر بنی بدلیک محمد بن ابراہیم بن بشر قال محمد ورواہ غیر واحد عن سفیان عن ثرید عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلًا وهذا أصح قال محمد وروی اسحاق بن ابراہیم عن معاذ بن ہشام عن ابیہ عن قتادہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ سائل کل راع عما استرعاه سمعت محمدًا یقول هذا غیر محفوظ وانما الصحیح عن معاذ بن ہشام عن ابیہ عن قتادہ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلًا

۱۱۴۶: بَاب مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعِزَّارِيِّ خُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ الْحَضِيصِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ رِدْءٌ قَدِ انْفَضَّ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِلِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَصَلَةٍ غَضْبَةٍ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدِّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ أُمِّ حَضِيصٍ

۱۱۴۷: بَاب مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ

فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَاهِعٍ عَنْ أَنَسٍ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

پسند کرے۔ بشرطیکہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سنا واجب ہے۔ اور نہ ہی اطاعت کرنا۔ اس باب میں حضرت سی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفرلہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۸: باب جانوروں کو لڑانا اور

چہرہ داغنا

۱۷۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۳: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث شریک، اعمش سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۹: باب بلوغ کی حد اور مال غنیمت

میں حصہ دینا

۱۷۶۵: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھے چودہ برس کی عمر میں ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا۔

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحْتَّ وَتَكْرَهُ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمُفْصِلَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَرَ وَالْبُقَارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخْرِيشِ

بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّخْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطَيْبَةَ وَرَوَى شَرِيكَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعُكْرَاشَ بْنِ ذُوَيْبٍ

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا زَوْجٌ عَنِ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ

الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

پھر آئندہ سال بھی اس طرح ایک شہر میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کی) جہازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے بچے عمر کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمروں کو مال غنیمت میں حصہ دیا جائے۔

۱۷۶۶: ہم سے روایت کی، ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ سے اسی کے مش اسی کے ہم معنی لیکن اس میں صرف اتنا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں کے درمیان حد ہے اور احق بن یوسف کی حدیث سفیان ثوری کی حدیث سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۵۰: باب شہید کا قرض

۱۷۶۷: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: جہاد اور ایمان با اللہ افضل ترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں جہاد میں قتل ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ مگر تم جہاد میں شہید ہو جاؤ اور تم صابر، ثواب کے صبار، آگے بڑھنے والے اور پیچھے نہ رہے ہو تو۔ پھر فرمایا تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم صابر، ثواب کی نیت رکھنے والے یعنی خلوص دل رکھنے والے، آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے نہ ہو۔ ہاں ہنہ قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ جبرائیلؑ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ محمد بن جحشؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض راوی اسے سعید مقبری سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی سعید مقبری سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْثُ وَإِذَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْلُ شَيْئًا ثُمَّ غَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي حَيْثُ وَإِذَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَقُلْتُ قَالَ نَافِعٌ وَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَصَ لِمَنْ بَلَغَ الْحُمْسَ عَشْرَةَ.

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ حَدِيثُ اسْحَقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ قَاتَلُوا جَبْرِيئِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ لَمْ يَرْوِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَعَبْدُ وَاحِدٌ نَحْوَهُ هَذَا عَنْ سَعِيدٍ

وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ سعید مقبری کی ابو ہریرہ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۵۱: باب شہداء کی تدفین

۱۷۶۸: حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ احد میں لگنے والے زخموں کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر کھودو اور اسے کشادہ کرو اور اچھی طرح صاف کرو۔ پھر دو، دو تین، تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد اسے آگے رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد بھی فوت ہو گئے تو انہیں دو آدمیوں کے آگے دفن کیا گیا۔ اس باب میں حضرت خبابؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان وغیرہ اسے ابوب سے وہ حمید بن ہلال سے وہ ہشام بن عامر سے وہ ابو ذر ہمام سے نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام قرقہ بن بکس ہے۔

۱۱۵۲: باب مشورے کے بارے میں

۱۷۶۹: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کی لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کہا کہتے ہو اور پھر طویل قصہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوالیوبؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے زیادہ کسی کو مشورہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳: باب کافر قیدی

کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

۱۷۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین نے چاہا کہ ایک مشرک کی لاش کو فدیہ دے کر لے لیں

الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۵۱: بَاب مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدُّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْفُزْ وَأَوَاسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَأَدْفِنُوا إِلَّا ثَنِينَ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَوَّأَ أَكْثَرُهُمْ فَرَأَانَا فَمَاتَ أَبِي فَقَدْ مَنَّا بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خُبَّابٍ وَجَابِرٍ وَآنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سَفْيَانٌ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي الدُّهْمَاءِ اسْمُهُ قُرْقَةُ بْنُ بَكْسٍ.

۱۱۵۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجِئْتُ بِالسَّارِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِيِّ وَذَكَرَ قِصَّةَ طَوَيْلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ أَبِي ثَوْبٍ وَآنَسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۱۵۳: بَاب مَا جَاءَ لَا تَفَادَى

جِيْفَةُ إِلَّا سِيرَ

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاة بھی یہ حدیث حکم سے ہی سے نقل کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت کی توثیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہو سکتا اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا۔ ابن ابی لیلیٰ فقیہ اور سچے ہیں لیکن اسناد میں وہم کر جاتے ہیں۔ نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

۱۱۵۴: باب جہاد سے فرار

۱۷۷۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا لیکن ہم لوگ میدان جنگ میں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جب مدینہ واپس آئے تو شرم کے مارے جھپٹے پھرتے اور کہتے کہ ہم ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھگنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ دوبارہ پلٹ کر حمد کرنے والے ہو (یعنی اپنے سردار سے مدد لینے کے بعد) اور میں تم لوگوں کو مدد فراہم کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابوزیادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”فحاص الناس حیضة“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوں۔ اور ”بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ“ عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لئے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو اس سے مراد لڑائی سے بھاگنا نہیں۔

۱۷۷۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے گائیں۔ پس ایک شخص نے

اَبِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُسْرِكَيْنِ اَرَادُوْا اَنْ يَشْتَرُوْا حَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْرِكَيْنِ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبْعَهُمْ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةٍ اَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ اِنَّ اَبِيْ لَيْلَى لَا يَحْتِجُ بِحَدِيْثِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبِیْ لَيْلَى صُدُوْقٌ وَلٰكِنْ لَا يَعْرِفُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهِ مِنْ سَقِيْمِهِ وَلَا اَرَوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَاَبْنُ اَبِيْ لَيْلَى صُدُوْقٌ فَكَيْفَ وَرَأْسًا يَهُمْ فِيْ الْاَسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فَقَهَاؤُنَا اَبْنُ اَبِيْ لَيْلَى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبْرَمَةَ.

۱۱۵۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الْفَرَارِ مِنَ الرَّحْفِ

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْضَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَاَنَا فِتْنَتُكُمْ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْضَةً يَعْنِيْ هُمْ قَرُّوْا مِنْ الْقِتَالِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَالْعُكَّارُ الَّذِيْ يَفِرُّ اِلَى اِمَامِهِ لِيُصْرَهُ لَيْسَ يَرِيْدُ الْفَرَارَ اِلَّا مِنَ الرَّحْفِ.

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَلْاَسْوَدِيِّ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ بُيُخَالَ الْعَرَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ مقتولوں کو ان کی مقتل میں واپس لے جاؤ اور وہیں دفن کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۵: باب سفر سے واپس آنے والے کا

استقبال کرنا

۱۷۷۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع تک آئے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا اور لوگوں کے ساتھ ہی تھا۔

۱۱۵۶: باب مال فنی

۱۷۷۴: حضرت مالک بن اوس بن حداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنو نضیر کے اموال ان چیزوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ اس لیے یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ اور آپ ﷺ نے اس میں سے اپنے گھروالوں کے لئے مال پھر کا خرچ نکال لیا اور باقی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کی) تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جَاءَتْ عَمَّتِي بَابِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِ نَافَثَادَى مُدَايِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَا جَعِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقَى

الْعَائِلِ إِذَا قَدِمَ

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقُّونَهُ إِلَى ثِنْيَةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَّ جُثًّا مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُنَى

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُذَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

أَبْوَابُ اللَّبَاسِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ لِبَاسِ

جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۱۱۵۷: باب مردوں

کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے

۱۷۷۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے۔ البتہ عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عقبہ بن عامرؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمران بن حصینؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، جابرؓ، ابوریحانہؓ، ابن عمرؓ اور براءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابیہ کے مقام پر خصبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۸: باب ریشمی کپڑے لڑائی

میں پہننا

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ پڑنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی

۱۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ

وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُنُكُورٍ أُمَّتِي وَأَجَلٌ لَنَا فِيهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَوِّ عَلَيْهِ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِيٍّ وَآنَسٍ وَحَذِيفَةَ وَغَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَعُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَجَابِرُ وَأَبُو رِيحَانَةَ وَابْنُ عَمْرٍو وَالْبَرَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أَصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۸: بَابُ مَا جَاءَ الرُّحْصَةُ فِي

لِبَاسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غِرَافَةٍ لَهُمَا

دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو۔ اس باب میں حضرت سہ بن حنفیہ، میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور ابن عباسؓ سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بواسطہ میمونہؓ اور سودہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت بلا واسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہؓ دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے حضرت ابن عباسؓ نے بواسطہ میمونہؓ روایت کیا ہو اور ہو سکتا ہے۔ بلا واسطہ روایت کیا ہو۔ اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ احمدؒ اور اتحققؒ کا یہی قول ہے۔

۱۷۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہؓ اور دیگر اہل علم نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے سینے نیز ان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اتحقق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ نصر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور فرمایا ”اہاب“ سے مراد ان جانوروں کے چمڑے ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارکؒ، احمدؒ، اتحققؒ اور حمیدیؒ نے بھی درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۳۸۲: حضرت عبد اللہ بن علیؒ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لکھا کہ مردار کی کھال یہ

وَسَلَّمَ لَا هِلْهَا إِلَّا نَزَعْتُمْ جُلْدَهَا ثُمَّ دَبَعْتُمُوهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُخَبِقِ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَرَوَى عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقَالَ اخْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُخَبِقِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَهَابٍ دَبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا هِيَ جُلُودُ الْبَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهَّرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ أَيُّمَا أَهَابٍ دَبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ إِلَّا الْكَلْبَ وَالْخَنزِيرَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُودَ السِّبَاعِ وَشَدَّ ذُو الْفِئِيسِهَا وَالصَّلَوَةَ فِيهَا قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَيُّمَا أَهَابٍ دَبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جُلْدُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هَكَذَا فَسَرَهُ النَّصْرُبُنُّ شَمِيلٌ وَقَالَ إِنَّمَا يَقَالُ إِلَّا هَابٌ لِجُلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَالْحَمِيدِيُّ الصَّلَوَةَ فِي جُلُودِ السِّبَاعِ.

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

اس کے پھوں سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے کئی شیوخ کے واسطے سے منقول ہے۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل نہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ قبل آپ ﷺ کا خط پہنچا۔ الخ۔ میں (ام ترمذی) نے امام احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل اس حدیث کے قائل تھے یعنی مردار کی کھال کے استعمال سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں مضطرب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ کیونکہ بعض نے اس کو عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اور ان کے شیوخ کے واسطے سے جبینہ سے روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا الْأَلْبَانِيُّ: مردار کی کھال، سینک اور ہڈی اور بال سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ مطلوب ہے کیونکہ قابل استفادہ چیز کو ضائع کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مردار کی کھال کو پاک کرنے کا طریقہ بتلایا ہے یعنی دباغت کرنا۔

۱۱۶۴: باب کپڑاؤں سے نیچے رکھنے کی

ممانعت کے بارے میں

۱۷۸۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو تکبر سے اپنا کپڑا (یعنی شلوار یا تہبند کو) ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ، ابوسعید، ابو ہریرہ، سمرہ، ابو ذر، عاکشہ، اور وہیب بن مغفل سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر صحیح ہے۔

۱۱۶۵: باب عورتوں کے دامن کی لمبائی

۱۷۸۶: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَبَابٍ وَلَا عَصَبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ لِمَا ذَكَرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ هَذَا إِجْرَ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمَا اضْطَرُّوا فِي إِسْنَادِهِ حَيْثُ رَوَى بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ جُهَيْنَةَ.

۱۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

جَوَازِ زَارٍ

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُسَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ حَذِيفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَوُهَيْبِ بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِيُولِ النِّسَاءِ

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا اگھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں۔ انہوں نے عرض کیا اس صورت میں اس کے قدم کھل جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی (یعنی ٹخنوں کے نیچے رکھنے کی) اجازت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

۱۷۸۷: حضرت ام الحسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو چاہ کر رکھا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن سلمہؓ سے وہ علی بن زید سے وہ حسن سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔

۱۱۶۶: باب اون کا لباس پہننا

۱۷۸۸: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک صوف کی موٹی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا جہنبد دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں وفات پائی۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونیکا شرف بخشا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جہنبد اون کی ٹوپی اور اون کی شوارھی اور آپ کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ علی اعرج کے بیٹے ہیں اور منکر الحدیث ہیں جبکہ حمید بن قیس اعرج کی جو مجاہد کے

الرَّزَاقِ لَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّوْبُهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ يُرْجَوْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْجَوْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدُنَّ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْحَدِيثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِي جَرِّ الْأَزَارِ لِأَنَّهُ يَكُونُ أَسْتَرًا لَهُنَّ.

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ بَطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

۱۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَازَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءً صُوفٍ وَجُبَّةً صُوفٍ وَكُمَّةً صُوفٍ وَسَرَاوِيلَ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ جَمَارٍ مَيْتٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ وَحُمَيْدُ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجِ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجِ الْمَكِّيُّ

ساتھی میں ثقہ ہیں۔ ”الکمة“ چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

۱۱۶۷: باب سیاہ عمامہ

۱۷۹۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریث، ابن عباسؓ اور کانہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ لیکن یہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

۱۱۶۸: باب مردوں کے لئے پاجامہ یا چادر ٹخنوں سے لٹکانا حرام ہے جبکہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنا دامن مبالغہ کے ساتھ نیچے لٹکائیں۔ (۲) آپ ﷺ نے ہر قسم کی پگڑی باندھی عموماً آپ ﷺ سفید اور سیاہ عمامہ استعمال کرتے تھے۔

۱۱۶۸: باب سونے

کی انگوٹھی پہننا منع ہے

۱۷۹۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم کے کپڑے پہننے، رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع

صاحب مجاہد ثقہ الکمة القلنسوة الصغیرة

۱۱۶۷: باب ماجاء فی العمامة السوداء

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي النَّبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَّانَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي النَّبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ عَلِيٍّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ.

۱۱۶۸: باب ماجاء فی كراهية

خاتم الذهب

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِيمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ بَهَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحَنُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ لِبَاسِ الْقَمِيصِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنِ لُبْسِ الْمُعْضَفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَغْنَبِيُّ النَّصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصُ

فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۱۱۶۹: باب چاندی کی انگوٹھی

۱۷۹۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حشی (یعنی جزع یا عقیق سے) تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۰: باب چاندی کے نگینے

۱۷۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۱: باب دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

۱۷۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، خواہ کدوائیں ہاتھ میں پہنی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی اپنے، داہنے ہاتھ میں پہنی تھی پھر آپ صلی علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا۔ لہذا لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ بھی اسی سند سے اسی طرح منقول ہے لیکن میں داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا ذکر نہیں۔

اللَّيْثِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ ثَنَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّحْتَمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ حُدَيْثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو تِيحَاحَ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حَمِيدٍ.

۱۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ قِصَّةً حَبَشِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۷۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَسْتَحَبُّ مَنْ فَصَّ الْخَاتَمَ

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِبْلَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الطَّنَّانِ قُتَيْبَةُ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي حَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِصَّةٍ فِصَّةٍ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَحْتَمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ بَدَأَ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَغَبْدَةَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يُذَكِّرْ فِيهِ أَنَّهُ تَحْتَمَ فِي يَمِينِهِ.

۱۷۹۷: حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو داپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاری فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسنؑ اور حسینؑ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہن کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹: حضرت حماد بن سلمہؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفرؒ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَحْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالَهُ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخْتَمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا درست ہے (۱) انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں سے پہننا درست ہے خواہ دائیں ہاتھ میں موید بائیں میں۔ البتہ آپ ﷺ نے نقش کروانا پسند فرمایا ہے۔

۱۷۹۲: باب انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطریں نقش تھیں ایک میں ”محمد“ (ﷺ) دوسری میں ”رسول“ اور تیسری میں ”اللہ“ لکھ ہوا تھا۔ محمد بن یحییٰ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے تین سطروں کے الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

۱۷۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ ۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَصْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَصْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عُنْدُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوا کر اس میں ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کندہ کرائے اور فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر ”محمد رسول اللہ“ نقش نہ کرایا کرو۔

۱۸۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۳: باب تصویر کے بارے میں

۱۸۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو یوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ کہتے ہیں کہ وہ ابو طلحہ انصاریؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے پاس سہل بن حنیفؓ بھی موجود تھے۔ پھر ابو طلحہؓ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا کہ نیچے سے چادر نکال لو۔ سہل نے پوچھا کیوں آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں تصویریں ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سہل نے کہا۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کپڑے میں نقش ہوں ان کی اجازت ہے۔ ابو طلحہ نے فرمایا ہاں صحیح ہے لیکن میرے نزدیک یہ زیادہ فرحت بخش ہے (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۴: باب تصویر بنانے والوں کے بارے میں

۱۸۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن)

الرُّزْقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ نَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ .

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ وَالْحَبَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُنٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي الثَّيِّبِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ وَفِي الثَّيِّبِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَيُّوبَ حَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ قَالَ لَدَعَى أَبُو طَلْحَةَ الْإِنْسَانَ يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلُ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لَأَنَّ فِيهَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ قَالَ سَهْلُ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطِيبُ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۱۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَصُورِينَ

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سے اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا جب تک وہ اس میں روح نہیں ڈالے گا اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چسپ کرے اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابو حنیفہؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵: باب خضاب کے بارے میں

۱۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو (یعنی خضاب لگا کر سفید بالوں کی سفیدی ختم کر دو) اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ اس باب میں حضرت زبیرؓ سے، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ذرؓ، انسؓ، ابو رمثہؓ، جہد مہؓ، الوضیلؓ، جابر بن سمرہؓ، ابو حنیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۰۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسود دلیؓ کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۱۱۷۶: باب لمبے بال رکھنا

۱۸۰۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے تھے نہ زیادہ لمبے اور نہ پستہ قد۔ جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھ۔ آپؐ کے بال مبارک نہ تو زیادہ ٹھنکریا لے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور جب آپؐ چلتے تو گویا کہ بلندی سے پستی کی طرح اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرح جھکا ہوتا)۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، براءؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو سعیدؓ،

علیہ وسلم من صور صورة عذبة الله حتى ينفخ فيها معنى الروح وليس بنا فح فيها ومن استمع الى حديث قوم وهم يفرون منه ض في اذنه الا نك يوم القيمة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي هريرة وابي حنيفة وعائشة وابي عمر حديث ابن عباس حديث حسن صحيح.

۱۱۷۵: باب مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَفِي الْبَابِ عَنْ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي رَمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَخَبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبَ الْحَنَاءُ وَالْكُتْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سُفْيَانَ.

۱۱۷۶: باب مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُغَّةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْحُسْمِ أَشْمَرَ التَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِحَدِّ وَلَا سَطَّ أَدَامَشَى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَرَّاءَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عُبَّاسٍ وَأَبِي سَعْدٍ وَوَالِدِ بْنِ

واحد حجر، ہر دو رام ہائی سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث اس اس سند یعنی حید کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۰۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی سوسے نیچے تک تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان احادیث میں بالوں کے متعلق یہ الفاظ مذکور نہیں۔ یہ الفاظ صرف عبد الرحمن بن ابوزناد نے نقل کئے ہیں اور یہ ثقہ حافظ ہیں۔

حُجْرٍ وَحَابِرٍ وَأَمَّ هَابِيٍّ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَحْيِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَذَوْنَ الْوَقْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَحْيِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هَذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔

خلاصہ باب (۱) جاندار اشیاء کی تصویر سازی کی ممانعت اور قیامت والے دن اس پر شدید وعید بیان فرمائی ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر گوگھروں میں رکھنے کی ممانعت جبکہ درخت، شجر، پہر، دریا وغیرہ کی تصاویر وغیرہ بنائی جاسکتی ہیں مگر ان کو ایسے راستے پر نہ لگایا جائے جہاں یہ نمازی کونماز میں خلل پیدا کریں (۲) بالوں کو ہر قسم کا رنگ دینا جائز ہے سوائے سیاہ رنگ کے اور بال کانوں کی لوتک یا اس سے نیچے تک رکھنا جائز ہے۔

۱۱۷۷: باب روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱۔ ہم سے روایت کی محمد بن بشر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے اس کی مثل یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۷۸: باب سرمہ لگانا

۱۸۱۲۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگانا منع فرمایا۔ سرمہ لگانا کہ وہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور بالوں کے بال اکاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ

۱۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ الْأَعْيَانِ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ تَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ الْأَعْيَانِ۔ ۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ۔

۱۱۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِكْتِحَالِ

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ تَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُتْحُفُ

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ﷺ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

۱۸۱۳: علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بھی یزید بن ہارون سے اور وہ عہاد بن منصور سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو اس لفظ سے صرف عہاد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ضرور اشہد کا سرمہ استعمال کیا کرو اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اُگتے ہیں۔

خلاصہ (۱) باب ہالوں میں کنگھی کرنے میں اعتدال اختیار کیا جائے۔ (۲) سرمہ لگانے کی ترغیب دی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کا طریقہ کہ آپ ﷺ تین تین مرتبہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ سرے کے فوائد کہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

۱۱۷۹: باب صماء اور ایک کپڑے میں احتباء

کی ممانعت کے بارے میں

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دولہاسوں سے منع فرمایا۔ ایک صماء اور دوسرے یہ کہ کوئی آدمی دونوں زانوؤں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے اس طرح باندھے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۹: بَاب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِمْالِ

الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْقُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَجْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(یعنی ایک چادر کے کراے کندھوں پر ڈالاجائے اور پھر دائیں کونے کو بائیں کندھے اور بائیں کونے کو دائیں کندھے پر ڈال دیا

جائے اور دونوں ہاتھ بھی اس میں لیے ہوئے ہوں)

۱۱۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ غَمَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ غَمَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ
الْوَشْمُ فِي الثَّلَاثَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي
بَكْرٍ وَمُقْبِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ .

۱۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَابِرِ

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا
أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ بْنِ مَقْرُونٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوبِ
الْمَيَابِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثِ
ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

۱۱۸۰: باب مصنوعی بال جوڑنے کے بارے میں

۱۸۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے یا گدوانے والی سب پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، معقل بن یسارؓ، ابن عباسؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۸۱: باب ریشمی زین پوشی کی ممانعت

۱۸۱۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اشعث بن ابی شعثاء سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

خلاصۃ الابواب:

اسلام کی نظر میں لباس سے دو چیزیں مقصود ہیں، ایک ستر عورت اور دوسرا زینت۔ اسلام نے مسلمان پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ اعضاء کو جنہیں ایک مہذب انسان فطری طور پر کھولنے میں شرم محسوس کرتا ہے چھپائے۔ اس باب میں ایسے ہی دو لباس مذکور ہیں ایک صماء۔ دوسرا احتباء۔ چونکہ یہ لباس مکمل ستر پوشی نہیں کرتے لہذا ان کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۲) عورت کا دوسرے بالوں کو جوڑ کر زینت کرنا بھی حرام ہے خواہ بال اصلی ہوں یا نقلی۔ ہمارے معاشرے میں آج کل عورت اور مرد کثرت سے یہ فعل انجام دیتے ہیں اور بیوٹی پارلر اس معاملے میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔ مرد حضرات وگ استعمال کرتے ہیں جبکہ عورتوں کو گویا اس معاملے میں خاص تنبیہ ہے کہ وہ فیشن کے معاملے میں مردوں سے زیادہ حریص ہوتی ہیں۔ (۳) ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۱۱۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۲: باب نبی اکرم ﷺ کا

بستر مبارک

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

۱۸۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

لے رین پوشی اس کپڑے کو کہتے ہیں جو زین کے اوپر ڈال جاتا ہے (مترجم)

اللہ ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۸۳: باب قمیص کے بارے میں

۱۱۸۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباسوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد المؤمن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ مروزی ہیں۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوتیمیلہ سے وہ عبد المؤمن خالد سے وہ عبد اللہ بن بریدہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابوتیمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۸۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

۱۱۸۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرتہ تھا۔

۱۱۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہننے وقت دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبہ سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں جبکہ عبد الصمد کی حدیث مرفوع ہے۔

هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ خَشْوُهُ لَيْفَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ .

۱۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْبِیَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَقَرَّرَ بِهِ وَهُوَ مَرْوُزِيٌّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي ثَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا يُدْرِكُ فِيهِ أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ أُمِّهِ .

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْبِیَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ .

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْبِیَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ .

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِامِيهِ

وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْ وَأَمَّا رَفَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۸۲۲: حضرت ۱۳۱ ہجرت یرید، السکنی النصارى رضی اللہ عنہما
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو کو لے
تک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَجَّاجِ
الصُّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَاعِمًا عَنْ بَنِي هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ثَنِي
أَبِي عَنْ بُذَيْلِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرَبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ
كُنْمٌ يَدْرُسُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسْعِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۱۸۴: باب نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

۱۸۲۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عممہ یا قمیص یا
تہبند اور پھر فرماتے ”اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے
ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے ہذا میں تجھ سے اس کی بھلائی
اور جس بھلائی کیسے یہ بنایا گیا ہے اس کا طہکار ہوں اور اس کے
شر اور جس شر کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس سے خیری پناہ چاہتا
ہوں) اس باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث
منقول ہیں۔ ہشام بھی قاسم بن مالک مرنی سے اور وہ جریر سے
اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۸۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
۱۸۲۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَحْبَذَ
ثَوْبًا سَمَاءَ بِاسْمِهِ عَمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رَدَاءً ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُمَّ الْحَمْدُ لَكَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَ
خَيْرَ مَا ضَعَّ لَهٗ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا ضَعَّ لَهٗ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يُونُسَ الْكُوفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرَبِّي عَنْ
الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۸۵: باب جبہ پہننا

۱۸۲۴: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں
تک تھیں۔

۱۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ
بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَرَّزِ بَنِي
شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً
رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكُمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ وحید کلبی
نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزے پیش کیے اور آپ
نے انہیں پہنا۔ اسریل جابر سے اور وہ عمر سے نقل کرتے
ہیں کہ موزوں کے ساتھ جبہ بھی تھا۔ آپ نے یہ دونوں چیزیں
پہنیں یہاں تک کہ وہ پھٹ گئیں۔ آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجَبَةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخْرُقَا لَا يَذَرِي

کسی ذبح کیے ہوئے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو اسحق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابو اسحق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ سلیمان بن عیاش، ابو بکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

۱۱۸۶: باب دانتوں پر سونا چڑھانا

۱۸۲۶: حضرت عرفہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی جنگ کے موقع پر میری ناک کٹ گئی۔ میں نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن اس میں بدبو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم دیا۔

۱۸۲۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے اس روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سلمہ بن زریر بھی عبد الرحمن بن طرفہ سے ابو الاشہب ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن مہدی انہیں سلم بن زریں کہتے ہیں۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح زریر ہی ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے۔ اس حدیث میں ان کیلئے دلیل ہے۔

خلاصۃ الابواب : حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھل بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کو یہ کبھی پسند فرماتے اور اس کو پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کئے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر نوٹ جائیں تو دوسرے بجائے جاسکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷: باب درندوں کی کھال استعمال کرنا

۱۸۲۸: حضرت ابو الیمین رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْبَحَ هُمَا أَمْ لَاهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ الذُّبِّيُّ رَوَى هَذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ.

۱۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي شِدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبَرِيدِ وَأَبُو سَعِيدٍ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفَامِينَ وَرَقِي فَأَنْعَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ الْفَامِينَ ذَهَبَ.

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ وَقَدْ رَوَى سَلَمَةُ بْنُ زَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلَمَةُ بْنُ زَرْبٍ وَهُوَ وَهْمٌ وَزَرْبٌ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ شَدُّوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَلَفِي هَذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُمْ.

خلاصۃ الابواب :

حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھل بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کو یہ کبھی پسند فرماتے اور اس کو پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کئے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر نوٹ جائیں تو دوسرے بجائے جاسکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي

بجھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹: حضرت ابوالسلیحؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابو السلیح کے والد کا واسطہ ذکر کیا ہو۔

۱۸۳۰: حضرت ابوالسلیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۸۸: باب نبی اکرم ﷺ کے
تعلین مبارک

۱۸۳۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تعلین مبارک کے دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۳۲: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے تعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو، دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۹: باب ایک جوتا پہن کر

چلنا مکروہ ہے

۱۸۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

۱۸۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عزوبۃ عن قتادۃ عن ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ان تفتش.

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَزُوبَةَ.

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لُهُمَا قَبَالَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو ذَاوُدَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُهُمَا قَبَالَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ

فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُعْلِمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخَفِّهُمَا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانُ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبید اللہ بن عمرو الرقی نے یہ حدیث معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح نہیں۔ کیونکہ حارث بن نعمان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ جبکہ قتادہ کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۱۸۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابو بریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

۱۱۹۰: باب ایک جوتا پہن کر چلنے

کی اجازت

۱۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپل پہن کر بھی چلا کرتے تھے۔

۱۸۳۷: حضرت عبدالرحمن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی اسے عبدالرحمن بن قاسم سے موقوفاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۱۹۱: باب پہلے

الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الرَّقِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكَانَ الْحَدِيثَيْنِ لَا يَصُحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَصْلًا.

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبُسْمَانِيُّ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ الرَّقِيُّ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَلَا يَصُحُّ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ ثَنَا هُرَيْمٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهَذَا أَصَحُّ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَوْفُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رَجُلٍ

يُبدَأُ إِذَا اسْعَلَ

کس پاؤں میں جوتا پہنے

۱۸۳۸ : حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْعَلَ أَخَذَكُمْ فَلَئِنْ أَبَا الْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلَيْتُ أَبَا الشَّامِلِ فَلَتَكُنِ الْيَمِينُ أَوْلَهُمَا تَعْمَلُ وَاجِرُهُمَا تَنْزَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۳۸ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے۔ پس چپے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بائیں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابیاب: درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت۔ (۲) آپ ﷺ کے نعلین کی کیفیت کہ آپ ﷺ تھے والے نعلین استعمال فرماتے تھے۔ (۳) ایک جوتا پہن کر چنا مکروہ ہے جبکہ آپ ﷺ ہی سے ایک چپل پہن کر چنا بھی ثابت ہے (۴) جوتا پہننے کے آداب کہ دائیں طرف سے ابتداء کرتے اور اتارتے وقت بائیں پاؤں سے جوتا پہلے اتارتے۔

۱۱۹۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

۱۱۹۲ : باب کپڑوں میں پیوند لگانا

۸۳۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمَدٍ الْوَرَّاقُ أَبُو يَحْيَى الْهَمَّامِيُّ قَالَ قُلْنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتَ اللَّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّايِكِ وَابَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقْنِي ثَوْبًا حَتَّى تَرْقِيعَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ مُنْكَرُ وَالْحَدِيثِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ ابَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ بِمَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللَّهِ وَيُرَوِّى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَّةٍ قَالَ صَحِيبُ الْأَغْنِيَاءِ قَلِمٌ أَرَأَيْتَ أَكْثَرَ هَمًّا مَبْنًى أَرَى ذَابَّةً خَيْرًا مِنْ ذَابْتِي وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي

۱۸۳۹ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تم (آخرت میں) مجھ سے منا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا تو شے سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صالح بن حسن کی روایت سے جانتے ہیں اور امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب احادیث نقل کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔ "ابَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ" کا مطلب حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول اس حدیث کی طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کمتر آدمی کو دیکھنا چاہیے جس پر اسے فضیلت دی گئی یقیناً اس سے اسکی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔ عون بن عبد اللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب میں فقراء کی

وَصَحِبْتُ الْفَقْرَاءَ فَاسْتَرْحْتُ .

صحبت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔

باب ۱۱۹۳

باب ۱۱۹۳

۱۸۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۱۸۴۰: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے۔

۱۸۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ صَفَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ مَجْهُولٌ وَأَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمًا عَا عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ .

۱۸۴۱: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبد اللہ بن ابونعیم کی ہیں۔ ابونعیم کا نام یہ رہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے عہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

باب ۱۱۹۴

باب ۱۱۹۴

۱۸۴۲ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَسْمَارِيَّ يَقُولُ كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْحَا هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ بَصْرِيُّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ يَطْحَا يَعْنِي وَاسِعَةً .

۱۸۴۲: حضرت ابوبکر انصاری فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اوپر نیچے نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبد اللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ ”یطح“ کے معنی کشادہ کے ہیں۔

باب ۱۱۹۵

باب ۱۱۹۵

۱۸۴۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَصَلَةٍ سَاقِي أَوْسَاقِهِ وَقَالَ هَذَا مَوْجِعُ الْأَزَارِقَانِ أَيْتُ فَاسْفُلَ فَإِنْ أَيْتُ فَلَا حَقَّ لِلْأَزَارِقَانِ فِي الْكُعْبَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ زَوَاهِ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ .

۱۸۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑ کر فرمایا تہبند کی یہ جگہ ہے۔ اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ابوالحسن سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي

۱۸۴۴: حضرت ابوجعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد سے نقل

کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچھا ڈویا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صرف نو بیوں پر عمل نہ باندھنے کا فرق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند قوی نہیں۔ ابو حسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔

۱۱۹۶: باب لوہے اور پیتل

کی انگوٹھی

۱۸۳۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کی انگلی میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں میں اہل دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دوبارہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تم سے بتوں کی بو پڑ رہا ہوں۔ پس جب وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا تو کسی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی اور وہ بھی ایک مشقال سے کم ہو۔ یہ حدیث غریب ہے عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور یہ مروزی کی ہیں۔

۱۱۹۷: باب ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

۱۸۳۶: حضرت ابن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے، سرخ زین پوش پر سوار ہونے اور شہادت یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی موسیٰ سے ابو بردہ بن موسیٰ مراد ہیں اور ان کا نام عامر ہے۔

الْحَسَنُ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَ عَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْفُلَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا نَعْرِفُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ.

۱۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ

مِنَ الْحَدِيدِ وَالصُّفْرِ

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَأَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ عَنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ جَلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرِ فَقَالَ مَالِي أَجَدُّ مِنْكَ رِيحَ الْآصْنَامِ ثُمَّ آتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ جَلِيَّةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ آتَيْتَهُ قَالَ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تَبْسُمُهُ مَثَقًا لَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنَى أَبَا طَيِّبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِي.

۱۱۹۷: بَابُ كَرَاهِيَّةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِيِّ وَالْمَيْتَرَةِ الْحُمْرَاءِ وَأَنَّ الْبَسَّ خَاتِمِي فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّيَّابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ غَامِرٌ.

باب ۱۱۹۸

باب ۱۱۹۸

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْجُبَّةَ . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .
 ۱۸۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین لباس دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الْجُبَّةَ . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .
 حضور اکرم ﷺ نے دنیا کی ناپائیداری کی جانب توجہ دلائی ہے کہ دنیا سے صرف اس قدر مدد حاصل کرو جتنا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ صحبت انسان پر اثر کرتی ہے۔ امراء سے صحبت دنیا سے حجت کا ذریعہ ہے لہذا اس سے پرہیز کی ہدایت کی گئی ہے دنیا میں خوش رہنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ اپنے سے نیچے دیکھا جائے تاکہ اللہ کی شکر گزاری کا جذبہ بیدار ہو اور دنیا کی ناپائیداری پر دل کو اشتہامت ہو۔ (۲) تہبند کو ٹخنے سے اوپر باندھنے کی ہدایت (۳) مشرکین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ صرف عمامہ باندھتے تھے جبکہ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی کہ وہ ٹوپیوں پر عمامہ باندھیں (۴) لوہے، پتیل اور سونے کی انگٹھی پر حضور اکرم ﷺ کی ناراضگی اور سخت وعید ہے جبکہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگٹھی بنوانے کی ہدایت فرمائی۔ (۵) حضور اکرم ﷺ کو دھاری دار چادر پسند تھی۔

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ طَعَامٍ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

باب ۱۱۹۹: باب نبی اکرم ﷺ

۱۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ

کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی (عمدہ) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ ہی چھوٹی پلیٹوں میں اور نہ ہی آپ ﷺ کیلئے پکلی چپاتی پکائی گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان معمولی دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں۔ یہ یونس، یونس اسکاف ہیں۔ عبد الوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عمروہ اور قتادہؓ حضرت انسؓ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَبِيُّ أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِوَانٍ وَلَا فِئِي سَكْرَجَةٍ وَلَا خَبْرَ لَهْ مُرَقَّقٍ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ لَقَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السُّفْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ إِلَّا سَكَاثٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

۱۲۰۰: باب خرگوش کھانا

۱۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

۱۸۳۹: حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مرطہران میں خرگوش کو بھگایا۔ چنانچہ جب صحابہ کرامؓ اس کے پیچھے دوڑے تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابو طلحہؓ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا کوہے کا گوشت دے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ نے اسے کھالیا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپؐ نے اسے کھایا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپؐ نے اسے قبو کر لیا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، عمارؓ، محمد بن صفوانؓ (انہیں محمد بن صفیؓ بھی کہا جاتا ہے) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ خرگوش

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنَفَجْنَا أَرْكَبًا بِمَرِّ الظُّهْرِ أَنْ فَسَعَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَأَذْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَلَذَّبَهَا بِمِرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخَذَهَا أَوْ بَوْرِكَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَكَلَهُ قَالَ قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ بَأْسًا وَقَدْ كَرِهَ

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

۱۲۰۱: باب گوہ کھانا

۱۸۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ثابت بن دلیہؓ، جابرؓ اور عبد الرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اسکی اجازت دی ہے۔ جبکہ حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی لیکن آپ ﷺ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا نہ کہ حرمت شرعی کی وجہ سے۔

۱۲۰۲: باب بَجُو کھانا

۱۸۵۱: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بَجُو شکار کئے جانے والے جانوروں میں سے ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اسے کھاؤں۔ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔ فرمایا: ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ بَجُو کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمدؒ اور ائمہ کا بھی یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بَجُو کے مکروہ ہونے کے بارے میں روایت مذکور ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن سعید قطانؒ کہتے ہیں کہ جریر بن حازمؒ یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عیسرؒ سے وہ ابن ابی عمارؒ سے وہ جابرؒ سے اور وہ عمرؒ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن جریرؒ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكَلَ الْأَرْزَبِ وَقَالُوا إِنَّهَا تُدْمِي.

۱۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

۱۸۵۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ فَرَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَكَلَ الضَّبُّ عَلَى مَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدُّرًا.

۱۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

۱۸۵۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِزَاهِيمَ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَارٍ قَالَ قُلْتُ لِحَابِرِ الضُّعْبِ أَضِيدَ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَه رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا أَوْلَمَ يَرَوْنَاهَا سَا بِأَكْلِ الضُّعْبِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضُّعْبِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضُّعْبِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنْ حَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ.

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الصَّبْعِ فَقَالَ أَوْيَا كُلِّ الصَّبْعِ أَخَذَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذَّنْبِ فَقَالَ أَوْيَا كُلِّ الذَّنْبِ أَخَذَ فِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِغَضِّ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

۱۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ ۱۸۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَلَهَا نَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَفِي الثَّابِتِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَادِ ابْنِ زَيْدٍ.

۱۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمْرِ إِلَّا هَلْبِيَّةَ ۱۸۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَصْرَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُنْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ إِلَّا هَلْبِيَّةَ.

۱۸۵۲: حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچہ کے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بھی ہے جو بچہ کھاتا ہو۔ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا: تو فرمایا کیا کوئی نیک آدمی بھی بھیڑیا کھا سکتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسماعیل بن مسلم کی عبد الکریم ابی امیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین اسماعیل اور عبد الکریم کے متعلق کلام کرتے ہیں اور عبد الکریم وہ عبد الکریم بن قیس بن ابی مخارق ہیں لیکن عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

۱۲۰۳: باب گھوڑوں کا گوشت کھانا

۱۸۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں سے اسی طرح منقول ہے۔ یہ حضرات عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ حماد بن زیاد سے زیادہ حافظ ہیں۔

۱۲۰۴: باب پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق

۱۸۵۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے منع کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَرَّرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ هُما ابْنُ مُحَمَّدٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُكْنَى أَنَا هَاشِمٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ اِرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ عَزَّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ اِرْضَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

۱۸۵۵. سعید بن عبد الرحمن، سفیان سے وہ زہری سے اور وہ عبد الرحمن اور حسن (یہ دونوں محمد بن علی کے بیٹے ہیں) سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہری کی نزدیک ان دونوں میں سے پسندیدہ شخصیت حسن بن محمد ہیں۔ سعید کے علاوہ راوی ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ بہتر عبد اللہ بن محمد ہیں۔

۱۸۵۶. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ حَيْبَرَ كُلَّ دَيْ نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَالْمُجْتَمَةِ وَالْحِمَارِ الْأَنْسِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ بَنِ سَرِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبِي عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا الْحَدِيثُ وَإِنَّمَا ذَكَرُوا حُرْفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ دَيْ نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر ہر کھلی والے درندے، وہ جانور جسے ہاندھ کر نشہ نہ بنایا جائے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیؓ، انسؓ، عرابؓ بن ساریہؓ، ابو ثعلبہؓ، بن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد العزیز بن محمد وغیرہ سے محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور صرف ایک حصہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھلی والے درندے کو حرام قرار دیا۔

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کھانا سو دس سے دستر خوان پر تناول فرماتے تھے (۲) خرگوش کھانے کے بارے میں آپ ﷺ کا فعل مبارک۔ اکثر اہل علم کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض اہل علم اسے مکروہ خیال کرتے ہیں کیونکہ اسے حیض آتا ہے۔ گوہ، بچو کھانے کے بارے میں بیان کہ حضور اکرم ﷺ نے نہ انہیں کھایا ورنہ ممانعت فرمائی۔ اسے اہل علم اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں (۳) گھوڑے کا گوشت حلال ہے جبکہ پالتو گدھے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ ﷺ نے ہر کھلی والے جانور کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

۱۶۰۵. نَابٌ مَا حَيَّاءَ فِي الْأَكْلِ فِي إِيَةِ الْكُفَّارِ

۱۸۵۷. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْرَمٍ الطَّائِبِيُّ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ سَعْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُلْدُورِ الْمُخَوَّسِ قَالَ انْفَوْهَا عَسَلًا وَاطْحَوْهَا فِيهَا وَبِهِي عَنْ كُلِّ سَعٍ دَيْ نَابٍ هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَرَوَى عَنْهُ مَنْ

۱۸۵۷: حضرت ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دھو کر پاک کر دو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ ﷺ نے ہر کھلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے اور ابو ثعلبہ سے کئی سندوں سے

منقول ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انہیں جریم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابو قلابہ بھی ابی اسماء سے اور وہ ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۸: حضرت ابو قلابہ، ابو اسماء رحمی سے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ پس ان کی باغیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھاؤ اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھاؤ اور جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیرے پیٹ کو اور جانور مر جائے تو بھی کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۶: باب اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو؟

۱۸۵۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری اسے عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا یعنی اس میں حضرت میمونہؓ کا ذکر نہیں۔ ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے نقل کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر بھی زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ معمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں خطاء

غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جَرْتُومٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذَكَرْهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَرِيدٍ الْبَعْدَادِيُّ شَا عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْقُرَشِيِّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَنَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحَشْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ أَهْلُ كِتَابٍ قَتَطِخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي أَنْبِيتِهِمْ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمْ تَجِدْ وَأَغْيَرَهَا فَارْخُصْوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ صَبَدٌ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَلَذِيكُمُ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي السَّمَنِ.

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ لَفْزَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَا تَتْ فَسِيلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُّوهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَلَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَصَحُّ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہے۔ بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ کی روایت صحیح ہے۔

۱۲۰۷: باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے

کی ممانعت

۱۸۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پئے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ بھی اسے زہری سے وہ ابو بکر بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں جبکہ عمر اور عقیل زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۰۸: باب انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہے کہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ نہیں وہ چاٹتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، کعب بن مالکؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند یعنی سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۰۹: باب گر جانے والا قلم

۱۸۶۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھارہا ہو اور اس کا قلم گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے الگ کر کے اسے کھالے اور

اللہ علیہ وسلم فی هذا خطأ والصحيح حديث الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة.

۱۲۰۷: باب ماجاء في النهي عن

الأكل والشرب بالشمال

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ كُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَحَفْصَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

۱۲۰۸: باب ماجاء في لعق الأصابع بعد الأكل

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي السُّوَارِبِ قَالاَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَهْلٍ.

۱۲۰۹: باب ماجاء في اللقمة تسقط

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ

شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پلٹ کو بھی چاٹ لیا کرو کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴: حضرت ام عاصمؓ جوستان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ ہمیشہ خیر ہمارے ہاں داخل ہوئیں تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم صرف معلیٰ بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث اسے معلیٰ بن راشد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۰: باب کھانے کے درمیان سے کھانا

کھانے کی کراہت

۱۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔ لہذا کناروں سے کھانا کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن ہے اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے عطاء بن سائب ہی سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

۱۲۱۱: باب لہسن اور پیاز کھانے کی

مَازَايَةُ مِنْهَا ثُمَّ لِيُطْعَمَهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَبِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُثَ الصُّخْرَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامٍ مِنْكُمْ الْبَرَكَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي أُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِبِسَانٍ بِنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قُصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قُصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقُصْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۲۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ خَافَتِهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۲۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

کراہت

۱۸۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن کھایا (پہلی مرتبہ) راوی نے صرف لہسن کا اور دوسری مرتبہ لہسن، پیاز، اور گندے کا ذکر کیا (وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابویوبؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، جابر بن سمرہؓ، قرظہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۱۲: باب پکا ہوا لہسن کھانے

کی اجازت

۱۸۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ابویوبؓ کے ہاں ٹھہرے تو جب کھانا کھاتے تو جو بیج چاتا اسے ابویوبؓ کے پاس بھیج دیا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے انہیں کھانا بھیجی جس میں سے آپ ﷺ نے نہیں کھایا تھا۔ پس جب ابویوبؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں لہسن ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کچا لہسن کھانے سے منع کیا گیا۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ لہسن کا کھانا منع ہے۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ آپؓ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

۱۲۶۹: ہم سے روایت کی ہٹاؤ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علیؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کچے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا مکروہ ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

أَكْلُ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومُ ثُمَّ قَالَ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ فَلَا يَقْرَبُنَا فِي مَسَاجِدِنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ أَيُّوبَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۲۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ

فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوحًا

۱۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو ذَاوُدَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا نَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثُّومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَثْوَرَةَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا قَوْلُهُ

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اسْتَدَاهُ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ وَرَوَى عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قُلْنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ هَذِهِ الْقَوْلِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لَا صَحَابِهِ كُلُّوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ أُمُّ رَأَةَ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الْقَوْمُ مِنْ طَلِبَاتِ الرَّزْقِ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَلَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَّاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ أَبُو خَلْدَةَ حَيَارًا مُسْلِمًا.

۱۲۱۳: بَابٌ مَا جَاءَ فِي تَحْمِيرِ الْأَنَاءِ

وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عَبْدُ الْمَنَامِ

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِنُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِفُوا الْأَنَاءَ وَخَمِّرُوا الْأَنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا وَلَا يَحِلُّ رِغَاءً وَلَا يَكْشِفُ أَيْنَةً فَإِنَّ الْفُؤَيْسِفَةَ تُضْرِبُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَا مَوْنٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

شریک بن جبیل سے نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔
۱۸۷۰: حضرت ام ایوبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں شریف لائے تو ان لوگوں نے (یعنی ہجرت کے موقع پر) آپ ﷺ کے لئے بعض سبزیوں سے کھانا تیار کیا۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اسے کھا لو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے میرے ساتھی (فرشتوں) کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔
ام ایوبؓ، حضرت ابوالیوبؓ کی بیوی ہیں۔ محمد بن حمید، یزید بن حباب سے وہ ابوخلدہ سے اور وہ ابوعلیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ انس بن مالکؓ سے ملاقات ہے اور ان سے احادیث بھی سنی ہیں۔ ابوعلیہ کا نام رفیع ریاحی ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

۱۲۱۳: باب سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور

چراغ و آگ بجھا کر سونا

۱۸۷۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو، برتن اوندھے کر دیا ڈھانپ دو اور چراغ بجھ دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو نہ کھینچ کر تا۔ نیز چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۸۷۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ

الْقِرَانِ بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جُبَلَةَ بْنِ سَحْبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَنَ بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَاذِنَ صَاحِبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ الثَّمْرِ

۱۸۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عُسْكِرٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيِّتُ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَى امْرَأَةِ أَبِي زَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ

عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَسَى ابْنِ يُونُسَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ.

۱۲۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ

۱۲۱۴: بَابُ دَوْدُو كَهْجُورِ فِيْ اِيْكَ سَاتْهَ كْهَانِ

كِي كْهَات

۱۸۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سعد بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۵: باب کھجور کی فضیلت

۱۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں ابو رافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۶: باب کھانا کھانے

کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

۱۸۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک قہہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔ اس باب میں عقبہ بن عامر، ابوسعید، عائشہ، بواہب اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اسے ذکر یا بن ابی زائدہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۷: باب کوڑھی کے ساتھ کھانا

مَعَ الْمَجْدُومِ

کھانا

۱۸۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کر لیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اس پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یونس بن محمد کی فضل بن فضالہ سے نقل کردہ حدیث سے جانتے ہیں اور یہ منقول بن فضالہ بصری ہیں جب کہ منقول بن فضالہ دوسرے شخص ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حبیب بن شہید سے اور وہ ابن بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑھی کے مریض کا ہاتھ پکڑا۔ میرے نزدیک شعبہ کی حدیث اشہبہ اور زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۱۸: باب مَوْمَن

ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافرسات آنتوں میں اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابو نضرہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، جعجاہ غفاری، میمونہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے اس کیلئے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا پھر دوسری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا۔ پس دودھ نکالا گیا اور وہ پی گیا۔ پھر ایک اور بکری کا دودھ نکالا گیا۔ وہ اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ دوسرے روز وہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کیلئے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اس نے اس

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ تَنَا الْمُفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقُصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُفْضَلِ بْنِ فَضَالَةَ هَذَا شَيْخُ بَصْرِيٍّ وَالْمُفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ أَخْرَجَ بَصْرِيٌّ أَوْثَقُ مِنْ هَذَا وَأَشْهُرُ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ أَنَّ عُمَرَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَشْبَهُ عِنْدِي وَأَصَحُّ.

۱۲۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ

يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَعَجَاهُ الْغِفَارِيُّ وَمَيْمُونَةَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى تَنَا مَعْنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفَ كَافِرٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِجَ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِجَ فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شِئَاءٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا لیکن وہ اسے پورا نہ پی سکا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۹: باب ایک شخص کا کھانا دو کیلئے کافی ہے

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے اور تین کا چار آدمیوں کیلئے کافی ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

۱۸۸۰: محمد بن بشر یہ حدیث عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوسفیان سے وہ جابر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

بَشَاءٍ فَجَلَبْتُ فَشَرِبْتُ جَلَابَهَا ثُمَّ أَمَرْتُهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَسْمِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ."

۱۲۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ
۱۸۷۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَأَلِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَأَلِي الرَّبْعَةِ وَلِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَزَوَى جَابِرُ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاِرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاِرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاعْبُدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

خلاصہ (۱) کفر کے برتن دھو کر پاک صاف ہو جائیں تو ان کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۲) بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت کہ اس ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے (۳) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا بھی برکت کے حصول کا باعث ہے۔ (۴) قمر گر جانے پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اسے اٹھا کر کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ (۵) کھانے کے آداب میں سے ہے کہ پیالے کے درمیان سے نہ کھایا جائے بلکہ اپنی طرف سے کھائے۔ (۶) لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ان کو پکا یا نہ جائے۔ پکانے کی صورت میں ان سے بو ختم ہو جاتی ہے ہذا ایسی صورت میں مسجد میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۷) آپ ﷺ کی ہدایت کہ سوتے وقت دروازوں کو بند کیا جائے کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، برتن کو ڈھک دیا جائے اور لائش کو بند کر دیا جائے (۸) کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب اپنے ساتھی کے ساتھ کھائے تو اعتدال کے ساتھ کھائے یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں نہ اٹھائے اس عمل کو دوسرے پھلوں پر بھی قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً خوبانی، بوکاٹ اور انو بخارے وغیرہ وغیرہ۔ کھجور کی فضیلت کے بارے میں کہ یہ پھل اس قدر خصوصیات اور بے پناہ خواص کا حامل ہے کہ اس کا استعمال فوائد سے خالی نہیں۔ (۹) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ (۱۰) کسی مریض کے ساتھ کھانا ہو تو اللہ کا نام لے کر کھانے میں شریک ہو جائے اور اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہئے۔ (۱۱) مومن کی یہ خوبی ہے کہ وہ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے کھاتا ہے جبکہ کفر اس کے مقابلے میں کھانے کے لئے زندہ رہتا ہے (۱۲) دو آدمیوں کے کھانے میں برکت کا ہونا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۱۲۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ
الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الْجَرَادِ
فَقَالَ غَرُوثٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ
غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَبِي يَغْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ سَمِعْتُ غَزَوَاتٍ وَرَوَى
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثُ
وَقَالَ سَمِعْتُ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَغْفُورٍ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ
وَقْدَانُ أَيْضًا وَأَبُو يَغْفُورٍ الْأَخْرَاسُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبِيدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
وَالْمَوْمِلُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا.

۱۲۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ

لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيهَا

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ
ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ
وَالْبَانِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

۱۲۲۰: بَابُ مَنَئِي كَهَانَا

۱۸۸۱: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ ان سے منی کھانے کے بارے میں پوچھ گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی اس دوران ہم منی کھاتے تھے۔ سفیان بن عیینہ، ابو یغفور سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے چھ غزوات کا اور سفیان ثوری ابو یغفور سے ہی نقل کرتے ہوئے سات غزوات بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یغفور کا نام وائد ہے انہیں وائد ان بھی کہتے ہیں جبکہ دوسرے ابو یغفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲: حضرت ابن ابی اوفیؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم منی کھاتے تھے۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابن ابی اوفیؓ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہم منی کھاتے تھے۔ یہ حدیث ہم سے محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور شعبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۱: بَابُ جَلَالَةِ دَوْدَہ

اور گوشت کا حکم

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حسن غریب ہے۔ ابن ابی نجیح بھی مجاہد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جسے باندھ کر تیروں کا نشہ بنایا جائے۔ نیز جلالہ کا دودھ پینے اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار بھی ابن ابی عدی سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۲۲: باب مرغی کھانا

۱۸۸۵: حضرت زہد بن جریر فرماتے ہیں کہ میں ابوموسیٰ کے پاس گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے زہد بن جریر سے منقول ہے۔ اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۸۸۶: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں تفصیل ہے اور یہ حسن صحیح ہے۔ اسے ابویوسف سخیانی قاسم سے وہ ابو قلہبہ سے اور وہ زہد بن جریر سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۳: باب سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷: حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ، عمر بن ابی قحطیبہ سے روایت کرتے ہیں انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہتے ہیں۔

ثَبِي أَبُو عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخْتَمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِمَّا فِي السَّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي النَّبَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۲۲۲: بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ لَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ أَفْنُ فُكُلٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ زُهْدِ بْنِ أَحْزَمَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زُهْدِ بْنِ أَحْزَمَ وَابْنِ الْعَوَّامِ هُوَ عُمَرَانُ الْقَطَّانُ.

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ أَحْزَمَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ أَحْزَمَ.

۱۲۲۳: بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجُبَارِيِّ

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ الْبَغْدَادِيُّ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ جُبَارِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ وَيَقُولُ بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنُ سَفِينَةَ.

۱۲۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشَّوَاءِ

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرِيبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَابًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَاتَ وَصًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُعِيزَةِ وَأَبِي رَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ:

۲۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِنًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ.

۱۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السُّوْرَقِيُّ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا

۱۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي اكْتِنَارِ الْمَرْقَةِ

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۲۲۳: بَابُ بَهْنٍ هُوَ الْغُوشَتُ كَهَانَا

۸۸۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھن ہوا گوشت پیش کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۲۵: بَابُ تَكْيِهِ لَكَ كَرَكْهِ نِي كِي كَرَاهِيَةِ

۱۸۸۹: حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن اقرم کی روایت سے جانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی راوی یہ حدیث علی بن اقرم سے نقل کرتے ہیں شعبہ بھی اسے ثوری سے اور وہ علی بن اقرم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۶: بَابُ نَبِيِّ أَكْرَمَ ﷺ كَا

میٹھی چیز اور شہد پسند کرنا

۱۸۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں زیادہ تفصیل ہے۔

۱۲۲۷: بَابُ شَوْرٍ بِزَيْدَةٍ كَرَنَ

۱۸۹۱ حضرت عبد اللہ مرقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جب تم سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں شور بہ زیادہ رکھے۔ اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا۔ تو شور بہ قول جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے! ہم اسے صرف محمد بن فضال کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضال تعبیر بتانے والے ہیں۔ سلیمان بن حرب ان پر اعتراض کرتے ہیں اور علقمہ، مکر بن عبد اللہ مرنی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خرید دیا ہندیا پکاؤ تو شور بہ زیادہ کر لیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے ابو عمران جونی سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَاءٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا لَحْمًا فَلْيَكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ قُضَاءٍ هُوَ الْمُعْبَرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ وَهُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ.

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَنْقَرِيِّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمٍ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْفِرُونَ أَحَدَكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقِ أَخَاهُ بِوَجْهِ طَبِيقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتُمْ قِدْرًا فَافْكَثِرْ مَرَقَتَهُ وَاعْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۲۸: باب ثريد کی فضیلت

۱۸۹۳: حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور عائشہؓ کے علاوہ کوئی کامل نہیں اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُرَّةٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَنِ النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۲۹: باب گوشت نونچ کر کھانا

۱۸۹۴: حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں

۱۲۲۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ شُوِيَ اللَّحْمُ نَهْشًا ۱۸۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

صفوان بن امیہ بھی شامل تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوشت دانتوں سے نوج کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالکریم معلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں جن میں ابوبختیانی بھی شامل ہیں۔

۱۲۳۰: باب چھری سے گوشت کاٹ کر

کھانے کی اجازت

۱۸۹۵: حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ چھری کے ساتھ کاٹا اور پھر اس کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کئے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۳۱: باب نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا گوشت پسند تھا

۱۸۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کو وہ پسند تھا۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوج کر کھایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن جعفرؓ اور ابو عبیدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان یحییٰ بن سعید ابن حیان التیمی و ابو زرعة بن عمرو بن جریر اسمہ ہرم۔

۱۸۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دسی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا بلکہ بات

قَالَ زُوَّجِي أَبِي فَمَا عَانَا سَافِيَهُمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمِيَّةٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَسُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرُءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ أَبُو السَّخْتِيَانِي.

۱۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْمِ بِالسَّكِينِ

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمِيَّةٍ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَزَمَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۱۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۶: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُسَيْطِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التِّيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عُمَرَ وَبْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْحَمُ فَلْيُفْعِلْ إِلَيْهِ الدَّرَاعُ وَكَأَنَّهُ يُعْجِبُهُ فَتَنْهَسُ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ حَيَّانَ التِّيمِيِّ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عُمَرَ وَبْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرَمٌ.

۱۸۹۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَغْفَرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوُهَّابِ بْنِ

یہ تھی کہ گوشت یک دن کے ناغے کے ساتھ ملا کر تاقہ ہند آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے میں جدی کرتے تھے اور یہی حصہ جدی پک جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

يَخْبِي مِنْ وَلَدِ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الدَّرَاعُ أَحَبَّ لِلْحَجَمِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا عَبَأً فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لَأَنَّهُ اغْجَلَهَا نَضْجًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۳۲: باب سرکہ کے بارے میں

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْإِذَامُ الْخَلُّ.

۱۸۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث مبارک بن سعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَابِرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْإِذَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ أُمِّ هَانِيٍّ وَ هَذَا اصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ.

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عُسْكَرِ الْبَغْدَادِيِّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْإِذَامُ الْخَلُّ.

۱۹۰۱: عبد اللہ بن عبد الرحمن، یحییٰ بن حسان سے اور وہ سلیمان بن بلال سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں (یہ فرق ہے) کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال ہی کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نِعَمَ الْإِذَامُ أَوَّالُ الْإِذَامِ الْخَلُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۱۹۰۲: حضرت ام ہانی بنت ابی طالبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ بہتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لا

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُمْرَةَ الثَّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بَنَتْ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا

۱۲۳۵: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۱۹۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا ان لوگوں کو موافق نہ آئی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا (یعنی اونٹوں کا) دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت انسؓ سے ابو قلہ یہ نقل کرتے ہیں۔ سعد بن ابی عروہ بھی قتادہ سے اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۶: باب کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا

۱۹۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا باعث ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور قیس بن ربیع حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

۱۲۳۷: باب کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

۱۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بیت الخلاء سے نکلے تو کھانا حاضر کر دیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے وقت دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن دینار

۱۲۳۵: باب ما جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۱۹۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفِيُّ تَنَا عَفَّانُ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ تَنَا حُمَيْدٌ وَقَابُثٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَبَاءِ الْمَدِينَةِ فَاجْتَوَوْهَا فَبَغْتَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ أَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَابِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ قَابُثٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ زَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَزَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۳۶: باب الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

۱۹۰۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ تَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَتَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْحَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنِيِّ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِسْنَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَنِي بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ.

۱۲۳۷: باب فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۱۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ غَمَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا لَا نَأْتِيكَ بِوُضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ

سے نبیوں نے عمر سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۹۱۲: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھو اور اس کا تیل استعمال کرو۔ یہ مبارک درخت سے ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبد اللہ بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۴۰: باب باندی یا غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اس کیلئے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برواشت کرے تو اسے چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالے اور اگر وہ انکار کرے تو غم نہ لے اور اسے کھلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بخاری کا نام سعد ہے اور یہ اسماعیل کے والد ہیں۔

۱۲۴۱: باب کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور کافروں کو قتل کرو۔ (یعنی جہاد کرو) اس طرح تم لوگ جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، عبداللہ بن سلامؓ، عبد الرحمن بن عائشؓ اور شریح بن ہانیؓ بھی اپنے والد سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھاؤ اور سلام کو روانہ دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں

الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ رِئِدْنِ اسْمَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

۱۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الزَّيْتِ وَأَذْهِبُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى .

۱۲۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ

۱۹۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّةً وَذُخَانَةً فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ إِنِّيَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالِدُ إِسْمَاعِيلَ اسْمُهُ سَعْدٌ.

۱۲۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ اطْعَامِ الطَّعَامِ

۱۹۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تَوَرَّثُوا الْحَيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ وَشَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْذُوا الرَّحْمَنَ

وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشَوْا السَّلَامَ تَذَخُّوا الْجَنَّةَ دَاخِلٌ هُوَ جَاءَ غَـ

بِسَلَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قُتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَغْلَى الْكُوفِيُّ قُتْنَا عَبْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِلَاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفِّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعِشَاءِ مَهْرَمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَغَبْسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عِلَاقٍ مَجْهُولٌ۔

۱۲۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ قُتْنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ اذْنُ يَا بُنَيَّ وَسَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ بِمِثْلِكَ وَكُلْ مِمَّا يَبِيكَ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ لَهُ هَدْيٌ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُتْنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوَيْةِ أَبُو الْهَذِيلِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عَكْرَاشَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي نَوْفَرَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتٍ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَتَلَقَى بِي إِلَى بَيْتٍ أَمْ سَمِعْتَ فَقَالَ هَلْ مِنْ لَعَامٍ فَاتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدُرِ

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قُتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَغْلَى الْكُوفِيُّ قُتْنَا عَبْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِلَاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفِّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعِشَاءِ مَهْرَمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَغَبْسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عِلَاقٍ مَجْهُولٌ۔

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُتْنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوَيْةِ أَبُو الْهَذِيلِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عَكْرَاشَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي نَوْفَرَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتٍ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَتَلَقَى بِي إِلَى بَيْتٍ أَمْ سَمِعْتَ فَقَالَ هَلْ مِنْ لَعَامٍ فَاتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدُرِ

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُتْنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوَيْةِ أَبُو الْهَذِيلِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عَكْرَاشَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي نَوْفَرَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتٍ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَتَلَقَى بِي إِلَى بَيْتٍ أَمْ سَمِعْتَ فَقَالَ هَلْ مِنْ لَعَامٍ فَاتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدُرِ

سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا عکراش ایک جگہ سے کھاؤ پورا ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبید اللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ مبارک تھال میں گھومنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے جی چاہے کھاؤ۔ اس لیے کہ یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر گیلے ہاتھ چہرہ مبارک، بازوؤں اور سر پر مل لیے اور فرمایا: عکراش جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو اس سے اس طرح وضو کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں مفرد ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۹۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے ”بسم اللہ فی اوبہ“ و آخرہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے دو نقوں میں سارا کھانا کھالیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تمہیں بھی کافی ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۴: باب چکنے ہاتھ

دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان بہت حساس اور جلد ادا رک کرنے والا ہے۔ پس تم اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز

فانقلبنا نأكل منها فحبطت يدي في نواحيها وأكل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين يديه فقبض بيده اليسرى على يدي اليمنى ثم قال يا عكر اش كل من موضع واحد فإنه طعام واحد ثم أتينا بطبق فيه ألوان التمر أو الرطب شك عبيد الله فجعلت أكل من بين يدي وجالت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطبق قال يا عكر اش كل من حيث شئت فإنه غير لون واحد ثم أتينا بماء فغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ومسح ببلل كفيه وجهه وذراعيه ورأسه وقال يا عكر اش هذا الوضوء بماء غيرت النار هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث علاء بن الفضل وقد تفرّد العلاء بهذا الحديث وفي الحديث قصة.

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَنَا وَكَيْعُ قَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعَقِيلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كَلْبُومَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَبَجَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلَقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَى لَكُنَّاهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَامَةِ

الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ عَمْرِ

۱۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لِحَاسٍ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ

بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمِرٌ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کی ملامت کرے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمِرٌ فَأَصَابَهُ هُمٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اعمش سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمِرٌ فَأَصَابَهُ هُمٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب پلایا گیا یہ بطور دوا تھا (۲) کھانے سے پہلے وضو اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے گویا نبی کریم ﷺ نے تورات کی اس تعلیم کی تائید فرمائی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے کھانے سے پہلے وضو نہیں بھی کیا۔ (۳) حضور ﷺ کو زیتون اور کدو پسند تھا (۴) نوکر کو اپنے ساتھ کھانا کھلانا چاہئے۔ (۵) سلام کو پھیلانے کی ترغیب، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرو خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔ لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب۔ قرآن کریم میں لوگوں کے جنت میں نہ جانے کا سبب یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ جنت کا دار ثبوت بننے کے لئے جہاد بالکفار کرنا چاہئے۔ (۶) رات کا کھانا کھانا چاہے قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو کھانا چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو ترک کرنا گویا جلد بڑھاپے کو دعوت دینا ہے (۷) کھانے کے بعد ہاتھ لازماً دھونا چاہئے کیونکہ ہاتھوں پر لگی ہوئی چکنائی کیڑوں کو دعوت دیتی ہے اور اس فعل کو نہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ صرف خود کو ملامت کرے۔

عُمَرُو وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. دونوں نبی اکرمؐ سے اسی کے مثل احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۶: باب ہرنشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ پینے والی چیز جو نشہ کرتی ہے وہ حرام ہے۔

۱۹۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابوموسیٰؓ، انج عصریؓ، دہلمؓ، عائشہؓ، میمونہؓ، ابن عباسؓ، قیس بن سعدؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاویہؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، ام سلمہؓ، بریدہؓ، ابو ہریرہؓ، وائل بن حجرؓ اور قرۃ مزنیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلمہؒ سے بھی بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث مرفوعہ منقول ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ کئی افراد نے بواسطہ محمد بن عمروؒ، ابوسلمہؒ اور ابو ہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابوسلمہؒ اور ابن عمرؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۲۴۷: باب جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے

اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے

۱۹۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے اس کی تھوڑی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور خواتین جبر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی

۱۲۴۶: بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ أَصْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مُوسَى وَالْأَشْجَعِ الْقَضَرِيِّ وَذَيْلَمَ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقيس بن سعد والنعمان بن بشير ومعاوية وعبد الله بن مغفل وأم سلمة وبريدة وأبي هريرة ووائل بن حجر وقرّة المزني هذا حديث حسن وقيل روى عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ نحوه وكلاهما صحيح وزوي غير واحد عن محمد بن عمر وعن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ نحوه وعن أبي سلمة عن ابن عمر عن النبي ﷺ.

۱۲۴۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا أَسْكِرَ

كثيره فقليله حرام

۱۹۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكِرَ كَثْرَةً فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَاتِنِ

روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۹۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیالہ) نشہ لائے۔ اس کا ایک چوبھی پینا حرام ہے۔ عبد اللہ یا محمد میں سے کسی نے اپنی حدیث میں ”حسوۃ“ کے الفاظ نقل کئے ہیں یعنی ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح، ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ انہیں عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

۱۲۴۸: باب منکوں میں نبیذ بنانا

۱۹۲۸: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور پوچھ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکوں کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے ابن عمرؓ سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیؓ، ابوسعیدؓ، سویدؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۹: باب کہو کے خول، سبز روغنی گھرے اور لکڑی

(کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۱۹۲۹: حضرت عمرو بن مرہ، زاذان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن کے استعمال سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہمیں اپنی زبان میں ان برتنوں کے متعلق بتا کر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ”ختمہ“ یعنی

خُبِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ
۱۹۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مَهْدِي بْنِ مَيْمُونٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا سَكَّرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَمِثْلُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَخَذَ هُمَا فِي حَدِيثِهِ الْحَسَوَةِ مِنْهُ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوُ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ وَأَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ.

۱۲۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْحَجَرِ

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا ابْنُ عُثَيْبٍ وَبَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسِ ابْنِ رَجُلٍ أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَكْرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ

فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَادَانَ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ وَاحْبِرَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسَّرَهُ لَنَا بَلْغِيْنَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ

مٹکے، ”دہا“ یعنی کدو کے خول اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے اور ”مزفت“ یعنی رال کے روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن عیسٰ، ابوسعید، ابوہریرہ، عبدالرحمن بن عمرؓ، سمرہ، انس، عائشہ، عمران بن حصینؓ، عاتز بن عمروؓ، حکم غفاریؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۰: باب برتنوں میں نبیذ بنانے

کی اجازت

۱۹۳۰: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں (چند) برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ بے شک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مخصوص) برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ پس انصار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر میں اس سے منع نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوسعید، عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: باب مشک میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے اور اس کا اوپر کا منہ باندھ دیتے تھے جبکہ اس کے نیچے بھی ایک چھوٹا منہ تھا۔ ہم انر صبح بھگوتے تو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور اگر شام کو نبیذ

وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهَى عَنِ اللَّبَاءِ وَهِيَ الْقَرَعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ أَصْلُ النَّحْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمَزْلَقِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَأَمْرَانِ يُتَبَذَّ فِي الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسُمُرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَالِدِ بْنِ عَمْرِوٍ وَالْحَكَمِ الْغَفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ

أَنْ يُتَبَذَّ فِي الظُّرُوفِ

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالُوا إِنَّا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنْ ظَرَفًا لَا يَحِلُّ شَيْنًا وَلَا يَحْرَمُ مِنْهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْجَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَّ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا وَغَاءٌ قَالَ فَلَا إِذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۱: مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي السِّقَاءِ

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَبْذِلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءِ يُونُسَ إِغْلَافَ لَهُ غَزْلًا نَبْذِلُهُ

بناتے تو آپ ﷺ صبح پیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے یونس بن سعیدؒ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۵۲: باب دانی

جن سے شراب بنتی ہے

۱۹۳۳ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گندم سے شراب ہے، جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب اور شہد سے شراب ہے۔ (یعنی ان سب سے شراب بنتی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۳۴ روایت کی یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی یہ حدیث ابی حیان تمیمی نے شععی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمرؓ سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا پیشہ گندم سے شراب بنتی ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۱۹۳۵ ہم کو خبر دی اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبد بن دریس سے انہوں نے ابو حیان تمیمی سے انہوں نے شععی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمرؓ کی زحابت سے کہ شراب گندم سے بھی ہوتی ہے اور یہ ابراہیم بن حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر، یحییٰ بن سعید کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۹۳۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو شیر تمیمی بخاری ہیں اور ان کا معبد الرحمن بن غنیمہ ہے۔

غُدْوَةٌ وَيَشْرَبُهُ عَشَاءً وَتَسْدُهُ عَشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ حَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي عَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

۱۲۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ

الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا اسْرَائِيلُ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خُمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خُمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خُمْرًا وَمِنَ الرَّيْبِ خُمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خُمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۳۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ اسْرَائِيلَ بَخُورَةَ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التِّيمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمرٍ عَنْ عُمرٍ قَالَ انْ مِنَ الْحِنْطَةِ خُمْرًا هَذَا الْحَدِيثُ

۱۹۳۵: أَخْبَرَنَا بَدَلُكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ اَسِيٍّ حَنَّانِ التِّيمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمرٍ عَنْ عُمرٍ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خُمْرًا وَهَذَا اصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْقَوِيُّ

۱۹۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا اَلْأَوْدِيُّ وَعُكْرَمَةُ بْنُ عِمَارٍ قَالَ ثَنَا سُو كَثَرُ الشَّحْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ بَخُورَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاسٍ لِسِحْرِ سِ السَّحْنَةِ وَالْعَسَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحُ أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْقَبْرِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ غُفَيْلَةَ .

١٢٥٣ : بَابُ مَا جَاءَ فِي

خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

١٩٣٤ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَطَاءٍ
بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَبَذَّلَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ
جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

١٩٣٨ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ
بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُتْبَذَ فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَمُعَبِّدِ
بْنِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

٢٥٣ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ

فِي إِيَّةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

١٩٣٩ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ
حَدِيثَهُ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ
وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي إِيَّاتِ
السُّهْبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْخُرِيرِ وَالذِّبَاكِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٢٥٥ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

١٩٢٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ

۱۲۵۳: باب سچی کی کھجوروں کو ملا کر

نہیں

۱۹۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر بنید بنانے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۳۸ء: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کی اور کئی کھجوریں مل کر نیز انگور اور کھجوروں کو ملا کر نبی بننے اور مشکوں میں نبی تیار کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، ابو قتادہؓ، ابن عباسؓ، ام سلمہؓ اور معبد بن کعبؓ (بواسطہ والدہ) سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۴: باب سونے اور چاندی کے برتنوں

میں کھانے پینے کی ممانعت

۱۹۳۹ء: ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے پانی لگا کر تو ایک شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس سے منع کیا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم اور زیبا ج کا ہر پہننے سے بھی۔ یہ تم لوگوں کے لیے آخرت میں ہے اور ان لوگوں (یعنی کفار) کیسے دنیا میں۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، براءؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۵: باب کھڑے ہو کر مینے کی ممانعت

۱۹۴۰ء حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا حکم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے (یعنی کھڑے ہو کر کھانا بھی منع ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۱: حضرت جبارود بن علاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابو مسعم سے وہ جبارود سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کی گری ہوئی چیز اٹھا لینا دوزخ میں جسنے کا سبب ہے۔ (بشرطیکہ) اسے پہنچنے کی نیت نہ ہو۔ جبارود بن معلیٰ کو ابن علاء بھی کہتے ہیں۔ لیکن صحیح ابن معلیٰ ہے۔

۱۲۵۶: باب کھڑے ہو کر پینے کی

اجازت

۱۹۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جتے پھرتے اور کھڑے کھایا پیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نافع سے اور ان کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ عمران بن مدیر بھی یہ حدیث ابو ہریری سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو ہریری کا نام بزید بن عطاء ہے۔

۱۹۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ لَا أَكُلُ قَالَ ذَاكَ أَشَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَلْبَعِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ جَارُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ وَالْجَارُودُ وَهُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى يُقَالُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَالصَّحِيحُ ابْنُ الْمُعَلَّى.

۱۲۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنُ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا خَفْصُ بْنُ عِيَاثٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى عُمَرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الْبَرَزِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو الْبَرَزِيِّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَطَّارٍ.

۱۹۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمُ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَمُعِيزَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۹۴۴: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۷: باب برتن میں سانس لینا

۱۹۴۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور خوشگوار ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہشام دستوائی اسے ابوعصام سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ عزہ بن ثابت، ثمامہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۶: ہم سے روایت کی بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پو۔ اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہادی ہے۔

۱۲۵۸: باب دوبار سانس لیکر پانی پینا

۱۹۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشید بن کریم کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُصَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرِبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ ۱۹۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ حَمَادٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ هُوَ أَمْرًا وَأَرَوَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الْحَزْرِيُّ عَنِ ابْنِ لِعَقْلٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا تَشْرِبُ الْبَعْجِيرَ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْتَمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْحَزْرِيُّ هُوَ أَبُو فَرَوَةَ الرَّهَاطِيُّ.

۱۲۵۸: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الشَّرْبِ بِنَفْسَيْنِ

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ رَشِيدِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

سے پوچھا کہ رشدين بن كريب زياده قوی ہیں یا محمد بن كريب۔ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدين بن كريب زياده راجح ہیں۔ پھر میں نے (یعنی امام ترمذی نے) امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ محمد بن كريب، رشدين بن كريب کی ہنسبت راجح ہیں۔ میری (یعنی امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدين بن كريب راجح اور اکبر ہیں۔ رشدين بن كريب نے حضرت ابن عباسؓ کو پاپا اور ان کی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور ان کی منکر احادیث بھی ہیں۔

۱۲۵۹: باب پینے کی

چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے

۱۹۴۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے بنا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۰: باب برتن

میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱: حضرت عبد اللہ بن ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پینے کو برتن میں سانس نہ لے۔

من حدیث رشدين بن كريب قال وسألت عبد الله بن عبد الرحمن عن رشدين بن كريب قلت هو اقوى ام محمدا بن كريب قال ما اقرنهما ورشدين بن كريب ارحمهما عبدی وسألت محمد بن اسماعيل عن هذا فقال محمد بن كريب ارحم من رشدين بن كريب والقول عندی ما قال ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن رشدين بن كريب ارحم واكبر وقد أدرک ابن عباس وراة وهما اخوان وعندهما مناكير.

۱۲۵۹: باب ماجاء فی كراهية

النَّفخ فی الشَّرَاب

۱۹۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ أَنَّ سَمْعَ أَبَا الْمَثْنَى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى غَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِفُهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ فَإِنَّ الْقَدَحَ إِذَا عَنْ فَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُفَخَّ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۰: باب ماجاء فی كراهية

التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۱۹۵۱: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ نُسُ عِنْدَ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱: باب مشکیزہ (وغیرہ)

اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۲: باب اس کی اجازت

۱۹۵۳: حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک لنگی ہوئی مشک کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اسے جھکا کر اس کے منہ سے پانی پیا۔ اس باب میں حضرت ام سلیمؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کا عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۹۵۴: حضرت عبدالرحمن بن ابوعمرہ اپنی دادی کھٹ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں داخل ہوئے اور ایک لنگی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور اس کا منہ کاٹ کر رکھ لیا (یعنی تبرکاً) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید، عبدالرحمن بن یزید کے بھائی اور جابرؓ کے بیٹے ہیں اور یزید، عبدالرحمن سے پہلے فوت ہوئے۔

۱۲۶۳: باب واسنہ ہاتھ

والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

۱۹۵۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء هذا حديث حسن صحيح.

۱۲۶۱: باب ما جاء في النهي

عن احتساب الأسقية

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنْ احْتِسَابِ الْأَسْقِيَةِ وَلَيْسَ الْبَابُ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۲: باب ما جاء في الرخصة في ذلك

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَفَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا وَلَيْسَ الْبَابُ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عَيْسَى أَمْ لَا.

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ كُبَيْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَالِمَا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ أَقَدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

۱۲۶۳: باب ما جاء أن الأيمنين

أحقُّ بالشرب

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

دہنی طرف ایک دیہاتی اور بائیں طرف حضرت ابو بکرؓ تھے۔ پس آپ ﷺ نے خود پینے کے بعد دیہاتی کو دیا اور فرمایا: **دَابُّهُ وَلَا زَيْدَهُ** مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن بسرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۴: باب پلانے والا آخر

میں پئے

۱۹۵۶: حضرت ابوقدحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پئے۔ اس باب میں حضرت بن ابی اوفیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۵: باب مشروبات میں سے

کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا

۱۹۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز رسول اللہ ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث کئی راوی ابن عیینہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی بواسطہ معمر زہریؓ و عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہی ہے جو زہریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۵۸: حضرت زہریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق بھی معمر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی معمر زہریؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

اسس نُسْ مَالِكِ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى سِلْسَ فَذْتَبْتُ سَمَاءً وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَنْوَكَرٌ فَشَرِبْتُ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَلِيْمُنْ فَلَا يَمُنْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَنْدَ اللّٰهِ بِنُ نُسْرِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۶۴: بَابُ مَا جَاءَ اَنْ سَاقَى الْقَوْمَ

آخِرُهُمْ شَرْبًا

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عِنْدَ اللّٰهِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقَى الْقَوْمَ اَحْرَهُمْ شَرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبْنِ اَبِي اَوْفَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۶۵: بَابُ مَا جَاءَ اَيُّ الشَّرَابِ كَانَ

اَحَبُّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۹۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ غُرُوْةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلْوُ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هَذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوْةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

۱۹۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ اَلْحَلْوُ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا اصْحَحُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

خلاصۃ الانبواب: خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور دین اور دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان اور معاشرے کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے۔ ایک محقق کہتا ہے کہ شراب سے بڑھ کر انسانیت کو کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ نبی کریم ﷺ نے اُمتِ مسلمہ کو اس سے بچنے کے لئے جامع تعلیم دی ہے اور اس کا ہر راستہ بند کر دیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ لہذا جس چیز میں نشہ مانے کی قوت ہو وہ خمر ہے خواہ اس کا کوئی سا بھی نام رکھ لیا جائے۔ اس کی قلیل مقدار ہو یا کثیر خواہ کسی برتن میں بنائی جائے اس کے پینے پلانے والے، بنانے والے، اسے پہنچانے والے سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (۲) سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۳) کھڑے ہو کر پانی پینے کی اگر چہ اجازت ہے مگر اہل علم کے نزدیک بیٹھ کر پینا زیادہ افضل ہے۔ پانی پینے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ برتن میں سانس نہ لیا جائے اور تین سانس میں پانی پیا جائے۔ (۶) پلانے والا خود آخر میں پئے اور اس کا آغز محفل میں دائیں جانب سے کیا جائے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۴۶۶: باب ماں باپ سے حسن سلوک

١٢٦٦ : بَابُ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۵۹: حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون بھدا کی کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا تمہاری ماں۔ میں نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے؟ فرمایا تمہارے والد اور ان کے بعد رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔ اور اسی طرح درجہ بدرجہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ

١٩٥٩ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ثَنَا بِهِزُ بْنُ
حَكِيمٍ ثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ
أَبْرَأُ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ
ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ
الْأَقْرَبَ فَأَلَّا قَرَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبِهِزُ بْنُ
حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقَشِيرِيِّ وَهَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ شُعْبَةً فِي بِهِزِ بْنِ حَكِيمٍ
وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ
وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ
الْأَثَمَةِ.

ثقفہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

۱۲۶۷: باب

١٢٦٤ : بَابُ مِنْهُ

۱۹۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد کون سے اعمال افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر

١٩٦٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ عَنْ
أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ
مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَجُّ ذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ سَكَتَ

نبی اکرم ﷺ غاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی، شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اس حدیث کو وید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابو عمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔ ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۱۲۶۸: باب والدین کی رضامندی

کی فضیلت

۱۹۶۱: حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہذا اب تیری مرضی ہے اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان (راوی) کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ (یعنی ناراضگی) والد کی ناراضگی میں ہے۔

۱۹۶۳: یعلیٰ بن عطاء اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ اور ان کے ساتھی بھی اسے یعلیٰ بن عطاء وہ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اسے موقوفاً ہی نقل کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ خالد بن حارث کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہو اور یہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن ثنیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں عبداللہ بن ادریس اور بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت

عَبْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزِدْتُهُ لَزَادَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَّاسٍ.

۱۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ

فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنِّي قَاتِمُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ بَشَتْ فَأَصْعَ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ اخْفَظَتْ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ أَبِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ.

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَفِي الثَّابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۲۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الثَّابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نَفِيعٌ.

۹۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَايِرِ أَنْ يُشْتَمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يُشْتَمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتَمُ أُمَّهُ فَيَشْتَمُ أُمَّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

۱۹۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْبِرِّ أَنْ يُصَلِّىَ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدِّهِ عَلَيْهِ وَفِي الثَّابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

عبد اللہ بن مسعود سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۶۹: باب والدین کی نافرمانی

۱۹۶۳: حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اس سے پہلے تاکید گائے بیٹھے تھے اور فرمایا: جھوٹی گواہی یہ فرمایا جھوٹی بات (یعنی راوی کو شک ہے) پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

۱۹۶۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۷۰: باب والد کے دوست کی عزت کرنا

۱۹۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۲۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْخَالَةِ

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُودٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ قَالَ لَا فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرِّ هَاتُوْنِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ.

۱۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

۱۲۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمُتْسَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَدَّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۱۲۷۱: بَابُ خَالِهِ كَيْفَ سَأَلْتُهُ

۱۹۶۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۶۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا خالہ۔ عرض کیا ”جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور براء بن عازبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۶۹: ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ سے وہ محمد بن سوقة سے وہ ابو بکر بن حفص سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو بکر بن حفص، ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۲۷۲: بَابُ وَالِدَيْنِ كَيْفَ دَعَا

۱۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک مظلوم کی بددعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری والد کی بیٹے کیلئے بددعا۔ حجاج صواف یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام بنی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور ابو جعفر، ابو جعفر مؤذن ہیں۔ ہمیں ان کے نام کا علم نہیں۔ اس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۲۷۳: باب والدین کا حق

۱۹۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی راوی بھی یہ حدیث سہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۴: باب قطع رحمی

۱۹۷۲: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، میں رحم ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو شخص اسے ملائے گا یعنی صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا یعنی قطع رحمی کرے گا میں اسے کانٹوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ سفیان کی زہری سے منقول حدیث صحیح ہے۔ اسے معمر، زہری سے وہ ابوسعید سے وہ رداد لیشی سے اور وہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ معمر کی حدیث میں غلطی ہے۔

۱۲۷۵: باب صلہ رحمی

۱۹۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی کرنا والا وہ نہیں جو کسی قرابت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ صلہ رحمی وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔ یہ

۱۲۷۳: بَاب مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدًا إِذَا آتَى بِجَدِّهِ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْقِدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَهِيلٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

۱۲۷۴: بَاب مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَزَّمِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ إِسْمِي لَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّهْ وَلِيَ الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَخُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَدَادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ خَطَأً.

۱۲۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا بَشِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَفَطْرُبْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا

حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سلمانؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۷۴: حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ بھی سفیان سے یہی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۶: باب اولاد کی محبت

۱۹۷۵: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک نواسے کو گود میں لے کر لکھے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل، بزدل اور جاہل بنانا ہے اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے بھلوں سے ہو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اشعث بن قیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے منقول حدیث کو ہم صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں اور عمر بن عبد العزیز کے خولہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

۱۲۷۷: باب اولاد پر شفقت کرنا

۱۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لینے ہوئے دیکھا۔ ابن ابی عمر اپنی بیان کردہ حدیث میں حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پس اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

انْقَطَعَتْ رَحْمَةُ وَصَلَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَغْنَى قَاطِعٌ وَرَحِمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

۱۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ رَحِمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةَ خَوْلَةً بَنَتْ حَكِيمًا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِرٌ أَحَدَانِ ابْنَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَتَبْخَلُونَ وَلَتَجْبُنُونَ وَلَتَهْلِكُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِجَالِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَآلَا شُعْبَةَ ابْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ بَنِي عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةٍ.

۱۲۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ أَلَا فَرْعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْبَلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشْرَةَ مَا قَبَلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۸: باب لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے۔

۱۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں میرے پاس آئی اور کچھ مانگا۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت

۱۲۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّفَقَةِ عَلَى النِّسَاءِ

۱۹۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ نِسَاءٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحُبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

۱۹۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ نِسَاءٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وَهَبٍ وَقَدْ رَأَوْهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا.

۱۹۷۹: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُسْلِمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمُجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ بِنِسَاءٍ مِنَ النِّسَاءِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلْتُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمْتُهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا
مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عُبَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَالَ جَارِيَتَيْنِ
دَخَلَ آتَا وَهُوَ الْجَنَّةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُبَيْدُ
اللَّهُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَنَسٍ.

۱۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ
۱۹۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ ثَنَا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ
حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ
إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْيَتِيمَةُ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ
ذَنْبًا لَا يَغْفَرُ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَرْثَةَ الْفَهْرِيِّ وَأَبِي
هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَحَنَشٍ هُوَ حَسَنٌ
بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ يَقُولُ
حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ
الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ يَعْنِي
السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابیواب: (۱) ماں باپ سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور ماں کو اس معاملے میں باپ پر زیادہ
فضیلت حاصل ہے۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں ہے مگر یہ کہ وہ شرک یا معصیت کا حکم نہ دیں۔ حتیٰ کہ اپنے والد

کے دن یہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

۱۹۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی
پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگیوں) کی طرح
داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا
کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد
بن عبد العزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث
روایت کی اور کہا ابو بکر بن عبید اللہ بن انس جبکہ صحیح عبید اللہ بن
ابو بکر بن انس ہے۔

۱۲۷۹: باب یتیم پر رحم اور اس کی کفالت کرنا
۱۹۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو
اپنے کھانے پینے میں شامل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بلا شک و شبہ
اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل (یعنی
گناہ) کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ
فہری رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ
اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ابو علی رجی ہے۔ سلیمان تمیمی
کہتے ہیں کہ حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں یتیم کی
اس طرح کفالت کرنے والا ہوں اور پھر اپنی دونوں انگلیوں
سے اشارہ فرمایا۔ یعنی شہادت اور بیچ والی انگلی یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

کے دوسرے کی بھی عزت و احترام کرنا چاہئے اسی طرح فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہے۔ (۳) انسان کو والدین کی بددعاء سے بچنا چاہئے کیونکہ فرمان نبویؐ کے مطابق ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۴) انسان اپنے والدین کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو اگر غلام پائے تو اسے آزاد کرادے۔ (۵) قطع رحمی کی سخت ممانعت اور صدر رحمی کرنے والوں کو چاہئے کہ نیکی کرنے والوں سے ہی صدر رحمی نہ کرے بلکہ جو ان سے قطع رحمی کرے ان سے بھی صدر رحمی سے پیش آئے۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (۶) اولاد کی محبت انسان کو بزدل، بخیل بنا دیتی ہے اس کا اثر وہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ملتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے ایک نواسے کو لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمھارا کام بخیل بزدل اور جاہل بنانا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اور دو آیتیں قرار دیا گیا ہے۔ (۷) والد پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد پر سے قدرے شفقت، عدل اور محبت سے پیش آئے۔ تاہم اس معاملے میں لڑکیوں کو کسی قدر فضیلت حاصل ہے کہ ان سے محبت و شفقت کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا کہ جو بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اس نے اس پر صبر کیا اس کے لئے جنت ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ پہلو قدرے نوجوان ہے لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسن سلوک نہیں کرتے اس لئے مغرب زدہ این جی اوز ہمارے اس پہلو پر زیادہ وار کرتے ہیں۔ عہاء کرام کو چاہئے کہ وہ اپنے خطبات میں اس پہلو پر زیادہ سے زیادہ عوم کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

۱۲۸۰: باب بچوں پر رحم کرنا

۱۲۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصَّبِيَّانِ

۱۹۸۴: حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ سے مدقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابواہ مہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی کی حضرت انسؓ بن مالکؓ وغیرہ سے منکر حدیثیں ہیں۔

۱۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زُرْبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوسِعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُؤَقِّرْ كَبِيرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَآبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزُرْبِي لَهُ أَحَادِيثُ مِنَّا كَثِيرٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ.

۱۹۸۵: حضرت عمرو بن شعیبؓ بواسطہ مد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے۔

۱۹۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا.

۱۹۸۶: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد

۱۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُؤَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ

بن اسحق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ وہ ہم میں سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقہ پر نہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ ”ہم میں سے نہیں“ یعنی ہماری مانند نہیں۔

۱۲۸۱: باب لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۸۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شقی القلوب کو رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں کہا جاتا ہے کہ یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں جن سے ابوالزناد راوی ہیں۔ ابوزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم بھی کرتا ہے۔ تم زمین و سواں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحمن کی شاخ ہے۔ جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

المُسْكِرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَحَدِيثٌ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا يَقُولُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا لَيْسَ مِنْ أَكْبَنَانَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُكْبِرُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِثْلِنَا.

۱۲۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۹۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحُمُ النَّاسَ لَا يَرْحُمَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عُمَرُو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو.

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو ذَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُشَيْرَبِيِّ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُزْعَرُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهُ يَقَالُ هُوَ الْوَالِدُ مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو الزِّنَادِ وَقُلْتُ رَوَى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شَجَنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

۱۹۹۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ النَّصِيحَةُ ثَلَاثٌ مَرَارٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ وَجَرِيرٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَتَوْبَانَ.

۱۹۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
۱۹۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ قَالَا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يُخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَرَضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ النَّفْسُ هُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبَ.

۱۲۸۲: بَابُ نَصِيحَتِ كِ بَارِے مِیں

۱۹۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دین نصیحت ہے تین مرتبہ فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس کیسے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، مسلمان اہل اقتدار اور عام مسلمانوں کیسے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابویزید بواسطہ والد ثوبان سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۹۹۱: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کی بیعت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۳: بَابُ مُسْلِمَانِ كِ مُسْلِمَانِ پَر شَفَقَت

۱۹۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ لہذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے، ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے یعنی دل میں (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے بُرے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابویوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو اسے دور کر دے یعنی اسے بتائے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

۱۲۸۴: باب مسلمان کی پردہ پوشی

۱۹۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کر دیں گے۔ اور جو کسی عکدست پر دنیا میں آسانی و سہولت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریں گے اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی بدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی بدد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اعمش کے اس قول کا ذکر نہیں کرتے کہ ابو صالح سے روایت ہے۔

۱۲۸۵: باب مسلمان سے مصیبت دور کرنا

۱۹۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا۔ جو اسے عیب دار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کر دے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرَاةَ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَدَى فَلْيَمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

۱۹۹۵: حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ أَصْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ يَسْرِعْ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسْرِعْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ حَدِيثٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

۱۲۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذُّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوقِ أَبِي بَكْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۸۶: باب ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کیسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ ہاتھ نہ ملالائے۔ اس حالت میں کہ وہ دونوں راستے میں ایک دوسرے کے آگے سامنے ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اعراض کریں پھر ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ہشام بن عمارؓ اور ابو ہند دارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۷: باب مسلمان بھائی کی غم خواری

۱۹۹۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمن بن عوفؓ مدینہ منورہ شریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سعد بن زیدؓ کا بھائی بنادیا۔ سعدؓ نے کہا: آؤ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کر دوں اور میری دو بیویاں ہیں یہاں میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ عبدالرحمن نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ انہیں بازار کا راستہ بتایا گیا۔ جب وہ اس روز بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس پیڑ اور گھی تھا جسے انہوں نے منافع کے طور پر کر لیا تھا۔ اس کے بعد (ایک دن) نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا کہ ان پر زردی کے نشانات ہیں۔ پوچھا: یہ کیا ہے۔ عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مہر مقرر کیا ہے۔ عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ گٹھلی بھر سونا۔ تین اور ثلث درہم یعنی 3/13 درہم کے برابر ہوتا ہے۔ اٹھ کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔ مجھے (یعنی امام ترمذیؒ کو) امام احمد بن حنبلؓ کا یہ قول اسحق بن منصور نے اٹھ

۱۲۸۶: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَقِيَانِ فَيَضُدُّ هَذَا وَيَضُدُّ هَذَا وَخَيْرُ هُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي وَائِسٍ هُرَيْرَةَ وَهَشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

۱۹۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمُّ أَفَاسْمُكَ مَالِي نَصْفَيْنِ وَلِي أَمْرَانِ فَأَطِيقُ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ذُلُّنِي عَلَى السُّوقِ فَذَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمِيذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدْ اسْتَفْضَلَهُ قَرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرَمِنْ ضَفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيِمٌ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَافَةٌ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوَّلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ ذَرَاهِمٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خُمُسَةِ ذَرَاهِمٍ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقٍ.

کے حوالے سے بتایا ہے۔

باب غیبت ۱۲۸۸:

۱۹۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے، فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا اگر وہ عیب واقعی اس میں موجود ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس عیب کا تذکرہ کرو جو واقعی اس میں ہے تو غیبت ہے ورنہ تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب حسد ۱۲۸۹:

۲۰۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع تعلق کرو اور کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی سے حسد نہ کرو، اور خالص اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔ مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، زبیر بن عوامؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۰۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا اور وہ اس کے حق کو ادا کرتا ہے (یعنی پڑھتا ہے) رات میں اور دن کے وقتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي الْغَيْبَةِ ۱۲۸۸:

۱۹۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُرَيْزَةَ قَالَ قِيلَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا الْغَيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ فَقَدْ اغْتَابَتْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا أَقُولُ فَقَدْ بَهْتَمْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَأَبِي عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ ۱۲۸۹:

۲۰۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَالَةَ قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجْعَلُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَأَبِي عُمَرَ وَأَبِي مُسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۰۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُسْفِكُ مِنْهُ أَيْلًا وَأَنَا النَّهَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَا النَّهَارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۲۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

۲۰۰۲: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو معاوية عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعْبَدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو سَفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

۱۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سَفْيَانُ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَابُو أَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سَفْيَانُ عَنِ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ الْكَذِبُ إِلَّا فِئَةً ثَلَاثٌ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ أَمْرًا لِيَرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسْمَاءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ حُثَيْمٍ وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِدَائِكَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَنيدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كَلثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَّا خَيْرًا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۹۰: باب آپس میں بغض رکھنے کی برائی

۲۰۰۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۱۲۹۱: باب آپس میں صلح کرانا

۲۰۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔ محمد نے اپنی روایت میں (لَا يَجْعَلُ) کی جگہ ”لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ“ کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن حثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور اس میں حضرت اسماء کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں اس کی خبر دے ابو کریم نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں حضرت ابو بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۰۴: حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص لوگوں میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں بلکہ وہ اچھی بات کہنے والا اور اچھا فی کفر و دغ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَخْلَصَاتُ الْأَبْوَابِ: یتیم کی کفالت اور اس پر رحم کرنا جنت میں داخلے کا سبب اور اس پر ظلم اور اس کا مال کھانا جہنم جانے کا باعث بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ان الذین یا کلون اموال الیتیمی ...) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ (۲) بچوں پر شفقت و محبت سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) لوگوں پر رحم کرنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ یہ انسان کی بدبختی ہے کہ اس سے رحم کا جذبہ چھین لیا جائے۔ (۴) دین تو ایک نصیحت ہے تمام مسلمانوں کے لئے خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا عام مسلمان۔ بہترین مسلمان اس کو گردانا گیا ہے جس سے دوسرے مسلمان ان کا جان و مال عزت و حرمت محفوظ ہو۔ (۵) ایک مسلمان کو دوسرے کی پردہ پوشی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے۔ جو دنیا میں کسی مسلمان کی تنگی و تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی فرمائیں گے (۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ اعراض کرے اور ان دونوں میں سے سلام میں ابتدا کرنے والا بہتر ہے۔ جبکہ بدتر انسان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت اور چغل خوری کرے اور اس سے حسد کرے۔ شیطان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ لڑنے والوں میں صلح کرانے والا کی فضیلت ہے حتیٰ کہ وہ اس معاملے میں جھوٹ بھی بول سکتا ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ تین ہاتھوں کے علاوہ جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ ایک خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے درمیان جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

۱۲۹۲: باب خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے ضرر اور تکلیف پہنچائیں گے اور جو کوئی کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶: حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳: باب پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر میں ان کیسے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو گوشت (بدیہ) بھیجا ہے (دو مرتبہ پوچھا)۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ

۱۲۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِيْثِ

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارًّا اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقًّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُتَيْبَةُ بْنُ حَبَّابٍ الْعُكْلِيُّ ثَنَى أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقُلَةُ السَّبْعِيُّ عَنْ مَرْثَةَ بْنِ شَرَّاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرَهَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجَوَارِ

۲۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَتَشْيِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبَحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَمَا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِحَارِنَا الْيَهُودِيَّ أَهْدَيْتُمْ لِحَارِنَا الْيَهُودِيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی اور احسان کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، مقداد بن اسودؓ، ابو شریحؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ مجاہد سے بھی ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ کے واسطے سے منقول ہے۔

۲۰۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل مجھے پڑوسی کے متعلق نصیحت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔

۲۰۰۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کیلئے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبد الرحمن حملی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۱۲۹۳: باب خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰: حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔ پس جس کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ام سلمہؓ، ابن عمرؓ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوصِیْنِی بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیَوْرِثُهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ هُرَیْرَةَ وَانْسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَابْنِ شُرَیْحٍ وَابْنِ اُمَامَةَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ هُرَیْرَةَ اَيْضًا عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم.

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ غُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهَا یُوصِیْنِی بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیَوْرِثُهُ.

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ شُرَیْبِ بْنِ شَرِیْكَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَلِّیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُ هُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُ هُمْ لِجَارِهِ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَلِّیِّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ.

۱۲۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم إِخْوَانُكُمْ حَعْلَهُمُ اللّٰهُ فِتْنَةٌ تَحْتَ أَيْدِیْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيَلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَامِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ هُرَیْرَةَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۱۱: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ غلاموں سے بر سنوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابویوب سختیانی اور کئی راوی فرقد سنجی پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ قوی نہیں۔

۱۲۹۵: باب خادموں کو مارنے اور گالی

دینے کی ممانعت

۲۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا اور وہ اس سے بری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری کریں گے مگر یہ کہ اس کا الزام صحیح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن ابی نعیم، عبد الرحمن بن ابی نعیم بھی ہیں، ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

۲۰۱۳: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ جان لو ابو مسعود، جان لو، ابو مسعود میں نے پیچھے مڑ کر دیکھ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنا تو اس پر قادر ہے۔ ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تمیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

۱۲۹۶: باب خادم کو ادب سکھانا

۲۰۱۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کو یاد کرنے لگے تو اسے فوراً اپنا ہاتھ اٹھ لینا چاہیے۔ ابو ہارون

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ فَرْقِدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ سَبِيُّ الْمَسْكَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ السَّخَبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِي فَرْقِدٍ الْهَسَجِيِّ مِنْ قَبْلِ جَمْعِهِ.

۱۲۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ الْيَمِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ أَبِي نَعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ.

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا مُوَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ اإِغْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اإِغْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي تَعُدُّ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكِ.

۱۲۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي آدَبِ الْخَادِمِ

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ

عبدی، عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے ابوہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ ابن عون اپنے انتقال تک ابوہارون سے احادیث نقل کرتے رہے۔

۱۲۹۷: باب خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں: آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خادم کو کتنی بار معاف کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ہر روز ستر مرتبہ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب اسے ابوہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱۶: ہم سے روایت کی تفسیر نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی اور بعض راوی اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: اسلامی تعلیمات میں دھوکہ دہی اور خیانت کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ خیانت کو منافق کی ایک علامت خیال کیا گیا ہے دھوکہ دینے کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ”جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“ ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔ (۲) پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک ایمان کی علامت ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی سے بہتر سلوک کرے“ (۳) خادم سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اس کا کھانا لباس اور اس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اگر خدو انسان پر آجائے تو اسے ناگوار گزارے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص پر حد جاری فرمائیں گے جو اپنے خادم یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا۔ خادم کو معاف کرنا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق ہر روز ستر مرتبہ بھی خواہ معاف کرنا پڑے تو کرو۔

۱۲۹۸: باب اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیانہ) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ

أَخَذَكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهُ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَبْوُ هَارُونَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عَمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْنَى بْنُ سَعِيدٍ ضَعُفَ شُعْبَةُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْنَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ حَتَّى مَاتَ.

۱۲۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقْرِ عَنِ الْخَادِمِ

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَغْفِرُ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَّتْ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَغْفِرُ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا.

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۲۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي آدَابِ الْوَلَدِ

۲۰۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سَمَاطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدَّبَ الرَّجُلُ وَلَدُهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ

حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوئی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے معروف ہے۔ ناصح بصری ایک دوسرے محدث ہیں جو عمار بن ابوعمار وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ ثابت ہیں۔

۲۰۱۸: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر انعام نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عامر بن ابوعمار خزاعی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۲۹۹: باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کے

بدلے میں کچھ دینا

۲۰۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۰۰: باب محسن کا شکریہ

ادا کرنا

۲۰۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يَتَصَلَّقُ بِصَاحِبِ هَذَا حَدِيثٍ غَرِيبٍ وَنَا صَحُّ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَا صَحُّ شَيْخٍ آخَرٍ نَصْرِي يَرْوِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ ثَبَتٌ مِنْ هَذَا.

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا نَصْرِيُّ عَلِيُّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ ثَنَا أَبُو ثَوْبٍ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَحَلَّ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ وَأَبُو ثَوْبٍ بْنُ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

۱۲۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا يَعْنِي بْنُ أَحْكَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُفِئُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ.

۱۳۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ

لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ح

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اھعث بن قیس رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۱: باب نیک کام

۲۰۲۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا اسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب صدقہ ہے۔ پھر کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، تاجپنے کے ساتھ چمنا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو ذریل کا نام سماک بن ولید خفی اور نصر بن محمد جریمی ہیں۔

۱۳۰۲: باب عاریت دینا

۲۰۲۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دودھ یا ورق کا منیجہ دیا (یعنی رعایت دی) یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو الخلق کی روایت سے۔ ابو الخلق اسے طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی

وَقَدْ سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا خُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي فَرِّقَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمَّا طَعْنُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَافْرَاغُكَ مِنْ ذَلُوكَ فِي ذَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَذِيفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زُمَيْلٍ سَمَّاكَ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَيْشِيُّ الْيَمَامِيُّ.

۱۳۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنْحَةِ

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِيهِمْ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَوْسَبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً لِنِ أَوْ رِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عَتَقِ رَقَبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى

حدیث منقول ہے۔ ورق کی عریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ ”ہدی زقاقا“ کا مطلب راستہ دکھانا ہے۔

مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَبِيحَةً وَرِيقَ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَرْضُ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ أَوْ هَذِي زُقَاقًا إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَةُ الطَّرِيقِ وَهُوَ إِرْشَادُ السَّبِيلِ.

۱۳۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ

الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

۱۳۰۳: باب راستہ میں سے تکلیف دہ

چیز ہٹانا

۲۰۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا دے گا۔ اور اس کو بخش دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْتَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ عُصْنَ شَوْكٍ فَأَخْرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَرَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ

الْمَجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ

۱۳۰۴: باب مجالس

امانت کے ساتھ ہیں

۲۰۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے ابن ابی ذعب کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَّفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ.

۱۳۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

۱۳۰۵: باب سخاوت کے بارے میں

۲۰۲۶: حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ زبیرؓ کی کمائی سے ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ دے سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دے سکتی ہو بلکہ اس کو روک کے نہ رکھو۔ ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا دَخَلَ عَلَى الزُّبَيْرِ فَأَعْطَى قَالَ نَعَمْ لَا تُؤْكَلِي فَيُؤْكَلِي عَلَيْكَ يَقُولُ لَا تُخْصِي فَيُخْصِي

عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ ہے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اسے ابن ابی ملیکہ سے وہ عباد بن عبد اللہ سے اور وہ حضرت اسماءؓ سے نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے ایوب سے نقل کرتے ہوئے عباد بن عبد اللہ بن زبیر کو حذف کر دیتے ہیں۔

۲۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل تخی، بخیل عباد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی اعرج سے روایت سے پہنچتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف سعید بن محمد کی سند سے منقول ہے۔ اس حدیث کی روایت سے اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ سعید، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث مرسلہ بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۶: باب بخل کے بارے میں

۲۰۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن میں یہ دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بداخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہنچتے ہیں۔

۲۰۲۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فریب کر نیوالا، بخیل اور احسان بجانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بِخِيلٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُولِفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

۱۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَخْلِ

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ الْخُدَازِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبَخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى.

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقِدِ السَّبْخِيِّ عَنْ مَرَّةِ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن بھول اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر (بدکار) دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۰۷: باب اہل و عیال پر خرچ کرنا

۲۰۳۱: حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا پھر وہ دینار جسے وہ جہاد میں جانے کیلئے اپنی سواری چھوڑنے والے دوستوں پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ راوی نے عیال کا شروع میں ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس شخص سے زیادہ ثواب کسے مل سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے محنت و مشقت کرنے سے بچا لیتا ہے اور انہیں اس کے ذریعے فنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۸: باب مہمان نوازی

کے بارے میں

۲۰۳۳: حضرت ابو شریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنی چاہیے۔ صحابہ کرامؓ

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غَيْرُ كَرِيمٍ وَالْفَاجِرُ خَبْلٌ لَيْتِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

۲۰۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفَقُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُ الرَّجُلُ عَلَى ذَاتِ بَيْنٍ سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِعِيَالٍ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَغْظَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صَغِيرٍ يُعَقِّهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيَهُمُ اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ

وَعَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ أَدْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ

نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات تک پر تکلف ضیافت کرنا پھر فرمایا کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۴: حضرت ابو شریح کعمیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن تک اور پر تکلف ضیافت ایک دن و رات تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مہمان پر خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کے پاس زیادہ وقت تک ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسے حرج ہونے لگے۔ حرج کے معنی یہ ہیں کہ مہمان میزبان کے پاس اتنا طویل نہ ٹھہرے کہ اس پر شق گزرنے لگے۔ اور حرج میں ڈالنے سے مراد یہی ہے کہ اسے تنگ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ مالک بن انسؒ اور لیث بن سعدؒ بھی یہ حدیث سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کعمی عدوی ہیں ان کا نام خولید بن عمرو ہے۔

۱۳۰۹: باب یتیموں اور یتیموں کی

خبر گیری

۲۰۳۵: حضرت صفوان بن سلیم مرفوع نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود اور محتاج کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

۲۰۳۶: ہم سے روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے زبیدی الغیث سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کی کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبداللہ بن مطیع

يَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَتْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ لَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عِنْدَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَتَوَلَّى عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يَقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ وَهُوَ الضَّيْقُ إِنَّمَا قَوْلُهُ يُخْرِجُهُ يَقُولُ حَتَّى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللِّثُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خَوْلِيدُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۳۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالتَّيْمِ

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يُرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُطْبِعٍ وَتَوَزَّعَ بَيْنَ يَزِيدَ شَامِيٍّ وَتَوَزَّعَ بَيْنَ زَيْدِ مَذَنِيٍّ.

۱۳۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِهِ

الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشْرِ

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلَبِي وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلُوكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۲۰۳۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّرُ الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاهُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَنْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْقَسَابِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِنْ نَفْسٍ مَا جَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَقَرَّبَهُ عِنْدَ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا

کے موں ہیں۔ پھر ثور بن یزید شامی اور ثور بن یزید مدنی ہیں۔

۱۳۱۰: باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے

سے ملنا

۲۰۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے (خوش ہو کر) مو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابو ذر سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۱: باب سچ اور جھوٹ

۲۰۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو۔ بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمرؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بوکی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چے جاتے ہیں۔ نیکی کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث عبد الرحیم بن ہارون سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد الرحیم بن ہارون اس میں

متفرد ہیں۔

الْوَجْهَ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ۔

باب پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ صدقہ خیرات میں لگا رہے۔ (۲) بد یہ و تحائف کا تبادلہ کرنا چاہئے اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) اپنے محسن کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ رب کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔ (۴) معمولی نیکیوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے مثلاً اپنے مسکین بھائی کے لئے مسکرا کر ہلڑائی سے روکن، بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا، راستے سے پتھر، کانٹے وغیرہ ہٹا دینا، حتیٰ کہ پانی پانا بھی نیکی ہے (۵) سخاوت کی فضیلت اور مال کو روکنے کی مذمت کہ اللہ تعالیٰ حتیٰ کو پسند کرتا اور بخیل کو ناپسند فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ بخیل کے لئے ہے کہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اصل میں سخاوت اور بخیل یہ دو اوصاف ہیں جو معاشرے میں بھلائی اور بُرائی کے گویا مرکز ہیں۔ بخیلی معاشرے میں مفاد پرستی اور خود غرضی کو ترجیح دیتی ہے جبکہ سخاوت ایثار اور محبت و اخوت کو جنم دیتی ہے۔ (۶) اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہترین دینار ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔ (۷) مہمان کی تکریم ایمان کی علامت ہے مہمانی کے آداب میں یہ بھی ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگی محسوس نہ کرے۔ مہمان اور میزبان کو اس معاملے میں اعتدال اختیار کرنا چاہئے۔ (۸) یتیموں اور یتیم خانوں کی خبر گیری کرنے والے کو گویا مجاہد قرار دیا گیا ہے یتیم اور یتیم خانہ معاشرے کے دو ستم زدہ افراد ہوتے ہیں جو معاشرہ نظر انداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں طبقات کمپرسی کی حالت میں رہتے ہیں یہ لوگوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے ان طبقات سے حسن و سلوک کو نیکی کا اعلیٰ درجہ قرار دیا ہے۔ اگر ہم اس معاملے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو دوسرے معاشروں کے لئے قبل تقلید مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں یہ دونوں طبقات بری حالت میں گزر بسر کرتے ہیں۔ (۹) حج کو لازم پکڑنا چاہئے کیونکہ یہ انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے جبکہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ یہ جہنم کا راستہ ہے۔

۱۳۱۲: باب بے حیائی کے بارے میں

۱۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

۲۰۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار ہناتی ہے اور حیاء جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد الرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى السَّعْمَانِيُّ وَعَبِيدُ وَاحِدٌ قَالُوا سَمِعْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۲۰۴۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ سَمِعْنَا أَبُو دَاوُدَ أَنَسًا شُعْبَةً عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا

وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِحًا وَلَا مُتَفَجِّحًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

۱۳۱۳: بَابُ لَعْنَتِ بَهِيْمِنَا

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعْنَانِ وَلَا الْفَاجِحِ وَلَا الْبِدِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۴۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْوَمٍ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْمَ أَخَذَ اسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ.

۲۰۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ بھیجو یہ تو پابند حکم ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں تو وہ لعنت اسی پر واپس آتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بشر بن عمر کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۱۳۱۴: بَابُ نَسَبِ كِتَابِ تَعْلِيمِ

۲۰۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَيْسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَنَبِّعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْلَمُوا مَنِ اتَّسَبَّحَكُمْ مَا تَصْلُحُونَ بِهِ أَرْحَمَكُمْ فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَحَبَّةٌ فِي الْإِهْلِ مَثَرَةٌ فِي الْمَالِ

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکو اس سے کہ رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا اپنے گھر والوں میں محبت کا موجب، مال میں زیادتی اور موت میں تاخیر (یعنی

عمر بڑھنے کا موجب ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اور "منسأة" کا مطلب عمر میں اضافہ ہے۔

۱۳۱۵: باب اپنے بھائی کیلئے پس پشت

دعا کرنا

۲۰۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جد قبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ افریقی کا نام عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اور ان کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۳۱۶: باب گالی دینا

۲۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعد بن مسعود اور عبداللہ بن مغفل سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں سفیان کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ بعض اسے حفری کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ بعض سفیان سے اور وہ زیاد بن علقمہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔

۲۰۴۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو گالی

منسأة فی الآخر هذا حدیث غریب من هذا الوجه ومعنی قولہ منسأة فی الآخر یعنی بہ الزیادة فی العمر.

۱۳۱۵: بَاب مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْآخِ

لَا حِيَةَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۲۰۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ النُّعْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْأَفْرِيقِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنِ النُّعْمِ الْأَفْرِيقِيُّ.

۱۳۱۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

۲۰۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانُ مَا قَا لَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَغْتَدِ الْمَظْلُومُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتَوُدُّوا الْأَحْيَاءَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۲۰۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ

دینا فسق (یعنی گناہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زید کہتے ہیں کہ میں نے ابو اکل سے پوچھا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ حدیث عبد اللہ سے سنی تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۷: باب اچھی بات کہنا

۲۰۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: یہ کس کیلئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے کھانا کھائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۱۸: باب نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (یعنی غلام یا باندی) کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ "قیامت کے دن" بھی فرمایا۔ ایک وہ شخص جو بندہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے گا۔ دوسرہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

اللہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبب المسلم فسوق وقتاله كفر قال زبيد قلت لابي وايل انت سمعته من عبد الله قال نعم هذا حديث حسن صحيح.

۱۳۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَى ظُهُورَ هَامِينَ يُطَوِّنَهَا وَيُطَوِّنُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ غَرَابِيُّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَآدَمَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۳۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ

۲۰۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمًا لَا حَدِيثَهُمْ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَيُؤَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَتَبَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَادَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُفْيَانِ الْمَسْكِ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدٌ آذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَحُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يَسَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَابْنِ الْيَقْظَانَ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ

۱۳۱۹: باب لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے من دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے وہ سفیان سے اور وہ حبیب سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں وکیع بھی سفیان سے وہ یمون بن ابی شیبہ سے وہ معاذ بن جبل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود کہتے ہیں کہ صحیح حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۳۲۰: باب بدگمانی کے بارے میں

۲۰۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جبکہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جبکہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

۱۳۲۱: باب مزاح کے بارے میں

۲۰۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ابو عمیر تمہارے بغیر کو کیا ہوا۔ (غیر ایک چھوٹا پرندہ ہے)۔

۱۳۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ سُنَّةَ الْخَيْرِ تَمُجِّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَابُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

۱۳۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

۲۰۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَانٌ لَظَنٌ إِيَّاهُ وَظَنٌّ لَيْسَ بِإِيَّاهُ فَمَا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ إِيَّاهُ قَالَ الَّذِي يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ وَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِإِيَّاهُ فَالَّذِي يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ.

۱۳۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ

۲۰۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَصَّاحُ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدْرِيسٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخَالِطَنَا حَتَّىٰ أَنْ كَانَ لَيَقُولُ لَاحِ لِي صَغِيرًا أَوْ عَمِيرًا مَافَعَلَ النُّعَيْرُ.

۲۰۵۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے شعبہ انہوں نے ابی تیح اور وہ انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو تیح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ”تَدَاعِبُنَا“ کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مزاح کرتے ہیں۔

۲۰۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے دوکانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔

۲۰۶۰: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔ (یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہیں) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۳۲۲: باب جھگڑے کے بارے میں

۲۰۶۱: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا جھوٹ چھوڑ دیا جو باطل تھا تو اس کیلئے جنت کے کنارے پر ایک مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا اور جو شخص خوش اخلاق ہوگا اس کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدِ الضَّبْيِيُّ.

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَبَّانِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو تَيْحَانَ قَالَ إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا إِنَّمَا يَعْنُونَ أَنَّكَ تُمَازِحُنَا.

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلانٍ ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْأَذْنَيْنِ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أَسَامَةَ يَعْنِي مَازَحَهُ.

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِنَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بَوْلِدِنَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ إِلَّا بِلَ الْإِبِلِ إِلَّا التَّوْقُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ

۲۰۶۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَيْنِي لَهُ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْبِرَّ وَهُوَ مُحِقٌّ بَيْنِي لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بَيْنِي لَهُ فِي أَغْلَاهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ

وَرَدَانُ عَنْ أَنَسٍ.

جانتے ہیں اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوفِيُّ قَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِكَ إِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نَعْرِفُهُ مَثَلٌ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جھگڑتے رہنے کا گناہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۶۳: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ قَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَارِبِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِخْهُ وَلَا تَعُدَّهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑانہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کرو۔ جسے تم پورا نہ کر سکو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَذَارِقِ

۱۳۲۳: باب حسن سلوک

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الْمُكْدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَسُّ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَدْنَى لَهُ قَالَ لَهُ الْقَوْلُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلْتْتُ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَاهُ النَّاسُ اتِّقَاءً فَخُبِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ کا یہ بیٹا (یا فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ بدترین شخص وہ ہے جسے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ

۱۳۲۴: باب محبت اور بغض میں میانہ روی

فِي الْحُبِّ وَالْبَغْضِ

اختیار کرنا

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو سُرَيْبٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحَبُّ حَبِيبِكَ هُوَنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَابِعُضَ

۲۰۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھو۔ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں

بھی میانہ روی ہی رکھو کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہی تمہارا دوست بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ابوب سے بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔ حسن بن ابی جعفر بھی اسے نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی ضعیف ہے۔ حسن بھی اپنی سند حضرت علیؑ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؑ پر موقوف ہے۔

۱۳۲۵: باب تکبر کے بارے میں

۲۰۶۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا ہو جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۷: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے جبکہ تکبر یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸: حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے نفس کو اس کے مرتبے سے اونچا لے جاتا اور تکبر کرتا ہے تو وہ جہارین میں کھدیا جاتا ہے اور اسے بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن

بَغِيضُكَ هُوَ نَا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبُكَ يَوْمًا مَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي يُونُسَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ قَوْلُهُ.

۱۳۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ قَوْلِي حَسَنًا وَتَعْلِي حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبَرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ إِبَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَأَى الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَبَصِيَّةٌ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

غریب ہے۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ نَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِي فَيُؤْتِيَنِي الْيَبَّةَ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَيْسَتْ الشَّمْلَةُ وَقَدْ خَلَّتْ الشَّاةُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ الْكِبَرِ شَيْءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۹: حضرت نافع بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوں۔ مونی چادر لباس کے طور پر استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جس نے یہ کام کئے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ حیاء انسان کی بہترین خصلت ہے جس سے مؤمن کو لازماً محض ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایسی علامت ہے جس سے خیر اور بھلائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ دنیا میں تو یہ ممکن ہے کہ انسان کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچ جائے مگر بالآخر انسان اس سے بھلائی ہی پائے گا۔ یہ معاشرے میں خیر کی ضامن ہے جبکہ فحش گوئی و بے حیائی معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ (۲) ہمارے معاشرتی رویہ کی ایک برائی ہے کہ ایک دوسرے پر معمولی باتوں پر لعنت و ملامت کرنا ہے جبکہ حدیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اس رویے کو معاشرے میں پنپنے نہ دیا جائے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! طعن، لعنت، بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے۔ یہ کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ایسے رویوں کو جنم دے رہے ہیں ان کی سخت مذمت کرنا چاہئے۔ (۳) اپنے رشتہ داروں اہل عیال سے حسن سلوک، عمر، مال اور محبت کے بڑھنے کا موجب ہے۔ (۴) اپنے بھائی کے لئے پس پشت خیر خواہی کے جذبات رکھنا اور اس کے لئے دعا گور ہنا بندہ کورب کی نظر میں صاحب فضیلت بنا دیتا ہے۔ اس کی یہ دعا جتنی جلدی قبول ہوتی ہے گویا کہ دوسری دعاء اس کے مقابل نہیں۔ (۵) گالی دینا فسق کی علامت اور لڑائی جھگڑے میں اس کی ابتدا کرنے والے پر اس کا تمام تراجم ڈالا جائے گا۔ (۶) مالک کے ساتھ ساتھ رب کے حقوق بھی ادا کرنے والا قیامت کے دن مشک کے نیسے پر ہوگا۔ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور پانچوں نمرؤں کے لئے اذان دینے والا صاحب فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ (۷) لوگوں سے اچھا گمن رکھنا چاہئے بدگمانی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اس کو زبان پر لانا تو گویا گناہ ہے۔ (۸) سچا مزاح جائز ہے اور غبی کریم ﷺ کی کئی احادیث اس پر ہیں۔ (۹) معاشرے میں تنزل کا سبب باہمی جھگڑے ہوتے ہیں لہذا اسلامی تعلیمات میں ایک مؤمن کے لئے یہ خاص تعظیم ہے کہ وہ جھگڑے سے پرہیز کرے ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ مؤمن کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ جھوٹا، مزاح جھوٹا وعدہ اور جھگڑا نہیں کرتا۔ انسان کو باہمی تعلقات میں اعتدال اور مین نہ روی رکھنا چاہئے کیونکہ انسان کبھی ایک دوسرے کے دشمن اور کبھی دوست ہوتے ہیں اس لئے دوستی و دشمنی میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔ (۱۰) تکبر کی مذمت۔ تکبر صرف اللہ کو..... ہے انسان کے لئے تکبر اس کی تباہی کا سامان و ردنیہ و آخرت میں خسارہ ہے۔

۱۳۲۶: باب اچھے اخلاق

۲۰۷۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش کو شخص سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱: حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب و کتاب کے وقت۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۷۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبد اللہ بن ادریس، یزید بن عبد الرحمن اودی کے پوتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

۱۳۲۷: باب احسان اور معاف کرنا

۲۰۷۳: حضرت ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس

۱۳۲۶: بَاب مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْمَمْلُوكِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْغُصُ الْفَاحِشَ الْبُذِيَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوَضَّعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيُتْلَعُ بِهِ دَرَجَةً صَاحِبِ الصُّومِ وَالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسَمِعْتُ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفُحْمُ وَالْفَرْجُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْدِيِّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ نَا أَبَوُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَتَذُلُّ الْمَعْرُوفِ وَكُفُّ الْأَذَى.

۱۳۲۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سے گزرتا ہے کیا میں بھی اسی کے بدلے میں اس طرح کروں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپؐ نے مجھے میلے کپلے کپڑوں میں دیکھا تو پوچھا۔ تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نھلہ جشمی ہے۔ ”آقرہ“ کا مطلب اس کی مہمان نوازی کرو۔ ”قری“ ضیافت کے معنی میں ہے۔

۲۰۷۴: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۲۸: باب بھائیوں سے ملاقات

۲۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسام کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ ابورافع سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹: باب حیاء کے بارے میں

۲۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الرَّجُلُ أَمْرُهُ فَلَا يَقْرِيَنِي وَلَا يَصِيْفُنِي فِيمُرُنِي أَفَاجِزِيهِ قَالَ لَا أَقْرُهُ قَالَ وَرَأَيْتُ رِثَ الْبَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيَرَّ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَخْوَصِ اسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَصْلَةَ الْجُشَمِيِّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَقْرُهُ يَقُولُ أَصِفُهُ وَالْقَرَى الصِّيَافَةُ.

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا أُمَّةً يَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطِنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْأَخْوَانِ

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ ثَنَا أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتُ وَطَابَ مِمَّ شَاكَ وَتَبَّأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سِنَانٍ اسْمُهُ عَيْسَى بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۳۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعْبِدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا، ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۰: باب آہستگی اور عجلت

۲۰۷۷: حضرت عبداللہ بن سرجس مزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی خصلتیں، آہستہ آہستہ کام کرنا اور میا نہ روی اختیار کرنا، نبوت کے چوبیس خصوصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷۸: ہم سے روایت کی تھیہ نے وہ نوح بن قیس سے وہ عبداللہ بن عمران سے وہ عبداللہ بن سرجس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عاصم کا ذکر نہیں۔ صحیح حدیث نصر بن علی ہی کی ہے۔

۲۰۷۹: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد قیس کے قاصدا حج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردہاری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا (یعنی جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض اہل علم نے عبدالمہمین بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور انہیں حافظہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّانِي وَالْعَجَلَةِ

۲۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالْوَدَّةُ وَالْإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ.

۲۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ نَا بِشِيرُ بْنُ الْمُفْضِلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَسْحَجِ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَسْحَجِ الْعَصْرِيِّ.

۲۰۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ الْمُهِمِّنِ بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُهِمِّنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعْفُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۱۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

۲۰۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْنَكٍ عَنْ أُمِّ الدُّدَاءِ عَنِ أَبِي الدُّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظُّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظُّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَالِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۲۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنِّي دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حَبَابٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبُدٍ اسْمُهُ نَافِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۳۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفْتُ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي شَيْءٌ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُهُ وَلَا لِي شَيْءٌ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسَسْتُ حَرْأً قَطُّ وَلَا خَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ الْإِنْسَانُ مِنْ كَفٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عَطُرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَالِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۳۳۱: باب نرمی کے بارے میں

۲۰۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جریر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: باب مظلوم کی دعا

۲۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۳۳: باب اخلاق نبوی ﷺ

۲۰۸۳: حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی ”اف“ تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز نجی اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء سے بھی

صَحِيحٌ.

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴: حضرت ابو عبد اللہ جدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو ام المؤمنینؓ نے فرمایا آپ ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ ورنہ آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبد اللہ جدی کا نام عبد بن عبد ہے۔ انہیں عبد الرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَأْبُو دَاوُدَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاجِحًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدِ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ.

خُلُقُهُ لَا يَبْرُؤُ: اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے اخلاق کے باعث روزہ داروں اور نمازیوں کا سادرجہ پائیں گے۔ اعلیٰ اخلاق جنت میں لے جانے کا سبب اور بد اخلاقی اور فحش گوئی جہنم میں جانے کا باعث ہوں گے۔ خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد ہی اخلاق کی تکمیل ہے۔ (۲) احسان بے ثبوت ہونا چاہئے نہ کہ اس لئے احسان کیا جائے کہ لوگ بدلہ میں احسان کریں گے۔ بلکہ اگر وہ ظلم بھی کریں تو انسان کو معاف اور احسان سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم تو جہنم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ حیاء سے خیر اور ظلم سے شر پھیلتا ہے۔ (۴) مؤمن کی بہترین صفات یہ ہیں کہ وہ اعتدال و میان روی اختیار کرے۔ اپنی حرکات زبان، رویہ میں اس کا اظہار کرے کیونکہ جسد بازی شیطان کا حصہ ہے جبکہ میان روی بہت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے (۵) انسان کو نرمی اختیار کرنا چاہئے اس رویہ کا حامل شخص بھلائی کو پانے میں حریص ہوتا ہے جبکہ سختی کے حامل افراد اپنے رویوں میں لچک پیدا نہیں کر سکتے۔ تاریخی طور پر اہل مدینہ کا کردار ان کی نرم روی کی مثال ہے جنہوں نے خیر کو لپک کر لیا جبکہ اصل اپنی سختی کے باعث خیر کو نہ سمجھ سکے اور اس کی مخالفت پراڑے رہے۔ (۶) مظلوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ وہ جب دعوے کرے گا تو وہ اپنے رب کے درمیان کوئی پردہ نہ پائے گا جبکہ ظلم اندھیرا ہے جو بندے اور رب کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور پردہ حائل کر دیتا ہے۔ (۷) حضور اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپ نے اپنی بعثت کو اخلاق کی تکمیل فرمایا۔ اعلیٰ اخلاق کے حامل افراد قیامت کے دن بھلائی کے حامل ہوں گے۔

۱۳۳۴: باب حسن وفا

۱۳۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زہ نے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا۔ اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت یاد کیا کرتے

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَاخِفُصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَزَتْ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَتْ عَلَيَّ حَبِيبَتِي وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَذْرَ كُنْهَاتِهَا مَا

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلی کو تلاش کرتے اور اس کے ہاں بدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۳۵: باب بند اخلاق

۲۰۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھے والے دوگ وہ ہیں جو بہترین خلاق والے ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے دوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے اور بلا احتیاط بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بہت باتوں اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے ”مُتَفَهِّقُونَ“ کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ”الْثَّرَاءُ“ بہت کلام کرنے والا ہے۔ ”مُتَشَبِّقٌ“ گفتگو کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث ابو سہل مبارک بن فضالہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابرؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں عبد ربہ بن سعید کا واسطہ نہ دیکھیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: باب عن وِطْنِ

۲۰۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسی سند سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کیسے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

داک الالكثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم لها وان كان ليلذبح الشاة فيستع بها صديق خديجة فيهدئها لهن هذا حديث حسن صحيح غريب

۱۳۳۵: باب مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَرَّاحٍ الْأَعْلَدِيُّ نَا حَبَّانَ بْنَ هِلَالٍ نَامِبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ نَبِيَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الثَّرَاوُزُونَ وَالْمُتَشَبِّقُونَ وَالْمُتَفَهِّقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرَاوِينَ وَالْمُتَشَبِّقِينَ فَمَا الْمُتَفَهِّقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ الثَّرَاوُ هُوَ كَبِيرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَبِّقُ هُوَ الَّذِي يَتَطَاوُلُ عَنِ النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُلُ أَعْلِيَهُمْ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۳۳۶: باب مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو غَامِرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَسْعَى لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا

۱۳۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي خَصْبَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمَنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعْيِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَلَمَانَ بْنِ صُرَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو خَصْبَيْنٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

۲۰۸۹: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَاسِعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَيْبِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجَهَنِّي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَازِيْدُ بْنُ بَيَّانٍ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو الرَّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْئًا خَالِسِيَهُ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يَكْرِمُهُ عِنْدَ بَيْنِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ بْنِ بَيَّانٍ وَأَبُو الرَّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ آخَرُ.

۱۳۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَلْمَتِهَا جَرَيْنِ

۲۰۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِبٍ الْعَرِيرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا

۱۳۳۷: بَابُ غَضَبِ كِي زِيَادَتِي

۲۰۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہوتا کہ میں یاد رکھ سکوں۔ فرمایا غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح پوچھا اور آپؐ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور سلیمانؓ مرثدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ورا ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۸۹: حضرت سہل بن معاذ بن انسؓ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو ضبط کر لے گا ناکہ وہ اس کے غاڑ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۳۸: بَابُ بَزْوِلِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نو جوان کسی بوڑھے کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوان کیسے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن بیان اور ابورجال انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۳۹: بَابُ مَا قَاتَتْ تَرْكُ كَرْنِ وَالْوَلِ

۲۰۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جعفرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان دنوں میں ان لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے جو شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ابنت ایسے دو آدمی جو

آپس میں (ناراض ہو کر) جدا ہو گئے ہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ ”مَنْهَا جَرَيْنِ“ ”قطع تعلق کرنے والے“۔ یہ اس حدیث کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا جائز نہیں۔

يُشْرِكُ بِاللَّهِ إِلَّا الْمُتَهَاَجِرَيْنِ يَقُولُ رَدُّوَاهِدَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ دَرُّوَاهِدَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْمُتَهَاَجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهَذَا مِثْلُ مَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

خلاصۃ الابیواب: مرد کو با وفا ہونا چاہئے کیونکہ نیک عورت زنی کی قیمتی متاع ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ کو یاد کرنا آپ ﷺ کی وفا کا مظہر ہے۔ (۲) اعلیٰ اخلاق والے نبی کریم ﷺ کے قریب اور بد اخلاق آپ ﷺ سے دور ہیں۔ زبان کا سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق کی علامت جبکہ بے سوچے سمجھے بے ٹکان بولنا احق لوگوں کی علامت ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے ان لوگوں کو ناپسند فرمایا۔ (۳) حق و طعن سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (۴) غصہ سے اجتناب کرنا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بار بار اسی کی تلقین کی کہ غصہ نہ کیو کرو، غصہ نہ کیا کرو۔ غصہ پر قدرت رکھنا نہ صرف دنیا میں بھلائی کا ذریعہ ہے بلکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام بھی عطا ہوگا۔

(۵) دنیا مکافات عمل ہے۔ انسان اگر عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے بندے کو اس کا ساتھی بناتا ہے جو اس کی عزت کرتا ہے ورنہ جو دوسروں کی عزت نہیں کرتا وہ خود بھی عزت نہیں پاتا۔ (۶) شرک کے بعد جن دو افراد کو جنت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے ان میں وہ شامل ہیں جو آپس میں ترک تعلقات کے حامل ہوں۔ یہاں تک وہ اپنے تعلق کو دوبارہ استوار کریں۔

۱۳۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

۱۳۴۰: باب صبر کے بارے میں

۲۰۹۲: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا۔ آپؐ نے دوبارہ دے دیا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور شادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث ”فَلَنْ أَذْجِرَهُ“ ”وَرَفَلَمْ أَذْجِرَهُ“ کے الفاظ کے ساتھ

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عَبْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْجِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ بَعْدَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُ بَعْدَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ أَذْجِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوَى عَنْهُ فَلَمْ أَذْجِرَهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنَى فِيهِ وَاحِدٌ يَقُولُ لَنْ

اَحْبِسْهُ عَنْكُمْ

منقول ہے۔ ”تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

۱۳۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوُجْهِينِ

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ أَبِي مُعَوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَا الْوُجْهِينِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَآنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَامِ

۲۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَابِغِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا يَبْلُغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ قَالَ سَفِيَانٌ وَالْقَتَاتُ النَّمَامُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۲۰۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابِغِيَانُ عَنْ هَارُونَ عَنْ أَبِي عَسَانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعَبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْيَبَانُ شُعَبَتَانِ مِنَ الْبِفَاقِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَسَانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِيُّ قَدَةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْيَبَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هَؤُلَاءِ الْحُطَبَاءِ الَّذِينَ يَحُطُّونَ فَيَتَوَسَّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَضَّحُونَ فِيهِ مِنْ مَذْحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يَرْضَى اللَّهُ.

۱۳۴۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الْيَبَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْعَرَبِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

۱۳۴۱: باب ہر ایک کے منہ پر اس کی طرف داری کرنا

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو دو دشمنوں میں سے ہر ایک پر یہ ظاہر کرے کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲: باب چغل خوری کرنے والے

۲۰۹۴: حضرت ہمام بن منہالؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگوں کی باتیں امراء تک پہنچاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ”قتات“ یعنی چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ”قتات“ چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۳: باب کم گوئی

۲۰۹۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا غفق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو عسان محمد بن مطرف کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”العی“ قلت کلام اور ”البذاء“ فحش گوئی اور ”الیبسان“ سے مراد کثرت کلام ہے۔ جس طرح ان خطباء کی عادت ہے کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

۱۳۴۴: باب بعض بیان جادو ہے

۲۰۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منہ

مبارک میں دو شخص آئے اور دونوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس سے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا بعض لوگوں کا کسی چیز کو بیان کرنا جادو کی طرح ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض ”بیان“ فرمایا یا ”من البیان“ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن خثیمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زَيْدُ بْنُ اسْلَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ تَكَلُّمِهِمَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ الشَّخِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ: صبر انسانی شخصیت کا جوہر ہے۔ انسانی زندگی اہل حق کے لئے یہ سب سے بڑی نعمت ہے صبر اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ساتھی بنا دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ“ اور ایک جگہ پر ارشاد ہے کہ ”اہل حق مساکل و زمانش میں صبر اور نماز سے مدد حاصل کریں۔“ اللہ تعالیٰ جس کو صبر عطا فرمادیں گویا اسے بہتر اور کثرت دے دی۔ ایک بہترین ہدایت یہ کہ انسان نگلنے سے بچے کیونکہ جو نگلنے سے احتراز کرے گا رب اسے عطا کرے گا اور جو انسانوں سے بے نیازی اختیار کرے گا تو رب اسے بے نیاز کر دے گا۔ (۲) ہر ایک کی اس کے منہ پر اس کی طرف داری کرنے کی مذمت کی گئی اور قیامت کے دن اس شخص کو بدترین لوگوں میں شامل کیا جائے گا (۳) چغل خوری کی مذمت، گذشتہ احادیث میں بیان ہو چکی ہے۔ چغل خوری معاشرتی برائیوں میں بڑی برائی ہے جس کے پھیلنے سے معاشرے میں مضراثرات اور شر پھیلتے ہیں۔ (۶) مؤمن کم گو ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں مؤمن کی یہ خوبی بیان ہوئی ہے وہ ”اعراض عن الغو“ کرتا ہے۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں مؤمن کو تو ان سے لازماً دور ہونا چاہئے۔

۱۳۴۵: باب مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُّعِ

۲۰۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ معاف کرنے والے کی عزت کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھتی اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۶: باب ظَلَمٌ

۲۰۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن کی تارکیوں کا موجب ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ

۱۳۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُّعِ

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدُكُمُ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

۲۰۹۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْغُبَرِيِّ نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۴۷: باب نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا:

۲۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگرچی چاہتا تو کھایتے، ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ذر اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور وہ عذرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۴۸: باب مؤمن کی تعظیم

۲۱۰۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لے آئے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دو اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا ہے اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ پر فرمایا کہ عیب کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن وقادہ کی روایت سے پیچھتے ہیں۔ اسحق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن وقادہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر ابو ہریرہ اسلمی بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں

قَالَ الظُّلُمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الثَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعَائِشَةَ وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنَّعْمَةِ ۲۰۹۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَلَا تَرَكَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۱۳۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

۲۱۰۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ قَالَا نَا فَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي بَنِي ذَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَرِ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَفُضْ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤَادُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَغَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جُوفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكُعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمَ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوَى اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ بِخَوْفٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَرَّةٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۱۳۴۹: باب ماجاء فی التجارب

۲۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ ذَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَدِهِمُ الْإِذْ وَغَيْرُهُ وَلَا حَكِيمٌ إِلَّا ذُو تَجَرِبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۴۹: باب تجربے کے بارے میں

۲۱۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک بردباری میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ٹھوکر نہ کھائے۔ اسی طرح کوئی دانا خیر تجربے کے دانائی میں کامل نہیں ہو سکتا۔

۱۳۵۰: باب ماجاء فی المتشيع

بِمَا لَمْ يُعْطَ

۲۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيُجْزِئْهُ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُتَيْنِ فَإِنَّ مِنْ أَتَى فَقَدْ شَكَرُوا مِنْ كُتْمٍ فَقَدْ كَفَرُوا مَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِيسَ ثَوْبِي زُورٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَمَنْ كُتِمَ فَقَدْ كَفَرَ قَوْلُ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةُ.

۱۳۵۰: باب جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر

فخر کرنا

۲۱۰۲: حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی اور اس میں قدرت و استطاعت ہے تو اس کا بدلہ دے ورنہ اس کی تعریف کرے اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے کسی نعمت کو چھپا کر اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جو اسے عطا نہیں کی گئی تو گویا کہ اس نے مکر (فریب) کا پاس اوڑھ لیا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ "مَنْ كُتِمَ فَقَدْ كَفَرَ" کا مطلب ناشکری ہے۔

۱۳۵۱: باب ماجاء فی الشاء بالمعروف

۲۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَوْهَرٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيِّ بِمَكَّةَ، قَالَا قَالَا الْأَخْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخُمَيْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ رَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ حَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أُنْعِمَ فِي الشَّاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسَمَةَ بِنْتِ رَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۳۵۱: باب احسان کے بدلے تعریف کرنا

۲۱۰۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سوک گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زیدؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

واسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔ نیکی اور صدقہ کی باب ختم ہوئے

خلاصۃ الادب

کھانے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان کو کھانا پسند ہو تو اسے چھوڑ دے نہ کہ اس پر عیب جوئی کر کے کھلانے والے یا پکانے والے کے لئے باعث تکلیف بنے۔ (۲) ایک دوسرے کے عیوب نہ تلاش کرنا چاہئیں کیونکہ یہ ایک بڑی معاشرتی برائی کا سبب ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ برائی معاشرے کو کمزور اور ناتواں بناتی ہے جبکہ عیوب جوئی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ بہترین مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور تبھی ممکن ہے جب ہم ایک دوسری کی تعظیم کریں نہ عیوب کی تلاش میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کریں۔ (۳) انسانی زندگی میں تجربہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ انسان تجربے سے سیکھتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ تجربہ انسان کا استاد ہوتا ہے اور مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ انسان اپنے تجربات سے سیکھ کر ہی بردبار بنتا ہے۔ (۴) ایسی چیزوں پر فخر کرنا جو اپنے پاس نہ ہوں گویا خود کو دھوکہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتا ہے جبکہ انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر کرے اور اس کا اظہار کرے۔ (۵) نیکی کرتے والے کی تعریف کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بدلے کی دعا کرنی چاہئے۔

أَبْوَابُ الطَّبِّ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَبِّ كَ الْأَبْوَابِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۵۲: باب پر ہیز کرنا

۲۱۰۴: حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہمارے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے ہاں ایک کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے کھانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ، تم تو ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ پھر میں ان کے لیے چقندر اور جو تیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اس میں سے لے لو۔ یہ تمہاری طبیعت کے مطابق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فتح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ایوب بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر اور ابو داؤد سے یہ دونوں فتح سے وہ ایوب بن عبد الرحمن سے وہ یعقوب بن ابویعقوب سے اور وہ ام منذر رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ یعنی چقندر اور جو۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مجھ سے اسے ایوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے یہ حدیث جید

۱۳۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمِيَّةِ

۲۱۰۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُؤَذَّرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَاعَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سَلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ مِنْ هَذَا فَأَصَبَ فَإِنَّهُ أَوْفَقَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَثُرُؤَى هَذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُؤَذَّرِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ أَحَدٌ يَحْدِثُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

هَذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ.

غریب ہے۔

۲۱۰۶: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے اس طرح روکتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔ اس باب میں صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمود بن غیلان سے بھی منقول ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور وہ محمود بن لبید سے اسی کے مثل نقل کرتے ہوئے قتادہ بن نعمان کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

۱۳۵۳: باب دواء اور اس کی فضیلت

۲۱۰۸: حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم دوا نہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندو، دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوا نہ ہو ہاں ایک مرض لا علاج ہے۔ عرض کیا: وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”بڑھاپا“۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابو خزیمہ (والد سے راوی ہیں) اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۴: باب مریض کو کیا کھلایا جائے

۲۱۰۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ ہریرہ

۲۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاسِحًا بَنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ بِحِمِي سَقِيمَةٍ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۱۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

۱۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۲۱۰۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَافَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَدَاوِي قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللَّهِ تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دِفْءًا أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خُرَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۴: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

۲۱۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَافَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَدَاوِي قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللَّهِ تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دِفْءًا أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خُرَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ، گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی عروہ سے وہ عائشہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۱۱۰: ہم سے روایت کی یہ حدیث حسین جزیری نے انہوں نے ابوالفتح طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہمیں یہ بات ابوالفتح نے بتائی ہے۔

۱۳۵۵: باب مریض

کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

۲۱۱۱: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے پلاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۵۶: باب کلونجی

۲۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَضَنَعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسُّوا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُوا فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُمُ الْوَسْخَ بِالنَّمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ الْجَزِيرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو إِسْحَاقَ.

۱۳۵۵: بَاب مَا جَاءَ لَا تُكْرَهُوا مَرَضًا

كُم عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَابِكُرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُوا مَرَضًا كُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَزُومِيُّ قَالَا نَاسَفَيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۷: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۲۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عریۃ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے (زکوٰۃ) کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸: باب جس نے زہر کھا کر خودکشی کی

۲۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس صرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کرے گا۔ اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

۲۱۱۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی لوہے سے خود کو قتل کرے گا وہ اس چیز کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور اسے اپنے پیٹ میں بار بار مار رہا ہوگا اور وہ یہ عمل جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا اور اسی طرح خود کو زہر سے مارنے والا بھی زہر ہاتھ میں لے کر آئے گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح پیتا رہے گا۔ پھر جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرے گا۔ وہ بھی ہمیشہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا۔

۲۱۱۶: محمد بن علاء بھی کعب اور ابو محازیہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شعبہ کی اعمش سے منقول حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ابوصالح بھی اسی طرح منقول ہے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان، سعید مقبری سے

۱۳۵۷: بَاب مَا جَاءَ فِي شُرْبِ ابْوَالِ الْاِبِلِ

۲۱۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّغْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غَرَبِنَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَرَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِ الْهَارِ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۸: بَاب مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

۲۱۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا غَيْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَرَجَّأُ بِهَا بَطْنُهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسَمُهُ فِي يَدِهِ يَتَخَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا.

۲۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ نَا أَبُو ذَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَرَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسَمُهُ فِي يَدِهِ يَتَخَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

۲۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَوَّلِ هَكَذَا زَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ

اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے زہر کھا کر خودکشی کی وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابو نناد بھی اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس طرح کی متعدد روایات آئی ہیں کہ توحید والوں کو دوزخ میں عذاب دینے کے بعد نکالا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیث دوا یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۱۳۵۹: باب نشہ اور

چیز سے علاج کرنا منع ہے

۲۱۱۸: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ انہوں نے عرض کیا: ہم اس سے علاج کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوائیں بلکہ بیماری ہے۔ محمود بھی نصر اور شبابہ سے اور وہ شعبہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمود کی روایت میں طارق بن سوید اور شبابہ کی سند میں سوید بن طارق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۰: باب ناک میں دوائی ڈالنا

۲۱۱۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا سعوط، لہلود، پچھنے لگوانا اور مشی ہے۔ پھر جب آپ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَهْمٍ عَذَبَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ لَأَنَّ الرِّوَايَاتِ إِنَّمَا تَجِيءُ بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا يُذَكَّرُ أَنَّهُمْ يُخَلَّدُونَ فِيهَا.

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ يَعْنِي السَّمَّ.

۱۳۵۹: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بِسْمَاكِ بْنِ سَمْعٍ عِلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ سُؤَيْدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُؤَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَتَنَاهَا عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا لَتَتَدَاوَى بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ نَا النَّضْرُ شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُحَمَّدُ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُؤَيْدٍ وَقَالَ شَبَابَةُ سُؤَيْدُ بْنُ طَارِقٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۰: مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ

۲۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ نَاعِبُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ نَاعِبًا بَنُ مَنصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا

۱۔ سعوط ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانے کو کہتے ہیں۔

۲۔ لہلود منہ کی ایک جانب سے دوائی چلانا۔

۳۔ مشی اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جن سے اسہال ہوتا ہے یعنی قضائے حاجت کا بکثرت ہونا۔ (مترجم)

ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہؓ نے آپ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان سب کے منہ میں دوا ڈالو۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے سوا تمام کے منہ میں دوا ڈالی گئی۔

۲۱۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوائیں لدود، سحوط، پچھنے لگانا اور مشی ہے۔ جبکہ بہترین سرمہ اشد ہے اس سے نظر تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ یہ حدیث عباد بن منصور کی روایت سے حسن ہے۔

۱۳۶۱: باب داغ لگانے کی ممانعت

۲۱۲۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں پس جب ہم بیمار ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہم نے مرض سے چمکارا نہیں پایا اور نہ ہی کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۲: باب داغ لگانے کی اجازت

۲۱۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زرارہ کو شوکہ (سرخ پچھنی) کی بیماری میں داغ دیا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تَدَا وَيُتَمُّ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَهُ أَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَّغُوا قَالَ لَدُوهُمْ قَالَ فَلَدُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَائِرُ بْنُ هَارُونَ نَاعْبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاؤُكُمْ بِهِ اللَّدُودُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَخَيْرُ مَا أَكْتَحَلْتُمْ بِهِ إِلَّا نَمِدَ فَإِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيَنْبِثُ الشَّغَرَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ فَلَا تَأْتِي فِي كُلِّ عَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

۱۳۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

۲۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعْمَةُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِئَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَأَبْتُلِينَا فَأَكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أُنْجَحْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَاعْمَةُ ابْنِ عَاصِمٍ نَاعْمَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِرُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاعْمَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّى أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشُّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَامٌ وَجَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَخْتَجِمُ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَيَسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ بْنُ قُرَيْشٍ الْبَاهِلِيُّ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ اللَّهُ لَمْ يَمُرْ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ أَنْ مُرَأْتِكَ بِالْحِجَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۲۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَاعْبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ عِلْمَةٌ ثَلَاثَةُ حِجَامُونَ فَكَانَ اثْنَانِ يُعْلَنُ عَلَيْهِ أَهْلِيهِ وَوَاحِدٌ يَخْتَجِمُهُ وَيَخْتَجِمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَغْمُ الْعَبْدُ الْحِجَامَ يَذْهَبُ بِالْذَّمِّ وَيُخَفُّ الصَّلْبَ وَيَجْلُوا عَنِ الْبَصْرِ وَقَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِئْتُ غُرَجَ بِهِ مَأْمُرٌ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ ابْنُ خَيْرٍ مَا تَخْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعِ عَشْرَةَ وَيَوْمَ سَبْعِ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَالَ ابْنُ حَبْرٍ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السُّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَنِي فَكُلْتُهُمْ أَمْسَكُوا فَقَالَ

۱۳۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے دونوں جانب کی رگوں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگایا کرتے تھے اور یہ عمل سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے کسی ایسے گروہ کے پاس سے نہیں گزرے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دینے کا نہ کہا ہو۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔ ان میں سے دو تو اجرت پر کام کیا کرتے اور ایک ان کی اور ان کے گھروالوں کی حجامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ فرمایا: حجامت کرنے والا غلام کتنا بہترین ہے۔ خون کو لے جاتا ہے۔ پیچھے کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ معراج کیلئے تشریف لے گئے تو فرشتوں کے جس گروہ سے بھی آپ ﷺ کا گزر ہوا۔ انہوں نے یہی کہا کہ حجامت ضرور کیا کریں۔ فرمایا: پچھنے لگانے کیلئے بہترین دن سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین علاج سحوط، لدود، حجامت اور مشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے منہ میں عباسؓ اور دوسرے صحابہؓ نے دوا ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر موجود شخص کے منہ میں (بطور قصاص) دوا ڈالی

جائے۔ پس آپ ﷺ کے چچ عباسؓ کے علاوہ سب حاضرین کے منہ میں دوائی ڈالی گئی۔ نضر کہتے ہیں کہ لدود، وجود کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب

لَا يَنْقُضِي أَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لِدَغِيرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسُ قَالَ النَّصْرُ اللَّدُّوْدُ الْوَجُورُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ہے۔ ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب

عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ.

۱۳۶۲: باب مہندی سے علاج کرنا

۲۱۲۷: حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو اگر کسی پتھر یا کانٹے وغیرہ سے زخم ہو جاتا تو آپ ﷺ مجھے اس زخم پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث اس طرح فائدہ سے نقل کرتے ہیں کہ فائدہ، عبید اللہ بن علی سے اور وہ اپنی دادی سلمیٰ سے نقل کرتے ہیں اور عبید اللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء، زید بن حباب سے وہ عبید اللہ بن علی کے مولیٰ فائدہ سے وہ اپنے آقا سے وہ اپنی دادی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۵: باب تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

۲۱۲۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ دلوایا، یا جھاڑ پھونک کی وہ اہل توکل کے زمرے سے نکل گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶: باب تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت

۲۱۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کا بٹنے، نظر بد اور پہلو کے زخم

۱۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْحِنَاءِ

۲۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاحِمًا بْنُ خَالِدِ الْخِطَاطِ نَافَائِدَ مَوْلَى لَّالِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدَّتِهِ وَكَانَتْ تَخْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُرْجَةٌ وَلَا نَجَبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعُ عَلَيْهَا الْحِنَاءَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَائِدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ سَلَمَى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ أَصْحَحُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَارِيذُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ قَائِدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقِيَّةِ

۲۱۲۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَفَّارِ بْنِ الْمُفْضِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ أَوْ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ التَّوَكُّلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ نَا مُعْوِنَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۱۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، طلح بن علی رضی اللہ عنہ، عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، ابوخرامہ رضی اللہ عنہ (والد سے راوی ہیں) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۳۱: حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد اور بچھو کے کاٹنے کے علاوہ رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) نہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصینؓ اور شعبہ بریدہ سے روایت کی۔

۱۳۶۷: باب معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا ۲۱۳۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ ”قل اعوذ برب الملق“ اور قل اعوذ برب الناس“ نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی منقول ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۸: باب نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳: حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان پر دم کر دیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔ اس باب میں حضرت

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ .

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَابِعَ حُصَيْنِ بْنِ أَدَمَ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَاثِمِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَالِشَةَ وَطَلْحَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَأَبَى حِرَازَةَ عَنْ أَبِيهِ .

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ .

۱۳۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ ۲۱۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الْكُوفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرَزِيُّ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى تَزَلَّتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا بَيَا هُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۱۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهَوَائِبِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَمِيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تَسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ وَفِي

عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب بھی عمرو بن دینار سے وہ عروہ سے وہ عبید بن رفیع سے وہ اسماء بنت عمیس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ ہم سے اسے حسن بن علی خلیل نے عبد الرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر سے اور انہوں نے ایوب سے بیان کیا ہے۔

۲۱۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کیلئے ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے۔ اُعِيذُ كَمَا..... لَامَةً تَكُ۔ یعنی میں تم دونوں کیلئے اللہ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ فرماتے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمعیل علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام پر اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۵: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلیل نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۹: باب نظر لگ

جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا

۲۱۳۶: حضرت جیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہم (ایک پرندہ جس سے عرب بدھلی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر لگ جانا صحیح ہے۔

۲۱۳۷: حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تمہیں لوگ غسل کرنے کا کہیں تو غسل کرو۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی

الْبَابُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلُ نَاعِدُ الرِّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا.

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِدُ الرِّزَاقِ وَيَعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ اأُعِيذُ كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ غِيٍّ لَأَمِيَّةٍ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ.

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلُ نَاعِدُ الرِّزَاقِ عَنْ هَارُونَ وَعَبْدُ الرِّزَاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ

حَقٌّ وَأَنَّ الْغُسْلَ لَهَا

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ نَائِحِي بْنُ كَثِيرٍ نَا أَبُو عَسَانَ الْعَبْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَبِي حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ ثَبِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ.

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقْتُهُ

اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حبیہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ اس روایت کو شعبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ حبیہ بن حابس سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۷۰: باب تعویذ پرا جرت لینا

۲۱۳۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت حسب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے سردار کو بچھونے ڈنک مار دیا۔ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھ کر کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کاٹے پر دم کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کر لیا اور پھر میں نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نہ کریں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ بکریاں رکھ لو اور میرا حصہ بھی دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ شعبہ ابوعوانہ اور کئی راوی یہ حدیث ابومتوکل سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔

الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَعْسَلْتُمْ فَأَعْسِلُوا قِيَالُ الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ حَبِيَّةَ بِنِ حَابِسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَبِيَّةَ بِنِ حَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَادٍ لَا يَذْكُرَانِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِذَا الْأَجْرِ عَلَى التَّوَيْدِ ۲۱۳۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَسَرْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقُرَى فَلَمْ يَقْرُوا فَلَدَغَ سَيْدُهُمْ فَاتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يُرْقِي مِنَ الْعُقَرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَفْعَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الْإِدْيَ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتُ أَنَّهَا رُقِيَةُ الْقَبْضُ الْغَنَمَ وَأَضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُثَنَّدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَيْعَةَ وَرَخِصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا وَيُرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذَلِكَ وَاجْتَنَبَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّدِ كَلَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ

۲۱۳۹: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی جماعت کا ایک بستی سے گزر ہوا بستی و حوں نے ان کی میزبانی نہیں کی۔ پھر

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ

ان کا سردار بیمار ہو گیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہارے پاس اس کا علاج ہے۔ ہم نے کہا ہاں۔ لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم لوگ ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوز اجرت مقرر کی۔ پھر ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا انہیں کیسے علم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم بھڑ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے بکریاں لینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کھاؤ اور میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور غمش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی اسے ابوبشر جعفر بن ابوشحیہ سے وہ ابومنزل سے وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔ جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

۱۳۷۱: باب جھاڑ پھونک اور ادویات

۲۱۴۰: حضرت ابوخرامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۱: سعید بن عبد الرحمن سے سفیان و ذہری وہ ابن خزامہ وہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں احادیث منقول ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابوخرامہ ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخرامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخرامہ سے اس کے علامہ کوئی حدیث نہیں جانتے

سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّقْهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَاتُّوْنَا فَقَالُوا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ فَلَنَّا نَعْمَ وَلَكِنْكُمْ لَمْ تَقْرُؤُوا وَلَمْ تُضَيِّقُوا فَلَا نَفْعَ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَجَعَلُوا عَلَيَّ ذَلِكَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُّوْا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةٍ.

۱۳۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ

۲۱۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقِيَّ نَسْتُرُ قِيَهَا وَدَوَاءً نَعْدَاوِي بِهِ وَثِقَاةً نَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَا الرَّوَائِيَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَدْ رَوَى غَيْرُ بَنٍ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي خِزَامَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

وَالْعَجْوَةَ

(عمدہ کجور)

۲۱۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کے میوؤں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھمبی من کی ایک قسم ہے (من وسلوی وہ کھانے جو بنی اسرائیل پر اترتے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زیدؓ، ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۳: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ عجوہ (کجور) جنت کے پھولوں میں سے ہے۔ اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیش میں رکھ لیا۔ پھر اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ صحیح ہو گئی۔

۲۱۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلونجی، موت کے عہدہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر روز کیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّهْمِ وَالْكُمَاةِ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءٌ هَاشِقَاءٌ لِلْعَيْنِ وَلِطَى الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ.

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَابِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِمُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَكُمَاةٌ جَذَرِي الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّهْمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُوَةٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَغَصَصْتُهِنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِي فَارُورَةٍ فَكَحَّضْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ.

۲۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ

اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نچھنے میں دو قطرے، بائیں میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نچھنے میں ایک قطرہ، بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نچھنے میں دو قطرے اور بائیں نچھنے میں ایک قطرہ ڈالتے۔

۱۳۷۳: باب کاہن کی اجرت

۲۱۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۴: باب گلے میں تعویذ لٹکانا

۲۱۴۸: حضرت عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن حکیم ابو معبد جعفی کے پاس ان کی عیادت کیلئے گیا تو ان کے جسم پر مرض کی سرفی تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کوئی چیز (تعویذ) کیوں نہیں گلے میں ڈال لیتے۔ فرمایا موت اس سے زیادہ قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا جائیگا یعنی مدد نہیں نہیں رہے گی۔ عبداللہ بن حکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۱۴۹: محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۷۵: باب بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بخار، آگ کا جوش ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر، ابن عمر، ابن عباس، عائشہ اور حضرت زبیر بن عوف سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

کُلُّ يَوْمٍ إِحْدَى عَشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي حَوْفَةِ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُّ بِهِ كُلُّ يَوْمٍ فِي مَنْحَرِهِ الْيَمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْيَسْرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْيَمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْيَمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْيَمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْيَسْرِ قَطْرَةً.

۱۳۷۳: بَاب مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

۲۱۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوانِ الْكَاهِنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۴: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّغْلِيْقِ

۲۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ نَاغِيَةُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيْسَى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبُدٍ الْجُهَنِيِّ أَعْرُودَهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ لَا تَغْلِقْ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَغْلَقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ وَحَدَّثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

۲۱۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ حَسْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَعْوَةَ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۱۳۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَى بِالْمَاءِ

۲۱۵۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَائِبُ الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَلْدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمَى لَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَأَةَ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ.

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعْبُدُهُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیر جنم کے جوش سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

بُنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ حِهِمٍ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ .

۲۱۵۲: ہارون بن اسحق، عبدة سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابوبکر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ساء کی حدیث اس سے زیادہ طویل ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَكَلَامُ الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ .

۲۱۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو بھی راور تم دروس پر ہر دعا بتایا کرتے تھے ”بسم اللہ... الخ“ (ترجمہ اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ امیر تیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اس حدیث میں ”عرق یعار“ کے الفاظ ہیں یعنی ”واڑ کرنے والی رگ۔“

۲۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَرَقٌ نَعَّارٌ .

۱۳۷۶: باب بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں

۱۳۷۶: بَابُ مَا جَاءَ

بیوی سے جماع کرنا

فِي الْغِيَلَةِ

۲۱۵۳: حضرت جد امہ بنت وہب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم لوگوں کو بچے کو دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرنے سے منع کروں لیکن میں نے دیکھا کہ فرس اور روم والے ایسے کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہاں اسے اسود سے وہ عائشہ سے وہ جد امہ بنت وہب اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ امام ہاکمؒ فرماتے ہیں کہ غیلہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی سے دودھ پلانے کے زمانے میں صحبت کرے۔

۲۱۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ حَبِيبِ بْنِ إِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهَبٍ وَهِيَ جَدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغِيَالِ فَإِنَّ الْفَارِسَ وَالرُّومَ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ أَنْ يَطَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ .

۲۱۵۵: حضرت جد امہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی

۲۱۵۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا

ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے راہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کروں۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی (فارسی) اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں کہ غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں صحبت کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے اسحق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک ابوالاسود سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۷۷: باب نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کیلئے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کا علاج تجویز کیا کرتے تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ دو امنہ کے اسی جانب سے ڈالی جائے گی جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذات الجنب (نمونہ) کا علاج زیتون اور قسط بحر (کٹھن) سے کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی زید بن ارقم سے روایت سے جانتے ہیں۔ میمون سے کئی اہل علم یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ذات الجنب سے مراد سلی (پھیپھڑے کی بیماری) ہے۔

۱۳۷۸: باب

۲۱۵۸: حضرت عثمان بن ابی عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے مجھے اس وقت اتنا شدید درد تھا کہ قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے

مَالِكُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بَنَتْ وَهَبٍ لَا سُدِّيَةَ أَنَّهُ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ وَلَا يَصْرُؤُ وَلَا دَهْمُ قَالَ مَالِكُ وَالْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ قَالَ عِيْسَى ابْنُ أَحْمَدَ وَتَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى قَالَ ثَبِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۲۱۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَبِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَثُ الزَّيْتِ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيَلْدُ مِنَ الْجَنْبِ الْيَدَى يَسْتَكْبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ مَيْمُونٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيُّ.

۲۱۵۷: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْدَوِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي رَزِينٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ ثَنَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوِيَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ مَيْمُونٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثُ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السَّلَّ.

۱۳۷۸: بَابُ

۲۱۵۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بَنَ مُطْعَمٍ اخْرَجَهُ

فرمایا اپنے سیدھے ہاتھ سے درد کی جگہ کو چھوؤ اور سات مرتبہ یہ پڑھو "اعوذ باللہ..." الخ۔ (ترجمہ اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت اور غیب کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں پناہ مانگتا ہوں۔ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔ اب میں ہمیشہ گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دعا پڑھاتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۹: باب سنّا کے بارے میں

۲۱۵۹: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ تم کسی چیز کا مسہل (یعنی جلاب) پیتی ہو تو عرض کیا کہ شہرم۔ کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بہت گرم اور سخت ہے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سنّا کے ساتھ جلاب پیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس (سنّا) میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۰: باب شہد کے بارے میں

۲۱۶۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو ذست لگے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا تو ذست اور زیادہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ اس نے پھر شہد دیا اور دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اس سے دست مزید بڑھ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے پھر شہد پلاؤ۔ پس اسے شہد پدیا۔ اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۱: باب

۲۱۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي النَّعْصِ أَنَّهُ قَالَ اتَّابَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِمِصْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اْعُوْذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ أَمُرِيهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۹: بَاب مَا جَاءَ فِي السَّنَا

۲۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِي عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشَّهْرِمْ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۸۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

۲۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ قَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ قَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَّبَ نَطْلُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۸۱: بَاب

۲۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

شہرم ایک جھوٹا روخت ہے جو تہذیبی اس سے تھوڑا بڑا ہے۔ (مترجم)

جَعْفَرُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْمِنْهَالَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوذُ بِمَرِيضَاتِهِمْ يَخْضُرُ أَجَلُهُ فَيَقُولُ
سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ
يُشْفِيَكَ الْأَعْوَفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عُمَرَ.

باب : ۱۳۸۲

۲۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَقَرُ الرِّبَاطِيُّ ثَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ ثَنَا
سَعِيدُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَخْبَرَنَا قُوتَابٌ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ
الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ
بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جَوْنَتَهُ
فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ االلَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِيقَ
رَسُولِكَ بِخِدَّةِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
فَلْيَغْسِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ
فِي ثَلَاثٍ فَاغْسِسْ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعَ فَإِنْ
لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعَ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا
يَا ذَا اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب : ۱۳۸۳ التداوی بالرماد

۲۱۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ ذُووِي
جَرْحٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ
أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي كَانَ غِيًى يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي ثَرَبِهِ
وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَأُحْرِقَ لَهُ حَصِيرٌ فَحُشِيَ بِهِ
جُرْحُهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی
عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات
ہاریوں کہے ”اس لک..... الخ“ میں اللہ بزرگ و برتر اور
عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا
فرمائے۔ تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف منہال بن عمرو کی روایت
سے جانتے ہیں۔

باب : ۱۳۸۴

۲۱۶۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
بخار آگ کا ایک ٹکڑہ ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو
وہ اسے پانی سے بجھائے اور باقی نہر میں اتر کر جس طرف سے
پانی آرہا ہو اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے ”بسم اللہ
... الخ“۔ یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں۔ اے اللہ!
اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول ﷺ کو سچا کر۔ فجر کی
نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نہر میں اترے۔ پھر اسے
چاہیے کہ نہر میں تین غوطے لگائے اور تین دن تک یہ عمل
کرے۔ اگر تین دن تک صحت یاب نہ ہو تو پانچ دن اور اگر
اس میں بھی نہ ہو تو ستر دن اور پھر اگر سات دنوں میں بھی
شفاء نہ ہو تو نو دن تک یہ عمل کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم
سے اس کا یہ مرض نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

باب : ۱۳۸۴ راکھ سے زخم کا علاج کرنے کے متعلق

۲۱۶۳: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا
کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا۔ فرمایا
اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علیؓ اپنی
ڈھال میں پانی داتے حضرت فاطمہؓ زخم کو دھوتیں اور میں بوریا
جلاتا پھر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم مبارک پر چھڑک
دیتے۔ ام ترمذیؓ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۴

باب ۱۳۸۴

۶۲ ۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ حَالِدٍ السَّكُونِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَقِسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَزِيدُ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی درازی عمر کیلئے دعا کیا کرو۔ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے (یعنی مریض کے) دل کو خوش کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ: انسانی زندگی میں صحت و بیماری کے دور آتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مرض کے دوران پرہیز کرنے اور علاج کرنے کی ہدایت کی۔

(۲) مریض کو زبردستی کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۳) کلونجی کا استعمال کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (۴) بیماری میں شدت کے باعث اکثر اوقات انسان زندگی کو ختم کرنے کے متعلق سوچتا ہے نبی کریم ﷺ اس کی سختی سے ممانعت اور وعید سنائی کہ جو کوئی زہریا کسی طریقے سے خودکشی کرے گا اس کو یہ سزا ہمیشہ ملتی رہے گی۔ بیماری زہر کی طرف سے زہمکش میں نہذا اس کو یہ صبر سے برداشت کرنا چاہئے۔ (۵) ہر نشہ آور چیز سے علاج حرام ہے۔ (۶) آپ ﷺ کی سیرت میں سرمہ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ (۷) پچھنے لگانا حضور ﷺ سے ثابت ہے جبکہ دغ لگانے کے بارے میں ممانعت اور اثبات والی احادیث موجود ہیں۔ (۸) آپ ﷺ نے مہندی کو اکثر کانٹے کے زخم میں بھی استعمال کیا۔ (۹) قرآنی آیات سے دم کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث سے معوذتین، فاتحہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ دم کا معاوضہ مینہ جائز نہیں اگر کوئی اپنی خوشی سے دے دے تو یہ جائز ہے۔ (۱۰) دم، دوا، پرہیز تقدیر ہی کی ایک شکل ہیں۔ (۱۱) کتنے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (نہی عوام کے دعوے دار) کی اجرت سے ممانعت فرمائی۔ (۱۲) شہد کا استعمال عام زندگی میں اور بیماری میں کرنا چاہئے کیونکہ فرہان نبوی ﷺ کے مطابق اس میں شفا ہے۔ اسی طرح کلونجی، شہرہ نیز مدہ تبارک و تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنا چاہئے۔

أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۳۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

۱۳۸۵: باب جس نے

تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

مال چھوڑا وہ وارثوں کیسے ہے

۲۱۶۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَلِأَيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَاتَّمَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا يَعْنِي ضَائِعًا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَإِلَى يَقُولُ أَنَا أَغْوَلُهُ وَأَنْفِقُ عَلَيْهِ .

۲۱۶۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے عیال (بال بچے) چھوڑے ان کی نگہداشت و پرورش میرے ذمے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہ طویل ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ”من ترک ضیاعاً“ کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ان کی پرورش کا انتظام کروں گا۔

۱۳۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

۱۳۸۶: باب فرائض کی تعلیم

۲۱۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا نَحْوَهُ بِمَعَاهُ

۲۱۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ میں (عنقریب) وفات پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اسامہ سے عوف سے وہ سلیمان بن جابر سے وہ ابن مسعود سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث حسین نے ابو اسامہ کے حوالے سے اس کے ہم معنی بیان کی ہے۔

۱۳۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۲۱۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَزَّكَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قِيلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِدَا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَا لَهُمَا فَلَمْ يَدْعُ لَهُمَا مَالًا وَلَا تَنْكَحَا إِنْ لَمْ يَدْعُ لَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَزَلْتُ ابْنَةَ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمَّتِهِمَا فَقَالَ أَعْطِي ابْنَتَيْ سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَأَعْطِي أُمَّهُمَا الْفُتْنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ.

۱۳۸۷: باب لڑکیوں کی میراث

۲۱۶۷: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی سعد کی دو بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد غزوہ اُحد کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور شہید ہو گئے۔ ان کے چچا نے ان کا سر مال لے لیا اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا لکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے بھی اسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

۱۳۸۸: بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ ابْنِ

الْإِبْنِ مَعَ ابْنِ الصُّلْبِ

۲۱۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَائِرِيذُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُرَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مُوسَى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأَخْتِ لَأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ مِنَ الْأَبِ وَأُمٍّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَإِسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيَبْعُكَ فَاتَى عَبْدَ اللَّهِ فَلَمْ تَكْمَلْ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْأَبْنِ السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ

۱۳۸۸: باب بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی

میراث

۲۱۶۸: حضرت ہرئیل بن شرجیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی، ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن کی (وراثت) کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کیلئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔ پھر ان دونوں نے اسے کہا کہ عبد اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پس اس آدمی نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بتائی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر میں یہی فیصلہ دوں تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والا نہ ہوا لیکن میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا

کہ بیٹی کیلئے نصف مال اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تاکہ یہ دونوں میں کرٹکٹ ہو جائیں اور جو بیچ جائے بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبد الرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوئی ہیں۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابوقیس سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۹: باب سگے بھائیوں

کی میراث

۲۱۶۹: حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم یہ آیت پڑھتے ہو "مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِيهِنَّ بِهَا أَوْ ذُنَّ" (جو کچھ تم وصیت کرو یا قرض ہو اس کے بعد اس) حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاقائی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو۔ (یعنی حقیقی بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۱۷۰: بندار، یزید بن ہارون سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ ابواسحق سے وہ حارث سے وہ علیؑ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابواسحق کی روایت سے جانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۳۹۰: باب بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق

۲۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا بنی سلمہ میں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی اولاد میں مال کو کس طرح تقسیم کروں۔ آپ ﷺ نے کوئی

وَلَا خَبْرَ مَا بَقِيَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ثُرَوَانَ كُوفِيٌّ وَقَدْ زَوَّاهُ أَيْضًا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ.

۱۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

۲۱۶۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَفِيَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذَا الْآيَةَ (مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِيهِنَّ بِهَا أَوْ ذُنَّ) وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالذُّنَّ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَرْتُونَ ذُوْنَ بَنِي الْعَلَاءِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ذُوْنَ أُمِّهِ لِأَبِيهِ.

۲۱۷۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلَةً.

۲۱۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا شَفِيَّانُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَوَارِثُونَ ذُوْنَ بَنِي الْعَلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۳۹۰: بَابُ مِيرَاثِ الْبَنِينَ مَعَ الْبَنَاتِ

۲۱۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عُمَرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْدُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي

جواب نہیں دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي شَيْءٍ“ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ سورہ نساء آیت ۱۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ سے محمد بن المنکدر سے اور وہ جابر سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۱: باب میراث کی میراث

۲۱۷۳: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ تھے اور دونوں پیروں چل کر آئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا۔ مجھے آفاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جابرؓ کی نو بہنیں تھیں۔ یہاں تک کہ میراث کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْتَفْتُونَكَ“۔ وہ آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۲: باب عصبہ کی میراث

۲۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل فرایض کو ان کا حق ادا کرو اور جو بچ جائے وہ اس مرد کیسے ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۲۱۷۵: ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے، منہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ابن عباسؓ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

بَنِي سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ أَقْسِمُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي فَلَمْ يَرُدْ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِمٌ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَنُو عَيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۳۹۱: بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَضْتُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي فَوَجَدَنِي فَاذْغَمَنِي عَلَى فَاتَانِي وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَى مَنْ وَضُوهُ فَافْقُتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْقَضَى فِي مَالِي أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْآيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِي نَزَلَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاسِلٌ عَنْ ابْنِ إِسْرَافِيلَ ثَنَا وَهَيْبُ ثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَحْقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ.

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلٌ.

۱۳۹۳: بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرَ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْأَخْرَ لَكَ طُعْمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ.

۱۳۹۴: بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَسْفِيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ الْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ أَوْ أُمُّ الْأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ أَوْ ابْنَةَ ابْنِي مَاتَ وَقَدْ أَخْبَرْتُ أَنَّ لِي فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَجَدُ لَكَ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى لَكَ بِشَيْءٍ وَسَأَلْتُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْآخَرَى الَّتِي تُحَالِفُهَا إِلَى عُمَرَ قَالَ سَفْيَانُ وَزَادَنِي فِيهِ مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَإِنكُمَا انفردت به فهو لهما.

۱۳۹۳: باب دادا کی میراث

۲۱۷۶: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ میرا اس کی میراث میں سے کیا حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا تمہارے لیے اور بھی چھٹا حصہ ہے جب وہ چلا گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق زائد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسارؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۹۴: باب دادی، نانی کی میراث

۲۱۷۷: حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ دادی یا نانی ابو بکرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا یا نواسہ فوت ہو گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں میرا کچھ حق مذکور ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارے لیے کوئی حق نہیں اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے، لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ پس جب انہوں نے صحابہؓ سے پوچھا تو مغیرہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کسی نے یہ حدیث سنی ہے۔ کہا کہ محمد بن مسلمؓ نے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے بعد دوسری دادی یا نانی (یعنی اس دادی یا نانی کی شریک) حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں۔ میں نے انہیں زہری سے حفظ نہیں کیا بلکہ معمر سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں اکٹھے ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک اکیلی ہوگی تو اس کیلئے چھٹا حصہ ہوگا۔

۲۱۷۸: حضرت قبیصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ ایک دادی

۲۱۷۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں۔ سنت رسولؐ کے مطابق بھی تمہارے لئے کچھ نہیں۔ تم واپس چلی جاؤ۔ میں صحابہ کرامؓ سے پوچھوں گا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے عرض کیا میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے داوی کو چھ حصہ دلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ اس پر حضرت محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات کہی جو مغیرہؓ فرما چکے تھے۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھنا حصہ دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں۔ پس یہی چھنا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کیلئے مشترک ہوگا اور اگر کوئی اکیلی ہوگی تو یہ (چھنا حصہ) اس کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۳۹۵: باب باپ کی موجودگی میں دادی

کی میراث

۲۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دادی کے بیٹے کی موجودگی میں دادی کی میراث کے متعلق فرمایا۔ یہ پہلی جدہ (دادی) تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے س کے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھنا حصہ دیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم صرف سی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے بیٹے کی موجودگی میں جدہ (دادی) کو وارث قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

۱۳۹۶: باب ماموں کی میراث

۲۱۸۰: حضرت ابواہمہ بن کھل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہؓ

شہاب عن عثمان بن اسحاق بن خشریة عن قبيصة بن ذؤيب قال جاءت الجدة الى ابي بكر فسألت ميراثا فقال لها مالك في كتاب الله شيء ومالك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعيني حتى اسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبه حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاهما السدس فقال هل معك غيرك فقال محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبه فأنفذها لها أبو بكر قال ثم جاءت الجدة الأخرى الى عمر بن الخطاب فسألت ميراثها فقال مالك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فيه فهو بينكما وأيتكما خلت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو أصح من حديث بن عيينة وفي الباب عن بريرة.

۱۳۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

۲۱۷۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَائِرِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أُطْعِمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدْسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَتَّى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُورَثْ لَهَا بَعْضُهُمْ.

۱۳۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

۲۱۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدُازُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ الرَّبْرِیُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ نَبِ

کو لکھ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا کوئی دوست نہ ہو۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے دوست ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور مقدم بن معدیکربؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے بعض راوی مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں صحابہ کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خالہ، ماموں اور پھوپھی کو میراث دیتے ہیں جبکہ اکثر علماء ”ذوی الارحام“ کی وارثت میں اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس مسئلے میں میراث کو بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۳۹۷: باب جو آدمی اس حالت

میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۱۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کا مال اس کی ہستی والوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۸: باب آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

۲۱۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص فوت ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا البتہ ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا ترکہ اسی آزاد کردہ غلام کو دے دیا۔ یہ

عَبَادُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُيَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرِثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَ وَالْعَمَّةَ وَالْأُمِّيَّةَ هَذَا الْحَدِيثُ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوَرِثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

۱۳۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّيْثِ

يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ زُرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِدْلِقٍ نَحْلَةً فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۹۸: بَابُ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى إِلَّا سَقَلَ

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْعُ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ اغْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حدیث حسن ہے۔ اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کا عصبہ میں سے بھی کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث مسلمانوں کے بیت امال میں جمع کرا دی جائے گی۔

۱۳۹۹: باب مسلمان اور

کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں

۲۱۸۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر وغیرہ بھی زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مالک بھی زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زید سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں مالک کو وہم ہوا ہے۔ بعض راوی عمرو بن عثمان اور بعض عمر بن عثمان کہتے ہیں۔ جبکہ عمرو بن عثمان بن عفان ہی مشہور ہے۔ عمر بن عثمان کو وہم نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بعض علماء مرثہ کی میراث میں اختلاف کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اسے اس کے مسلمان وارثوں کو دے دیا جائے جبکہ بعض کہتے ہیں کہ اس کے مال کو کوئی مسلمان وارث نہیں ہو سکتا ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنَّ مِيرَاثَهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

۱۳۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ

بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا سَفَيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاهُشِيمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفَيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ مُعَمَّرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ مَالِكٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ وَاتَّخَذُوا أَصْحَابَ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُفَانَ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُؤْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاجْتَبَوْا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

۲۱۸۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ نَاحِصِينَ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مَتْنَيْنِ هَذَا

۲۱۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دین والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جابر

حَدِيثُ عَرِيْبٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ الْأَمِينِ
حَدِيثُ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

۱۴۰۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ

مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

۲۱۸۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هَذَا
حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمِينَ هَذَا الْوَجْهَ وَإِسْحَاقُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ تَرَكَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ
الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً أَوْ عَمْدًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَإِنَّهُ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَا لِكَبِ .

۱۴۰۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۲۱۸۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الْدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ
الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ
سُفْيَانَ الْكَلَابِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ
زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۴۰۲ : بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلزَّوْجَةِ

وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

۲۱۸۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَبْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي
لُحْيَانَ سَقَطَ مَتْنًا بِغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ امَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي

کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسے ابن ابی
لیلیٰ نے نقل کیا ہے۔

۱۴۰۰ : باب قاتل

کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح
نہیں۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحق بن
عبد اللہ بن ابی فروہ سے بعض اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں
جن میں امام احمد بن حنبلؓ بھی شامل ہیں۔ اہل علم کا اسی
حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قاتل عمد اور قتل خطاء میں قاتل
مقتول کا وارث نہیں ہوتا لیکن بعض کے نزدیک قتل خطاء میں
وارث ہوتا ہے۔ امام مالکؓ کا یہی قول ہے۔

۱۴۰۱ : باب شوہر کی وراثت سے بیوی کو

حصہ دینا

۲۱۸۷ : حضرت سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا دیت عاقلہ پر واجب الاداء ہوتی ہے اور بیوی
شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی۔ اس پر فکیک بن سفیان
کدلی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا
کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ان کا
حصہ دو۔

۱۴۰۲ : باب میراث وارثوں

کیسے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

۲۱۸۸ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے حمل کے متعلق جوگر کر مر گیا تھا
ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے حق
میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ فوت ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی

میراث بیٹوں اور خاوند کیلئے ہے۔ اور دیت اس کے عصب پر ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ مالک بھی یہ حدیث زہری سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں پھر مالک، زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۴۰۳: باب وہ شخص جو

کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۸۹: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ مشرک جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا اس کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبد اللہ بن وہب سے نقل کرتے ہیں بعض انہیں ابن موبہ کہتے ہیں۔ وہ تمیم داری سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض ان کے درمیان قبیصہ بن ذویب کا ذکر کرتے ہیں۔ یحییٰ بن حمزہ اسے عبدالعزیز بن عمر سے نقل کرتے ہوئے قبیصہ بن ذویب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ سند متصل نہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی میراث بیت اماں میں جمع کرادی جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ ”أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ“ حق و اسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

۲۱۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا تو بچہ زنا کا ہوگا۔ ندوہ و رث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ حدیث ابن لہیعہ کے عدوہ اور راوی بھی عمرو بن شعیب سے نقل کرتے ہیں۔ اہل

قُضِيَ عَلَيْهَا بَغْرَةٌ تُوُفِّتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَيْتِهَا وَرُوحِهَا وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى غَضَبِهَا وَرَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْوَةً وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۴۰۳ . بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبَوَا سَامَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَكَثِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَقَدْ أَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَبَيْنَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيهِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ وَهُوَ عِنْدِي لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيرَاثُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَحْجَجَ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۲۱۹۰: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بَحْرَةً أَوْ أَمَةً فَالْوَلَدُ لَهَا رِثًا لَا يَرِثُ وَلَا يُورِثُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهْيَعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَلَدَ الزَّانَا لَا يَرِثُ مِنْ أَبِيهِ. علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

(ف) ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں بھی اس کی وارث ہوتی ہے (مترجم)

۱۴۰۴: مَنْ يَرِثُ الْمَوْلَاءَ: باب ولاء کا کون وارث ہوگا

۲۱۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لُحَيْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْمَوْلَاءُ مَنْ يَرِثُ الْمَالُ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي. حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء کا وہی وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۲۱۹۲: حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ مُوسَى الْمُسْتَمِلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَاعِمُ بْنُ رُوْنَةَ الثَّقَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُسْرِ الْبَصْرِيِّ عَنْ وَالِدَةِ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحْزِرُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَقِبَتِهَا وَلَقِطَتْهَا وَوَلَدََهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ. حضرت واصلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکے کی۔ جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو۔ اس کی اور اس بچے کی جسے لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا اور اس سے الگ ہو گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: مال وارثوں کا ہے۔ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو مرنے والے کے ورثاء کی نگران حکومت ہوگی۔ (۲) اولاد کو فرائض اور قرآن پاک کی تعلیم دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۳) اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا اگرچہ آج کل ہمارے معاشرے میں اس کا رواج نہیں ہے مگر علماء کرام اور اہل حق کو حضور ﷺ کی اس تعلیم پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنانے سے بہت سی معاشرتی برائیاں جو پھیلی ہیں ان کا سد باب ہو سکے گا۔ (۴) حقیقی بھائی اپنے بھائی کی میراث کا وارث ہوگا، یعنی باپ کی طرف سے وراثت ہونے کے علاوہ بھائی بھی دوسرے بھائی کی میراث میں حق دار ہوگا۔ (۵) اولاد کو وراثت کی تقسیم میں مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ (۶) دادا کے لئے پوتے کی میراث میں چھٹا حصہ ہے۔ (۷) اہلی نہ میں میراث کی تقسیم کے بعد قرابت داروں کا بھی حق ہے۔ (۸) جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔ (۹) اگر کوئی بھی وارث نہ ہو میراث بستی والوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (۱۰) آزاد کردہ غلام بھی میراث کا وارث ہو سکتا ہے بشرطیکہ اور کوئی امیدوار نہ ہو۔ (۱۱) مسلمان کا فر کی میراث نہیں پاسکتا جبکہ کافر مسلمان کی میراث کا حق دار نہیں ہوگا۔ جبکہ مرتد کی میراث میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کے حامی ہیں جبکہ بعض علماء اس کے مخالف ہیں۔ (۱۲) قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں قتل عمد میں اس معاملے میں اتفاق ہے جبکہ قتل خطاء میں بعض علماء کے نزدیک وارث ہوتا ہے۔ (۱۳) بیوی اگر شوہر قتل ہو جائے تو دیت میں سے حصہ دار ہوگی۔ (۱۴) جبکہ زنا سے جنم لینے والا بچہ وارث نہیں ہوگا۔ (۱۵) عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے ایک آزاد کئے ہوئے غلام کی۔ دوم، اپنے بچے کی۔ سوم، اس بچے کی جسکو لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا۔

أَبْوَابُ الْوَصَايَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَصِيَّتُونِ كَيْفَ مَتَّقُوا أَبْوَابَ

جُو مَرُورِي هِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۴۰۵: باب تہائی مال کی وصیت

۱۴۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

۲۱۹۳: حضرت عمار بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال پہنچا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یہ رسول اللہؐ میرے پاس بہت سامان ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کیسے سارے مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ آدھے مال کی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تہائی مال۔ فرمایا ہاں تہائی مال۔ اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثہ کو ملدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانیں۔ تم اگر ان میں سے کسی پر خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھلانا بھی ثواب کا موجب ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے ہٹ گیا۔ فرمایا میرے بعد تم رضائے انہی کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے تمہارا مرتبہ بڑھے گا اور درجات بلند کے جائیں گے۔ شائد تم میرے بعد زندہ رہو اور تم سے کچھ قومیں نفع حاصل کریں اور کچھ قومیں نقصان اٹھائیں۔ (پھر آپؐ نے دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہؓ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لو۔ لیکن سعد بن خور کا افسوس ہے۔ رسول اللہؐ ان کے مکہ ہی میں فوت ہو جانے پر افسوس کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي مَالًا كَثِيرًا أَوَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي فَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَلَقُلْنِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْطَّرِيقَ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثَّلْثُ قَالَ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْتَ رَثَمَكَ أَغْنِيَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ غَالَةً يَكْفُفُونَ الدَّسَ وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أَحْرَقَتْ فِيهَا حَتَّى الْقَلَمَةَ تَرْتَفِعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ قَالَ فَبِذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَحْتَفِ بِعَدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرْدَدْتُ بِهِ رَفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ إِنْ تَحْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَضْرِبَكَ آخِرُونَ إِلَهُهُمْ أَضَلَّ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَغْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَانِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْتَدِّي لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوَصِّي بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ وَقَدْ اسْتَحْتِ بَعْضُ أَهْلِ

الْعَلَمِ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ.

روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی

کے لیے تہائی مال سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی مال سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تہائی مال زیادہ ہے۔

۲۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ہی مرد اور عورتیں ساتھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے۔ تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی ”مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا“ (وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یہ ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے نقل کرتے ہیں۔ نصر جعفی کے دادا ہیں۔

۱۴۰۶: باب وصیت کی ترغیب

۲۱۹۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان جس کے پاس وصیت کے لیے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سالم سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۷: باب رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی

۲۱۹۶: طہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر وصیت کیسے لکھی گئی ورنہ رسول ﷺ نے لوگوں کو کیا حکم دیا۔ فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی فرمائش

۲۱۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَخْضَرُهُمُ الْمَوْتُ لَيْطًا زَانٍ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلِيُّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذَيْنِ غَيْرِ مُضَا رِ وَصِيَّةٍ مِنَ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَدِيُّ رَوَى عَنْ أَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ الْجَهْضِيِّ.

۱۴۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَافِعٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَيْنَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُؤْصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۴۰۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوصِ

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُو قَطَنِ نَامَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتْ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ

نبرداری کی وصیت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں

۱۴۰۸: باب وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷: حضرت ابوامامہ باہمی کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کیلئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ لہذا اب کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے۔ ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برتی رہے گی۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کھانا بھی نہیں۔ فرمایا کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے۔ پھر فرمایا مگلی ہوئی چیز اور دودھ کیلئے ادھار لیے ہوئے جانور واپس کئے جائیں اور قرض ادا کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن خارجہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوامامہؓ سے اور سندوں سے بھی منقول ہے۔ اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے وہ روایات قوی نہیں جن کو نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے منکر روایتیں نقل کی ہیں۔ جبکہ انکی اہل شام سے نقل کردہ احادیث زیادہ صحیح ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ صحیح ہیں کیونکہ ان کی بہت سی احادیث جو وہ ثقہ راویوں سے نقل کرتے ہیں منکر ہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، زکریا بن عدی سے اور وہ ابوالحق فزاری سے نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے وہ حدیثیں لے لو جو وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں لیکن اسماعیل بن عیاش، ثقات سے روایت کریں یا غیر ثقات

أَوْضَى بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِلَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ .

۱۴۰۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوُودَاعِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ أَلَوْ لَدِ الْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِرِ الْحَجَرِ وَجَسَابِهِمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ أَوْ اتَّمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الثَّابِتَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مَوْدَاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْذُودَةٌ وَالذَّيْرُ مَقْضِيٌّ وَالرَّعِيمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ خَارِجَةَ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَاكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَاصِيرٌ وَرَوَاتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَبِيلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَصْلَحُ نَدْلًا حَدِيثًا مِنْ بَقِيَّةٍ وَبَقِيَّةُ أَحَادِيثٍ مَنَاصِيرٌ عَنِ الثَّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ نَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَتْ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثَّقَاتِ

سے ان سے کوئی روایت نہ لو۔

۲۱۹۸: حضرت عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرمایا۔ میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ پس وارث کیلئے وصیت نہیں۔ لڑکا صاحب فراش کا ہوگا (یعنی جس کی وہ بیوی یا باندی ہے) اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۰۹: باب قرض

وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

۲۱۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ تم لوگ قرآن میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

۱۴۱۰: باب موت کے وقت صدقہ کرنے یا

غلام آزاد کرنا

۲۲۰۰: حضرت ابو حنیفہ طائی کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی۔ میری ابو درداء سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے۔ فقراء پر، مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر۔ فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شُهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جَرَانِهَا وَهِيَ تَقْضِعُ بِجَرَّتِهَا وَإِنَّ لَعَا بِهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۹: بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ

بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدِّينِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

۱۴۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ

أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِي قَالَ أَوْصَى النَّبِيُّ أَخِي بَطَانَةَ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَانَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيُّ تَرَى لِي وَضَعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسْكِينِ أَوِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعِدِلْ بِالْمُجَاهِدِ يَنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الذِّي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الذِّي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۴۱۱

باب ۱۴۱۱

۲۲۰۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ
عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا
فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ازْجَعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ
أَقْبَضِي عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ لَنَا وَلَا وَءَ كَبِ لِي
فَعَلْتُ فَلَمْ تَكِرْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ
شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ وَيَكُونُ لَنَا وَلَا وَءَ كَبِ
فَلِنَفْعَلْ فَلَمْ تَكِرْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِبْنَاعِي فَأَعِيقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَى ثُمَّ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ
يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الشَّرْطِ
شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ عَائَةَ
مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ
وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ
الْوَلَاءَ لِمَنْ أَغْتَقَى.

۲۲۰۱. حضرت عروہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں
کہ بریرہ اپنی بدلت کتابت میں حضرت عائشہ سے مدد لینے کے
لیے آئیں جبکہ انہوں نے اس میں سے بالکل کچھ بھی ادا نہیں کیا
تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے پوچھو اگر وہ
لوگ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کروں اور حق و لاء مجھے
حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی۔ حضرت بریرہ نے یہ بات ان لوگوں
کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ چاہیں تو
ثواب کی نیت کر لیں اور حق و لاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کر لیں
گے۔ حضرت عائشہ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بیان کی تو
آپ ﷺ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کرو۔ کیونکہ ولاء اس کے
لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا
کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرط باندھتے ہیں جو کتاب اللہ
میں نہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے گا۔ وہ شرط پوری نہیں کی جائے
گی۔ اگرچہ وہ سو مرتبہ ہی کیوں نہ شرط لگائے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور حضرت عائشہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا
اسی حدیث پر عمل ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

باب ۱۴۱۲

تہائی مال کی وصیت جائز ہے اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اپنی اولاد کو مال
دار چھوڑا جائے کہ تنگ دست نہ ہوں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں کیونکہ اولاد اور بیوی پر خرچ کرنا صدقہ ہے اس کے بدلہ
اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ وصیت میں عدل کیا جائے اس معاملے میں سخت ہدایت ہے کہ وصیت میں وارثان کو نقصان نہ پہنچایا
جائے۔ اس عمل کے باعث انسان ساری عمر نیکی کرنے کے باوجود بھی جہنم میں داخل ہو سکتا ہے لہذا اس معاملے میں عدل ضروری
ہے۔ (۲) وصیت لازماً کرنی چاہئے کیونکہ عدل سے اولاد میں وراثت کی تقسیم نہیں لڑائی جھگڑوں سے بچا سکتی ہے۔ ورنہ ان
کے درمیان نفرتوں کی خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ (۳) جن ورثاء کے لئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں حصہ مقرر کر دیا گیا ہے
ان کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ (۴) وصیت کی تقسیم سے قبل قرض ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔ مرنے
سے قبل نیکی کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شکم سیر ہو کہ بدیہ بھیجے لہذا نیکی موت کے آثار سے قبل صحت و تندرستی میں کرے
یہ اس سے افضل ہے کہ مرتے دم یہ کہے کہ یہ مال یوں صدقہ کرو اور یہ مال یوں صدقہ کرو۔

أَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهَبَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولاء اور ہبہ کے متعلق ابواب

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ الْوَلَاءُ

۱۳۱۲: باب ولاء

لِمَنْ أَعْتَقَ

آزاد کرنے والے کا حق ہے

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا بَنْدُ ارْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَالِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَأَشْتَرَطُوا
الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَعْطَى الثَّمَنَ أَوَّلَ مَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

۲۲۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں
نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس
کے آقاؤں نے ولاء کی شرط رکھ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یا فرمایا جو نعمت کا والی
ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۳۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ

۱۳۱۳: باب ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے

الْوَلَاءِ وَهَبِهِ

کی ممانعت

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَيُرْوَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوْ دِدْتُ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ حِينَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذِنَ لِي
حَتَّى تُكْتَفَ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ رَأْسَهُ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۲۲۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع
فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن دینار کی
روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی
اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک
بن انس بھی عبد اللہ بن دینار سے اسے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ
سے منقول ہے کہ اگر عبد اللہ بن دینار مجھے اس حدیث کو بیان
کرتے ہوئے اجازت دیں تو میں ان کی پیشانی چوم لوں۔
یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع
سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی

ﷺ سے نقل کی ہے لیکن اس میں وہم ہے اور صحیح سند یہ ہے کہ عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند سے کئی راویوں نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔ اور عبد اللہ بن دینار سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۴۱۴: باب باپ اور آزاد کرنے

والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا

۲۲۰۴: حضرت ابراہیمؑ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ، حیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کریں گے اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ یہ حدیث سے اور وہ علیؑ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ هَمٌّ وَهَمٌ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۴۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ

مَوَالِيهِ أَوْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَأُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَدِمَةٌ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَا هُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ عَلِيٍّ.

حسن صحیح ہے۔ بعض اسے اعمش سے وہ ابراہیمؑ بھی سے وہ حارث سے اور وہ علیؑ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۱۴۱۵: باب باپ کا اولاد سے

انکار کرنا

۲۲۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک

۱۴۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدٌ

فخص نبی اکرم ﷺ کی نہ مت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے۔ عرض کیا۔ سرخ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں سے آگیا۔ اس نے عرض کیا شاید اس میں کوئی رگ آگئی ہو۔ (یعنی اس کی نسل میں کوئی کالا ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر شاید تمہارے بیٹے میں بھی ایسی کوئی رگ تمہارے باپ دادا کی آگئی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۱۶: باب قیافہ شناسی

۲۲۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجوز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ اسے زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عائشہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ مجوز (قیافہ شناس) زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا جبکہ ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ مجوز نے کہا کہ یہ بھرا ایک دوسرے میں سے ہیں۔ سعید بن عبد الرحمن اور کنی حضرات نے بھی اسے اسی طرح سفیان سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست کہتے ہیں۔

۱۴۱۷: باب آنحضرت ﷺ کا

ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بُنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَازَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا الْوَأْنُهَا قَالَ خُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا أَوْزُقٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ فِيهَا لَوَزُقًا قَالَ أَنَسِي أَنَا هَذَا ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَبِهَذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبَوَّأَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزَّأً نَظَرَ آتِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هَلْهُ إِلَّا قَدَامَ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيهِ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزَّأً مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ إِلَّا قَدَامَ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ هَكَذَا أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ.

۱۴۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِي

۲۲۰۷: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ

نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جاسکتا ہے) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نہ جیسا صحیح ہے اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۴۱۸: باب ہدیہ یا ہبہ دینے کے بعد

واپس لینے کی کراہت کے متعلق

۲۲۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ جو خوب کھا کر پیٹ بھرے اور تے کر دے پھر دوبارہ اپنی تے کھانے لگے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۲۰۹: حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کیلئے ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔ ہاں البتہ باپ اپنے بیٹے کو چیز دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھا کر پیٹ بھرنے کے بعد تے کرے اور دوبارہ اسے کھانے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ باپ کے علاوہ کسی شخص کو ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔

خلاصہ لکھنا لاہ: ولواء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ (۲) اپنے باپ کے نسب کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی شدید مذمت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی نسبت سے انکار کیا اس نے گویا ہمارے لائے ہوئے دین کا انکار کیا۔ (۳) حضور ﷺ نے قیافہ شناسی کے عمل پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست قرار دیتے ہیں۔ (۴) ایک دوسرے کو ہدیہ دینا چاہئے خواہ قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو یا قیمتا کم قیمت ہو۔ جبکہ ہدیہ واپس لینے کی کراہت بیان کی ہے اور اس عمل کو تے کر کے کھانے کے مترادف قرار دیا، البتہ اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے سکتا ہے۔

ابن سوار: نَابُو مَعْشَر عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَا ذَوَا فِائِ الْهَذِيَّةِ تَذْهَبُ وَحَرَّ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِبَارِيَّتِهَا وَلَوْ شِقَ فَرَسٍ شَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيعٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۴۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الرُّجُوعِ فِي الْهَبَةِ

۲۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِحًا بَنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ نَا حُسَيْنَ الْمُكْبِثِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَا لُكَلِبَ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ تَبَى طَاوُسٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَجْعَلُ لِرُجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَذَلِكَ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْعَلُ لِمَنْ وَهَبَ هَبَةً أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا أُعْطِيَ وَلَذَلِكَ وَاجْتَنَبَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ثَمَّ الْوَلَاءَ وَالْهَبَةَ.